بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر

روح القرآن

مع

تفسیر جلالین

اردو ترجمہ جلالین

فقیہ اعظم حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی ؒ

مفتی اول دار العلوم دیوبند

حاشیہ و اردو تفسیر

حضرت مولانا مفتی فضیل الرحمن ہلال عثمانی

toobaa-elibrary.blogspot.com

جلد اول (پارہ ۱ تا ۵)

فیصل پبلیکیشنز دیوبند

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ

تفسیر

رُوحُ القرآن

مع

تفسیرِ جلالین

اردو ترجمہ

جلالین

فقیہ اعظم حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی

مفتی اوّل دارالعلوم دیوبند

حاشیہ و اردو تفسیر

حضرت مولانا مفتی فضیل الرحمٰن ہلال عثمانی

جامعہ دارالسلام مالیر کوٹلہ

جلد اوّل (پارہ ۱ تا ۵)

ناشر فیصل پبلیکیشنز دیوبند

toobaa-elibrary.blogspot.com

(©) جملہ حقوق مع کتابت بحق ناشر محفوظ ہیں، خلاف ورزی کرنے پر قانونی کاروائی کی جائیگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام تفسیر	:	تفسیر روح القرآن
مع تفسیر	:	تفسیر جلالین شریف
اردو ترجمہ		
تفسیر جلالین	:	(فقیہ اعظم) حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی ؒ
حواشی و اردو تفسیر	:	حضرت مولانا مفتی فضیل الرحمن ہلال عثمانی
جلد	:	اوّل (پارہ ۱ تا ۵)
صفحات	:	۵۶۴
سن اشاعت	:	۲۰۰۶ء
باہتمام	:	محمد صہیب صدیقی
کتابت	:	محمد سلیم (مالیر کوٹلہ)
کمپیوٹر ورک	:	فیصل کمپیوٹرس دیوبند
مطبع	:	فیصل پریس (فیصل پرنٹنگ کامپلکس) دیوبند

الناشر

فیصل پبلیکیشنز دیوبند

FAISAL PUBLICATIONS
JAMA MASJID DEOBAND.247554 UP INDIA
PHONES: 0091-1336-224110,222694,9359210398 FAX.224110
e-mail: faisal_india@rediffmail.com
website : www.faisalindia.com

Also Available at :
Darus Salam
(Islamic Centre)
Delhi Gate Maler Kotla
(Punjab) India

Distributor for International Market

FAISAL INTERNATIONAL
468,Gali Bahar Wali Chhatta Lal Mian
Daryaganj New Delhi.11002 Ph.0091-11-23245665
e-mail : faisal_india@rediffmail.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ کتاب

اَلحمدُللہ، اُردو زبان کا دامن قرآن مجید کے مختلف ترجموں اور مختلف قسم کی تفسیروں سے خالی نہیں ہے۔ لفظی ترجمے بھی ہیں، بامحاورہ بھی اور ترجمانی کے طرز میں بھی ـــــ مفصّل اور علمی انداز کی تفسیریں بھی اور مختصر تفسیریں بھی۔ اور یہ سب اپنی اپنی جگہ اہم اور قابلِ قدر خدمات ہیں۔

قرآن مجید کا ایک عام قاری اور اللہ کی اس عظیم کتاب کا مطالعہ کرنے والا یہ چاہتا ہے کہ وقت کی زبان اور اسلوب میں اللہ کی اِس کتاب کے پیغام اور دعوت کو سمجھ سکے، اُسے یہ معلوم ہو کہ اللہ کی کتاب اس سے کیا خطاب کر رہی ہے، کیا مطالبہ کر رہی ہے اور کیا چاہتی ہے۔

وقت کے ساتھ افہام وتفہیم کا انداز، اسلوب وتعبیرات اور ماحول کا بدل جانا بالکل فطری بات ہے، تفسیر رُوح القرآن شاید وقت کی اس ضرورت کو پورا کرسکے۔

قرآن مجید میں رنگِ خطابت ہے، بے پناہ اثرانگیزی اور دل کو نرمانے اور گرمانے کی طاقت ہے، قرآن مجید بیک وقت دل اور دماغ دونوں کو سامنے رکھتا ہے ـــــ مضبوط ومستحکم دلیلیں جو دماغ کو مسخر کرلیتی ہیں اور نصیحت و دردمندی جو دلوں کو چھیدتی چلی جاتی ہے ـــــ آپ محسوس کریں گے کہ تفسیر روح القرآن کی تشریحات قرآن حکیم کی رُوح کو اپنے جلوں میں لئے ہوئے ہیں، تشریحات وتوضیحات مختصر مگر جامع ہیں یا کہئے کہ دریا بکوزہ ہیں۔

○ ہر لفظ کا الگ الگ اور پھر سلیس ترجمہ جناب حافظ نذر احمد صاحب کا ہے، یہ ترجمہ علماء کی نظر میں معتبر اور مستند ہے۔ ہر لفظ کے الگ الگ معنیٰ عربی نہ جاننے والوں کے لئے بہت مفید اور کارآمد ہیں مسلسل ترجمے میں ان کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کس لفظ کے کیا معنیٰ ہیں ـــــ الگ الگ ہر لفظ کے معنیٰ معلوم ہونے کے بعد مسلسل اور بامحاورہ ترجمہ اچھی طرح سمجھ میں آجاتا ہے۔

○ الگ الگ اور مسلسل ترجمے کے بعد صفحہ کے ایک طرف عربی کی تفسیر جلالین مع اعراب ہے۔ اس کے سامنے اس کا اردو ترجمہ ہے۔

جلالین کا یہ اردو ترجمہ اپنے وقت کے زبردست عالم دین وفقیہ اور عظیم مفتی حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی علیہ الرحمۃ کا ہے جو کہ دارالعلوم دیوبند کے سب سے پہلے مفتی تھے، آج بھی اُن کے فتاویٰ کا مجموعہ "فتاویٰ دارالعلوم دیوبند" ان کے علم وتفقہ اور دینی بصیرت کی مُنہ بولتی نشانی ہے۔ وہ فقیہ بھی تھے اور عارف باللہ بھی۔ انکے ترجمے کی اشاعت ہماری سعادت ہے۔

اللہ کے فضل سے امید ہے کہ مؤلف اور ناشر کی یہ خدمت رب العزت کی بارگاہ میں قبولیت حاصل کرے گی اور اللہ کے بندوں کو اس سے فائدہ پہنچے گا۔ انشاء اللہ۔

ناشر

مورخہ ۲ رمضان المبارک ۱۴۲۵ ہجری
۱۷ اکتوبر ۲۰۰۴ عیسوی

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم المرسلین سیدنا محمد
وعلیٰ آلہ واصحابہ والتابعین۔

کہیں دور دور بھی یہ خیال نہیں تھا کہ مجھ جیسے معمولی شخص کو اپنے جد امجد مرحوم مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی کی خدمتِ قرآن سے کچھ حصہ ملے گا۔ ہوا یہ کہ ماہنامہ القاسم اور الرشید دارالعلوم دیوبند کے پرانے فائلوں کے مطالعے کے دوران دادا صاحب کے دو طویل مضمون "شریعت متکفل جمع سعادات ہے" اور "مبدا و معاد" نظر سے گذرے، دل چاہا کہ یہ مضمون کتابی صورت میں مرتب کر کے شائع کئے جائیں، ان کی ترتیب کے دوران ہی دادا صاحب کے حالاتِ زندگی مختصر طور پر مرتب ہوئے اور کتاب سے پہلے ماہنامہ دارالسلام کی خصوصی اشاعت کے طور پر اور پھر کتابی شکل میں ان کو شائع کر دیا ــــ حالاتِ زندگی کی ترتیب میں جلالین کے اردو ترجمے کا تذکرہ دیکھا تو اس کی تلاش شروع ہوئی ــــ مگر یہ ترجمہ کہیں نہ مل سکا، سب سے زیادہ توقع دارالعلوم دیوبند کے کتب خانہ میں تھی وہاں بھی نہ ملا ــــ دل میں بے چینی سی لگی رہی۔

◯ مالیر کوٹلہ کے جس مکان میں ۱۹۷۲ء سے میرا قیام ہے، اس کے داہنی طرف ایک چھوٹی سی مسجد "عارفہ مسجد" کے نام سے ہے۔ مغرب کی نماز اسی مسجد میں پڑھنے کا معمول ہے ــــ اسی رمضان المبارک (۱۴۱۲ھ) سے کچھ پہلے ایک روز مغرب کی نماز کے لئے مسجد کی طرف چلا تو دل نے کہا کہ مسجد میں جو قرآن مجید رکھے ہیں ان میں دیکھنا چاہیئے۔ شوق اور اضطراب کی کیفیت کے ساتھ نماز ادا کی، اور فارغ ہو کر جو دیکھا تو میرے ہاتھ میں پرانے بڑے سائز کا وہ قرآن مجید تھا جس کے حاشیہ پر تفسیر جلالین کا اردو ترجمہ دادا صاحب کا کیا ہوا چھپا ہے ــــ دل خوشی سے جھوم اٹھا جیسے کوئی خزانہ، قیمتی خزانہ ہاتھ لگ گیا ہو۔

◯ یہ قرآن مجید ایک فٹ پانچ انچ لمبائی اور دس انچ چوڑائی میں پندرہ پندرہ پاروں کی دو جلدوں میں ہے۔ قرآن مجید کا متن نہایت جلی روشن اور نفیس خط میں ہے، اس کے نیچے دو ترجمے ہیں، پہلا ترجمہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحبؒ کا اور دوسرا ترجمہ حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی رحمہ کا ہے۔ حاشیہ پر ترچھی لکھائی میں ایک طرف تفسیر حسینی اور دوسری طرف جلالین کا اردو ترجمہ ہے۔ دونوں جلدوں کے کل صفحات ۱۲۶۶ ہیں۔ مطبع ریاض ہند اکبر آباد سے محمد عنایت خاں کے زیر اہتمام ۱۳۱۴ھ میں شائع ہوا ہے ــــ آخری صفحہ پر تحریر ہے: "مہر و دستخط مترجم تفسیر جلالین شریف، العبد عزیز الرحمن الدیوبندی، کان اللہ لہٗ المدرس والمفتی فی مدرسۃ الدیوبندیہ ــــ اس کے ساتھ شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ کی اس طرح تصدیق ہے:۔

"یہ ترجمہ جہاں تک بندے نے دیکھا صحیح پایا۔ واقعی مترجم نے نہایت محنت و جانفشانی سے یہ ترجمہ کیا ہے۔ حق تعالیٰ جزائے خیر دیوے اور اس ترجمہ کو قبول فرمادے"۔ فقط

العبد،
محمود حسن عفی عنہ مدرس اول مدرسہ عربیہ اسلامیہ دیوبند"

◯ دادا صاحبؒ نے دارالعلوم دیوبند میں ایک زمانے تک جلالین شریف کا درس دیا ہے۔ ــ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

toobaa-elibrary.blogspot.com

نے جلالین حضرت دادا صاحب سے ہی پڑھی تھی ـــــ جیسا کہ خود حکیم الاسلامؒ نے تحریر فرمایا کہ :۔

"مجھے یہ سعادت حاصل ہے کہ میں نے جلالین شریف، مؤطا امام مالکؒ، مؤطا امام محمدؒ اور طحاوی شریف حضرت اقدسؒ سے پڑھی ہے۔" ـــــــــــــ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد اول صفحہ ۴۲)

دادا صاحب کا سال ولادت ۱۲۷۵ھ ہے اور ترجمہ جلالین ۱۳۱۴ھ میں چھپا ہے، اس کی اشاعت کے وقت ان کی عمر انتالیس سال کی تھی

○ پردادا مرحوم حضرت مولانا فضل الرحمٰن عثمانی کی اولاد میں سے تفسیر قرآن کی خدمت شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رح نے بھی انجام دی اور ان کی "تفسیر عثمانی[1]"، حضرت شیخ الہند کے ترجمے کے ساتھ خوب مقبول ہوئی ـــــ ہندوستان، پاکستان، ہانگ کانگ سے ہزاروں کی تعداد میں یہ ترجمہ اور تفسیر شائع ہو چکا ہے۔ اور حال ہی میں "مجمع ملک فہد مدینہ طیبہ" نے اس کو نہایت اہتمام سے شائع کیا ہے ـــــ پشتو زبان میں اس ترجمے اور تفسیر کا ترجمہ علماء کے ایک بورڈ نے کیا جسکو حکومت افغانستان نے ۱۹۴۶ء میں شائع کیا۔ اور ہندی میں ہندوستان سے چھپا ہے۔

○ دادا صاحبؒ نے تفسیر معالم التنزیل[2] کا ملخص اردو ترجمہ بھی فرمایا تھا اور وہ مطبع باغ کلام نور آگرہ سے شائع ہوا تھا اس کا ایک نسخہ تائے ابا حضرت مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی رح کی لائبریری ندوۃ المصنفین جامع مسجد دہلی میں موجود ہے۔

○ قرآن مجید کی مختصر اور جامع عربی تفسیروں میں جلالین کا اپنا ہی ایک مقام ہے۔ ہمارے دینی جامعات کے نصاب تعلیم میں شامل ہے ـــــ جلال الدین محمد بن احمد محلی شافعی مصری (۷۹۱ھ ـ ۸۶۴ھ) نے سورۂ فاتحہ اور پھر سورۂ کہف (پارہ ۱۵) سے آخر قرآن تک لکھی تھی۔

علامہ محلی کے انتقال کے چھ سال بعد جلال الدین عبدالرحمٰن ابن ابی بکر سیوطی شافعی (متوفی ۹۱۱ھ / ۱۵۰۵ء) نے علامہ محلیؒ کے بقایا کام کو مکمل کیا اور سورۂ بقرہ سے لیکر سورۂ اسریٰ (بنی اسرائیل پارہ ۱۵) تک کی تفسیر علامہ محلی کے طرز پر ہی مکمل کی ـــــ سورۂ فاتحہ کی تفسیر کیونکہ علامہ محلی نے لکھی ہے اس لئے تفسیر جلالین عربی میں سورۂ فاتحہ کی تفسیر آخر میں چھپی ہوئی ہے تاکہ علامہ سیوطی کی نصف اول تفسیر علامہ محلی کی نصف ثانی سے الگ ہو جائے ـــــ ہم نے قرآن مجید کی ترتیب کا لحاظ رکھتے ہوئے علامہ محلی کی سورۂ فاتحہ کی تفسیر اول ہی میں دیدی ہے۔

○ علامہ محلی کی اس تفسیر کے علاوہ ان کی ایک کتاب "الجلال المحلی علی المنہاج" داراحیاء الکتب العربیہ نے شائع کی ہے۔

○ علامہ سیوطی نے جلالین کی بقایا نصف تفسیر اپنے دورِ شباب میں صرف بیس یا تیس سال کی عمر میں تحریر فرمائی اور محض چالیس دن کے قلیل وقت میں اس کو مکمل کر دیا۔

علامہ سیوطی کی تصانیف کی ایک طویل فہرست ہے، جس سے انکی علمی عظمت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

(۱) الاتقان فی علوم القرآن ـــــــــــ دو جلدوں میں ہے ۱۳۶۸ھ مطبع حجازیہ قاہرہ سے شائع ہوئی ہے۔ اس میں اسّی باب ہیں اور تین سو سے زائد علوم پر بحث کی گئی ہے۔

(۲) الازہار المتناثرہ فی الاحادیث المتواترہ ـــــــــــ دارالتالیف نے ۱۳۷۱ھ میں شائع کی ہے۔

(۳) الاشباہ والنظائر فی قواعد وفروع الشافعیۃ ـــــــــــ مصطفی البابی الحلبی نے ۱۹۵۹ء میں شائع کی

(۴) تاریخ الخلفاء ـــــــــــ محی الدین عبدالحمید کی تحقیق کے ساتھ مطبع السعادۃ نے ۱۳۷۸ھ میں چھاپی ہے

(۵) تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی ـــــــــــ عبدالوہاب عبداللطیف کی تحقیق کے ساتھ پہلا ایڈیشن مکتبہ القاہرہ نے ۱۹۵۹ء میں شائع کیا۔

(۶) تنویر الحوالک شرح علی مؤطا امام مالک ـــــــــــ مطبع المشہد قاہرہ نے ۱۳۵۲ھ میں شائع کی

---

[1] تفسیر عثمانی (علاوہ سورۂ بقرہ وسورہ النساء ۲۶ پارے) علامہ عثمانی رح نے ۹ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ میں مکمل کی اور اس کا پہلا ایڈیشن مدینہ پریس بجنور سے ۱۳۵۲ھ میں پانچ ہزار کی تعداد میں شائع ہوا۔ اس وقت اس کا ہدیہ غیر مجلد پانچ روپے مقرر ہوا۔

[2] معالم التنزیل تالیف ابومحمد حسین بن مسعود الفراء البغوی متوفی ۵۱۶ھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۷) الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر	مکتبہ و مطبعہ مصطفی البابی الحلبی چوتھا ایڈیشن ۱۹۵۴ء میں شائع کیا گیا۔
(۸) الحاوی للفتاوی	محی الدین عبدالحمید کی تحقیق کے ساتھ تیسرا ایڈیشن مطبع السعادہ نے ۱۹۵۹ء میں شائع کیا
(۹) الخصائص الکبریٰ (معجزات نبوی ؐ پر)	محمد خلیل ہراس کی تحقیق کے ساتھ مطبع المدنی نے ۱۹۶۷ء میں شائع کی۔
(۱۰) طبقات الحفاظ	علی محمد عمر کی تحقیق کے ساتھ مطبع الاستقلال نے ۱۹۷۳ء میں شائع کی ہے۔
(۱۱) طبقات المفسرین	مینورسکی کی تحقیق کے ساتھ ۱۸۳۹ء میں لندن سے چھپی۔
(۱۲) اللآلی المصنوعہ فی الاحادیث الموضوعہ	مکتبہ الحسینیہ ازہر سے ۱۳۵۲ھ میں پہلا ایڈیشن نکلا۔
(۱۳) لب الالباب فی تحریر الانساب	بطرس جوانس ..... کی تحقیق کے ساتھ لندن سے ۱۸۹۲ء میں چھپی۔
(۱۴) لب النقول فی اسباب النزول	مطبع مصطفےٰ الحلبی نے ۱۹۳۵ء میں شائع کیا۔
(۱۵) الدر المنثور فی التفسیر بالماثور	
(۱۶) مجمع البحرین و مطلع البدرین۔	
(۱۷) رسالہ زینیہ	
(۱۸) تفسیر جلالین	سورۂ بقرہ سے سورۂ اسریٰ تک

تفسیر اور علوم قرآن پر علامہ سیوطی رہ کی تیئیس [۲۳] تالیفات ہیں۔

○ جلالین کا یہ اردو ترجمہ جو حضرت دادا صاحب رہ نے کیا ہے بڑا سلیس اور رواں دواں ترجمہ ہے اور ایک صدی کے قریب گذر جانے کے باوجود اس کی تازگی میں کمی معلوم نہیں ہوتی۔ اس کی اشاعت ہمارے قدیم تفسیری ورثے کی حفاظت ہی نہیں ہے بلکہ تحت اللفظ ترجمے، با محاورہ ترجمے اور ترجمانی ان سب ضرورتوں کو یہ ترجمہ پورا کرتا ہے ـــــ ہم نے بھرپور اہتمام بھی کیا ہے کہ قرآن مجید کے متن کے نیچے الگ الگ الفاظ کا ترجمہ اور پھر پورا با محاورہ ترجمہ دیدیا جائے تاکہ ایک مترجم قرآن کی صورت میں بھی اس سے ہر آدمی فائدہ اٹھا سکے اور اللہ کے کلام کا نکھرا نکھرا یا واضح مطلب پڑھنے والے کے سامنے آجائے۔

○ اس کے نیچے تفسیری حواشی اور نوٹس راقم الحروف کے قلم سے ہیں۔ میں نے کوشش کی ہے کہ ان حواشی میں ـــــ قرآن خود جو کہتا ہے وہ بلا کم و کاست سامنے آئے ـــــ اس کے لئے مجھے "المنتخب فی علوم القرآن" سے بہت مدد ملی ہے، یہ منتخب عربی تفسیر مصر کی وزارت اوقاف نے علماء کی ایک مجلس کے ذریعہ تیار کرائی ہے ۱۴۰۸ھ ۱۹۸۸ء میں اس کا تیرہواں ایڈیشن چھپا ہے ـــــ اس تفسیر کی خوبی ایک طرف یہ ہے کہ تمام سابقہ اور موجودہ تفسیروں کا بہترین انتخاب اور نچوڑ ہے اور دوسری طرف یہ کسی ایک نقطۂ نظر کی ترجمانی نہیں کرتی ـــــ یہ بڑی مشکل ہے کہ ہم حالات اور ماحول کے تقاضے کے تحت ایک نقطۂ نظر اپنا لیتے ہیں اور پھر اسی نقطۂ نظر سے تعبیر کا لباس پہناتے ہیں ـــــ اگرچہ تقریباً بیس سال سے راقم الحروف تفسیر قرآن بیان کرنے میں لگا ہوا ہے اور اس کی وجہ سے مختلف قدیم و جدید تفسیریں زیر مطالعہ رہتی ہیں لیکن اس منتخب تفسیر نے میرے لئے ایک مشکل کام کو کافی حد تک آسان کر دیا ـــــ

تاہم یہ ایک معمولی شخص کی طرف سے غیر معمولی کام انجام دینے کی کوشش ہے، معاملہ قرآن عظیم کا ہے۔ فکر و قلم کی لغزشوں کا کھٹکا خوف و دہشت طاری کر دیتا ہے، ایک طرف شوق ہے دوسری طرف خوف ـــــ "شوق کہتا ہے کہ چل، خوف کہتا ہے ٹھہر" ـــــ کلام الٰہی کے سلسلے میں احتیاط اور ادب و احترام کے تقاضے ہم جیسے کم سواد، لا ابالی قسم کے لوگوں سے کیا پورے ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی قابل لحاظ مفید کام ہو گیا اور اس نے بارگاہ الٰہی میں کسی درجے میں قبولیت کی سعادت پالی تو یہ کلام اللہ کی برکت، صاحب تفسیر جلالین اور مترجم کا فیض و طفیل ہو گا۔

ارحم الراحمین اپنے اس بندے پر رحم فرمائے، لغزشوں کو معاف فرمائے اور اس خدمت کو قبول فرما کر اس کی آخرت کا ذخیرہ فرما دے۔

دونوں جلال صاحبان تفسیر جلالین ـــــ اس کے فاضل مترجم ـــــ اور لجنۃ القرآن کے علمائے کرام کے لئے دعا ر

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

بندۂ عاصی

فضیل الرحمٰن ہلال عثمانی

راقم کا مکمل پتہ

جامعہ دارالسلام دہلی گیٹ مالیرکوٹلہ (پنجاب)
148023 (انڈیا)

مورخہ ۷، ذیقعدہ ۱۴۱۲ھ / ۱۰ مئی ۱۹۹۲ء
فون نمبر ___ 251201 / 01675

○ رجسٹرار جامعہ فرزند دلبند طارق عمیر عثمانی سلمہ اللہ تعالیٰ کی عمر اور کاموں میں اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے کہ آں عزیز بڑے حوصلے اور ہمت کے ساتھ جامعہ کے کاموں کو انجام دینے میں لگے ہوئے ہیں۔ ___ جامعہ کے کاتب و خوشنویس مولوی محمد سلیم (فاضل دیوبند) بھی ہمارے شکریے کے مستحق ہیں کہ اس کی کتابت و ڈیزائن وہ بڑی دلجمعی اور لگن سے کر رہے ہیں۔

اب صورت یہ ہے کہ جلالین کا اردو ترجمہ تو مطبوعہ موجود ہے۔ تفسیری نوٹس لکھکر راقم الحروف ساتھ ساتھ ہی کاتب صاحب کے حوالے کرتا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کام کی تکمیل فرمادے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

عُنوانات تفسیر رُوحُ القُرآن

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
	یہ کتاب	۳
	تقدیم	۴
	قرآن خدا کی آواز	۲۱
	قرآن کی تفسیر	۲۲
	اَلسُّورَۃ	〃
	اَلآیَۃ	۲۳
	اَلجُزء	〃
	رُکوع	〃
	اَلمَنزِل	۲۴
	علامات	〃
	ترتیب	۲۷
	مقدمہ۔ جلال الدین سیوطی رح	۲۹
	اَلفَاتِحَہ	۳۱
	نام	〃
	زمانہ نزول	〃
	مضمون	〃
۱	ہر کام اللہ کے نام سے شروع کیا جائے	〃
۲	مانگنے کے آداب	〃
۳	اللہ سرچشمہ رحمت	۳۲
۴	اللہ تعالے عدلِ مجسم	〃
۵	بندگی و حاجت مندی صرف اللہ سے	۳۳
۶	سیدھے راستے کی طلب	〃
۷	آپ کے منظور نظر بندوں کا راستہ	〃
	اَلبَقَرَہ	۳۴
	نام	〃
	زمانہ نزول	〃
	مضمون	〃

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
	پارہ ۱ الٓمّٓ	
۱	الف، لام، میم	۳۶
۲	کتابِ ہدایت بے غبار ہے، مگر شرطِ اول ہے طلب	〃
۳	کتابِ ہدایت سے فائدہ اٹھانے کی دوسری اور تیسری اور چوتھی شرط غیب پر ایمان۔ جانی عبادت اور مالی عبادت کے لئے مستعد رہے۔	〃
۴	بے تعصبی اور آخرت پر ایمان۔ کتابِ ہدایت سے فائدہ اٹھانے کی پانچویں شرط اور چھٹی شرط۔	۳۷
۵	اوپر کی چھ شرطیں پوری کرنے پر سمجھو منزلِ ہدایت مل گئی	〃
۶	ہٹ دھرمی قبولِ حق کی صلاحیت چھین لیتی ہے۔	۳۸
۷	ہٹ دھرمی دل پر مہر لگا دیتی ہے۔	〃
۸	دل میں کچھ زبان پہ کچھ۔	۳۹
۹	خدا فریبی نہیں خود فریبی	〃
۱۰	حسد اور کینہ قبول حق میں رکاوٹ	۴۰
۱۱	دعویٰ اصلاح کا، حقیقت میں فساد	〃
۱۲	ان کے شر سے بچتے رہنا۔	〃
۱۳	نفاق کی روش کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی۔	۴۱
۱۴	سمجھتے ہیں یہی منافقانہ روش ٹھیک ہے۔	〃
۱۵	دیر ہے اندھیر نہیں ہے۔	۴۲
۱۶	گمراہی کو چنا، گھٹیا مال خریدا۔	〃
۱۷	ہدایت زبردستی تھوپی نہیں جاتی	۴۳
۱۸	سچائی کی بات کے لئے یہ لوگ بہرے، اندھے اور گونگے ہو گئے ہیں	〃
۱۹	حق میں مشکلات کی پرواہ نہیں ہوتی۔	۴۴
۲۰	مشکلات سے گھبرا کر قدم پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔	۴۵
۲۱	پوری زندگی میں اللہ کے بندے بن جاؤ	۴۶
۲۲	اللہ ہی خالق ارض و سما ہے۔ اسلئے معبود بھی وہی ہے۔	〃

toobaa-elibrary.blogspot.com

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۲۳	قرآن بلاشبہ اللہ کا کلام ہے	۴۷
۲۴	قرآن کی رہنمائی کو قبول کرنا ہی بہتر ہے	۴۸
۲۵	آخرت کا بہترین انجام	۴۹
۲۶	قرآن مجید کی ہر مثال اپنی جگہ فٹ ہے	۵۰
۲۷	شرک خلافِ فطرت ہے	۵۱
۲۸	موت وحیات اللہ کے قبضے میں ہے	۵۲
۲۹	ہر چیز کا خالق اللہ ہے	″
۳۰	انسان کا زمین پر خلیفہ ہونا، اللہ کے حاکم ہونے کی دلیل ہے	۵۴
۳۱	اللہ نے انسان کو علم دیا	۵۵
۳۲	انسان کا علم فرشتوں سے بڑھ کر ہے	″
۳۳	فرشتوں کے سامنے انسان کی علمی فضیلت کا اظہار	۵۷
۳۴	ابلیس نے خلافتِ آدم کو تسلیم نہیں کیا	″
۳۵	زمین پر بھیجنے سے پہلے جنت میں آدم وحوا کی آزمائش	۵۸
۳۶	شیطان بہکاتا کس طرح ہے؟	۵۹
۳۷	آدم کی توبہ قبول ہوئی	۶۰
۳۸	دارالامتحان کی طرف روانگی	″
۳۹	بندہ اور خلیفہ، دونوں حیثیتوں کا تقاضا ہے اللہ کی ہدایت پر عمل پیرا ہونا	۶۱ ″
۴۰	بنی اسرائیل کو رہنمائی کا منصب دیا گیا تھا	۶۲
۴۱	اللہ کی تمام کتابوں کی دعوت ایک ہے	۶۳
۴۲	یہودیوں کی چالاکی	۶۴
۴۳	یہ تعلیم وہی ہے جو حضرت موسیٰ کی تھی	″
۴۴	توراہ قول وعمل میں یکسانیت کی تعلیم دیتی ہے	۶۵
۴۵	نیکی کے راستے پر چلنے میں صبر اور نماز مددگار ہیں۔	″
۴۶	ایک دن اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے	۶۶
۴۷	اے بنی اسرائیل میں نے تمہیں قوموں کا امام بنایا۔	″
۴۸	بنی اسرائیل کے بگاڑ کا ایک سبب یہ تھا کہ وہ عمل سے غافل ہو گئے تھے۔	″
۴۹	اے بنی اسرائیل یاد کرو کہ تمہیں کس طرح فرعون کے چنگل سے چھڑایا	۶۷

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۵۰	حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کے لئے پانی میں راستہ بنا دیا گیا	۶۸
۵۱	بنی اسرائیل پھر شرک میں مبتلا ہوئے	″
۵۲	اللہ نے اُن کے جرم کو معاف کر دیا	۶۹
۵۳	حضرت موسیٰ کو کتاب شریعت دی گئی	″
۵۴	بنی اسرائیل کو شرک کرنے پر سزا سنائی گئی	۷۰
۵۵	بنی اسرائیل کی ہٹ دھرمی کہ ہم خدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے	۷۱
۵۶	بنی اسرائیل کے مردہ نمائندوں کو دوبارہ زندہ کیا گیا	″
۵۷	اللہ تعالیٰ کے انعامات۔	۷۲
۵۸	بنی اسرائیل کو صحرا نوردی کے بعد مستقل ٹھکانا ملا	۷۳
۵۹	مگر اپنی حرکت سے باز پھر بھی نہ آئے	″
۶۰	بنی اسرائیل کے لئے بارہ چشمے جاری ہوئے	۷۴
۶۱	جو خود نہیں بدلتا اللہ تعالیٰ بھی اُسکو نہیں بدلتے	۷۶
۶۲	اصل معیار ایمان اور عمل صالح ہے۔	۷۷
۶۳	شریعت کے احکام قبول کرو	″
۶۴	اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کو موقع دیتے رہے۔	۷۸
۶۵	اُن کو بندر بنا دیا گیا۔	″
۶۶	صورت کے مسخ کرنے میں دوسروں کے لئے عبرت تھی۔	۷۹
۶۷	گائے کی تقدیس کو دلوں سے نکالا گیا۔	″
۶۸	حکم کی تعمیل ٹال مٹول کہ گائے کیسی ہے؟	۸۰
۶۹	گائے کا رنگ کیسا ہے؟	″
۷۰	ذرا تفصیل سے بتا دیں	۸۱
۷۱	مجبوراً گائے کو ذبح کیا گیا۔	″
۷۲	ایمان کی کمزوری سامنے آئی	۸۲
۷۳	بنی اسرائیل کی اندرونی بیماری کا علاج	″
۷۴	پھر بھی دل پتھر بن گئے۔	۸۳
۷۵	کیا یہ لوگ ایمان لا سکتے ہیں	۸۴
۷۶	یہود کے دوسرے گروہ کی منافقت	″

toobaa-elibrary.blogspot.com

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۷۷	کیا یہ مکاریاں اللہ سے چھپ سکتی ہیں؟	۸۵
۷۸	ایک گمراہ کن عقیدہ	″
۷۹	آخرت کے بدلے میں دنیا خریدنا۔	۸۶
۸۰	ہم دوزخ میں نہیں جائیں گے	۸۷
۸۱	نجات ایمان اور عمل پر ہے	″
۸۲	اللہ کے یہاں ذات پات کوئی چیز نہیں ہے	۸۸
۸۳	بنی اسرائیل کی وعدہ فراموشی	″
۸۴	یہودیوں کی پالیسی لڑاؤ اور حکومت کرو	۹۰
۸۵	اپنے مطلب کی ہو تو عمل کریں گے	″
۸۶	اللہ کی کتاب سے کھلواڑ	۹۱
۸۷	حضرت عیسیٰ اللہ کی نشانی تھے	″
۸۸	یہ عقیدے کی پختگی نہیں بلکہ ہٹ دھرمی ہے	۹۲
۸۹	قومی تعصب قبولِ حق میں رکاوٹ بن گیا۔	″
۹۰	اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں اپنا رسول بنائیں	۹۴
۹۱	خواہشِ نفس کی پیروی	″
۹۲	انہوں نے حضرت موسیٰ کی بھی نہیں مانی	″
۹۳	کوہِ طور کے دامن میں اقرار زبان کی حد تک تھا۔	۹۵
۹۴	اگر سچے ہو موت کی تمنّا کرو	۹۶
۹۵	جھوٹا بھرم	″
۹۶	دنیا کے حریص	۹۷
۹۷	حضرت جبرئیل سے دشمنی	۹۸
۹۸	فرشتے اللہ کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں	″
۹۹	حضرت جبرئیل امانت میں خیانت نہیں کرتے	۹۹
۱۰۰	یہود وعدہ سے پھر جاتے ہیں۔	″
۱۰۱	یہ تورات پر بھی عامل نہیں ہیں۔	۱۰۲
۱۰۲	بنی اسرائیل ذہنی غلامی میں مبتلا ہوگئے تھے۔	″
۱۰۳	یہ لوگ گنڈے تعویذوں میں پھنس گئے تھے۔	۱۰۳
۱۰۴	یہودیوں کی چالوں میں مت آؤ	″
۱۰۵	یہود جو چاہتے تھے وہ نہیں ہوا	۱۰۴
۱۰۶	کیا قرآن اور پہلی کتابوں میں فرق ہے؟	۱۰۵

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۱۰۷	اللہ تعالیٰ بندوں کی مصلحت کا خیال رکھتے ہیں	۱۰۶
۱۰۸	بلاوجہ کے سوالات مت کیا کرو	″
۱۰۹	مسلمانوں کو ہدایت کہ صبر اور ضبط سے کام لو	۱۰۷
۱۱۰	اپنے اعمال درست کرو نیت کی اصلاح کرو	۱۰۸
۱۱۱	جنت کی ٹھیکیداری کسی کی نہیں ہے	″
۱۱۲	حق و صداقت پر چلنے والے کو کوئی خوف نہیں ہے	۱۱۰
۱۱۳	حق و باطل کا فیصلہ قیامت کے روز ہو جائے گا	″
۱۱۴	عبادت گاہوں کے متولی خدا ترس لوگ ہونے چاہئیں	۱۱۱
۱۱۵	ایک سمت کی پابندی ڈسپلن کے لئے ہے	۱۱۲
۱۱۶	انسانی رشتوں سے اللہ تعالیٰ پاک ہیں۔	″
۱۱۷	اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے	۱۱۳
۱۱۸	اللہ کی بے شمار نشانیاں ہیں	″
۱۱۹	حضرت محمدؐ کی بے داغ شخصیت بھی اللہ کی نشانی ہے	۱۱۴
۱۲۰	اللہ کی ہدایت کسی کی خواہش کے تابع نہیں ہے	″
۱۲۱	اہل کتاب میں نیک لوگ بھی ہیں	۱۱۵
۱۲۲	امامت کسی کی میراث نہیں ہے	″
۱۲۳	اللہ کا انصاف سب کے ساتھ ایک جیسا ہے۔	۱۱۶
۱۲۴	امامت کا وعدہ ہدایت کے ساتھ مشروط ہے۔	″
۱۲۵	امامت کی تبدیلی کے ساتھ قبلے کی تبدیلی	۱۱۷
۱۲۶	حضرت ابراہیمؑ کی دعا	۱۱۸
۱۲۷	بیت اللہ بنائے آدم پر تعمیر کیا گیا	۱۱۹
۱۲۸	اللہ کی بندگی کا طریقہ پیغمبر سکھاتے ہیں	″
۱۲۹	حضرت محمدؐ کی بعثت دعائے ابراہیم کا جواب ہے	۱۲۰
۱۳۰	حضرت ابراہیم کی ممتاز شخصیت	″
۱۳۱	اسلام ابتدائے آفرینش سے اللہ کا دین ہے	۱۲۱
۱۳۲	اسلام ایک دین ہے نہ کہ مذہب	″
۱۳۳	حضرت یعقوب کی اپنی اولاد کو وصیت	۱۲۲
۱۳۴	بنی اسرائیل کا عمل باپ دادا کے خلاف تھا	۱۲۳
۱۳۵	حضرت ابراہیم توحید خالص کے حامل تھے	″
۱۳۶	اسلام عالمگیر صداقت ہے۔	۱۲۴

toobaa-elibrary.blogspot.com

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۱۳۷	اسلام ہی صراط مستقیم ہے	۱۲۵
۱۳۸	اسلام اللہ کے رنگ میں رنگ جانے کا نام ہے	〃
۱۳۹	سب کا رب ایک ہے کیا یہ بھی جھگڑے کی بات ہے	۱۲۷
۱۴۰	یہ یہودیت اور عیسائیت کہاں سے آئی	〃
۱۴۱	تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال ہوگا۔	〃
	پارہ ۲	۱۲۹
۱۴۲	اسلام تسلیم و رضا کا نام ہے	۱۳۰
۱۴۳	یہ قبلے کا بدلنا نہیں — مرکز امامت کا بدلنا ہے	۱۳۱
۱۴۴	آخر کعبے کو قبلہ قرار دے دیا گیا	۱۳۴
۱۴۵	پیغمبروں کا کام کج بحثی نہیں اپنا فرض منصبی ادا کرنا ہے	〃
۱۴۶	اہل کتاب سچائی کو خوب جانتے ہیں	۱۳۵
۱۴۷	حق وہی ہے جو اللہ نے اُتارا ہے	〃
۱۴۸	فضیلت کسی مقام کی نہیں فرمانبرداری کی ہے	۱۳۶
۱۴۹	نماز میں اپنا رُخ مسجد حرام کی طرف رکھنا	〃
۱۵۰	استقبال قبلہ کے حکم کی پوری پابندی کرنا	۱۳۸
۱۵۱	ہم نے تمہاری فلاح کے لئے رسول کو بھیجا ہے	〃
۱۵۲	ہماری نعمتوں کے شکرگزار بن کر رہو	۱۳۹
۱۵۳	دین کی راہ میں مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو	〃
۱۵۴	شہادت حیات جاوداں ہے	۱۴۱
۱۵۵	تمہیں مشکلات کا مقابلہ کرنا ہوگا	〃
۱۵۶	ہماری ہر چیز اللہ کی امانت ہے	〃
۱۵۷	صابر اور شاکر لوگوں پر اللہ کی خاص رحمتیں ہونگی	〃
۱۵۸	صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک ہیں	۱۴۲
۱۵۹	اچھائی پھیلانا اور برائی سے روکنا امت محمدیہ کا فریضہ ہے	〃
۱۶۰	اظہار حق کرنے والے اللہ کی رحمت کے حقدار ہیں	۱۴۴

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۱۶۱	حق پوشی اور حق کوشی سب سے بڑے جرم ہیں	۱۴۴
۱۶۲	حق فراموش عذاب میں مبتلا ہونگے	۱۴۶
۱۶۳	اللہ تمہیں عذاب سے بچانا چاہتا ہے	〃
۱۶۴	کائنات کا نظام اللہ کی وحدانیت کی دلیل ہے	〃
۱۶۵	اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو	۱۴۸
۱۶۶	حساب کے دن اللہ کے سوا کوئی کارساز نہ ہوگا	〃
۱۶۷	حساب کے دن مشرکین کی حسرت	۱۵۰
۱۶۸	حرام و حلال کا فیصلہ اپنے ہاتھ میں لینا یہ بھی شرک ہے	〃
۱۶۹	اپنی طرف سے احکام کا تراشنا شیطانی حرکت ہے	〃
۱۷۰	صرف اللہ کے احکام کی پیروی کرو	〃
۱۷۱	انسان کب جانور بن جاتا ہے	۱۵۱
۱۷۲	پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں	〃
۱۷۳	وہ چیزیں جو تمہارے لئے حرام ہیں مگر مجبوری کی صورت میں تمہیں اجازت ہے	۱۵۳
۱۷۴	دین فروشوں نے خودساختہ رسمیں پھیلائیں	〃
۱۷۵	دین فروشوں نے ہدایت بیچ کر گمراہی خریدی	۱۵۴
۱۷۶	دین فروشوں نے دین میں اختلاف پیدا کیا	〃
۱۷۷	چند ظاہری رسموں کا نام دین نہیں ہے	۱۵۶
۱۷۸	اسلام عدل و مساوات کا نام ہے۔	۱۵۸
۱۷۹	قاتل کو سزا دینے میں ساری سوسائٹی کی زندگی ہے	〃
۱۸۰	غیر وارث کے لئے ایک تہائی کی وصیت درست ہے	۱۵۹
۱۸۱	منصفانہ وصیت پر عمل کرنا لازم ہے	〃
۱۸۲	اگر وصیت میں کسی کی حق تلفی ہے تو وصیت بدلی جاسکتی ہے	۱۶۱
۱۸۳	رمضان کے روزے ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہیں	〃
۱۸۴	ابتداء میں اختیار تھا کہ روزہ رکھیں یا فدیہ دیدیں	〃
۱۸۵	دوسرے مرحلے میں اختیار ختم ہوگیا اور روزہ لازم ہوگیا۔	۱۶۳
۱۸۶	اللہ تعالیٰ نظر نہیں آتے مگر وہ سمیع و بصیر ہیں	〃
۱۸۷	رمضان کی راتوں میں میاں بیوی کا تعلق درست ہے مگر اعتکاف میں نہیں	۱۶۵

toobaa-elibrary.blogspot.com

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۱۸۸	روزے میں ملال سے رکنے کی عادت پڑ گئی تو اب حرام سے بھی رکو	۱۶۷
۱۸۹	چاند ایک قدرتی جنتری ہے	″
۱۹۰	جبر و ظلم کا مقابلہ کرو	۱۶۹
۱۹۱	فتنہ فساد پھیلانا کہیں بڑا جرم ہے	″
۱۹۲	اگر وہ ہاتھ نہیں اُٹھاتے تم بھی ہاتھ نہ اٹھاؤ	″
۱۹۳	اگر فتنہ ختم ہو جائے تو جنگ کی اجازت نہیں ہے	۱۷۱
۱۹۴	حرام مہینوں میں مخالف کی جنگ، کا جواب دیا جا سکتا ہے۔	″
۱۹۵	دین کے لئے مالی قربانیاں بھی دو	″
۱۹۶	حج کے بعد کے احکام	۱۷۴
۱۹۷	حج کے دوران لڑائی جھگڑا نہ کرنا چاہئے	۱۷۵
۱۹۸	حج کے دوران تجارت کی اجازت ہے	۱۷۶
۱۹۹	حج میں مزدلفہ کا قیام بھی ضروری ہے	۱۷۸
۲۰۰	حج سے فارغ ہونے کے بعد اللہ کی بڑائی بیان کرو نہ کہ باپ دادا کی	″
۲۰۱	اللہ کو یاد کرنے والے دین و دنیا دونوں مانگتے ہیں	″
۲۰۲	دنیا اور آخرت کے طلبگار دونوں چیزیں پائیں گے	۱۷۹
۲۰۳	منیٰ میں قیام کے دن اللہ کی یاد میں گزارو	″
۲۰۴	فراست مومنانہ بھی ضروری ہے	۱۸۰
۲۰۵	اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا	″
۲۰۶	جھوٹی عزت کس کام کی	۱۸۱
۲۰۷	اللہ کی رضا پر جان قربان کرنے والے	″
۲۰۸	مطلوب، پورا دین ہے	۱۸۲
۲۰۹	اللہ کی ہدایتوں پر جم جاؤ	″
۲۱۰	جب حقیقت بے نقاب ہو جائے تو امتحان کی نہیں فیصلے کی گھڑی ہے۔	۱۸۴ ″
۲۱۱	بنی اسرائیل کی تاریخ سے عبرت حاصل کرو	″
۲۱۲	حقیقی کامیابی زندگی کے مقصد کا شعور ہے	۱۸۵
۲۱۳	انسانی زندگی کا آغاز علم کی روشنی میں ہوا	۱۸۷

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۲۱۴	دین کا راستہ کانٹوں بھرا ہے	۱۸۸
۲۱۵	دین قربانی مانگتا ہے	۱۸۹
۲۱۶	جہاد انسانی زندگی کا تحفظ کرتا ہے	۱۹۰
۲۱۷	فتنہ فساد قتل سے بھی بُرا ہے	۱۹۲
۲۱۸	ہجرت بڑی اہمیت رکھتی ہے	۱۹۴
۲۱۹	وطن کو چھوڑنے کے ساتھ برائیوں کو بھی چھوڑا جائے	″
۲۲۰	یتیموں کے حقوق کو پہچانو	۱۹۷
۲۲۱	نکاح تمہاری زندگی کی بنیاد ہے	″
۲۲۲	ناپاکی کی حالت میں صحبت کرنے سے روکا گیا ہے	″
۲۲۳	عورت و مرد کے تعلق کی نوعیت کسان اور کھیت کی سی ہے۔	۱۹۹
۲۲۴	اللہ کے نام کو ڈھال مت بناؤ	″
۲۲۵	بلا ارادہ قسم پر گرفت نہیں ہے	″
۲۲۶	"ایلاء" کی مدت چار مہینے ہے	۲۰۰
۲۲۷	ایلاء کی مدت کے بعد طلاقِ بائن واقع ہو جائے گی	″
۲۲۸	طلاق کی عدت	۲۰۲
۲۲۹	رجعی طلاق دو مرتبہ ہے	۲۰۴
۲۳۰	تیسری طلاق مغلظہ ہے	۲۰۵
۲۳۱	رجعی طلاق سے رجوع کرنے میں بدنیتی نہیں ہونی چاہیے	۲۰۷
۲۳۲	"طلاق" معاشرتی مسئلے کا ایک معقول حل	″
۲۳۳	بچہ ہے تو طلاق کے بعد اس کا انتظام بھی شریفانہ طریقہ پر کیا جائے	۲۰۹
۲۳۴	عدت وفات	۲۱۰
۲۳۵	عدت کے دوران خفیہ عہد و پیمان نہ ہوں	۲۱۲
۲۳۶	متاعِ طلاق	″
۲۳۷	معاشرتی معاملات میں رویہ فیاضانہ ہونا چاہیے نہ کہ تنگ دلانہ	۲۱۴
۲۳۸	نماز اطاعت الٰہی کا نشان	″
۲۳۹	عبادت کا طریقہ خود ایجاد نہیں کیا جا سکتا	″
۲۴۰	تمہارے مرنے کے بعد تمہاری بیوی بے سہارا نہ رہے	۲۱۵

toobaa-elibrary.blogspot.com

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۲۴۱	عورتوں کو ان کے حق سے بڑھ کر بھی کچھ دیں	۲۱۷
۲۴۲	اللہ تعالیٰ کے احکام بالکل واضح ہیں	〃
۲۴۳	خوف قومی موت ہے	〃
۲۴۴	جہاد انسانیت کے تحفظ کے لئے ہے	۲۱۸
۲۴۵	مالی قربانی مال کو گھٹاتی نہیں ہے	〃
۲۴۶	قومی زندگی کے لئے روحِ شجاعت کو تازہ رہنا چاہیئے	۲۲۰
۲۴۷	قیادت کے لئے علمی اور عملی قوت کی ضرورت ہے	۲۲۲
۲۴۸	متبرک صندوق کی واپسی	〃
۲۴۹	جنگ میں ثابت قدمی کی ضرورت ہوتی ہے	۲۲۵
۲۵۰	طالوت کی قیادت میں بنی اسرائیل کی جنگ	۲۲۷
۲۵۱	دین کا راہبانہ تصور صالح نظام قائم نہیں کرسکتا	〃
۲۵۲	ان واقعات کا بیان حضرت محمدﷺ کی صداقت کی دلیل ہے ۔	〃
	پارہ ۳	۲۲۹
۲۵۳	اللہ کی طرف سے عمل کی آزادی امتحان کے لئے ہے	۲۳۰
۲۵۴	کامیاب وہی ہے جو عمل کی آزادی کا صحیح استعمال کرے	۲۳۱
۲۵۵	قرآن کی سب سے افضل آیت جس میں اللہ کی صفات کا بیان ہے ۔	۲۳۳
۲۵۶	اللہ کے دین میں کوئی زبردستی نہیں	۲۳۵
۲۵۷	اہل ایمان کا مددگار اللہ ہے	۲۳۶
۲۵۸	حضرت ابراہیمؑ نمرود کے دربار میں	۲۳۹
۲۵۹	موت کے بعد زندگی کیسے ملتی ہے ؟	〃
۲۶۰	مردے کیسے زندہ ہوتے ہیں ؟	۲۴۱
۲۶۱	اللہ کے راستے میں خرچ کرنا نفع کا سودا ہے	〃
۲۶۲	مال خرچ کرکے احسان نہ جتائے	۲۴۲
۲۶۳	اللہ تعالیٰ تمہارے محتاج نہیں ہیں	〃
۲۶۴	نیک نیتی کے ساتھ عمل کی مثال	۲۴۴
۲۶۵	نیت خالص کا نتیجہ۔	〃

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۲۶۶	کھوٹی نیت سب کچھ برباد کردیتی ہے	۲۴۵
۲۶۷	اللہ کے حضور میں بہترین چیز پیش کرو	۲۴۶
۲۶۸	شیطان مفلسی سے ڈراتا ہے	۲۴۷
۲۶۹	آخرت کی فکر دانائی کی بات ہے	〃
۲۷۰	اللہ تمہاری نیتوں کو خوب جانتے ہیں۔	۲۴۸
۲۷۱	فرض کے اظہار میں کوئی حرج نہیں	۲۴۹
۲۷۲	غیرمسلم بھی ہماری مدد کے مستحق ہیں	۲۵۰
۲۷۳	جو دین کے کاموں میں مشغول ہیں وہ تمہاری مدد کے مستحق ہیں	۲۵۲
۲۷۴	اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو بہترین اجر سے نوازا جائے گا ۔	〃
۲۷۵	سود سماج کے لئے عذاب سے کم نہیں	۲۵۴
۲۷۶	سود میں کوئی نشوونما نہیں ہے	۲۵۶
۲۷۷	زکوٰۃ سے دل مال کی محبت سے پاک ہوجاتا ہے	〃
۲۷۸	سود کی ناپاکی سے بچو	〃
۲۷۹	سود اللہ اور رسول کے خلاف اعلانِ جنگ ہے	〃
۲۸۰	فیاضی بھی ایمان کی صفت ہے	۲۵۷
۲۸۱	مال دنیا میں صرف ایک وسیلہ ہے	〃
۲۸۲	معاملات صاف ہونے چاہئیں	۲۶۱
۲۸۳	سفر میں اگر معاملات کی لکھا پڑھی نہ ہو تو گروی رکھ کر قرض دیا جاسکتا ہے	۲۶۳
۲۸۴	ہر چیز اللہ کی ملک ہے	〃
۲۸۵	اسلامی عقیدوں کی بنیاد پر انسان کا طرزِ عمل	۲۶۴
۲۸۶	اللہ تعالیٰ طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے	۲۶۶
	سورۃ آل عمران	۲۶۷
	نام	〃
	مرکزی مضمون	〃
	پس منظر	〃
	مضامین	۲۶۸

toobaa-elibrary.blogspot.com

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۱	الف، لام، میم	۲۶۹
۲	اللہ کے سوا کوئی حقیقی الٰہ نہیں ہے	〃
۳	یہ کتاب اللہ نے نازل کی ہے	〃
۴	اللہ کو سزا دینے سے کوئی نہیں روک سکتا	۲۷۰
۵	اللہ مکمل اختیار کا مالک ہے	۲۷۱
۶	اللہ تعالیٰ حکمت والا ہے	〃
۷	قرآن مجید کا مطالعہ محکم آیتوں کی روشنی میں کرنا چاہیئے	۲۷۳
۸	ہدایت اللہ کے قبضہ میں ہے	۲۷۵
۹	ایک دن سب کو اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے	〃
۱۰	دل سے اللہ کی اطاعت کرو	۲۷۷
۱۱	نافرمانوں کے انجام سے عبرت حاصل کرو	〃
۱۲	اللہ کے نافرمان ذلیل وخوار ہونگے	〃
۱۳	غلبے کے لئے تعداد کی کمی بیشی کوئی معنیٰ نہیں رکھتی	۲۷۹
۱۴	دنیا چند روزہ ہے	〃
۱۵	اللہ کی جنت اللہ کے فرماں برداروں کے لئے ہے	۲۸۰
۱۶	اہل ایمان ثابت قدم رہتے ہیں	۲۸۱
۱۷	اہل ایمان صابر وشاکر ہوتے ہیں	〃
۱۸	اللہ بغیر واسطے کے ہر چیز کا علم رکھتا ہے	۲۸۲
۱۹	انسان کے لئے صحیح راہِ عمل اللہ کی اطاعت ہے	۲۸۳
۲۰	حق بالکل واضح ہے	۲۸۴
۲۱	نافرمانوں کو دردناک سزا کی بشارت دیدو	۲۸۵
۲۲	وہ راہ جو بربادی کی طرف لے جاتی ہے	۲۸۷
۲۳	یہ اپنی کتابوں کو نہیں مانتے تو اس کتاب کو کیا مانیں گے	〃
۲۴	یہودی اپنے آپ کو چہیتا سمجھتے ہیں	〃
۲۵	اللہ کے یہاں نسلی امتیاز کوئی چیز نہیں ہے	۲۸۹
۲۶	اللہ کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے	〃
۲۷	رات اور دن کی طرح پریشانیاں بھی آتی جاتی رہتی ہیں۔	۲۹۰
۲۸	اللہ کے دشمنوں سے دوستی نہیں ہوسکتی	۲۹۱
۲۹	انسان کا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے جو ہر چیز سے باخبر ہے	〃
۳۰	فیصلے کا دن آکر رہیگا۔	۲۹۳

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۳۱	اللہ سے محبت عقل اور فطرت کا تقاضہ ہے	۲۹۴
۳۲	رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے	〃
۳۳	نصاریٰ کی بنیادی گمراہی یہ ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا مانتے ہیں۔	۲۹۵
۳۴	اللہ کے رسولوں میں الوہی صفات نہیں ہوتیں	〃
۳۵	حضرت عمران کی نذر	۲۹۷
۳۶	حضرت عمران کی بیوی نے کہا یہ لڑکی ہوئی اب نذر کا کیا ہوگا	〃
۳۷	اللہ نے عمران کی بیوی کی نذر (حضرت مریم) کو قبول کیا	۲۹۹
۳۸	حضرت زکریا کی اولاد کے لئے تمنّا	۳۰۲
۳۹	حضرت زکریا کو اولاد کی بشارت	〃
۴۰	یہ کیسے ہوگا میں بوڑھا ہوں اور بیوی بانجھ ہے	〃
۴۱	اللہ کی طرف سے غیر معمولی نشانی	〃
۴۲	حضرت مریم کی پاکیزگی	۳۰۳
۴۳	حضرت مریم کی شکر گزاری	〃
۴۴	یہ غیب کی باتیں نبی ﷺ کی صداقت کی دلیل ہیں	۳۰۴
۴۵	حضرت مریم کو اولاد کی بشارت	۳۰۵
۴۶	حضرت مسیح اللہ کی نشانی ہیں	〃
۴۷	بغیر باپ کے بچہ کیسے ہوگا؟	۳۰۶
۴۸	حضرت عیسیٰؑ حکیمانہ انداز میں اللہ کے دین کی تعلیم دینگے	〃
۴۹	حضرت عیسیٰ اللہ تعالےٰ کے رسول ہونگے۔	۳۰۸
۵۰	حضرت عیسیٰ نے توراۃ کی تصدیق کی	۳۰۹
۵۱	سب کا رب اللہ ہے	۳۱۱
۵۲	حضرت عیسیٰؑ نے دین کی نصرت کے لئے پکارا	〃
۵۳	شہادت حق کے گواہ	〃
۵۴	حضرت عیسیٰؑ کی مخالفت	۳۱۳
۵۵	حضرت عیسیٰؑ کے خلاف سازش	〃
۵۶	انکار کرنے والے بچ نہیں سکیں گے	۳۱۵
۵۷	ایمان وعمل کا اجر ضرور ملے گا	〃
۵۸	ان تذکروں میں حکمت ہے۔	〃

toobaa-elibrary.blogspot.com

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۵۹	حضرت آدم بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تھے	۳۱۶
۶۰	حضرت مسیح نہ خدا تھے نہ خدا کے بیٹے	″
۶۱	نجران کے پادریوں کو مباہلے کی دعوت	۳۱۸
۶۲	سچائی یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے	۳۱۹
۶۳	نجران کے عیسائی مباہلے سے پھر گئے	″
۶۴	آؤ ہم سب مل کر توحید پر متفق ہو جائیں	۳۲۰
۶۵	کیا ابراہیم یہودی یا عیسائی تھے	۳۲۲
۶۶	تم حضرت ابراہیم کی شریعت کو نہیں جانتے	″
۶۷	حضرت ابراہیم خالص مؤحد تھے	″
۶۸	امتِ محمدیہ حقیقت میں ملتِ ابراہیمی ہے	۳۲۳
۶۹	اہل کتاب کی باتوں میں مت آنا	″
۷۰	نبی ﷺ کی زندگی سچائی کی دلیل ہے	۳۲۶
۷۱	حق پر باطل کا رنگ مت چڑھاؤ	″
۷۲	اسلام کے خلاف ایک اور سازش	″
۷۳	حق میں تنگ نظری نہیں ہوتی	″
۷۴	ہدایت اللہ کے فضل سے ملتی ہے	۳۲۸
۷۵	اہل کتاب میں اچھے بُرے دونوں طرح کے لوگ تھے	″
۷۶	جھوٹے لوگوں سے باز پُرس ہوگی	۳۳۰
۷۷	جھوٹے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں	″
۷۸	اللہ کی کتاب میں ملاوٹ کرنے کا ایک طریقہ	″
۷۹	رسول لوگوں کو اللہ کا بندہ بنانے کیلئے آتے ہیں	۳۳۱
۸۰	اسلام کی تعلیم صرف اللہ کی اطاعت کی ہے	۳۳۲
۸۱	رسول کی مدد کا عہد لیا جاتا رہا ہے	″
۸۲	نبی ﷺ کی مخالفت عہد شکنی ہے	۳۳۴
۸۳	اپنے اختیار سے اللہ کی فرماں برداری کرو	″
۸۴	ہم سب نبیوں پر ایمان لاتے ہیں	۳۳۵
۸۵	اسلام کے علاوہ کوئی اور طریقہ زندگی قابلِ قبول نہیں	۳۳۶
۸۶	یہودی علماء نبی ﷺ کی سچائی کو خوب جانتے تھے	″
۸۷	بدبختوں کی سزا	۳۳۷

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۸۸	یہ لوگ ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہیں گے	۳۳۷
۸۹	توبہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں گے	″
۹۰	دوسروں کو بھی حق سے روکا	۳۳۹
۹۱	مال و دولت آخرت میں کچھ کام نہ آئے گا	″
	پارہ ۴	۳۴۱
۹۲	ایمان کا اعلیٰ درجہ۔ محبوب چیز اللہ کے راستے میں دینا	۳۱۲
۹۳	محبوب چیز چھوڑ دینا	″
۹۴	من گھڑت باتوں کو اللہ کی طرف منسوب مت کرو	۳۴۲
۹۵	ابراہیم سچے خدا پرست تھے	″
۹۶	سب سے پہلی عبادت گاہ، برکتوں کی آماجگاہ	۳۱۱
۹۷	اہل عالم کو حج بیت اللہ کا حکم	۳۴۰
۹۸	اہل کتاب کا کفر	″
۹۹	دوسروں کو حق و صداقت سے روکنا	″
۱۰۰	اہل کتاب سے چوکنا رہنے کی ہدایت	۳۴۹
۱۰۱	ایمان کے بعد پھر کفر میں آنے کا کیا موقع ہے	″
۱۰۲	دل کی پرہیزگاری	″
۱۰۳	اللہ کے دین کو تھامے رہو	۳۵۱
۱۰۴	بھلائی کا حکم دینا برائی سے روکنا	″
۱۰۵	اختلاف میں مت پڑ جانا	۳۵۲
۱۰۶	آخرت کا عذاب	″
۱۰۷	اللہ کی رحمت کے مستحق	″
۱۰۸	اللہ کی طرف سے حق کی ہدایت	″
۱۰۹	ہر چیز کا مالک اللہ ہے	۳۵۵
۱۱۰	امتِ محمدیہ کی فضیلت	″
۱۱۱	امتِ محمدیہ ہی غالب ہوگی	″
۱۱۲	اہل کتاب کی ذلت	۳۵۷
۱۱۳	اہل کتاب میں صاحبِ ایمان بھی ہیں	″
۱۱۴	صاحبِ ایمان اہلِ کتاب کی صفات	۳۵۸

toobaa-elibrary.blogspot.com

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۱۱۵	صاحبِ ایمان اہلِ کتاب کی اللہ کے یہاں قدر و منزلت	۳۵۸
۱۱۶	کفر کا انجام	۳۶۰
۱۱۷	کفر کے ہوتے ہوئے کارِ خیر میں خرچ کرنا	″
۱۱۸	یہودیوں کی منافقانہ روش سے اہلِ ایمان محتاط رہیں۔	۳۶۲
۱۱۹	اہلِ ایمان پچھلی کتابوں پر بھی ایمان رکھتے ہیں	″
۱۲۰	اہل ایمان صبر و تقویٰ سے کام لیں	۳۶۳
۱۲۱	غزوۂ احد کے بعد اللہ تعالیٰ کا خطاب	۳۶۵
۱۲۲	مسلمانوں کے دو قبیلوں کی کمزوری	۳۶۶
۱۲۳	اللہ نے بدر میں بھی مدد کی تھی	۳۶۷
۱۲۴	غزوۂ بدر میں فرشتوں کا آنا	″
۱۲۵	تین ہزار کیا پانچ ہزار فرشتے بھی آسکتے ہیں	۳۶۹
۱۲۶	اصل نصرتِ الٰہی ہے	″
۱۲۷	جہاد کا مقصد	″
۱۲۸	فیصلے کا اختیار صرف اللہ کو ہے	۳۷۰
۱۲۹	ہر چیز کا مالک اللہ ہے	″
۱۳۰	سود کی ممانعت	۳۷۱
۱۳۱	سود کا عذاب	″
۱۳۲	اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت	۳۷۳
۱۳۳	جنت کی وسعتیں	″
۱۳۴	نیک بندوں کی صفات	″
۱۳۵	نیک بندے گناہوں پر اصرار نہیں کرتے	″
۱۳۶	نیک بندوں کی جزا	۳۷۵
۱۳۷	تاریخ کا سبق	″
۱۳۸	سامانِ عبرت	″
۱۳۹	مومن ہی غالب رہیں گے	″
۱۴۰	یہ آزمائشیں کیوں پیش آتی ہیں ؟	۳۷۶
۱۴۱	سونے کو بھٹی میں تپایا جاتا ہے	۳۷۷
۱۴۲	بلند مراتب مشکل سے حاصل ہوتے ہیں	″
۱۴۳	دشمن سے ٹکراؤ کی آرزو مت کرو	۳۷۹

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۱۴۴	اسلام میں رسول کی حیثیت	۳۷۹
۱۴۵	موت اللہ کے اختیار میں ہے	۳۸۰
۱۴۶	صبر و استقامت کی اہمیت	۳۸۲
۱۴۷	خدا پرستوں کا اپنے رب سے تعلق	″
۱۴۸	خدا پرستوں کو دنیا اور آخرت کی جزا	″
۱۴۹	دشمنانِ خدا کے مشوروں پر عمل مت کرو	۳۸۳
۱۵۰	اہلِ حق کا مددگار اللہ ہے	″
۱۵۱	شرک بے دلیل ہے	۳۸۴
۱۵۲	غزوۂ احد میں عارضی شکست کی وجہ	۳۸۶
۱۵۳	عارضی شکست کی ایک اور وجہ	۳۸۷
۱۵۴	اللہ کی طرف سے عجیب و غریب نصرت کا مظاہرہ	۳۹۰
۱۵۵	مخلصین کا معاملہ	۳۹۱
۱۵۶	موت کے بارے میں قضاؤ قدر کا فیصلہ اٹل ہے	۳۹۳
۱۵۷	شہادت کا اجر	″
۱۵۸	جانا سب کو اللہ کے پاس ہے	۳۹۵
۱۵۹	نبی ﷺ کی نرم خوئی	″
۱۶۰	سب کچھ اللہ کے قبضہ میں ہے	″
۱۶۱	نبی ﷺ کبھی خیانت نہیں کر سکتے	۳۹۶
۱۶۲	خائن اور امین برابر نہیں ہو سکتے	۳۹۸
۱۶۳	نیک و بد میں بڑا فرق ہے	″
۱۶۴	اللہ کے احسان کی قدر کرنی چاہیئے	″
۱۶۵	مصائب پر شکوہ مت کرو	۳۹۹
۱۶۶	تمہارے نقصان میں بھی اللہ کی حکمت تھی	۴۰۱
۱۶۷	منافقت سامنے آ ہی گئی	″
۱۶۸	موت کو ٹال سکتے ہو تو ٹال کر دکھاؤ	۴۰۲
۱۶۹	شہید کا مرتبہ	″
۱۷۰	شہادت پُرلطف زندگی کا نام ہے	″
۱۷۱	شہداء اپنے بعد والوں کی حالت پر مطمئن ہونگے	۴۰۵
۱۷۲	رسول اللہ ﷺ کی پکار پر لبیک کہنے والے	″
۱۷۳	اہل ایمان کا اللہ پر بھروسہ	″

toobaa-elibrary.blogspot.com

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۱۷۴	اللہ کے فضل سے مالی منافع	۴۰۶
۱۷۵	شیطان خوف پھیلاتا ہے	〃
۱۷۶	منافقوں کی باتوں سے غمگین نہ ہوں	۴۰۷
۱۷۷	ایمان کے بدلے کفر نہ خریدیں	۴۰۸
۱۷۸	اللہ کی طرف سے ڈھیل کفار کی بھلائی کے لئے نہیں ہے	〃
۱۷۹	اچھے اور برے کو الگ کرنیکا اللہ کا اپنا طریقہ ہے	۴۱۰
۱۸۰	اللہ کا دیا ہوا مال بچا بچا کر رکھنے کے لئے نہیں	〃
۱۸۱	اللہ کی راہ میں دینے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اللہ تمہارے مال کے محتاج ہیں	۴۱۱
۱۸۲	عذاب الٰہی خود اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے	۴۱۲
۱۸۳	اہل کتاب کی بہانہ بازیاں	〃
۱۸۴	اے نبی آپ دل شکستہ نہ ہوں	〃
۱۸۵	اصل کامیابی آخرت کی ہے	۴۱۴
۱۸۶	دنیا کی زندگی کی آزمائشیں	۴۱۵
۱۸۷	اہل کتاب نے اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا	۴۱۶
۱۸۸	دنیا پرست اللہ کے عذاب سے بچ نہ سکیں گے	۴۱۷
۱۸۹	مجرم اللہ کی پکڑ سے بچ نہیں سکتے	۴۱۸
۱۹۰	ہر چیز میں اللہ کی نشانی موجود ہے	〃
۱۹۱	اللہ کی تخلیق پر غور کرنے والے	۴۱۹
۱۹۲	دوزخ بڑی رسوائی کی جگہ ہے	۴۲۱
۱۹۳	رسول پر ایمان	〃
۱۹۴	مومنین کی دُعا	〃
۱۹۵	اللہ کے یہاں کسی کا عمل ضائع نہیں جائیگا	۴۲۳
۱۹۶	نافرمانوں کی چلت پھرت سے دھوکہ نہ ہو	۴۲۶
۱۹۷	دنیا چند روزہ ہے	〃
۱۹۸	پرہیزگاروں کے لئے جنت کی بہاریں ہیں	〃
۱۹۹	اہل کتاب کے نیک لوگ	〃
۲۰۰	اہل ایمان کے لئے قیمتی نصیحت	〃
	سورۂ نساء	۴۲۷

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۱	سب انسانوں کی اصل ایک ہے	۴۲۹
۲	یتیم کا حق	〃
۳	چار شادیوں کی اجازت مگر عدل کی شرط کے ساتھ	۴۳۲
۴	عورتوں کے مہر خوشدلی سے ادا کرو	〃
۵	یتیم کے مال کی حفاظت	〃
۶	یتیم کی خیر خواہی	۴۳۴
۷	وراثت کی تقسیم	〃
۸	میت کے وارث غریبوں کا بھی خیال رکھیں	۴۳۵
۹	اگر یہ یتیم تمہارے بچے ہوتے	〃
۱۰	یتیموں کا مال کھانے کی سزا	۴۳۸
۱۱	میراث کے حصے	〃
۱۲	زوجین اور اخیافی بھائی	۴۴۱
۱۳	فرماں برداروں کا انعام	۴۴۲
۱۴	نافرمانوں کو سزا	〃
۱۵	بدکار عورت کی سزا	۴۴۳
۱۶	بدکار مرد اور عورت کی سزا	۴۴۴
۱۷	کن کی توبہ قبول ہوتی ہے	۴۴۷
۱۸	کن لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی	〃
۱۹	گھریلو زندگی کے احکام	〃
۲۰	عورت کو دیا ہوا مال واپس نہیں لینا چاہیئے	〃
۲۱	نکاح ایک مضبوط عہد ہے	۴۵۰
۲۲	باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح حرام ہے	〃
۲۳	کن کن عورتوں سے نکاح حرام ہے	〃
	پارہ ۵	۴۵۱
۲۴	دوسرے کی منکوحہ سے نکاح حرام ہے	۴۵۲
۲۵	لونڈیوں سے نکاح کے احکام	۴۵۵
۲۶	اللہ کے احکام کی اہمیت	۴۵۷
۲۷	ان احکام میں بھی اللہ کی رحمت ہے	〃

toobaa-elibrary.blogspot.com

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۲۸	اللہ کے یہاں کمزوروں کی بھی رعایت ہے	۴۵۷
۲۹	رزق حلال کی تاکید	۴۵۸
۳۰	مالِ حرام دوزخ میں لے جائیگا	۴۵۹
۳۱	بڑے گناہوں سے بچنے کی تاکید	〃
۳۲	انسانوں میں فرق مراتب	۴۶۰
۳۳	وارثوں کے حصے مقرر ہیں	۴۶۱
۳۴	مرد عورتوں پر نگراں ہیں	۴۶۳
۳۵	زوجین کے جھگڑے میں ثالث کا تقرر	۴۶۴
۳۶	حقوق اللہ اور حقوق العباد	۴۶۶
۳۷	سخاوت ایک اچھی عادت ہے	〃
۳۸	اللہ کو ریاکاری پسند نہیں	۴۶۹
۳۹	ایمان اور انفاق کا فائدہ	〃
۴۰	اللہ تعالےٰ ذرہ برابر ظلم نہیں کرتے	〃
۴۱	آخرت میں نبی کی شہادت	〃
۴۲	آخرت میں پچھتاوا	〃
۴۳	شراب کی حرمت۔ نماز اور پاکی کے کچھ مسائل	۴۷۲
۴۴	اہل کتاب کی گمراہی	۴۷۳
۴۵	اللہ کی مدد پر بھروسہ کرو	〃
۴۶	یہودیوں کی شرارت	۴۷۶
۴۷	اہل کتاب کو دعوت ایمانی	〃
۴۸	شرک کسی حال میں معاف نہیں ہے	۴۷۷
۴۹	حقیقی پاکیزگی	〃
۵۰	اللہ پر بہتان طرازی	۴۷۹
۵۱	علمائے یہود کی خباثت	〃
۵۲	یہودیوں پر لعنت	〃
۵۳	اللہ کی سلطنت میں کسی کا کوئی حصہ نہیں ہے	۴۸۰
۵۴	آخر حسد کیوں؟	〃
۵۵	آل ابراہیم کے مومن و کافر	۴۸۱
۵۶	عذاب دوزخ کی کیفیت	〃
۵۷	اہل ایمان کے لئے جنت کی نعمتیں	۴۸۳
۵۸	امانت داری اور عدل و انصاف کا حکم	۴۸۳
۵۹	اسلامی نظام کی بنیادی دفعات	۴۸۶
۶۰	دعویٰ ایمان کا مگر اطاعت طاغوت کی	〃
۶۱	نبی ؐ کے فیصلے سے منافقین کی روگردانی	〃
۶۲	نبی کا فیصلہ آخری ہوتا ہے	۴۸۸
۶۳	آپ ان کو اچھی نصیحت فرمائیں	〃
۶۴	رسول اطاعت کے لئے ہی ہوتا ہے	〃
۶۵	ایمان کا فیصلہ رسول کی اطاعت پر ہے	۴۹۰
۶۶	ایمان میں تذبذب نہیں ثابت قدمی کی ضرورت ہے	〃
۶۷	شریعت پر عمل اجر عظیم کا موجب ہے	〃
۶۸	یقین سیدھا راستہ دکھاتا ہے	〃
۶۹	ایمان والوں کو نیک بندوں کی رفاقت میسر آئیگی	۴۹۲
۷۰	اچھے لوگوں کی رفاقت اللہ کا خاص فضل ہے	〃
۷۱	اپنی حفاظت کا دھیان رکھو	〃
۷۲	منافقین سے چوکنا رہو	۴۹۴
۷۳	منافق تمہاری کامیابی پر خوش نہیں ہوتے	〃
۷۴	جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت	〃
۷۵	جہاد ظالم کے ظلم کا زور توڑنے کے لئے ہے	۴۹۶
۷۶	جہاد کا مقصد بہت بلند ہے	〃
۷۷	جہاد قربانی کا آخری مرحلہ ہے	۴۹۸
۷۸	موت آکر رہے گی	۵۰۰
۷۹	اللہ تعالیٰ خالق افعال ہیں	〃
۸۰	رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے	۵۰۲
۸۱	منافقین کا مکر و فریب	〃
۸۲	قرآن بلاشبہ اللہ کا کلام ہے	〃
۸۳	افواہوں سے بچنے کی ہدایت	۵۰۴
۸۴	اللہ کے راستے میں قتال کا حکم	۵۰۵
۸۵	نیکی اور بدی اپنے اپنے نصیب کی بات ہے	۵۰۷
۸۶	اچھائی کا جواب اچھائی سے دو	〃
۸۷	سب کو ایک دن اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے	〃

toobaa-elibrary.blogspot.com

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۸۸	قدرت کے باوجود دارالاسلام کیطرف ہجرت نہ کرنے والے	۵۰۸
۸۹	یہ تو تمہیں بھٹکانا چاہتے ہیں	۵۰۹
۹۰	دوسری قسم کے منافقوں کا حکم	۵۱۲
۹۱	تیسری قسم کے منافق	〃
۹۲	قتل خطا کے احکام	۵۱۵
۹۳	مومن کو جان بوجھ کر قتل کرنے کی سزا	۵۱۶
۹۴	بغیر تحقیق کئے کسی کی جان مت لو	۵۱۸
۹۵	جہاد فرض کفایہ ہے	۵۲۰
۹۶	مجاہد کے ہاتھوں کوئی مسلمان نادانستہ مارا جائے تو معاف ہے	〃
۹۷	بلا مجبوری دارالاسلام کی طرف ہجرت نہ کرنا جرم ہے	۵۲۲
۹۸	کمزور مجرم نہیں ہیں	〃
۹۹	کمزوروں کے لیئے معافی کی امید	۵۲۴
۱۰۰	مہاجر کے رتبے بلند ہیں	〃
۱۰۱	سفر میں نماز کے قصر کرنے کا حکم	〃
۱۰۲	خوف کی حالت میں نماز	۵۲۷
۱۰۳	ذکر و نماز کی پابندی	〃
۱۰۴	تمہارے سامنے آخرت کے فائدے ہیں	۵۲۸
۱۰۵	انصاف کے معاملے میں کوئی تعصب نہیں ہونا چاہیئے	۵۲۹
۱۰۶	اللہ سے استغفار کرتے رہو	〃
۱۰۷	گنہگار کی سفارش مت کرو	۵۳۱
۱۰۸	اللہ تعالیٰ سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے	〃
۱۰۹	قیامت میں کون تمہاری طرف سے جھگڑے گا	〃
۱۱۰	گناہوں کا علاج توبہ ہے	۵۳۲
۱۱۱	گناہ کا وبال گناہ کرنے والے پر پڑتا ہے	〃
۱۱۲	بہتان تراشی بہت بڑا گناہ ہے	۵۳۵
۱۱۳	آنحضرت ﷺ پر اللہ کی خاص عنایت	〃
۱۱۴	بیکار کی سرگوشیوں کے بجائے اللہ کی رضا مطلوب ہونی چاہیئے	〃
۱۱۵	رسول اللہ ﷺ اور اہل ایمان کی مخالفت کا وبال	۵۳۶
۱۱۶	شرک ناقابل معافی ہے	۵۳۷
۱۱۷	دیوی دیوتاؤں کو معبود بنانا	〃

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۱۱۸	شرک کرنے والے شیطان کے ساتھی ہیں	۵۳۹
۱۱۹	شرک کرنے والے شیطان کے بہکاوے میں ہیں	〃
۱۲۰	شیطان کے جھوٹے وعدے	〃
۱۲۱	جہنم جس سے خلاصی کی کوئی صورت نہیں ہے	〃
۱۲۲	اہل ایمان پر اللہ کے انعامات	۵۴۱
۱۲۳	معاملہ تمناؤں کا نہیں حقائق کا ہے	〃
۱۲۴	جنت عمل سے ملے گی	〃
۱۲۵	سب سے بہتر راستہ حضرت ابراہیمؑ کا ہے	۵۴۲
۱۲۶	ہر چیز کا مالک اللہ ہے	〃
۱۲۷	یتیموں کے حقوق کی دوبارہ تاکید	۵۴۵
۱۲۸	عورتوں کے حقوق	〃
۱۲۹	بیویوں کے درمیان مساوات کا مطلب	۵۴۶
۱۳۰	میاں بیوی میں علیحدگی	۵۴۸
۱۳۱	اللہ کی اطاعت برحق ہے کیونکہ وہ ہر چیز کا مالک ہے	〃
۱۳۲	اللہ ہی سب کا وکیل ہے	〃
۱۳۳	اللہ اس پر قادر ہے کہ تمہاری جگہ دوسروں کو لے آئے	۵۴۹
۱۳۴	دُنیا اور آخرت دونوں کے فائدے اللہ کے پاس ہیں	〃
۱۳۵	حق و صداقت کے علم بردار بنو	۵۵۲
۱۳۶	اہل ایمان ایمان کے تقاضوں کو پورا کریں	〃
۱۳۷	جو لوگ ایمان لانے میں سنجیدہ نہیں ہیں اللہ کو بھی انکی ضرورت نہیں ہے	〃
۱۳۸	منافقین کے لیئے عذاب کی بشارت ہے	۵۵۳
۱۳۹	حقیقی عزت اللہ کی اطاعت میں ہے	〃
۱۴۰	ان مجلسوں میں شرکت جہاں اللہ کے دین کا مذاق اُڑایا جا رہا ہو۔	۵۶
۱۴۱	منافق کی نظر صرف اپنے فائدے پر رہتی ہے	〃
۱۴۲	منافقین کی دغابازیاں	۵۵۹
۱۴۳	ہدایت طلب کے بغیر نہیں ملتی	〃
۱۴۴	باطل پرستوں کی سرپرستی سے بچو	〃
۱۴۵	منافقین کا کوئی مددگار نہ ہوگا	〃
۱۴۶	توبہ کرنے والوں کو معاف کر دیا جائے گا	۵۶۱
۱۴۷	اللہ تعالیٰ بہت قدرداں ہیں	〃

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

قرآن ــــ خدا کی آواز

اللہ تعالیٰ انسانوں میں سے کسی انسان کو منتخب کر لیتا ہے ــــ اس پر اپنا کلام اتارتا ہے اور اس کے ذریعے سے تمام انسانوں کو اپنی مرضی سے باخبر کرتا ہے۔

اس کو وحی کہتے ہیں۔

لغت میں وحی کے کئی معنی آتے ہیں ــــ اشارہ کرنا، پیغام بھیجنا، بتانا

اسلام کی اصطلاح میں وحی "اس غیبی ذریعے کا نام ہے جس میں غور و فکر، کسب و نظر اور تجربہ و استدلال کے بغیر خاص اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے فضل و لطفِ خاص سے کسی نبی کو کوئی علم حاصل ہوتا ہے۔"

وحی میں نبی کو پورا شعور ہوتا ہے، کہ وہ اللہ کی طرف سے آرہی ہے، اس کے اللہ کی طرف سے ہونے کا پورا یقین ہوتا ہے وہ عقائد، احکام اور قوانین و ہدایت پر مشتمل ہوتی ہے اور اسے نازل کرنے کی غرض یہ ہوتی ہے کہ نبی اس کے ذریعے نوع انسانی کی رہنمائی کرے۔

- وحی کی دو قسمیں ہیں ــــ وحیِ متلو ــــ تلاوت کی جانے والی اور پڑھی جانے والی وحی، جو مع الفاظ کے آتی ہے۔
  دوسرے وحی غیر متلو ــــ غیر لفظی وحی، جس میں صرف مدعا القاء ہوتا ہے۔
- وحی غیبی ذریعہ مواصلت ہے جسمیں وہ ذریعہ جس پر سفر کر کے خدا کا پیغام انسان تک پہنچتا ہے ــــ دکھائی نہیں دیتا۔
- ہمارے سامنے اس دنیا میں کتنے ہی معلوم حقائق ہیں جو یہ بتلاتے ہیں کہ اپنی محدود سماعت کے دائرے سے باہر کتنی ہی چیزوں کو ہم اخذ کر سکتے ہیں وہ چیزیں جو معمولی حواس کے ذریعہ ناممکن ہیں۔ انسانی ایجادات نے ان کو ممکن بنا دیا ہے ــــ میلوں دور ایک مکھی کے چلنے کی آواز اسی طرح سنی جا سکتی ہے جیسے وہ آپ کے کان کے پاس رینگ رہی ہو۔
- ایک مادہ پتنگے (MOTH) کو کھلی کھڑکی کے پاس رکھ دیجئے، وہ کچھ مخصوص اشارے کرے گی جس کو نر پتنگے کافی فاصلے سے سن لینگے اور اس کا جواب دیں گے۔
- جھینگر اپنے پر یا پاؤں کو ایک دوسرے سے رگڑتا ہے، رات کے سناٹے میں یہ آواز نصف میل دور تک سنائی دیتی ہے۔ اس کی مادہ جو بظاہر خاموش ہوتی ہے، پر اسرار طور پر کوئی ایسا جواب دیتی ہے جو نر تک پہنچ جاتا ہے، نر اس پُراسرار جواب کو جسے کوئی بھی نہیں سنتا حیرت انگیز طریقے پر سن لیتا ہے اور مادہ تک پہنچ جاتا ہے۔

اسی طرح کی بہت سی مثالیں موجود ہیں جو یہ بتاتی ہیں کہ ایسے ذرائع مواصلات ممکن ہیں جو بظاہر نظر نہ آتے ہوں مگر اس کے باوجود وہ بطور واقعہ موجود ہوں۔

ان حالات میں اگر ایک شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے خدا کی طرف سے ایسی آوازیں سنائی دیتی ہیں جن کو عام لوگ نہیں سنتے تو اس میں اچنبھے کی کیا بات ہے ــ اگر یہاں ایسی پیغام رسانی ہو رہی ہے جس کو ایک مخصوص جانور تو سن لیتا ہے مگر دوسرا نہیں سنتا تو ایسا کیوں نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ اپنی مصلحت کے تحت بعض مخفی ذرائع سے ایک انسان تک اپنا پیغام بھیجے اور اس کے اندر ایسی صلاحیت پیدا کر دے کہ وہ اس کو اخذ کر سکے اور اس کو پوری طرح سمجھ کر قبول کرلے۔

- رسول جس چیز سے باخبر کرتا ہے وہ آدمی کی شدید ترین ضرورت ہے مگر وہ خود اپنی کوشش سے اسے حاصل نہیں کر سکتا ــــ انسان کا آغاز و انجام کیا ہے؟ ــــ وہ کیوں دنیا میں آیا ہے، کیا اسے کرنا ہے؟ ــــ خیر کیا ہے اور شر کیا ہے؟ یہ ایسے سوالات ہیں جس کا جواب صرف کلام الٰہی دے سکتا ہے اور دوسرا کوئی ذریعہ ہمارے پاس معلومات کا نہیں ہے۔
- وحی کو ممکن اور ضروری تسلیم کرلینے کے بعد ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ جو شخص دعویٰ کر رہا ہے، وہ واقعتاً صاحب وحی ہے یا نہیں۔ آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

toobaa-elibrary.blogspot.com

کے دعویٰ نبوت کا جائزہ لیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ :۔

۱ ــــ آپ غیر معمولی طور پر ایک معیاری سیرت کے انسان تھے ۔

۲ ــــ دوسرے جو کلام " قرآن مجید " اللہ نے پیش کیا وہ ایسے پہلوؤں سے بھرا ہوا ہے جو ایک انسان کے بس سے باہر ہیں ۔

یہ ماننے بغیر چارہ نہیں کہ یہ قرآن جو ہمارے سامنے ہے من وعن اللہ کا کلام ہے ۔

قرآن کی تفسیر

ذہنی استعداد اور صلاحیت کے اعتبار سے تمام انسان ایک جیسے نہیں ہیں ــــ مخاطب کی ذہنی سطح اور سمجھ کے اعتبار سے بات کی وضاحت کرنی پڑتی ہے، اس کو سمجھانا پڑتا ہے ــــ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ وہ اس کا کلام سنائیں بھی، اسکو سکھائیں بھی اور اس کو سمجھائیں بھی۔ قرآن میں اصولی باتیں بتادی گئیں ہیں احکام کی تفصیلی صورت کے لئے تفسیر کی ضرورت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں دراصل قرآن کے احکام کی تفسیر اور تشریح ہیں۔

فَسَّرَ سے باب تفعیل کا مصدر تفسیر ہے اس کے معنی کسی عبارت کے مطلب کو واضح کرنے یا کلام کے معنی بیان کرنے کے ہیں ۔

تفسیر کی اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ ــــ وہ علم جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی وہ کتاب (قرآن) سمجھی جاتی ہے جسے اس نے اپنے نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل فرمایا ہے اور اس علم کے ذریعے قرآن کے معانی کا بیان، اس کے احکام کا استخراج معلوم کیا جاتا ہے اور اس سلسلے میں لغت، نحو، صرف، علم معانی و بیان وغیرہ سے مدد لی جاتی ہے، اس میں اسباب نزول اور ناسخ و منسوخ کی بھی حاجت پیش آتی ہے ۔

حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے قرآن سیکھنے کے ساتھ اس کی تفسیر سیکھنے کا حکم بھی دیا تھا ــــ ایک حدیث میں ہے سورۂ حدید اور اس کی تفسیر سیکھو۔ ایک موقعہ پر آپ نے حضرت ابن عباس رضؓ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ ــــ " تو قرآن کا کیا اچھا ترجمان ہے "۔

آپ کے بعد اور صحابہ کے دور میں بھی تفسیر و تشریح قرآن کا فریضہ انجام دیا جاتا رہا۔ ان کے باقاعدہ مختلف جگہوں پر درس قرآن کے حلقے ہوتے تھے اور وہ شاگردوں کو قرآن و حدیث کی تعلیم دیا کرتے تھے ۔ مثلاً حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ کوفہ میں درس دیتے تھے اور اسی طرح دوسرے صحابہ کے درس کے حلقے تھے۔ صحابہ کے بعد تابعین اور تبع تابعین اور اس کے بعد ہر دور میں تفسیر قرآن کا سلسلہ جاری رہا جو آج تک قائم ہے معلوم ہوا کہ تفسیر کرنا سنت بھی ہے کہ آپ سے ثابت شدہ ہے اور آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا ہے اور اس کی تحسین کی ہے ۔ پھر صحابہ کا عمل بھی ہے اور ان کے بعد تابعین و تبع تابعین کے اس سلسلے میں روشن کارنامے ہیں۔ تفسیر کا علم ایک مقدس و متبرک علم ہے جو تفسیر کرنے والے سے احتیاط اور احساس ذمہ داری کا مطالبہ کرتا ہے۔ تفسیر کا موضوع "قرآن" ہے اور اس کی غایت اور اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان اللہ کے احکام کا پورا علم حاصل کر کے اس کی اطاعت اور فرماں برداری کر کے اور دنیا و آخرت کی کامیابی اور سعادت سے ہم کنار ہو سکے۔

اَلسُّوْرَة

○ " سورۃ " کا لفظ " سُوْر " سے بنا ہے ، سور کے معنی فصیل اور شہر پناہ کے ہیں، فصیل کے ساتھ ذہن میں رفعت و بلندی کا تصور خود بخود آجاتا ہے۔ عربی زبان میں سورۃ کے معنی رفعت و عظمت کے ہیں ــــ قرآن مجید کی سورت کو سورت اس لئے کہا گیا ہے کہ جس طرح فصیل کی وجہ سے ایک شہر زمین کے دوسرے حصوں سے ممتاز اور علیحدہ ہو جاتا ہے، اسی طرح قرآن کی ایک سورت قرآن کے ایک حصے کو دوسرے حصوں سے ممتاز اور علیحدہ کرتی ہے ، لفظ سورۃ کا استعمال قرآن مجید میں سات دفعہ ہوا ہے ۔

○ قرآن مجید میں کل سورتیں ایک سو چودہ (۱۱۴) ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

- سورتوں کے نام خود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق رکھے ہیں۔
سورتوں کے نام بعض اوقات محض سورۃ کے پہلے لفظ سے ہی ماخوذ ہیں جیسے طٰہٰ، یٰسین اور ق وغیرہ
بعض اوقات سورۃ کے اندر سے کوئی نمایاں لفظ لے کر سورت کا نام تجویز ہوا ہے مثلاً بقرہ، عنکبوت، زخرف، نمل وغیرہ
اور بعض اوقات سورۃ کے اندر بیان کردہ کسی اہم بحث کا نام لیا گیا ہے جیسے آلِ عمران، نور وغیرہ۔
بہرحال سورتوں کے یہ نام صرف علامت ہیں عنوان نہیں ہیں۔
- سورتوں کی یہ ترتیب بھی توقیفی ہے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت ربانی کے مطابق ترتیب دی ہیں۔

اَلْآيَةُ

آیت کے لغوی معنیٰ "نشانی" کے ہوتے ہیں۔ راستے کے نشانات جو سفر کی سہولت کے لئے قائم کئے جاتے ہیں انھیں بھی آیت کہتے ہیں۔ آیت کی جمع آیات آتی ہے۔
قرآن کی آیت کو اس لئے آیت کہتے ہیں کہ یہ ہماری منزل مقصود (اللہ) تک ہماری رہنمائی کرتی ہیں۔
- آیت کی بناوٹ میں جملوں کی بناوٹ اور تکمیل پیش نظر نہیں رہی ـــــ قرآن کریم کے بہت سے مقامات ایسے ہیں کہ ایک جملہ کئی آیات کے بعد مکمل ہوتا ہے ـــــ اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی آیت میں کئی مکمل جملے آجاتے ہیں ـــــ آیت کی حدبندی میں زور کلام اور آہنگ کو مدنظر رکھا گیا ہے ـــــ آیت کے ختم پر قافیہ اور آہنگ کا ایک عجیب پر لطف احساس ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس رض کی روایت کے مطابق قرآن مجید کی آیتوں کی تعداد چھ ہزار چھ سو سولہ (۶۶۱۶) ہے
آیتوں کی تعداد میں بعض اوقات جو اختلاف نظر آتا ہے اس کی وجہ حسابی ہے مثلاً بعض لوگوں نے بسم اللہ کو ہر جگہ آیت شمار کیا ہے، بعض نے پورے قرآن میں صرف ایک دفعہ، بعض لوگ چند جملوں کو ایک آیت تصور کرتے ہیں۔ بہرحال قرآن مجید کی پوری عبارت پر پوری امت کا اجماع ہے قرآن کے متن میں کوئی لفظ نہ کم ہوا نہ زیادہ۔

اَلْجُزْءُ

جزء فارسی میں پارہ کسی چیز کے ایک حصے کو کہا جاتا ہے، جزء کی جمع اجزاء آتی ہے۔ قرآن مجید کی سورتوں اور آیتوں کی تقسیم تو منجانب اللہ تھی لیکن بعد میں لوگوں کی آسانی کے لئے پورے قرآن کو تیس حصوں میں تقسیم کر دیا گیا جس کو پارہ یا جزء کہتے ہیں۔ سی کے معنی فارسی میں تیس کے ہیں۔ اردو والے "سیپارہ" اسی لئے بول دیتے ہیں یعنی تیس حصوں میں سے ایک حصہ ـــــ ایک جزء یا پارہ میں پندرہ سے بیس تک رکوع ہوتے ہیں۔

رُكُوْع

رُکُوْع کا لفظ رَکَعَ (فَتَحَ) رَکْعًا، رُکُوْعًا سے ہے جس کے معنی ہیں سر جھکانا، پشت خم کرنا ـــــ رَکْعَۃ جو نماز کی رکعت کے لئے آتا ہے وہ رَکَعَ کا اسم مرۃ ہے جو ایک مرتبہ جھکنے کو بتاتا ہے ـــــ ایک رکعت میں عموماً جتنی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اس کے لئے رکوع کا لفظ مقرر کر دیا گیا ـــــ کم و بیش دس آیتیں ایک رکوع میں ہوتی ہیں۔ رکوع کی تقسیم میں معنی کا آیتوں کی تعداد اور مضمون تینوں کا لحاظ رکھا

toobaa-elibrary.blogspot.com

گیا ہے۔ یہ تقسیم علمار نے بعد میں کی ہے اس لیے رکوع کی علامت کے لیے "ع" باہر حاشیہ پر لکھا جاتا ہے۔

○ پورے قرآن میں پانچسو چالیس (۵۴۰) رکوع ہیں۔

○ رکوع کی علامت کے طور پر قرآن مجید کے متن سے باہر حاشیہ میں ع لکھا ہے۔ اس ع میں اوپر سورت کے رکوع کی تعداد ہے۔ نیچے پارے (جز) کی رکوع کی تعداد ہے اور عین کے بیچ میں آیتوں کی تعداد ہے۔

اَلْمَنْزِل

○ مَنْزِلْ کے معنی ہیں اترنے کی جگہ، اس کی جمع مَنَازِل آتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی سات منزلیں متعین فرمائی ہیں۔

۱۔ سورۂ فاتحہ ____ تا ____ سورۂ نسار ____

۲۔ سورۂ مائدہ ____ تا ____ سورۂ توبہ ____

۳۔ سورۂ یونس ____ تا ____ سورۂ نحل ____

۴۔ سورۂ بنی اسرائیل (اسرار) ____ تا ____ سورۂ فرقان ____

۵۔ سورۂ شعرار ____ تا ____ سورۂ یٰسین ____

۶۔ سورۂ والصّٰفّٰت ____ تا ____ سورۂ حجرات ____

۷۔ سورۂ ق ____ تا ____ سورۂ الناس ____

علامات

(رموزِ اوقاف)

زبان والے خطاب اور بات چیت کرتے ہیں تو کہیں رک جاتے ہیں، کہیں نہیں رکتے۔ کہیں کم ٹھہرتے ہیں، کہیں زیادہ ٹھہرتے ہیں ــــ اس رکنے نہ رکنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے میں بڑا دخل ہے۔

اردو میں اس کو ایک مثال سے سمجھیں ــــ کسی کو کہنا ہو کہ، "اٹھو ــــ مت بیٹھو"

اس جملے میں اٹھنے کو کہا جارہا ہے۔ بیٹھنے سے روکا گیا ہے ــــ اگر "اٹھو" پر نہ رکیں اور اٹھو کے بجائے "مت" پر رکیں تو مطلب بالکل الٹا ہو جائے گا۔

اسی طرح قرآن مجید کی عبارت بھی خطاب اور گفتگو کے انداز میں ہے ــــ اہل علم نے ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کی علامتیں مقرر کر دی ہیں ان کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

(۱) ○ یہ گول دائرہ یا ۵ کی سی شکل جو آیت کوفی ہے حقیقت میں گول ۃ ہے، اس کا مطلب وقفِ تام ــــ سانس توڑ کر ٹھہرنا۔ اس پر رکنا چاہیے آیت ختم ہو گئی ہے۔ جیسے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○
لِيْنَ

(۲) م اس کا مطلب وقفِ لازم، سانس توڑ کر ضرور ٹھہرنا چاہیے۔ جیسے مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا م
لا

یا م آیت ○ کے اوپر ہو تب بھی ٹھہرنا چاہیے جیسے وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ○م
نِيْنَ

(۳) ط وقفِ مطلق ــــ اس پر سانس توڑ کر ٹھہرنا چاہیے۔ گریہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب پورا نہیں ہوتا اور بات کہنے والا ابھی کچھ کہنا چاہتا ہے جیسے حَذَرَ الْمَوْتِ ط
تْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

یا آیت کے اوپر ط ہو جیسے اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ ط

(۴) ج وقف جائز۔ یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے جیسے وَرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ج
بَرْقٌ اور بَرْقٍ دونوں طرح جائز ہے۔ بہتر ہے بَرْقٌ پڑھے۔

(۵) ز وقف مجوز۔ نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔ اگرچہ ٹھہرنا بھی جائز ہے جیسے وَعَلٰٓی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ز وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ
ٹھہر کر غِشَاوَة بھی پڑھ سکتے ہیں مگر بہتر ہے غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ پڑھے۔

(۶) ص وقف مرخص۔ ملا کر پڑھنا چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے ص پر ملا کر پڑھنا ز کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے جیسے
سورۂ بقرہ کی آیت ۲۲ وَالسَّمَآءَ بِنَآءً ص وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً۔

(۷) صلے یعنی اَلْوَصْلُ اَوْلٰی ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

(۸) لا کے معنی نہیں ـــــ یہ علامت لا اگر دائرے کے اوپر ہو یا اندر ہو جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لا الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یا ۵ یان والی شکل کے اوپر ہو جیسے صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۵ لا اس میں اختیار ہے چاہو ٹھہرو یا نہ ٹھہرو
لیکن اگر لا کی علامت عبارت کے اندر ہو جیسے فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ لا فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا تو ہرگز مت ٹھہرو۔

(۹) ق یعنی قِیْلَ عَلَیْهِ الْوَقْفُ۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں پر وقف ہے۔ اس پر ٹھہرنا نہیں چاہیئے جیسے، اُولٰٓئِكَ عَلٰی هُدًی مِّنْ
رَّبِّهِمْ ق وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(۱۰) سکتہ۔ جہاں سکتہ لکھا ہوا ہو یا صرف چھوٹا سا سین (س) بنا ہوا ہو وہاں بغیر سانس توڑے ذرا سا ٹھہر جائیں۔

(۱۱) قف۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں ٹھہرنا بہتر ہے جیسے لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا (بقرہ۔۸۳)
وقفہ میں سکتہ سے زیادہ ٹھہرتے ہیں۔

(۱۲) معانقہ یا مع۔ کہیں تین نقطے (∴) بنے ہوتے ہیں اور ایک یا کئی لفظوں کے بعد اسی طرح تین نقطے دوبارہ بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ دو جگہوں
پر اس قسم کے تین نقطوں کو معانقہ کہتے ہیں۔ اکثر حاشیہ پر لفظ معانقہ یا صرف مع لکھا بھی ہوتا ہے دو جگہوں پر اس طرح کے تین
نقطے آیت کو تین حصوں میں بانٹ دیتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دو جگہوں پر جو تین نقطے بنے ہوئے ہیں ان میں سے کسی ایک
جگہ کے تین نقطوں پر ٹھہر جاؤ اور دوسری جگہ کے تین نقطوں پر نہ ٹھہرو۔ اس کا نام معانقہ ہے۔ جیسے سورۂ قدر (اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ) کے آخر
میں اَمْرٍ کے بعد تین نقطے بنے ہیں، اس کے بعد لفظ سَلٰمٌ ہے اور پھر تین نقطے بنے ہوئے ہیں۔ اس کو پڑھنے کا ایک طریقہ تو یہ
ہے کہ اَمْرٍ کے بعد جو تین نقطے ہیں ان پر ٹھہر جاؤ اور اس طرح پڑھو مِنْ كُلِّ اَمْرٍ (MIN KULLI AMR)
پھر سَلٰمٌ کے بعد تین نقطوں پر نہ ٹھہرو بلکہ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی سے آخر تک پوری آیت پڑھو۔
دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اَمْرٍ کے بعد تین نقطوں پر نہ ٹھہرو بلکہ سَلٰمٌ کے بعد جو تین نقطے ہیں ان پر ٹھہر جاؤ اور
یوں پڑھا جائے مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ۔
سَلٰمٌ

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترتیب

① —— قرآن مجید، مکمل متن

② —— ہر لفظ کا الگ الگ ترجمہ } جناب حافظ نذر احمد صاحب
③ —— مسلسل بامحاورہ ترجمہ }

④ —— جلالین عربی مع اعراب و آیت نمبر — علامہ جلال الدین محمد بن احمد محلی شافعی مصریؒ
(۷۹۱ھ —— ۸۶۴ھ)
(تفسیر سورۂ فاتحہ اور سورۂ کہف سے الناس تک)
علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن ابن ابی بکر سیوطی شافعیؒ
(۸۴۹ھ —— ۹۱۱ھ)
(از سورۂ بقرہ —— تا —— اسراء)

⑤ —— جلالین کا اردو ترجمہ مع آیت نمبر — فقیہ اعظم مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی دیوبندیؒ
مفتئ اول دارالعلوم دیوبند
(۱۲۷۵ھ —— ۱۳۴۷ھ)

⑥ —— تفسیر روح القرآن — آیت نمبر کی ترتیب سے تفسیری حواشی: مفتی فضیل الرحمٰن ہلال عثمانی
سابق مدرس دارالعلوم دیوبند —— مفتی دارالافتاء - مالیر کوٹلہ

⑦ —— سورت کے آغاز میں اس کا مکمل تعارف، پس منظر، خلاصہ مضامین، ترتیب تلاوت و نزول
تعداد حروف و الفاظ وغیرہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

(جلال الدین سیوطیؒ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا مُوَافِيًا لِنِعَمِهٖ مُكَافِيًا لِمَزِيْدِهٖ[1] ـــــ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَجُنُوْدِهٖ

اَمَّا بَعْدُ فَهٰذَا مَا اشْتَدَّتْ اِلَيْهِ حَاجَةُ الرَّاغِبِيْنَ فِيْ تَكْمِلَةِ تَفْسِيْرِ الْقُرْاٰنِ الْكَرِيْمِ الَّذِىْ اَلَّفَهُ الْاِمَامُ الْعَلَّامَةُ الْمُحَقِّقُ الْمُدَقِّقُ جَلَالُ الدِّيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحَلِّيُّ الشَّافِعِيُّ رح ـــــ وَتَتْمِيْمُ مَا فَاتَهٗ وَهُوَ ـــ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ اِلٰى اٰخِرِ سُوْرَةِ الْاِسْرَاءِ ـــ بِتَتِمَّةٍ عَلٰى نَمَطِهٖ مِنْ ذِكْرِ مَا يُفْهَمُ بِهٖ كَلَامُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْاِعْتِمَادُ عَلٰى اَرْجَحِ الْاَقْوَالِ وَاِعْرَابُ مَا يُحْتَاجُ اِلَيْهِ ـــ وَتَنْبِيْهٌ عَلَى الْقِرَاۗاٰتِ الْمُخْتَلِفَةِ الْمَشْهُوْرَةِ عَلٰى وَجْهٍ لَطِيْفٍ وَتَعْبِيْرٍ وَجِيْزٍ، وَتَرْكِ التَّطْوِيْلِ بِذِكْرِ اَقْوَالٍ غَيْرِ مَرْضِيَّةٍ، وَاَعَارِيْبَ مَحَلُّهَا كُتُبُ الْعَرَبِيَّةِ

وَاللّٰهَ اَسْاَلُ النَّفْعَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَاَحْسَنَ الْجَزَاءِ عَلَيْهِ فِي الْعُقْبٰى بِمَنِّهٖ وَكَرَمِهٖ

آغاز اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے

سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں ـــــ وہ تعریفیں جو اس کی نعمتوں کے ہم پلہ ہوں اور اس کے مزید احسانات کی تلافی کرسکیں ـــــ اور درود وسلام ہو ہمارے سرتاج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے آل و اصحاب اور جماعتِ مجاہدین پر

حمد وصلوٰۃ کے بعد ـــــ یہ کتاب علامۂ محقق ومدقق جلال الدین بن محمد بن احمد محلی شافعی کی کتاب تفسیر القرآن کا تکملہ اور ان کی باقی ماندہ تفسیر کا تتمہ ہے جس کی ضرورت اہل شوق کی طرف سے شدت کے ساتھ محسوس کی جارہی تھی۔ (میری یہ تفسیر) سورۂ بقرہ کے آغاز سے لیکر سورۂ اسراء کے آخر تک ہے، ان ہی کے طرز پر اس کی تکمیل کی گئی ہے۔

- وہ چیزیں بیان کی گئی ہیں جن سے کلام الٰہی کی تفہیم میں مدد ملے۔
- راجح اقوال پر اعتماد کیا گیا ہے۔
- ضروری اعراب ظاہر کیے گئے ہیں۔
- مختلف مشہور قراءتوں پر لطیف انداز اور مختصر عبارت میں توجہ دلائی گئی ہے۔
- غیر راجح اقوال اور غیر ضروری اعراب کو بیان کرکے کلام کو طول نہیں دیا گیا۔ کیونکہ ان (اعراب کی مفصل بحثوں) کا اصل مقام عربی زبان (کے قواعد) کی کتابیں ہیں۔

میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے لطف وکرم سے اس کتاب کو نافع بنائے اور آخرت میں اس کا بہترین صلہ عطا فرمائے ـــــ (ترجمہ فضیل الرحمن)

---

[1] ایک حدیث کے الفاظ ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا يُوَافِيْ نِعَمَهٗ وَيُكَافِئُ مَزِيْدَهٗ علامہ سیوطیؒ کے خطبہ میں حدیث کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ

اَلۡحَمۡدُ	لِلّٰہِ
تمام تعریفیں	اللہ کے لئے
تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں	

سُوۡرَۃُ الۡفَاتِحَۃِ مَکِیَّۃٌ سَبۡعُ اٰیَاتٍ
بِالۡبَسۡمَلَۃِ اِنۡ کَانَتۡ مِنۡہَا وَالسَّابِعَۃُ صِرَاطَ
الَّذِیۡنَ اِلٰی اٰخِرِہَا. وَاِنۡ لَمۡ تَکُنۡ مِنۡہَا
فَالسَّابِعَۃُ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ اِلٰی اٰخِرِہَا
وَیُقَدَّرُ فِیۡ اَوَّلِہَا قُوۡلُوۡا لِیَکُوۡنَ مَاقَبۡلَ
اِیَّاکَ نَعۡبُدُ مُنَاسِبًا لَہٗ بِکَوۡنِہٖ مِنۡ
مَقُوۡلِ الۡعِبَادِ۔

(۱) بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
(۲) اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ جُمۡلَۃٌ خَبۡرِیَّۃٌ قُصِدَ بِہَا الثَّنَاءُ

اَلۡفَاتِحَۃ

ترتیب تلاوت	۱	ترتیب نزول	۵
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوع	۱
تعداد آیات	۷	تعداد حروف	۱۲۴
تعداد الفاظ	۲۵		

ترجمہ

سورۃ الحمد مکہ میں اُتری یعنی ہجرت سے پہلے۔ مع بسم اللہ سات آیتیں ہیں۔ جب بسم اللہ الحمد میں داخل ہو تو اس صورت میں ساتویں آیت صراط الذین سے آخر تک ہے اور جو داخل نہ ہو تو ساتویں آیت غیر المغضوب سے آخر تک۔ اور الحمد سے پہلے "قولوا" یعنی تم یوں کہو مانا جائیگا تاکہ بندوں کی زبان سے ہونے میں "ایاک نعبد" اور اس سے پہلے آیتیں موافق ہو جائیں۔

(۱) شروع اللہ کے نام سے جو بہت رحمت والا اور نہایت مہربان ہے
(۲) اللہ پاک تمام تعریفوں کا مالک اور

اَلۡفَاتِحَۃ

نام "فاتحہ" جس سے کسی چیز کا افتتاح اور آغاز کیا جائے، قرآن مجید کی ترتیب میں یہ پہلی سورت ہے اور اسی مناسبت سے اس کا نام (الفاتحہ) ہے۔

زمانۂ نزول سب سے پہلی مکمل سورت ـــــ جو سورۂ علق، سورۂ مزمل، سورۂ مدثر کی متفرق آیتوں کے بعد نازل ہوئی یہی سورت ہے۔

مضمون سورۂ فاتحہ قرآن مجید کے تمام مضامین کا خلاصہ ہے ـــــ قرآن مجید کے مضامین و مقاصد کیا ہیں؟ توحید کا بیان۔ مومنین و مخلصین، فرمانبرداروں کیلئے وعدہ و بشارت، نافرمانوں کو ان کے انجام سے باخبر کرنا۔ اللہ کی عبادت و اطاعت۔ دنیا اور آخرت میں کامیابی کا راستہ۔ ان لوگوں کے واقعات جنھوں نے اللہ کی اطاعت کی اور کامیابی حاصل کی۔ ان قوموں اور افراد کے قصے جو اللہ کی نافرمانی کر کے اپنے انجام بد کو پہنچے ذلیل و رسوا ہوئے ـــــ سورۂ فاتحہ اجمالی اور اشاراتی انداز میں ان تمام مضامین کو سمیٹے ہوئے ہے اس لئے اس سورۃ کا ایک نام "ام الکتاب" بھی ہے۔ اس سورۃ میں بندوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ جب ہمارے دربار میں حاضر ہو تو ہم سے یوں سوال کیا کرو اسلئے اس سورۃ کا نام "تعلیم مسئلہ" بھی ہے۔

سورۂ فاتحہ ایک دعا ہے بندے کیطرف سے اور قرآن مجید دعا کا جواب ہے اس کے رب کی طرف سے۔ بندہ اللہ سے رہنمائی کا طلبگار ہوتا ہے اے اللہ مجھے ہدایت دے، زندگی کے پُرپیچ راستوں میں صحیح رہنمائی عطا فرما ـــــ اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں قرآن مجید سامنے رکھدیتا ہے کہ لو یہ ہے وہ سیدھا راستہ۔

تشریح

(۱) **ہر کام اللہ کے نام سے شروع کیا جائے** یہ تعلیم ہے کہ بندہ اپنے ہر کام کا آغاز اللہ کے نام سے کرے۔

(۲) **مانگنے کے آداب** مہذب طریقہ ہے کہ جس سے مانگ رہے ہو پہلے اس کی خوبی کا، اس کے مرتبے کا اور اس کے احسانات کا اعتراف کرو۔ دنیا میں جہاں بھی کوئی خوبی اور کمال ہے اس کا سرچشمہ اللہ رب العٰلمین کی ذات ہے اسلئے تعریف کا مستحق وہی ہے ـــــ یہ مان کر مخلوق پرستی کی جڑ کٹ جاتی ہے۔

رب کے معنیٰ مالک و آقا کے بھی آتے ہیں ـــــ اللہ ہی ساری کائنات کا مالک اور آقا ہے۔

رب کے معنیٰ پروردگار، پرورش کرنے والے، خبرگیری اور نگہبانی کرنے والے کے بھی آتے ہیں ـــــ اللہ ہی ساری کائنات کی خبرگیری کرنے والا ہے۔

رب کے معنیٰ حاکم، مدبر اور منتظم کے بھی آتے ہیں ـــــ اللہ ہی ساری کائنات کا حاکم و منتظم ہے

لہٰذا تعریف کا مستحق ہے تو وہ خالق کائنات، پروردگا اور ہمارا آقا و مالک ہے جس کے ہم گن گاتے ہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۲ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۳

رَبِّ	الْعٰلَمِيْنَ	اَلرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ	مٰلِكِ	يَوْمِ	الدِّيْنِ
رب	تمام جہان	جو بہت مہربان	رحم کرنے والا	مالک	دن	بدلہ

جو تمام جہانوں کا رب ہے، بہت مہربان، رحم کرنے والا ہے، بدلہ کے دن کا مالک ہے۔

عَلَى اللّٰهِ بِمَضْمُوْنِهَا مِنْ اَنَّهٗ تَعَالٰى مَالِكٌ لِجَمِيْعِ الْحَمْدِ مِنَ الْخَلْقِ اَوْ مُسْتَحِقٌّ لِاَنْ يُحْمَدُوْهُ وَ اَللّٰهُ عَلَمٌ عَلَى الْمَعْبُوْدِ بِحَقٍّ

مستحق ہے سب کو اسی کی حمد و ثنا کرنی چاہیئے۔

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَیْ مَالِكِ جَمِيْعِ الْخَلْقِ مِنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالدَّوَابِّ وَغَيْرِهِمْ وَكُلٌّ مِّنْهُمْ يُطْلَقُ عَلَيْهِ عَالَمٌ يُقَالُ عَالَمُ الْاِنْسِ وَعَالَمُ الْجِنِّ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَغُلِّبَ فِيْ جَمْعِهٖ بِالْيَاءِ وَالنُّوْنِ اُولُوا الْعِلْمِ عَلٰى غَيْرِهِمْ وَهُوَ مِنَ الْعَلَامَةِ لِاَنَّهٗ عَلَامَةٌ عَلٰى مُوْجِدِهٖ

مالک اور مربی تمام مخلوق کا آدمی ہوں یا فرشتہ یا جنات یا جانور وغیرہ ان میں سے ہر ایک کو عالَم کہتے ہیں جیسے جنوں کا عالَم انسان کا عالَم وغیرہ وغیرہ اور عالَمین کو یے دنون کے ساتھ جمع لانا جو عقل والوں کی جمع کے لئے مخصوص ہے اس وجہ سے ہے کہ عقل والے بھی انہیں ہیں انھیں کو غلبہ دیا۔ عالَم علامت سے بنایا گیا کہ عالَم بھی اپنے صانع پر نشان ہے۔

(۳) اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَیْ ذِی الرَّحْمَةِ وَهِيَ اِرَادَةُ الْخَيْرِ لِاَهْلِهٖ۔

(۳) بھلائی والوں کے لئے بھلائی چاہنے والا ان پر رحمت والا۔

(۴) مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اَیْ الْجَزَاءُ وَ هُوَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وَخُصَّ بِالذِّكْرِ لِاَنَّهٗ لَا مِلْكَ ظَاهِرًا فِيْهِ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلّٰهِ تَعَالٰى بِدَلِيْلِ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ وَمَنْ قَرَأَ مَالِكِ فَمَعْنَاهُ مَالِكُ الْاَمْرِ كُلِّهٖ فِيْ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَیْ هُوَ مَوْصُوْفٌ بِذٰلِكَ دَائِمًا كَغَافِرِ الذَّنْبِ فَصَحَّ وُقُوْعُهٗ صِفَةً لِلْمَعْرِفَةِ

(۴) مالک قیامت کے دن کا کہ اس دن سب اپنے کیے کا بدلہ پائیں گے (یعنی اس کی یہ صفت دائمی ہے) یہی وجہ ہے کہ لفظ "مالک یوم الدین" معرفہ کی صفت واقع ہوگیا جیسے غافر الذنب میں بھی یہی تاویل کی گئی ہے۔

تشریح

(۳) اللہ سرچشمۂ رحمت | رحمت اس کی دائمی صفت ہے، وہ سرچشمۂ رحمت ہے چھوٹی اور بڑی تمام نعمتیں اسی کا عطیہ ہیں ـــــ اسکی بے حد وحساب رحمت کا حق ایک لفظ "رحمان" سے ادا نہ ہوا تو دوسرا لفظ "رحیم" لایا گیا۔

اپنی بے پایاں صفتِ رحمت کی وجہ سے وہ سوال کرنے سے خفا نہیں ہوتا بلکہ خوش ہوتا ہے۔

(۴) اللہ تعالےٰ عدلِ مجسّم | جہاں اس کی رحمتیں بے پناہ ہیں، وہ منصف وعادل بھی ہے ـــــ ایسا بااختیار منصف کہ حساب کے دن کوئی اس کے حساب کی راہ میں حارج نہ ہوسکے گا ـــــ دنیا کی ظاہری حکومتیں اور بادشاہتیں بھی اس دن مٹ جائیں گی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ع إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴿۴﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ﴿۶﴾ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ﴿۷﴾

إِيَّاكَ	نَعْبُدُ	وَ	إِيَّاكَ	نَسْتَعِينُ	اِهْدِنَا	الصِّرَاطَ	الْمُسْتَقِيمَ	صِرَاطَ	الَّذِينَ	أَنْعَمْتَ	عَلَيْهِمْ	غَيْرِ	الْمَغْضُوبِ	عَلَيْهِمْ	وَلَا	الضَّالِّينَ
فقط تیری ہی	عبادت کرتے ہیں ہم	اور	فقط تجھ ہی سے	ہم مدد چاہتے ہیں	ہمیں ہدایت دے	راستہ	سیدھا	راستہ	ان لوگوں کا	تونے انعام کیا	ان پر	نہ	عتاب کیا گیا	ان پر	اور نہ ہی	بھٹکے ہوئے

ہم فقط تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں، ہمیں سیدھے راستہ کی ہدایت دے، ان لوگوں کا راستہ جن پر تونے انعام کیا۔ نہ عتاب کیا گیا ان پر اور نہ بھٹکے ہوئے ہیں۔

(۵) إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ أي نخصك بالعبادة من توحيد وغيره ونطلب منك المعونة على العبادة وغيرها

(۶) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ أي أرشدنا إليه ويبدل منه

(۷) صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ بالهداية ويبدل من الذين بصلته غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وهم اليهود وَلَا وغير الضَّالِّينَ وهم النصارى ونكتة البدل إفادة أن المهتدين ليسوا يهود ولا نصارى

(تفسیر سورۂ فاتحہ جلال الدین محلی رح)

ترجمہ

(۵) ہم صرف تجھ کو ذات و صفات میں یگانہ جانتے ہیں تجھی کو پوجتے ہیں اور عباداتوں اور سب کاموں میں تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔

(۶) ہم کو سیدھے راستے کا پتہ بتلا

(۷) جو ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر تونے اپنا انعام فرمایا اور ان کو راستہ دکھلایا نہ راہ یہود کی جن پر تیرا قہر نازل ہوا اور نہ عیسائیوں کی جو راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ غیر المغضوب علیہم الخ کے ذکر سے یہ فائدہ ہوا کہ جو ٹھیک راہ پر ہیں وہ عیسائی اور یہودی نہیں۔

تشریح

(۵) بندگی و حاجت مندی صرف اللہ سے | ہم آپ کے ہی پرستار ہیں، آپ کے فرماں بردار اور غلام ہیں ـــــ آپ ساری کائنات کے تنہا مالک ہیں، سب کے حاجت روا ہیں اسلئے ہاتھ پھیلائے آپکی بارگاہ میں درخواست لئے حاضر ہیں۔ عبادت کی حقیقت تعظیم ہے۔ ایک تعظیم وہ ہے جو اللہ نے اپنے لئے خاص کرلی ہے جیسے نماز، روزہ، حج۔ دوسروں کی تعظیم جیسے ماں باپ کی، بزرگوں کی، یہ بھی اسلئے کہ اللہ کا حکم ہے اس کی مرضی ہے۔ اسلئے کی جاری ہے۔ اس طرح تعظیم کی ساری صورتیں اللہ کے لئے ہی ہوجاتی ہیں۔ یہی معاملہ اعانت کا ہے۔ ایک اعانت وہ ہے جو اللہ کے لئے خاص ہے جیسے رزق، اولاد کہ نہ کسی کے اختیار میں ہیں نہ کسی سے ان کا سوال کرنا ہے۔ اعانت کی ظاہری صورتیں بھی آخر اسی کی طرف لوٹ جاتی ہیں۔

(۶) سیدھے راستے کی طلب | درخواست یہ ہے کہ حق و خیر اور سعادت کا سیدھا راستہ ہمیں بتادیجئے ـــــ ہمیں بتادیجئے کہ ان بے شمار پگڈنڈیوں کے درمیان فکر و عمل کی سیدھی اور صاف شاہراہ کونسی ہے۔ ہمیں اپنی رضا اور خوشنودی سے نواز دیجئے۔

(۷) آپکے منظور نظر بندوں کا راستہ | وہی سیدھا بے غبار، بے خطا راستہ جس پر قدیم ترین زمانے سے آپکے فرماں بردار منظور نظر لوگ چلتے رہے ہیں جن کو آپنے ہدایت و رضا کے حقیقی اُخروی انعامات سے سرفراز فرمایا تھا نہ کہ وہ عارضی اور نمائشی انعامات والے جو آپکے غیظ و غضب کے مستحق بنے، گمراہ ہوئے، راہ حق سے بھٹک گئے۔ یہودیوں نے جان بوجھ کر اللہ کی نافرمانی کی راہ اختیار کی، وہ اللہ کے غیظ و غضب کے مستحق ہوئے، نصاریٰ لاعلمی میں راہ حق سے بھٹک گئے۔

(◎) اس سورت کے ختم پر "آمین" کہنا سنت ہے۔ یعنی یا اللہ ایسا ہی ہو ـــ مقبول بندوں کی پیروی اور نافرمانوں سے علیحدگی میسر ہو۔ "آمین" قرآن کا لفظ نہیں ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

البقرۃ

○ ترتیب تلاوت ـــ ۲ ○ ترتیب نزول ـــ ۸۷ ○ مکی / مدنی ـــ مدنی
○ تعداد آیات ـــ ۲۸۶ ○ تعداد حروف ـــ ۲۶۷۹۲ ○ تعداد الفاظ ـــ ۶۲۱۲
○ تعداد رکوعات ـــ ۴۰

نام کیونکہ اس سورت میں ایک جگہ گائے کا ذکر بھی آیا ہے اسلئے اس سورت کا نام "بقرہ" ہے ، یہ نام صرف علامت ہے۔ مضمون کا عنوان نہیں ہے قرآن مجید کی سورتوں کے مضامین کیونکہ متفرق ہیں اسلئے کوئی ایک "عنوان" قائم نہیں کیا جا سکتا۔ اس سورت میں گائے ذبح کرنے کا واقعہ خاص اہمیت رکھتا ہے اس لئے یہ سورت اس واقعے کی طرف منسوب کر دی گئی ـــ بقرہ کا یہ واقعہ تین باتوں کی دلیل ہے ۔ (۱) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت (۲) حضرت موسیٰ کی نبوت و رسالت ۔ (۳) مردوں کو زندہ کرنا اور قیامت ـــ جب گائے کے گوشت کا ٹکڑا لگانے سے مردہ زندہ ہو سکتا ہے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کیوں مردوں کو زندہ نہیں کر سکتا ۔ ؟

زمانۂ نزول اس سورۃ کا زیادہ حصہ مدینہ طیبہ کی ہجرت کے بعد مدنی دور کے ابتدائی حصہ میں نازل ہوا ہے۔ کچھ حصہ ابتدائی مدنی دور کے بعد کا ہے۔ آخری دور میں سود کی ممانعت کی آیت نازل ہوئی وہ بھی اس میں شامل ہے۔ سورت کی آخری آیات مدنی دور سے پہلے مکی دور کی ہیں مضمون کی مناسبت سے اس میں شامل ہیں۔ ترتیب کے اعتبار سے یہ قرآن کی سب سے طویل سورت ہے۔

مضمون جس بات پر سورۃ "فاتحہ" ختم ہوتی ہے ـــ سورۂ "بقرہ" سے اس کی تفصیل کا آغاز ہوتا ہے ـــ بتایا گیا ہے کہ :۔

○ ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ قرآن ہے ۔

○ جن لوگوں کو اللہ کی رضا و خوشنودی کے انعامات سے نوازا گیا ان کا ذکر کیا گیا ہے ـــ وہ کون لوگ ہیں ، انکی صفات کیا ہیں ، ان کے کام کیا ہیں۔ کفار و منافقین جو مغضوب و معتوب ہوئے ان کا ذکر کیا گیا ہے ۔

○ یہ سورۃ قرآن کی صداقت کا اعلان کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ قرآن کی دعوت بلاشک و شبہ کے حق و صداقت کی دعوت ہے ۔

○ پھر یہ سورت انسانوں کی تین قسموں کے بارے میں بتاتی ہے ۔ مومن ، کافر ، منافق ۔

○ صرف اور صرف "اللہ" ہی کی عبادت و اطاعت کی دعوت ـــ اس سے منہ موڑنے والوں کا انجام ـــ اور اس دعوت صادق کو قبول کرنیوالے سچے لوگوں کیلئے بشارت۔

○ پھر کلام کا رُخ بنی اسرائیل کیطرف ہو گیا ہے انکی تاریخ کے بیان کے ذریعے نصیحت و عبرت کا پہلو نمایاں کیا گیا ہے ۔ اس ضمن میں بنی اسرائیل کے پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ ہے ۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کا واقعہ ، کعبہ کی تعمیر کا بیان ۔ سورۃ کے نصف تک یہ بیان چلا ہے ۔ ان واقعات و حالات کے دوران امت محمدیہ کو توجہ کیا گیا ہے کہ یہود و نصاریٰ کیساتھ جو کچھ پیش آیا وہ امین مثال ہو بچا۔

○ توجہ دلائی گئی ہے کہ حضرت ابراہیم کی فضیلت اور انکی پیشوائی پر امتِ موسیٰ اور امتِ محمدؐ کا اتفاق ہے اور یہی وہ دعوت ہے جو حضرت ابراہیم نے پیش فرمائی اس سلسلہ میں حضرت ابراہیم کا حسب و نسب اور قبلے کے مسائل کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔

○ ایام اللہ اور تاریخ کے حوالے سے نصیحت پذیری کے بعد کلام کا رخ آیات اللہ ، اللہ کی نشانیوں کے ذریعے توحید و ہدایت کی طرف مڑ گیا ہے ، شرک کے عقیدے کی تردید ، کھانے پینے کی چیزوں میں حرام و حلال کا بیان اور یہ کہ کسی چیز کو حرام یا حلال قرار دینا صرف اللہ کا حق ہے ـــ خود انسان کو اس فیصلہ کا کوئی حق نہیں ہے ۔ ایسا کرنا توحید کے تقاضے کے خلاف ہے ۔

○ اسکے علاوہ اس سورۃ میں "نیکی" کے بنیادی اصول زیر بحث آئے ہیں ○ نیز روزے کے بعض احکام ، وصیت اور یہ کہ لوگوں کے مال باطل اور غلط طریقے سے ہڑپ نہ کئے جائیں۔

○ قصاص ، جنگ ، حج کے احکام ، شراب اور جوئے کی حرمت ، نکاح ، طلاق ، رضاعت اور عدت وغیرہ کے احکام ۔ ○ بنیادی عقائد جیسے توحید ، رسالت ، زندگی بعد موت ۔

○ انفاق فی سبیل اللہ کے علاوہ سود ، تجارت اور قرض کی دستاویز تحریر میں لانے کا حکم ۔

○ سورت کا خاتمہ مومنین کی جانب سے اللہ کے حضور اس دعا کے ساتھ ہوا ہے کہ وہ مومنین کو اپنی تائید اور نصرت سے نوازے ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

سورۂ بقرہ اہم بنیادی اصول اور قواعد کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

(۱) اللہ کی ہدایت کی صدق دلانہ پیروی اور اس کے دینی نظام کا قیام دنیا اور آخرت کی سعادت وفلاح کا موجب ہے ____ عقلمند انسان کے لئے زیبا نہیں ہے کہ وہ دوسروں کو تو نیکی کی دعوت دے مگر اپنے آپ کو بھلا دے اور خود اس پر عمل پیرا نہ ہو ____ خیر کو شریر اور اعلیٰ (آخرت) کو ادنیٰ (دنیا) پر ترجیح دینی چاہیے۔

(۲) تین کی تین بنیادیں ہیں ____ اللہ پر ایمان، موت کے بعد حیات، عمل صالح۔

(۳) ایمان اور عمل دونوں کی جزا ایک ساتھ ملے گی ____ ایمان کی شرط ہے اذعان نفسی اور ماجاء بہ الرسول پر تسلیم قلبی ____ کفار کو راضی رکھنے کے لئے ایمان ودین کی قربانی نہیں دی جاسکتی اور وہ اس کے بغیر راضی ہو نہیں سکتے۔

(۴) شرعی طور پر ولایتِ عامہ کا حق صاحبِ ایمان لوگوں کا ہے جو مخلوق خدا پر عادلانہ اور منصفانہ نظام قائم کریں ____ اللہ پر ایمان نہ لانے والے اور مخلوق پر ظلم کرنے والوں کا حق نہیں ہے۔ یہ مخلوق خدا پر ستم ہے کہ معاملات ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں چلے جائیں۔

دین خالص پر ایمان کا عین تقاضا وحدت واتفاق ہے ____ دین ہدایت سے ہٹ کر اختلاف وانتشار جنم لیتا ہے ____ اہم اور عظیم مقصد کے حصول کے لئے صبر واستقامت اور نماز سے مدد لینی چاہیے ____ اندھی تقلید باطل ہے۔ جو جہالت کا نتیجہ اور عصبیت کی جنم داتا ہے۔

(۵) اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لئے کھانے کی پاکیزہ چیزیں حلال فرمائی ہیں اور محدود نجس چیزیں ہیں جنکو حرام قرار دیا ہے ____ حلال وحرام کے فیصلے اللہ کے سوا کسی کو کرنے کا اختیار نہیں ہے ____ اضطرار اور انتہائی مجبوری کی حالت میں حرام چیزیں بقدر ضرورت حلال ہو جاتی ہیں ____ دین کی بنیاد آسانی اور تنگی کا نہ پیدا ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ طاقت سے زیادہ بوجھ کسی پر نہیں ڈالتا ____ اپنے آپ کو اور اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنا حرام ہے ____ اسباب ووسائل اختیار کرنے ضروری ہیں ____ دین میں زبردستی نہیں ہے۔

(۶) جنگ کی اسلام میں درج ذیل مقاصد کے لئے اجازت دی گئی ہے ____ دفاع اور حفاظت کے لئے ____ دین کی آزادی برقرار رکھنے کے لئے ____ سوسائٹی میں اسلام کو غالب حیثیت میں لانے کے لئے۔

(۷) دین کا تقاضا ترکِ دنیا نہیں ہے۔ البتہ زندگی کا مقصد آخرت کی کامیابی ہے ____ سدِ ذریعہ جس راستے سے برائی داخل ہو ____ اور مصلحت وحکمت (تقریر مصالح) شریعت کے مقاصد میں شامل ہے

(۸) انسان کو جزا اس کے عمل کی ملے گی دوسرے کے عمل کا وہ ذمہ دار نہیں ہے ____ شریعت کے احکام میں جو حکمتیں ہیں وہ عقل سلیم کے عین مطابق ہیں اس لئے کہ تمام احکام شریعت میں صداقت وعدالت اور انسانوں کی بھلائی شامل ہے

سُورۃُ البَقَرۃِ مَدَنِیّۃ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ بقرہ مدنی ہے یعنی بعد ہجرت کے نازل ہوئی۔

ترجمہ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

الٓمّٓ ① ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ② الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ③

الٓمّٓ	ذٰلِكَ	الْكِتٰبُ	لَارَيْبَ	فِيْهِ	هُدًى	لِّلْمُتَّقِيْنَ	الَّذِيْنَ	يُؤْمِنُوْنَ	بِالْغَيْبِ	وَيُقِيْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ	مِنْ	مَا	رَزَقْنٰهُمْ	يُنْفِقُوْنَ
الف لام میم	یہ	کتاب	نہیں شک	اسمیں	ہدایت	پرہیزگاروں کیلئے	جو لوگ	ایمان لاتے ہیں	غیب پر	اور قائم کرتے ہیں	نماز	اور	سے	جو	ہم نے دیا	وہ خرچ کرتے ہیں

الم۔ یہ کتاب ہے، اسمیں کوئی شک نہیں، پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہے، جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے انھیں دیا، اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

① الٓمّٓ ۞ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمُرَادِهٖ بِذٰلِكَ

② ذٰلِكَ اَيْ هٰذَا الْكِتٰبُ الَّذِيْ يَقْرَءُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَارَيْبَ شَكَّ فِيْهِ ۛ اَنَّهٗ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَجُمْلَةُ النَّفْيِ خَبَرٌ مُبْتَدَاُهٗ ذٰلِكَ وَالْاِشَارَةُ لِلتَّعْظِيْمِ هُدًى خَبَرٌ ثَانٍ هَادٍ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۞ اَلصَّائِرِيْنَ اِلَى التَّقْوٰى بِامْتِثَالِ الْاَوَامِرِ وَاجْتِنَابِ النَّوَاهِيْ لِاِتِّقَائِهِمْ بِذٰلِكَ النَّارَ

③ اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِالْغَيْبِ بِمَا غَابَ عَنْهُمْ مِنَ الْبَعْثِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ اَيْ يَاْتُوْنَ بِهَا بِحُقُوْقِهَا وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اَعْطَيْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۞ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ

① الٓمّٓ۔ اللہ ہی خوب جانتا ہے جو اس سے ارادہ کیا۔

② یہ کتاب جس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر سناتے ہیں بیشک اللہ کے پاس سے آئی ہے۔ لَارَیْبَ فِیْہِ خبر ہے ذٰلِکَ مبتدا ہے۔ ہٰذَا الْکِتَابُ نہ فرمایا ذٰلِکَ الْکِتَابُ فرمایا اسلئے کہ قرآن کا مرتبہ اونچا ہونا معلوم ہو جائے۔ ہُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الخ یہ کتاب ان کو راہ بتاتی ہے جو خداوند کریم کے حکم مان کر اور نافرمانیوں سے بچکر آگ سے بچتے ہیں اور انجام کار پرہیزگار بنجاتے ہیں

③ وہ جو مرنے کے بعد جی کر اٹھنے اور بہشت و دوزخ پر ایمان رکھتے ہیں اور بے دیکھی چیزوں کو جو اللہ اور اس کے رسول نے خبر دی سچا جانتے ہیں۔ اور نماز کو جیسا چاہیئے ویسا پڑھتے ہیں نماز کی ضروریات کی پوری رعایت رکھتے ہیں ظاہر و باطن کے سب حقوق کو ادا کرتے ہیں اور جو ہم نے انکو دیا ہمارے حکم سے جہاں ہم کہیں خرچ کرتے ہیں بے فائدہ گناہ کی جگہ مال نہیں لٹاتے۔

تشریح

① الف لام میم | الف۔ لام۔ میم۔ یہ حروف قرآن کریم کے اعجاز کیطرف اشارہ کرتے ہیں کہ قرآن عربی زبان کے ان ہی حروف سے مرکب ہے جو عربی زبان میں استعمال ہوتے ہیں تاہم انسان قرآن کی نظیر لانے سے عاجز ہے۔ یہ حروف جن کو حروف مقطعات کہتے ہیں یہ اس دور کے عربی زبان کا ایک اسلوب بھی ہے۔ یہ حروف متوجہ کرنے کے لئے بھی ہیں کہ جو بات کہی جانے والی ہے اس کی طرف پورا دھیان ہو جائے۔

② کتاب ہدایت بے غبار ہے مگر شرط اول ہے طلب | ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَارَیْبَ فِیْہِ۔ کوئی عاقل و منصف انکار نہیں کرسکتا کہ یہ کتاب کامل اللہ کا نازل کیا ہوا کلام ہے اور اس سے بھی انکار ممکن نہیں ہے کہ اس کتاب کی بیان کردہ حقیقتیں سچی ہیں اور اتنی مستحکم ہیں کہ جن میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔

ھُدًی۔ اس کتاب کامل میں مکمل ہدایت و رہنمائی موجود ہے۔ مگر اس کی ہدایت سے فائدہ اٹھانے کے لئے چھ شرطیں ہیں۔

لِّلْمُتَّقِیْنَ۔ پہلی شرط ہے طلب حق، اچھے برے کی تمیز۔ ضرر و نقصان اور اس کے اسباب سے بچنے کی خواہش۔ اگر انسان دل و دماغ کے دروازے بند کرکے بیٹھ رہے تو آفتاب ہدایت کی کرنیں کیسے داخل ہو سکیں گی۔؟

③ کتاب ہدایت سے فائدہ اٹھانے کی دوسری اور تیسری اور چوتھی شرط غیب پر ایمان۔ جانی عبادت اور مالی عبادت کے لئے مستعد رہے۔ | یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ۔ دوسری شرط اس کتاب سے فائدہ اٹھانے کیلئے یہ ہے کہ انسان حواس سے ماورا، انسانی نگاہوں سے اوجھل حقیقتوں کو تسلیم کرنے کیلئے تیار ہو۔ آخر ہم دنیا میں کتنی ہی ایسی چیزوں کو مانتے ہیں جنکو آنکھوں سے نہیں دیکھا مگر سچے لوگوں پر اعتماد کر کے انکو تسلیم کرتے ہیں۔ اگر فرشتوں کے وجود اور عالم آخرت کے حالات کی صداقت، صادقین کے اعتماد پر تسلیم کرتے ہیں تو یہ کونسی عقل کے خلاف بات ہے۔ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ طلب حق اور ایمان بالغیب کے بعد تیسری شرط اس کتاب ہدایت سے فائدہ اٹھانے کیلئے یہ ہے کہ ماننا صرف ماننے کی حد تک اور علم و یقین کی حد تک ہی نہ رہے بلکہ انسان فوراً اس پر عمل کیلئے بھی آمادہ ہو۔ عملی زندگی میں قدم رکھتے ہی عمل میں سب سے پہلے نماز کا مطالبہ اسکے سامنے ہے جو اسکے عمل کیلئے کسوٹی ہے اور پھر صرف اتنا ہی نہیں کہ بس وہ نماز پڑھ لیتا ہے بلکہ نماز کو قائم کرتا ہے پوری توجہ اور خشوع و خضوع دل کی حضوری کیساتھ نماز کو اسکے آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے ادا کرتا ہے۔ ادائے نماز ہی نہیں کرتا بلکہ نظام صلوٰۃ قائم کرتا ہے جسمیں نماز اپنی ظاہری اور باطنی تابانیوں کے ساتھ اسکی عملی زندگی کا ایک حصہ بنجاتی ہے۔ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ بندگی رب کے عملی اقرار میں جانی عبادت کیساتھ مالی عبادت میں بھی وہ پیچھے نہیں رہتا، اللہ کا دیا ہوا مال و رزق اللہ کے راستے میں دینے کیلئے پوری طرح آمادہ ہے۔ یہ کتاب ہدایت سے فائدہ اٹھانے کی چوتھی شرط ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ج وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾

یُوْقِنُوْنَ	ھُمْ	بِالْاٰخِرَۃِ	وَ	قَبْلِکَ ج	مِنْ	اُنْزِلَ	وَمَا	اِلَیْکَ	اُنْزِلَ	بِمَا	یُؤْمِنُوْنَ	الَّذِیْنَ	وَ
یقین رکھتے ہیں	وہ	آخرت پر	اور	آپ سے پہلے	سے	نازل کیا گیا	اور جو	آپکی طرف	نازل کیا گیا	اس پر جو	ایمان رکھتے ہیں	جو لوگ	اور

اور جو لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں جو آپ پر نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾

الْمُفْلِحُوْنَ	ھُمُ	وَ اُولٰٓئِکَ	رَّبِّھِمْ	مِّنْ	ھُدًی	عَلٰی	اُولٰٓئِکَ
کامیاب	وہ	اور وہی لوگ	اپنا رب	سے	ہدایت	پر	وہی لوگ

وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہیں۔

ترجمہ

﴿۴﴾ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ اَیِ الْقُرْاٰنِ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ج اَیِ التَّوْرٰىۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَغَیْرِھِمَا وَ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝ یَعْلَمُوْنَ

﴿۵﴾ اُولٰٓئِکَ الْمَوْصُوْفُوْنَ بِمَا ذُکِرَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ الْفَآئِزُوْنَ بِالْجَنَّۃِ النَّاجُوْنَ مِنَ النَّارِ۔

﴿۴﴾ اور وہ جو ہمارے اُتارے ہوئے قرآن [illegible] توراۃ اور انجیل اور تمام آسمانی کتابوں کو سچا جانتے ہیں اور قیامت کا ہونا یقینی جانتے ہیں۔

﴿۵﴾ اولٰٓئک علٰی ہدی من ربہم" الخ جن کا حال معلوم ہوا وہی ہیں اپنے مالک کی راہ پر اور وہی ہیں بہشت میں جانے والے دوزخ سے چھوٹنے والے۔

تشریح

﴿۴﴾ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ | کتاب ہدایت سے فائدہ اٹھانے کی پانچویں شرط اور چھٹی شرط بے تعصبی اور آخرت پر ایمان۔ اور اے محمد وہ آپ پر اتارے ہوئے اس قرآن اس قرآن کے احکام ہی کی تصدیق نہیں کرتا بلکہ آپ سے پہلے پیغمبروں پر جو کتابیں نازل کی گئیں تورات، انجیل وغیرہ ان سب کی صداقت کو تسلیم کرتا ہے کیونکہ اصولی طور پر ان سب کی دعوت ایک ہی ہے اور ان کا پیغام بھی ایک ہی ہے اس بنیادی صداقت کو تسلیم کرنے میں کسی طرح کا کوئی تعصب اس میں نہیں ہے۔ یہ نہیں ہے کہ کیونکہ وہ کتابیں بنی اسرائیل کے پیغمبروں پر نازل ہوئیں اسلئے بنی اسمٰعیل کی امت انکو تسلیم کرنے میں ہچکچائے گی۔ یہ کتاب ہدایت سے فائدہ اٹھانے کی پانچویں شرط ہے کہ کوئی نسلی گروہی اور ملکی تعصب سچائی کو قبول کرنے میں رکاوٹ نہ بنے۔

وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ۔ اور چھٹی شرط یہ ہے کہ وہ صرف اس دنیا کی کامیابی کو کامیابی نہ سمجھے بلکہ عالم آخرت، قیامت کا آنا، موت کے بعد زندہ ہونا، حساب کتاب، جزا وسزا پر پورا یقین رکھتا ہو اور اپنی زندگی اس طرح استوار کرنے پر آمادہ ہو کہ دنیا و آخرت کی کامیابی اس کو حاصل ہو سکے۔ اوپر کی چھ باتوں میں سے تقوی یعنی طلب حق ایمان بالغیب، قرآن اور سابقہ کتب پر ایمان، آخرت پر ایمان۔ ان چار چیزوں کا تعلق دل سے ہے ــ نماز کا تعلق بدن سے ہے، اور انفاق فی سبیل اللہ کا تعلق مال سے ہے۔ یہ تین قسم کی طاعتیں سب طاعتوں کی اصل ہیں۔

﴿۵﴾ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ | اوپر کی چھ شرطیں پوری کرنے پر سمجھو منزل ہدایت مل گئی۔ جو لوگ ان مذکورہ بالا چھ صفات سے متصف ہیں اور بیان کردہ چھ شرطوں کو تسلیم کرتے ہیں تو سمجھو کہ وہ رب کی ہدایت و رہنمائی سے فائدہ اٹھانے والے ہیں۔ صرف اور صرف یہی لوگ کامیاب و بامراد ہیں۔ ان لوگوں کو اپنی کوششوں کا پھل مل کر رہیگا ـــــ حکم کی تعمیل اور منع کردہ چیزوں سے انکے بچنے کی سعی رائیگاں نہیں جائیگی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ⑥ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى

إِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	سَوَآءٌ	عَلَيْهِمْ	ءَ	اَنْذَرْتَهُمْ	اَمْ	لَمْ	تُنْذِرْهُمْ	لَا	يُؤْمِنُوْنَ	خَتَمَ	اللّٰهُ	عَلٰى
بیشک	جن لوگوں نے	کفر کیا	برابر	انکے لئے	خواہ	آپ انھیں ڈرائیں	یا	نہ	ڈرائیں	نہیں	ایمان لائینگے	مہر لگادی	اللہ نے	پر

بیشک جن لوگوں نے کفر کیا، ان کے لئے برابر ہے آپ انھیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائینگے۔ اللہ نے ان کے

قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ز وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ⑦ ع ۱

قُلُوْبِهِمْ	وَعَلٰى	سَمْعِهِمْ	وَعَلٰى	اَبْصَارِهِمْ	غِشَاوَةٌ	وَّ	لَهُمْ	عَذَابٌ	عَظِيْمٌ
ان کے دل	اور پر	ان کے کان	اور پر	ان کی آنکھیں	پردہ	اور	ان کیلئے	عذاب	عظیم

دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگادی، اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے۔ اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

⑥ إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَاَبِيْ جَهْلٍ وَّاَبِيْ لَهَبٍ وَّنَحْوِهِمَا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ بِتَحْقِيْقِ الْهَمْزَتَيْنِ وَاِبْدَالِ الثَّانِيَةِ اَلِفًا وَّتَسْهِيْلِهَا وَاِدْخَالِ اَلِفٍ بَيْنَ الْمُسَهَّلَةِ وَالْاُخْرٰى وَتَرْكِهٖ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ لِعِلْمِ اللّٰهِ مِنْهُمْ ذٰلِكَ فَلَا تَطْمَعْ فِيْ اِيْمَانِهِمْ وَالْاِنْذَارُ اِعْلَامٌ مَعَ التَّخْوِيْفِ

⑦ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ طَبَعَ عَلَيْهَا وَاسْتَوْثَقَ فَلَا يَدْخُلُهَا خَيْرٌ وَّعَلٰى سَمْعِهِمْ اَيْ مَوَاضِعِهٖ فَلَا يَنْتَفِعُوْنَ بِمَا يَسْمَعُوْنَهٗ مِنَ الْحَقِّ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ غِطَاءٌ فَلَا يُبْصِرُوْنَ الْحَقَّ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ قَوِيٌّ دَآئِمٌ

ترجمہ

⑥ جو کافر ہیں جیسے ابوجہل و ابولہب اور جنکی قسمت میں کافر ہونا لکھا گیا انکو دھمکانا اور ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہے کیونکہ اللہ جانتا ہے کہ ان کو ایمان نصیب نہ ہوگا۔ پھر تم کیوں ان کے ایمان کی خواہش کرتے ہو۔ ءانذرتھم کے دونوں ہمزہ کو ثابت رکھنا یا دوسرے کو الف سے بدلنا یا بین بین پڑھنا اس ہمزہ مسہلہ اور دوسرے کے درمیان الف بڑھانا یا بین بین نہ پڑھنا سب صورتیں جائز ہیں۔

⑦ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ الخ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگائی اور اسکو مستحکم کردیا۔ اب ان میں بھلائی داخل نہ ہوگی اور سننے کی جگہ یعنی کانوں پر بھی مہر لگائی سو ان کو حق بات سنکر نفع نہ ہوگا اور انکی بینائی پر پردہ ہے سو وہ حق کو نہیں دیکھ سکتے اور وہ گرفتار ہونگے سخت ترمصیبت میں جو ہمیشہ رہیگی۔

تشریح

⑥ ہٹ دھرمی قبول حق کی صلاحیت چھین لیتی ہے | إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔ مگر وہ لوگ جو اس صداقت کے منکر ہیں مذکورہ چھ شرطوں کو یا اُن میں سے کسی ایک کو نہیں مانتے اور اپنے انکار پر ایسے جمے ہیں کہ اب مڑکر دیکھنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ تو ان کا یہ انکار یہ ناشکری اور اصرار انکے لئے حق و صداقت کی راہ میں ایسا حجاب بن گیا ہے جس نے اُن سے ایمان کی صلاحیت چھین لی ہے۔ اب انکا حال یہ ہے کہ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ اب انکو خواہ کتنا ہی ڈراؤ انہیں کوئی احساس نہیں۔ کہنا نہ کہنا برابر ہے۔ انکی صلاحیت قبولِ ایمان دم توڑ چکی ہے ۔ جیسے ابوجہل و ابولہب وغیرہ۔

⑦ ہٹ دھرمی دل پر مہر لگادیتی ہے | خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ۔ کفر پر اُن کے اصرار نے حق و صداقت کو قبول کرنیکی صلاحیت و استعداد ختم کردی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قبول کرنے یا نہ کرنیکی جو آزادی عطا کی ہے اس کا انہوں نے صحیح استعمال نہیں کیا، کفر کی راہ پر چلتے رہے اسکے نتیجہ میں انکے دل پر گویا مہر لگ گئی ہے۔ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ دعوت حق کے سُننے سے انکے کان بہرے ہوچکے ہیں وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ اللہ کی کھلی نشانیاں انکو نظر نہیں آتیں انکی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اب انکا انجام دردناک عذاب کے سوا کیا ہوسکتا ہے۔

آگے کی تیرہ آیتوں میں کافروں کی ایک قسم منافقین کا بیان ہے۔ مکہ مکرمہ کے کفار پورے اقتدار اور طاقت کے مالک تھے اس لئے کھلم کھلا اسلام کی دشمنی کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ تھی۔ مدینہ طیبہ آکر اسلام کو بھی طاقت و شوکت میسر آنے لگی تو پہلے کی طرح علی الاعلان دشمنی کا حوصلہ نہ رہا اور عداوت کی شکل بدل دینی پڑی یہیں سے نفاق کی بنیاد قائم ہوگئی۔ بظاہر مسلمانوں کے ساتھ رہنا اور اندرونی طور پر کفر کی ہمنوائی ــــــ تصدیق و اقرار ایمان کے دو رکن ہیں، تصدیق قلبی اور اقرار زبانی دونوں ہوں تو مومن ہے۔ اگر تصدیق و اقرار دونوں نہ ہوں تو کافر ہے اور اگر صرف اقرار زبانی ہو تصدیق قلبی نہ ہو تو منافق ہے۔ یہ کفر ہے اور کفر کی بدترین قسم۔ نفاق ایسے برے اعمال کا سرچشمہ ہے کہ اگر وہ اعمال کسی مومن سے بھی سرزد ہوجائیں تو اس پر نفاق کی تہمت لگ جائے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ⑧ يُخٰدِعُوْنَ

وَ مِنَ	النَّاسِ	مَنْ	يَّقُوْلُ	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	وَ	بِالْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَ مَا	هُمْ	بِمُؤْمِنِيْنَ	يُخٰدِعُوْنَ
اور سے	لوگ	جو	کہتے ہیں	ہم ایمان لائے	اللہ پر	اور	دن پر	آخرت	اور نہیں	وہ	مومن	وہ دھوکہ دیتے ہیں

اور کچھ لوگ ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لے آئے ہیں اور وہ حقیقت میں مومن نہیں وہ دھوکہ دیتے ہیں

اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ⑨

اللّٰهَ	وَالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	مَا	يَخْدَعُوْنَ	اِلَّآ	اَنْفُسَهُمْ	وَ مَا	يَشْعُرُوْنَ
اللہ	اور جو لوگ	ایمان لائے	اور	نہیں	دھوکہ دیتے	مگر	اپنے آپ	اور نہیں	سمجھتے ہیں۔

اللہ کو اور ایمان والوں کو، حالانکہ وہ نہیں دھوکہ دیتے، مگر اپنے آپ کو اور وہ نہیں سمجھتے۔

⑧ وَنَزَلَ فِی الْمُنَافِقِيْنَ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ
يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
اَیْ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لِاَنَّهٗ اٰخِرُ الْاَيَّامِ وَمَا
هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۞ رُوْعِیَ فِيْهِ مَعْنٰى
مَنْ وَفِیْ ضَمِيْرِ يَقُوْلُ لَفْظُهَا۔
⑨ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ بِاِظْهَارِ
خِلَافِ مَا اَبْطَنُوْهُ مِنَ الْكُفْرِ لِيَدْفَعُوْا عَنْهُمْ
اَحْكَامَهُ الدُّنْيَوِيَّةَ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ
اَنْفُسَهُمْ لِاَنَّ وَبَالَ خِدَاعِهِمْ رَاجِعٌ
اِلَيْهِمْ فَيَفْتَضِحُوْنَ فِی الدُّنْيَا بِاِطِّلَاعِ
اللّٰهِ نَبِيَّهٗ عَلٰى مَا اَبْطَنُوْهُ وَيُعَاقَبُوْنَ
فِی الْاٰخِرَةِ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۞ يَعْلَمُوْنَ
اَنَّ خِدَاعَهُمْ لِاَنْفُسِهِمْ وَالْمُخَادَعَةُ هُنَا
مِنْ وَاحِدٍ كَعَاقَبْتُ اللِّصَّ وَذِكْرُ اللّٰهِ
فِيْهَا تَحْسِيْنٌ وَفِیْ قِرَاءَةٍ وَمَا يُخٰدِعُوْنَ۔

ترجمہ

⑧ اور اللہ نے منافقوں کا حال بیان فرمایا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ الخ بعضے آدمی کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے حالانکہ وہ مسلمان نہیں (الفظ مَن کے معنی جمع کے ہیں اس لحاظ سے وَمَا ہُم ضمیر جمع لائی گئی اور یقول کو مفرد رکھا رعایتِ لفظ سے)

⑨ وہ لوگ اللہ اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور جو اُن کے جی میں ہے اس کا خلاف ظاہر کر کے احکام دنیا اپنے اوپر سے دور کرنا چاہتے ہیں

اور حقیقت میں وہ اپنی جانوں ہی کو دھوکہ دیتے ہیں کہ وبال اس کا انکی گردنوں ... پر ہے سو وہ دنیا میں رسوا ہونگے کہ ان کا حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا اور آخرت میں گرفتار بلا ہونگے۔ اور وہ نہیں سمجھتے کہ وبال اس دھوکہ کا انہیں پر پڑے گا (باب مخادعۃ جو شرکت کے لئے ہوتا ہے اس جگہ ایک ہی جانب سے ہے جیسے عاقبت اللص (یعنی پیچھا کیا میں نے چور کا) میں۔ اور اللہ کا ذکر صرف عمدگی کلام کے واسطے ہے ورنہ اللہ کو کوئی دھوکہ نہیں دے سکتا

تشریح

⑧ دل میں کچھ زبان پہ کچھ | وَمِنَ النَّاسِ الخ ان منافقوں کی زبان پر وہ ہے جو دل میں نہیں ہے، ظاہر یہ کرتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں مگر یہ اپنے قول میں صادق نہیں ہیں۔ لہٰذا یہ جماعت مومنین میں شامل نہیں ہیں۔

⑨ خدا فریبی نہیں خود فریبی | يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ الخ یہ اپنے صرف زبانی اقرار سے مسلمانوں کو فریب دینا چاہتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم (نعوذ باللہ) اللہ تعالےٰ کو بھی فریب دے سکتے ہیں جو دلوں کے حال سے اچھی طرح واقف ہے، یہ دراصل ان کی خود فریبی ہے اور اس کا نقصان جلد یا بدیر خود ان کو ہی پہونچے گا۔ مگر سوچیں جب نہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ ۙ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ

فِیْ	قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ	فَزَادَهُمُ	اللّٰهُ	مَرَضًا	وَلَهُمْ	عَذَابٌ	اَلِيْمٌ	بِمَا	كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ	وَاِذَا	قِيْلَ
میں	انکے دل (جمع)	بیماری	سو بڑھادی انکی	اللہ	بیماری	اور انکے لئے	عذاب	دردناک	کیونکہ	وہ جھوٹ بولتے ہیں	اور جب	کہا جاتا ہے

ان کے دلوں میں بیماری ہے، سو اللہ نے ان کی بیماری بڑھادی اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے کیونکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں اور جب انھیں کہا جاتا ہے

لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲﴾

لَهُمْ	لَا تُفْسِدُوْا	فِی الْاَرْضِ	قَالُوْٓا	اِنَّمَا	نَحْنُ	مُصْلِحُوْنَ	اَلَآ	اِنَّهُمْ	هُمُ	الْمُفْسِدُوْنَ	وَلٰكِنْ	لَا يَشْعُرُوْنَ
انھیں	نہ فساد پھیلاؤ	زمین میں	وہ کہتے ہیں	صرف	ہم	اصلاح کرنے والے	سن رکھو	بیشک وہ	وہی	فساد کرنے والے	اور لیکن	نہیں سمجھتے۔

کہ زمین میں فساد نہ پھیلاؤ تو کہتے ہیں ہم صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔ سن رکھو بیشک وہی لوگ فساد کرنیوالے ہیں اور لیکن نہیں سمجھتے۔

﴿۱۰﴾ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ شَكٌّ وَّنِفَاقٌ فَهُوَ يُمَرِّضُ قُلُوْبَهُمْ اَیْ يُضْعِفُهَا فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ بِمَا اَنْزَلَهٗ مِنَ الْقُرْاٰنِ لِكُفْرِهِمْ بِهٖ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ ۙ مُؤْلِمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ○ بِالتَّشْدِيْدِ اَیْ نَبِیَّ اللّٰهِ وَبِالتَّخْفِيْفِ اَیْ فِیْ قَوْلِهِمْ اٰمَنَّا

﴿۱۱﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَیْ لِهٰؤُلَآءِ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بِالْكُفْرِ وَالتَّعْوِيْقِ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ○ وَلَيْسَ مَا نَحْنُ عَلَيْهِ بِفَسَادٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَدًّا عَلَيْهِمْ

﴿۱۲﴾ اَلَآ لِلتَّنْبِيْهِ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ○ بِذٰلِكَ

ترجمہ

﴿۱۰﴾ ان کے دلوں میں شک اور نفاق ہے جو دلوں کو بیمار اور ضعیف کرتا ہے سو اللہ نے ان کی بیماری کو بڑھایا اسطرح کہ جو احکام اللہ نے اتارے وہ اس کے منکر ہوئے اور ان کو ان کے جھوٹ بولنے اور نبی کے جھٹلانے کی وجہ سے سخت عذاب ہونے والا ہے

﴿۱۱﴾ اور جب انکو کہا جاتا ہے کہ لوگوں کو ایمان سے روک کر اور کفر کرکے زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم تو سنوار رہے ہیں جو ہم کرتے ہیں وہ فساد نہیں اللہ انکی بات رد فرماتا ہے۔

﴿۱۲﴾ الا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ الخ آگاہ رہو وہی ہیں فسادی مگر وہ اس کو نہیں سمجھتے۔

تشریح

﴿۱۰﴾ حسد اور کینہ قبول حق میں رکاوٹ | عقیدے کے فساد کیساتھ انکے دلوں میں حسد اور کینے کی بیماری ہے۔ اسلام اور اہل ایمان کی نصرت سے اللہ نے انکی بیماری کو اور بڑھادیا کہ اسلام کی ترقی دیکھ کر ان کی دشمنی کی آگ اور بھڑک رہی ہے۔ ان کا یہ نفاق کہ ان کا دل سے انکار اور زبانی اقرار آخر کار دنیا اور آخرت میں ان کو دردناک عذاب میں مبتلا کرکے رہے گا۔ وقتی طور پر اللہ کی طرف سے ڈھیل سے یہ نہ سمجھیں کہ وہ اپنی چالوں میں کامیاب ہیں۔

﴿۱۱﴾ دعوی اصلاح کا حقیقت میں فساد | ہدایت کرنیوالا جب ان منافقین سے کہتا ہے کہ اللہ کے راستے سے لوگوں کو روکنا، فتنہ پھیلانا، جنگ کی آگ بھڑکانا، زمین میں فساد برپا کرنا ہے، تم ایسا نہ کرو۔ تو انتہائی اکڑ کر ان کا جواب ہوتا ہے۔ ہم ۔ جناب ہم تو اصلاح کرنیوالے ہیں۔ ہر مفسد و مغرور اپنے فساد کو اصلاح کا عنوان دیتا آیا ہے۔

﴿۱۲﴾ ان کے شر سے بچتے رہنا | اَلَآ اِنَّهُمْ الخ اے مومنو! آگاہ رہو شر و فساد پھیلانے والے یہی لوگ ہیں۔ اپنے غرور و تکبر کیوجہ سے انکو اس کا احساس اور شعور نہیں ہے اور نہ انکو اپنے اس انجام بد کی خبر ہے جس سے اس منافقانہ روش کی وجہ سے یہ دوچار ہونے والے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾

وَاِذَا	قِيْلَ	لَهُمْ	اٰمِنُوْا	كَمَا	اٰمَنَ	النَّاسُ	قَالُوْٓا	اَنُؤْمِنُ	كَمَآ	اٰمَنَ	السُّفَهَآءُ	اَلَآ	اِنَّهُمْ	هُمُ	السُّفَهَآءُ	وَلٰكِنْ	لَا	يَعْلَمُوْنَ
اور جب	کہا جاتا ہے	انھیں	تم ایمان لاؤ	جیسے	ایمان لائے	لوگ	وہ کہتے ہیں	کیا ہم ایمان لائیں	جیسے	ایمان لائے	بیوقوف	سُن رکھو	خود وہ	وہی	بیوقوف	اور لیکن	نہیں	جانتے

اور جب انھیں کہا جاتا ہے تم ایمان لاؤ جیسے لوگ ایمان لائے تو وہ کہتے ہیں کیا ہم ایمان لائیں جیسے بیوقوف ایمان لائے۔ سُن رکھو خود وہی بیوقوف ہیں۔ لیکن وہ جانتے نہیں۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ښ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾

وَاِذَا لَقُوا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	قَالُوْا	اٰمَنَّا	وَاِذَا	خَلَوْا	اِلٰى	شَيٰطِيْنِهِمْ	قَالُوْا	اِنَّا	مَعَكُمْ	اِنَّمَا	نَحْنُ	مُسْتَهْزِءُوْنَ
اور جب ملتے ہیں	جو لوگ	ایمان لائے	کہتے ہیں	ہم ایمان لائے	اور جب	اکیلے ہوتے ہیں	پاس	اپنے شیطان	کہتے ہیں	ہم	تمہارے ساتھ	محض	ہم	مذاق کرتے ہیں

اور جب ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو محض مذاق کرتے ہیں۔

ترجمہ

(۱۳) وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ الْجُهَّلُ اَيْ لَا نَفْعَلُ كَفِعْلِهِمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَدًّا عَلَيْهِمْ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ ذٰلِكَ

(۱۳) اور جب انکو کہا جاتا ہے کہ تم بھی ویسا ہی ایمان لاؤ جیسا صحابہؓ کرام ایمان لائے وہ کہتے ہیں کیا ہم ان جاہلوں بیوقوفوں کا سا ایمان لادیں ہم ہرگز ایسا نہ کریں گے اللہ نے ان کا جواب فرمایا، آگاہ رہو وہی ہیں بے وقوف جاہل گو وہ نہ سمجھیں۔

(۱۴) وَاِذَا لَقُوْا اَصْلُهٗ لَقِيُوْا حُذِفَتِ الضَّمَّةُ لِلْاِسْتِثْقَالِ ثُمَّ الْيَاءُ لِاِلْتِقَائِهَا سَاكِنَةً مَعَ الْوَاوِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا مِنْهُمْ رَجَعُوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ رُؤَسَائِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ فِي الدِّيْنِ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝ بِهِمْ بِاِظْهَارِ الْاِيْمَانِ

(۱۴) وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا الخ اور جب وہ منافقین ایمان والوں سے ملتے ہیں کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور جب لوٹ کر اپنے سرداروں سے ملتے ہیں ان سے کہتے ہیں کہ ہم دین میں تمہارے ساتھ اور تم جیسے ہیں مسلمانوں پر ہنسی سے ہم نے اپنا مسلمان ہونا ظاہر کر رکھا ہے (لَقُوْا اصل میں لَقِيُوْا تھا یَے کا پیش حذف کرکے قاف کو دیا پھر دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے یَے گر گئی)

تشریح

(۱۳) نفاق کی روش کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی | زندگی کا ایک نظریہ اور اس نظریے کے ساتھ مخلصانہ وابستگی۔ یہ بات جب ان منافقین کو بھائی جاتی ہے تو وہ مخلص مومنین کو احمق سمجھتے ہیں جو حق و صداقت پر قائم رہنے کی وجہ سے ہر دکھ سہہ رہے ہیں —— احمق خود یہ منافق ہیں نہیں سمجھتے کہ نفاق کی روش کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتی ہے نہ دنیا میں کہ یہاں اس کا اعتماد اور اعتبار ختم ہو جاتا ہے۔ اور نہ آخرت میں کہ وہاں بھی اس کا کوئی حصہ نہیں ہے

(۱۴) سمجھتے ہیں یہی منافقانہ روش ٹھیک ہے | اپنی اس منافقانہ روش کو ٹھیک سمجھتے ہوئے اہل ایمان کو یقین دلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم دعوتِ رسول کو حق سمجھتے ہوئے تمہارے ساتھ ہیں اور جب اپنے ان فتنہ پرور شیطان صفت لوگوں سے تنہائیوں میں کانا پھوسی کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو دل وجان سے آپ کے ساتھ ہیں مسلمانوں سے تو ہم صرف مذاق کرتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ وَیَمُدُّھُمْ فِیْ طُغْیَانِھِمْ یَعْمَھُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا

اَللّٰہُ	یَسْتَھْزِئُ	بِھِمْ	وَیَمُدُّھُمْ	فِیْ طُغْیَانِھِمْ	یَعْمَھُوْنَ	اُولٰٓئِکَ	الَّذِیْنَ	اشْتَرَوُا
اللہ	مذاق کرتا ہے	ان سے	اور بڑھاتا ہے انکو	ان کی سرکشی میں	اندھے ہورہے ہیں	یہی لوگ	جنھوں نے	مول لی

اللہ ان سے مذاق کرتا ہے اور ان کو ان کی سرکشی میں بڑھاتا ہے وہ اندھے ہورہے ہیں، یہی لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے

الضَّلٰلَۃَ بِالْھُدٰی ص فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُھُمْ وَمَا کَانُوْا مُھْتَدِیْنَ ﴿۱۶﴾

الضَّلٰلَۃَ	بِالْھُدٰی	فَمَا رَبِحَتْ	تِّجَارَتُھُمْ	وَمَا کَانُوْا	مُھْتَدِیْنَ
گمراہی	ہدایت کے بدلے	تو نہ فائدہ دیا	ان کی تجارت	اور نہ تھے	وہ ہدایت پانے والے

گمراہی مول لی۔ تو ان کی تجارت نے کوئی فائدہ نہ دیا۔ اور نہ وہ ہدایت پانے والے تھے۔

﴿۱۵﴾ اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ یُجَازِیْھِمْ بِاسْتِھْزَائِھِمْ وَیَمُدُّھُمْ یُمْھِلُھُمْ فِیْ طُغْیَانِھِمْ تَجَاوُزِھِمُ الْحَدَّ بِالْکُفْرِ یَعْمَھُوْنَ ○ یَتَرَدَّدُوْنَ تَحَیُّرًا حَالٌ۔

﴿۱۶﴾ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَۃَ بِالْھُدٰی ص اِسْتَبْدَلُوْھَا بِہٖ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُھُمْ اَیْ مَا رَبِحُوْا فِیْھَا بَلْ خَسِرُوْا لِمَصِیْرِھِمْ اِلَی النَّارِ الْمُؤَبَّدَۃِ عَلَیْھِمْ وَمَا کَانُوْا مُھْتَدِیْنَ ○ فِیْمَا فَعَلُوْا۔

ترجمہ

﴿۱۵﴾ اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ الخ اللہ ان کو ان کی ہنسی کا بدلہ دیوے گا اور ان کو ڈھیل دیوے گا کہ کفر میں رہ کر سرکشی میں حد سے بڑھیں اور حیرانی و پشیمانی میں رہیں۔

﴿۱۶﴾ وہی ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدل گمراہی خریدی سو وہ اس میں ٹوٹے میں رہے کچھ نفع نہ اٹھایا کہ ہمیشہ کو دوزخ میں ٹھکانا گیا

تشریح

﴿۱۵﴾ دیر ہے اندھیر نہیں ہے | وہ کسی سے کیا مذاق کریں گے، اللہ کے مذاق کا نشانہ تو وہ خود بنے ہوئے ہیں کہ اس کی ڈھیل کی وجہ سے یہ اپنی سرکشی کی تاریکیوں میں ڈوبتے چلے جارہے ہیں۔

﴿۱۶﴾ گمراہی کو چنا، گھٹیا مال خریدا | ہدایت اور گمراہی میں سے گمراہی کو چننا، ایسا ہی ہے جیسے کوئی تاجر خراب، ناقص اور گھٹیا مال خرید کر یہ سمجھے کہ میری تجارت کامیاب ہوجائے گی —— ایسی تجارت میں نفع تو کیا ہونا ہے اصل سرمایہ بھی ضائع ہوجائیگا ان کی یہ روش کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ

مَثَلُهُمْ	كَمَثَلِ	الَّذِىْ	اسْتَوْقَدَ	نَارًا	فَلَمَّآ	اَضَآءَتْ	مَا حَوْلَهٗ	ذَهَبَ
ان کی مثال	جیسے مثال	وہ جس نے	بھڑکائی	آگ	پھر جب	روشن کر دیا	اس کا اِردگرد	چھین لی

ان کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے آگ بھڑکائی ، پھر آگ نے اس کا اردگرد روشن کر دیا ، تو اللہ نے چھین لی انکی.

اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَ تَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷﴾ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾

اللّٰهُ	بِنُوْرِهِمْ	وَتَرَكَهُمْ	فِىْ	ظُلُمٰتٍ	لَا يُبْصِرُوْنَ	صُمٌّۢ	بُكْمٌ	عُمْىٌ	فَهُمْ	لَا يَرْجِعُوْنَ
اللہ	انکی روشنی	اور انھیں چھوڑ دیا	میں	اندھیرے	وہ نہیں دیکھتے	بہرے	گونگے	اندھے	سو وہ	نہیں لوٹیں گے

روشنی اور انھیں اندھیروں میں چھوڑ دیا ، وہ نہیں دیکھتے وہ بہرے ، گونگے اور اندھے ہیں سو وہ نہیں لوٹیں گے

(۱۷) مَثَلُهُمْ صِفَتُهُمْ فِىْ نِفَاقِهِمْ كَمَثَلِ الَّذِى
اسْتَوْقَدَ اَوْقَدَ نَارًا ۚ فِىْ ظُلْمَةٍ فَلَمَّآ
اَضَآءَتْ اَنَارَتْ مَا حَوْلَهٗ فَاَبْصَرَ وَ
اسْتَدْفَأَ وَاَمِنَ مَا يَخَافُهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ
بِنُوْرِهِمْ اَطْفَاَهٗ وَجَمْعُ الضَّمِيْرِ مُرَاعَاةً
بِمَعْنَى الَّذِىْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا
يُبْصِرُوْنَ ○ مَا حَوْلَهُمْ مُتَحَيِّرِيْنَ عَنِ
الطَّرِيْقِ خَائِفِيْنَ فَكَذٰلِكَ هٰؤُلَآءِ اٰمَنُوْا بِاِظْهَارِ
كَلِمَةِ الْاِيْمَانِ فَاِذَا مَاتُوْا جَآءَهُمُ الْخَوْفُ
وَالْعَذَابُ

(۱۸) هُمْ صُمٌّ عَنِ الْحَقِّ فَلَا يَسْمَعُوْنَهٗ سِمَاعَ
قَبُوْلٍ بُكْمٌ خُرْسٌ عَنِ الْخَيْرِ فَلَا يَقُوْلُوْنَهٗ عُمْىٌ
عَنْ طَرِيْقِ الْهُدٰى فَلَا يَرَوْنَهٗ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ (۱)
عَنِ الضَّلَالَةِ

ترجمہ

(۱۷) نفاق میں ان کے ایسی مثال ہے جیسے کوئی اندھیرے میں آگ جلائے اور اس کی روشنی میں دیکھے اور سینکے۔ اور خوف سے مامون ہو جائے ناگاہ اللہ اس کو بجھا دے اور اس کو اندھیرے میں چھوڑ دے کہ وہ راستے سے حیران رہ جائے خوف کے مارے اور کچھ نہ دیکھ سکے۔ پس ایسا ہی ان کا حال ہے کہ ایمان کا کلمہ پڑھ کر دنیا میں نجیت ہو گئے مرنے کے بعد وہی خوف و عذاب درپیش ہے۔

(۱۸) وہ حق سے بہرے ہیں سنکر قبول نہیں کرتے خیر سے گونگے ہیں بھلائی کا کلمہ زبان سے نہیں نکالتے۔ ہدایت کی راہ سے اندھے ہیں اسکو نہیں دیکھتے سو وہ گمراہی سے نہیں نکلیں گے۔

تشریح

(۱۷) ہدایت زبردستی تھوپی نہیں جاتی | ان منافقوں کی مثال ایسی ہے کہ ایک اللہ کے بندے نے روشنی پھیلائی اور حق و باطل، صحیح اور غلط کو الگ الگ کر کے رکھدیا، حق کی اس روشنی میں ہدایت اور گمراہی بالکل واضح ہو گئی۔ اللہ نے ہدایت کے تمام راستے ان کے سامنے کھول دئے۔ اب یہ چاہتے تو لپک کر حق کو قبول کر لیتے مگر نفس پرستی میں اندھے ان منافقین کو راستہ نہ سوجھا۔ اللہ کا یہ قانون نہیں ہے کہ ہدایت کسی پر زبردستی تھوپے۔ انہوں نے خود ہی روشنی کو چھوڑ کر باطل کے اندھیروں کو قبول کیا تو اللہ نے اسی کی توفیق دیدی۔ جو خود حق کا طالب نہیں ہوتا اللہ اس کا نورِ بصیرت سلب کر لیتا ہے۔

(۱۸) سچائی کی بات کیلئے یہ لوگ بہرے، اندھے اور گونگے ہو گئے ہیں | جو اللہ کی بھیجی ہوئی ہدایت سے فائدہ اٹھانا نہیں چاہتے وہ گویا بہرے ہیں کہ حق بات سننا اور قبول کرنا نہیں چاہتے، ان کی زبانیں گویا گونگی ہو گئی ہیں کہ حق بات انکے منہ سے نہیں نکلتی آنکھیں ہوتے ہوئے بھی اندھے ہیں کہ سچائی سامنے ہے اور انکو نظر نہیں آتی اب یہ حق کی طرف نہ پلٹیں گے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ج يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ

اَوْ	كَصَيِّبٍ	مِّنَ	السَّمَآءِ	فِيْهِ	ظُلُمٰتٌ	وَّرَعْدٌ	وَّبَرْقٌ	يَجْعَلُوْنَ	اَصَابِعَهُمْ
یا	جیسے بارش	سے	آسمان	اس میں	اندھیرے	اور گرج	اور بجلی کی چمک	وہ ٹھونس لیتے ہیں	اپنی انگلیاں

یا جیسے آسمان سے بارش ہو، اس میں اندھیرے ہوں اور گرج اور بجلی وہ اپنے کانوں میں اپنی انگلیاں ٹھونس لیتے

فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ط وَاللّٰهُ مُحِيْطٌ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩﴾

فِيْٓ	اٰذَانِهِمْ	مِّنَ	الصَّوَاعِقِ	حَذَرَ	الْمَوْتِ	وَاللّٰهُ	مُحِيْطٌ	بِالْكٰفِرِيْنَ
میں	اپنے کان	سبب	کڑک (بجلی)	ڈر	موت	اور اللہ	گھیرے ہوئے	کافروں کو

میں کڑک کے سبب موت کے ڈر سے اور اللہ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔

(۱۹) اَوْ مَثَلُهُمْ كَصَيِّبٍ اَیْ كَاَصْحَابِ مَطَرٍ وَاَصْلُهٗ صَيُوْبٌ مِنْ صَابَ يَصُوْبُ اَیْ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ اَیِ السَّحَابِ فِيْهِ اَیِ السَّحَابِ ظُلُمٰتٌ مُتَكَاثِفَةٌ وَّرَعْدٌ هُوَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ وَقِيْلَ صَوْتُهٗ وَّبَرْقٌ ج لَمَعَانُ سَوْطِهِ الَّذِیْ يَزْجُرُهٗ بِهٖ يَجْعَلُوْنَ اَیْ اَصْحَابُ الصَّيِّبِ اَصَابِعَهُمْ اَیْ اَنَامِلَهَا فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ اَجْلِ الصَّوَاعِقِ شِدَّةِ صَوْتِ الرَّعْدِ لِئَلَّا يَسْمَعُوْهَا حَذَرَ خَوْفَ الْمَوْتِ مِنْ سِمَاعِهَا كَذٰلِكَ هٰٓؤُلَآءِ اِذَا نَزَلَ الْقُرْاٰنُ وَفِيْهِ ذِكْرُ الْكُفْرِ الْمُشَبَّهِ بِالظُّلُمَاتِ وَالْوَعِيْدُ عَلَيْهِ الْمُشَبَّهُ بِالرَّعْدِ وَالْحُجَجُ الْبَيِّنَةُ الْمُشَبَّهَةُ بِالْبَرْقِ يَسُدُّوْنَ اٰذَانَهُمْ لِئَلَّا يَسْمَعُوْهُ فَيَمِيْلُوْا اِلَى الْاِيْمَانِ وَتَرْكِ دِيْنِهِمْ وَهُوَ عِنْدَهُمْ مَوْتٌ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌ بِالْكٰفِرِيْنَ ○ عِلْمًا وَّقُدْرَةً فَلَا يَفُوْتُوْنَهٗ

ترجمہ

(۱۹) یا ان کی مثال بارش والوں کی سی ہے کہ ابر سے برسے اور گھٹا چھائی ہوئی ہو اور بجلی کی چمک اور کڑک کی وجہ سے انگلیوں کی پوریں کانوں میں کریں کہ کڑک سن کر مر نہ جائیں۔
ایسا ہی ان لوگوں کا حال ہے کہ جب قرآن اُترتا ہے کہ جس میں کفر کا ذکر ہے جو اندھیریوں کے مشابہ ہے اور کفر پر دھمکی جو رعد کے مشابہ ہے اور دلائل ظاہرہ بجلی کے مشابہ تو وہ کان بند کر لیتے ہیں کہ کہیں اس کو سنکر اپنے مذہب کو چھوڑنے اور ایمان لانے کی طرف متوجہ نہ ہو جاویں کہ یہ ان کے گمان میں موت ہے اور اللہ کا علم اور قدرت انکو گھیرے ہوئے ہیں اس سے بچ نہیں سکتے۔

تشریح

(۱۹) حق میں مشکلات کی پرواہ نہیں ہوتی | بارش سے مراد اللہ کا دین ہے جو انسانیت کے لئے رحمت کی طرح برسا۔ اندھیری گھٹا کڑک اور چمک سے مراد مشکلات ہیں جو جاہلیت کی کش مکش اور مقابلے میں پیش آرہی ہیں۔ حق و باطل کی کش مکش میں حق پسندی کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ مشکلات کی پروا کئے بغیر حق کا ساتھ دیا جائے مشکلات کے بادل ایک دن چھٹ جاتے ہیں ـــــــ مشکلات سے بچنے کا یہ راستہ نہیں ہوتا کہ موت کے ڈر سے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لی جائیں۔ اللہ کے دین کا معاملہ اس ذات کے ساتھ ہے جو اپنے علم اور قدرت کے ساتھ پوری کائنات کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ یہ حق کے منکر اس سے کہاں بچ سکتے ہیں؟ یہ دل میں ان کا قطعی انکار اور مصلحت پرستانہ اور غرض مندانہ اقرار انکو بچا نہیں سکتا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

یَکَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ کُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِیْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَیْهِمْ

یَکَادُ	الْبَرْقُ	یَخْطَفُ	اَبْصَارَهُمْ ؕ	کُلَّمَآ	اَضَآءَ	لَهُمْ	مَّشَوْا	فِیْهِ	وَاِذَآ	اَظْلَمَ	عَلَیْهِمْ
قریب ہے	بجلی	اُچک لے	ان کی نگاہیں	جب بھی	وہ چمکی	ان پر	چل پڑے	اس میں	اور جب	اندھیرا ہوا	ان پر

قریب ہے کہ بجلی ان کی نگاہیں اُچک لے ، جب بھی وہ ان پر چمکی وہ اس میں چل پڑے ، اور جب ان پر اندھیرا ہوا

قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۰﴾ ع

ع ۳ ۲

قَامُوْا ؕ	وَلَوْ	شَآءَ اللّٰهُ	لَذَهَبَ	بِسَمْعِهِمْ	وَاَبْصَارِهِمْ ؕ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰی	کُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ	
وہ کھڑے ہوگئے	اور اگر	چاہتا اللہ	چھین لیتا	انکی شنوائی	اور انکی آنکھیں ،	بیشک	اللہ	پر	ہر چیز	قادر	

وہ کھڑے ہوگئے اور اگر اللہ چاہتا تو چھین لیتا ان کی شنوائی اور انکی آنکھیں ، بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے -

۲۰ یَکَادُ یَقْرُبُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ
یَاْخُذُهَا بِسُرْعَةٍ کُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ
مَّشَوْا فِیْهِ ق اَیْ فِیْ ضَوْئِهٖ وَاِذَآ
اَظْلَمَ عَلَیْهِمْ قَامُوْا وَقَفُوْا تَمْثِیْلٌ لِاِزْعَاجِ
مَا فِی الْقُرْاٰنِ مِنَ الْحُجَجِ قُلُوْبَهُمْ وَ
تَصْدِیْقِهِمْ بِمَا سَمِعُوْا فِیْهِ مِمَّا یُحِبُّوْنَ
وَ وُقُوْفِهِمْ عَمَّا یَکْرَهُوْنَ وَلَوْ شَآءَ
اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ بِمَعْنٰی اَسْمَاعِهِمْ
وَاَبْصَارِهِمْ الظَّاهِرَةِ کَمَا ذَهَبَ بِالْبَاطِنَةِ
اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَآءَ قَدِیْرٌ ﴿﴾ ع
وَمِنْهُ اِذْهَابُ مَا ذُکِرَ

ترجمہ

۲۰ قریب ہے کہ بجلی ان کی بینائی کو جلدی سے اچک لے۔ جب وہ بجلی کچھ روشنی کرتی ہے اس میں کچھ چلتے ہیں اور جب وہ اندھیرا کرتی ہے کھڑے رہ جاتے ہیں۔ یہ مثال ہے اس کی کہ دلائل قرآن ان کے دلوں کو برانگیختہ کرتے ہیں وہ اس میں سے جس کو اچھا سمجھتے ہیں اس کو سنکر تصدیق کرتے ہیں اور جس کو برا جانتے ہیں اس سے رُکتے ہیں اور اگر اللہ چاہے ان کے کانوں اور ظاہر کی بینائیوں کو بھی کھودے جیسے باطن کی بینائیوں کو کھودیا اللہ جو چاہے اس پر قادر ہے اور کھودینا ان کے سمع وبصر کا اسکی قدرت میں ہے۔

تشریح

۲۰ مشکلات سے گھبراکر قدم پیچھے ہٹ جاتے ہیں | یہ بھی منافقین ہی کی مثال ہے ـــــ اسلام کی حقانیت کی روشن دلیلیں دیکھکر کچھ قدم بڑھانا چاہتے ہیں۔ "چلتا ہوں چند قدم راہ رو کے ساتھ"! مگر اندرونی اور بیرونی مشکلات سامنے آتی ہیں تو پھر پیچھے ہٹ جاتے ہیں ـــــ جتنا وہ دیکھنا چاہتے ہیں اللہ ان کو دکھا دیتا ہے ـــــ اللہ چاہتا تو انھیں بھی بالکل اندھا کردیتا۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے مگر یہ اس کا دستور نہیں ہے۔ بندہ جتنا دیکھنا سُننا چاہتا ہے اللہ تعالےٰ اس کا موقعہ دیتا ہے۔

یہاں تک مومن، کافر اور منافق انسانوں کا بیان تھا۔ اب پھر اصل دعوت کی طرف کلام کا رُخ ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۲۱﴾

يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	اعْبُدُوْا	رَبَّكُمُ	الَّذِيْ	خَلَقَكُمْ	وَ الَّذِيْنَ	مِنْ	قَبْلِكُمْ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ
اے	لوگو	تم عبادت کرو	اپنے رب	جس نے	تمہیں پیدا کیا	اور وہ لوگ جو	سے	تم سے پہلے	تاکہ تم	پرہیزگار ہو جاؤ

اے لوگو! تم اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان لوگوں کو جو تم سے پہلے ہوئے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ

الَّذِيْ	جَعَلَ	لَكُمُ	الْاَرْضَ	فِرَاشًا	وَّالسَّمَآءَ	بِنَآءً	وَّ	اَنْزَلَ	مِنَ	السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَخْرَجَ
جس نے	بنایا	تمہارے لئے	زمین	فرش	اور آسمان	چھت	اور	اتارا	سے	آسمان	پانی	پھر نکالا

جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور آسمان کو چھت اور آسمان سے پانی اتارا، پھر اس کے ذریعہ پھل

بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾

بِهٖ	مِنَ	الثَّمَرٰتِ	رِزْقًا	لَّكُمْ	فَلَا	تَجْعَلُوْا	لِلّٰهِ	اَنْدَادًا	وَّ اَنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ
اسکے ذریعہ	سے	پھل (جمع)	رزق	تمہارے لئے	سو نہ	ٹھہراؤ	اللہ کیلئے	کوئی شریک	اور تم	جانتے ہو

نکالے تمہارے لئے رزق سو اللہ کے لئے کوئی شریک نہ ٹھہراؤ اور تم جانتے ہو

(۲۱) يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَىْ اَهْلُ مَكَّةَ
اعْبُدُوْا وَحِّدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ اَنْشَاَكُمْ وَلَمْ تَكُوْنُوْا
شَيْئًا وَخَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○ بِعِبَادَتِهٖ
عِقَابَهٗ وَلَعَلَّ فِى الْاَصْلِ لِلتَّرَجِّىْ وَفِىْ كَلَامِ تَعَالٰى لِلتَّحْقِيْقِ
(۲۲) اَلَّذِيْ جَعَلَ خَلَقَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا حَالٌ بِسَاطًا
يُفْتَرَشُ لَاغَايَةَ لَهَا فِى الصَّلَابَةِ اَوِ اللُّيُوْنَةِ فَلَا يُمْكِنُ الْاِسْتِقْرَاءُ
عَلَيْهَا وَالسَّمَآءَ بِنَآءً سَقْفًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ
مِنَ اَنْوَاعِ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ تَاْكُلُوْنَهٗ وَتَعْلِفُوْنَهٗ بِهٖ
دَوَابَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا شُرَكَاءَ فِى الْعِبَادَةِ وَ
اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ اَنَّهُ الْخَالِقُ وَلَا يَخْلُقُوْنَ وَلَا يَكُوْنُ اِلٰهًا اِلَّا مَنْ يَخْلُقُ

ترجمہ

(۲۱) اے مکہ والو اس خدا کی توحید بیان کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلوں کو عدم سے بنایا تاکہ تم اس کی عبادت کر کے اس کے عذاب سے بچو (لعل دراصل امید کے لئے ہے اور خدا تعالیٰ کے کلام میں ثبوت یقینی اس سے مراد ہے) کہ جس نے تمہارے لئے
(۲۲) زمین ایسا بچھونا کیا کہ نہ بہت سخت نہ بہت نرم کہ اس پر ٹھہر نہ سکیں اور آسمان کو چھت کر دیا اور ابر سے پانی برسایا۔ پھر اس سے طرح طرح کے پھل نکالے تمہارے کھانے کو اور تمہارے جانوروں کے چارے کو پس اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بناؤ حالانکہ تم جانتے ہو کہ وہی خالق ہے بت خالق نہیں اور لائق عبادت خالق ہی ہوتا ہے

تشریح

(۲۱) پوری زندگی میں اللہ کے بندے بن جاؤ قرآن کی اصل دعوت بندگی رب کی دعوت ہے یعنی انسان اپنی پوری زندگی میں اللہ کا بندہ بنکر رہے اسکی عبادت و اطاعت کرے اپنی خواہش و اختیار اس کے احکام بجالائے۔ تمام انسانوں کو دعوت دی جا رہی ہے کہ اے انسانو اپنی پوری زندگی میں اپنے رب کے بندے مطیع و فرمانبردار بنو۔ کیونکہ وہ تمہارا اور تم سے پہلے گذرے ہوئے تمام انسانوں اور اس ساری کائنات کا خالق ہے اس لئے وہی اور صرف وہی عبادت و اطاعت کا مستحق ہے۔ صرف یہی ایک طریقہ ہے تمہارے لئے دنیا میں غلط کاری سے اور آخرت میں برے انجام سے بچنے کا کہ اپنے خالق کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے اس کی طرف رجوع کرو۔

(۲۲) اللہ ہی خالق اور مالک ہے اسلئے معبود بھی وہی ہے بتاؤ اس کے سوا کون خالق ہو سکتا ہے؟ وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کا فرش بچھا کر تمہارے لئے گہوارہ تیار کیا ہے آسمان کی چھت تمہارے سروں پر قائم کر دی۔ اوپر سے پانی برساتا ہے جو تمہارے لئے سامان زندگی ہے۔ یہ سب جانتے ہوئے۔ پھر اپنی فطرت سے ہٹ کر فطرت کے اس تقاضے کو جان کر اللہ کے ساتھ دوسرے کو شریک کرنا اور وہ رویہ جو اپنے خالق کے ساتھ ہونا چاہیئے دوسرے کے ساتھ اختیار کرنا کس طرح درست ہے۔؟

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ

وَ اِنْ	كُنْتُمْ	فِيْ	رَيْبٍ	مِّمَّا	نَزَّلْنَا	عَلٰى	عَبْدِنَا	فَاْتُوْا	بِسُوْرَةٍ
اور اگر	تم ہو	میں	شک	سے جو	ہم نے اتارا	پر	اپنا بندہ	تو لے آؤ	ایک سورۃ

اور اگر تمھیں اس (کلام) میں شک ہو جو ہم نے اپنے بندہ پر اُتارا تو اس جیسی ایک

مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

مِّنْ	مِّثْلِهٖ	وَ	ادْعُوْا	شُهَدَآءَكُمْ	مِّنْ	دُوْنِ	اللّٰهِ
سے	اس جیسی	اور	بلالو	اپنے مددگار	سے	سوا	اللہ

سورۃ لے آؤ اور بلالو اپنے مددگار اللہ کے سوا

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۲۳

اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ
اگر	تم ہو	سچے

اگر تم سچے ہو

ترجمہ

(۲۳) اور اگر تم کو قرآن کے کلامِ خدا ہونے میں شک ہے توتم اپنے سب معبودوں اور مددگاروں کو بلاکر ایک سورہ تو ایسی لاؤ جو فصاحت اور خوبی نظم و خبر غیب میں قرآن کی مِثل ہو (سورہ وہ ہے جس کا اول و آخر ہو کم سے کم تین آیتیں اس میں ہوتی ہیں) تو اگر تم سچے ہو اپنے اس دعویٰ میں کہ یہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بنائی ہوئی کلام ہے تو ایسا کر دکھاؤ کہ آخر تم بھی ویسے ہی عربی فصیح و بلیغ ہو۔

(۲۳) وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ شَكٍّ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا مُحَمَّدٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَنَّهٗ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۝ اَيِ الْمُنَزَّلِ وَمِنْ لِلْبَيَانِ اَيْ هِيَ مِثْلُهٗ فِي الْبَلَاغَةِ وَحُسْنِ النَّظْمِ وَالْاِخْبَارِ عَنِ الْغَيْبِ وَالسُّوْرَةُ قِطْعَةٌ لَهَا اَوَّلٌ وَاٰخِرٌ وَاَقَلُّهَا ثَلٰثُ اٰيَاتٍ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ اٰلِهَتَكُمُ الَّتِيْ تَعْبُدُوْنَهَا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَيْ غَيْرِهٖ لِتُعِيْنَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فِيْ اَنَّ مُحَمَّدًا قَالَهٗ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهٖ فَافْعَلُوْا ذٰلِكَ فَاِنَّكُمْ عَرَبِيُّوْنَ فُصَحَاءُ مِثْلُهٗ

تشریح

(۲۳) قرآن بلاشبہ اللہ کا کلام ہے | عقل، فطرت اور مشاہدے ہر چیز سے ثابت ہوگیا کہ صرف اللہ ہی بلا شرکتِ غیرے ہماری اطاعت و عبادت کا مستحق ہے یہ ماننے کے بعد ضرورت ہوئی کہ انسان اللہ کی ہدایت معلوم کرے۔ اس کا قابل اعتماد ذریعہ پیغمبر ہیں۔ پیغمبر اپنی صداقت کے لئے قرآن اس دعوے کے ساتھ پیش کر رہے ہیں کہ یہ اللہ کا کلام ہے۔ اگر اس دعوے میں تمہیں کوئی شک ہے تو اس قرآن جیسی ایک سورت بنا کر لے آؤ۔ قرآن کی بلاغت قرآن کے احکام، قرآن کی واضح ہدایت جو فطرت انسانی کے عین مطابق ہے تمہارے سامنے پورے چیلنج کے ساتھ موجود ہے۔ اکیلے نہیں کر سکتے تو اللہ کو چھوڑ کر اپنے سارے ہم نواؤں کو اکٹھا کر لو۔ تم اپنے اس شبہ میں اگر ذرا بھی سچے ہو تو اس چیلنج کو قبول کرو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا

وَقُوْدُهَا	الَّتِیْ	النَّارَ	فَاتَّقُوْا	وَلَنْ تَفْعَلُوْا	لَّمْ تَفْعَلُوْا	فَاِنْ
ایندھن	جس کا	آگ	تو ڈرو	اور ہرگز نہ کرسکوگے	تم نہ کرسکو	پھر اگر

پھر اگر تم نہ کرسکو اور ہرگز نہ کرسکوگے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۴﴾

لِلْكٰفِرِيْنَ	اُعِدَّتْ	الْحِجَارَةُ	وَ	النَّاسُ
کافروں کے لئے	تیار کی گئی	پتھر	اور	آدمی

آدمی اور پتھر ہیں، کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے

(۲۴) وَلَمَّا عَجَزُوْا عَنْ ذٰلِكَ قَالَ تَعَالٰى
فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا مَا ذُكِرَ بِعِجْزِكُمْ
وَلَنْ تَفْعَلُوْا ذٰلِكَ اَبَدًا لِظُهُوْرِ اِعْجَازِهٖ
اِعْتِرَاضٌ فَاتَّقُوْا بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ
وَاِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ كَلَامِ الْبَشَرِ النَّارَ
الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ الْكُفَّارُ وَالْحِجَارَةُ
كَاَصْنَامِهِمْ مِنْهَا يَعْنِیْ اِنَّهَا مُفْرِطَةُ
الْحَرَارَةِ تَتَّقِدُ بِمَا ذُكِرَ لَا كَنَارِ
الدُّنْيَا تَتَّقِدُ بِالْحَطَبِ وَنَحْوِهٖ اُعِدَّتْ
هُيِّئَتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ○ يُعَذَّبُوْنَ بِهَا
جُمْلَةٌ مُّسْتَانِفَةٌ اَوْحَالٌ لَازِمَةٌ۔

ترجمہ

(۲۴) اور جب وہ اس سے عاجز ہوئے حق تعالیٰ نے فرمایا اگر تم اس کے کرنے سے عاجز ہو (اور بالیقین عاجز ہو) تو اس بات پر یقین کرو کہ یہ قرآن کلام آدمی کا نہیں اور اللہ پر ایمان لاکر بچو اس آگ سے جس کا ایندھن کافر اور بت ودیگر احجار ہیں کیونکہ وہ آگ بوجہ تیزی حرارت کے دنیا کی آگ کی برابر نہیں کہ جس میں لکڑی وغیرہ جلتی ہے بلکہ اس میں آگ اور پتھر بجائے ایندھن کے ڈالے جاتے ہیں وہ تیار کی گئی ہے کافروں کے عذاب دینے کو (یہ جملہ علیحدہ ہے یا حال لازم ہے)

تشریح

(۲۴) قرآن کی رہنمائی کو قبول کرنا ہی بہتر ہے | اگر تم قرآن جیسی ایک سورت بنا کر نہیں لا سکتے ــــــ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ تمہارے بس میں ہے بھی نہیں. کیونکہ قرآن خالق کا کلام ہے کوئی مخلوق اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی ــــــ تو پھر قرآن کی ہدایت اور دعوت قبول کرو اور گمراہی کے ان اسباب سے بچو جن کا نتیجہ آخرت کا عذاب ہے ــــــ آخرت کا عذاب دوزخ کی وہ آگ ہے جس کا ایندھن انسان ہی نہیں پتھر کے وہ بُت بھی بنیں گے جن کو تم اپنا معبود بنائے بیٹھے ہو۔ تم دیکھو گے کہ یہی بت تمہارے ساتھ ہی آگ میں جل رہے ہوں گے۔ وہاں تم دیکھ لوگے کہ خدائی میں ان کا کتنا دخل ہے۔ اللہ کی ہدایت قبول کرنے سے انکار کرنے والوں ہی کے لئے یہ آگ تیار کی گئی ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا

وَ	بَشِّرِ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	اَنَّ	لَهُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ	تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	كُلَّمَا	رُزِقُوْا	مِنْهَا	مِنْ	ثَمَرَةٍ	رِّزْقًا	قَالُوْا	هٰذَا
اور	خوشخبری دو	جولوگ	ایمان لائے	اور انھوں نے عمل کئے	نیک	کہ	انکے لئے	باغات	بہتی ہیں	سے	انکے نیچے	نہریں	جب بھی	کھانے کو دیا جائیگا	اس	سے	کوئی پھل	رزق	وہ کہیں گے	یہ

اور ان لوگوں کو خوشخبری دو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ان کے لئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ جب بھی انھیں اس سے کوئی پھل کھانے کو دیا

الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾

الَّذِيْ	رُزِقْنَا	مِنْ	قَبْلُ	وَ اُتُوْا	بِهٖ	مُتَشَابِهًا	وَلَهُمْ	فِيْهَآ	اَزْوَاجٌ	مُّطَهَّرَةٌ	وَّهُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ
وہ جو کہ	ہمیں کھانے کو دیا گیا	سے	پہلے	حالانکہ انھیں دیا گیا	اس کے	ملتا جلتا	اور انکے لئے	اسمیں	بیویاں	پاکیزہ	اور وہ	اس میں	ہمیشہ رہیں گے

جائیگا وہ کہیں گے یہ وہی ہے جو ہمیں اس سے پہلے کھانے کو دیا گیا حالانکہ انھیں اس سے ملتا جلتا دیا گیا اور انکے لئے اسمیں بیویاں ہیں پاکیزہ' اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۲۵) وَبَشِّرْ اَخْبِرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَدَّقُوْا بِاللّٰهِ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
مِنَ الْفُرُوْضِ وَالنَّوَافِلِ اَنَّ اَيْ بِاَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ حَدَائِقَ ذَاتَ
شَجَرٍ وَمَسَاكِنَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا اَيْ تَحْتَ اَشْجَارِهَا وَ
قُصُوْرِهَا الْاَنْهٰرُ اَيِ الْمِيَاهُ فِيْهَا وَالنَّهْرُ الْمَوْضَعُ الَّذِيْ
يَجْرِيْ فِيْهِ الْمَاءُ لِاَنَّ الْمَاءَ يَنْهَرُهٗ اَيْ يَحْفِرُهٗ وَاِسْنَادُ الْجَرْيِ
اِلَيْهِ مَجَازٌ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا اُطْعِمُوْا مِنْ تِلْكَ الْجَنَّاتِ مِنْ
ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ اَيْ مِثْلُ مَا رُزِقْنَا مِنْ
قَبْلُ اَيْ قَبْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ لِتَشَابُهِ ثِمَارِهَا بِقَرِيْنَةِ وَاُتُوْا
بِهٖ جِيْئُوْا بِالرِّزْقِ مُتَشَابِهًا يُشْبِهُ بَعْضُهٗ بَعْضًا لَوْنًا
وَيَخْتَلِفُ طَعْمًا وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مِنَ الْحُوْرِ وَغَيْرِهَا
مُطَهَّرَةٌ مِنَ الْحَيْضِ وَكُلِّ قَذَرٍ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ
مَاكِثُوْنَ اَبَدًا لَا يَفْنَوْنَ وَلَا يَخْرُجُوْنَ

ترجمہ

(۲۵) اور ان لوگوں کو خبر دو جنھوں نے اللہ کو مانا اور فرائض و نوافل ادا کئے کہ ان کے لئے ہیں باغ جن میں درخت و مکانات ہیں اور ان درختوں اور مکانات کے نیچے نہروں میں پانی چلتا ہے جب وہ کوئی پھل کھلائے جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ایسا تو ہم پہلے بھی کھا چکے ہیں اور ان کو ایسے پھل ملیں گے جو صورت و رنگ میں ایک دوسرے کے مشابہ ہیں اور مزے میں جُدے۔ اور وہاں ان کے لئے ایسی حوریں ہیں جو حیض و پلیدی سے پاک ہیں اور جنتی جنت میں ہمیشہ رہیں گے نہ مریں گے نہ نکالے جائیں گے۔

تشریح

(۲۵) آخرت کا بہترین انجام | منکرین حق کے مقابلہ میں جو عذاب دوزخ میں مبتلا ہونگے مومنین کا ٹھکانہ جنت ہوگا۔ تو جو لوگ سچے دل سے اللہ پر ایمان لائے، اللہ کے رسول اور ان پر نازل کیگئی کتاب پر یقین رکھا بلا کسی تذبذب و شک و شبہ کے اللہ، اللہ کے رسول اور کتاب اللہ کو حق و صداقت کا معیار تسلیم کیا اور پاکیزہ نیک اعمال کرکے اپنی عملی زندگی کو اسی سانچے میں ڈھالا تو آپ ان کو یہ خوش کن خبر پہنچا دیں کہ اللہ نے ان کے لئے جنت کے محلات اور باغات تیار کر رکھے ہیں جنکے نیچے نہریں رواں ہوں گی۔ اس جنت کے باغوں کے پھل جب ان کو کھانے کے لئے پیش کئے جائیں گے تو دیکھنے میں تو وہ دنیا کے پھلوں جیسے ہونگے مگر اپنی لذت اور ذائقے کے اعتبار سے دنیاوی پھلوں سے کہیں بڑھے ہوئے ہونگے۔ خود جنت کے پھل باہم ایک شکل وصورت کے ہونگے مزا جدا جدا ہوگا۔ وہاں ان کے لئے پاکیزہ عورتیں ہونگی جو ظاہری نجاست اور اخلاقی گندگی سے پاک وصاف ہونگی اور اس جنت میں یہ مومنین صالحین ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ــــ آیت میں اَزْوَاجٌ آیا ہے زَوْجٌ کی جمع اَزْوَاجٌ ہے جس کے معنی ہیں جوڑے، شوہر اور بیوی دونوں کے لئے زوج آتا ہے، شوہر کے لئے بیوی زوج ہے اور بیوی کے لئے شوہر اس کا زوج ہے، جنت میں یہ جوڑے پاکیزگی کی صفت کے ساتھ ہوں گے۔ اگر دنیا میں کوئی مرد نیک ہے اور اسکی بیوی نیک نہیں ہے تو آخرت میں یہ رشتہ باقی نہیں رہیگا۔ اسی طرح بُرے مرد سے نیک عورت وہاں چھٹکارا پالے گی اور وہاں نیک عورت کے لئے نیک مرد عطا ہوگا۔ اور اگر دونوں نیک وصالح ہیں تو جنت میں ان کا یہ رشتہ باقی رہیگا۔ ◯ مبدأ ــــ معاش ــــ اور معاد تینوں چیزوں کا بیان یہاں تک آگیا۔
مبدأ ــ یعنی کہاں سے آئے تھے اور کیا تھے؟ ــ معاش ــ یعنی کیا کھائیں اور کہاں رہیں؟ ــــ معاد ــ یعنی ہمارا انجام کیا ہوگا؟

toobaa-elibrary.blogspot.com

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖٓ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا

اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یَسْتَحْیٖٓ	اَنْ	یَّضْرِبَ	مَثَلًا	مَّا	بَعُوْضَةً	فَمَا	فَوْقَهَا	فَاَمَّا الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	فَیَعْلَمُوْنَ	اَنَّهُ	الْحَقُّ	مِنْ	رَّبِّهِمْ	وَاَمَّا
بیشک	اللہ	نہیں شرماتا	کہ	وہ بیان کرے	کوئی مثال	جو	مچھر	خواہ جو	اس کے اوپر	سو جو لوگ	ایمان لائے	وہ جانتے ہیں	کہ وہ	حق	سے	انکے رب	اور جو

بیشک اللہ نہیں شرماتا کہ کوئی مثال بیان کرے جو مچھر جیسی ہو خواہ اس کے اوپر (بڑھ کر) سو جو لوگ ایمان لائے وہ تو جانتے ہیں کہ وہ ان کے رب کی طرف سے

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا ۙ وَّیَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا ؕ وَمَا یُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ ۙ (۲۶)

الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	فَیَقُوْلُوْنَ	مَاذَآ	اَرَادَ	اللّٰهُ	بِهٰذَا	مَثَلًا	یُضِلُّ	بِهٖ	كَثِیْرًا	وَیَهْدِیْ	بِهٖ	كَثِیْرًا	وَمَا یُضِلُّ	بِهٖٓ	اِلَّا	الْفٰسِقِیْنَ
لوگوں نے	کفر کیا	وہ کہتے ہیں	کیا	ارادہ کیا	اللہ	اس سے	مثال	وہ گمراہ کرتا ہے	اس سے	بہت لوگ	اور ہدایت دیتا ہے	اس سے	بہت لوگ	اور نہیں گمراہ کرتا	اس سے	مگر	نافرمان

حق ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ کہتے ہیں اللہ نے اس مثال سے کیا ارادہ کیا؟ وہ اس سے بہت لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور اس سے بہت سے لوگوں کو ہدایت دیتا ہے اور اس سے نافرمانوں کے سوا کسی کو گمراہ نہیں کرتا۔

(۲۶) وَنَزَلَ رَدًّا لِقَوْلِ الْیَهُوْدِ لَمَّا ضَرَبَ اللّٰهُ الْمَثَلَ بِالذُّبَابِ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَاِنْ یَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَیْئًا، وَالْعَنْكَبُوْتِ مَا اَرَادَ اللّٰهُ بِذِكْرِ هٰذِهِ الْاَشْیَاءِ الْخَسِیْسَةِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖٓ اَنْ یَّضْرِبَ یَجْعَلَ مَثَلًا مَفْعُوْلٌ اَوَّلٌ مَّا نَكِرَةٌ مَوْصُوْفَةٌ بِمَا بَعْدَهَا مَفْعُوْلٌ ثَانٍ اَیْ اَیَّ مَثَلٍ كَانَ اَوْ زَائِدَةٌ لِتَاْكِیْدِ الْخِسَّةِ فَمَا بَعْدَهَا الْمَفْعُوْلُ الثَّانِیْ بَعُوْضَةً مُفْرَدُ الْبَعُوْضِ وَهُوَ صِغَارُ الْبَقِّ فَمَا فَوْقَهَا اَیْ اَكْبَرَ مِنْهَا اَیْ لَا یَتْرُكُ بَیَانَهٗ لِمَا فِیْهِ مِنَ الْحِكَمِ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ اَیِ الْمَثَلُ الْحَقُّ الثَّابِتُ الْوَاقِعُ مَوْقِعَهٗ مِنْ رَّبِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا تَمْیِیْزٌ اَیْ بِهٰذَا الْمَثَلِ وَمَا اسْتِفْهَامُ اِنْكَارٍ مُبْتَدَاٌ وَذَا بِمَعْنَى الَّذِیْ بِصِلَتِهٖ خَبَرُهٗ اَیْ اَیُّ فَائِدَةٍ فِیْهِ قَالَ تَعَالٰی فِیْ جَوَابِهِمْ یُضِلُّ بِهٖ اَیْ بِهٰذَا الْمَثَلِ كَثِیْرًا عَنِ الْحَقِّ لِكُفْرِهِمْ بِهٖ وَیَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لِتَصْدِیْقِهِمْ بِهٖ وَمَا یُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ ○ الْخَارِجِیْنَ

(۲۶) یہود نے جب کہا کہ اللہ نے مکھی اور مکڑی جیسی حقیر چیز کی مثال کیوں بیان کی تو اللہ تعالٰے نے انکے جواب میں فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖٓ الخ کہ کیسی ہی حقیر چیز کیوں نہ ہو اللہ اس کی مثال دینا حیا کی وجہ سے نہیں چھوڑتا کہ اس میں حکمتیں ہیں وہ شے مچھر ہو یا اس سے بڑی یا چھوٹی۔ سو جو لوگ مومن ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ مثال ٹھیک اپنے موقع پر ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور جو لوگ کافر ہوئے وہ اعتراض سے کہتے ہیں کہ اس میں کیا فائدہ اللہ نے سوچا۔

(اللہ تعالیٰ نے ان کو جواب دیا)

اس مثال سے وہ بہتوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہتوں کو ہدایت کرتا ہے۔

جو ایمان کی وجہ سے اس کو ٹھیک سمجھتے ہیں۔

اور گمراہ انھیں کو کرتا ہے جو اس کے حکم سے نکلے ہوئے ہیں۔

تشریح

(۲۶) قرآن مجید کی ہر مثال اپنی جگہ درست ہے۔ انسان اللہ کی ہدایت کا محتاج ہے ہدایت کا قابل عمل ذریعہ پیغمبر ہیں، پیغمبر کی صداقت کیلئے قرآن ہے، اور قرآن کی سچائی کی دلیل یہ ہے کہ کوئی انسان اس جیسا کلام پیش نہیں کرسکتا۔ بڑے بڑے ادیب و شاعر قرآن کی نظیر لانے سے عاجز رہے تو یہ رخ نکالی کہ اگر قرآن واقعی اللہ کا کلام ہے تو اللہ کے کلام میں یہ حقیر چیزیں مکھی مچھر جیسی چیزوں کا ذکر کیوں؟ اس اعتراض کا ذکر نہیں ہے، مگر جواب بتا رہا ہے کہ اعتراض یہی تھا قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر اعتراض کا ذکر کئے بنا جواب دیا گیا ہے اور جواب کا انداز خود سوال کو ظاہر کردیتا ہے۔ جواب دیا گیا ہے کہ اصل بات دیکھنے کی یہ ہے کہ جس چیز کی جو مثال دی جارہی ہے وہ کتنی درست ہے مثلاً عقیدے کی کمزوری کے لئے مکڑی کے جالے کی مثال لائی گئی تو وہ اس جگہ پر کتنی صحیح بیٹھتی ہے ان چیزوں کو دیکھ کر صحیح نقطہ نظر والے سمجھ لیتے ہیں کہ یقیناً یہ اللہ کا کلام ہے اور جن کے فکر و نظر میں ٹیڑھ ہے وہ ایسے بے تکے اعتراض لیکر بیٹھ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مکھی مچھر اور اس سے کم درجے کی چیزوں کی مثال لانے سے بھی ایسے اعتراضات کی وجہ سے شرماتا نہیں ہے۔ دنیا کو اپنا مقصد قرار دینے کو مچھر سے بھی کم درجہ کہا گیا ہے کہ اللہ کی نظر میں اس کی مچھر برابر بھی حیثیت نہیں ہے۔ ضرورت ہوگی تو ایسی مثالیں ضرور لائی جائیں گی۔ صحیح نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو یہی ایک بات کتنوں کیلئے ہدایت کا سامان بنجاتی ہے اور غلط نقطہ نظر سے یہی بات گمراہی کی طرف لیجاتی ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ

الَّذِيْنَ	يَنْقُضُوْنَ	عَهْدَ	اللّٰهِ	مِنْۢ بَعْدِ	مِيْثَاقِهٖ	وَيَقْطَعُوْنَ
جو لوگ	توڑتے ہیں	وعدہ	اللہ	سے۔ بعد	پختہ اقرار	اور کاٹتے ہیں

جو لوگ اللہ کا وعدہ توڑتے ہیں اس سے پختہ اقرار کرنے کے بعد۔ اور اس کو کاٹتے ہیں

مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ

مَآ	اَمَرَ	اللّٰهُ	بِهٖ	اَنْ	يُّوْصَلَ	وَيُفْسِدُوْنَ	فِي	الْاَرْضِ
جس	حکم دیا	اللہ	اس سے	کہ	وہ جوڑے رکھیں	اور وہ فساد کرتے ہیں	میں	زمین

جس کا اللہ نے حکم دیا تھا کہ وہ اسے جوڑے رکھیں، اور وہ زمین میں فساد پھیلاتے ہیں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾

اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ
وہی لوگ	وہ	نقصان اٹھانے والے

وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں

(۲۷) الَّذِيْنَ نَعْتٌ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مَا عَهِدَهٗ اِلَيْهِمْ
فِي الْكُتُبِ مِنَ الْاِيْمَانِ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ تَوْكِيْدِهٖ عَلَيْهِمْ وَيَقْطَعُوْنَ
مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ مِنَ الْاِيْمَانِ
بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرَّحِمِ
وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَاَنْ بَدَلٌ مِنْ ضَمِيْرِ بِهٖ
وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِالْمَعَاصِيْ وَالتَّعْوِيْقِ
عَنِ الْاِيْمَانِ اُولٰٓئِكَ الْمَوْصُوْفُوْنَ بِمَا ذُكِرَ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ لِمَصِيْرِهِمْ اِلَى النَّارِ
الْمُؤَبَّدَةِ عَلَيْهِمْ

ترجمہ

(۲۷) ان کو جو کچھ اللہ نے حکم فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیو وہ اس کا خلاف کرتے ہیں اور پکے وعدے کرکے توڑتے ہیں اور اللہ نے جس چیز کے ملانے کا حکم فرمایا اس کو کاٹتے ہیں یعنی صلہ رحمی نہیں کرتے رسول خدا پر ایمان نہیں لاتے (" مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ " میں بہ کی ضمیر سے اَنْ يُّوْصَلَ بدل واقع ہوا ہے۔) اور لوگوں کو ایمان سے روک کر اور ہر قسم کے گناہ کرکے زمین میں فساد کرتے ہیں جن کا یہ حال ہے وہی ہیں ٹوٹے والے کہ ٹھکانا ان کا ہمیشہ کو آگ ہے۔

تشریح

(۲۷) شرک خلافِ فطرت ہے: ایک اللہ ہی ہمارا رب ہے۔ ہمارا خالق و مالک ہے۔ یہ بات انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ خالق و مخلوق کے درمیان ایک فطری رابطہ اور ایک عہد قائم ہے پیغمبر کی رسالت اس فطری تقاضے کا اظہار ہوتی ہے۔ فطرت کے اس عہد کو توڑنے کا نتیجہ دنیا کی زندگی میں بھی انتشار کی صورت میں نکلتا ہے —— خدا پرستی کے بجائے مادہ پرستی اور شرک و کفر انسان کے دل سے مودت و رحمت کے وہ لطیف جذبات ختم کر دیتے ہیں جن سے انسانی زندگی میں حسن و جمال پیدا ہوتا ہے۔ زمین پر بکھراؤ اور فساد پھیل جاتا ہے۔ دُنیا میں یہ گھاٹے کا سودا ہوتا ہے اور آخرت میں بھی اس کا نتیجہ بھگتنا ہوگا۔ " حذر اے دوستاں سخت ہیں فطرت کی تعزیریں۔"

toobaa-elibrary.blogspot.com

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ

كَيْفَ	تَكْفُرُوْنَ	بِاللّٰهِ	وَ	كُنْتُمْ	اَمْوَاتًا	فَاَحْيَاكُمْ	ثُمَّ	يُمِيْتُكُمْ	ثُمَّ	يُحْيِيْكُمْ	ثُمَّ	اِلَيْهِ	تُرْجَعُوْنَ	هُوَ	الَّذِيْ	خَلَقَ
کسطرح	تم کفر کرتے ہو	اللہ کا	اور	تم تھے	بے جان	تو اس نے تمہیں زندگی بخشی	پھر	تمہیں ماریگا	پھر	تمہیں جلائیگا	پھر	اسکی طرف	تم لوٹائے جاؤگے	وہ	جس نے	پیدا کیا

تم کس طرح اللہ کا کفر کرتے ہو، اور تم بے جان تھے سو اس نے تمہیں زندگی بخشی پھر وہ تمہیں مارے گا پھر تمہیں جلائے گا، پھر اسکی طرف لوٹائے جاؤگے۔ وہ جس نے پیدا

لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾

لَكُمْ	مَّا	فِي	الْاَرْضِ	جَمِيْعًا	ثُمَّ	اسْتَوٰٓى	اِلَى	السَّمَآءِ	فَسَوّٰىهُنَّ	سَبْعَ	سَمٰوٰتٍ	وَهُوَ	بِكُلِّ	شَيْءٍ	عَلِيْمٌ
تمہارے لئے	جو	میں	زمین	سب	پھر	قصد کیا	طرف	آسمان	انکو ٹھیک بنادیا	سات	آسمان	اور وہ	ہر	چیز	جاننے والا

کیا تمہارے لئے جو زمین میں ہے سب کا سب، پھر اس نے آسمان کیطرف قصد کیا، پھر ان کو ٹھیک بنادیا سات آسمان اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

ترجمہ

(۲۸) كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ يَا اَهْلَ مَكَّةَ بِاللّٰهِ وَقَدْ كُنْتُمْ
اَمْوَاتًا نُطَفًا فِي الْاَصْلَابِ فَاَحْيَاكُمْ فِي الْاَرْحَامِ
وَالدُّنْيَا بِنَفْخِ الرُّوْحِ فِيْكُمْ وَالْاِسْتِفْهَامُ لِلتَّعَجُّبِ
مِنْ كُفْرِهِمْ مَعَ قِيَامِ الْبُرْهَانِ وَالتَّوْبِيْخِ ثُمَّ
يُمِيْتُكُمْ عِنْدَ اِنْتِهَاءِ اٰجَالِكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ بِالْبَعْثِ
ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ تُرَدُّوْنَ بَعْدَ الْبَعْثِ
فَيُجَازِيْكُمْ بِاَعْمَالِكُمْ وَقَالَ تَعَالٰى دَلِيْلًا عَلَى الْبَعْثِ لَمَّا اَنْكَرُوْهُ

(۲۸) کیونکر تم اے مکے والو اللہ کے منکر ہو حالانکہ اس نے تم کو نطفۂ مردہ سے رحم مادر میں زندہ کیا اور روح ڈال کر دنیا میں لایا (پھر حیف ہے کہ ایسی دلیل کے بعد کفر کرتے ہو) پھر جب تمہارا وقت پورا ہو جائیگا تم کو ماریگا پھر زندہ کرکے اٹھائے گا پھر اسی کی طرف تم کو لوٹنا ہے سو وہ بدلہ دے گا تم کو تمہارے عملوں کا

(۲۹) هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ اَيِ الْاَرْضَ وَمَا
فِيْهَا جَمِيْعًا ۗ لِتَنْتَفِعُوْا بِهٖ وَتَعْتَبِرُوْا ثُمَّ اسْتَوٰٓى
بَعْدَ خَلْقِ الْاَرْضِ اَيْ قَصَدَ اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ
الضَّمِيْرُ يَرْجِعُ اِلَى السَّمَآءِ لِاَنَّهَا فِيْ مَعْنَى الْجَمْعِ الْاٰئِلَةِ
اِلَيْهِ اَيْ صَيَّرَهَا كَمَا فِيْ اٰيَةٍ اُخْرٰى فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ
سَمٰوٰتٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ مُجْمَلًا وَّمُفَصَّلًا
اَفَلَا تَعْتَبِرُوْنَ اَنَّ الْقَادِرَ عَلٰى خَلْقِ ذٰلِكَ اِبْتِدَاءً وَهُوَ
اَعْظَمُ مِنْكُمْ قَادِرٌ عَلٰى اِعَادَتِكُمْ

(۲۹) هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ الخ اللہ تعالےٰ نے دلیل حشر میں فرمایا جب کافروں نے اس کا انکار کیا وہ وہ ذات ہے جس نے تمہارے نفع کے لئے اور عبرت پکڑنے کو پیدا کیا وہ جو زمین میں ہے سب۔ پھر زمین بنا کر ارادہ کیا طرف بنانے آسمان کے سو انکو سات آسمان کردیا (ضمیر جمع کی، طرف سماء کے راجع ہے کہ وہ باعتبار انجام کے جمع ہے) اور اللہ ہر شے اجمالاً و تفصیلاً جانتا ہے کیا تم اس سے عبرت حاصل نہیں کرتے کہ جس نے اول ہی ایسے بڑے آسمانوں کو بنایا وہ تمہارے دوبارہ زندہ کرنے پر ضرور قادر ہے۔

تشریح

(۲۸) موت و حیات اللہ کے قبضے میں ہے | اللہ تمہیں عدم سے وجود میں لایا، تمہیں زندگی عطا کی، تمہیں جسمانی دل کشی اور سلیم فطرت سے نوازا، پھر وہی تمہیں مقررہ مدت پر موت سے ہم کنار کریگا، موت کے بعد پھر تمہیں دوبارہ زندگی دیگا اور پھر تم اس کے حضور میں پیش ہوگے اور تمہارا حساب کتاب ہوگا۔ موت و حیات کے ان تمام مرحلوں میں کیا تمہیں ایک اللہ کے سوا کسی کا دخل نظر آتا ہے۔ پھر بتاؤ کیا جواز ہے تمہارے پاس تمہارے اس منکرانہ اور باغیانہ رویہ کا۔

(۲۹) ہر چیز کا خالق اللہ ہے | روئے زمین کی تمام نعمتیں تمہارے نفع اور فائدے کیلئے پیدا کرنیوالا وہی ہے۔ اور یہ زمین ہی نہیں اوپر تلے سات آسمان اسی نے بنائے ہیں۔ بتاؤ ان سب کی تخلیق میں تمہیں کسی اور کا کوئی دخل نظر آتا ہے؟ ان سب چیزوں کو پیدا کرکے اس نے چھوڑ نہیں دیا بلکہ ذرّے ذرّے کا علم رکھتا ہے کوئی چیز اس کے احاطۂ علم سے باہر نہیں ہے زندگی کا صاف راستہ تمہیں اس علم کی روشنی میں نظر آسکتا ہے جس کا سرچشمہ ذاتِ الٰہی ہے۔ پھر کیا وہی تمہاری سپاس گذاریوں کا مستحق نہیں ہے۔؟

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ

وَاِذْ	قَالَ	رَبُّكَ	لِلْمَلٰٓئِكَةِ	اِنِّیْ	جَاعِلٌ	فِی	الْاَرْضِ
اور جب	کہا	تمہارا رب	فرشتوں سے	کہ میں	بنانے والا	میں	زمین

اور جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک نائب بنانے والا ہوں۔

خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ

خَلِیْفَةً	قَالُوْٓا	اَتَجْعَلُ	فِیْهَا	مَنْ	یُّفْسِدُ	فِیْهَا	وَیَسْفِكُ	الدِّمَآءَ	وَنَحْنُ
ایک نائب	انھوں نے کہا	کیا تو بنائے گا	اس میں	جو	فساد کریگا	اس میں	اور بہائیگا	خون	اور ہم

انھوں نے کہا کیا تو اس میں بنائے گا جو اس میں فساد کرے گا اور خون بہائے گا؟ اور ہم

نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

نُسَبِّحُ	بِحَمْدِكَ	وَنُقَدِّسُ	لَكَ	قَالَ	اِنِّیْٓ	اَعْلَمُ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ
بے عیب کہتے ہیں	تیری تعریف کیساتھ	اور پاکیزگی بیان کرتے ہیں	تیری	اسنے کہا	بیشک	میں جانتاہوں	جو	تم نہیں جانتے۔

تیری تعریف کے ساتھ تجھ کو بے عیب کہتے ہیں اور تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ اس نے کہا بیشک میں جانتاہوں جو تم نہیں جانتے۔

(۳۰) وَاذْكُرْ يَا مُحَمَّدُ اِذْ قَالَ رَبُّكَ
لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ
خَلِيْفَةً ۚ يَخْلُفُنِيْ فِيْ تَنْفِيْذِ اَحْكَامِيْ
فِيْهَا وَهُوَ اٰدَمُ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا
مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا بِالْمَعَاصِيْ وَ
يَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ يُرِيْقُهَا بِالْقَتْلِ
كَمَا فَعَلَ بَنُو الْجَانِّ وَكَانُوْا فِيْهَا
فَلَمَّا اَفْسَدُوْا اَرْسَلَ اللّٰهُ اِلَيْهِمُ
الْمَلٰٓئِكَةَ فَطَرَدُوْهُمْ اِلَى الْجَزَائِرِ
وَالْجِبَالِ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ مُتَلَبِّسِيْنَ
بِحَمْدِكَ اَيْ نَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ
وَبِحَمْدِهٖ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ نُنَزِّهُكَ
عَمَّا لَا يَلِيْقُ بِكَ فَاللَّامُ زَائِدَةٌ وَالْجُمْلَةُ

ــــ ترجمہ ــــ

(۳۰) اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ مجھ کو زمین میں اپنا ایک خلیفہ بنانا ہے جو میرے احکام جاری کرے (وہ آدم ہیں) فرشتوں نے عرض کیا کہ زمین میں کیا ایسے کو خلیفہ بناتا ہے جو گناہ کرکے اس میں فساد کرے اور قتل کرکے خون بہا دے جیسے اولاد جن نے کیا (یہ پہلے سے زمین میں تھے سو جب انھوں نے فساد برپا کیا اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف فرشتوں کو بھیجا انھوں نے جنوں کو پہاڑوں اور جزیروں میں نکال دیا) اور حالانکہ ہم تیری تسبیح وحمد کرتے ہیں یعنی سبحان اللہ وبحمدہ کہتے ہیں اور جو بات تیرے لائق نہیں اس سے تجھے پاک سمجھتے ہیں اس لئے ہم

toobaa-elibrary.blogspot.com

حَالٌ اَیْ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْاِسْتِخْلَافِ
قَالَ تَعَالٰی اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○
مِنَ الْمَصْلَحَةِ فِیْ اِسْتِخْلَافِ اٰدَمَ وَ
اَنَّ ذُرِّیَّتَهٗ فِیْهِمُ الْمُطِیْعُ وَالْعَاصِیْ
فَیَظْهَرُ الْعَدْلُ بَیْنَهُمْ فَقَالُوْا
لَنْ یَّخْلُقَ رَبُّنَا خَلْقًا اَکْرَمَ عَلَیْهِ
مِنَّا وَلَا اَعْلَمُ لِسَبْقِنَا لَهٗ وَرُؤْیَتِنَا
مَا لَمْ یَرَهٗ فَخَلَقَ تَعَالٰی اٰدَمَ مِنْ
اَدِیْمِ الْاَرْضِ اَیْ وَجْهِهَا بِاَنْ قَبَضَ
مِنْهَا قَبْضَةً مِنْ جَمِیْعِ اَلْوَانِهَا
وَعُجِنَتْ بِالْمِیَاهِ الْمُخْتَلِفَةِ وَسَوَّاهُ
وَنَفَخَ فِیْهِ الرُّوْحَ فَصَارَ حَیَوَانًا
حَسَّاسًا بَعْدَ اَنْ کَانَ جَمَادًا

زیادہ مستحق خلافت کے ہیں۔ (ل کے میں لام زیادہ ہے اور جملہ حال ہے۔) اللہ تعالی نے فرمایا تحقیق میں اس مصلحت کو جو آدم کے خلیفہ بنانے میں ہے تم سے زیادہ جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ اولادِ آدم بعض فرماں بردار ہونگے بعض نافرمان ان میں انصاف پورا ظاہر ہوگا۔ فرشتوں نے کہا کہ ہمارے رب نے ہم سے زیادہ بزرگ و عالم کسی کو نہیں بنایا ہم سب سے پہلے ہیں اور ہم نے وہ دیکھا جو کسی نے نہیں دیکھا پس اللہ تعالیٰ نے روئے زمین کی ہر قسم سے مٹی بھر کر اور سب طرح کے پانی سے اس کو گوندھ کر آدم کو بنایا اور برابر کیا اور اس میں روح ڈالی سو وہ ہوگیا جاندار حس والا اور اس سے پہلے وہ بیجان مٹی تھا۔

تشریح

(۳۰) انسان کا زمین پر خلیفہ ہونا اللہ کے حاکم ہونے کی دلیل ہے | اس حیثیت سے بھی وہی عبادت کا مستحق ہے کہ وہ تمہارا خالق ہے ـــــ اور اس حیثیت سے بھی کہ وہ زمین آسمان کی تمام موجودات کا خالق ہے۔ اور اس حیثیت سے بھی کہ اس نے تمہیں اس زمین پر اپنا نائب بناکر بھیجا ہے، نائب کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنے اصل حاکم کے احکام بجا لائے ـــــ حاکم سے بغاوت نائب کا کام نہیں ہوتا زمین کی خلافت عطا کرتے ہوئے ہر ہر چیز کو تمہاری اطاعت کا حکم دیا۔ یہاں تک کہ وہ فرشتے جو امور زمین سے متعلق ہیں ان سے بھی تمہاری اطاعت کا عہد لیا۔

خلیفہ جو کسی کی ملک میں اس کے تفویض کردہ اختیارات اس کے نائب کی حیثیت سے استعمال کرے۔ خلیفہ اصل مالک کا نائب ہوتا ہے اس کے اختیارات ذاتی نہیں ہوتے بلکہ مالک کے عطا کردہ ہوتے ہیں۔ اس کا کام مالک کے منشا کو پورا کرنا ہوتا ہے۔

لفظِ خلیفہ سے فرشتے یہ سمجھ گئے تھے کہ اس مخلوق انسان کو زمین پر کچھ اختیارات سپرد کئے جانے والے ہیں مگر یہ بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی تھی کہ اللہ کی سلطنت کے نظام میں یہ گنجائش کیسے ہوسکتی ہے کہ کسی مخلوق کو کچھ اختیارات بھی ہوں ـــــ اس لئے انھوں نے اللہ تعالےٰ کے حضور بطور استفہام عرض کیا کہ کہیں اس سے انتظام میں بگاڑ تو پیدا نہ ہوگا ـــــ؟ جہاں تک آپ کے احکام کی تعمیل کا تعلق ہے تو ہم خدام مرضی مبارک بجالانے میں سرگرم ہیں۔ سارا جہاں پاک وصاف رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہم خدام ادب آپ کی حمد و ثنا اور تسبیح و تقدیس بھی کرتے ہیں اور سرگرمی اور انہماک کے ساتھ فرامین کی تعمیل میں لگے ہوئے ہیں

ارشاد ہوا کہ خلیفہ مقرر کرنے کی ضرورت و مصلحت ہم جانتے ہیں تم اسے نہیں سمجھ سکتے اپنی جن خدمات کا تم ذکر کر رہے ہو ان سے بڑھ کر کچھ مطلوب ہے۔ اس لئے ایسی مخلوق پیدا کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے جس کو کچھ اختیارات بھی عطا ہوں گے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِىْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ

وَعَلَّمَ	اٰدَمَ	الْاَسْمَآءَ	كُلَّهَا	ثُمَّ	عَرَضَهُمْ	عَلَى	الْمَلٰٓئِكَةِ	فَقَالَ	اَنْۢبِـُٔوْنِىْ	بِاَسْمَآءِ	هٰٓؤُلَآءِ	اِنْ
اور سکھائے	آدم	نام	سب چیزیں	پھر	انھیں سامنے کیا	پر	فرشتے	پھر کہا	مجھ کو بتلاؤ	نام	ان	اگر

اور اس نے آدم کو سب چیزوں کے نام سکھائے پھر انھیں فرشتوں کے سامنے کیا ، پھر کہا مجھ کو ان کے نام بتلاؤ ، اگر

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۲﴾

كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ	قَالُوْا	سُبْحٰنَكَ	لَا عِلْمَ	لَنَا	اِلَّا	مَا	عَلَّمْتَنَا	اِنَّكَ	اَنْتَ	الْعَلِيْمُ	الْحَكِيْمُ
تم ہو	سچے	انھوں نے کہا	تو پاک ہے	علم نہیں	ہمیں	مگر	جو	تو نے ہمیں سکھایا	بیشک تو	تو	جاننے والا	حکمت والا

تم سچے ہو ، انھوں نے کہا تو پاک ہے ، ہمیں کوئی علم نہیں مگر صرف وہ) جو تو نے ہمیں سکھادیا بیشک تو ہی جاننے والا حکمت والا ہے ۔

(۳۱) وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ اَیْ اَسْمَاءَ الْمُسَمَّیَاتِ كُلَّهَا حَتَّی الْقَصْعَةَ وَالْقُصَیْعَةَ وَالْفَسْوَةَ وَالْفُسَیَّةَ وَالْمِغْرَفَةَ بِاَنْ اَلْقٰی فِیْ قَلْبِهٖ عِلْمَهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ اَیِ الْمُسَمَّیَاتِ وَفِیْهِ تَغْلِیْبُ الْعُقَلَاءِ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ لَهُمْ تَبْكِیْتًا اَنْۢبِـُٔوْنِیْ اَخْبِرُوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ الْمُسَمَّیَاتِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ فِیْ اَنِّیْ لَا اَخْلُقُ اَعْلَمَ مِنْكُمْ اَوْ اَنَّكُمْ اَحَقُّ بِالْخِلَافَةِ وَجَوَابُ الشَّرْطِ دَلَّ عَلَیْهِ مَا قَبْلَهٗ

(۳۲) قَالُوْا سُبْحٰنَكَ تَنْزِیْهًا لَكَ عَنِ الْاِعْتِرَاضِ عَلَیْكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِیَّاهُ اِنَّكَ اَنْتَ تَاكِیْدٌ لِلْكَافِ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ○ الَّذِیْ لَا یَخْرُجُ شَیْءٌ عَنْ عِلْمِهٖ وَحِكْمَتِهٖ

ترجمہ

(۳۱) اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو سب چیزوں کے نام تلائے یہاں تک کہ بڑا پیالہ اور چھوٹا پیالہ اور چمچہ ان سب چیزوں کی پہچان آدم کے جی میں ڈالدی پھر ان چیزوں کو فرشتوں کے سامنے کیا اور دھمکا کر فرمایا ان چیزوں کے نام بتلاؤ اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو کہ میں نے تم سے زیادہ کسی کو عالم نہیں بنایا یا تم زیادہ مستحق خلافت کے ہو۔

(۳۲) فرشتوں نے کہا تو اعتراض سے پاک ہے ہم کو کچھ خبر نہیں مگر جو تو نے بتلایا البتہ تو بہت جاننے والا حکمت والا ہے تیرے علم وحکمت سے کوئی چیز خارج نہیں۔

تشریح

(۳۱) اللہ نے انسان کو علم دیا | اللہ تعالیٰ نے آدم کو چیزوں کے ناموں کے ذریعہ اس کی خاصیتیں بتائیں تاکہ وہ اور ان کی اولاد زمین پر رہ کر ان چیزوں سے فائدہ اٹھائے۔ پھر ان چیزوں کے نام اور خواص فرشتوں سے پوچھے کہ اگر تم اپنے اس خیال میں کہ خلافتِ آدم انتشار کا سبب بنے گی سچے ہو تو ان چیزوں کے نام بتاؤ — گویا اللہ تعالیٰ فرشتوں کو جتادیا کہ اختیارات کے ساتھ آدمی کو علم بھی دیا جارہا ہے۔ اس علم سے کام لیکر انسان اختیارات کا صحیح استعمال کرے، صلاح کا یہی پہلو ہے جس کی وجہ سے آدم کو خلافت اور اختیارات سے نوازا گیا ہے۔

(۳۲) انسان کا علم فرشتوں سے بڑھ کر ہے | فرشتوں کا علم اپنے متعلقہ شعبوں تک محدود ہے، ان کے علم میں جامعیت نہیں ہے، وہ قوتِ مدرکہ معلوم سے غیر معلوم کو حاصل کرنے کی صلاحیت نہیں ہے جو انسان کو ہے۔ فرشتوں نے اپنے عجز کا اظہار کیا، اور عرض کیا کہ بیشک آپ کا ہر فعل بے عیب اور حکیمانہ ہے، رموزِ مملکت ہم کیا سمجھ سکتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

قَالَ يٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ

قَالَ	يٰۤاٰدَمُ	اَنْۢبِئْهُمْ	بِاَسْمَآئِهِمْ	فَلَمَّاۤ	اَنْۢبَاَهُمْ	بِاَسْمَآئِهِمْ	قَالَ
اس نے فرمایا	اے آدمؑ	انھیں بتادے	ان کے نام	سوجب	اس نے انھیں بتلائے	ان کے نام	اس نے فرمایا

اس نے فرمایا اے آدمؑ انھیں ان کے نام بتلائیے سوجب اس نے ان کے نام بتلائے اس نے فرمایا

اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْۤ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ

اَلَمْ	اَقُلْ	لَّكُمْ	اِنِّيْۤ	اَعْلَمُ	غَيْبَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَاَعْلَمُ	مَا	تُبْدُوْنَ
کیا نہیں	میں نے کہا	تمھیں	کہ میں	جانتا ہوں	چھپی ہوئی باتیں	آسمان (جمع)	اور	زمین	اور میں جانتا ہوں	جو	تم ظاہر کرتے ہو

کیا میں نے نہیں کہا تھا؟ کہ میں جانتا ہوں چھپی ہوئی باتیں آسمانوں اور زمین کی، اور میں جانتا ہوں جو تم ظاہر

وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

وَمَا	كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ	وَاِذْ	قُلْنَا	لِلْمَلٰٓئِكَةِ	اسْجُدُوْا	لِاٰدَمَ
اور جو	تم چھپاتے ہو	اور جب	ہم نے کہا	فرشتوں کو	تم سجدہ کرو	آدمؑ کو

کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو اور جب ہم نے فرشتوں کو کہا تم آدمؑ کو سجدہ کرو تو

فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۴﴾

فَسَجَدُوْۤا	اِلَّاۤ	اِبْلِيْسَ	اَبٰى	وَاسْتَكْبَرَ	وَكَانَ	مِنَ	الْكٰفِرِيْنَ
تو انھوں نے سجدہ کیا	سوائے	ابلیس	اس نے انکار کیا	اور تکبر کیا	اور ہو گیا	سے	کافر

ابلیس کے سوائے انھوں نے سجدہ کیا، اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں سے ہو گیا۔

﴿۳۳﴾ قَالَ تَعَالٰى يٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ اَيِ الْمَلٰٓئِكَةِ بِاَسْمَآئِهِمْ
اَيِ الْمُسَمَّيَاتِ فَسَمّٰى كُلَّ شَيْءٍ بِاسْمِهٖ وَذَكَرَ
حِكْمَتَهُ الَّتِيْ خُلِقَ لَهَا فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ
قَالَ تَعَالٰى لَهُمْ مُوَبِّخًا اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْۤ اَعْلَمُ
غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَا غَابَ فِيْهِمَا وَاَعْلَمُ
مَا تُبْدُوْنَ تُظْهِرُوْنَ مِنْ قَوْلِكُمْ اَتَجْعَلُ
فِيْهَا الخ

—— ترجمہ ——

﴿۳۳﴾ اللہ تعالٰی نے فرمایا اے آدم ان چیزوں کے نام فرشتوں کو بتلا۔ آدمؑ نے ہر چیز کا نام اور جس کام کے لئے وہ بنائی گئی بتلایا۔ جب آدم نے ان کو سب نام بتلادئے اللہ تعالٰی نے فرشتوں کو دھمکا کر فرمایا۔ کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ جو کچھ زمین و آسمان میں پوشیدہ ہے اس کو میں ہی جانتا ہوں اور جو تم نے آدم کی خلافت پر اعتراض کیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ○ تُسِرُّوْنَ مِنْ قَوْلِكُمْ لَنْ يَّخْلُقَ رَبُّنَا خَلْقًا اَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنَّا وَلَا اَعْلَمَ۔

اور اپنی بزرگی اور زیادتی کا اعتقاد جی میں جما یا یہ سب میں جانتا ہوں ۔

(۳۴) وَاذْكُرْ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ سُجُوْدَ تَحِيَّةٍ بِالْاِنْحِنَاءِ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ هُوَ اَبُو الْجِنِّ كَانَ بَيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اَبٰى اِمْتَنَعَ مِنَ السُّجُوْدِ وَاسْتَكْبَرَ تَكَبَّرَ عَنْهُ وَقَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

(۳۴) اور یادکر جبکہ ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو جھک کر بطور سلام کے سجدہ کرو ۔سو سوا شیطان کے سب نے سجدہ کیا اور وہ سجدہ سے رکا اور تکبر سے کہا میں آدم سے بہتر ہوں (ابلیس جن تھا فرشتوں میں رہتا تھا) اور علم الٰہی میں وہ کافر تھا۔

تشریح

(۳۳) فرشتوں کے سامنے انسان کی علمی فضیلت کا اظہار | اب آدم کو حکم ہوا کہ تم ان چیزوں کے نام اور خاصیتیں بتاؤ ــــــ آدم نے بتا کر علم کے اعتبار سے فرشتوں پر افضل ہونا ظاہر کر دیا، ارشاد ہوا. ہم نے کہا نہیں تھا کہ زمین و آسمان کی ایک ایک چیز کا ہمیں علم ہے. جو تم اپنے الفاظ میں ظاہر کرتے ہو اور جو تمہارے دلوں میں ہوتا ہے، ہم اس سے باخبر ہیں۔

(۳۴) ابلیس نے خلافتِ آدم کو تسلیم نہیں کیا | علم کے اعتبار سے آدم کی فضیلت اور خلافت کا استحقاق ثابت ہونے کے بعد حکم ہوا کہ فرشتے اور جنات آدم کو قبلۂ سجود بنائیں۔ ان کی فضیلت کا اقرار کرتے ہوئے ان کی تعظیم کے لئے جھک جائیں، امورِ خلافت انجام دینے کے لئے ان کی اطاعت کا اقرار کریں۔ اس واقعہ نے ثابت کر دیا کہ عبادت پر علم کو فضیلت ہے. عبادت مخلوق کی خاصیت ہے اور علم اللہ کی اعلیٰ صفت ہے ــــ نائب میں اپنے اصل کے کمال کا پرتو ہونا چاہیئے۔ فرشتوں نے فوراً حکم کی تعمیل کی ــــــ مگر ابلیس جن نے انکار کر دیا۔

ابلیس کے لفظی معنی "انتہائی مایوس" کے آتے ہیں، اسی کو الشیطان کہتے ہیں، شیطان کا لفظ شطن سے بنا ہے جس کے معنی بَعُدَ دُور ہُوا کے ہیں یعنی اللہ کی رحمت سے دور، سرکشی اور نافرمانی بھی اس کے معنیٰ ہیں. شیطان اس جن کا نام ہے جس نے اللہ کے حکم کے باوجود آدم اور اولادِ آدم کی خلافت و اطاعت سے انکار کر دیا. ابلیس اور شیطان انسان کی طرح ایک صاحبِ تشخص ہستی ہے زمین کی پیدائش کے بعد چند ہزار سال سے خالی زمین پر جنات دندنا رہے تھے، جب ان میں خوں ریزی اور فساد بڑھا تو اللہ کے حکم سے فرشتوں نے کچھ کو قتل کیا اور کچھ کو پہاڑوں جنگلوں میں اور مختلف جزیروں میں منتشر کر دیا ــــ ابلیس نامی جن ان میں بڑا عالم و عابد تھا۔ اس نے جنات کے فساد سے اپنے آپ کو لاتعلق ظاہر کیا، فرشتوں کی سفارش سے یہ بچ گیا اور فرشتوں ہی میں رہنے لگا ــــ اور اس امید پر کہ زمین میں اب جنوں کی جگہ مجھے متصرف بنایا جائے عبادت میں کوشش کرتا رہا، آدم اور اولادِ آدم کی خلافت کے اعلان نے اس کی تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا مایوس و دل گرفتہ ہو کر آدم سے حسد پیدا ہوا اور اللہ کا حکم ماننے سے انکار و سرکشی پر ہمیشہ کے لئے اللہ کی رحمت سے دور اور ملعون ہوا۔ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ کے الفاظ سے مفہوم ہوتا ہے کہ علم الٰہی میں وہ پہلے سے ہی کافر سرکش تھا اس کا اظہار اب اعلانِ خلافت کے موقعہ پر ہو گیا۔ آیت کے مذکورہ الفاظ سے یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ اس موقعہ پر ابلیس کے ساتھ جنوں کی ایک جماعت انکار کرنے والوں میں شامل ہو گئی اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ پہلے سے جنوں کی ایک جماعت سرکش تھی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَ قُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ

وَ	قُلْنَا	يٰٓاٰدَمُ	اسْكُنْ	اَنْتَ	وَ زَوْجُكَ	الْجَنَّةَ	وَ كُلَا	مِنْهَا	رَغَدًا	حَيْثُ
اور	ہم نے کہا	اے آدمؑ	تم رہو	تم	اور تمہاری بیوی	جنت	اور تم دونوں کھاؤ	اس سے	اطمینان سے	جہاں

اور ہم نے کہا اے آدمؑ تم رہو اور تمہاری بیوی جنت میں، اور تم دونوں اس میں سے کھاؤ جہاں سے

شِئْتُمَا ۪ وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۵﴾

شِئْتُمَا	وَلَا	تَقْرَبَا	هٰذِهِ	الشَّجَرَةَ	فَتَكُوْنَا	مِنَ	الظّٰلِمِيْنَ
تم چاہو	اور نہ	قریب جانا	اس	درخت	پھر تم ہو جاؤ گے	سے	ظالم (جمع)

چاہو اطمینان سے، اور نہ قریب جانا اس درخت کے (ورنہ) تم ہو جاؤ گے ظالموں میں سے۔

۳۵ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ تَاكِيْدٌ لِلضَّمِيْرِ الْمُسْتَتِرِ لِيَعْطِفَ عَلَيْهِ وَزَوْجُكَ حَوَّاءُ بِالْمَدِّ وَكَانَ خَلَقَهَا مِنْ ضِلْعِهِ الْاَيْسَرِ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا اَكْلًا رَغَدًا وَاسِعًا لَا حَجَرَ فِيْهِ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ بِالْاَكْلِ مِنْهَا وَهِيَ الْحِنْطَةُ اَوِ الْكَرْمُ اَوْ غَيْرُهُمَا فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ الْعَاصِيْنَ۔

ترجمہ

۳۵ اور ہم نے کہا اے آدم تو اور تیری بیوی حوار (یہ لفظ مد کے ساتھ ہے۔ حوار آدم کی بائیں پسلی سے پیدا ہوئی ہیں) جنت میں رہو اور کھاؤ جنت سے فراغت کے ساتھ بغیر روک ٹوک کے جہاں چاہو اور اس گیہوں یا انگور کے درخت کے پاس نہ جاؤ کہ ہو جاؤ گے تم نافرمان۔

تشریح

۳۵ زمین پر بھیجنے سے پہلے جنت میں آدم و حوا کی آزمائش | حضرت آدمؑ کی پیدائش کے بعد اللہ نے ان ہی سے ان کا جوڑا حوا کو بنایا وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا (سورۃ النساء-۱) برائے خلافت زمین پر بھیجنے سے پہلے ان کو امتحان کی غرض سے جنت میں رکھا گیا تاکہ ان کے رجحانات کی آزمائش ہو جائے اور یہ معلوم ہو جائے کہ شیطانی ترغیبات کے مقابلہ میں یہ دونوں کہاں تک حکم کی پیروی پر قائم رہتے ہیں —— اس آزمائش کے لئے ایک درخت چن لیا گیا کہ اس کے قریب بھی مت پھٹکنا اور اس کا انجام بھی بتا دیا گیا کہ ایسا کرو گے تو ہماری نظروں میں تم ظالم قرار پاؤ گے۔

وہ درخت کونسا تھا یہ بحث غیر ضروری ہے اس لئے اللہ نے درخت کے نام اور خاصیت کا کوئی ذکر نہیں فرمایا، منع کرنے کی وجہ یہ نہ تھی کہ درخت کی خاصیت میں کوئی ایسی خرابی تھی جس سے ان کو کوئی نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا۔ منع کرنے کی وجہ صرف امتحان تھا امتحان گاہ جنت کو بنایا گیا تاکہ یہ بات ذہن نشین ہو جائے کہ تمہارے مرتبہ انسانیت کے لحاظ سے موزوں ترین مقام جنت ہے لیکن اگر اللہ کی فرمانبرداری کے راستے سے ہٹ گئے تو جس طرح ابتداء میں جنت سے محروم ہو گئے آخر میں بھی محروم رہ جاؤ گے۔ اس فردوس گمشدہ میں دوبارہ واپسی کے لئے تمہیں آزمائش سے گذرنا ہوگا اور کامیاب ہو کر واپس آؤ گے تو پھر یہی جنت تمہاری منتظر ہے۔

"ظلم" اصل میں حق تلفی کو کہتے ہیں، حق تلف کرنے والا ظالم ہے —— نافرمانی کرنا تین بڑے حق تلف کرنا ہے۔ اللہ کا حق، کیونکہ وہ فرمانبرداری کا مستحق ہے۔ ان چیزوں کا حق جن کو نافرمانی میں استعمال کیا۔ خود اپنا حق، اپنی ذات کا حق یہ ہے کہ اسکو تباہی و بربادی سے بچائے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۖ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ

فَاَزَلَّهُمَا	الشَّيْطٰنُ	عَنْهَا	فَاَخْرَجَهُمَا	مِمَّا	كَانَا فِيْهِ	وَقُلْنَا	اهْبِطُوْا	بَعْضُكُمْ
پھر ان دونوں کو پھسلایا	شیطان	اس سے	پھر انھیں نکلوا دیا	سے جو	وہ تھے اس میں	اور ہم نے کہا	تم اتر جاؤ	تمھارے بعض

پھر شیطان نے ان دونوں کو پھسلایا اس سے پھر انھیں نکلوا دیا اس جگہ سے جہاں وہ تھے ، اور ہم نے کہا تم اتر جاؤ تمھارے بعض

لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۳۶﴾

لِبَعْضٍ	عَدُوٌّ	وَلَكُمْ	فِى	الْاَرْضِ	مُسْتَقَرٌّ	وَمَتَاعٌ	اِلٰى	حِيْنٍ
بعض کے	دشمن	اور تمھارے لئے	میں	زمین	ٹھکانہ	اور سامان	تک	وقت

بعض کے دشمن ہیں اور تمھارے لئے زمین ٹھکانہ ہے اور ایک وقت تک سامانِ (زیست) ہے

(۳۶) فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ اِبْلِيْسُ اَذْهَبَهُمَا وَفِىْ
قِرَاْءَةٍ فَاَزَالَهُمَا نَحَّاهُمَا عَنْهَا اَىِ الْجَنَّةِ بِاَنْ
قَالَ لَهُمَا هَلْ اَدُلُّكُمَا عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَقَاسَمَهُمَا
بِاللّٰهِ اِنَّهُ لَهُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ فَاَكَلَا مِنْهَا
فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۚ مِنَ النَّعِيْمِ
وَقُلْنَا اهْبِطُوْا اِلَى الْاَرْضِ اَىْ اَنْتُمَا بِمَا
اشْتَمَلْتُمَا عَلَيْهِ مِنْ ذُرِّيَّتِكُمَا بَعْضُكُمْ
بَعْضُ الذُّرِّيَّةِ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ مِنْ ظُلْمِ بَعْضِهِمْ
بَعْضًا وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ مَوْضِعُ قَرَارٍ وَّمَتَاعٌ
مَا تَمَتَّعُوْنَ بِهٖ مِنْ نَبَاتِهَا اِلٰى حِيْنٍ ۝ وَقْتَ انْقِضَاءِ اٰجَالِكُمْ

ترجمہ

(۳۶) سو شیطان نے انکو جنت سے نکالا اور دور کیا یہ کہکر کہ میں تم کو پتہ بتا دیتا ہوں ہمیشگی کے درخت کا اور قسم کھائی کہ میں تمھارا خیر خواہ ہوں. سو انھوں نے کھالیا اور شیطان نے ان کو اس نعمت سے کہ جس میں وہ آرام سے تھے نکالا اور کہا ہم نے کہ تم مع اپنی اولاد کے جنت سے نکلو بعض تمھارا بعض کا دشمن ہوگا اور ظلم کریگا اور تمھارے لئے زمین میں ٹھہرنے کی جگہ اور مدۃ العمر اس کی پیداوار سے فائدہ اٹھانا ہے۔

تشریح

(۳۶) شیطان بہکاتا کسطرح ہے | فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ الخ اَزَلَّهُمَا تثنیہ کا صیغہ ہے یعنی شیطان نے آدم اور حوا دونوں کو بہکایا ــــ شیطان کس طرح بہکاتا ہے ــــ اس کا ہمارے نفس کے ساتھ ربط کس نوعیت کا ہے؟ انسان کی فطرت یعنی ساخت اور بناوٹ ــــ انسان کی صلاحیتیں اور قوتیں جو اسکی ساخت میں موجود ہیں دو طرح کی ہیں ایک تو اس کی فطرت بحیثیت مجموعی جو پوری نوع انسانی میں پائی جاتی ہے ــــ ایک فطرت ہر ہر انسانی فرد کی جدا جدا بھی ہے جس سے ہر انسان کی الگ ایک مستقل شخصیت وانفرادیت کی تشکیل ہوتی ہے ــــ انسانی فطرت میں وہ قوتیں اور صلاحیتیں موجود ہیں جنکو استعمال کر کے اپنے آپ کو درست کرنے یا اپنے آپ کو بگاڑنے اور دوسروں کے مفید یا مضر اثرات قبول کرنے یا رد کرنے کی قدرت انسان کو حاصل ہوتی ہے ــــ وہ اپنی قوت فکر وفہم، قوت تمیز اور قوت ارادی سے کام لیکر کسی چیز کو قبول یا رد کرتا ہے۔ شیطان کو یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ ہمارے جسم پر قبضہ کر کے بالجبر کوئی کام کرائے البتہ جس وقت ہم اپنے اندر ایک کشمکش میں مبتلا ہوتے ہیں اور خیر و شر میں سے کسی ایک کے انتخاب کا فیصلہ نہیں کر پاتے تو کوئی بعید نہیں کہ شیطان اپنی قوت متخیلہ کے ذریعے غیر محسوس خارجی مؤثر کے طور پر ہمارے رجحانات شر کو تقویت پہنچا سکے. ہمارے داخلی عوامل کے ساتھ یہ خارجی مؤثر ہوتا ہے جسکو بہکانا کہتے ہیں. قرآن کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بہکانے اور پھسلانے کا عمل آدم وحوا دونوں کے ساتھ ہوا.

آخر حکم ہوا کہ اب تم سب یعنی آدم وحوا اور شیطان یہاں سے اترو. تم اور تمھاری اولاد مقررہ وقت تک زمین پر رہیگی، سامان زیست وہیں سے ملیگا. شیطان تمھارا دشمن ہے کہ تمھیں بہکانے کی کوشش کرتا رہیگا اور تم شیطان کے دشمن ہو کہ تمھاری انسانیت شیطان سے دشمنی کا ہی تقاضا کرتی ہے ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿٣٧﴾ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ

فَتَلَقّٰٓى	اٰدَمُ	مِنْ	رَّبِّهٖ	كَلِمٰتٍ	فَتَابَ	عَلَيْهِ	اِنَّهٗ	هُوَ	التَّوَّابُ	الرَّحِيْمُ	قُلْنَا	اهْبِطُوْا	مِنْهَا	جَمِيْعًا
پھر حاصل کرلئے	آدمؑ	سے	اپنا رب	کچھ کلمے	پھر اسنے توبہ قبول کی	اسکی	بیشک	وہ	توبہ قبول کرنے والا	رحم کرنے والا	ہم نے کہا	تم اتر جاؤ	یہاں سے	سب

پھر آدم نے حاصل کرلئے اپنے رب سے کچھ کلمے پھر اس نے توبہ قبول کی اس کی بیشک وہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ ہم نے کہا تم سب یہاں

فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٨﴾

فَاِمَّا	يَاْتِيَنَّكُمْ	مِّنِّىْ	هُدًى	فَمَنْ	تَبِعَ	هُدَاىَ	فَلَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَلَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ
پس جب	تمھیں پہنچے	میری طرف سے	کوئی ہدایت	سو جو	چلا	میری ہدایت	تو نہ	کوئی خوف	ان پر	اور نہ	وہ	غمگین ہوں گے ۔

سے اتر جاؤ، پس جب تمھیں میری طرف سے کوئی ہدایت پہنچے، سو جو چلا میری ہدایت پر، نہ اس پر کوئی خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے ۔

ترجمہ

٣٧ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ اَلْهَمَهٗ اِيَّاهَا
وَفِىْ قِرَاءَةٍ بِنَصْبِ اٰدَمَ وَرَفْعِ كَلِمَاتٍ اَىْ جَاءَتْهُ
وَهِىَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا الْاٰيَةَ فَدَعَا بِهَا فَتَابَ
عَلَيْهِ ؕ قَبِلَ تَوْبَتَهٗ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ عَلٰى
عِبَادِهِ الرَّحِيْمُ ۝ بِهِمْ

(٣٧) پھر آدم نے اپنے رب سے چند کلمہ سیکھ لئے حق تعالیٰ نے آدم کے دل میں انکو ڈالدیا وہ کلمات جو آدم کو حاصل ہوئے اور اس نے انکے ساتھ دعا کی یہ تھے رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا آخر تک سو اللہ نے انکی توبہ قبول کی وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان پر رحمت کرتا ہے

٣٨ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا مِنَ الْجَنَّةِ جَمِيْعًا ۚ كَرَّرَهٗ
لِيَعْطِفَ عَلَيْهِ فَاِمَّا فِيْهِ اِدْغَامُ نُوْنِ اِنِ الشَّرْطِيَّةِ
فِىْ مَا الْمَزِيْدَةِ يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى كِتَابٌ وَّ
رَسُوْلٌ فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ اَىْ اٰمَنَ بِىْ وَعَمِلَ
بِطَاعَتِىْ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ فِى
الْاٰخِرَةِ بِاَنْ يَّدْخُلُوا الْجَنَّةَ

(٣٨) ہم نے کہا اترو جنت سے سب (اس کو پھر بیان کیا تاکہ اگلی آیت کا اس پر عطف آجائے۔ اِمَّا میں نون کا ادغام مَا میں ہوا ہے) پس اگر آوے تمھارے پاس میری طرف سے کتاب اور پیغمبر تو جو مجھ پر ایمان لاوے اور میری بندگی کرے ان پر کچھ ڈر نہیں اور وہ بلا رنج و غم جنت میں رہیں گے ۔

تشریح

(٣٧) آدم کی توبہ قبول ہوئی۔ آدم کو جب اپنے قصور کا احساس ہوا تو انہیں معافی کے لئے الفاظ نہ ملتے تھے اللہ نے انکے حال پر رحم فرماکر وہ الفاظ بتادئے جن سے وہ خطا بخشی کے لئے دعا کرسکتے تھے۔ فَتَابَ عَلَيْهِ الخ توبہ کے معنی رجوع کرنے اور پلٹنے کے ہیں۔ بندے کیطرف سے توبہ کے معنی یہ ہیں کہ وہ سرکشی سے باز آکر طریق بندگی کی طرف پلٹ آیا اور توبہ کی نسبت اللہ کیطرف ہو تو مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے شرمسار غلام کیطرف رحمت کے ساتھ متوجہ ہوا اور پھر نظر عنایت مائل ہوگئی اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔ قرآن کے الفاظ اس نظریہ کی تردید کرتے ہیں کہ گناہ کی سزا گناہ کا طبعی نتیجہ ہے جو انسان کو بھگتنی ہوگی بلکہ جزا اور سزا خالص اللہ کے اختیار میں ہے۔ البتہ اسکی رحمت اسکی حکمت کے ساتھ ہم رشتہ ہے اور معافی کا انعام اس کے عدل و انصاف کے خلاف نہیں ہے بڑے سے بڑے مجرم کے لئے مایوسی اور ناامیدی کا کوئی موقعہ نہیں ہے ۔

(٣٨) دارالامتحان کیطرف روانگی۔ حضرت آدم کی توبہ قبول ہوگئی، گناہ کا داغ انکے دامن سے دھل گیا، نہ یہ داغ انکے دامن پر رہا اور نہ انکی نسل کے دامن پر کہ کسی کفارے کی ضرورت پیش آئے صرف یہی نہیں کہ حضرت آدم کی توبہ قبول ہوئی بلکہ اسکے بعد انکو نبوت سے بھی سرفراز فرمایا گیا تاکہ وہ اپنی نسل کو سیدھا راستہ بتاکر جائیں۔ قبول توبہ کا یہ مقتضیٰ نہ تھا کہ آدم کو جنت میں ہی رہنے دیا جائے۔ انکو زمین کی خلافت دیگئی تھی، زمین انکے لئے دارالعذاب نہ تھی بلکہ انکی نسل کیلئے دارالامتحان تھی اور اس امتحان میں کامیاب ہونیوالوں کیلئے پھر وہی جنت گم گشتہ تھی۔ يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى معلوم ہوا کہ انسان اللہ کی ہدایت اور رہنمائی سے بے نیاز نہیں ہوسکتا اور اس کے بغیر اپنا مقصد وجود پورا نہیں کرسکتا۔ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ کسی واقعہ کے پیش آنے سے پہلے جو اندیشے کا احساس ہوتا ہے اسے خوف کہتے ہیں اور واقعہ کے بعد جو رنج و غم کا احساس ہوتا ہے اسے حزن کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ جو لوگ ہماری ہدایت کی پیروی کرینگے انکے لئے اس اندیشہ کی گنجائش نہیں ہے کہ نتیجہ کیا ہوگا اور نہ بعد میں وہ غمگین و محزون ہونگے کیونکہ اس ہدایت کی پیروی کا جو نتیجہ سامنے آئیگا وہ بھی بالکل ٹھیک ہوگا اسلئے بیفکر ہوکر اس ہدایت کی پیروی کریں۔ آخرت میں ایسے لوگ ہر رنج و غم سے بیفکر ہونگے اور جو خوف ہوگا وہ جرم کا خوف نہ ہوگا بلکہ ہیبت سلطانی ہوگی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

وَ الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَآ	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ
اور جن لوگوں نے	کفر کیا	اور	جھٹلایا	ہماری آیات	وہی	والے

اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی دوزخ والے

النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾

النَّارِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ
دوزخ	وہ	اس میں	ہمیشہ رہیں گے

ہیں، وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

ترجمہ

(۳۹) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ
كُتُبُنَا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾ مَاكِثُوْنَ
اَبَدًا لَا يَفْنُوْنَ وَلَا يُخْرَجُوْنَ

(۳۹) اور جنھوں نے کفر کیا اور میری کتابوں کو جھٹلایا وہی ہیں دوزخی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے نہ مریں گے نہ نکالے جاویں گے۔

تشریح

(۳۹) بندہ اور خلیفہ دونوں حیثیتوں کا تقاضا اللہ کی ہدایت پر عمل پیرا ہونا | اور جو لوگ اللہ کے رسولوں اور کتابوں کو ماننے سے انکار کریں گے اور ان کو جھٹلائیں گے تو ان کا انجام دوزخ ہوگا جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں سے نکل سکیں گے اور نہ موت ہی آئے گی۔ "مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے۔"

اٰیات، آیت کی جمع ہے جس کے معنی نشان اور علامت کے ہیں، کہیں آیت کے معنی صرف نشانی اور علامت کے آتے ہیں، آثارِ کائنات کو بھی آیت کہا گیا ہے کیونکہ وہ بھی انسان کی اپنے خالق کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ معجزات کو بھی آیت کہا گیا ہے کیونکہ وہ رسول کے سچے ہونے کی دلیل ہوتے ہیں۔ قرآن کے جملوں کو بھی آیت کہا گیا ہے وہ بھی حق و صداقت کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔

قرآن مجید کی دو ٹوک دعوت یہ ہے کہ انسان کا کام خود اپنا راستہ تجویز کرنا نہیں ہے۔ اللہ کا بندہ ہونا اور اللہ کا خلیفہ ہونا ان دونوں حیثیتوں سے اس پر لازم ہے کہ وہ اس راستے کی پیروی کرے جو اس کا رب اس کے لئے تجویز کرے۔ رب کی رضا کا راستہ معلوم ہونے کی دو ہی صورتیں ہیں۔ براہ راست یا کسی ذریعے سے اس کے سوا کوئی تیسری صورت نہیں ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

يٰبَنِيٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِيَ الَّتِيٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَاَوۡفُوۡا

يٰبَنِيٓ	اِسۡرَآءِيۡلَ	اذۡكُرُوۡا	نِعۡمَتِيَ	الَّتِيٓ	اَنۡعَمۡتُ	عَلَيۡكُمۡ	وَاَوۡفُوۡا
اے اولاد	یعقوب	تم یاد کرو	میری نعمت	جو	میں نے بخشی	تمھیں	اور پورا کرو

اے بنی اسرائیل (اولادِ یعقوب) میری نعمت یاد کرو، جو میں نے تمھیں بخشی اور پورا کرو

بِعَهۡدِيٓ اُوۡفِ بِعَهۡدِكُمۡ وَاِيَّايَ فَارۡهَبُوۡنِ ﴿۴۰﴾

بِعَهۡدِيٓ	اُوۡفِ	بِعَهۡدِكُمۡ	وَ	اِيَّايَ	فَارۡهَبُوۡنِ
میرا وعدہ	میں پورا کروں گا	تمہارا وعدہ	اور	مجھ ہی سے	ڈرو

میرا وعدہ، میں تمہارا وعدہ پورا کروں گا اور مجھ ہی سے ڈرو

(۴۰) يٰبَنِيٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اَوۡلَادَ يَعۡقُوۡبَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِيَ الَّتِيٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ اَيۡ عَلٰى اٰبَآءِكُمۡ مِنَ الۡاِنۡجَآءِ مِنۡ فِرۡعَوۡنَ وَفَلۡقِ الۡبَحۡرِ وَتَظۡلِيۡلِ الۡغَمَامِ وَغَيۡرِ ذٰلِكَ بِاَنۡ تَشۡكُرُوۡهَا بِطَاعَتِيۡ وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِيٓ الَّذِيۡ عَهِدۡتُهٗ اِلَيۡكُمۡ مِنَ الۡاِيۡمَانِ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اُوۡفِ بِعَهۡدِكُمۡ الَّذِيۡ عَهِدۡتُّ اِلَيۡكُمۡ مِنَ الثَّوَابِ عَلَيۡهِ بِدُخُوۡلِ الۡجَنَّةِ وَاِيَّايَ فَارۡهَبُوۡنِ ○ خَافُوۡنِ فِيۡ تَرۡكِ الۡوَفَآءِ بِهٖ دُوۡنَ غَيۡرِيۡ۔

ترجمہ

(۴۰) يٰبَنِيٓ اِسۡرَآءِيۡلَ الخ اے یعقوب کی اولاد یاد کرو میری ان نعمتوں کو جو میں نے تمھارے باپ دادوں پر کی فرعون سے بچایا، دریا میں راستہ نکالا، ابر کا سایہ کیا اور سوا اس کے سب نعمتوں کا شکر کرو اس طرح کہ میری عبادت کرو اور جو میں نے تم سے وعدہ لیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اسکو پورا کرو کہ میں اس وعدے کو پورا کروں جو تم سے کیا داخل کرنے جنت کا اور مجھی سے ڈرو وعدے کے توڑنے میں۔

تشریح

(۴۰) بنی اسرائیل کو رہنمائی کا منصب دیا گیا تھا | آیت ۲۱ يٰاَيُّهَا النَّاسُ کے ذریعہ عام انسانوں کو خطاب کیا گیا اور دو حیثیتوں سے تمام انسانوں کو بندگیٔ رب کی دعوت دی گئی۔ ایک اللہ کا بندہ ہونے کی حیثیت سے دوسرے اللہ کا خلیفہ ہونے کی حیثیت سے۔ اب خطاب کا رُخ بنی اسرائیل کی طرف ہے۔ "اسرائیل" جس کے لفظی معنی ہیں "اللہ کا بندہ" حضرت ابراہیم کے پوتے اور حضرت اسحاق کے صاحبزادے حضرت یعقوب کا لقب تھا اور یہ لقب انکو اللہ نے عطا فرمایا تھا۔ انکی نسل کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔ حضرت یعقوب سے لیکر حضرت عیسیٰ تک چار ہزار نبی اس نسل میں مبعوث ہو چکے تھے نسل انسانی پر عمومی انعامات کے تذکرے کے بعد بنی اسرائیل پر کئے گئے خصوصی انعامات انکو یاد دلائے جا رہے ہیں۔ بنی اسرائیل پر اللہ کا سب سے بڑا انعام اور فضل یہ تھا کہ انکو دنیا کی امامت اور رہنمائی کے شرف سے نوازا گیا تھا، اس نعمت کے شکر کا تقاضا یہ تھا کہ وہ اس عہد اور وعدے کو یاد رکھیں جو انھوں نے ایمان، عمل صالح اور حضرت موسیٰ اور ان کے بعد تمام پیغمبروں کی تصدیق کرنے کی صورت میں کیا تھا اور اللہ کا وعدہ یہ تھا کہ اگر تم اس عہد پر قائم رہے تو دنیا اور دین میں سرخرو رہو گے مگر بنی اسرائیل اس وعدے کو فراموش کر بیٹھے اور دنیا طلبی میں لگ گئے، جو وقت تمام عرب کی نظریں ان پر لگی ہوئی تھیں کہ پیغمبروں کے یہ وارث سب سے آگے بڑھکر خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کریں گے اور دین کی اس دعوت کو تھامیں گے وہ اپنی بڑائی کے ختم ہونے اور دنیا کے نقصان کے غم میں پھنس کر رہ گئے جنھیں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہونا چاہیئے تھا وہ دنیاوی منافع کے کھو جانے کے ڈر میں مبتلا ہو گئے۔

○ خاص طور پر بنی اسرائیل کو خطاب کرنے کا ایک منشا تو یہ ہے کہ ان پیغمبروں کی امتوں میں جو صالح عنصر ہے وہ دعوتِ اسلامی کی حقیقت کو سمجھ لے اور اسکو قبول کرے اور انمیں جو بگاڑ پیدا ہوا ہے اسکی اصلاح ہو سکے۔ دوسرا منشا یہ ہے کہ بنی اسرائیل پر حجت تمام ہو جائے اور انکی دینی اور اخلاقی حالت کھول کر رکھ دی جائے تاکہ دوسرے لوگ دیکھ لیں کہ جنکی طرف تمھاری نظریں لگی ہوئی ہیں وہ خود پستی کے کس مقام پر پہنچ چکے ہیں۔ تیسرے امت محمدیہ سمجھ لے کہ وہ کیا غلطیاں ہیں جنکی وجہ سے بنی اسرائیل اس پستی کے گڑھے میں گر گئے اور یہ امت ان غلطیوں سے بچی رہے۔ جن جن راستوں سے بگاڑ آیا ان کی واضح نشاندہی ہو جائے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ

وَ اٰمِنُوْا	بِمَآ	اَنْزَلْتُ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	مَعَكُمْ	وَلَا	تَكُوْنُوْٓا	اَوَّلَ	كَافِرٍ	بِهٖ
اور تم ایمان لاؤ	اس پر جو	میں نے نازل کیا	تصدیق کرنیوالا	اسکی جو	تمہارے پاس	اور نہ	ہو جاؤ	پہلے	کافر	اسکے
اوراس پرایمان لاؤ جو میں نے نازل کیا، اسکی تصدیق کرنے والا جو تمہارے پاس ہے، اور اس کے پہلے کافر نہ ہو جاؤ										

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ز وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾

وَ	لَا تَشْتَرُوْا	بِاٰيٰتِيْ	ثَمَنًا	قَلِيْلًا	وَّ اِيَّايَ	فَاتَّقُوْنِ	
اور	عوض نہ لو	میری آیات	قیمت	تھوڑی	اور مجھ ہی سے	ڈرو	
اور میری آیات کے عوض تھوڑی قیمت نہ لو اور مجھ ہی سے ڈرو							

(۴۱) وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِنَ التَّوْرٰىةِ بِمُوَافَقَتِهٖ لَهٗ فِي التَّوْحِيْدِ وَالنُّبُوَّةِ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ لِاَنَّ خَلْفَكُمْ تَبَعٌ لَكُمْ فَاِثْمُهُمْ عَلَيْكُمْ وَلَا تَشْتَرُوْا تَسْتَبْدِلُوْا بِاٰيٰتِيْ الَّتِيْ فِيْ كِتَابِكُمْ مِنْ نَعْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَنًا قَلِيْلًا عِوَضًا يَسِيْرًا مِنَ الدُّنْيَا اَيْ لَا تَكْتُمُوْهَا خَوْفَ فَوَاتِ مَا تَاْخُذُوْنَهٗ مِنْ سُفْلَتِكُمْ وَاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ خَافُوْنِ فِيْ ذٰلِكَ دُوْنَ غَيْرِيْ۔

ترجمہ

(۴۱) اور قرآن جو میں نے اتارا اس پر ایمان لاؤ جو تمھاری توراۃ کے موافق ہے بیان توحید و رسالت میں۔ اور اسکی تصدیق کرتا ہے۔ اہل کتاب سے پہلے تم ہی کافر نہ ہو کہ پچھلے تمھاری پیروی کریں گے تو ان کا گناہ بھی تمھاری گردن پر رہیگا اور صفت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جو تمھاری کتاب میں میری نشانی ہے اس کو دنیا کے تھوڑے عوض سے نہ بدلو اور اس خوف سے اس کو نہ چھپاؤ کہ جو تم کمینوں سے لیتے ہو وہ نہ ملے گا

اور اس بارے میں مجھ سے ڈرو

تشریح

(۴۱) اللہ کی تمام کتابوں کی دعوت ایک ہے | قرآن مجید پچھلی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے تکذیب نہیں کرتا ــــــ بنیادی عقائد جن پر دین کی تعمیر ہوتی ہے ایک ہیں ــــــ بعض جزوی احکام کی تبدیلی تصدیق کے خلاف نہیں ہے۔ اس لئے بنی اسرائیل کو تو سب سے پہلے اس کتاب کی اور پیغمبر کی تصدیق کرنی چاہیئے تھی۔ مگر وہ سب سے آگے بڑھ کر اس کے منکر بن گئے۔ کیوں؟ صرف تھوڑے سے دنیوی فائدے کے لئے جو چاہے کتنا بھی ہو آخرت کے دائمی نفع کے مقابلے میں حقیر ہی ہے ــــــ مشرکین کا انکار لاعلمی اور بے خبری کے سبب تھا اور بنی اسرائیل کا انکار دیدہ و دانستہ ــــــ دیدہ و دانستہ انکار زیادہ سخت بات ہے جس کی سخت سزا سے بچو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۴۲﴾ وَأَقِيمُوا

وَلَا	تَلْبِسُوا	الْحَقَّ	بِالْبَاطِلِ	وَتَكْتُمُوا	الْحَقَّ	وَأَنْتُمْ	تَعْلَمُونَ	وَأَقِيمُوا
اور نہ	ملاؤ	حق	باطل سے	اور (نہ) چھپاؤ	حق	جبکہ تم	جانتے ہو۔	اور قائم کرو

اور نہ ملاؤ حق کو باطل سے اور حق کو نہ چھپاؤ جبکہ تم جانتے ہو۔ اور تم قائم کرو

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِينَ ﴿۴۳﴾

الصَّلٰوةَ	وَاٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	ارْكَعُوا	مَعَ	الرّٰكِعِينَ
نماز	اور ادا کرو	زکوٰۃ	اور	رکوع کرو	ساتھ	رکوع کرنے والے

نماز اور ادا کرو زکوٰۃ اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ

ترجمہ

(۴۲) وَلَا تَلْبِسُوا تخلطوا الْحَقَّ الَّذِي أَنْزَلْتُ عَلَيْكُمْ بِالْبَاطِلِ الَّذِي تفترونه وَلَا تَكْتُمُوا الْحَقَّ نعت محمد صلى الله عليه وسلم وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○ انه حق

(۴۲) وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ الخ اور نہ ملاؤ حق الامر کو جو میں نے اتارا جھوٹی باتوں سے جو تم نے بنالیں اور نعتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ چھپاؤ جان بوجھ کر۔

(۴۳) وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِينَ ○ صلوا مع المصلين محمد واصحابه صلى الله عليه وسلم ونزل في علمائهم وقد كانوا يقولون لاقربائهم المسلمين اثبتوا على دين محمد فانه حق

(۴۳) اور نماز کو پوری طرح ادا کرو اور زکوٰۃ دو اور نماز پڑھو ہمراہ نمازیوں کے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے اصحاب کے۔ علماء یہود کے بارے میں نازل ہوئی کہ وہ اپنے رشتہ داروں کو جو مسلمان تھے کہتے تھے کہ دینِ محمد حق ہے اس پر جمے رہو۔

تشریح

(۴۲) **یہودیوں کی چالاکی** عرب کے لوگ عام طور پر ان پڑھ تھے، یہودیوں میں تعلیم کا چرچا زیادہ تھا اور اہل عرب پر ان کا علمی رعب بھی تھا خاص طور پر مدینہ اور اس کے آس پاس یہودی قبیلوں کی آبادیاں تھیں جن سے اہل مدینہ متاثر تھے۔ جب یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی دعوت کے متعلق ان لوگوں سے دریافت کرتے تو یہ اس طرح حق پر باطل کا رنگ چڑھا کر پیش کرتے کہ پیغمبر اور پیغمبر اسلام کے متعلق ان کے دل میں وسوسے اور شبہات پیدا ہو جائیں اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ پیغمبر برحق خاتم الانبیاء ہیں اور انکی تعلیم حق ہے اس بات کو چھپاتے تھے۔

(۴۳) **یہ تعلیم وہی ہے جو حضرت موسیٰؑ کی تھی** توحید، رسالت اور آخرت کی اس سچی تعلیم کو جو وہی تعلیم ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام وغیرہ کی تھی تمہیں آگے بڑھ کر قبول کرنا چاہیئے۔ ایمان کی دولت حاصل کر کے تمہیں اپنی عملی زندگی ایمانی اصولوں پر ڈھالنی چاہیئے۔ جانی اور مالی عبادت میں مشغول ہونا چاہیئے، نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کرنی چاہیئے اور اللہ کے سامنے جھکنے والوں کے ساتھ جھک جانا چاہیئے۔ مگر قوم یہود میں نہ صرف یہ کہ نماز کا نظام درہم برہم ہو چکا تھا بلکہ انفرادی نماز سے بھی اکثریت غافل تھی، زکوٰۃ دینے کے بجائے سود کھانے لگے تھے اور اس طرح زندگی کے دوسرے شعبوں میں اللہ کی اطاعت سے غافل تھے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَتَامُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا

اَتَامُرُوْنَ	النَّاسَ	بِالْبِرِّ	وَتَنْسَوْنَ	اَنْفُسَكُمْ	وَ اَنْتُمْ	تَتْلُوْنَ	الْكِتٰبَ	اَفَلَا
کیا تم حکم دیتے ہو	لوگ	نیکی کا	اور تم بھول جاتے ہو	اپنے آپ	حالانکہ تم	پڑھتے ہو	کتاب	کیا پھر نہیں

کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو؟ حالانکہ تم پڑھتے ہو کتاب۔ کیا پھر تم

تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴿۴۵﴾

تَعْقِلُوْنَ	وَ	اسْتَعِيْنُوْا	بِالصَّبْرِ	وَالصَّلٰوةِ	وَاِنَّهَا	لَكَبِيْرَةٌ	اِلَّا	عَلَى	الْخٰشِعِيْنَ
تم سمجھتے	اور	تم مدد حاصل کرو	صبر سے	اور نماز	اور وہ	بڑی (دشوار)	مگر	پر	عاجزی کرنے والے

سمجھتے نہیں؟ اور تم مدد حاصل کرو صبر اور نماز سے اور وہ بڑی (دشوار) ہے مگر عاجزی کرنے والوں پر (نہیں)

(۴۴) اَتَامُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ بِالْاِيْمَانِ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ تَتْرُكُوْنَهَا فَلَا تَامُرُوْنَهَا بِهٖ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ التَّوْرٰةَ وَفِيْهِ الْوَعِيْدُ عَلٰى مُخَالَفَةِ الْقَوْلِ الْعَمَلَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ سُوْءَ فِعْلِكُمْ فَتَرْجِعُوْنَ فَجُمْلَةُ النِّسْيَانِ مَحَلُّ الْاِسْتِفْهَامِ الْاِنْكَارِيْ

(۴۵) وَاسْتَعِيْنُوْا اُطْلُبُوا الْمَعُوْنَةَ عَلٰى اُمُوْرِكُمْ بِالصَّبْرِ الْحَبْسِ لِلنَّفْسِ عَلٰى مَا تَكْرَهُ وَالصَّلٰوةِ اَفْرَدَهَا بِالذِّكْرِ تَعْظِيْمًا لِشَانِهَا وَفِي الْحَدِيْثِ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَزَنَهٗ اَمْرٌ بَادَرَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَقِيْلَ الْخِطَابُ لِلْيَهُوْدِ لَمَّا عَاقَهُمْ عَنِ الْاِيْمَانِ الشَّرَهُ وَحُبُّ الرِّيَاسَةِ فَاُمِرُوْا بِالصَّبْرِ وَهُوَ الصَّوْمُ لِاَنَّهٗ يَكْسِرُ الشَّهْوَةَ وَالصَّلٰوةِ لِاَنَّهَا تُوْرِثُ الْخُشُوْعَ وَتَنْفِي الْكِبْرَ وَاِنَّهَا اَيِ الصَّلٰوةِ لَكَبِيْرَةٌ ثَقِيْلَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ السَّاكِنِيْنَ اِلَى الطَّاعَةِ

ترجمہ

(۴۴) اَتَامُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ الخ کیا تم اور لوگوں کو ایمان کا حکم کرتے ہو اور اپنی جانوں کو نہیں کرتے بھولے جاتے ہو حالانکہ تم توراۃ پڑھتے ہو اور اسمیں ڈرایا ہے اس سے کہ کہنے کے موافق عمل نہ ہو۔ کیا تم اپنے انجام بد کو نہیں سمجھتے کہ اس سے لوٹو۔ (استفہام انکاری کا محل جملہ "وتنسونہ الخ" ہے

(۴۵) اور اپنے کاموں میں مدد چاہو نفس کو خواہش سے روکنے اور نماز ادا کرنے سے۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی امر اہم پیش آتا نماز کی طرف جلدی کرتے۔ اور بعض نے کہا خطاب اس آیت میں یہود کو ہے جب ان کو حرص اور محبت ریاست نے ایمان سے روکا تو روزہ اور نماز کا حکم کئے گئے کہ روزہ شہوت کو کھوتا ہے اور نماز سے انکسار و عاجزی پیدا ہوتی ہے تکبر زائل ہوتا ہے اور البتہ نماز بھاری ہے انھیں کو آسان ہے جو عبادت سے آرام پکڑتے ہیں۔

تشریح

(۴۴) توراۃ قول و عمل میں یکسانیت کی تعلیم دیتی ہے | توراۃ میں بھی یہ تنبیہ موجود تھی کہ قول اور عمل میں موافقت ہونی چاہیئے مگر علمائے یہود زبانی نصیحتیں تو خوب کرتے تھے مگر ان کا عمل اپنے قول کے مطابق نہ تھا۔ واعظ کے قول اور عمل میں مطابقت ہونی چاہیئے مگر سننے والے کا کام یہ ہے کہ اچھی بات کو قبول کرلے چاہے کہنے والا خود اس پر عامل نہ ہو

(۴۵) نیکی کے راستے پر چلنے میں صبر اور نماز مددگار ہیں۔ | نیکی کے راستے پر چلنے میں دشواری کا علاج صبر اور نماز ہے۔ صبر ارادے کی پختگی اور عزم کی مضبوطی جس کے ذریعہ ایک شخص اندرونی ترغیبات اور بیرونی مشکلات کے مقابلے میں اپنے ضمیر کی آواز پر بڑھتا چلا جاتا ہے اس اخلاقی صفت کے پیدا کرنے کیلئے روزہ کا نظام قائم کیا گیا ہے۔ اندر کی طاقت کے لئے صبر اور باہر قوت پہنچانے کیلئے نماز کی پابندی کردی جس سے صفائی قلب پیدا ہوتی ہے اور بری باتوں سے روکتی ہے۔ یہ دونوں چیزیں بھاری معلوم ہوتی ہیں مگر دل میں اللہ کی محبت اور اس کا ڈر ہو تو مشکل نہیں رہتیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾ ع يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا

الَّذِيْنَ	يَظُنُّوْنَ	اَنَّهُمْ	مُلٰقُوْا	رَبِّهِمْ	وَاَنَّهُمْ	اِلَيْهِ	رٰجِعُوْنَ	يٰبَنِيْٓ	اِسْرَآءِيْلَ	اذْكُرُوْا
وہ جو	یقین رکھتے ہیں	کہ وہ	روبرو ہونیوالے	اپنے رب	اور یہ کہ وہ	اس کی طرف	لوٹنے والے	اے اولاد	یعقوب	تم یاد کرو

وہ جو یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے روبرو ہونے والے ہیں اور یہ کہ وہ اسکی طرف لوٹنے والے ہیں اے بنی اسرائیل (اولاد یعقوب) تم میری نعمت

نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ

نِعْمَتِيَ	الَّتِيْٓ	اَنْعَمْتُ	عَلَيْكُمْ	وَاَنِّيْ	فَضَّلْتُكُمْ	عَلَى	الْعٰلَمِيْنَ	وَاتَّقُوْا	يَوْمًا	لَّا تَجْزِيْ	نَفْسٌ
میری نعمت	جو	میں نے بخشی	تم پر	اور یہ کہ میں نے	تمھیں فضیلت دی	پر	زمانے والے	اور ڈرو	اس دن	نہ بدلہ بنے گا	کوئی شخص

یاد کرو جو میں نے تمھیں بخشی، اور یہ کہ میں نے تمھیں فضیلت دی زمانہ والوں پر۔ اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی

عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾

عَنْ	نَّفْسٍ	شَيْـًٔا	وَّلَا	يُقْبَلُ	مِنْهَا	شَفَاعَةٌ	وَّلَا	يُؤْخَذُ	مِنْهَا	عَدْلٌ	وَّلَا	هُمْ	يُنْصَرُوْنَ
سے	کسی	کچھ	اور نہ	قبول کیجائیگی	اس سے	کوئی سفارش	اور نہ	لیا جائیگا	اس سے	کوئی معاوضہ	اور نہ	ان	مدد کی جائے گی

کا کچھ بدلہ نہ بنے گا اور نہ اس سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی، اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

(۴۶) اَلَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ يُوْقِنُوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ
بِالْبَعْثِ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○ فِى الْاٰخِرَةِ
فَيُجَازِيْهِمْ۔

(۴۷) يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ
عَلَيْكُمْ بِالشُّكْرِ عَلَيْهَا بِطَاعَتِيْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ
اَيْ اٰبَاءَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○ عَالَمِيْ زَمَانِهِمْ

(۴۸) وَاتَّقُوْا خَافُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ فِيْهِ نَفْسٌ عَنْ
نَّفْسٍ شَيْـًٔا هُوَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُقْبَلُ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ
مِنْهَا شَفَاعَةٌ اَيْ لَيْسَ لَهَا شَفَاعَةٌ فَتُقْبَلُ فَمَا لَنَا
مِنْ شَافِعِيْنَ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ فِدَاءٌ وَّلَا
هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ يُمْنَعُوْنَ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ

ترجمہ

(۴۶) اور یقین کرتے ہیں کہ ہم زندہ ہو کر اپنے رب سے ملیں گے اور اسی کی طرف لوٹیں گے وہی ہم کو بدلہ دیگا۔

(۴۷) يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا الخ اے بنی اسرائیل یاد کرو میرے اس انعام کو جو میں نے تم پر کیا بدیں طور کہ اس کا شکر کرو میری بندگی کر کے اور میں نے بزرگی دی تمھارے باپ دادوں کو انکے زمانے کے موجودات پر۔

(۴۸) اور ڈرو اس دن سے کہ نہ کفایت کرے گا کوئی کسی کی طرف سے کچھ (وہ قیامت کا دن ہے) اور نہ قبول کی جاوے گی سفارش کسی کی (کیونکہ سفارش ہو ہی گی نہیں جو قبول ہو جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے کفار کا مقولہ (سو ہمارے لئے کوئی سفارش کرنے والے نہیں) اور نہ لیا جاویگا کسی نفس سے عوض اور نہ وہ بچائے جائیں گے عذاب الٰہی سے۔

تشریح

(۴۶) ایکدن اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے | جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور انہیں ایک دن اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے اُن کیلئے مشکلات پر صبر کرنا اور نماز کی پابندی کرنا دشوار نہیں ہے معلوم ہوا کہ آخرت کے عقیدے کا صبر اور نماز کے ساتھ تعلق ہے، اور صبر اور نماز ہمارے اخلاق کی تعمیر میں مدد دیتے ہیں۔

(۴۷) اے بنی اسرائیل میں نے تمہیں قوموں کا امام بنایا | اس وقت دنیا کی تمام قوموں میں ایک بنی اسرائیل ہی تھے جن کے پاس اللہ کا دیا ہوا علم تھا اور انہیں رہنمائی کا مقام حاصل تھا۔

(۴۸) بنی اسرائیل کے بگاڑ کا ایک سبب یہ تھا کہ وہ عمل سے غافل ہو گئے تھے | یہ بنی اسرائیل کے بگاڑ کا ایک بڑا سبب تھا کہ اپنے عمل کے بجائے اپنی نسبت اور بزرگانِ دین کے دامن سے وابستگی پر تکیہ کر بیٹھے تھے۔ ان غلط سہاروں نے انہیں عمل سے غافل کر دیا تھا ——— کوئی بھی نسبت اور وابستگی بغیر عمل کے قدر و قیمت نہیں رکھتی

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ

وَاِذْ	نَجَّيْنٰكُمْ	مِّنْ	اٰلِ	فِرْعَوْنَ	يَسُوْمُوْنَكُمْ	سُوْٓءَ	الْعَذَابِ	يُذَبِّحُوْنَ
اور جب	ہم نے تمھیں رہائی دی	سے	آلِ	فرعون	وہ تمھیں دکھ دیتے تھے	برا	عذاب	وہ ذبح کرتے تھے

اور جب ہم نے تمھیں آل فرعون سے رہائی دی ، وہ تمھیں دکھ دیتے تھے برُا عذاب۔ اور وہ تمھارے بیٹوں کو

اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۴۹﴾

اَبْنَآءَكُمْ	وَ يَسْتَحْيُوْنَ	نِسَآءَكُمْ	وَفِيْ	ذٰلِكُمْ	بَلَاۗءٌ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ	عَظِيْمٌ
تمھارے بیٹے	اور زندہ چھوڑ دیتے تھے	تمھاری عورتیں	اور میں	اس	آزمائش	سے	تمھارا رب	بڑی

ذبح کرتے تھے اور وہ تمھاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے اور اس میں تمھارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی۔

(۴۹) وَ اذْكُرُوْا اِذْ نَجَّيْنٰكُمْ اَىْ اٰبَآءَكُمْ وَالْخِطَابُ بِهٖ وَبِمَا بَعْدَهٗ لِلْمَوْجُوْدِيْنَ فِىْ زَمَنِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْبِرُوْا بِمَا اَنْعَمَ عَلٰى اٰبَآءِهِمْ تَذْكِيْرًا لَهُمْ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ لِيُؤْمِنُوْا مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ يُذِيْقُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ اَشَدَّهٗ وَالْجُمْلَةُ حَالٌ مِنْ ضَمِيْرِ نَجَّيْنٰكُمْ يُذَبِّحُوْنَ بَيَانٌ لِمَا قَبْلَهٗ اَبْنَآءَكُمُ الْمَوْلُوْدِيْنَ وَيَسْتَحْيُوْنَ يَسْتَبْقُوْنَ نِسَآءَكُمْ لِقَوْلِ بَعْضِ الْكَهَنَةِ لَهٗ اَنَّ مَوْلُوْدًا يُوْلَدُ فِىْ بَنِىْ اِسْرَآءِيْلَ يَكُوْنُ سَبَبًا لِذَهَابِ مُلْكِكَ وَفِيْ ذٰلِكُمُ الْعَذَابِ اَوِ الْاِنْجَاءِ بَلَاۗءٌ اِبْتِلَاءٌ وَاِنْعَامٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ○

ترجمہ

(۴۹) اور یاد کرو جبکہ ہم نے تمھارے باپوں کو نجات دی فرعون کے لوگوں سے۔ خطاب اس آیت کا اور اس کے مابعد کا ان لوگوں کو ہے جو ہمارے نبی صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ کے زمانے میں موجود تھے ان نعمتوں پر جو انکے باپ دادوں پر ہوئیں تاکہ وہ نعمتوں الٰہی کو یاد کرکے ایمان لادیں۔ چکھاتے تھے تمکو سخت تر عذاب (اور یہ جملہ ضمیر نجینکم سے حال واقع ہوا ہے) ذبح کرتے تھے تمھارے بیٹوں کو جو پیدا ہوتے تھے (یہ ماقبل کا بیان ہے) اور باقی رکھتے تھے تمھاری عورتوں کو (کہ فرعون کو بعض نجومیوں نے خبر دی تھی کہ ایک لڑکا بنی اسرائیل میں پیدا ہوگا جو باعث زوال ملک کا ہوگا) اور اس عذاب یا نجات دینے میں بڑی آزمائش اور عذاب تمھارے رب کا۔

تشریح

(۴۹) اے بنی اسرائیل یاد کرو کہ تمہیں کس طرح فرعون کے چنگل سے چھڑایا | ہماری نعمت میں سے اس نعمت کو یاد کرو کہ جب ہم نے تمہیں فرعونیوں کے ظلم سے چھٹکارا دلایا، جو اس خیال کی وجہ سے کہ بنی اسرائیل کا کوئی لڑکا فرعون کی حکومت کے لیے خطرہ بنے گا، تمہارے لڑکوں کو قتل کر دیتے تھے اور لڑکیوں کو خدمت کے لیے رکھ لیتے تھے، پوری قوم کے لئے یہ کتنا سخت امتحان تھا، یہ آزمائش تھی کہ مصیبت کی اس بھٹی سے سونا بنکر نکلتے ہو یا نرے کھوٹ بنکر رہ جاتے ہو اور اس کی آزمائش تھی کہ اتنی بڑی مصیبت سے نجات پاکر شکر گذار بنتے ہو یا نہیں ؟

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾

وَاِذْ	فَرَقْنَا	بِكُمُ	الْبَحْرَ	فَاَنْجَيْنٰكُمْ	وَاَغْرَقْنَآ	اٰلَ	فِرْعَوْنَ	وَ	اَنْتُمْ	تَنْظُرُوْنَ
اور جب	ہم نے پھاڑ دیا	تمہارے لئے	دریا	پھر تمہیں بچا لیا	اور ہم نے ڈبو دیا	آل	فرعون	اور	تم	دیکھ رہے تھے

اور جب ہم نے تمہارے لئے پھاڑ دیا دریا، پھر ہم نے تمہیں بچا لیا ، اور آل فرعون کو ڈبو دیا اور تم دیکھ رہے تھے۔

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾

وَاِذْ	وٰعَدْنَا	مُوْسٰٓى	اَرْبَعِيْنَ	لَيْلَةً	ثُمَّ	اتَّخَذْتُمُ	الْعِجْلَ	مِنْۢ بَعْدِهٖ	وَاَنْتُمْ	ظٰلِمُوْنَ
اور جب	ہم نے وعدہ کیا	موسیٰؑ	چالیس	رات	پھر	تم نے بنا لیا	بچھڑا	ان کے بعد	اور تم	ظالم (جمع)

اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا وعدہ کیا پھر تم نے بچھڑے کو ان کے بعد (معبود) بنا لیا اور تم ظالم ہوئے

ترجمہ

(۵۰) وَاذْكُرُوْا اِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ بِسَبَبِكُمُ الْبَحْرَ حَتّٰى دَخَلْتُمُوْهُ هَارِبِيْنَ مِنْ عَدُوِّكُمْ فَاَنْجَيْنٰكُمْ مِنَ الْغَرَقِ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ قَوْمَهٗ مَعَهٗ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ○ اِلٰى اِنْطِبَاقِ الْبَحْرِ عَلَيْهِمْ۔

(۵۰) اور یاد کرو جبکہ ہم نے تمہارے سبب دریا کو چیرا تاکہ تم دشمن سے بھاگ کر اس میں داخل ہو جاؤ سو ہم نے تم کو ڈوبنے نہ دیا اور ڈبو دیا قوم فرعون کو مع فرعون کے اور تم دیکھتے تھے دریا کے مل جانے کو ان پر

(۵۱) وَاِذْ وٰعَدْنَا بِاَلِفٍ وَدُوْنِهَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً نُعْطِيْهِ عِنْدَ انْقِضَائِهَا التَّوْرٰىةَ لِتَعْمَلُوْا بِهَا ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ الَّذِيْ صَاغَهٗ لَكُمُ السَّامِرِيُّ اِلٰهًا مِنْۢ بَعْدِهٖ اَيْ بَعْدَ ذَهَابِهٖ اِلٰى مِيْعَادِنَا وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ بِاتِّخَاذِهٖ لِوَضْعِكُمُ الْعِبَادَةَ فِيْ غَيْرِ مَحَلِّهَا۔

(۵۱) وَاِذْ وٰعَدْنَا الف کے ساتھ اور بغیر الف کے۔ اور جب ہم نے وعدہ کیا موسیٰ سے کہ چالیس رات گزرنے کے بعد ان کو توراۃ دینگے کہ تم اس پر عمل کرو۔ پھر تم نے معبود بنا لیا بچھڑے کو جو تمہارے لئے سامری نے ڈھالا تھا۔ موسیٰ کے جانے کے بعد ہماری وعدہ گاہ کی طرف اور تم اس کے بنانے میں ظالم تھے کہ تم نے عبادت کو غیر جگہ رکھا۔

تشریح

(۵۰) حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کے لئے پانی میں راستہ بنا دیا گیا | بنی اسرائیل کے لئے معجزانہ طریقے پر پانی میں راستہ بنا دیا گیا اور حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو لیکر پار اُتر گئے، ادھر پیچھا کرتا ہوا فرعون اس راستے کے بیچوں بیچ آکر تمہاری آنکھوں کے سامنے مع لشکر کے غرقاب ہو گیا۔

(۵۱) بنی اسرائیل پھر شرک میں مبتلا ہوئے | مصر سے نجات پاکر جب بنی اسرائیل جزیرہ نمائے سینا میں پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو چالیس شبانہ روز کے لئے کوہ طور پر طلب فرمایا تاکہ اس آزاد شدہ قوم کو قوانینِ شریعت عطا کئے جائیں۔ توراۃ کی شکل میں عملی زندگی کے لئے ہدایات لیکر حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس آئے تو دیکھا کہ رب حقیقی کو چھوڑ کر جس نے انہیں فرعونیوں سے نجات دی تھی بنی اسرائیل کے ایک طبقہ نے گائے اور بیل کی پرستش شروع کر دی ہے اور سامری نے اپنی جادوگری سے سونے کا جو بچھڑا بنایا تھا اس کو معبود بنا کر شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ اللہ جو اُن کا خالق اور نجات دہندہ تھا اس کو چھوڑ کر بچھڑا پرستی کتنا بڑا ظلم یہ قوم کر رہی تھی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَاِذْ

ثُمَّ	عَفَوْنَا	عَنْكُمْ	مِّنْ بَعْدِ	ذٰلِكَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ	وَاِذْ
پھر	ہم نے معاف کردیا	تم سے	اس کے بعد	یہ	تاکہ تم	احسان مانو	اور جب

پھر ہم نے تمھیں اس کے بعد معاف کر دیا تاکہ تم احسان مانو اور

اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿٥٣﴾

اٰتَيْنَا	مُوْسَى	الْكِتٰبَ	وَالْفُرْقَانَ	لَعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ
ہم نے دی	موسیٰ	کتاب	اور جدا جدا کرنے والے احکام	تاکہ تم	ہدایت پالو

ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور جدا جدا کرنے والے احکام تاکہ تم ہدایت پالو۔

ترجمہ

(٥٢) ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مَحَوْنَا ذُنُوْبَكُمْ
مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ الْاِتِّخَاذِ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ نِعْمَتَنَا
عَلَيْكُمْ

(٥٢) پھر ہم نے تمہارے گناہ مٹا دئے اس بنانے کے بعد تاکہ تم شکر کرو ہمارے انعام کا جو تم پر ہوا۔

(٥٣) وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ التَّوْرٰىةَ
وَالْفُرْقَانَ عَطْفُ تَفْسِيْرٍ اَيِ
الْفَارِقَ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ
وَالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَعَلَّكُمْ
تَهْتَدُوْنَ ○ بِهٖ مِنَ الضَّلَالِ

(٥٣) وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ الخ اور جبکہ ہم نے موسیٰ کو توریت دی اور فرقان کہ جو فرق کردے حق و باطل اور حلال و حرام میں (والفرقان کا عطف الکتاب پر تفسیری ہے) تاکہ تم ہدایت پاؤ اس کے سبب گمراہی سے۔

تشریح

(٥٢) **اللہ نے انکے جرم کو معاف کردیا** | گائے اور بیل کی پرستش و پوجا کرنا کوئی معمولی جرم نہ تھا مگر اس جرم کی معافی بھی بارگاہِ الٰہی سے ہوگئی کہ شاید اب بھی شکرگذار بن کر رہیں، اور اپنے معبودِ حقیقی کی طرف پلٹ آئیں۔

(٥٣) **حضرت موسیٰ کو کتاب شریعت دی گئی** | ادھر بنی اسرائیل کے کچھ لوگ عجل پرستی کی گمراہی میں پھنسے تھے۔ ادھر اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ کو اپنی کتاب اور وہ کسوٹی عطا فرمائی جس سے حق، اور باطل کا فرق بالکل نمایاں ہوجائے اور اس کے ذریعہ انسان سیدھا راستہ پاسکے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى

وَاِذْ	قَالَ	مُوْسٰى	لِقَوْمِهٖ	يٰقَوْمِ	اِنَّكُمْ	ظَلَمْتُمْ	اَنْفُسَكُمْ	بِاتِّخَاذِكُمُ	الْعِجْلَ	فَتُوْبُوْٓا	اِلٰى
اور جب	کہا	موسیٰ	اپنی قوم سے	ای قوم	بیشک تم	تم نے ظلم کیا	اپنے اوپر	تم نے بنالیا	بچھڑا	سو تم رجوع کرو	طرف

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا۔ اے قوم! بیشک تم نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ بچھڑے کو (معبود) بناکر، سو تم اپنے پیدا کرنے والے کی طرف

بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۴﴾

بَارِئِكُمْ	فَاقْتُلُوْٓا	اَنْفُسَكُمْ	ذٰلِكُمْ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	عِنْدَ	بَارِئِكُمْ	فَتَابَ	عَلَيْكُمْ	اِنَّهٗ	هُوَ	التَّوَّابُ	الرَّحِيْمُ
پیدا کرنیوالا	سو تم ہلاک کرو	اپنی جانیں	یہ	بہتر	تمھارے لئے	نزدیک	تمھارا پیدا کرنیوالا	اس نے توبہ قبول کی	تمھاری	بیشک	وہ	توبہ قبول کرنیوالا	رحم کرنیوالا

رجوع کرو، اپنوں کو ہلاک کرو یہ تمھارے لئے بہتر ہے تمھارے پیدا کرنے والے کے نزدیک سو اس نے تمھاری توبہ قبول کرلی بیشک وہ توبہ قبول کرنیوالا رحم کرنیوالا ہے۔

۵۴ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ الَّذِيْنَ عَبَدُوا الْعِجْلَ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ اِلٰهًا فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ خَالِقِكُمْ مِنْ عِبَادَتِهٖ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَىْ لِيَقْتُلَ الْبَرِىْٓءُ مِنْكُمُ الْمُجْرِمَ ذٰلِكُمُ الْقَتْلُ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَوَفَّقَكُمْ لِفِعْلِ ذٰلِكَ وَاَرْسَلَ عَلَيْكُمْ سَحَابَةً سَوْدَاءَ لِئَلَّا يُبْصِرَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَيَرْحَمَهٗ حَتّٰى قُتِلَ مِنْكُمْ نَحْوَ سَبْعِيْنَ اَلْفًا فَتَابَ عَلَيْكُمْ قَبِلَ تَوْبَتَكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○

ترجمہ

۵۴ اور جبکہ کہا موسیٰ نے اپنی اس قوم کو جنھوں نے بچھڑے کی عبادت کی تھی اے میری قوم تم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا بچھڑے کو معبود بناکر سو اس کی عبادت سے توبہ کرو اپنے خالق کی طرف اس طرح سے کہ جو اس گناہ سے بری ہے وہ گنہ گار کو مار ڈالے یہ قتل تمھارے خالق کے نزدیک بہتر ہے۔ سو اللہ نے تم کو اس فعل کی توفیق دی اور تم پر ایک ابر سیاہ بھیجا کہ بعض تمھارا بعض کو دیکھ کر رحم نہ کرے یہاں تک کہ ستر ہزار کے قریب اس میں مارے گئے پس اللہ نے تمھاری توبہ قبول کی تحقیق وہ توبہ قبول کرنے والا رحم والا ہے۔

تشریح

۵۴ **بنی اسرائیل کو شرک کرنے پر سزا سنائی گئی** جب موسیٰ یہ نعمت لیکر پلٹے اور بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں کو اس حال میں پایا تو فرمایا کہ یہ تو تم نے اپنے اوپر بڑا ظلم کیا ہے کہ سامری کے بنائے ہوئے بچھڑے کو معبود بناکر بیٹھ گئے۔ اب اللہ کے حضور توبہ کرو اور اپنے ان لوگوں کو جنھوں نے گوسالہ کو معبود بناکر پرستش کی تھی انھیں قتل کرو۔ ظالموں کو قرار داد واقعی سزا دینا ہی تمھارے حق میں بہتر ہے۔ بنی اسرائیل میں ایک وہ لوگ تھے جنھوں نے خود گاؤ پرستی کی اور دوسروں کو روکا بھی، دوسرے وہ تھے جنھوں نے خود ایسا نہیں کیا مگر دوسروں کو روکا نہیں ان کے اس فعل پر توبہ کا حکم ہوا کہ برائی کو روکنے کے لئے انھیں آگے بڑھنا چاہئے تھا۔ تیسرے اس کو کرنے والے تھے ان کے قتل کا حکم ہوا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ

وَاِذْ	قُلْتُمْ	يٰمُوْسٰى	لَنْ نُّؤْمِنَ	لَكَ	حَتّٰى	نَرَى	اللّٰهَ	جَهْرَةً	فَاَخَذَتْكُمُ
اور جب	تم نے کہا	اے موسیٰ	ہم ہرگز نہ مانیں گے	تجھے	جب تک	ہم دیکھ لیں	اللہ	کھلم کھلا	پھر تمھیں آ لیا

اور جب تم نے کہا اے موسیٰ! ہم تجھے ہرگز نہ مانیں گے جب تک اللہ کو ہم کھلم کھلا نہ دیکھ لیں۔ پھر تمھیں بجلی کی

الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾

الصّٰعِقَةُ	وَاَنْتُمْ	تَنْظُرُوْنَ	ثُمَّ	بَعَثْنٰكُمْ	مِّنْ	بَعْدِ	مَوْتِكُمْ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ
بجلی کی کڑک	اور تم	دیکھ رہے تھے	پھر	ہم نے تمھیں زندہ کیا	سے	بعد	تمھاری موت	تاکہ تم	احسان مانو

کڑک نے آلیا اور تم دیکھ رہے تھے پھر ہم نے تمھیں تمھاری موت کے بعد زندہ کیا، تاکہ تم احسان مانو۔

ترجمہ

(۵۵) وَاِذْ قُلْتُمْ وَقَدْ خَرَجْتُمْ مَعَ مُوْسٰى لِتَعْتَذِرُوْا
اِلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادَةِ الْعِجْلِ وَسَمِعْتُمْ كَلَامَهٗ
يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ
جَهْرَةً عِيَانًا فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ الصَّيْحَةُ
فَمُتُّمْ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ○ مَا حَلَّ بِكُمْ
(۵۶) ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ اَحْيَيْنَاكُمْ مِّنْ بَعْدِ
مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ نِعْمَتَنَا
بِذٰلِكَ

(۵۵) اور جبکہ تم نے کہا دراں حالیکہ تم نکلے تھے ساتھ موسیٰ کے کہ معذرت کرو طرف اللہ کی بچھڑے کی پرستش سے اور تم نے کلام خدا کو سنا' اے موسیٰ ہم نہ ایمان لاویں گے یہاں تک کہ اللہ کو ظاہر دیکھ لیں سو تم کو لیا آواز سخت نے پس تم مرگئے اور حالانکہ تم دیکھتے تھے جو کچھ اترا تم پر

(۵۶) پھر ہم نے تم کو زندہ کیا تمھارے مرنے کے بعد تاکہ تم ہمارے اس انعام کا شکر کرو

تشریح

(۵۵) بنی اسرائیل کی ہٹ دھرمی کہ ہم خدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے | چالیس دن رات کی قرارداد پر جب حضرت موسیٰ کوہ طور پر تشریف لے گئے تھے تو یہ حکم ہوا تھا کہ بنی اسرائیل کے ستر نمائندے اپنے ساتھ لیکر آئیں، پھر جب اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ کو کتاب توریت اور احکام شریعہ عطا فرمائے تو بعض لوگوں نے کہا کہ ہم تمہارے اس بیان پر کیسے یقین کرلیں کہ اللہ تمہارے ساتھ ہم کلام ہوا ہے۔ جب تک اپنی آنکھوں سے علانیہ اللہ کو تمہارے ساتھ باتیں کرتے نہ دیکھ لیں ——— اس پر اللہ کا غضب ان لوگوں پر نازل ہوا اور بجلی کی ایک زبردست کڑک سے یہ لوگ بے جان ہو کر گر گئے۔

(۵۶) بنی اسرائیل کے مُردہ نمایندوں کو دوبارہ زندہ کیا گیا | موت کے بعد اللہ نے اُن کو دوبارہ زندگی دی کہ شاید اب بھی سنبھلیں اور اس کے اطاعت گذار بنکر رہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ

وَظَلَّلْنَا	عَلَيْكُمُ	الْغَمَامَ	وَاَنْزَلْنَا	عَلَيْكُمُ	الْمَنَّ	وَ	السَّلْوٰى	كُلُوْا مِنْ
اور ہم نے سایہ کیا	تم پر	بادل	اور ہم نے اتارا	تم پر	من	اور	سلویٰ	تم کھاؤ سے

اور ہم نے تم پر بادل کا سایہ کیا اور ہم نے تم پر من و سلوا اتارا وہ پاک چیزیں کھاؤ

طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾

طَيِّبٰتِ	مَا	رَزَقْنٰكُمْ	وَ	مَا ظَلَمُوْنَا	وَلٰكِنْ	كَانُوْٓا	اَنْفُسَهُمْ	يَظْلِمُوْنَ
پاک	جو	ہم نے تمھیں دیا	اور	نہیں نقصان کیا	اور لیکن	تھے	اپنی جانیں	وہ ظلم کرتے تھے

جو ہم نے تمھیں دیں ، اور ہم نے نقصان نہیں کیا اور لیکن وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے

(۵۷) وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ سَتَرْنَاكُمْ
بِالسَّحَابِ الرَّقِيْقِ مِنْ حَرِّ الشَّمْسِ فِي التِّيْهِ
وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ فِيْهِ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى
هُمَا التَّرَنْجَبِيْنُ وَالطَّيْرُ السَّمَانِيُّ بِتَخْفِيْفِ
الْمِيْمِ وَالْقَصْرِ وَقُلْنَا كُلُوْا مِنْ
طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَدَّخِرُوْا فَكَفَرُوْا
النِّعْمَةَ وَادَّخَرُوْا فَقُطِعَ مِنْهُمْ وَمَا
ظَلَمُوْنَا بِذٰلِكَ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
يَظْلِمُوْنَ ○ لِاَنَّ وَبَالَهُ عَلَيْهِمْ

ترجمہ

(۵۷) اور ہم نے تم پر پہلے سے بادل کا سایہ کردیا کہ اس جنگل میں دھوپ نہ لگے اور ترنجبین اور پرند کا گوشت تمھارے واسطے اتارا اور کہا کہ کھاؤ اس عمدہ روزی سے جو ہم نے تم کو دیا اور ذخیرہ نہ کرو سو انھوں نے ناشکری کی اور ذخیرہ کیا اس لئے من وسلوا ان سے منقطع ہوگیا اور انھوں نے کچھ ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ اپنی جانوں کو بلا میں ڈالا

تشریح

(۵۷) اللہ تعالےٰ کے انعامات | فرعون سے بچ کر بنی اسرائیل لاکھوں کی تعداد میں مصر سے نکل کر شام کی طرف چلے اور جزیرہ نما سینا میں جمع ہوئے۔ ان کے لئے وہاں دھوپ سے بچنے کی کوئی صورت نہ تھی۔ ان کے خیمے پھٹ چکے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے بادلوں کو سایہ فگن کردیا ——— اس کے بعد اتنی بڑی تعداد کے لیے خوردونوش کا مسئلہ تھا۔ اللہ تعالےٰ نے آسمان سے ان کے لئے من وسلویٰ اتارا۔ منّ دھنیئے کے سے دانے ہوتے ترنجبین کے مشابہ وہ رات کو اوس کی طرح برستے اور اس کے ڈھیر لگ جاتے۔ یہ ایک نہایت شیریں غذا تھی۔ سلوا بٹیر کی طرح کا پرندہ ہوتا۔ شام کو جمع ہوجاتے۔ اس کو پکڑ کر کباب بناتے۔ اس طرح اللہ تعالےٰ نے ان کے کھانے پینے کا انتظام فرمادیا اور ان کو بھوکوں مرنے سے بچایا۔ قوت کے اعتبار سے یہ بہترین غذا تھی جس میں پروٹین کافی مقدار میں ہوتے تھے۔ چالیس سال تک لاکھوں انسانوں کو یہ قدرتی غذائیں ملتی رہیں مگر یہ لوگ پھر بھی شکرگذار نہ ہوئے ——— اب تمہارے گذرے ہوؤں کی یہ باتیں خود انہی کے حق میں نقصان دہ تھیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا

وَاِذْ	قُلْنَا	ادْخُلُوْا	هٰذِهِ	الْقَرْيَةَ	فَكُلُوْا	مِنْهَا	حَيْثُ	شِئْتُمْ	رَغَدًا	وَّادْخُلُوا	الْبَابَ	سُجَّدًا	وَّقُوْلُوْا
اور جب	ہم نے کہا	تم داخل ہو	اس	بستی	پھر کھاؤ	اس سے	جہاں	تم چاہو	بافراغت	اور تم داخل ہو	دروازہ	سجدہ کرتے ہوئے	اور کہو

اور جب ہم نے کہا تم داخل ہو اس بستی میں ، پھر اس میں سے جہاں سے چاہو بافراغت کھاؤ اور دروازے سے داخل ہو سجدہ

حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ

حِطَّةٌ	نَّغْفِرْ	لَكُمْ	خَطٰيٰكُمْ	وَسَنَزِيْدُ	الْمُحْسِنِيْنَ	فَبَدَّلَ	الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا	قَوْلًا	غَيْرَ
بخش دے	ہم بخش دینگے	تمہیں	تمہاری خطائیں	اور عنقریب زیادہ دینگے	نیکی کرنے والے	پھر بدل ڈالا	جن لوگوں نے ظلم کیا (ظالم)	بات	دوسری

کرتے ہوئے اور کہو بخش دے، ہم تمہیں تمہاری خطائیں بخش دینگے اور عنقریب زیادہ دینگے نیکی کرنے والوں کو۔ پھر ظالموں نے دوسری بات سے اس بات کو بدل ڈالا

ع ۶/۱۳

الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع

الَّذِيْ	قِيْلَ	لَهُمْ	فَاَنْزَلْنَا	عَلَى	الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا	رِجْزًا	مِّنَ	السَّمَآءِ	بِمَا	كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ
وہ جو کہ	کہی گئی	انھیں	پھر ہم نے اتارا	پر	جن لوگوں نے ظلم کیا (ظالم)	عذاب	سے	آسمان	کیونکہ	وہ نافرمانی کرتے تھے۔

جو کہی گئی تھی انھیں۔ پھر ہم نے ظالموں پر آسمان سے عذاب اتارا ، کیوں کہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔

﴿۵۸﴾ وَاِذْ قُلْنَا لَهُمْ بَعْدَ خُرُوْجِهِمْ مِنَ التِّيْهِ ادْخُلُوْا هٰذِهِ
الْقَرْيَةَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ اَوْ اَرِيْحَا فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ
رَغَدًا وَاسِعًا لَا حَجْرَ فِيْهِ وَّادْخُلُوا الْبَابَ اَيْ بَابَهَا سُجَّدًا
مُنْحَنِيْنَ وَّقُوْلُوْا مَسْأَلَتُنَا حِطَّةٌ اَيْ اَنْ تَحُطَّ عَنَّا خَطَايَانَا
نَّغْفِرْ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِالْيَاءِ وَالتَّاءِ مَبْنِيًّا لِلْمَفْعُوْلِ فِيْهِمَا لَكُمْ
خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ○ بِالطَّاعَةِ ثَوَابًا
﴿۵۹﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ
فَقَالُوْا حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ وَدَخَلُوْا يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ
فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فِيْهِ وَضْعُ الظَّاهِرِ مَوْضِعَ
الْمُضْمَرِ مُبَالَغَةً فِيْ تَقْبِيْحِ شَأْنِهِمْ رِجْزًا عَذَابًا طَاعُوْنًا مِّنَ
السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ○ بِسَبَبِ فِسْقِهِمْ اَيْ خُرُوْجِهِمْ
عَنِ الطَّاعَةِ فَهَلَكَ مِنْهُمْ فِيْ سَاعَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا اَوْ اَقَلُّ

ترجمہ

﴿۵۸﴾ اور جب ہم نے ان کو اس میدان سے نکلنے کے بعد کہا کہ بیت المقدس یا اریحا میں چلے جاؤ وہاں جو چاہو فراغت سے کھاؤ کچھ روک نہیں اور دروازہ میں جھک کر گھسو اور کہو ہماری طلب یہ ہے کہ ہمارے گناہ معاف کئے جائیں تو ہم تمہارے گناہ معاف کر دینگے اور جو ہمارے فرماں بردار ہیں ان پر زیادہ انعام کرینگے۔

﴿۵۹﴾ پس ان ظالموں نے اس کو بدل دیا جو اُن سے کہا گیا تھا اور یہ کہا کہ ہماری طلب یہ ہے کہ دانہ خوشہ میں ہم کو ملے اور سُرینوں پر گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے سو ہم نے ان ظالموں پر ایک وبا آسمان سے بھیجی جسمیں ستر ہزار یا کچھ کم اسی وقت مر گئے۔ کیونکہ وہ ہماری اطاعت سے نکلے ہوئے تھے۔

تشریح

﴿۵۸﴾ بنی اسرائیل کو صحرا نوردی کے بعد مستقل ٹھکانا ملا | چالیس سال کی اس صحرا نوردی کے بعد جو اُن کی تربیت کے لئے ضروری تھی حضرت موسیٰ نے انکو ایک بڑی بستی میں داخل ہونے کا حکم دیا اور وہاں بکثرت سامانِ زیست موجود تھا۔ چالیس سال کی خانماں برباد زندگی کے بعد یہ کتنی بڑی راحت تھی کہ اب مستقل ٹھکانا میسر آ گیا تھا مگر حکم ہوا کہ اتراتے اکڑتے ہوئے نہیں بلکہ متواضع طریقے پر داخل ہو۔ زبان و عمل سے شکر گذاری کا اظہار کرتے ہوئے۔

﴿۵۹﴾ مگر اپنی حرکت سے باز پھر بھی نہ آئے | مگر جو کہا گیا تھا اس کے اُلٹ کیا، اور مذاقاً حِطَّةٌ کی جگہ حِنْطَةٌ کہتے ہوئے چلے، شہر میں آئے تو بدکاریاں پھیلائیں اس پر اللہ کا عذاب نازل ہوا اور ہزاروں آدمی ہلاک ہو گئے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِذِ اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ

وَاِذِ	اسْتَسْقٰی	مُوْسٰی	لِقَوْمِہٖ	فَقُلْنَا	اضْرِبْ	بِّعَصَاكَ	الْحَجَرَ	فَانْفَجَرَتْ
اور جب	پانی مانگا	موسیٰ	اپنی قوم کے لئے	پھر ہم نے کہا	مارو	اپنا عصا	پتھر	تو پھوٹ پڑے

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا، پھر ہم نے کہا اپنا عصا پتھر پر مارو تو پھوٹ پڑے

مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا

مِنْهُ	اثْنَتَا عَشْرَةَ	عَيْنًا	قَدْ عَلِمَ	كُلُّ	اُنَاسٍ	مَّشْرَبَهُمْ	كُلُوْا	وَاشْرَبُوْا
اس سے	بارہ	چشمے	جان لیا	ہر	قوم	اپنا گھاٹ	تم کھاؤ	اور پیو

اس سے بارہ چشمے، ہر قوم نے اپنا گھاٹ جان لیا، تم کھاؤ اور پیو

مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿٦٠﴾

مِنْ	رِّزْقِ	اللّٰهِ	وَلَا تَعْثَوْا	فِی	الْاَرْضِ	مُفْسِدِیْنَ
سے	رزق	اللہ	اور نہ پھرو	میں	زمین	فساد مچاتے

اللہ کے رزق سے اور زمین میں نہ پھرو فساد مچاتے۔

(٦٠) وَاذْكُرْ اِذِ اسْتَسْقٰی مُوْسٰی اَیْ طَلَبَ السُّقْيَا لِقَوْمِہٖ وَقَدْ عَطِشُوْا فِی التِّیْهِ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ وَهُوَ الَّذِیْ فَرَّ بِثَوْبِہٖ خَفِیْفٌ مُرَبَّعٌ كَرَاْسِ رَجُلٍ رُخَامٍ اَوْ كَذَّانٍ فَضَرَبَہٗ فَانْفَجَرَتْ اِنْشَقَّتْ وَسَالَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ بِعَدَدِ الْاَسْبَاطِ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ سِبْطٌ مِّنْهُمْ مَّشْرَبَهُمْ ؕ مَوْضِعَ شُرْبِهِمْ فَلَا يُشْرِكُهُمْ فِيْهِ غَيْرُهُمْ وَقُلْنَا لَهُمْ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿﴾ حَالٌ مُؤَكِّدَةٌ لِعَامِلِهَا مِنْ عَثِیَ بِكَسْرِ الْمُثَلَّثَةِ اَفْسَدَ

ترجمہ

(٦٠) اور یاد کرو جبکہ اس جنگل میں موسیٰ نے اپنی قوم کے واسطے پانی مانگا سو ہم نے کہا کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مار، یہ وہی پتھر تھا جو موسیٰؑ کے کپڑے لے بھاگا تھا، نرم چوکھونٹا جیسے آدمی کا سر۔ سو اس نے مارا بس بارہ چشمے جتنے وہ گروہ تھے اس میں سے نکل کر بہنے لگے ہر ایک جماعت نے اپنے گھاٹ یعنی پانی پینے کی جگہ کو جان لیا اس میں کوئی دوسرا ان کا شریک نہ ہو سکتا تھا۔ اور ہم نے کہا کہ کھاؤ اور پیو جو خدا نے تم کو دیا اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔

تشریح

(٦٠) بنی اسرائیل کیلئے بارہ چشمے جاری ہوئے | جزیرہ نما سینا (تیہ) میں بادلوں کے سائے اور من وسلویٰ کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے پانی کا انتظام بھی فرمایا حضرت موسیٰؑ کو حکم ہوا کہ فلاں چٹان پر اپنی لاٹھی ماریئے، لاٹھی مارنے سے بارہ چشموں کی دھاریں پھوٹ نکلیں، بارہ قبیلوں کے لئے الگ چشمے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ

وَاِذْ	قُلْتُمْ	يٰمُوْسٰى	لَنْ نَّصْبِرَ	عَلٰى	طَعَامٍ	وَّاحِدٍ	فَادْعُ	لَنَا	رَبَّكَ	يُخْرِجْ	لَنَا	مِمَّا	تُنْۢبِتُ	الْاَرْضُ
اور جب	تم نے کہا	اے موسیٰ	ہرگز صبر نہ کرینگے	پر	کھانا	ایک	دعا کریں	ہمارے لئے	اپنا رب	نکالے ہمارے	لئے	اس سے جو	اگاتی ہے	زمین

اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم ایک کھانے پر ہرگز صبر نہ کریں گے آپ ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کریں ہمارے لئے نکالے جو زمین اگاتی ہے

مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِیْ هُوَ

مِنْ	بَقْلِهَا	وَقِثَّآئِهَا	وَفُوْمِهَا	وَعَدَسِهَا	وَبَصَلِهَا	قَالَ	اَتَسْتَبْدِلُوْنَ	الَّذِیْ	هُوَ	اَدْنٰى	بِالَّذِیْ	هُوَ
کچھ	ترکاری	اور ککڑی	اور گندم	اور مسور	اور پیاز	اس نے کہا	کیا تم بدلنا چاہتے ہو	جو کہ	وہ	ادنیٰ	اس سے جو	وہ

کچھ ترکاری اور ککڑی اور گندم اور مسور اور پیاز۔ اس نے کہا کیا تم بدلنا چاہتے ہو؟ وہ جو ادنیٰ ہے اس سے جو

خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ

خَيْرٌ	اِهْبِطُوْا	مِصْرًا	فَاِنَّ	لَكُمْ	مَّا سَاَلْتُمْ	وَضُرِبَتْ	عَلَيْهِمُ	الذِّلَّةُ
بہتر	تم اترو	شہر	پس بیشک	تمہارے لئے	جو تم مانگتے ہو	اور ڈالدی گئی	ان پر	ذلت

بہتر ہے، تم شہر میں اُترو بیشک تمہارے لئے ہوگا جو تم مانگتے ہو، اور ان پر ذلت اور محتاجی ڈال

وَالْمَسْكَنَةُ ۗ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ

وَالْمَسْكَنَةُ	وَبَآءُوْ	بِغَضَبٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	كَانُوْا	يَكْفُرُوْنَ	بِاٰيٰتِ
اور محتاجی	اور وہ لوٹے	غضب کیساتھ	سے	اللہ	یہ	اسلئے کہ وہ	تھے	جو انکار کرتے	آیتوں کا

دی گئی اور وہ لوٹے اللہ کے غضب کے ساتھ، یہ اس لئے ہوا کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے

اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝٦١ ع

اللّٰهِ	وَيَقْتُلُوْنَ	النَّبِيّٖنَ	بِغَيْرِ الْحَقِّ	ذٰلِكَ	بِمَا	عَصَوْا	وَّكَانُوْا	يَعْتَدُوْنَ
اللہ	اور قتل کرتے	نبیوں کو	نا حق	یہ	اسلئے کہ	انھوں نے نافرانی	اور تھے	حد سے بڑھتے۔

اور نا حق نبیوں کو قتل کرتے تھے، یہ اسلئے ہوا کہ انھوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے بڑھتے تھے۔

(٦١) وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى
طَعَامٍ اَیْ شَیْءٍ مِّنْهُ وَّاحِدٍ وَهُوَ
الْمَنُّ وَالسَّلْوٰى فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ
يُخْرِجْ لَنَا شَیْئًا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ

ترجمہ

(٦١) وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى الخ اور جب تم نے
کہا اے موسیٰ ہم صرف ایک قسم کا کھانا مَن
وسلویٰ نہیں کھا سکتے سو تم دعا کرو اللہ سے
کہ زمین سے ہمارے واسطے ساگ اور ککڑی اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

مِنْ بِلُبْنَانٍ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا
حِنْطَتِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَاؕ قَالَ
لَهُمْ مُوْسٰى اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِىْ هُوَ
اَدْنٰى اَخَسُّ بِالَّذِىْ هُوَ خَيْرٌؕ اَشْرَفُ
اَىْ تَاخُذُوْنَهٗ بَدَلَهٗ وَالْهَمْزَةُ لِلْاِنْكَارِ
فَاَبَوْا اَنْ يَّرْجِعُوْا فَدَعَا اللّٰهُ فَقَالَ
تَعَالٰى اِهْبِطُوْا اَنْزِلُوْا مِصْرًا مِّنَ
الْاَمْصَارِ فَاِنَّ لَكُمْ فِيْهِ مَّا سَاَلْتُمْؕ
مِنَ النَّبَاتِ وَضُرِبَتْ جُعِلَتْ عَلَيْهِمُ
الذِّلَّةُ الذُّلُّ وَالْهَوَانُ وَالْمَسْكَنَةُ اَىْ
اَثَرُ الْفَقْرِ مِنَ السُّكُوْنِ وَالْخِزْىِ فَهِىَ
لَازِمَةٌ لَهُمْ وَاِنْ كَانُوْا اَغْنِيَاءَ لُزُوْمَ
الدِّرْهَمِ الْمَضْرُوْبِ بِسِكَّتِهٖ وَبَآءُوْ
رَجَعُوْا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِؕ اَىِ الضَّرْبُ
وَالْغَضَبُ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اَىْ بِسَبَبِ اَنَّهُمْ كَانُوْا
يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ
النَّبِيّٖنَ كَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى بِغَيْرِ الْحَقِّؕ
اَىْ ظُلْمًا ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا
يَعْتَدُوْنَ ﴿٤﴾ يَتَجَاوَزُوْنَ الْحَدَّ فِى
الْمَعَاصِىْ وَكَرَّرَهٗ لِلتَّاكِيْدِ

گیہوں اور مسور اور پیاز نکالے۔ موسٰے نے ان سے کہا کیا تم کمتر اور نکمی چیز بہتر اور عمدہ سے بدلتے ہو۔ انھوں نے نہ مانا۔ موسٰی نے دعا کی اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا اِهْبِطُوْا جاؤ تم کسی شہر میں وہاں تم کو وہ ملیگا جو تم نے از قسم نباتات مانگا اور ان پر ذلت و رسوائی اور خواری کی مہر لگ گئی اور ان سے کبھی جدا نہ ہوگی اگرچہ وہ تونگر بھی ہو جاویں جیسے درہم پس سکہ اس کا جدا نہیں ہوتا اور ان پر اُترا غصہ خدا کا یہ رسوائی اور ان پر خدا کا غصہ اس وجہ سے کہ وہ آیاتِ الٰہی کا انکار کرتے تھے اور زکریا اور یحیےٰ جیسے نبیوں کو انہوں نے ناحق قتل کیا۔ یہ سزا ان کی نافرمانی اور گناہوں میں حد سے بڑھنے کی ہے۔

تشریح

(۶۱) - جو خود نہیں بدلتا اللہ تعالےٰ بھی اسکو نہیں بدلتے | جزیرہ نما سینا (تیہ) میں بنی اسرائیل کی یہ صحرا نوردی ان کو ایک بڑے مقصد کے واسطے تیار کرنے کے لئے تھی۔ صدیوں کی غلامی نے ان کے مزاج کو بگاڑ کر رکھدیا تھا، اب ان کو تمام دنیا کی قوموں میں باعزت حیثیت دلانے، ان کو رہنمائی کی پوزیشن پر لانے کے لئے ان کی تربیت کرنے کی ضرورت تھی ــــ گویا یہ صحرائے سینا ان کی تعلیمی تربیتی اقامتی درسگاہ تھی ــــ کھانے پینے کا انتظام ان طلبا کے لئے کر دیا گیا تھا تا کہ اطمینان کے ساتھ اپنے اصل کام میں لگے رہیں ــــ اس اصل مقصد کو بھول کر ان کو کام و دہن کے ذائقے یاد آرہے تھے۔ یہ تھا ایک بہتر چیز کو چھوڑ کر ان کا ادنیٰ چیزوں کی فرمائش کرنا ــــ ان کی ان حرکتوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان پر ذلت و خواری مسلط ہوگئی۔ جو خود کو بدلنا نہ چاہے اللہ بھی اس کو زبردستی نہیں بدلتے۔

یہودیوں کی تاریخ یہ رہی ہے کہ اپنی قوم کے رہنماؤں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو قتل کرنے سے گریز نہیں کرتے تھے اور اس قوم کے فاسق و فاجر سرداری کا مقام حاصل کرتے رہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ

اِنَّ الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَالَّذِيْنَ	هَادُوْا	وَالنَّصٰرٰى	وَالصّٰبِـِٕيْنَ	مَنْ اٰمَنَ	بِاللّٰهِ	وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	وَعَمِلَ
بیشک جو لوگ	ایمان لائے	اور جو لوگ	یہودی ہوئے	اور نصاریٰ	اور صابی	جو ایمان لائے	اللہ پر	اور روز آخرت	اور عمل کرے

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جو یہودی ہوئے اور نصرانی اور صابی، جو ایمان لائے اللہ پر اور روز آخرت پر اور نیک عمل

صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ

صَالِحًا	فَلَهُمْ	اَجْرُهُمْ	عِنْدَ	رَبِّهِمْ	وَلَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَلَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ	وَ	اِذْ	اَخَذْنَا	مِيْثَاقَكُمْ
نیک	تو انکے لئے	ان کا اجر	پاس	ان کا رب	اور نہ	کوئی خوف	ان پر	اور نہ	وہ	غمگین ہونگے	اور	جب	ہم نے لیا	تم سے اقرار

کرے تو ان کے لئے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے، اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ اور جب ہم نے تم سے اقرار لیا

وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾

وَرَفَعْنَا	فَوْقَكُمُ	الطُّوْرَ	خُذُوْا	مَآ اٰتَيْنٰكُمْ	بِقُوَّةٍ	وَّاذْكُرُوْا	مَا فِيْهِ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ
اور ہم نے اٹھایا	تمہارے اوپر	کوہ طور	پکڑو	جو ہم نے تمہیں دیا	مضبوطی سے	اور یاد رکھو	جو اس میں	تاکہ تم	پرہیزگار ہو جاؤ

اور ہم نے تمہارے اوپر کوہ طور اٹھایا، جو ہم نے تمہیں دیا ہے وہ مضبوطی سے پکڑو، اور جو اس میں ہے اسے یاد رکھو تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

(۶۲) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلُ وَالَّذِيْنَ هَادُوْا
هُمُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى وَالصَّابِئِيْنَ طَائِفَةٌ مِنَ الْيَهُوْدِ
اَوِ النَّصَارٰى مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
فِيْ زَمَنِ نَبِيِّنَا وَعَمِلَ صَالِحًا بِشَرِيْعَتِهٖ فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ
اَيْ ثَوَابُ اَعْمَالِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ رُوْعِيَ فِيْ ضَمِيْرِ اٰمَنَ وَعَمِلَ لَفْظُ
مَنْ وَفِيْمَا بَعْدَهٗ مَعْنَاهَا۔

(۶۳) وَاذْكُرْ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ عَهْدَكُمْ بِالْعَمَلِ
بِمَا فِي التَّوْرٰىةِ وَقَدْ رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ الْجَبَلَ اِقْتَلَعْنَاهُ
مِنْ اَصْلِهٖ عَلَيْكُمْ لَمَّا اَبَيْتُمْ قَبُوْلَهَا وَقُلْنَا خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ
بِقُوَّةٍ بِجِدٍّ وَاجْتِهَادٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ بِالْعَمَلِ بِهٖ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُوْنَ ○ النَّارَ اَوِ الْمَعَاصِيَ۔

ترجمہ

(۶۲) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ تحقیق جو لوگ انبیاء پر پہلے سے ایمان لائے اور جو یہودی ہوئے اور نصرانی اور نئے مذہب والے یہودیوں یا نصاریٰ میں کے جو ان میں سے اللہ پر اور دن آخرت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایمان لایا اور انکی شریعت کے موافق عمل کیا انکو انکے عملوں کا بدلہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ملے گا اور ان پر کچھ ڈر نہیں اور نہ وہ غمگین ہونگے (آمَنَ اور عَمِلَ کی ضمیر میں مَنْ کے لفظ کی رعایت اور اس کے مابعد میں اس کے معنی کی)

(۶۳) اور یاد کرو جبکہ ہم نے تم سے توراۃ پر عمل کرنے کا وعدہ لیا اور جب تم نے قبول کرنے سے انکار کیا تو جبل طور کو نیچے سے اکھاڑ کر تمہارے اوپر اٹھایا اور یہ کہا کہ جو ہم نے تم کو دیا ہے اس کو قوت و کوشش سے پکڑو اور جو اس میں ہے یاد کر کے اس پر عمل کرو تاکہ تم گناہوں سے بچو اور آگ سے چھٹکارا پاؤ۔

تشریح

(۶۲) اصل معیار ایمان اور عمل صالح ہے | بتانا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں معیار ایمان اور عمل صالح ہے نجات کے لئے کسی گروہ کی اجارہ داری نہیں ہے اور نہ اللہ کے ساتھ کسی کا کوئی خصوصی رشتہ ہے۔

(۶۳) شریعت کے احکام قبول کرو | پہاڑ کے دامن میں بنی اسرائیل سے میثاق لیا گیا تو ایسی صورت پیدا کر دی ان کو ایسا لگتا تھا کہ یہ پہاڑ ہمارے اوپر گر پڑے گا۔ یہ زبردستی منوانا نہیں تھا۔ بنی اسرائیل کی طرف سے خود یہ تقاضا ہوتا تھا کہ ہمیں تفصیلی احکام کے لئے کتاب چاہیے، جب کتاب آگئی تو اس کے احکام کی سختی کی شکایت کرنے لگے ـــــ ان کی اس کج روی کے انداز کو دیکھتے ہوئے ان کے قبول دین کے بعد احکام شرعیہ کے لئے یہ صورت پیدا ہوئی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۴﴾

ثُمَّ	تَوَلَّيْتُمْ	مِّنْ بَعْدِ	ذٰلِكَ	فَلَوْلَا	فَضْلُ	اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	وَرَحْمَتُهٗ	لَكُنْتُمْ	مِّنَ	الْخٰسِرِيْنَ
پھر	تم پھر گئے	بعد	اس	پس اگر نہ	فضل	اللہ	تم پر	اور اس کی رحمت	تو تم تھے	سے	نقصان اٹھانے والے

پھر اس کے بعد تم پھر گئے، پس اگر اللہ کا فضل نہ ہوتا تم پر، اور اس کی رحمت تو تم نقصان اٹھانے والوں میں سے تھے۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ﴿۶۵﴾

وَلَقَدْ	عَلِمْتُمُ	الَّذِيْنَ	اعْتَدَوْا	مِنْكُمْ	فِي السَّبْتِ	فَقُلْنَا	لَهُمْ	كُوْنُوْا	قِرَدَةً	خٰسِئِيْنَ
اور البتہ	تم نے جان لیا	جنھوں نے	زیادتی کی	تم سے	ہفتہ کے دن میں	تب ہم نے کہا	ان سے	تم ہو جاؤ	بندر	ذلیل

اور البتہ تم نے (ان لوگوں کو) جان لیا جنھوں نے تم میں سے ہفتہ کے دن میں زیادتی کی تب ہم نے ان سے کہا تم ذلیل بندر ہو جاؤ۔

ترجمہ

۶۴ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ أَعْرَضْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ
الْمِيْثَاقِ عَنِ الطَّاعَةِ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُمْ بِالتَّوْبَةِ أَوْ تَأْخِيْرِ
الْعَذَابِ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ○
الْهَالِكِيْنَ۔

۶۴ پھر اس عہد کے بعد بھی تم نے ہماری اطاعت سے منہ پھیرا سو اگر خدا تعالےٰ کے فضل و رحمت سے عذاب موخر نہ ہوتا یا تم کو توفیق توبہ نہ ہوتی تو تم ہلاک ہو جاتے

۶۵ وَلَقَدْ لَامُ قَسَمٍ عَلِمْتُمُ عَرَفْتُمُ الَّذِيْنَ
اعْتَدَوْا تَجَاوَزُوا الْحَدَّ مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ
بِصَيْدِ السَّمَكِ وَقَدْ نَهَيْنَاكُمْ عَنْهُ وَهُمْ أَهْلُ
أَيْلَةَ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً
خٰسِئِيْنَ ○ مُبْعَدِيْنَ فَكَانُوْهَا وَهَلَكُوْا
بَعْدَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ۔

۶۵ اور البتہ قسم ہے کہ تم جانتے ہو ان کو جنہوں نے باوجود ممانعت کے ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار کر کے حد سے تجاوز کیا وہ لوگ ایلہ کے رہنے والے تھے سو ہم نے ان کو کہا تم بندر ہو جاؤ رحمت سے دور سو وہ ہو گئے اور تین روز کے بعد مر گئے۔

تشریح

۶۴ اللہ تعالےٰ بنی اسرائیل کو موقع دیتے رہے | مگر اس کے باوجود بھی ان کی روش نہ بدلی۔ یہ تو اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تھی جو بار بار ان کو موقع دیا جا رہا تھا ورنہ فرعون کی طرح وہ بھی ختم ہو چکے ہوتے۔

۶۵ ان کو بندر بنا دیا گیا | بنی اسرائیل کی تربیت اور ان کی آزمائش کے لئے یہ قانون مقرر کیا گیا تھا کہ وہ ہفتہ کو آرام اور عبادت کے لئے مخصوص رکھیں اس روز کوئی کاروبار نہ کریں۔ اس قانون کا توڑنے والا واجب القتل تھا، لیکن جب بنی اسرائیل کی اخلاقی اور دینی حالت میں بگاڑ آیا تو وہ کھلم کھلا اس دن کی حرمت کو پامال کرنے لگے اور کھلے عام کاروبار ہونے لگا۔ اس کے نتیجہ میں ان پر عذاب آیا اور ان کو مسخ کر کے بندروں کی صورت بنا دیا گیا —— یہ واقعہ بنی اسرائیل کے پیغمبر حضرت داؤدؑ کے زمانے کا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ

فَجَعَلْنٰهَا	نَكَالًا	لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا	وَ مَا خَلْفَهَا	وَمَوْعِظَةً	لِّلْمُتَّقِيْنَ	وَاِذْ	قَالَ	مُوْسٰى	لِقَوْمِهٖٓ	اِنَّ اللّٰهَ
پھر ہم نے اسے بنایا	عبرت	سامنے والوں کے لئے	اور اس کے پیچھے	اور نصیحت	پرہیزگاروں کے لئے	اور جب	کہا	موسیٰ	اپنی قوم سے	بیشک اللہ

پھر ہم نے اسے سامنے والوں کے لئے اور پیچھے آنیوالوں کے لئے عبرت بنایا اور نصیحت پرہیزگاروں کے لئے ۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا

يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۶۷﴾

يَاْمُرُكُمْ	اَنْ	تَذْبَحُوْا	بَقَرَةً	قَالُوْٓا	اَتَتَّخِذُنَا	هُزُوًا	قَالَ	اَعُوْذُ بِاللّٰهِ	اَنْ اَكُوْنَ	مِنَ الْجٰهِلِيْنَ
تمھیں حکم دیتا ہے	کہ	تم ذبح کرو	ایک گائے	وہ کہنے لگے	کیا تم کرتے ہو ہم سے	مذاق	اس نے کہا	میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی	کہ ہو جاؤں	جاہلوں سے

بیشک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو، وہ کہنے لگے کیا تم ہم سے مذاق کرتے ہو؟ اس نے کہا میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں کہ میں جاہلوں سے ہو جاؤں۔

(۶۶) فَجَعَلْنٰهَا اَیْ تِلْكَ الْعُقُوْبَةَ نَكَالًا عِبْرَةً مَانِعَةً مِنْ اِرْتِكَابِ مِثْلَ مَا عَمِلُوْا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا اَیْ لِلْاُمَمِ الَّتِیْ فِیْ زَمَانِهَا وَبَعْدَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ اللّٰهَ رَخَصُّوْا بِالذِّكْرِ لِاَنَّهُمُ الْمُنْتَفِعُوْنَ بِهَا بِخِلَافِ غَيْرِهِمْ

(۶۷) وَاذْكُرْ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ وَقَدْ قُتِلَ لَهُمْ قَتِيْلٌ لَا يُدْرٰی قَاتِلُهٗ وَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّدْعُوَ اللّٰهَ اَنْ يُّبَيِّنَهٗ لَهُمْ فَدَعَاهُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ مَهْزُوًّا بِنَا حَيْثُ تُجِيْبُنَا بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ اَعُوْذُ اَمْتَنِعُ بِاللّٰهِ مِنْ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ○ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ

ترجمہ

(۶۶) پس ہم نے اس عذاب کو ان کے زمانے کے اور پچھلے لوگوں کے واسطے عبرت کا سامان کر دیا کہ وہ ایسا نہ کریں اور پرہیزگاروں کے لئے اس میں نصیحت ہو گئی۔

(۶۷) اور یاد کرو جبکہ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا (کہ انمیں سے کوئی شخص مارا گیا تھا اس کا مارنے والا معلوم نہ تھا اور قوم نے موسیٰ سے کہا کہ اللہ سے دعا کرے کہ مارنے والے کو بتلا دے) البتہ اللہ تم کو حکم کرتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو انہوں نے کہا تو ہمکو جوایسا جواب دیتا ہے کیا ہم سے ٹھٹھا کرتا ہے۔ موسیٰ نے کہا اللہ مجھے بچائے کہ میں جاہلوں ہنسی کرنیوالوں میں سے ہوں۔

تشریح

(۶۶) صورت کے مسخ کرنے میں دوسروں کیلئے عبرت تھی | مسخ صورت کا یہ واقعہ اس وقت کے اور آنیوالے لوگوں کیلئے باعث عبرت اور خوف خدا رکھنے والوں کیلئے باعث نصیحت بنا دیا گیا۔

(۶۷) گائے کی تقدیس کو دلوں سے نکالا گیا | ہمسایہ قوموں سے بنی اسرائیل کو یہ چھوت کی بیماری لگ چکی تھی کہ انکے اندر گائے کی تقدیس اور عظمت پیدا ہوئی اور اس کے نتیجے میں گائے پرستی کرنے لگے حضرت موسیٰ کے سمجھانے پر اگرچہ انھوں نے گائے پرستی ترک کر دی مگر ابھی دلوں میں اس کی تقدیس کا احساس باقی تھا اس بیماری کا علاج ضروری تھا۔ ادھر بنی اسرائیل کے ایک شخص مال کے قتل کا واقعہ پیش آگیا جس کے قاتل کا پتہ نہ لگتا تھا۔ اللہ کیطرف سے حکم ہوا کہ ایک گائے ذبح کر کے اسکا ایک ٹکڑا مقتول کے بدن کو لگاؤ تو وہ جی اٹھے گا اور اپنے قاتل کا پتہ خود بتائے گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور مقتول نے زندہ ہو کر بتا دیا کہ اس کے وارثوں نے ہی اس کو مال کے لالچ میں قتل کیا تھا۔ مگر گائے کے ذبح کرنے میں بنی اسرائیل کی ہچکچاہٹ نے ان کے لئے مشکلات پیدا کر دیں۔ حضرت موسیٰ نے جب ان کو اللہ تعالیٰ کا یہ حکم سنایا تو انھوں نے حیران ہو کر کہا کہ کیا آپ مذاق کر رہے ہیں؟ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ مذاق اور وہ بھی شریعت کے احکام میں؟ یہ جاہلوں اور نادانوں کا کام ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ

قَالُوا	ادْعُ	لَنَا	رَبَّكَ	يُبَيِّنْ	لَّنَا	مَا هِيَ	قَالَ	اِنَّهٗ	يَقُوْلُ	اِنَّهَا	بَقَرَةٌ	لَّا فَارِضٌ
انہوں نے کہا	دعا کریں	ہمارے لئے	اپنا رب	بتلائے	ہمیں	کیسی ہے وہ	اس نے کہا	بیشک وہ	فرماتا ہے	کہ وہ	گائے	نہ بوڑھی

انہوں نے کہا اپنے رب سے ہمارے لئے دعا کریں کہ وہ ہمیں بتلائے وہ کیسی ہے؟ اس نے کہا بیشک وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ بوڑھی ہے اور

وَّلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذٰلِكَ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۸﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ

وَّلَا	بِكْرٌ	عَوَانٌ	بَيْنَ	ذٰلِكَ	فَافْعَلُوْا	مَا	تُؤْمَرُوْنَ	قَالُوا	ادْعُ	لَنَا	رَبَّكَ	يُبَيِّنْ
اور نہ	چھوٹی عمر	جوان	درمیان	اس	پس کرو	جو	تمھیں حکم دیا جاتا ہے	انہوں نے کہا	دعا کریں	ہمارے لئے	اپنا رب	وہ بتلادے

نہ چھوٹی عمر کی اسکے درمیانی جوان ہے، پس تمھیں جو حکم دیا جاتا ہے کرو۔ انہوں نے کہا ہمارے لئے دعا کریں اپنے رب سے کہ وہ ہمیں بتلادے

لَنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿۶۹﴾

لَنَا	مَا	لَوْنُهَا	قَالَ	اِنَّهٗ	يَقُوْلُ	اِنَّهَا	بَقَرَةٌ	صَفْرَآءُ	فَاقِعٌ	لَّوْنُهَا	تَسُرُّ	النّٰظِرِيْنَ
ہمیں	کیسا	اس کا رنگ	اس نے کہا	بیشک وہ	فرماتا ہے	کہ وہ	ایک گائے	زرد رنگ	گہرا	اس کا رنگ	اچھی لگتی	دیکھنے والے۔

اس کا رنگ کیسا ہے؟ اس نے کہا بیشک وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے زرد رنگ کی اس کا رنگ خوب گہرا ہے دیکھنے والوں کو اچھی لگتی ہے۔

(۶۸) فَلَمَّا عَلِمُوْا اَنَّهٗ عَزْمٌ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ اَیْ مَا سِنُّهَا قَالَ مُوْسٰى اِنَّهٗ اَیِ اللّٰهُ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ مُسِنَّةٌ وَّلَا بِكْرٌ صَغِيْرَةٌ عَوَانٌ نَصَفٌ بَيْنَ ذٰلِكَ الْمَذْكُوْرُ مِنَ السِّنِيْنَ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ○ بِهٖ مِنْ ذَبْحِهَا۔

(۶۹) قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا شَدِيْدُ الصُّفْرَةِ تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ○ اِلَيْهَا بِحُسْنِهَا اَیْ تُعْجِبُهُمْ۔

ترجمہ

(۶۸) ان کی قوم نے جب جانا کہ یہ ہنسی سے نہیں کہا تو یہ کہا کہ اپنے پروردگار سے اس گائے کی عمر دریافت کردے موسیٰ نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ بہت بوڑھی اور نہ بن بیائی بچی بلکہ درمیانی ہو سو اس کو ذبح کرو۔

(۶۹) انہوں نے کہا کہ اپنے رب سے پوچھ اس کا رنگ کیا ہے موسیٰ نے کہا کہ بہت زرد رنگ جس کی خوبی دیکھنے والوں کو خوش آوے۔

تشریح

(۶۸) حکم کی تعمیل میں ٹال مٹول کر گائے کیسی ہے؟ گائے کے بارے میں دریافت کرنا کہ وہ کیسی ہے تحقیق کے لئے نہ تھا بلکہ اس حکم کو ٹالنے کے لئے تھا اور گائے کو ذبح کرنے میں ان کو جو تردد تھا اسکو ظاہر کرنا تھا حضرت موسیٰ نے بتا کر کہ گائے نہ بوڑھی ہو نہ جوان، فرمایا کہ اب تعمیل حکم کر ڈالو۔

(۶۹) گائے کا رنگ کیسا ہے؟ اب دوسرا سوال کھڑا کردیا کہ گائے کا رنگ کیسا ہے؟ معلوم ہو رہا تھا کہ ابھی اندر سے ان کی طبیعتیں اس کام کے لئے آمادہ نہیں ہو رہی ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ۭ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۷۰﴾

قَالُوْا	ادْعُ	لَنَا	رَبَّكَ	يُبَيِّنْ	لَنَا	مَا هِيَ	اِنَّ	الْبَقَرَ	تَشٰبَهَ	عَلَيْنَا	وَاِنَّآ	اِنْ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَمُهْتَدُوْنَ
انہوں نے کہا	دعا کریں	ہمارے لئے	اپنا رب	وہ بتلاوے	ہمیں	وہ کیسی	کیونکہ	گائے	اشتباہ ہوگیا	ہم پر	اور بیشک ہم	اگر	چاہا	اللہ	ضرور ہدایت پالیں گے

انہوں نے کہا ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کریں وہ ہمیں بتلادے وہ کیسی ہے؟ کیونکہ گائے میں ہم پر اشتباہ ہوگیا، اور اگر اللہ نے چاہا تو بیشک

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا

قَالَ	اِنَّهٗ	يَقُوْلُ	اِنَّهَا	بَقَرَةٌ	لَّا ذَلُوْلٌ	تُثِيْرُ	الْاَرْضَ	وَلَا	تَسْقِي	الْحَرْثَ	مُسَلَّمَةٌ	لَّا
اس نے کہا	بیشک وہ	فرماتا ہے	کہ وہ	ایک گائے	نہ سدھی ہوئی	جوتتی	زمین	اور نہ	پانی دیتی	کھیتی	بے عیب	نہیں

ہم ضرور ہدایت پالیں گے۔ اس نے کہا بیشک وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے نہ سدھی ہو نہ زمین جوتتی نہ کھیتی کو پانی دیتی، بے عیب ہے اس

ع

شِيَةَ فِيْهَا ۭ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۭ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۱﴾ ع ۸

شِيَةَ	فِيْهَا	قَالُوا	الْـٰٔنَ	جِئْتَ	بِالْحَقِّ	فَذَبَحُوْهَا	وَمَا كَادُوْا	يَفْعَلُوْنَ
کوئی داغ	اسمیں	وہ بولے	اب	تم لائے	ٹھیک بات	پھر انہوں نے ذبح کیا اسکو	اور وہ لگتے نہ تھے	وہ کریں

میں کوئی داغ نہیں وہ بولے اب تم ٹھیک بات لائے۔ پھر انہوں نے اسے ذبح کیا، اور وہ لگتے نہ تھے کہ وہ (ذبح) کریں

(۷۰) قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ اَسَائِمَةٌ اَمْ عَامِلَةٌ اِنَّ الْبَقَرَ اَیْ جِنْسَهُ الْمَنْعُوْتَ بِمَا ذُكِرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا بِكَثْرَتِهٖ فَلَمْ نَهْتَدِ اِلَى الْمَقْصُوْدَةِ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ○ اِلَيْهَا فِی الْحَدِيْثِ لَوْ لَمْ يَسْتَثْنُوْا لَمَا بُيِّنَتْ لَهُمْ اٰخِرَ الْاَبَدِ

(۷۱) قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ غَيْرُ مُذَلَّلَةٍ بِالْعَمَلِ تُثِيْرُ الْاَرْضَ تُقَلِّبُهَا لِلزِّرَاعَةِ وَالْجُمْلَةُ صِفَةُ ذَلُوْلٍ دَاخِلَةٌ فِی النَّفْیِ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ الْاَرْضَ الْمُهَيَّئَةَ لِلزَّرْعِ مُسَلَّمَةٌ مِنَ الْعُيُوْبِ وَاٰثَارِ الْعَمَلِ لَا شِيَةَ لَوْنَ فِيْهَا غَيْرُ لَوْنِهَا قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ نَطَقْتَ بِالْبَيَانِ التَّامِّ فَطَلَبُوْهَا فَوَجَدُوْهَا عِنْدَ الْفَتَى الْبَارِّ بِاُمِّهٖ فَاشْتَرَوْهَا بِمِلْءِ مَسْكِهَا ذَهَبًا فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ○ لِغَلَاءِ ثَمَنِهَا وَفِی الْحَدِيْثِ لَوْ ذَبَحُوْا اَیَّ بَقَرَةٍ كَانَتْ لَاَجْزَاَتْهُمْ وَلٰكِنْ شَدَّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

ترجمہ

(۷۰) انھوں نے کہا اپنے رب سے پوچھ کہ وہ چرنے والی ہو یا اس سے کام لیا جاتا ہو البتہ وہ گائے ہم پر مشتبہ ہوگئی ہے جو مراد ہے وہ معلوم نہیں ہوتی اور اگر خدا چاہے گا تو اب ہم اس کی طرف راہ پاویں گے، حدیث میں ہے کہ اگر وہ انشاء اللہ نہ کہتے تو قیامت تک ان سے صاف بات نہ کہی جاتی۔

(۷۱) موسیٰ نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ وہ نہ کام کرنے سے ضعیف ہوئے ہو کہ زمین کو کھیتی کے لئے تیار کرتے ہو۔ اور زمین کھیتی والے کو پانی دیتی ہے جملہ عیوب اور کاموں کے اثر سے درست وسالم ہو اس میں سوا اس کے رنگ کے دوسرا رنگ نہ ہو۔ انھوں نے کہا اب تو نے پورا بیان کیا سو انہوں نے اس کو ڈھونڈا ایک جوان کے پاس جو اپنی ماں کے حکم میں تھا اس کو پایا جس قدر اس کی کھال میں سونا آوے دیکر خرید لیا پھر ذبح کیا اور گرانی قیمت کی وجہ سے وہ قریب تھے کہ ذبح کریں (اور حدیث میں ہے کہ اگر وہ کوئی سی گائے کو ذبح کر لیتے انکو کفایت کرتا مگر انہوں نے اپنے اوپر سختی کی اللہ نے بھی ان پر سختی کی۔)

تشریح

(۷۰) ذرا تفصیل سے بتادیں: اب یہ تیسرا سوال اٹھایا کہ ذرا تفصیل سے گائے کے بارے میں بتادیں۔

(۷۱) بمشکل گائے کو ذبح کیا گیا: چارو ناچار ذبح کیا ــــــ ان کی ٹال مٹول ان کی اندرونی کیفیت کو ظاہر کر رہی تھی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۭ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَقُلْنَا

وَاِذْ	قَتَلْتُمْ	نَفْسًا	فَادّٰرَءْتُمْ	فِيْهَا	وَاللّٰهُ	مُخْرِجٌ	مَّا كُنْتُمْ	تَكْتُمُوْنَ	فَقُلْنَا
اور جب	تم نے قتل کیا	ایک آدمی	پھر تم جھگڑنے لگے	اسمیں	اور اللہ	ظاہر کرنیوالا	جو تم تھے	چھپاتے	پھر ہم نے کہا

اور جب تم نے ایک آدمی کو قتل کیا پھر تم اس میں جھگڑنے لگے اور اللہ ظاہر کرنے والا تھا جو تم چھپاتے تھے۔ پھر ہم نے کہا

اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ۭ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾

اضْرِبُوْهُ	بِبَعْضِهَا	كَذٰلِكَ	يُحْيِ	اللّٰهُ	الْمَوْتٰى	وَيُرِيْكُمْ	اٰيٰتِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ
اسے مارو	اس کا ٹکڑا	اس طرح	زندہ کریگا	اللہ	مردے	اور تمھیں دکھاتا ہے	اپنے نشان	تاکہ تم	غور کرو

تم اس (مقتول) کو گائے کا ایک ٹکڑا مارو، اس طرح اللہ مردوں کو زندہ کریگا۔ وہ تمھیں دکھاتا ہے اپنے نشان تاکہ تم غور کرو۔

(۷۲) وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهِ اِدْغَامُ التَّاءِ
فِى الْاَصْلِ فِى الدَّالِ اَىْ تَخَاصَمْتُمْ وَتَدَافَعْتُمْ
فِيْهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مُظْهِرٌ مَاكُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ○
مِنْ اَمْرِهَا وَهٰذَا اِعْتِرَاضٌ وَهُوَ اَوَّلُ الْقِصَّةِ
(۷۳) فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ اَىِ الْقَتِيْلَ بِبَعْضِهَا فَضُرِبَ بِلِسَانِهَا
اَوْ عَجْبِ ذَنْبِهَا فَحَيِىَ وَقَالَ قَتَلَنِىْ فُلَانٌ وَفُلَانٌ
لَابْنَىْ عَمِّهٖ وَمَاتَ فَحُرِمَا الْمِيْرَاثَ وَقُتِلَا
قَالَ تَعَالٰى كَذٰلِكَ الْاِحْيَاءُ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى
وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ دَلَائِلَ قُدْرَتِهٖ لَعَلَّكُمْ
تَعْقِلُوْنَ ○ تَتَدَبَّرُوْنَ فَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ
الْقَادِرَ عَلٰى اِحْيَاءِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ قَادِرٌ
عَلٰى اِحْيَاءِ نُفُوْسٍ كَثِيْرَةٍ فَتُؤْمِنُوْنَ

ترجمہ

(۷۲) اور یاد کرو جب کہ تم نے ایک آدمی کو مارا پھر اس میں جھگڑا کیا اور اللہ ظاہر کرنے والا ہے اس امر کو جس کو تم چھپاتے تھے (یہ جملہ معترضہ ہے شروع قصہ سے اس کا تعلق ہے۔)

(۷۳) پھر ہم نے کہا کہ اس مقتول سے اس گائے کی جیب یا دم کی ہڈی مارو انھوں نے مارا وہ زندہ ہوگیا اور اپنے دو چچا کے بیٹوں کی نسبت کہا کہ انھوں نے مجھ کو مارا ہے یہ کہکر مرگیا وہ دونوں اسکی میراث سے محروم رہے اور مارے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جیسا اللہ نے اسکو زندہ کیا اسی طرح مردوں کو زندہ کریگا وہ تم کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھلاتا ہے کہ تم سوچو اور جان لو کہ جو ایک کو زندہ کرسکتا ہے وہ بہتوں کو جِلا سکتا ہے یہ سمجھ لو تو ایمان لے آؤ۔

تشریح

(۷۲) ایمان کی کمزوری سامنے آئی | جو چیز یہ لوگ چھپا رہے تھے وہ قاتل کا نام تھا۔ ایک دوسرے پر الزام دھر رہے تھے مگر اصل قاتل کا نام معلوم نہ تھا، دوسری چیز جو یہ لوگ چھپا رہے تھے وہ ان کا ضعف ایمانی تھا اللہ تعالیٰ اس کو بھی ظاہر کر دینا چاہتا تھا۔

(۷۳) بنی اسرائیل کی اندرونی بیماری کا علاج | گائے کے گوشت کا ایک حصہ مقتول کے بدن سے لگاؤ۔ چنانچہ ایسا کرنے سے مقتول زندہ ہوگیا اس نے قاتل کا نام بتادیا اور پھر مردہ ہوکر گر پڑا، یہ بھی حضرت موسیٰ کا کھلا معجزہ تھا ——— اس طرح ایک واقعہ سے تین مقصد حاصل کئے گئے۔ گائے کی محبت دل سے نکالنے کی تدبیر، اصل قاتل کا نام اور حضرت موسیٰ کے ہاتھوں اللہ کی اس قدرت کا اظہار کہ وہ کس طرح مُردوں کو زندگی دے سکتا ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ

ثُمَّ	قَسَتْ	قُلُوْبُكُمْ	مِنْۢ بَعْدِ	ذٰلِكَ	فَهِيَ	كَالْحِجَارَةِ	اَوْ	اَشَدُّ	قَسْوَةً ؕ
پھر	سخت ہوگئے	تمہارے دل	بعد	اس	سو وہ	پتھر جیسے	یا	اس سے زیادہ	سخت

پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے سو وہ پتھر جیسے ہو گئے، یا اس سے زیادہ سخت،

وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ

وَاِنَّ	مِنَ	الْحِجَارَةِ	لَمَا	يَتَفَجَّرُ	مِنْهُ	الْاَنْهٰرُ	وَاِنَّ	مِنْهَا	لَمَا	يَشَّقَّقُ	فَيَخْرُجُ	مِنْهُ	الْمَآءُ
اور بیشک	سے	پتھر	البتہ	پھوٹ نکلتی ہیں	اس سے	نہریں	اور بیشک	اس سے (بعض)	البتہ جو	پھٹ جاتے ہیں	تو نکلتا ہے	اس سے	پانی

اور بیشک بعض پتھروں سے نہریں پھوٹ نکلتی ہیں اور بیشک ان میں سے بعض پھٹ جاتے ہیں تو نکلتا ہے اس سے پانی

وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾

وَاِنَّ	مِنْهَا	لَمَا يَهْبِطُ	مِنْ	خَشْيَةِ اللّٰهِ	وَ	مَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ۔
اور بیشک	اس سے	البتہ گرتا ہے	سے	ڈر اللہ	اور	نہیں	اللہ	بے خبر	سے جو	تم کرتے ہو۔

اور ان میں سے بعض اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں اور اللہ اس سے بے خبر نہیں جو تم کرتے ہو۔

(۷۴) ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ اَيُّهَا الْيَهُوْدُ صَلُبَتْ
عَنْ قَبُوْلِ الْحَقِّ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ الْمَذْكُوْرُ
مِنْ اِحْيَاءِ الْقَتِيْلِ وَمَا قَبْلَهٗ مِنَ الْاٰيَاتِ فَهِيَ
كَالْحِجَارَةِ فِي الْقَسْوَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ
مِنْهَا وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ
الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فِيْهِ اِدْغَامُ
التَّاءِ فِي الْاَصْلِ فِي الشِّيْنِ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ
وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ يَنْزِلُ مِنْ عُلُوٍّ اِلٰى سِفْلٍ
مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَقُلُوْبُكُمْ لَا تَتَاَثَّرُ وَلَا تَلِيْنُ
وَلَا تَخْشَعُ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○
وَاِنَّمَا يُؤَخِّرُكُمْ لِوَقْتِكُمْ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِالتَّحْتَانِيَّةِ وَفِيْهِ
الْتِفَاتٌ عَنِ الْخِطَابِ

ترجمہ

(۷۴) پھر بھی اس قتیل کے زندہ کرنے اور دیگر نشانیوں کے بعد اے یہود تمہارے دل حق ماننے سے سخت ہوگئے سو وہ دل پتھر بلکہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہوگئے اور البتہ بعض پتھر ایسے ہیں جن سے نہریں نکلتی ہیں اور بعض پھٹ جاتے ہیں اور ان سے پانی بہتا ہے اور بعض خوفِ خدا سے اوپر سے نیچے گر جاتے ہیں۔ اور تمہارے دل نہ نرم ہوں نہ ان کچھ اثر ان پر ہو نہ خدا کے سامنے عاجز ہوں اور اللہ تمہارے عملوں سے غافل نہیں تمہارے وقت پورا ہونے تک تم کو چھوڑ رکھا ہے۔

تشریح

(۷۴) پھر بھی دل پتھر بن گئے | یہ ساری کھلی کھلی نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی تمہارے دل پتھر کی طرح سخت ہوگئے کہ قبول حق کے لئے اس میں کوئی نرم گوشہ نظر نہیں آتا۔ پتھر بھی نرم پڑ جاتے ہیں، پتھروں سے پانی کی دھاریں پھوٹ پڑتی ہیں، پتھر بھی اللہ کے خوف سے لرز اٹھتے ہیں مگر تمہارے دل یہ تو پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو چکے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا

أَفَتَطْمَعُونَ	أَنْ	يُؤْمِنُوا	لَكُمْ	وَقَدْ كَانَ	فَرِيقٌ	مِّنْهُمْ	يَسْمَعُونَ	كَلَامَ اللَّهِ	ثُمَّ	يُحَرِّفُونَهُ	مِنْ بَعْدِ
کیا پھر تم توقع رکھتے ہو	کہ	مان لیں گے	تمہارے لئے	اور تھا	ایک فریق	ان سے	وہ سنتے ہیں	اللہ کا کلام	پھر	وہ بدل ڈالتے ہیں اسکو	بعد

پھر کیا تم توقع رکھتے ہو کہ وہ مان لیں گے تمہاری خاطر اور ان میں سے ایک فریق اللہ کا کلام سنتا ہے۔ پھر وہ اس کو بدل ڈالتے ہیں اسکو

عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا ۚ وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ

مَا عَقَلُوهُ	وَهُمْ	يَعْلَمُونَ	وَإِذَا	لَقُوا	الَّذِينَ	آمَنُوا	قَالُوا	آمَنَّا	وَإِذَا	خَلَا	بَعْضُهُمْ	إِلَىٰ
جو انھوں نے سمجھ لیا	اور وہ	جانتے ہیں	اور جب	وہ ملتے ہیں	جو لوگ	ایمان لائے	وہ کہتے ہیں	ہم ایمان لائے	اور جب	اکیلے ہوتے ہیں	ان کے بعض	پاس

سمجھ لینے کے بعد اور وہ جانتے ہیں اور جب وہ ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب ان کے بعض دوسروں کے پاس

بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُمْ بِهِ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٧٦﴾

بَعْضٍ	قَالُوا	أَتُحَدِّثُونَهُمْ	بِمَا	فَتَحَ	اللَّهُ	عَلَيْكُمْ	لِيُحَاجُّوكُمْ	بِهِ	عِنْدَ	رَبِّكُمْ	أَفَلَا تَعْقِلُونَ
بعض	کہتے ہیں	کیا بتلاتے ہو انھیں	جو	ظاہر کیا	اللہ	تم پر	تاکہ وہ حجت لائیں	اسکے ذریعہ	سامنے	تمہارا رب	تو کیا تم نہیں سمجھتے۔

اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کیا تم انھیں بتلاتے ہو جو اللہ نے تم پر ظاہر کیا تاکہ وہ اس کے ذریعہ تمہارے رب کے سامنے حجت لائیں تو کیا تم نہیں سمجھتے۔ ؟

٧٥ أَفَتَطْمَعُونَ أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا أَيِ الْيَهُودُ
لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ أَحْبَارُهُمْ
يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ فِي التَّوْرٰىةِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ يُغَيِّرُونَهُ
مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ فَهِمُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ○ أَنَّهُمْ
مُفْتَرُونَ وَالْهَمْزَةُ لِلْإِنْكَارِ أَيْ لَا تَطْمَعُوا فَلَهُمْ سَابِقَةٌ فِي الْكُفْرِ
٧٦ وَإِذَا لَقُوا أَيْ مُنَافِقُو الْيَهُودِ الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا
بِأَنَّ مُحَمَّدًا نَبِيٌّ وَهُوَ الْمُبَشَّرُ بِهِ فِي كِتَابِنَا وَإِذَا خَلَا رَجَعَ
بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا أَيْ رُؤَسَاؤُهُمُ الَّذِينَ لَمْ
يُنَافِقُوا لِمَنْ نَافَقَ أَتُحَدِّثُونَهُمْ أَيِ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا فَتَحَ
اللَّهُ عَلَيْكُمْ أَيْ عَرَّفَكُمْ فِي التَّوْرٰىةِ مِنْ نَعْتِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحَاجُّوكُمْ لِيُخَاصِمُوكُمْ وَاللَّامُ
لِلصَّيْرُورَةِ بِهِ عِنْدَ رَبِّكُمْ فِي الْآخِرَةِ وَيُقِيمُوا
عَلَيْكُمُ الْحُجَّةَ فِي تَرْكِ اتِّبَاعِهِ مَعَ عِلْمِكُمْ بِصِدْقِهِ
أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ أَنَّهُمْ يُحَاجُّونَكُمْ إِذَا حَدَّثْتُمُوهُمْ فَتَنْتَهُوا

ترجمہ

٧٥ اے مسلمانو کیا تم یہود کے ایمان کی حرص کرتے ہو حالانکہ ان کے علماء کی ایک جماعت توراۃ سنتی تھی اور اس کو سمجھ بوجھ کر بدل ڈالتی تھی اور اس افتراپردازی کو بھی جانتی تھی سو ان کیلئے ازل میں کفر لکھا گیا ان کے ایمان کی طمع فضول ہے۔

٧٦ اور جب یہودی مسلمانوں سے ملتے ہیں کہتے ہیں ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور ہماری کتاب میں انہی کی بشارت ہے اور جب اپنے رئیسوں کے پاس جو ظاہر میں بھی مسلمان نہوئے تھے جاتے ہیں وہ ان سے کہتے ہیں کیا تم مسلمانوں کو وہ باتیں بتلاتے ہو جو تمہاری کتاب میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف تم کو اللہ نے بتلائے ہیں تاکہ وہ قیامت میں تم سے جھگڑا کریں اور تم پر حجت قائم کریں کہ جب تم انکو سچا نبی جانتے تھے کیوں نہ ایمان لائے۔ کیا تم سمجھتے نہیں کہ تمہارے بتلانے سے وہ تمہیں سے جھگڑا کریں گے سو اس سے باز رہو۔

تشریح

٧٥ کیا یہ لوگ ایمان لا سکتے ہیں | یہود کے ان حالات کو دیکھو، پھر کیا اے مسلمانو تم سمجھتے ہو کہ یہ لوگ ایمان لا سکتے ہیں۔ ان کے مذہبی رہنما اور علماء کا یہ حال رہا ہے کہ اللہ کا کلام سُنکر اور سمجھ کر پھر انھوں نے جان بوجھ کر اللہ کے کلام کو مسخ کیا ہے لفظی اور معنوی ہر طرح کی تبدیلی کر کے اپنے مطلب کے مطابق ڈھالا ہے۔

٧٦ یہود کے دوسرے گروہ کی منافقت | یہود کے ایک دوسرے منافق گروہ کی کارستانیاں یہ تھیں کہ مسلمانوں سے ملتے تو ان کو اپنے ایمان کا یقین دلانے کی کوشش کرتے اور جب آپس میں تنہائیوں میں ملاقات ہوتی تو کہتے تھے کہ تورات میں نبی آخر الزماں کی جو علامتیں آئی ہیں وہ مسلمانوں کو مت بتاؤ اور توریت کے احکام کا جو علم اللہ نے تمہیں عطا کیا ہے، اس سے مسلمانوں کو باخبر مت کرو کہ اس کی روشنی میں وہ ہمارے اعمال پر گرفت کر سکیں اور قیامت میں ہم پر حجت لا سکیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

النصف

اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٧﴾ وَمِنْهُمْ									
اَوَ	لَا يَعْلَمُوْنَ	اَنَّ	اللّٰهَ	يَعْلَمُ	مَا	يُسِرُّوْنَ	وَمَا	يُعْلِنُوْنَ	وَ مِنْهُمْ
کیا	نہیں وہ جانتے	کہ	اللہ	جانتا ہے	جو	وہ چھپاتے ہیں	اور جو	وہ ظاہر کرتے ہیں	اور ان میں
کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں اور ان میں کچھ									

اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿٧٨﴾								
اُمِّيُّوْنَ	لَا يَعْلَمُوْنَ	الْكِتٰبَ	اِلَّآ	اَمَانِيَّ	وَاِنْ	هُمْ	اِلَّا	يَظُنُّوْنَ
اَن پڑھ	وہ نہیں جانتے	کتاب	سوائے	آرزوئیں	اور نہیں	وہ	مگر	گمان سے کام لیتے ہیں۔
اَن پڑھ ہیں جو کتاب نہیں جانتے سوائے چند آرزوؤں کے وہ صرف گمان سے کام لیتے ہیں۔								

ترجمہ

(٧٧) قَالَ تَعَالٰى اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ الْاِسْتِفْهَامُ لِلتَّقْرِيْرِ وَالْوَاوُ الدَّاخِلَةُ عَلَيْهَا لِلْعَطْفِ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ○ مَا يُخْفُوْنَ وَمَا يُظْهِرُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ وَغَيْرِهٖ فَيَرْعَوُوْا عَنْ ذٰلِكَ

(۷۷) کیا یہود نہیں جانتے کہ اللہ کو ان کے ظاہر و باطن سب کی خبر ہے پھر بھی نہیں رکتے۔

(٧٨) وَمِنْهُمْ اَيِ الْيَهُوْدِ اُمِّيُّوْنَ عَوَامُّ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ التَّوْرٰىةَ اِلَّآ لٰكِنْ اَمَانِيَّ اَكَاذِيْبَ تَلَقَّوْهَا مِنْ رُؤَسَائِهِمْ فَاعْتَمَدُوْهَا وَاِنْ مَا هُمْ فِيْ جَحْدِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهٖ مِمَّا يَخْتَلِقُوْنَهٗ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ○ ظَنًّا وَلَا عِلْمَ لَهُمْ

(۷۸) وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ الخ اور یہود میں سے بعض عام آدمی ہیں کہ وہ توراۃ کو نہیں سمجھتے جو اپنے بڑوں سے جھوٹی باتیں سُن لیں اس پر اعتماد کیا اور وہ اس انکار نبوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اور جن چیزوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں صرف اپنے گمان کے تابع ہیں اصل حال کی انکو کچھ خبر نہیں

تشریح

(۷۷) کیا یہ مکاریاں اللہ سے چھپ سکتی ہیں؟ | کفر و نفاق کیسا عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو ہر ظاہر اور پوشیدہ بات کو جانتا ہے کیا وہ اس سے اپنی یہ مکاریاں چھپا سکتے ہیں۔

(۷۸) ایک گمراہ کن عقیدہ | علماء یہود نے یہ بتا رکھا تھا کہ نجات تو صرف یہودیوں کے لئے ہے ــــ ایک ناواقف اور بے علم طبقہ ان ہی امیدوں پر جی رہا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ق ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا

فَوَيْلٌ	لِّلَّذِيْنَ	يَكْتُبُوْنَ	الْكِتٰبَ	بِاَيْدِيْهِمْ	ثُمَّ	يَقُوْلُوْنَ	هٰذَا
سو خرابی	ان کے لئے جو	لکھتے ہیں	کتاب	اپنے ہاتھوں سے	پھر	وہ کہتے ہیں	یہ

سو ان کے لئے خرابی ہے جو وہ کتاب لکھتے ہیں اپنے ہاتھوں سے پھر کہتے ہیں یہ

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ط فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا

مِنْ	عِنْدِ	اللّٰهِ	لِيَشْتَرُوْا	بِهٖ	ثَمَنًا	قَلِيْلًا	فَوَيْلٌ	لَّهُمْ	مِّمَّا
سے	پاس	اللہ	تاکہ وہ حاصل کریں	اس سے	قیمت	تھوڑی	سو خرابی	انکے لئے	اس سے جو

اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے ذریعہ حاصل کریں تھوڑی سی قیمت ، سو انکے لئے خرابی ہے

كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿٧٩﴾

كَتَبَتْ	اَيْدِيْهِمْ	وَ	وَيْلٌ	لَّهُمْ	مِّمَّا	يَكْسِبُوْنَ
لکھا	ان کے ہاتھ	اور	خرابی	انکے لئے	اس سے جو	وہ کماتے ہیں۔

اس سے جو ان کے ہاتھوں نے لکھا، اور ان کے لئے خرابی ہے اس سے جو وہ کماتے ہیں۔

(۷۹) فَوَيْلٌ شِدَّةُ عَذَابٍ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ
الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ اَىْ مُخْتَلَقًا مِنْ
عِنْدِهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ
عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا
قَلِيْلًا مِنَ الدُّنْيَا وَهُمُ الْيَهُوْدُ
غَيَّرُوْا صِفَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِى التَّوْرٰةِ وَاٰيَةَ الرَّجْمِ
وَغَيْرَهَا وَكَتَبُوْهَا عَلٰى خِلَافِ مَا اُنْزِلَ
فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ
مِنَ الْمُخْتَلَقِ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ○
مِنَ الرُّشٰى

ترجمہ

(۷۹) سو سخت عذاب ہے ان کو جو توراۃ میں اپنی طرف سے بناکر لکھتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ خدا کا کلام ہے تاکہ اس وجہ سے ان کو دنیا کا کچھ مال ومتاع ملجاوے۔ (یہود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اور آیت رجم توراۃ میں سے بدل ڈالی تھی اور اس کو دوسری طرح لکھدیا تھا) سو ان کے لئے سخت عذاب ہے اس پر جو انھوں نے بناکر لکھا اور جو رشوت میں کچھ کمایا۔

تشریح

(۷۹) آخرت کے بدلے میں دنیا خریدنا | ان عالموں اور رہنماؤں پر بربادی جو اپنے ہاتھ سے لکھ کر غلط طور سے اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں تاکہ اس کے عوض یہ حقیر دنیا جو چاہے کتنی بھی ہو آخرت کے مقابلے میں ہیچ ہے حاصل کرسکیں۔ لعنت ہے ان کے لکھنے پر اور لعنت ہے اس کمائی پر۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ط قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ

وَقَالُوْا	لَنْ تَمَسَّنَا	النَّارُ	اِلَّآ	اَيَّامًا	مَّعْدُوْدَةً	قُلْ	اَتَّخَذْتُمْ	عِنْدَ	اللّٰهِ	عَهْدًا	فَلَنْ
اور انہوں نے کہا	ہرگز نہیں چھوئے گی	آگ	سوائے	دن	چند	کہدو	کیا تم نے لیا	پاس	اللہ	کوئی وعدہ	کہ ہرگز نہ

اور انہوں نے کہا کہ ہمیں آگ ہرگز نہ چھوئے گی گنتی کے چند دن کے سوا۔ کہدو، کیا تم نے اس کے پاس سے کوئی وعدہ لیا ہے

يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (٨٠) بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً

يُّخْلِفَ	اللّٰهُ	عَهْدَهٗ	اَمْ	تَقُوْلُوْنَ	عَلَى	اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ	بَلٰى	مَنْ	كَسَبَ	سَيِّئَةً
خلاف کریگا	اللہ	اپنا وعدہ	کیا	تم کہتے ہو	پر	اللہ	جو	تم نہیں جانتے ؟	کیوں نہیں	جس نے	کمائی	کوئی برائی

کہ اللہ اپنے وعدہ کے خلاف ہرگز نہیں کرے گا۔ کیا تم اللہ پر وہ کہتے ہو جو تم نہیں جانتے؟ کیوں نہیں جس نے کمائی کوئی برائی

وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (٨١)

وَّ اَحَاطَتْ	بِهٖ	خَطِيْٓئَتُهٗ	فَاُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ
اور گھیر لیا	اسکو	اسکی خطائیں	پس یہی لوگ	آگ والے (دوزخی)	وہ	اسمیں	ہمیشہ رہیں گے۔

اور اس کو اس کی خطاؤں نے گھیر لیا پس یہی لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(٨٠) وَقَالُوْا اِنَّمَا وَعَدَهُمُ النَّبِيُّ النَّارَ لَنْ تَمَسَّنَا
تُصِيْبَنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ط اَرْبَعِيْنَ
يَوْمًا مُدَّةَ عِبَادَةِ اٰبَائِهِمُ الْعِجْلَ ثُمَّ تَزُوْلُ قُلْ لَّهُمْ
يَا مُحَمَّدُ اَتَّخَذْتُمْ حُذِفَ مِنْهُ هَمْزَةُ الْوَصْلِ
اِسْتِغْنَاءً بِهَمْزَةِ الْاِسْتِفْهَامِ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا
مِيْثَاقًا مِنْهُ بِذٰلِكَ فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗ
بِهٖ لَا اَمْ بَلْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○
(٨١) بَلٰى تَمَسُّكُمْ وَتَخْلُدُوْنَ فِيْهَا مَنْ كَسَبَ
سَيِّئَةً شِرْكًا وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ
بِالْاِفْرَادِ وَالْجَمْعِ اَيْ اِسْتَوْلَتْ عَلَيْهِ وَاَحْدَقَتْ بِهٖ مِنْ
كُلِّ جَانِبٍ بِاَنْ مَاتَ مُشْرِكًا فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ رُوْعِيَ فِيْهِ مَعْنٰى مَنْ

ترجمہ

(٨٠) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو آگ کی
دھمکی دی انہوں نے کہا کہ ہم کو صرف چالیس دن
آگ میں رہنا ہے جتنی مدت ہمارے باپ دادوں نے بچھڑے
کی پرستش کی پھر آگ ہم کو نہ لگے گی۔ ان سے کہدے
اے محمد کہ کیا تم نے خدا سے کوئی پیمان لے لیا ہے
کہ وہ اس کا خلاف نہ کریگا بلکہ تم یہ نادانی سے کہتے ہو

(٨١) ضرور تم آگ میں رہو گے جس نے شرک کیا اور گناہوں نے
اس کو گھیر لیا اور اس پر ہر طرف سے گناہ غالب ہو گئے
یہاں تک کہ وہ مشرک مرا سو وہی لوگ دوزخی ہیں
وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے (مَنْ کے معنی کی رعایت سے
ضمیر لائی گئی)۔

تشریح

(٨٠) ہم دوزخ میں نہیں جائینگے: یہودیوں کو یہ غلط فہمی تھی کہ ہم خواہ کتنے بھی گناہ کریں یہودی ہونے کی وجہ سے ہمیں دوزخ میں نہیں ڈالا جائیگا۔ اگر سزا دی بھی گئی تو چند روز کے لئے ہوگی اور پھر جنت میں بھیج دئے جائینگے ـــــ اے محمد آپ ان سے پوچھیں کہ کیا اللہ سے تمہارا کوئی وعدہ ہو چکا ہے کہ جس پر تم مطمئن بیٹھے ہو کہ وہ اس کے خلاف نہیں کریگا۔

(٨١) نجات ایمان اور عمل پر ہے: اللہ نے تمام مخلوق کے لئے یہ ضابطہ بنا دیا ہے کہ یہودی ہو یا غیر یہودی، ایمان و عمل پر نجات ہے نہ کہ ذات اور خاندان کی بنیاد پر۔ جو خطا کار ہے اور اس چکر میں پڑا رہیگا وہ دوزخ میں جائیگا اور ہمیشہ وہیں رہیگا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (۸۲) ع وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ

وَالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَعَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ	وَاِذْ	اَخَذْنَا	مِيْثَاقَ
اورجولوگ	ایمان لائے	اورانھوں نے کئے	اچھے عمل	یہی لوگ	جنت والے	وہ	اسمیں	ہمیشہ رہیں گے	اورجب	ہم نے لیا	پختہ عہد

اورجولوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے عمل کئے یہی لوگ جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اورجب ہم نے لیا بنی اسرائیل

بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰی وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا

بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ	لَا تَعْبُدُوْنَ	اِلَّا	اللّٰهَ قف	وَبِالْوَالِدَيْنِ	اِحْسَانًا	وَّذِی الْقُرْبٰی	وَالْيَتٰمٰی	وَالْمَسٰكِيْنِ	وَقُوْلُوْا
بنی اسرائیل	تم عبادت نہ کرنا	سوائے	اللہ	اور ماں باپ سے	حسن سلوک	اور قرابت دار	اور یتیم	اور مسکین	اورتم کہنا

سے پختہ عہد کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ سے حسن سلوک کرنا، اور قرابت داروں یتیموں اور مسکینوں سے اورتم کہنا

لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ (۸۳)

لِلنَّاسِ	حُسْنًا	وَّاَقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَاٰتُوا	الزَّكٰوةَ	ثُمَّ	تَوَلَّيْتُمْ	اِلَّا	قَلِيْلًا	مِّنْكُمْ	وَاَنْتُمْ	مُّعْرِضُوْنَ
لوگوں سے	اچھی بات	اورتم قائم کرنا	نماز	اوردینا	زکوٰۃ	پھر	تم پھر گئے	سوائے	چند ایک	تم میں سے	اورتم	پھرجانے والے

لوگوں سے اچھی بات اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا پھر تم پھر گئے تم میں سے چند ایک کے سوا، اور تم پھر جانے والے ہو۔

(۸۲) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
(۸۳) الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ ع وَ اذْكُرْ اِذْ
اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِی التَّوْرٰىةِ وَقُلْنَا
لَا تَعْبُدُوْنَ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ اِلَّا اللّٰهَ خَبَرٌ بِمَعْنَى النَّهْيِ
وَقُرِئَ لَا تَعْبُدُوْا وَ اَحْسِنُوْا بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا
بِرًّا وَّذِی الْقُرْبٰی الْقَرَابَةِ عَطْفٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ
وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ قَوْلًا حُسْنًا مِنَ
الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالصِّدْقِ فِيْ شَاْنِ مُحَمَّدٍ صَلْعَمْ
وَالرِّفْقِ بِهِمْ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِضَمِّ الْحَاءِ وَسُكُوْنِ السِّيْنِ مَصْدَرٌ
وُصِفَ بِهِمْ مُبَالَغَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
فَقَبِلْتُمْ ذٰلِكَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اَعْرَضْتُمْ عَنِ الْوَفَاءِ بِهِ فِيْهِ
اِلْتِفَاتٌ عَنِ الْغَيْبَةِ وَالْمُرَادُ اٰبَاؤُهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَ
اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ عَنْهُ كَاٰبَائِكُمْ۔

ترجمہ

(۸۲) اورجولوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ جنتی ہیں جنت میں ہمیشہ
(۸۳) رہیں گے ـــــ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ الخ
اور یاد کر جبکہ ہم نے بنی اسرائیل سے توراۃ میں عہد لیا اور یہ کہا
کہ تم سوائے اللہ کے کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی سے
پیش آؤ اور قریب رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرو اور یتیم محتاجوں
کی خبر لو اور لوگوں کو اچھی بات کہو نیک کام کا حکم کرو بری بات سے روکو
اور نرمی کرو ان پر، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان میں سچی
بات زبان سے نکالو اور نماز اچھی طرح پڑھتے رہو سو تم
نے اس کو مان لیا پھر اس وعدہ کے پورا کرنے سے
منہ پھیر لیا مگر تم میں سے تھوڑوں نے اس پر عمل کیا
اور تمھارا حال روگردانی میں ایسا ہے جیسا تمھارے
باپ دادوں کا۔

تشریح

(۸۲) اللہ کے یہاں ذات بات کوئی چیز نہیں ہے | ایمان وعمل والے کسی ذات کے ہوں جنت میں جائیں گے اور ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔

(۸۳) بنی اسرائیل کی وعدہ فراموشی | تم اے بنی اسرائیل اپنے عہد اور وعدہ کو بھول گئے جو ہم نے توریت میں تم سے لیا تھا کہ تم سب صرف اللہ کے عبادت گذار بن کر رہوگے والدین اور رشتہ داروں کیساتھ حسن سلوک کروگے، یتیموں مسکینوں کی خبر گیری کروگے، لوگوں سے بھلی بات کروگے، نماز قائم کروگے، زکوٰۃ ادا کروگے مگر تم میں سے تھوڑے آدمیوں کے سوا یہ بات سب بھول گئے اور تمہیں یہودیت اور عیسائیت یاد رہ گئی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ

وَاِذْ	اَخَذْنَا	مِيْثَاقَكُمْ	لَا تَسْفِكُوْنَ	دِمَآءَكُمْ	وَلَا	تُخْرِجُوْنَ	اَنْفُسَكُمْ	مِّنْ	دِيَارِكُمْ	ثُمَّ
اور جب	ہم نے لیا	تم سے پختہ عہد	نہ تم بہاؤ گے	اپنوں کے خون	اور نہ	تم نکالو گے	اپنوں	سے	اپنی بستیاں	پھر

اور پھر جب ہم نے تم سے پختہ عہد لیا کہ تم اپنوں کے خون نہ بہاؤ گے اور نہ تم اپنوں کو اپنی بستیوں سے نکالو گے، پھر تم نے

اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا

اَقْرَرْتُمْ	وَاَنْتُمْ	تَشْهَدُوْنَ	ثُمَّ	اَنْتُمْ	هٰٓؤُلَآءِ	تَقْتُلُوْنَ	اَنْفُسَكُمْ	وَتُخْرِجُوْنَ	فَرِيْقًا
تم نے اقرار کیا	اور تم	گواہ ہو	پھر	تم	وہ لوگ	قتل کرتے ہو	اپنوں کو	اور تم نکالتے ہو	ایک فریق

اقرار کیا اور تم گواہ ہو پھر تم وہ لوگ ہو جو قتل کرتے ہو اپنوں کو اور اپنے ایک فریق کو ان کے

مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ز تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ط وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى

مِّنْكُمْ	مِّنْ	دِيَارِهِمْ	تَظٰهَرُوْنَ	عَلَيْهِمْ	بِالْاِثْمِ	وَالْعُدْوَانِ	وَاِنْ	يَّاْتُوْكُمْ	اُسٰرٰى
اپنے سے	سے	ان کے وطن	تم چڑھائی کرتے ہو	ان پر	گناہ سے	اور سرکشی	اور اگر	وہ آئیں تمہارے پاس	قیدی

وطن سے نکالتے ہو، تم چڑھائی کرتے ہو ان پر گناہ اور سرکشی سے، اور اگر وہ تمہارے پاس قیدی آئیں

تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ط اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ج

تُفٰدُوْهُمْ	وَهُوَ	مُحَرَّمٌ	عَلَيْكُمْ	اِخْرَاجُهُمْ	اَفَتُؤْمِنُوْنَ	بِبَعْضِ	الْكِتٰبِ	وَتَكْفُرُوْنَ	بِبَعْضٍ
تم بدلہ دیکر چھڑاتے ہو	حالانکہ وہ	حرام کیا گیا	تم پر	نکالنا ان کا	تو کیا تم ایمان لاتے ہو	بعض حصہ	کتاب	اور انکار کرتے ہو	بعض حصہ

تو بدلہ دیکر انھیں چھڑاتے ہو حالانکہ ان کا نکالنا تم پر حرام کیا گیا تھا تو کیا تم کتاب کے بعض حصہ پر ایمان لاتے ہو؟ اور بعض حصہ کا

فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ

فَمَا	جَزَآءُ	مَنْ	يَّفْعَلُ	ذٰلِكَ	مِنْكُمْ	اِلَّا	خِزْيٌ	فِى	الْحَيٰوةِ	الدُّنْيَا	وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ	يُرَدُّوْنَ
سو کیا	سزا	جو	کرے	یہ	تم میں سے	سوائے	رسوائی	میں	زندگی	دنیا	اور قیامت کے دن	وہ لوٹائے جائینگے

انکار کرتے ہو؟ سو تم میں جو ایسا کرے اس کی کیا سزا ہے؟ سوائے اسکے کہ دنیا کی زندگی میں رسوائی اور وہ قیامت کے دن سخت عذاب

اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾

اِلٰٓى	اَشَدِّ	الْعَذَابِ	وَمَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ
طرف	سخت	عذاب	اور نہیں	اللہ	بے خبر۔	اس سے جو	تم کرتے ہو۔

کی طرف لوٹائے جائیں گے اور تم جو کرتے ہو اللہ اس سے بے خبر نہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

۸۴ وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ وَقُلْنَا لَا تَسْفِکُوْنَ دِمَآءَکُمْ
تُرِیْقُوْنَهَا بِقَتْلِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَکُمْ
مِّنْ دِیَارِکُمْ لَا یُخْرِجُ بَعْضُکُمْ بَعْضًا مِنْ دَارِہٖ
ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ قَبِلْتُمْ ذٰلِکَ الْمِیْثَاقَ وَ اَنْتُمْ
تَشْهَدُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِکُمْ ○

ترجمہ

۸۴ اور یاد کرو جبکہ ہم نے تم سے عہد لیا اور کہا کہ تم میں سے بعض بعض کو نہ مارنا اور خوں ریزی نہ کرنا اور ایک دوسرے کو ان کے گھروں سے نہ نکالے پھر تم نے اس کو مان لیا اور تم اس بات کے گواہ ہو۔

۸۵ ثُمَّ اَنْتُمْ یَا هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَکُمْ یَقْتُلُ
بَعْضُکُمْ بَعْضًا وَتُخْرِجُوْنَ فَرِیْقًا مِّنْکُمْ مِّنْ دِیَارِهِمْ
تَظٰهَرُوْنَ فِیْهِ اِدْغَامُ التَّاءِ فِی الْاَصْلِ فِی الظَّاءِ وَفِیْ
قِرَاءَةٍ بِالتَّخْفِیْفِ عَلٰی حَذْفِهَا تَتَعَاوَنُوْنَ عَلَیْهِمْ بِالْاِثْمِ
الْمَعْصِیَةِ وَالْعُدْوَانِ الظُّلْمِ وَاِنْ یَّاْتُوْکُمْ اُسٰرٰی
وَفِیْ قِرَاءَةٍ اَسْرٰی تُفٰدُوْهُمْ وَفِیْ قِرَاءَةٍ تَفْدُوْهُمْ تُنْقِذُوْهُمْ
مِنَ الْاَسْرِ بِالْمَالِ اَوْ غَیْرِہٖ وَهُوَ مِمَّا عُهِدَ اِلَیْهِمْ وَهُوَ اَیِ
الشَّاْنُ مُحَرَّمٌ عَلَیْکُمْ اِخْرَاجُهُمْ مُتَّصِلٌ بِقَوْلِهٖ وَتُخْرِجُوْنَ
وَالْجُمْلَةُ بَیْنَهُمَا اِعْتِرَاضٌ اَیْ کَمَا حَرَّمَ تَرْکَ الْفِدَاءِ وَ
کَانَتْ قُرَیْظَةُ حَالَفُوا الْاَوْسَ وَالنَّضِیْرُ الْخَزْرَجَ فَکَانَ
کُلُّ فَرِیْقٍ یُقَاتِلُ مَعَ حُلَفَائِہٖ وَیُخَرِّبُ دِیَارَهُمْ وَیُخْرِجُهُمْ
فَاِذَا اُسِرُوْا فَدَوْهُمْ وَکَانُوْا اِذَا سُئِلُوْا لِمَ تُقَاتِلُوْنَهُمْ
وَتَفْدُوْنَهُمْ قَالُوْا اُمِرْنَا بِالْفِدَاءِ فَیُقَالُ فَلِمَ تُقَاتِلُوْنَهُمْ
فَیَقُوْلُوْنَ حَیَاءً اَنْ یُّسْتَذَلَّ حُلَفَاءُنَا قَالَ تَعَالٰی اَفَتُؤْمِنُوْنَ
بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَهُوَ الْفِدَاءُ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ج وَ
هُوَ تَرْکُ الْقَتْلِ وَالْاِخْرَاجِ وَالْمُظَاهَرَةِ فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ
ذٰلِکَ مِنْکُمْ اِلَّا خِزْیٌ هَوَانٌ وَذُلٌّ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا
وَقَدْ خُزُوْا بِقَتْلِ قُرَیْظَةَ وَنَفْیِ النَّضِیْرِ اِلَی الشَّامِ وَضَرْبِ
الْجِزْیَةِ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُرَدُّوْنَ اِلٰٓی اَشَدِّ الْعَذَابِ
وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ بِالْیَاءِ وَالتَّاءِ

۸۵ پھر تم اے وہی لوگو وہی رہے کہ بعض تمہارا بعض کو مارتا ہے اور اپنوں میں سے ایک جماعت کو ان کے گھروں سے نکالتا ہے۔ گناہ اور ظلم سے ان پر دوسروں کی مدد کرتے ہو اور اگر تمہارے پاس قیدی آتے ہیں ان کو قید سے مال وغیرہ دیکر چھڑا لیتے ہو اور یہ چھڑا لینا قید سے حکم الٰہی تھا یہ کام وہ اچھا کرتے تھے مگر نکالنا ان کے گھروں سے اور مار ڈالنا خلاف حکم الٰہی تھا اسلئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اور حال یہ ہے کہ جیسا نہ چھڑانا قید سے حرام ہے ایسا ہی انکو نکالنا بھی تم پر حرام ہے پھر یہ کیا کرتے ہو کہ کچھ کتاب پر ایمان لاتے ہو (جیسے عوض دیکر چھڑا لانا) اور بعض احکام الٰہی کا انکار کرتے ہو (جیسے قتل نہ کرنا نہ نکالنا انکے دشمنوں کی مدد نکرنا) پس سوائے رسوائی دنیا کے اور آخرت کے سخت عذاب کے اور کیا بدلہ مل سکتا ہے اسکو جو یہ کام کرے تم میں سے (قصہ اس کا یہ ہے کہ بنو قریظہ نے جو یہودیوں میں سے ایک قبیلہ ہے بنی اوس سے جو قبیلہ انصار کا ہے معاہدہ کر لیا تھا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں تمہاری امداد کرینگے اسیطرح بنی نضیر (قبیلہ یہود) نے قبیلہ خزرج (انصار) سے معاہدہ کر لیا تھا سو انہیں سے یعنی یہودیوں کے قبیلہ میں سے ہر ایک جماعت اپنے ہم عہد کیساتھ ہو کر دوسری جماعت سے لڑتی تھی اور انکے گھروں کو ویران کرتی تھی اور ان کو نکال دیتی تھی سو جب فریق مقابل قید ہو جاتے تو عوض دیکر ان کو چھڑا لیتے اور جب ان سے کوئی پوچھتا کہ جب انکو چھڑاتے ہو تو لڑتے ہی کیوں ہو اور کیوں ان کو مارتے ہو وہ کہتے کہ چھڑانے کا ہمکو اللہ کا حکم ہے اور لڑتے اسوجہ سے ہیں کہ ہمارے ساتھی ہم عہد ذلیل نہ ہو جائیں ان کا ساتھ دینا ضرور ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ بعض حکم کو ماننا بعض کو نہ ماننا بڑی رسوائی اور عذاب اخروی کا باعث ہے وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ بے خبر نہیں تمہارے کاموں سے وہ سب جانتا ہے۔

تشریح

۸۴ **یہودیوں کی پالیسی لڑاؤ اور حکومت کرو** | اس آیت کا پس منظر یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ تشریف آوری سے پہلے مدینہ کے دو بڑے قبیلے اوس اور خزرج آپس میں دست وگریباں رہتے تھے۔ آس پاس کے یہودیوں نے بھی ان قبیلوں سے حلیفانہ تعلقات قائم کر رکھے تھے، جب اوس وخزرج میں جنگ ہوتی تھی تو انکے حلیف یہودی قبیلے بھی جنگ میں شریک ہوتے تھے، آپس میں خونریزی اور خانہ بربادی ہوتی تھی۔ یہ جنگ دین کی سربلندی اور حق وباطل کی جنگ نہ تھی۔ اس طرح کی جنگ سراسر توریت کے احکام کی خلاف ورزی تھی۔

۸۵ **اپنے مطلب کی ہو تو عمل کریں گے** | ایک طرف احکام الٰہی کی یہ خلاف ورزی تھی دوسری طرف جب اسیرانِ جنگ کا معاملہ آتا تھا تو یہی لوگ توراۃ کھول کر بیٹھ جاتے تھے اور فدیے کے لین دین کو جائز ٹھہرانے کیلئے توریت سے استدلال کرتے تھے۔ کتاب کے ایک حصّے کو ٹھکرانا اور دوسرے حصے پر عمل کرنا یہ کہاں کی دین داری تھی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ع ١٠

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا

أُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	اشْتَرَوُا	الْحَيٰوةَ	الدُّنْيَا	بِالْاٰخِرَةِ	فَلَا يُخَفَّفُ	عَنْهُمُ	الْعَذَابُ	وَلَا	هُمْ	يُنْصَرُوْنَ	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا
یہی لوگ	وہ جنھوں نے	خرید لیا	زندگی	دنیا	آخرت کے بدلے	سو ہلکا نہ کیا جائیگا	ان سے	عذاب	اور نہ	وہ	مدد کیے جائینگے	اور البتہ ہم نے دی

یہی لوگ ہیں جنھوں نے خرید لی آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی، سو ان سے عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا اور نہ وہ مدد کیے جائیں گے اور البتہ ہم نے

مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اَفَكُلَّمَا

مُوْسَى	الْكِتٰبَ	وَقَفَّيْنَا	مِنْۢ بَعْدِهٖ	بِالرُّسُلِ	وَاٰتَيْنَا	عِيْسَى	ابْنَ مَرْيَمَ	الْبَيِّنٰتِ	وَاَيَّدْنٰهُ	بِرُوْحِ الْقُدُسِ	اَفَكُلَّمَا
موسیٰ	کتاب	اور ہم نے پے درپے بھیجے	اسکے بعد	رسول	اور ہم نے دی	عیسیٰ	مریم کا بیٹا	کھلی نشانیاں	اور اسکی مدد کی	روح القدس (جبرئیل) کے ذریعہ	کیا پھر جب

موسیٰ کو کتاب دی اور ہم نے اس کے بعد پے درپے بھیجے رسول اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو کھلی نشانیاں دیں اور اس کی مدد کی جبرئیل کے ذریعہ کیا

جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿٨٧﴾

جَآءَكُمْ	رَسُوْلٌ	بِمَا لَا تَهْوٰى	اَنْفُسُكُمُ	اسْتَكْبَرْتُمْ	فَفَرِيْقًا	كَذَّبْتُمْ	وَفَرِيْقًا	تَقْتُلُوْنَ
آیا تمہارے پاس	کوئی رسول	اسکے ساتھ جو نہ چاہتے	تمہارے نفس	تم نے تکبر کیا	سو ایک گروہ	تم نے جھٹلایا	اور ایک گروہ	تم قتل کرنے لگے۔

پھر جب تمہارے پاس کوئی رسول اس کے ساتھ آیا جو تمہارے نفس نہ چاہتے تھے تو تم نے تکبر کیا، سو ایک گروہ کو تم نے جھٹلایا اور ایک گروہ کو تم قتل کرنے لگے۔

(٨٦) أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ بِاَنْ اٰثَرُوْهَا عَلَيْهَا فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ يُمْنَعُوْنَ مِنْهُ

(٨٧) وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ التَّوْرٰىةَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ اَىْ اَتْبَعْنَاهُمْ رَسُوْلًا فِىْ اَثَرِ رَسُوْلٍ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ الْمُعْجِزَاتِ كَاِحْيَاءِ الْمَوْتٰى وَاِبْرَاءِ الْاَكْمَهِ وَالْاَبْرَصِ وَاَيَّدْنٰهُ قَوَّيْنَاهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مِنْ اِضَافَةِ الْمَوْصُوْفِ اِلَى الصِّفَةِ اَىِ الرُّوْحِ الْمُقَدَّسَةِ جِبْرِيْلَ لِطَهَارَتِهٖ يَسِيْرُ مَعَهٗ حَيْثُ سَارَ فَلَمْ تَسْتَقِيْمُوْا اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى تُحِبُّ اَنْفُسُكُمُ مِنَ الْحَقِّ اسْتَكْبَرْتُمْ عَنْ اِتِّبَاعِهٖ جَوَابُ كُلَّمَا وَهُوَ مَحَلُّ الْاِسْتِفْهَامِ وَالْمُرَادُ بِهِ التَّوْبِيْخُ فَفَرِيْقًا مِنْهُمْ كَذَّبْتُمْ كَعِيْسٰى وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ○ الْمُضَارِعُ لِحِكَايَةِ الْحَالِ الْمَاضِيَةِ اَىْ قَتَلْتُمْ كَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى۔

ترجمہ

(٨٦) أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا الخ وہی ہیں جنھوں نے آخرت کو چھوڑ کر دنیا کو پسند کیا سو ان سے کبھی عذاب ہلکا نہ ہوگا نہ عذاب سے کوئی انکو چھڑا سکیگا نہ کوئی مددگار ہوگا۔

(٨٧) وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ الخ اور البتہ بلاشک دی ہم نے موسیٰ کو توریت اور اس کے پیچھے اور پیغمبر یکے بعد دیگرے بھیجے اور عیسیٰ مریم کے بیٹے کو معجزے دئے زندہ کرنا مُردوں کو اور اندھے مادرزاد اور جذامی کو اچھا کرنا اور ان کو قوت دی جبرئیل سے جہاں عیسیٰ چلتے تھے جبرئیل ان کے ساتھ ہوتے تھے سو تم پھر بھی سیدھے نہ رہے۔ کیا پھر جب تمہارے پاس کوئی پیغمبر تمہارے خلاف مرضی حکم لائے تم اس کے ماننے سے انکار کرتے ہو اور تکبر کرتے ہو۔ پس بعض پیغمبروں کو جھٹلاتے ہو جیسے عیسیٰ اور بعض کو قتل کرتے ہو جیسے زکریا اور یحییٰ۔

تشریح

(٨٦) اللہ کی کتاب سے کھلواڑ | اس طرح کتاب اللہ سے کھلواڑ آخرت کو دنیا کے بدلے بیچنا ہے۔ ایسے لوگوں کو سزا مل کر رہیگی۔

(٨٧) حضرت عیسیٰ اللہ کی نشانی تھے | حضرت موسیٰ کو مفصل احکام شریعت توراۃ کی شکل میں عطا ہوئے اس کے بعد بھی پے درپے پیغمبر آتے رہے یہانتک کہ حضرت عیسیٰ بن مریم روشن نشانیاں لیکر آئے۔ حضرت عیسیٰ کی ذات گرامی بذات خود روشن نشانی تھی کہ اللہ نے انکو بغیر باپ کے پیدا کر کے اپنی قدرت دکھائی تھی، اور علم جو اُن کو عطا ہوا اور مقدس فرشتے حضرت جبرئیل جو علم وحی لانیوالے تھے یہ انکی صداقت کی تاکید کر رہے تھے مگر تمہارا اے بنی اسرائیل معاملہ یہ رہا کہ جس نبی نے تمہاری مرضی کے خلاف بات کی تم نے اس کی نہ مانی اور اس کو قتل تک کرنے کے درپے ہوگئے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ بَلْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾ وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا

وَقَالُوا	قُلُوبُنَا	غُلْفٌ	بَلْ	لَعَنَهُمُ	اللّٰهُ	بِكُفْرِهِمْ	فَقَلِيلًا	مَّا يُؤْمِنُونَ	وَلَمَّا جَاءَهُمْ	كِتٰبٌ	مِّنْ	عِنْدِ اللّٰهِ	مُصَدِّقٌ	لِّمَا	مَعَهُمْ	وَكَانُوا
اور انہوں نے کہا	ہمارے دل	پردہ میں	بلکہ	ان پر لعنت	اللہ	انکے کفر کے سبب	سو تھوڑے	جو ایمان لاتے ہیں	اور جب انکے پاس آئی	کتاب	سے	پاس اللہ	تصدیق کرنیوالی	اسکی جو	انکے پاس	اور وہ تھے

اور انہوں نے کہا ہمارے دل پردہ میں ہیں، بلکہ ان پر انکے کفر کے سبب اللہ کی لعنت ہے، سو تھوڑے ہیں جو ایمان لاتے ہیں اور جب ان کے پاس اللہ کے پاس سے کتاب آئی اسکی تصدیق کرنیوالی

مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِينَ ﴿٨٩﴾

مِنْ قَبْلُ	يَسْتَفْتِحُونَ	عَلَى	الَّذِينَ	كَفَرُوا	فَلَمَّا جَاءَهُمْ	مَّا عَرَفُوا	كَفَرُوا بِهٖ	فَلَعْنَةُ	اللّٰهِ	عَلَى	الْكٰفِرِينَ
اس سے پہلے	فتح مانگتے	پر	جن لوگوں نے	کفر کیا (کافر)	سو جب آیا انکے پاس	جو وہ پہچانتے تھے	اسکے منکر ہوگئے	سو لعنت	اللہ	پر	کافر (جمع)

جو اُن کے پاس ہے اور وہ اس سے پہلے کافروں پر فتح مانگتے تھے، سو جب انکے پاس وہ آیا جو وہ پہچانتے تھے وہ اسکے منکر ہوگئے۔ سو کافروں پر اللہ کی لعنت ہے۔

ترجمہ

(۸۸) وَقَالُوا لِلنَّبِيِّ اسْتِهْزَاءً قُلُوبُنَا غُلْفٌ جَمْعُ اَغْلَفَ اَيْ مُغَشَّاةٌ بِاَغْطِيَةٍ فَلَا نَعِيْ مَا تَقُوْلُ قَالَ تَعَالٰى بَلْ لِلْاِضْرَابِ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ اَبْعَدَهُمْ عَنْ رَحْمَتِهٖ وَخَذَلَهُمْ عَنِ الْقَبُوْلِ بِكُفْرِهِمْ وَلَيْسَ عَدَمُ قَبُوْلِهِمْ لِخَلَلٍ فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ ○ مَا زَائِدَةٌ لِتَاكِيْدِ الْقِلَّةِ اَيْ اِيْمَانُهُمْ قَلِيْلٌ جِدًّا۔

(۸۸) اور وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں کہ ہمارے دل پردہ میں ہیں جو تم کہتے ہو وہ یاد نہیں رہتا اللہ تعالیٰ نے فرمایا بات یوں نہیں بلکہ انکو اللہ نے اپنی رحمت سے دور پھینکا اور انکو حکم الٰہی کے ماننے کے قابل نہ بنایا بسبب انکے کفر کے ان کا نہ ماننا بسبب اور کسی خرابی کے نہیں کہ جو انکے دلوں میں ہو اگر اللہ چاہتا یہی دل لائق قبول حق کے ہو جاتے سو ایمان انکا بہت ہی کم ہے برائے نام [illegible]

(۸۹) وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ مِنَ التَّوْرٰىةِ هُوَ الْقُرْاٰنُ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ مَجِيْئِهٖ يَسْتَفْتِحُونَ يَسْتَنْصِرُوْنَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا يَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا عَلَيْهِمْ بِالنَّبِيِّ الْمَبْعُوْثِ اٰخِرِ الزَّمَانِ فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ وَهُوَ بِعْثَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَرُوا بِهٖ حَسَدًا اَوْ خَوْفًا عَلَى الرِّيَاسَةِ۔ وَجَوَابُ لَمَّا الْاُوْلٰى دَلَّ عَلَيْهِ جَوَابُ الثَّانِيَةِ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِينَ ○

(۸۹) اور جب انکے پاس اللہ کے پاس سے قرآن اترا جو انکی کتاب توراۃ کی سچائی ثابت کرتا ہے انہیں نے انکار کیا اور قرآن کو نہ مانا اور حالانکہ وہ اسکے آنے سے پہلے کافروں پر اسکی برکت سے مدد اور غلبہ چاہتے تھے یہ کہا کرتے تھے کہ اے اللہ کافروں پر ہمکو غلبہ دے بہ برکت نبی آخر الزماں کے پھر جب آیا انکو وہ جسکو انہوں نے پہچانا حسد اور ریاست کے جاتے رہنے کے اندیشہ سے اسکا انکار کیا سو اللہ کی پھٹکار ہو کافروں پر۔

تشریح

(۸۸) یہ عقیدے کی پختگی نہیں بلکہ ہٹ دھرمی ہے۔ تم اپنی اس ہٹ دھرمی کو عقیدے کی پختگی کا عنوان دیکر فخر کرتے ہو حالانکہ اس سے بڑھ کر عیب کوئی نہیں ہے کہ حق اپنے پورے دلائل کیساتھ سامنے ہو اور تم اسکو قبول نہ کرو۔

(۸۹) قومی تعصب قبول حق میں رکاوٹ بن گیا۔ یہودی بڑی بے چینی سے خاتم الانبیاء کی آمد کے منتظر تھے اسلئے کہ ان کے نبیوں نے انکی آمد کی پیشین گوئیاں کی تھیں، دعائیں مانگا کرتے تھے کہ وہ جلدی آئیں تاکہ کفر کا غلبہ ختم ہو، خود اہل مدینہ کو ان ہی لوگوں کے ذریعہ معلوم ہوا تھا کہ عنقریب ایک نبی آنیوالے ہیں۔ وہ آئے اور یہودی انکی علاماتوں سے انکو پہچان بھی گئے، مگر یہ عجیب ماجرا ہے کہ وہی یہودی جو انکے آنیکے انتظار میں گھڑیاں گن رہے تھے سب سے آگے بڑھ کر ان پر ایمان لانے اور انکی تصدیق کرنے کے بجائے انکے سب سے بڑے مخالف بنکر کھڑے ہوگئے۔ کیوں؟ محض قومی تعصب کی وجہ سے، انکو امید تھی کہ بنی اسرائیل کے بجائے یہ نبی بنی اسماعیل سے ہونگے۔ ام المومنین حضرت صفیہؓ (اصل نام زینب) کی شہادت اس سلسلہ میں بڑی اہم ہے، حضرت صفیہ کے والد حیی بن اخطب قبیلہ بنونضیر کے ایک بڑے عالم تھے، حیی کے چھوٹے بھائی بھی عالم تھے۔ حضرت صفیہ فرماتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو میرے والد اور چچا آپ سے ملنے گئے واپس آنیکے بعد گھر میں جو انکی گفتگو ہوئی وہ حضرت صفیہ نے سنی،

چچا نے کہا۔ کیا یہ واقعی وہی نبی ہیں جن کی خبر ہماری کتابوں میں دی گئی ہے؟

والد نے کہا، بخدا وہی ہیں۔

چچا نے کہا، کیا آپ کو پورا یقین ہے؟ ——— والد نے کہا: بالکل پورا یقین ہے۔

چچا نے کہا، پھر کیا ارادہ ہے؟ ——— والد نے کہا۔ جب تک جان میں جان ہے اُن کی مخالفت کرونگا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ

بِئْسَمَا	اشْتَرَوْا	بِهٖ	اَنْفُسَهُمْ	اَنْ	يَّكْفُرُوْا	بِمَآ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	بَغْيًا	اَنْ	يُّنَزِّلَ
برا ہے جو	بیچ ڈالا	اسکے بدلے	اپنے آپ	کہ	وہ منکر ہوئے	اس سے جو	نازل کیا	اللہ	ضد	کہ	نازل کرتا ہے

برا ہے جو انھوں نے بیچ ڈالا اپنے آپ کو اس کے بدلے کہ وہ اس کے منکر ہو گئے جو اللہ نے نازل کیا، اس ضد سے کہ اللہ نازل کرتا

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ط

اللّٰهُ	مِنْ	فَضْلِهٖ	عَلٰى	مَنْ	يَّشَآءُ	مِنْ	عِبَادِهٖ	فَبَآءُوْ	بِغَضَبٍ	عَلٰى	غَضَبٍ ط
اللہ	سے	اپنا فضل	پر	جو	وہ چاہتا ہے	سے	اپنے بندے	سو وہ کما لائے	غضب	پر	غضب

ہے اپنے فضل سے اپنے جس بندہ پر وہ چاہتا ہے۔ سو کما لائے غضب پر غضب۔ اور کافروں کے

وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا

وَلِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابٌ	مُّهِيْنٌ	وَاِذَا	قِيْلَ	لَهُمْ	اٰمِنُوْا	بِمَآ	اَنْزَلَ اللّٰهُ	قَالُوْا
اور کافروں کیلئے	عذاب	رسوا کرنے والا	اور جب	کہا جاتا ہے	انھیں	تم ایمان لاؤ	اس پر جو	نازل کیا اللہ نے	وہ کہتے ہیں

لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم ایمان لاؤ اس پر جو اللہ نے نازل کیا تو

نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ق وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ط

نُؤْمِنُ	بِمَآ	اُنْزِلَ	عَلَيْنَا	وَيَكْفُرُوْنَ	بِمَا	وَرَآءَهٗ ق	وَهُوَ	الْحَقُّ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	مَعَهُمْ ط
ہم ایمان لاتے ہیں	اس پر	جو نازل کیا گیا	ہم پر	اور انکار کرتے ہیں	اس سے جو	اسکے علاوہ	حالانکہ وہ	حق	تصدیق کرنیوالا	اسکی جو	ان کے پاس

کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لاتے ہیں جو ہم پر نازل کیا گیا اور انکار کرتے ہیں اس کا جو اس کے علاوہ ہے، حالانکہ وہ حق ہے اسکی تصدیق کرنیوالا

قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ

قُلْ	فَلِمَ	تَقْتُلُوْنَ	اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ	مِنْ قَبْلُ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ	وَلَقَدْ	جَآءَكُمْ
کہدیں	سوکیوں	قتل کرتے رہے	اللہ کے نبی	اس سے پہلے	اگر	تم ہو	مومن	اور البتہ	تمہارے پاس آئے

جوانکے پاس ہے آپ کہدیں سو کیوں اللہ کے نبیوں کو اس سے پہلے قتل کرتے رہے ہو؟ اگر تم مومن ہو اور البتہ موسیٰ تمہارے پاس کھلی

مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾

مُّوْسٰى	بِالْبَيِّنٰتِ	ثُمَّ	اتَّخَذْتُمُ	الْعِجْلَ	مِنْ بَعْدِهٖ	وَاَنْتُمْ	ظٰلِمُوْنَ
موسیٰ	کھلی نشانیوں کے ساتھ	پھر	تم نے بنا لیا	بچھڑا	اس کے بعد	اور تم	ظالم (جمع)

نشانیوں کے ساتھ آئے پھر تم نے اس کے بعد بچھڑے کو (معبود) بنا لیا اور تم ظالم ہو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۹۰) بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بَاعُوا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَيْ
حَظَّهَا مِنَ الثَّوَابِ وَمَا نَكِرَةٌ بِمَعْنٰى شَيْئًا تَمْيِيْزٌ
لِفَاعِلِ بِئْسَ وَالْمَخْصُوْصُ بِالذَّمِّ اَنْ يَّكْفُرُوْا
اَيْ كُفْرُهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ
بَغْيًا مَفْعُوْلٌ لَهٗ لِيَكْفُرُوْا اَيْ حَسَدًا عَلٰٓى اَنْ
يُّنَزِّلَ اللّٰهُ بِالتَّخْفِيْفِ وَالتَّشْدِيْدِ مِنْ فَضْلِهٖ
الْوَحْيِ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ لِلرِّسَالَةِ مِنْ عِبَادِهٖ
فَبَآءُوْ رَجَعُوْا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ بِكُفْرِهِمْ
بِمَآ اُنْزِلَ وَالتَّنْكِيْرُ لِلتَّعْظِيْمِ عَلٰى غَضَبٍ اِسْتَحَقُّوْهُ
مِنْ قَبْلُ بِتَضْيِيْعِ التَّوْرٰىةِ وَالْكُفْرِ بِعِيْسٰى
وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ ذُوْ اِهَانَةٍ

ـــــ ترجمہ ـــــ

(۹۰) بری چیز ہے وہ جس کے بدلے انھوں نے اپنا ثواب بیچا وہ
ان کا انکار قرآن کے بارے میں ان حسد سے کہ خدا نے
اپنی وحی کے ساتھ جس بندہ کو چاہا خاص کیا اور پیغمبر بنایا سو
وہ اس انکار قرآن کے سبب اور اس سے پہلے توراۃ پر عمل
نہ کرنے اور عیسیٰ کی نبوت کے انکار سے دوہرے غصہ اور
قہر الٰہی کے مستحق ہوئے اور ان پر غضب الٰہی متواتر نازل
ہوا اور کافروں کو عذاب ذلت اور خواری کا ہے

(۹۱) وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ
وَغَيْرَهٗ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا اَيِ التَّوْرٰىةِ
قَالَ تَعَالٰى وَيَكْفُرُوْنَ الْوَاوُ لِلْحَالِ بِمَا وَرَآءَهٗ
سِوَاهُ اَوْ بَعْدَهٗ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَهُوَ الْحَقُّ حَالٌ مُصَدِّقًا
حَالٌ ثَانِيَةٌ مُؤَكِّدَةٌ لِّمَا مَعَهُمْ قُلْ لَّهُمْ
فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَيْ قَتَلْتُمْ اَنْبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ
قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ بِالتَّوْرٰىةِ وَقَدْ
نُهِيْتُمْ فِيْهَا عَنْ قَتْلِهِمْ وَالْخِطَابُ لِلْمَوْجُوْدِيْنَ
فِيْ زَمَنِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا فَعَلَ
اٰبَاؤُهُمْ لِرِضَاهُمْ بِهٖ

(۹۱) اور جب ان کو کہا جاتا ہے جو خدا تعالےٰ نے قرآن
وغیرہ اتارا اس پر ایمان لاؤ وہ کہتے ہیں کہ ہم توراۃ
پر جو ہم پر اتری ہے ایمان لاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے
فرمایا اور حال ان کا یہ ہے کہ توراۃ کے سوا قرآن کا جو توراۃ
کے بعد نازل ہوا انکار کرتے ہیں حالانکہ قرآن سچا ہے
ان کی کتاب کی سچائی اس سے ثابت ہوتی ہے۔ اے محمد
ان سے کہو اگر تم توراۃ پر ایمان رکھتے ہو تو خدا تعالےٰ کے
پیغمبروں کو پہلے سے کیوں مارتے چلے آئے حالانکہ توراۃ میں
اسکی ممانعت تم کو ہو چکی ہے (اس آیت میں خطاب اگرچہ انکو ہے جو زمانہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود تھے مگر چونکہ یہ بھی ان افعال سے خوش ہیں جو انکے
باپ دادوں نے کئے اس لئے انہیں کی طرف نسبت کر دیا)

(۹۲) وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ اَيِ الْمُعْجِزَاتِ
كَالْعَصَا وَالْيَدِ وَفَلْقِ الْبَحْرِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ
اِلٰهًا مِنْ بَعْدِهٖ اَيْ بَعْدَ ذِهَابِهٖ اِلَى الْمِيْقَاتِ وَ
اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ بِاتِّخَاذِهٖ ۔

(۹۲) اور بیشک لائے تمھارے پاس موسیٰ معجزوں کو جیسے انکی لاٹھی
اور ید بیضا اور دریا ... کو چیرنا۔ پھر جب موسیٰ کوہ طور پر گئے
تو تم نے ان کے جانے کے بعد بچھڑے کو معبود بنا لیا اور اس میں
تم صریح ناانصافی پر تھے

ـــــ تشریح ـــــ

(۹۰) اللہ جسکو چاہیں اپنا رسول بنائیں | یہ انکا قومی تعصب اور عناد و حسد کتنی بری بلا ہے جو قبول حق کی راہ میں رکاوٹ بن رہا ہے۔ گویا منصب رسالت بھی ایسی چیز ہے کہ اس کا تقرر اللہ تعالےٰ کو انکے مشورے سے کرنا چاہیئے۔

(۹۱) خواہش نفس کی پیروی | جب انکو کلام حق قرآن مجید پر ایمان لانے کی دعوت دیجاتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو صرف اس کلام پر ایمان لاتے ہیں جو ہمارے بنی اسرائیل کے پیغمبروں پر نازل ہوا ہے۔ حالانکہ قرآن کی دعوت وہی ہے جو تورات و انجیل کی دعوت ہے اور قرآن توریت کی تصدیق کر رہا ہے۔ اصل بات یہ نہیں ہے، اصل بات یہ ہے کہ یہ حق کے بجائے صرف اپنی خواہش کی پیروی چاہتے ہیں ورنہ اگر حق پر ایمان لانے والے ہوتے تو یہ خود بنی اسرائیل کے پیغمبروں کو کیوں قتل کرتے۔

(۹۲) انہوں نے حضرت موسیٰ کی بھی نہیں مانی | چنانچہ حضرت موسیٰ اللہ کی کھلی نشانیاں لے کر آئے مگر انہوں نے ان کے پیٹھ موڑتے ہی پھر وہی گاؤ پرستی اور شرک شروع کر دیا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ

وَاِذْ	اَخَذْنَا	مِيْثَاقَكُمْ	وَرَفَعْنَا	فَوْقَكُمُ	الطُّوْرَ	خُذُوْا	مَآ اٰتَيْنٰكُمْ	بِقُوَّةٍ
اور جب	ہم نے لیا	تم سے پختہ عہد	اور ہم نے بلند کیا	تمہارے اوپر	کوہِ طور	پکڑو	جو ہم نے دیا تمھیں	مضبوطی سے

اور جب ہم نے تم سے پختہ عہد لیا اور تمہارے اوپر کوہِ طور بلند کیا (اور کہا) جو ہم نے تمھیں دیا ہے مضبوطی سے پکڑو

وَاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ق وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ

وَاسْمَعُوْا	قَالُوْا	سَمِعْنَا	وَعَصَيْنَا	وَاُشْرِبُوْا	فِیْ	قُلُوْبِهِمُ	الْعِجْلَ
اور سنو	وہ بولے	ہم نے سنا	اور نافرمانی کی	اور رچا دیا گیا	میں	ان کے دل	بچھڑا

اور سنو ، تو وہ بولے ہم نے سنا ـ اور نافرمانی کی اور ان کے دلوں میں بچھڑا رچا دیا گیا ان کے

بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾

بِكُفْرِهِمْ	قُلْ	بِئْسَمَا	يَاْمُرُكُمْ	بِهٖٓ	اِيْمَانُكُمْ	اِنْ كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ
بسبب انکے کفر	کہدیں	کیا ہی برا جو	تمھیں حکم دیتا ہے	اس کا	ایمان تمھارا	اگر تم ہو	مومن

کفر کے سبب ، کہدیں کیا ہی برا ہے جس کا تمھیں حکم دیتا ہے تمھارا ایمان اگر تم مومن ہو۔

﴿۹۳﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ عَلَى الْعَمَلِ بِمَا فِی التَّوْرٰةِ
وَقَدْ رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ الْجَبَلَ حِيْنَ
اِمْتَنَعْتُمْ مِنْ قَبُوْلِهَا لِيَسْقُطَ عَلَيْكُمْ وَقُلْنَا خُذُوْا
مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ بِجِدٍّ وَاجْتِهَادٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ مَا تُؤْمَرُوْنَ
بِهٖ سِمَاعَ قَبُوْلٍ قَالُوْا سَمِعْنَا قَوْلَكَ وَعَصَيْنَا اَمْرَكَ
وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ اَیْ خَالَطَ حُبُّهٗ قُلُوْبَهُمْ
كَمَا يُخَالِطُ الشَّرَابُ بِكُفْرِهِمْ قُلْ لَّهُمْ بِئْسَمَا شَيْئًا
يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ بِالتَّوْرٰةِ عِبَادَةُ الْعِجْلِ
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ بِهَا كَمَا زَعَمْتُمْ اَلْمَعْنٰى لَسْتُمْ
بِمُؤْمِنِيْنَ بِالتَّوْرٰةِ وَقَدْ كَذَّبْتُمْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاِيْمَانُ بِهَا لَا يَاْمُرُ بِتَكْذِيْبِهٖ ۔

ترجمہ

﴿۹۳﴾ اور یاد کرو جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ توراۃ پر عمل کرو اور تم نے جب اسکے ماننے میں کچھ انکار و تامل کیا تو کوہِ طور کو ہم نے تمہارے اوپر اٹھایا کہ اگر تم انکار کرو تو پہاڑ تمہارے اوپر آ پڑے اور ہم نے کہا کہ جو کتاب ہم نے تم کو دی اس کو قوۃ اور مضبوطی سے پکڑو اور جو حکم کئے گئے ہو اسکو ماننے کی نیت سے سنو' انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے تمہاری بات سنی اور جو تم کہتے ہو اسکو ہم نہیں مانتے اور انکے دلوں میں محبت بچھڑے کی ایسی رچ گئی جیسے شراب اثر کرتی ہے انکے کفر کے باعث۔ تم ان سے کہدو بری چیز ہے بچھڑے کی پرستش جس کا حکم تم کو تمھارا توراۃ پر ایمان لانا کرتا ہے اگر تم توریت پر ایمان رکھتے ہو (حاصل یہ کہ تم ہرگز ایمان والے نہیں کہ ایمان بچھڑے کی پرستش کا حکم نہیں کرسکتا اور اس سے مراد انکے باپ دادے ہیں جو باوجود یکہ دعویٰ توراۃ پر ایمان لانے کا کرتے تھے اور پھر بچھڑے کو پوجتے تھے سو ایسے ہی تم بھی ہو کہ توراۃ پر ایمان کا دعویٰ کرتے ہو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلاتے ہو حالانکہ توریت ہرگز محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھٹلانے کا حکم نہیں کرتی پس تم توراۃ پر بھی ایمان نہیں رکھتے۔

تشریح

﴿۹۳﴾ کوہِ طور کے دامن میں اقرار زبان کی حد تک تھا جب کوہِ طور کے دامن میں ان سے اطاعت کا پختہ عہد لیا گیا تھا تو اس وقت اگرچہ انہوں نے ظاہری طور پر اقرار کرلیا تھا مگر ان کا عمل صاف بتارہا تھا کہ کفر کی لعنت ابھی ان کا پیچھا نہیں چھوڑ سکی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ

قُلْ	اِنْ كَانَتْ	لَكُمُ	الدَّارُ الْاٰخِرَةُ	عِنْدَ	اللّٰهِ	خَالِصَةً
کہدیں	اگر ہے	تمھارے لئے	آخرت کا گھر	پاس	اللہ	خاص طور پر

کہدیں اگر تمھارے لئے ہے آخرت کا گھر اللہ کے پاس خاص طور پر دوسرے

دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ

مِنْ دُوْنِ	النَّاسِ	فَتَمَنَّوُا	الْمَوْتَ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ	وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ
سوائے	لوگ	توتم آرزو کرو	موت	اگر	تم ہو	سچے	اور وہ ہرگز اس کی آرزو نہ کرینگے

لوگوں کے سوا، تو تم موت کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو۔ اور وہ ہرگز کبھی موت کی آرزو نہ

اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾

اَبَدًاۢ	بِمَا قَدَّمَتْ	اَيْدِيْهِمْ	وَاللّٰهُ	عَلِيْمٌ	بِالظّٰلِمِيْنَ
کبھی	بسبب جو آگے بھیجا	ان کے ہاتھ	اور اللہ	جاننے والا	ظالموں کو

کرینگے اس کے سبب جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اللہ ظالموں کو جاننے والا ہے۔

۹۴ قُلْ لَهُمْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ
اَيِ الْجَنَّةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً خَاصَّةً مِّنْ
دُوْنِ النَّاسِ كَمَا زَعَمْتُمْ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ تَعَلَّقَ بِتَمَنِّيْهِ الشَّرْطَانِ عَلٰى اَنَّ
الْاَوَّلَ قَيْدٌ فِى الثَّانِىْ اَىْ اِنْ صَدَقْتُمْ فِىْ زَعْمِكُمْ اَنَّهَا لَكُمْ
وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ يُؤْثِرُهَا وَالْمُوْصِلُ اِلَيْهَا الْمَوْتُ فَتَمَنَّوْهُ
۹۵ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ مِنْ
كُفْرِهِمْ بِالنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَلْزِمِ
لِكَذِبِهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ○ الْكَافِرِيْنَ
فَيُجَازِيْهِمْ۔

ترجمہ

۹۴ تم ان سے کہدو کہ اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک جنت میں داخل ہونا خاص تمھارے واسطے ہے اور لوگ جنت میں نہ جائیں گے جیسا تمہارا گمان ہے تو موت کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو (حاصل یہ کہ اگر تم اس بات میں سچے ہو کہ جنت تمھارے ہی لئے ہے تو ضرور تم وہاں رہنا پسند کروگے اور جنت میں پہنچانے والی موت ہے تو موت کو بھی ضرور پسند کروگے (سو آرزو موت کی کرو)

۹۵ اور وہ ہرگز موت کی آرزو نہ کرینگے بسبب ان حرکاتِ ناشائستہ کے جو ان سے سرزد ہوئیں رسول خدا کا انکار کیا جو انکے جھوٹے ہونیکی دلیل ہے اور اللہ کافروں ناانصافوں کو جانتا ہے انکو سزا دیگا۔

تشریح

۹۴ اگر سچے ہو موت کی تمنا کرو | اُن کا یہ گمان کہ بغیر ایمان اور عمل صالح کے صرف یہودیت کی نسبت سے ہم جنت کے حقدار ہیں۔ اگر صحیح ہے تو ان سے کہو کہ اچھا موت کی تمنا کرو تاکہ جلدی سے مرکر جنت میں چلے جاؤ۔

۹۵ جھوٹا بھرم | مگر اپنے اعمال کو دیکھ کر یہ کبھی موت کی تمنا نہیں کرینگے۔ معلوم ہوا کہ یہ صرف ان کا جھوٹا بھرم اور دل بہلاوا ہے کہ یہودی ہونے کی نسبت سے نجات مل جائیگی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ

وَلَتَجِدَنَّهُمْ	اَحْرَصَ	النَّاسِ	عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ	وَمِنَ	الَّذِيْنَ	اَشْرَكُوْا ۚ
اور البتہ تم پاؤگے انھیں	زیادہ حریص	لوگ	زندگی پر	اور سے	جن لوگوں نے	شرک کیا (شرک)

اور البتہ تم انھیں دوسرے لوگوں سے زیادہ زندگی پر حریص پاؤگے اور مشرکوں سے (بھی زیادہ)

يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ

يَوَدُّ	اَحَدُهُمْ	لَوْ يُعَمَّرُ	اَلْفَ	سَنَةٍ ج	وَمَا هُوَ	بِمُزَحْزِحِهٖ	مِنَ
چاہتاہے	ان کا ہر ایک	کاش وہ عمر پائے	ہزار	سال	اور وہ نہیں	اسے دور کرنے والا	سے

ان میں سے ہر ایک چاہتا ہے کاش وہ ہزار سال کی عمر پائے اور اتنی عمر دیا جانا اسے عذاب سے دور

ع

الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ع (۹۶)

الْعَذَابِ	اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ	وَاللّٰهُ	بَصِيْرٌۢ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ
عذاب	کہ وہ عمر دیا جائے	اور اللہ	دیکھنے والا	جو	وہ کرتے ہیں۔

کرنے والا نہیں اور اللہ دیکھنے والا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

(۹۶) وَلَتَجِدَنَّهُمْ لَامُ قَسَمٍ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى
حَيٰوةٍ ۚ وَاَحْرَصَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا الْمُنْكِرِيْنَ
لِلْبَعْثِ عَلَيْهَا لِعِلْمِهِمْ بِاَنَّ مَصِيْرَهُمْ اِلَى النَّارِ دُوْنَ
الْمُشْرِكِيْنَ لِاِنْكَارِهِمْ لَهٗ يَوَدُّ يَتَمَنّٰى اَحَدُهُمْ
لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ لَوْ مَصْدَرِيَّةٌ بِمَعْنٰى اَنْ
وَهِيَ بِصِلَتِهَا فِيْ تَاوِيْلِ مَصْدَرٍ مَفْعُوْلِ
يَوَدُّ وَمَا هُوَ اَيْ اَحَدُهُمْ بِمُزَحْزِحِهٖ
مُبْعِدِهٖ مِنَ الْعَذَابِ النَّارِ اَنْ
يُّعَمَّرَ ؕ فَاعِلُ مُزَحْزِحِهٖ اَيْ تَعْمِيْرُهٗ
وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ع ○ بِالْيَاءِ
وَالتَّاءِ فَيُجَازِيْهِمْ۔

ترجمہ

(۹۶) اور قسم ہے کہ تم اے محمد ان کو زندگی پر سب سے زیادہ حریص پاؤگے اور مشرکوں سے بھی زیادہ جو قیامت کے منکر ہیں کیونکہ مشرک تو قیامت اور زندہ ہونے کے منکر ہیں ان کو ڈر دوزخ کا نہیں اور یہ جانتے ہیں کہ مرنے کے بعد ہمارا ٹھکانا دوزخ ہے ان میں سے ہر ایک یہ آرزو رکھتا ہے کہ ہزار برس کی عمر ہو تو اچھا ہے حالانکہ عمر دراز ہونا اس کو عذاب الٰہی سے نہیں بچا سکتا اور اللہ دیکھتا ہے جو تم کرتے ہو ہر ایک کو اس کے عمل کے موافق بدلہ دیگا۔

تشریح

(۹۶) دنیا کے حریص بلکہ کسی نہ کسی طرح جیے جانے پر تم ان یہودیوں کو مشرکین سے بھی زیادہ حریص پاؤگے ــــ انمیں کا ایک ایک شخص ہزار برس جینے کی آرزو لیے ہوئے ہے۔ حالانکہ طویل عمری انکو عذاب سے رہائی نہیں دلاسکتی۔ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

قُلْ	مَنْ	كَانَ	عَدُوًّا	لِّجِبْرِيْلَ	فَاِنَّهٗ	نَزَّلَهٗ	عَلٰى	قَلْبِكَ	بِاِذْنِ	اللّٰهِ
کہدیں	جو	ہو	دشمن	جبرئیل کا	تو بیشک اس نے	یہ نازل کیا		تیرے دل پر	حکم سے	اللہ

کہدیں جو ہو دشمن جبرئیل کا تو بیشک اس نے یہ آپ کے دل پر نازل کیا ہے، اللہ کے حکم سے اس کی

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾ مَنْ كَانَ

مُصَدِّقًا	لِّمَا	بَيْنَ	يَدَيْهِ	وَهُدًى	وَّبُشْرٰى	لِلْمُؤْمِنِيْنَ	مَنْ	كَانَ
تصدیق کرنیوالا	اسکی جو	اس سے	پہلے	اور ہدایت	اور خوشخبری	ایمان والوں کے لئے	جو	ہو

تصدیق کرنے والا جو اس سے پہلے ہے اور ہدایت اور خوشخبری ایمان والوں کے لئے جو دشمن ہو

عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾

عَدُوًّا	لِّلّٰهِ	وَمَلٰٓئِكَتِهٖ	وَرُسُلِهٖ	وَجِبْرِيْلَ	وَمِيْكٰىلَ	فَاِنَّ اللّٰهَ	عَدُوٌّ	لِّلْكٰفِرِيْنَ
دشمن	اللہ کا	اور اس کے فرشتے	اور اسکے رسول	اور جبرئیل	اور میکائیل	تو بیشک اللہ	دشمن	کافروں کا

اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا اور جبرئیل و میکائیل کا تو بیشک اللہ کافروں کا دشمن ہے

ترجمہ

(۹۷) عبداللہ بن صوریا نے جو یہودیوں میں سے ایک عالم تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ فرشتوں میں کون وحی لاتا ہے آپ نے فرمایا جبرئیل۔ عبداللہ بن صوریا نے کہا کہ جبرئیل ہمارا دشمن ہے عذاب لاتا ہے اور اگر میکائیل وحی لاتے تو ہم بھی ایمان لاتے کہ میکائیل فراخ سالی اور صلح لاتے ہیں اس پر آیت نازل ہوئی "قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ" اے محمد ان سے کہدو جو کوئی جبرئیل سے دشمنی کرے وہ غصہ سے مرجائے پس بیشک انھوں نے قرآن تمہارے دل پر اتارا حکم الٰہی سے جو

(۹۸) جو کوئی اللہ اور فرشتوں اور پیغمبروں اور جبرئیل ومیکائیل کا دشمن ہے تو اللہ کافروں کا دشمن ہے یعنی وہ شخص کافر ہے اور اللہ کافروں کا دشمن ہے۔

(۹۷) وَسَاَلَ ابْنُ صُوْرِيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ عَمَّنْ يَّاْتِيْ بِالْوَحْيِ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ هُوَ
عَدُوُّنَا يَاْتِيْ بِالْعَذَابِ وَلَوْ كَانَ مِيْكَائِيْلُ لَاٰمَنَّا لِاَنَّهٗ يَاْتِيْ بِالْخِصْبِ
وَالسِّلْمِ نَنَزَلَ قُلْ لَّهُمْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ
فَلْيَمُتْ غَيْظًا فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ اَيِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ
بِاَمْرِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ قَبْلَهٗ مِنَ الْكُتُبِ وَ
هُدًى مِّنَ الضَّلَالَةِ وَّبُشْرٰى بِالْجَنَّةِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ○
(۹۸) مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ
بِكَسْرِ الْجِيْمِ وَفَتْحِهَا بِلَا هَمْزَةٍ وَّبِهٖ بِيَاءٍ وَّدُوْنِهَا وَمِيْكٰىلَ
عَطْفٌ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ مِنْ عَطْفِ الْخَاصِّ عَلَى الْعَامِّ
وَفِيْ قِرَاءَةٍ مِيْكَائِيْلُ بِهَمْزَةٍ وَّيَاءٍ وَّفِي اُخْرٰى بِلَا يَاءٍ
فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ○ اَوْقَعَهٗ مَوْقِعَ لَهُمْ
بَيَانًا لِحَالِهِمْ

تشریح

(۹۷) حضرت جبرئیل سے دشمنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن لانیوالے حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں اسلئے یہود انکو بھی برا بھلا کہتے تھے کہ یہ رحمت کا نہیں عذاب کا فرشتہ ہے حالانکہ جبرئیل قرآن لاتے ہیں تو اللہ کے حکم سے لاتے ہیں اور یہ قرآن تورات کی تصدیق کررہا ہے تو تمہاری گالیوں کی زد کہاں کہاں پڑی اور پھر یہ قرآن ہدایت و رہنمائی کیلئے ہے اور اس کے ماننے پر کامیابی کی بشارت ہے۔

(۹۸) فرشتے اللہ کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں اللہ کے فرشتے جبرئیل اور میکائیل وغیرہ اللہ کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں اسیطرح ہمارے فرستادہ پیغمبر ہی کہتے اور کرتے ہیں جو اُن سے کہا جاتا ہے اسلئے انکے ساتھ دشمنی کیا معنی؟ یہ تو اللہ کے ساتھ دشمنی اور عداوت ہوئی تو ایسے منکرین حق کا اللہ بھی دشمن ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ

وَلَقَدْ	اَنْزَلْنَآ	اِلَيْكَ	اٰيٰتٍۭ	بَيِّنٰتٍ	وَمَا	يَكْفُرُ	بِهَآ
اور البتہ	ہم نے اتاری	آپکی طرف	نشانیاں	واضح	اور نہیں	انکار کرتے	اس کا

اور البتہ ہم نے آپ کی طرف واضح نشانیاں اتاریں اور ان کا انکار صرف نافرمان

اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ

اِلَّا	الْفٰسِقُوْنَ	اَوَ	كُلَّمَا	عٰهَدُوْا	عَهْدًا	نَّبَذَهٗ	فَرِيْقٌ
مگر	نافرمان	کیا	جب بھی	انھوں نے عہد کیا	کوئی عہد	توڑ دیا اس کو	ایک فریق

کرتے ہیں۔ کیا (ایسا نہیں) جب بھی انھوں نے کوئی عہد کیا تو اس کو توڑ دیا انکے ایک فریق

مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُھُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

مِّنْهُمْ	بَلْ	اَكْثَرُھُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ
ان سے	بلکہ	اکثر ان کے	ایمان نہیں رکھتے

نے بلکہ ان کے اکثر ایمان نہیں رکھتے۔

ترجمہ

(۹۹) وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ
وَاضِحَاتٍ حَالٌ رَدٌّ لِقَوْلِ ابْنِ صُوْرِيَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جِئْتَنَا بِشَيْءٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا
(۱۰۰) الْفٰسِقُوْنَ ○ كَفَرُوْا بِهَا اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا
اللّٰهَ عَهْدًا عَلَى الْاِيْمَانِ بِالنَّبِيِّ اِنْ خَرَجَ
اَوِ النَّبِيِّ اَنْ لَّا يُعَاوِنُوْا عَلَيْهِ الْمُشْرِكِيْنَ نَّبَذَهٗ
طَرَحَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِنَقْضِهٖ جَوَابُ كُلَّمَا
وَهُوَ مَحَلُّ الْاِسْتِفْهَامِ الْاِنْكَارِيِّ بَلْ لِلْاِنْتِقَالِ
اَكْثَرُھُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○

(۹۹) اور بلاشک ہم نے اتاریں تمھاری طرف اے محمد آیتیں ظاہر اوران کا انکار نہیں کرتے مگر کافر جو خدا سے پھرے ہوئے ہیں۔

(۱۰۰) اور کیا جس چیز کا وہ اللہ سے عہد کرینگے جیسے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہم ایمان لادیں گے جب وہ آویں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا اقرار کریں گے کہ ہم تمہارے مقابلہ میں کافروں کا ساتھ نہ دینگے اسکو ایک جماعت انمیں توڑ دیگی بلکہ انمیں سے اکثر ایمان ہی نہیں لائے

تشریح

(۹۹) حضرت جبرئیل امانت میں خیانت نہیں کرتے | جبرئیل ہماری طرف سے جو آیات تمہارے پاس لیکر آرہے ہیں وہ صاف طور پر حق کا اظہار کرنیوالی ہیں، کوئی بات خلاف حق نہیں ہے، ایک طالب حق کیلئے انکو ماننے کے سوا اور کوئی گنجائش ہی نہیں ہے —— لہذا ان آیات کے انکار کرنے والے فاسق نہیں ہیں تو اور کیا ہیں؟

(۱۰۰) یہود وعدے سے پھر جاتے ہیں | ان یہودیوں کا طریقہ یہی رہا ہے کہ جب کبھی انہوں نے اللہ سے یا اللہ کے رسول سے یا مومنین سے کوئی عہد و پیمان کیا ہے انکے ایک فریق نے اس کو بالائے طاق رکھ دیا ہے —— ان کے عقیدے، انکے ایمان، ان کے وعدے ہمیشہ ڈگمگاتے رہتے ہیں اس لئے ان میں سے اکثر لوگ وعدے کے تقدس کا پاس کبھی نہیں رکھ سکے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ

وَلَمَّا	جَآءَهُمْ	رَسُوْلٌ	مِّنْ	عِنْدِ	اللّٰهِ	مُصَدِّقٌ	لِّمَا	مَعَهُمْ	نَبَذَ
اور جب	آیا ۔ ان	ایک رسول	سے	طرف	اللہ	تصدیق کرنیوالا	اسکی جو	ان کے پاس	پھینک دیا

اور جب ان کے پاس ایک رسول آیا اللہ کی طرف سے، اس کی تصدیق کرنے والا جو اُن کے پاس ہے۔ تو پھینک دیا

فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ

فَرِيْقٌ	مِّنَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا الْكِتٰبَ	كِتٰبَ اللّٰهِ	وَرَآءَ	ظُهُوْرِهِمْ
ایک فریق	سے	جنھیں	کتاب دی گئی (اہل کتاب)	اللہ کی کتاب	پیچھے	اپنی پیٹھ

ایک فریق نے اہل کتاب کے، اللہ کی کتاب کو اپنی پیٹھ پیچھے گویا کہ وہ

كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ

كَاَنَّهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ	وَاتَّبَعُوْا	مَا	تَتْلُوا	الشَّيٰطِيْنُ	عَلٰى	مُلْكِ	سُلَيْمٰنَ
گویا کہ وہ	جانتے نہیں	اور انھوں نے پیروی کی	جو	پڑھتے تھے	شیطان	میں	بادشاہت	سلیمانؑ

جانتے ہی نہیں اور انھوں نے اس کی پیروی کی جو شیطان سلیمانؑ کی بادشاہت میں پڑھتے تھے۔

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ

وَمَا كَفَرَ	سُلَيْمٰنُ	وَلٰكِنَّ	الشَّيٰطِيْنَ	كَفَرُوْا	يُعَلِّمُوْنَ	النَّاسَ	السِّحْرَ
اور کفر نہ کیا	سلیمان	لیکن	شیطان (جمع)	کفر کیا	وہ سکھاتے	لوگ	جادو

اور کفر نہیں کیا سلیمانؑ نے لیکن شیطانوں نے کفر کیا، وہ لوگوں کو جادو سکھاتے

وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ

وَمَآ اُنْزِلَ	عَلَى	الْمَلَكَيْنِ	بِبَابِلَ	هَارُوْتَ	وَمَارُوْتَ	وَمَا يُعَلِّمٰنِ
اور جو نازل کیا گیا	پر	دو فرشتے	بابل میں	ہاروت	اور ماروت	اور وہ نہ سکھاتے

اور جو بابل میں ہاروت و ماروت دو فرشتوں پر نازل کیا گیا۔ اور وہ نہ سکھاتے

مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ

مِنْ اَحَدٍ	حَتّٰى	يَقُوْلَآ	اِنَّمَا	نَحْنُ	فِتْنَةٌ	فَلَا تَكْفُرْ	فَيَتَعَلَّمُوْنَ	مِنْهُمَا	مَا يُفَرِّقُوْنَ
کسی کو	یہانتک	وہ کہدیتے	صرف	ہم	آزمائش	پس تو کفر نہ کر	سو وہ سیکھتے	ان دونوں سے	جس جدائی ڈالتے

کسی کو، یہاں تک کہ کہہ دیتے ہم تو صرف آزمائش ہیں پس تو کفر نہ کر۔ پس وہ سیکھتے ان دونوں سے وہ کچھ جس سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ

بِهٖ	بَيْنَ	الْمَرْءِ	وَزَوْجِهٖ	وَمَا هُمْ	بِضَآرِّيْنَ	بِهٖ	مِنْ اَحَدٍ	اِلَّا	بِاِذْنِ
اس سے	درمیان	خاوند	اور اس کی بیوی	اور وہ نہیں	نقصان پہنچانے والے	اس سے	کسی کو	مگر	حکم سے

خاوند اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈالتے۔ اور وہ نقصان پہنچانے والے نہیں اس سے کسی کو مگر اللہ کے حکم سے

اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا

اللّٰهِ	وَيَتَعَلَّمُوْنَ	مَا يَضُرُّهُمْ	وَلَا	يَنْفَعُهُمْ	وَلَقَدْ	عَلِمُوْا	لَمَنِ	اشْتَرٰىهُ	مَا
اللہ	اور وہ سیکھتے ہیں	جو انھیں نقصان پہنچائے	اور نہ	انھیں نفع دے	اور وہ	جان چکے	جس نے	یہ خریدا	نہیں

اور وہ سیکھتے ہیں جو انھیں نقصان پہنچائے اور انھیں نفع نہ دے اور وہ جان چکے ہیں جس نے یہ خریدا اس

لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

لَهٗ	فِى الْاٰخِرَةِ	مِنْ خَلَاقٍ	وَ	لَبِئْسَ	مَا شَرَوْا	بِهٖ	اَنْفُسَهُمْ	لَوْ	كَانُوْا	يَعْلَمُوْنَ
اس کیلئے	آخرت میں	کوئی حصہ	اور	البتہ برا	جو انھوں نے بیچ دیا	اس سے	اپنے آپ کو	کاش	وہ جانتے	ہوتے

کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور البتہ برا ہے جس کے بدلے انھوں نے اپنے آپ کو بیچ دیا کاش وہ جانتے ہوتے

(۱۰۱) وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ كِتٰبَ اللّٰهِ اَيِ التَّوْرٰىةَ وَرَآءَ
ظُهُوْرِهِمْ اَيْ لَمْ يَعْمَلُوْا بِمَا فِيْهَا مِنَ الْاِيْمَانِ بِالرَّسُوْلِ وَغَيْرِهٖ
كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ مَا فِيْهَا مِنْ اَنَّهٗ نَبِيٌّ حَقٌّ اَوْ اَنَّهَا كِتَابُ اللّٰهِ
(۱۰۲) وَاتَّبَعُوْا عَطْفٌ عَلٰى نَبَذَ مَا تَتْلُوْا اَيْ تَلَتِ الشَّيٰطِيْنُ
عَلٰى عَهْدِ مُلْكِ سُلَيْمٰنَ مِنَ السِّحْرِ وَكَانَتْ دَفَنَتْهُ تَحْتَ
كُرْسِيِّهٖ لَمَّا نُزِعَ مُلْكُهٗ اَوْ كَانَتْ تَسْتَرِقُ السَّمْعَ وَتَضُمُّ اِلَيْهِ
اَكَاذِيْبَ وَتُلْقِيْهِ اِلَى الْكَهَنَةِ فَيُدَوِّنُوْنَهٗ وَفَشَا ذٰلِكَ وَشَاعَ اَنَّ
الْجِنَّ تَعْلَمُ الْغَيْبَ فَجَمَعَ سُلَيْمٰنُ الْكُتُبَ وَدَفَنَهَا فَلَمَّا مَاتَ
دَلَّتِ الشَّيٰطِيْنُ عَلَيْهَا النَّاسَ فَاسْتَخْرَجُوْهَا فَوَجَدُوْا فِيْهَا السِّحْرَ
فَقَالُوْا اِنَّمَا مَلَكَكُمْ بِهٰذَا فَتَعَلَّمُوْهُ وَرَفَضُوْا كُتُبَ اَنْبِيَآئِهِمْ قَالَ
تَعَالٰى تَبْرِئَةً لِسُلَيْمٰنَ وَرَدًّا عَلَى الْيَهُوْدِ فِىْ قَوْلِهِمْ اُنْظُرُوْا اِلٰى
مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ سُلَيْمٰنَ فِى الْاَنْبِيَآءِ وَمَا كَانَ اِلَّا سَاحِرًا وَمَا
كَفَرَ سُلَيْمٰنُ اَيْ لَمْ يَعْمَلِ السِّحْرَ لِاَنَّهٗ كُفْرٌ وَلٰكِنَّ

ترجمہ

(۱۰۱) اور جب ان کے پاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہو کر آئے جو انکی کتاب کو سچا کہتے ہیں تو ایک جماعت نے اہل کتاب سے توراۃ کو پس پشت ڈالا اور اسمیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور ان پر ایمان لانے کا حکم تھا اس پر عمل نہ کیا گویا وہ اسکو جانتے ہی نہیں جو توراۃ میں نبی کے سچے ہونیکا ذکر تھا گویا توراۃ کا کتاب الٰہی ہونا نہیں جانتے۔

(۱۰۲) اور پیروی کی انھوں نے جادو کی جس کو شیاطین سلیمان ؑ کی بادشاہت کے زمانے میں پڑھتے تھے اور لوگوں کو بہکاتے تھے اور جب سلیمان ؑ کا ملک ان سے چھینا گیا تو شیاطین نے سحر کو ان کے تخت کے نیچے چھپا دیا یا یہ کہ شیاطین جو آسمان سے کچھ باتیں چرا لاتے ہیں اور خفیہ سن آتے ہیں اور ان میں بہت سی جھوٹی باتیں ملا کر نجومیوں کو بتلاتے ہیں ان جھوٹی باتوں کو وہ کتاب میں لکھتے اور جمع کرتے تھے۔ یہ بات مشہور ہوئی اور پھیل گئی کہ جنات غیب داں ہیں تو سلیمان علیہ السلام نے وہ تمام کتابیں اکٹھی کر کے زمین میں چھپا دیں۔ جب انکی وفات ہو گئی شیطانوں نے لوگوں کو ان پر مطلع کر دیا انہوں نے وہ کتابیں نکالیں دیکھا تو انہیں جادو تھا انہوں نے باہم کہا کہ سلیمان اسی علم سحر کے سبب تم پر حکومت کرتے تھے اور بادشاہ بنے تھے اس لئے انہوں نے یہ علم سیکھا اور پیغمبروں کی کتابیں چھوڑ دیں۔ یہود یہ کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو سلیمان کو پیغمبر بتاتا ہے حالانکہ وہ ایک جادوگر تھا حق تعالےٰ نے انکی بات جھوٹی کرنے اور سلیمان کو اس سے بری اور پاک کرنے کے لئے فرمایا وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ الخ اور سلیمان ؑ نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

بالتشدید و التخفیف الشیٰطین کفروا یعلمون
الناس السحر الجملۃ حال من ضمیر کفروا و
یعلمونہم ما انزل علی الملکین ای الہماہ من السحر
وقرئ بکسر اللام الکائنین ببابل بلد فی سواد العراق
ھاروت وماروت بدل او عطف بیان للملکین
قال ابن عباس ھما ساحران کانا یعلمان السحر وقیل
ملکان انزلا لتعلیمہ ابتلاء من اللہ الناس وما
یعلمن من زائدۃ احد حتی یقولا لہ نصحا
انما نحن فتنۃ بلیۃ من اللہ للناس لیمتحنہم
بتعلیمہ فمن تعلمہ کفر ومن ترکہ فہو مؤمن فلا
تکفر بتعلمہ فان ابی الا التعلم علماہ فیتعلمون
منہما ما یفرقون بہ بین المرء و زوجہ بان
یبغض کلا الی الاخر وما ھم ای السحرۃ بضارین
بہ بالسحر من زائدۃ احد الا باذن اللہ
بارادتہ ویتعلمون ما یضرہم فی الاخرۃ ولا
ینفعہم وھو السحر ولقد لام قسم علموا ای الیہود
لمن لام ابتداء معلقۃ لما قبلہا من العمل ومن موصولۃ
اشترٰہ اختارہ او استبدلہ بکتاب اللہ ما لہ فی
الاخرۃ من خلاق نصیب فی الجنۃ ولبئس ما
شروا باعوا بہ انفسہم ای الشارین ای حظہا
من الاخرۃ ان تعلموہ حیث اوجب لہم النار لو کانوا
یعلمون ۝ حقیقۃ ما یصیرون الیہ من العذاب ما تعلموہ

جادو نہیں سیکھا سکھلایا نہ اس پر عمل کیا ولیکن شیاطین کافر ہوئے کہ وہ لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے اور وہ سکھلاتے تھے جو دو فرشتوں پر اترا اور وہ جو اُن کو الہام ہوا جادو (بعض قراتوں میں مَلِکَیْن لام کے زیر سے ہے جس کے معنی دو بادشاہ کے ہیں) جو رہتے تھے بابل میں یہ ایک شہر ہے عراق کی طرف نام ان کا ہاروت اور ماروت تھا۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ وہ دو جادوگر تھے لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے۔ بعض نے کہا وہ دو فرشتے ہی تھے خدا تعالیٰ نے بندوں کی آزمائش کو بھیجا تھا کہ تم جادو سکھلاؤ اور کہدو کہ جو سیکھے گا وہ کافر ہو جائیگا جو نہ سیکھے گا وہ مومن ہے وَمَا یُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ الخ اور وہ کسی کو جادو نہ سکھلاتے تھے یہاں تک کہ بوجہ خیر خواہی یہ کہدیتے تھے کہ ہم خدا کی طرف سے آزمائش کے لئے آئے ہیں اور از روئے امتحان جادو سکھلاتے ہیں جو اسکو سیکھے گا وہ کافر جو نہ سیکھے گا وہ مسلمان سو تو جادو سیکھ کر کافر نہ ہو پھر اگر وہ شخص اصرار کرتا تو اسکو سکھلاتے پس آدمی ان دونوں سے وہ باتیں سیکھتے تھے جس سے خاوند بیوی میں جدائی کر دیں اور ایک کو دوسرے کا دشمن بنا دیں۔ اور نہیں ہیں جادوگر کہ جادو سے کسی کو بغیر حکم خدا تعالیٰ کے نقصان پہنچا سکیں۔ اور سیکھتے تھے وہ جادو کہ جو انکو آخرت میں نقصان پہنچائے اور کچھ نفع نہ دے اور البتہ قسم ہے کہ جان لیا یہود نے کہ جو شخص جادو کو کتاب اللہ کے بدلے لیوے اور پسند کرے اس کو آخرت میں جنت کا کچھ حصہ نہیں اور برا ہے یہ سیکھنا جس کے عوض انہوں نے اپنے حصۂ ثواب کو جو آخرت میں انکو ملتا بیچا اور اس کو بدل دیا بعوض سیکھنے جادو کے جس نے ان کے لئے دوزخ تیار کر دی۔ اگر وہ جانتے ہوتے اس عذاب کی کیفیت کو جو اُن پر آنے والا ہے تو جادو کو نہ سیکھتے۔

تشریح

(۱۰۱) یہ تورات پر بھی عامل نہیں ہیں جب انکے پاس اللہ کی طرف سے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آئے جنکے اوصاف اور جنکی تعلیم توراۃ کے عین مطابق ہے تو ان یہودیوں کی ایک جماعت نے خود تورات کو ایسا پس پشت ڈالدیا جیسے اس کتاب کو جانتے ہی نہیں۔

(۱۰۲) بنی اسرائیل ذہنی غلامی میں مبتلا ہو گئے تھے | بنی اسرائیل اخلاقی اور مادی دونوں لحاظ سے اتنے گر چکے تھے کہ انمیں کوئی بلند حوصلگی باقی نہیں رہی تھی۔ اب انکی توجہ جادو ٹونے اور عملیات کی طرف تھی کہ اسکے سہارے بغیر کسی جدوجہد کے کام بن جائے، اس وقت شیطان نے انکو بہکایا کہ سلیمان علیہ السلام کی عظیم الشان سلطنت اور انکی طاقت کا راز کچھ منتر تھے۔ وہ یہ تو بھول گئے کہ حضرت سلیمان ؑ اللہ کے پیغمبر تھے اور کیا تعلیم لیکر آئے تھے، نہ ان کو کتاب اللہ سے دلچسپی رہی اور نہ کسی کی دعوت حق سے، بس جادو ٹونوں پر ٹوٹ پڑے۔

جس زمانے میں بنی اسرائیل بابل میں غلامی کی زندگی گذار رہے تھے اللہ تعالےٰ نے دو فرشتوں ہاروت اور ماروت کو انسانی شکل میں آزمائش کے لئے بھیجا۔ جس طرح قوم لوط کے پاس آزمائش کے لئے خوبصورت لڑکوں کی شکل بھیجے گئے تھے۔ یہ فرشتے ایک طرح سے اللہ کے بے وردی سپاہی تھے اور یہ فرشتے بتا بھی دیتے تھے کہ دیکھو ہم صرف آزمائش کے لئے بھیجے گئے ہیں، مگر قوم کی حالت اتنی گر چکی تھی کہ ان کو کچھ پروا نہ تھی۔ کھلم کھلا کفر و شرک کا ارتکاب ہو رہا تھا ــــ اخلاقی زوال کی انتہا تھی کہ دوسرے کی بیوی کو اپنے سے لگانے کے لئے ایسے عملیات اور گندے تعویذوں کا سہارا لیتے تھے جس سے میاں بیوی میں جدائی ہو جائے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ع ۱۲/۱۲

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ ع

وَلَوْ	اَنَّهُمْ	اٰمَنُوْا	وَاتَّقَوْا	لَمَثُوْبَةٌ	مِّنْ	عِنْدِ	اللّٰهِ	خَيْرٌ	لَوْ	كَانُوْا	يَعْلَمُوْنَ
اور اگر	وہ	ایمان لاتے	اور پرہیزگار بنجاتے	تو ٹھکانہ پاتے	سے	پاس	اللہ	بہتر	کاش	وہ جانتے ہوتے	

اور اگر وہ ایمان لے آتے اور پرہیزگار بن جاتے تو اللہ کے پاس اچھا ٹھکانہ پاتے، کاش وہ جانتے ہوتے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَقُوْلُوْا	رَاعِنَا	وَقُوْلُوا	انْظُرْنَا	وَاسْمَعُوْا	وَلِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابٌ	اَلِيْمٌ
اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	نہ کہو	راعنا	اور کہو	انظرنا	اور سنو	اور کافروں کے لئے	عذاب	دردناک

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو (مومنو) رَاعِنَا نہ کہو اور اُنْظُرْنَا کہو اور سنو، اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(۱۰۳) وَلَوْ اَنَّهُمْ اَيِ الْيَهُوْدَ اٰمَنُوْا بِالنَّبِيِّ وَالْقُرْاٰنِ
وَاتَّقَوْا عِقَابَ اللّٰهِ بِتَرْكِ مَعَاصِيْهِ كَالسِّحْرِ
وَجَوَابُ لَوْ مَحْذُوْفٌ اَيْ لَاُثِيْبُوْا دَلَّ عَلَيْهِ لَمَثُوْبَةٌ
ثَوَابٌ وَهُوَ مُبْتَدَاٌ وَاللَّامُ فِيْهِ لِلْقَسَمِ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ
خَيْرٌ خَبَرُهٗ مِمَّا شَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا
يَعْلَمُوْنَ ۝ ع اَنَّهٗ خَيْرٌ لَمَا اٰثَرُوْهُ عَلَيْهِ
(۱۰۴) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا لِلنَّبِيِّ
اَمْرٌ مِنَ الْمُرَاعَاةِ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ لَهٗ ذٰلِكَ وَهِيَ
بِلُغَةِ الْيَهُوْدِ سَبٌّ مِنَ الرُّعُوْنَةِ فَسُرُّوْا بِذٰلِكَ
وَخَاطَبُوْا بِهَا النَّبِيَّ فَنُهِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ عَنْهَا وَقُوْلُوا
بَدَلَهَا انْظُرْنَا اَيْ اُنْظُرْ اِلَيْنَا وَاسْمَعُوْا مَا
تُؤْمَرُوْنَ بِهٖ سَمَاعَ قَبُوْلٍ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝
مُؤْلِمٌ هُوَ النَّارُ

ترجمہ

(۱۰۳) اور البتہ اگر یہودی نبی علیہ السلام اور قرآن کو سچا سمجھ کر ایمان لاتے اور جادو وغیرہ تمام گناہوں اور نافرمانیوں کو چھوڑ کر عذاب الٰہی سے بچتے تو ان کو اس کا بدلہ دیا جاتا البتہ بدلہ خدا تعالیٰ کا جو اُن کو ملتا بہتر ہے اس سے جو انہوں نے سیکھا اور اس کو سیکھ کر ثواب کھویا اگر وہ ثواب الٰہی کے عمدہ ہونے کو جانتے تو کبھی جادو کو اس پر پسند نہ کرتے۔

(۱۰۴) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا الخ اے ایمان والو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو راعنا نہ کہو (معنی اس لفظ کے یہ کہ ہماری مراعات کرو اور ہمارا خیال رکھو تو گو صحابہ اس لفظ کو اچھی نیت اور نیک خیال سے کہتے تھے مگر یہ لفظ یہود کی زبان میں رعونت مراد لیا جاتا تھا اور اس سے برا کہنا مقصود ہوتا تھا جب صحابہ اس لفظ کو خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطاب میں بولنے لگے یہود خوش ہوئے اور دوسرے برے ارادہ سے حضرت کو اس لفظ سے پکارنے لگے اسلئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس لفظ کے بولنے سے ہی منع کر دیا کہ یہود کو گنجائش کہنے کی نہ رہے اور انظرنا کہا کرو (یعنی ہماری طرف نظر فرمائیے) اور (حکم کو) غور سے سنو اور کافروں کو عذاب دردناک ہونے والا ہے۔

تشریح

(۱۰۳) یہ لوگ گنڈے تعویذوں میں پھنس گئے تھے | لینے کی چیز ایمان اور تقویٰ تھا، اسکے بجائے گنڈے تعویذوں کے چکر میں پھنسے تھے، کاش یہ حقیقی نفع اور نقصان کو سمجھتے۔

(۱۰۴) یہودیوں کی چالوں میں مت آؤ | یہود کے ماضی وحال سے پردہ اٹھا کر اب مسلمانوں کو انکی شرارتوں سے خبردار کیا جا رہا ہے اور ان شبہات کا جواب دیا جا رہا ہے جو یہ لوگ پیدا کرتے تھے اور سیدھے سادے لوگوں کو مذہبی بحثوں میں الجھانے کی کوشش کرتے تھے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلسوں میں آکر یہ لوگ مختلف طریقوں سے اپنی دلی عداوت کا اظہار کرتے تھے انمیں سے ایک طریقہ یہ تھا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ ارشاد فرماتے تو دھیان سے سننا تو چاہتے نہیں تھے اور اپنے خیالات میں الجھے رہتے تھے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کے دوران یہ کہنے کی ضرورت پیش آتی کہ ٹھہریئے ہمیں یہ بات سمجھ لینے دیجئے تو اسکے لئے وہ رَاعِنَا کا لفظ استعمال کرتے جس کا ظاہری مفہوم تو یہ ہے کہ ہماری رعایت کیجئے، ہماری بات سُن لیجئے، مگر اس لفظ میں دوسرے معنی کے احتمالات بھی تھے، عبرانی میں رَاعِنَا سے ملتا جلتا ایک لفظ ہے جسکے معنی ہیں "سُن تو بہرا ہو جائے" عربی میں راعنا کے ایک معنی صاحب رعونت جاہل اور احمق کے بھی ہیں۔ ذرا سا زبان کو لپکا دے کر راعنا کی جگہ راعینا کہا جائے تو اسکے معنی "ہمارے چرواہے" کے آتے ہیں۔

مسلمانوں کو توجہ دلائی گئی ہے کہ اول تو تم نبی کی بات کو غور سے سنا کرو اور جہاں وضاحت کی ضرورت ہو تو راعنا کی جگہ اُنْظُرْنَا کہا کرو

toobaa-elibrary.blogspot.com

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ								
مَا يَوَدُّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ	اَهْلِ الْكِتٰبِ	وَلَا	الْمُشْرِكِيْنَ	اَنْ	
نہیں چاہتے	جن لوگوں نے	کفر کیا	سے	اہلِ کتاب	اور نہ	مشرک	کہ	
اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے کفر کیا وہ نہیں چاہتے اور نہ مشرک کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے کوئی								

يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ								
يُّنَزَّلَ	عَلَيْكُمْ	مِّنْ	خَيْرٍ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ	وَاللّٰهُ	يَخْتَصُّ	بِرَحْمَتِهٖ
نازل کی جائے	تم پر	سے	بھلائی	سے	تمہارا رب	اور اللہ	خاص کرلیتا ہے	اپنی رحمت سے
بھلائی نازل کی جائے اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے۔								

مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ؁				
مَنْ يَّشَاۗءُ	وَاللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ	الْعَظِيْمِ	
جسے چاہتا ہے	اور اللہ	فضل والا	بڑا	
اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔				

(۱۰۵) مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ مِنَ العرب عطفٌ علی اہل الکتاب ومن للبیان اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ زائدۃ خَيْرٍ وحی مِّنْ رَّبِّكُمْ حسدًا لکم وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ بنبوتہ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔

ترجمہ

(۱۰۵) جو لوگ کافر ہیں اہل کتاب سے اور مشرکین عرب وہ ازراہ حسد و عداوت نہیں چاہتے کہ تمہاری طرف خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی آئے اور اللہ اپنی رحمت کے ساتھ جس کو چاہے خاص کرے اور اللہ بڑے فضل وکرم والا ہے۔

تشریح

(۱۰۵) یہود جو چاہتے تھے وہ نہیں ہوا خیر سے مراد قرآن مجید ہے۔ یہ کافر خواہ اہل کتاب یہودی ہوں یا مکہ کے مشرک، اس کو پسند نہیں کرتے کہ نبی آخر الزماں تم میں سے ہوں اور ان پر اللہ کا کلام جو سراسر خیر ہے نازل ہو، یہود چاہتے تھے کہ نبی آخر الزماں بنی اسرائیل میں سے ہوں۔ مگر یہ تو اللہ کے فضل کی بات ہے جس کو چاہے نواز دے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰيَةٍ اَوۡ نُنۡسِهَا نَاۡتِ بِخَيۡرٍ مِّنۡهَآ اَوۡ

مَا	نَنۡسَخۡ	مِنۡ اٰيَةٍ	اَوۡ نُنۡسِهَا	نَاۡتِ	بِخَيۡرٍ	مِّنۡهَآ	اَوۡ
جو	ہم منسوخ کرتے ہیں	کوئی آیت	یا اسے بھلا دیتے ہیں	لے آتے ہیں	بہتر	اس سے	یا

کوئی آیت جسے ہم منسوخ کرتے ہیں یا اسے ہم بھلا دیتے ہیں اس سے بہتر یا اس جیسی لے آتے

مِثۡلِهَا ؕ اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۰۶﴾

مِثۡلِهَا	اَلَمۡ	تَعۡلَمۡ	اَنَّ اللّٰهَ	عَلٰى	كُلِّ	شَىۡءٍ	قَدِيۡرٌ
اس جیسا	کیا نہیں	تو جانتا	کہ اللہ	پر	ہر	شے	قادر

ہیں کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

ترجمہ

(۱۰۶) وَلَمَّا طَعَنَ الۡكُفَّارُ فِى النَّسۡخِ وَقَالُوۡا اِنَّ مُحَمَّدًا
يَاۡمُرُ اَصۡحَابَهٗ الۡيَوۡمَ بِاَمۡرٍ وَيَنۡهٰى عَنۡهُ غَدًا
نَزَلَ مَا شَرۡطِيَّةٌ نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰيَةٍ اَىۡ نُزِلَ
حُكۡمَهَا اِمَّا مَعَ لَفۡظِهَا اَوۡ لَا وَفِىۡ قِرَاءَةٍ بِضَمِّ النُّوۡنِ
مِنۡ اَنۡسَخَ اَىۡ نَاۡمُرُكَ اَوۡ جِبۡرَئِيۡلَ بِنَسۡخِهَا اَوۡ
نُنۡسِهَا نُؤَخِّرُهَا فَلَا نُزِلُ حُكۡمَهَا وَنَرۡفَعُ
تِلَاوَتَهَا اَوۡ نُؤَخِّرُهَا فِى اللَّوۡحِ الۡمَحۡفُوۡظِ وَفِىۡ قِرَاءَةٍ
بِلَا هَمۡزَةٍ مِنَ النِّسۡيَانِ اَىۡ نُنۡسِهَا وَنَمۡحُهَا مِنۡ
قَلۡبِكَ وَجَوَابُ الشَّرۡطِ نَاۡتِ بِخَيۡرٍ مِّنۡهَآ اَنۡفَعَ لِلۡعِبَادِ
فِى السُّهُوۡلَةِ اَوۡ كَثۡرَةِ الۡاَجۡرِ اَوۡ مِثۡلِهَا فِى التَّكۡلِيۡفِ وَ
الثَّوَابِ اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ○
وَمِنۡهُ النَّسۡخُ وَالتَّبۡدِيۡلُ وَالۡاِسۡتِفۡهَامُ لِلتَّقۡرِيۡرِ

(۱۰۶) اور جب کافروں نے بعض احکام کے منسوخ ہونے پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج ایک بات کا حکم کرتے ہیں پھر کل کو اس سے منع کر دیتے ہیں تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی ماننسخ من ایة الخ اور ہم جو کسی آیت کا حکم منسوخ کر دیتے ہیں اور اٹھا لیتے ہیں یا جبرئیل کو حکم کرتے ہیں یا تم کو کہ اس آیت کو منسوخ سمجھو (خواہ اس طرح کہ لفظ بھی باقی نہ رکھیں یا لفظ باقی رہیں صرف حکم زائل کریں) یا اسکی تلاوت اٹھا لیتے ہیں حکم باقی رکھتے ہیں یا لوحِ محفوظ سے نہیں اتارتے (جس قرات میں بغیر ہمزہ کے ہے معنی یہ ہیں کہ یا تمہارے دل سے اس کو بھلا دیتے ہیں اور مٹا دیتے ہیں) تو اس کے بدلے ایسی آیت اتارتے ہیں جو بندوں کے نفع پہنچانے اور آسانی اور زیادتی ثواب میں اس سے زیادہ ہو یا تکلیف و اجر میں اسکی برابر ہو۔ کیا تم اے محمد نہیں جانتے یعنی ضرور جانتے ہو کہ بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے کسی آیت کا منسوخ کر دینا اور بدل ڈالنا بھی اس کی قدرت میں داخل ہے۔

تشریح

(۱۰۶) **کیا قرآن اور پچھلی کتابوں میں فرق ہے؟** قرآن اللہ کا کلام ہے اسمیں شک پیدا کرنے کیلئے یہودی ایک بات یہ بھی کہتے تھے کہ جب تم یہ کہتے ہو کہ پچھلی کتابیں بھی اللہ کیطرف سے آئی تھیں اور یہ قرآن بھی اللہ کا کلام ہے تو ان کے بعض احکام کی جگہ دوسرے احکام کیوں دئیے گئے ہیں، ایک ہی خدا کی طرف سے مختلف احکام کیسے ہو سکتے ہیں دوسری بات وہ یہ کہتے تھے کہ تم لوگ کہتے ہو یہودی اور عیسائی اس تعلیم کے ایک حصے کو بھول گئے جو انکو دیگئی تھی، خدا کی تعلیم حافظوں سے محو کیسے ہو سکتی ہے؟ ان دونوں باتوں کا جواب اس آیت میں دیا گیا ہے کہ حاکم وقت کے مطابق احکام صادر کرتا ہے۔ اُس وقت میں وہ حکم مناسب تھا اور اب یہ دوسرا حکم مناسب ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ حافظے سے کسی چیز کو مٹاتا ہے تو اس میں بھی خیر کا پہلو ہوتا ہے کہ اس سے بہتر چیز اس کی جگہ عطا فرماتا ہے۔ جیسے یہ قرآن کہ اس میں ہر زمانے اور وقت کے لائق مناسب اور معتدل احکام دئے گئے ہیں جو چیزیں خاص علاقے اور قوم کے لئے تھیں اب پوری دنیا کے لئے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ

الم تعلم	ان	اللہ	لہ	ملک	السمٰوات	والارض	وما	لکم	من	دون
کیا تو نہیں جانتا	کہ	اللہ	اسکے لئے	بادشاہت	آسمانوں	اور زمین	اورنہیں	تمہارے لئے	سے	سوائے

کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ کے لئے ہے آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہت، اور تمہارے لئے نہیں اللہ کے سوا کوئی حامی

اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ

اللہ	من	ولی	ولا نصیر	ام تریدون	ان تسئلوا	رسولکم	کما	سئل
اللہ	کوئی	حامی	اور نہ مددگار	کیا تم چاہتے ہو	کہ سوال کرو	اپنا رسول	جیسے	سوال کئے گئے

اور نہ مددگار۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے سوال کرو جیسے سوال کئے گئے اس سے پہلے

مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾

موسیٰ	من قبل	ومن	یتبدل	الکفر	بالایمان	فقد ضل	سواء	السبیل
موسیٰ	اس سے پہلے	اور جو	اختیار کرے	کفر	ایمان کے بدلے	سو وہ بھٹک گیا	سیدھا	راستہ

موسیٰ سے، اور جو ایمان کے بدلے کفر اختیار کرے سو وہ بھٹک گیا سیدھے راستے سے۔

(۱۰۷) اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
يَفْعَلُ فِيْهَا مَا يَشَاءُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَيْ غَيْرِهٖ
مِنْ زَائِدَةٌ وَّلِيٍّ يَحْفَظُكُمْ وَّلَا نَصِيْرٍ ○ يَمْنَعُ
عَذَابَهٗ عَنْكُمْ اِنْ اَتَاكُمْ۔

(۱۰۸) وَنَزَلَ لَمَّا سَاَلَهٗ اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يُّوَسِّعَهَا وَيَجْعَلَ الصَّفَا ذَهَبًا
اَمْ بَلْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ
مُوْسٰى اَيْ سَاَلَهٗ قَوْمُهٗ مِنْ قَبْلُ مِنْ قَوْلِهِمْ اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً
وَّغَيْرَ ذٰلِكَ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ اَيْ يَاْخُذْهُ بَدَلَهٗ
بِتَرْكِ النَّظَرِ فِي الْاٰيَاتِ الْبَيِّنَاتِ وَاقْتِرَاحِ غَيْرِهَا فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ
السَّبِيْلِ ○ اَخْطَاَ طَرِيْقَ الْحَقِّ وَالسَّوَاءُ فِي الْاَصْلِ الْوَسَطُ۔

ترجمہ

(۱۰۷) کیا تم نہیں جانتے کہ آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت اللہ ہی کے لئے ہے وہ چاہے انہیں تصرف فرمادے اور تمہارا حافظ اور عذاب سے بچانے والا اے لوگو اللہ کے سوا کوئی نہیں۔

(۱۰۸) اور جب مکہ والوں نے حضرت سے سوال کیا کہ مکہ میں وسعت ہوجائے اور صفا پہاڑ سونے کا ہوجائے تو یہ آیت اتری ام تریدون الخ بلکہ تم چاہتے ہو کہ اپنے نبی سے ایسی چیزیں مانگو جیسی اس سے پہلے موسیٰ سے انکی قوم نے طلب کی یہ کہا کہ ہمکو اللہ کو دکھلا دے ظاہر اور اس کے سوا اسی قسم کے سوالات کئے سو تم ہرگز ایسا نہ کرو اور جو کوئی ایمان کے بدلے کفر کو اختیار کرے کہ آیاتِ ظاہرہ کو جو ایمان والوں کے لئے کافی ہیں چھوڑ کر اور نشانیاں طلب کرے سو اس نے [illegible]

تشریح

(۱۰۷) اللہ تعالےٰ بندوں کی مصلحت کا خیال رکھتے ہیں | اللہ کی قدرت اور ملکیت اور پھر سب بندوں پر اس کی حد درجہ عنایت ـــــ اس کا تقاضا یہی ہے کہ بندوں کے منافع اور مصالح کا لحاظ رکھا جائے۔ اس سے بڑھ کر اپنی مخلوق کا خیر خواہ کون ہوسکتا ہے۔

(۱۰۸) بلاوجہ کے سوالات مت کیا کرو | دور از کار اور بلاوجہ کے سوالات پیدا کر کے یہودی مسلمانوں کو اکساتے تھے کہ تم اپنے نبی سے یہ پوچھو اور وہ پوچھو۔ ان سوالات کا منشا عمل کرنا نہیں تھا بلکہ عمل سے ہٹانا تھا اور شکوک و شبہات پیدا کرنے تھے، بلاوجہ کے شبہات ایمان کی راہ سے ہٹا کر کفر تک لے جاتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ

وَدَّ	كَثِيْرٌ	مِّنْ	اَهْلِ الْكِتٰبِ	لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ	مِّنْ	بَعْدِ	اِيْمَانِكُمْ
چاہا	بہت	سے	اہل کتاب	کاش تمہیں لوٹا دیں	سے	بعد	تمہارے ایمان

بہت سے اہل کتاب نے چاہا کہ وہ کاش تمہیں لوٹا دیں تمہارے ایمان کے بعد کفر

كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا

كُفَّارًا	حَسَدًا	مِّنْ عِنْدِ	اَنْفُسِهِمْ	مِّنْ بَعْدِ	مَا	تَبَيَّنَ	لَهُمُ	الْحَقُّ	فَاعْفُوْا
کفر میں	حسد	وجہ سے	اپنے دل	بعد	جبکہ	واضح ہوگیا	ان پر	حق	پس تم معاف کردو

میں، اپنے دل کی حسد کی وجہ سے، اس کے بعد جب کہ ان پر حق واضح ہو گیا پس تم

وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۹﴾

وَاصْفَحُوْا	حَتّٰى	يَاْتِيَ	اللّٰهُ	بِاَمْرِهٖ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى	كُلِّ	شَيْءٍ	قَدِيْرٌ
اور درگزر کرو	یہاںتک	لائے	اللہ	اپنا حکم	بیشک	اللہ	پر	ہر	چیز	قادر

معاف کردو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ترجمہ

(۱۰۹) وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ مَصْدَرِيَّةٌ
يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا
مَفْعُوْلٌ لَهٗ كَائِنًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ اَيْ حَمَلَتْهُمْ
عَلَيْهِ اَنْفُسُهُمُ الْخَبِيْثَةُ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ
فِي التَّوْرٰىةِ الْحَقُّ ۚ فِيْ شَانِ النَّبِيِّ فَاعْفُوْا
عَنْهُمْ اَيْ اُتْرُكُوْهُمْ وَاصْفَحُوْا اَعْرِضُوْا
فَلَا تُجَازُوْهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ
فِيْهِمْ مِنَ الْقِتَالِ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ○

(۱۰۹) بہت سے اہل کتاب اپنی خباثت اور شرارت سے ازراہ حسد یہ چاہتے ہیں کہ تم کو ایمان سے نکال کر کافر بنادیں بعد اس کے کہ ان کو دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت توریت میں ظاہر ہو چکی ہے۔ سو تم ان سے منھ پھیرو اور ان کو چھوڑو معاف کرو اس کا بدلہ نہ لو جب تک کہ اللہ پاک ان سے لڑنے کا حکم نہ فرما دے بعد حکم آنے کے ان سے لڑو اور بدلہ لو بیشک اللہ کو سب قدرت ہے۔

تشریح

(۱۰۹) مسلمانوں کو ہدایت کہ صبر اور ضبط سے کام لو! نبی کی صداقت اور قرآن کی حقانیت یہودیوں پر واضح ہو جانے کے باوجود وہ حسد اور بغض وعناد کی وجہ سے تمہیں راہ حق سے ہٹانا چاہتے ہیں تم مشتعل نہ ہو اور بلاوجہ کی بحث ومباحثے میں پڑ کر اپنا وقت ضائع نہ کرو، دیکھتے رہو اللہ اپنی قدرت سے کیا کرتا ہے۔ جب تک ہمارا حکم نہ آئے صبر وضبط سے کام لو، ان کی اشتعال انگیزیوں سے مشتعل نہ ہو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ

وَاَقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَمَا	تُقَدِّمُوْا	لِاَنْفُسِكُمْ	مِّنْ خَيْرٍ
اور تم قائم کرو	نماز	اور دیتے رہو	زکوٰۃ	اور جو	آگے بھیجوگے	اپنے لئے	بھلائی سے

اور نماز قائم کرو ، اور دیتے رہو زکوٰۃ ، اور اپنے لئے جو بھلائی آگے بھیجوگے تم اسے پالوگے

تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ

تَجِدُوْهُ	عِنْدَ اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِمَا تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ	وَقَالُوْا	لَنْ يَّدْخُلَ	الْجَنَّةَ
تم پالوگے اسے	اللہ کے پاس	بیشک	اللہ	جو کچھ تم کرتے ہو	دیکھنے والا	اور انہوں نے کہا	ہرگز داخل نہ ہوگا	جنت

اللہ کے پاس بیشک تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اسے دیکھنے والا ہے اور انہوں نے کہا ہرگز داخل نہ ہوگا جنت

اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾

اِلَّا	مَنْ	كَانَ	هُوْدًا	اَوْ	نَصٰرٰى	تِلْكَ	اَمَانِيُّهُمْ	قُلْ	هَاتُوْا	بُرْهَانَكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ
سوائے	جو	ہو	یہودی	یا	نصرانی	یہ	جھوٹی آرزوئیں	کہدیجئے	تم لاؤ	اپنی دلیل	اگر	تم ہو	سچے

میں سوائے اس کے جو یہودی ہو یا نصرانی ، یہ ان کی جھوٹی آرزوئیں ہیں کہدیجئے تم لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو۔

(۱۱۰) وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَمَا تُقَدِّمُوْا
لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ طَاعَةٍ كَصَلٰوةٍ وَصَدَقَةٍ
تَجِدُوْهُ اَىْ ثَوَابَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ○ فَيُجَازِيْكُمْ بِهٖ

(۱۱۱) وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا جَمْعُ
هَائِدٍ اَوْ نَصٰرٰى قَالَ ذٰلِكَ يَهُوْدُ الْمَدِيْنَةِ وَنَصٰرٰى نَجْرَانَ
لَمَّا تَنَاظَرُوْا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صلعم اَىْ قَالَ الْيَهُوْدُ لَنْ
يَّدْخُلَهَا اِلَّا الْيَهُوْدُ وَقَالَ النَّصَارٰى لَنْ يَّدْخُلَهَا اِلَّا النَّصَارٰى تِلْكَ
الْمَقُوْلَةُ اَمَانِيُّهُمْ شَهَوَاتُهُمُ الْبَاطِلَةُ قُلْ لَهُمْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ
حُجَّتَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ فِيْهِ

ترجمہ

(۱۱۰) اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جو بھلائی نماز اور صدقہ تم اپنے نفع کے واسطے آگے بھیجوگے اس کا ثواب تم کو ملیگا اللہ کے پاس سے بے شک اللہ دیکھتا ہے جو تم کرتے ہو سو تم کو بدلہ اس کا دے گا۔

(۱۱۱) اور جب مدینہ کے یہودیوں اور نجران کے نصرانیوں میں بحث وگفتگو ہوئی ۔ یہود نے کہا کہ یہود کے سوا جنت میں کوئی نہ جائیگا اور نصرانیوں نے کہا کہ سوائے ہمارے کوئی داخل جنت نہ ہوگا۔ یہ بات صرف انکے جھوٹے خیالات اور نکمی خواہشیں ہیں اے محمد ان سے کہو اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو تو کوئی اس کی دلیل پیش کرو۔

تشریح

(۱۱۰) اپنے اعمال درست کرو نیت کی اصلاح کرو | تم اپنے اعمال کو درست کرو، جانی اور مالی عبادت میں لگے رہو، یہ آخرت کی کمائی ہے جس کا اجر تمہیں وہاں ملیگا نیتوں میں اخلاص پیدا کرو جو کچھ جس نیت سے کیا جاتا ہے وہ اللہ کی نظر میں ہے ۔

(۱۱۱) جنت کی ٹھیکیداری کسی کی نہیں ہے | یہودیوں کا یہ سمجھنا کہ جنت میں صرف یہودی جائیں گے اور عیسائیوں کا یہ کہنا کہ جنت میں صرف عیسائی جائیں گے ۔ یہ ان کی آرزوئیں ہیں جو قومی تعصب سے پیدا ہوئی ہیں جس کو وہ واقعے کی صورت میں بیان کرتے ہیں۔ آخر ان کے دعوے کی سچائی کی دلیل کیا ہے ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ

بَلٰی	مَنْ	اَسْلَمَ	وَجْهَهٗ	لِلّٰهِ	وَهُوَ	مُحْسِنٌ	فَلَهٗۤ	اَجْرُهٗ	عِنْدَ	رَبِّهٖ
کیوں نہیں	جس	جھکا دیا	اپنا چہرہ	اللہ کیلئے	اور وہ	نیکوکار	تو اسکے لئے	اس کا اجر	پاس	اس کا رب

کیوں نہیں ؟ جس نے اپنا چہرہ اللہ کے لئے جھکادیا اور وہ نیکوکار ہو تو اس کے لئے اس کا اجر اس

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ ع ۱۲/۹/۱۳

وَلَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَلَا هُمْ	يَحْزَنُوْنَ	وَقَالَتِ	الْيَهُوْدُ	لَيْسَتِ
اور نہ	کوئی خوف	ان پر	اور نہ وہ	غمگین ہوں گے	اور کہا	یہود	نہیں

کے رب کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہونگے اور یہود نے کہا نصاریٰ کسی چیز پر نہیں

النَّصٰرٰی عَلٰی شَیْءٍ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰی لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ

النَّصٰرٰی	عَلٰی	شَیْءٍ	وَّقَالَتِ	النَّصٰرٰی	لَيْسَتِ	الْيَهُوْدُ	عَلٰی	شَیْءٍ
نصاریٰ	پر	کسی چیز	اور کہا	نصاریٰ	نہیں	یہود	پر	کسی چیز

اور نصاریٰ نے کہا یہودی کسی چیز پر نہیں حالانکہ وہ کتاب

وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

وَّهُمْ	يَتْلُوْنَ	الْكِتٰبَ	كَذٰلِكَ	قَالَ	الَّذِيْنَ	لَا يَعْلَمُوْنَ
حالانکہ وہ	پڑھتے ہیں	کتاب	اسی طرح	کہا	جو لوگ	علم نہیں رکھتے

پڑھتے ہیں ۔ اسی طرح اِن لوگوں نے اُن جیسی بات کہی جو علم نہیں رکھتے

مِثْلَ قَوْلِهِمْ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا

مِثْلَ	قَوْلِهِمْ	فَاللّٰهُ	يَحْكُمُ	بَيْنَهُمْ	يَوْمَ	الْقِيٰمَةِ	فِيْمَا
جیسی	ان کی بات	سو اللہ	فیصلہ کرے گا	انکے درمیان	قیامت کے دن		جس میں

سو اللہ ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا جس (بات) میں

كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

كَانُوْا	فِيْهِ	يَخْتَلِفُوْنَ
وہ تھے	اس میں	اختلاف کرتے ۔

وہ اختلاف کرتے تھے ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱۱۲ بَلٰی یَدْخُلُ الْجَنَّةَ غَیْرُهُمْ مَنْ اَسْلَمَ
وَجْهَهٗ لِلّٰهِ اَیْ اِنْقَادَ لِاَمْرِهٖ وَخَصَّ
الْوَجْهَ لِاَنَّهٗ اَشْرَفُ الْاَعْضَاءِ فَغَیْرُهٗ
اَوْلٰی وَهُوَ مُحْسِنٌ مُوَحِّدٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ
رَبِّهٖ اَیْ ثَوَابُ عَمَلِهِ الْجَنَّةُ وَلَا خَوْفٌ
عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ فِی الْاٰخِرَةِ

ترجمہ

۱۱۲ بلکہ داخلِ جنت ان کے سوا اور لوگ ہونگے جو کوئی
خدا تعالیٰ کے حکم کے تابع ہو جائے اور اپنے چہرے
کو جھکا دے اللہ کے لئے اور وہ اللہ کو ایک جانتا ہو تو اس کے
لئے خدا تعالیٰ کے پاس ثواب اور اس کے عمل کا بدلہ
ہے اور آخرۃ میں ان کو کچھ غم اور ڈر نہیں

۱۱۳ وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ لَیْسَتِ النَّصٰرٰی عَلٰی
شَیْءٍ مُعْتَدٍّ بِهٖ وَکَفَرَتْ بِعِیْسٰی وَّقَالَتِ
النَّصٰرٰی لَیْسَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ مُعْتَدٍّ
بِهٖ وَکَفَرَتْ بِمُوْسٰی وَّهُمْ اَیِ الْفَرِیْقَانِ
یَتْلُوْنَ الْکِتٰبَ ؕ اَلْمُنَزَّلَ عَلَیْهِمْ وَفِیْ
کِتَابِ الْیَهُوْدِ تَصْدِیْقُ عِیْسٰی وَفِیْ کِتَابِ
النَّصَارٰی تَصْدِیْقُ مُوْسٰی وَالْجُمْلَةُ
حَالٌ کَذٰلِکَ کَمَا قَالَ هٰۤؤُلَاءِ قَالَ
الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اَیِ الْمُشْرِکُوْنَ
مِنَ الْعَرَبِ وَغَیْرِهِمْ مِثْلَ قَوْلِهِمْ
بَیَانٌ لِمَعْنٰی ذٰلِکَ اَیْ قَالُوْا لِکُلِّ ذِیْ
دِیْنٍ لَیْسُوْا عَلٰی شَیْءٍ لَیْسُوْا عَلٰی شَیْءٍ
فَاللّٰهُ یَحْکُمُ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا
کَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ○ مِنْ اَمْرِ الدِّیْنِ
فَیُدْخِلُ الْمُحِقُّ الْجَنَّةَ وَالْمُبْطِلُ النَّارَ

۱۱۳ وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ لَیْسَتِ النَّصٰرٰی عَلٰی شَیْءٍ الخ
اور یہودیوں نے کہا کہ نصرانیوں کا مذہب کچھ قابل اعتبار نہیں
اور عیسیٰ کے منکر ہوئے اور نصرانیوں نے یہود کو یہی
کہا کہ ان کا دین اعتبار کے قابل نہیں وہ موسیٰ کے منکر
ہوئے اور حالانکہ یہ دونوں جماعتیں اپنی اپنی کتاب
کو جو اُن پر اتری ہے پڑھتے ہیں اور یہود کی کتاب میں
عیسیٰ کا سچا ہونا لکھا ہوا ہے اور نصاریٰ کی کتاب
میں موسیٰ کی تصدیق ہے جیسا انھوں نے کہا ایسا ہی
عرب کے مشرکین وغیرہ نے انہیں کے سے کلام کہے
کہ کوئی مذہب معتبر نہیں۔ سو اللہ قیامت کو ان میں فیصلہ
کر دیویگا جو کچھ وہ دین کے بارے میں اختلاف کرتے
ہیں پس سچے دین والے کو جنت میں پہنچا دیگا اور باطل
مذہب والے کو دوزخ میں ڈالے گا۔

تشریح

۱۱۲ حق وصداقت پر چلنے والے کو کوئی خوف نہیں ہے | جس نے اللہ کے احکام کو مانا اور ان پر عمل کیا خواہ وہ اللہ کے احکام کسی پیغمبر کے ذریعے آئے ہوں وہ اللہ کے یہاں اجر کا مستحق ہے۔ حق وصداقت کی یہ روش اختیار کرنے والے کو نہ یہاں دنیا میں یہ ڈر ہونا چاہیئے کہ نہ جانے یہ راستہ صحیح بھی ہے یا نہیں؟ اور نہ اس کو آخرت میں غم ہوگا اسلئے کہ وہ طالب حق رہا ہے کوئی قومی اور ملکی تعصب اس کو صداقت سے دور نہیں کر سکا۔

۱۱۳ حق وباطل کا فیصلہ قیامت کے روز ہو جائیگا | یہودی عیسائیوں کو اور عیسائی یہودیوں کو دونوں ایک دوسرے کو جھٹلا رہے ہیں، ایک دوسرے کو کافر قرار دے رہے ہیں حالانکہ یہ دونوں تورات اور انجیل پڑھتے ہیں کیا ان کو معلوم نہیں کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے۔ عیسائی حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا بنا کر راہ حق سے ہٹے اور یہودی حضرت عیسیٰ کی رسالت پر ایمان نہ لا کر حق چھوڑ بیٹھے۔ یہی بے دلیل دعویٰ مشرکین عرب کا ہے جن کے پاس کتاب نہیں ہے وہ اپنے اُلٹے سیدھے خیالات و رسومات کو ہی حق سمجھے بیٹھے ہیں ــــــــ حق کیا ہے، باطل کیا ہے، اس کا فیصلہ اللہ تعالےٰ قیامت کے روز فرمائیگے اور تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ تمہارے قومی تعصبات کیا ہیں جن کی وجہ سے راہِ حق سے ہٹے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى

وَ مَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنْ	مَّنَعَ	مَسٰجِدَ اللّٰهِ	اَنْ	يُّذْكَرَ	فِيْهَا	اسْمُهٗ	وَسَعٰى
اور کون	بڑا ظالم	سے۔ جو	روکا	اللہ کی مسجدیں	کہ	ذکر کیا جائے	اس میں	اس کا نام	اور کوشش کی

اور اس سے بڑا ظالم کون ؟ جس نے اللہ کی مسجدوں سے روکا کہ ان میں اللہ کا نام لیا جائے اور اس کی

فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ

فِيْ	خَرَابِهَا	اُولٰٓئِكَ	مَا	كَانَ	لَهُمْ	اَنْ	يَّدْخُلُوْهَآ	اِلَّا	خَآئِفِيْنَ	لَهُمْ
میں	اس کی ویرانی	یہ لوگ	نہ	تھا	انکے لئے	کہ	وہاں داخل ہوتے	مگر	ڈرتے ہوئے	انکے لئے

ویرانی کی کوشش کی ، ان لوگوں کے لئے (حق) نہ تھا کہ وہاں داخل ہوتے مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کے

فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (١١٤)

فِي الدُّنْيَا	خِزْيٌ	وَلَهُمْ	فِي الْاٰخِرَةِ	عَذَابٌ	عَظِيْمٌ
دنیا میں	رسوائی	اور انکے لئے	آخرت میں	عذاب	بڑا

لئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

(١١٤) وَمَنْ اَظْلَمُ اَیْ لَا اَحَدٌ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ
مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَ اسْمُهٗ بِالصَّلٰوةِ
وَالتَّسْبِیْحِ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ بِالْهَدْمِ اَوِالتَّعْطِیْلِ
نَزَلَتْ اِخْبَارًا عَنِ الرُّوْمِ الَّذِیْنَ خَرَّبُوا
الْبَیْتَ الْمُقَدَّسَ اَوْ فِی الْمُشْرِكِیْنَ لَمَّا صَدُّوا
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَیْبِیَّةِ
عَنِ الْبَیْتِ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ
اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ خَبَرٌ بِمَعْنَی الْاَمْرِ اَیْ اَخِیْفُوْهُمْ
بِالْجِهَادِ فَلَا یَدْخُلُهَا اَحَدٌ اٰمِنًا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا
خِزْیٌ هَوَانٌ بِالْقَتْلِ وَالسَّبْیِ وَالْجِزْیَةِ وَّلَهُمْ فِی
الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ هُوَ النَّارُ

ترجمہ

(١١٤) اور اس سے زیادہ کوئی ناانصاف نہیں جو مسجدوں میں ذکر الٰہی کرنے نماز و تسبیح کہنے سے روکے اور مسجدوں کی ویرانی اور بیکار رکھنے میں کوشش کرے (یہ آیت یا روم کا حال بیان کرنے کے لئے اتری ہے جنھوں نے بیت المقدس کو ویران کر دیا تھا یا مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی جنھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو چھٹے سال ہجرت میں خانہ کعبہ سے روکا اور عمرہ نہ کرنے دیا سو اے مسلمانوں ان پر جہاد کرو اور ان کو ڈراؤ کہ ان میں سے کوئی مسجدوں میں امن سے نہ آسکے ان کے لئے دنیا میں رسوائی اور ذلت ہے ساتھ قید اور جزیہ اور مار ڈالنے کے اور آخرۃ میں انکو دوزخ میں سخت عذاب پہونچنے والا ہے

تشریح

(١١٤) عبادتگاہوں کے متولی خدا ترس لوگ ہونے چاہئیں | عبادت گاہیں اللہ کی عبادت کیلئے ہیں ان کے متولی خدا ترس لوگ ہونے چاہئیں تاکہ شریر لوگ وہاں جائیں بھی تو شرارت کرنے پر سزا کا خوف لئے ہوئے جائیں. عیسائیوں نے یہودیوں سے جنگ کرکے توراۃ کو جلایا اور بیت المقدس کی توہین کی، مشرکین مکہ نے مسلمانوں کو بیت اللہ میں عبادت کرنے سے روکا اور صلح حدیبیہ کے موقع پر عمرہ کرنے نہیں دیا. اسلئے عبادت گاہوں پر اقتدار خدا پرست لوگوں کے ہاتھوں میں ہونا چاہئیے. اللہ کی عبادت سے روکنے والے لوگ عزت کے نہیں دنیا میں بھی ذلت کے مستحق ہیں ایسے لوگ آخرت میں بھی عذاب میں مبتلا ہونگے.

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۭ

وَلِلّٰهِ	الْمَشْرِقُ	وَالْمَغْرِبُ	فَاَيْنَمَا	تُوَلُّوْا	فَثَمَّ	وَجْهُ اللّٰهِ
اور اللہ کیلئے	مشرق	اور مغرب	سو جس طرف	تم منہ کرو	تو اس طرف	اللہ کا سامنا

اور اللہ کے لئے مشرق اور مغرب، سو جس طرف تم منہ کرو اسی طرف اللہ کا سامنا ہے

اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ

اِنَّ	اللّٰهَ	وَاسِعٌ	عَلِيْمٌ	وَقَالُوا	اتَّخَذَ	اللّٰهُ	وَلَدًا	سُبْحٰنَهٗ
بیشک	اللہ	وسعت والا	جاننے والا	اور انہوں نے کہا	بنا لیا	اللہ	بیٹا	وہ پاک ہے

بیشک اللہ وسعت والا، جاننے والا ہے۔ اور انہوں نے کہا اللہ نے بیٹا بنا لیا ہے، وہ پاک ہے

بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾

بَلْ لَّهٗ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	كُلٌّ	لَّهٗ	قٰنِتُوْنَ
بلکہ اس کے لئے	جو	آسمانوں میں	اور زمین	سب	اسکے لئے	زیر فرمان

بلکہ اسی کے لئے جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے، سب اس کے زیر فرمان ہیں۔

ترجمہ

(۱۱۵) وَنَزَلَ لَمَّا طَعَنَ الْيَهُوْدُ فِيْ نَسْخِ الْقِبْلَةِ اَوْ فِيْ صَلٰوةِ
النَّافِلَةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ فِيْ سَفَرٍ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ وَلِلّٰهِ
الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ اَيِ الْاَرْضُ كُلُّهَا لِاَنَّهُمَا
نَاحِيَتَاهَا فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ فِي الصَّلٰوةِ بِاَمْرِهٖ
فَثَمَّ هُنَالِكَ وَجْهُ اللّٰهِ قِبْلَتُهُ الَّتِيْ رَضِيَهَا اِنَّ اللّٰهَ
وَاسِعٌ يَسَعُ فَضْلُهٗ كُلَّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ بِتَدْبِيْرِ خَلْقِهٖ
(۱۱۶) وَقَالُوْا بِوَاوٍ وَدُوْنَهَا اَيِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى وَمَنْ زَعَمَ
اَنَّ الْمَلٰئِكَةَ بَنَاتُ اللّٰهِ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا قَالَ تَعَالٰى
سُبْحٰنَهٗ ۭ تَنْزِيْهًا لَهٗ عَنْهُ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ مِلْكًا وَخَلْقًا وَعَبِيْدًا وَالْمِلْكِيَّةُ تُنَافِي الْوِلَادَةَ وَعَبَّرَ
بِمَا تَغْلِيْبًا لِمَا لَا يَعْقِلُ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ مُطِيْعُوْنَ كُلٌّ بِمَا يُرَادُ
مِنْهُ وَفِيْهِ تَغْلِيْبُ الْعَاقِلِ

(۱۱۵) اور جب یہود نے قبلہ کے منسوخ ہونے یا سفر میں نفل نماز سواری کے اوپر جائز ہونے پر جسطرف سواری متوجہ ہو اعتراض کیا یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ کے ہے واسطے مشرق اور مغرب یعنی کل زمین سو تم جس طرف اسکے حکم سے اپنا منہ نماز میں کرو پس اسی طرف اللہ کا قبلہ ہے جسکو اس نے پسند فرمایا ہے بیشک اللہ کا فضل سب میں پھیلا ہوا ہے مخلوق کے کاموں کی درستی کو وہ خوب جانتا ہے۔

(۱۱۶) یہود اور نصرانیوں نے اور اس نے جو خدا تعالیٰ کے واسطے بیٹیوں کا ہونا خیال کرتا ہے یہ کہا کہ اللہ کے بھی اولاد ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا سُبْحٰنَهٗ وہ اس سے پاک ہے بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے وہ سب اسی کی مِلک، اسی کے بندے اسی کے بنائے ہوئے ہیں اور ظاہر ہے کہ مملوک ہونا اولاد ہونے کے مخالف ہے کہ ولد مملوک اور غلام والد کا نہیں ہو سکتا۔ ہر چیز اس کے حکم میں ہے جو چاہے اس سے کام لیوے۔

تشریح

(۱۱۵) ایک سمت کی پابندی ڈسپلن کے لئے ہے اللہ شرقی ہے نہ غربی، وہ تمام سمتوں کا مالک ہے اور خود کسی سمت میں مقید نہیں ہے اسکی عبادت کے لئے ایک سمت مقرر کرنیکے یہ معنی نہیں کہ اللہ اسی طرف ہے، سمت کا تعین محض نظم اور ڈسپلن کیلئے ہے۔ یہ کوئی اعتراض کی بات نہیں کہ پہلے اِدھر منہ کرتے تھے اب اُدھر کیوں کر لیا اسکی خدائی وسیع ہے اور وہ نیتوں کا حال بھی خوب جانتا ہے۔

(۱۱۶) انسانی رشتوں سے اللہ تعالیٰ پاک ہیں یہودی کہتے تھے کہ حضرت عزیر اللہ کے بیٹے ہیں۔ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا کہا۔ اللہ تعالیٰ ان سب رشتوں سے پاک ہے، حقیقت یہ ہے کہ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے وہ اللہ کی مِلک ہے اور سب چیزیں اللہ کی مطیع و فرماں بردار ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

بَدِیۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِؕ وَاِذَا قَضٰۤی اَمۡرًا فَاِنَّمَا یَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَیَكُوۡنُ ﴿۱۱۷﴾

بَدِیۡعُ	السَّمٰوٰتِ	وَالۡاَرۡضِ	وَاِذَا	قَضٰۤی	اَمۡرًا	فَاِنَّمَا	یَقُوۡلُ	لَهٗ	كُنۡ	فَیَكُوۡنُ
پیدا کرنے والا	آسمانوں	اور زمین	اور جب	وہ فیصلہ کرتا ہے	کوئی کام	تو بس	کہتا ہے	اسے	ہوجا	تو وہ ہوجاتا ہے۔

وہ پیدا کرنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جب وہ کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو اسے کہتا ہے "ہوجا" تو وہ ہوجاتا ہے۔

وَقَالَ الَّذِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ لَوۡلَا یُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوۡ تَاۡتِیۡنَاۤ اٰیَةٌؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیۡنَ

وَقَالَ	الَّذِیۡنَ	لَا یَعۡلَمُوۡنَ	لَوۡلَا	یُكَلِّمُنَا	اللّٰهُ	اَوۡ	تَاۡتِیۡنَاۤ	اٰیَةٌ	كَذٰلِكَ	قَالَ	الَّذِیۡنَ
اور کہا	جو لوگ	علم نہیں رکھتے	کیوں نہیں	ہم سے کلام کرتا ہے	اللہ	یا	ہمارے پاس آتی	کوئی نشانی	اسی طرح	کہا	جو لوگ

اور جو لوگ علم نہیں رکھتے انھوں نے کہا اللہ ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی؟ اسی طرح ان سے پہلے

مِنۡ قَبۡلِهِمۡ مِّثۡلَ قَوۡلِهِمۡؕ تَشَابَهَتۡ قُلُوۡبُهُمۡؕ قَدۡ بَیَّنَّا الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۱۱۸﴾

مِنۡ قَبۡلِهِمۡ	مِّثۡلَ	قَوۡلِهِمۡ	تَشَابَهَتۡ	قُلُوۡبُهُمۡ	قَدۡ بَیَّنَّا	الۡاٰیٰتِ	لِقَوۡمٍ	یُّوۡقِنُوۡنَ
ان سے پہلے	جیسی	انکی بات	ایک جیسے ہوگئے	ان کے دل	ہم نے واضح کردیں	نشانیاں	لوگوں کیلئے	یقین رکھتے ہیں۔

لوگوں نے ان جیسی بات کہی ان کے دل ایک جیسے ہوگئے ہم نے یقین رکھنے والے لوگوں کے لئے نشانیاں واضح کردی ہیں۔

۱۱۷ بَدِیۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِؕ مُوۡجِدُهُمَا لَا عَلٰی مِثَالٍ سَبَقَ وَاِذَا قَضٰۤی اَرَادَ اَمۡرًا اَیۡ اِیۡجَادَهٗ فَاِنَّمَا یَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَیَكُوۡنُ ○ اَیۡ فَهُوَ یَكُوۡنُ وَفِیۡ قِرَاءَةٍ بِالنَّصۡبِ جَوَابًا لِلۡاَمۡرِ

۱۱۸ وَقَالَ الَّذِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ اَیۡ كُفَّارُ مَكَّةَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ لَوۡلَا هَلَّا یُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اِنَّكَ لَرَسُوۡلُهٗ اَوۡ تَاۡتِیۡنَاۤ اٰیَةٌ مِمَّا اقۡتَرَحۡنَاهُ عَلٰی صِدۡقِكَ كَذٰلِكَ كَمَا قَالَ هٰؤُلَاءِ قَالَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ مِنۡ كُفَّارِ الۡاُمَمِ الۡمَاضِیَةِ لِاَنۡبِیَائِهِمۡ مِّثۡلَ قَوۡلِهِمۡ مِنَ التَّعَنُّتِ وَطَلَبِ الۡاٰیَاتِ تَشَابَهَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ فِی الۡكُفۡرِ وَالۡعِنَادِ فِیۡهِ تَسۡلِیَةٌ لِلنَّبِیِّ قَدۡ بَیَّنَّا الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ ○ یَعۡلَمُوۡنَ اَنَّهَا اٰیَةٌ فَیُؤۡمِنُوۡنَ بِهَا فَاقۡتِرَاحُ اٰیَةٍ مَعَهَا تَعَنُّتٌ۔

ترجمہ

۱۱۷ اس نے آسمانوں اور زمین کو بدون مثال کے بنایا اور جب وہ کسی شے کو بنانا چاہتا ہے پس یہی فرمادیتا ہے کہ ہوجا سو وہ ہوجاتی ہے۔

۱۱۸ اور کفار مکہ نے جو محض جاہل اور بے خبر ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا اللہ ہم سے کیوں نہیں کہدیتا کہ تو اس کا پیغمبر ہے اور کوئی نشانی تیرے سچے ہونے کی جو ہم مانگتے ہیں کیوں نہیں آتی جیسا انہوں نے کہا ایسا ہی کہا تھا پہلے امتوں کے کافروں نے اپنے پیغمبروں سے ان سب کافروں کے دل کفر اور دشمنی میں ایک دوسرے کے مشابہ ہیں (اسمیں حضرت کو تسلی فرمائی کہ تم غمگین نہ ہو ہمیشہ سے کافروں کا یہی دستور چلا آیا ہے کوئی نئی بات نہیں) بیشک ہم نے بیان کردیں نشانیاں انکے لئے جو یقین سے جانتے ہیں کہ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں سو وہ ان پر ایمان لاتے ہیں پس باوجود ایسی [illegible]

تشریح

۱۱۷ اللہ تعالٰی ہر چیز کا خالق ہے | وہ زمین و آسمان کا موجد و خالق ہے، ہر چیز اس کے فیصلے کے سامنے سر جھکائے ہے۔

۱۱۸ اللہ کی بےشمار نشانیاں ہیں | نادانوں کا مطالبہ یہ تھا کہ اللہ ہمارے سامنے آکر کیوں نہیں کہتا کہ یہ میری کتاب اور میرے احکام ہیں۔ براہ راست ہم سے بات کیوں نہیں کرتا یا پھر ہمیں کوئی ایسی نشانی دکھلائے جس سے ہمیں یقین آجائے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ خدا کی طرف سے ہے۔ اسی طرح کی باتیں اس سے پہلے بھی لوگ کرتے رہے ہیں ـــــ اللہ کے براہ راست بات کرنے کی بات اس قدر مہمل اور احمقانہ ہے کہ اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا، دوسری بات نشانیوں کی، فرمایا گیا کہ نشانیاں تو بے شمار ہیں جو ماننا ہی نہ چاہے اس کا کیا علاج ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ أَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿١١٩﴾ وَلَنْ تَرْضٰى

إِنَّا	أَرْسَلْنٰكَ	بِالْحَقِّ	بَشِيْرًا	وَّ نَذِيْرًا	وَّلَا تُسْئَلُ	عَنْ	أَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ	وَلَنْ تَرْضٰى	
بیشک ہم	آپ کو بھیجا	حق کے ساتھ	خوشخبری دینے والا	اور ڈرانے والا	اور نہ آپ سے پوچھا جائیگا	سے	دوزخ والے	اور ہرگز راضی نہ ہونگے	

عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۭ قُلْ إِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ وَلَئِنِ

عَنْكَ	الْيَهُوْدُ	وَلَا	النَّصٰرٰى	حَتّٰى	تَتَّبِعَ	مِلَّتَهُمْ	قُلْ	إِنَّ	هُدَى	اللّٰهِ	هُوَ	الْهُدٰى	وَلَئِنِ
آپ سے	یہودی	اور نہ	نصارے	جب تک	آپ پیروی کریں	ان کا دین	کہدیں	بیشک	ہدایت	اللہ	وہی	ہدایت	اور اگر

اتَّبَعْتَ أَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١٢٠﴾

اتَّبَعْتَ	أَهْوَآءَهُمْ	بَعْدَ	الَّذِيْ	جَآءَكَ	مِنَ	الْعِلْمِ	مَا لَكَ	مِنَ اللّٰهِ	مِنْ	وَّلِيٍّ	وَّلَا	نَصِيْرٍ
آپنے پیروی کی	ان کی خواہشات	بعد	وہ جو کہ جبکہ	آپکے پاس آگیا	سے	علم	نہیں آپکے لئے	اللہ سے	کوئی	حمایت کرنیوالا	اور نہ	مددگار

١١٩ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ يَا مُحَمَّدُ بِالْحَقِّ بِالْهُدٰى بَشِيْرًا مَنْ
أَجَابَ إِلَيْهِ بِالْجَنَّةِ وَّنَذِيْرًا مَنْ لَمْ يُجِبْ إِلَيْهِ بِالنَّارِ
وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ أَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ○ النَّارِ أَيِ الْكُفَّارِ
مَا لَهُمْ لَمْ يُؤْمِنُوْا إِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِجَزْمِ تُسْئَلْ
نَهْيًا۔

١٢٠ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ
مِلَّتَهُمْ دِيْنَهُمْ قُلْ إِنَّ هُدَى اللّٰهِ الْإِسْلَامَ هُوَ
الْهُدٰى وَمَا عَدَاهُ ضَلَالٌ وَلَئِنْ لَامُ قَسَمٍ اتَّبَعْتَ
أَهْوَآءَهُمْ الَّتِيْ يَدْعُوْنَكَ إِلَيْهَا فَرْضًا بَعْدَ الَّذِيْ
جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ الْوَحْيِ مِنَ اللّٰهِ مَا لَكَ مِنَ
اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ يَحْفَظُكَ وَّلَا نَصِيْرٍ ○ يَمْنَعُكَ مِنْهُ

ترجمہ

(١١٩) بیشک ہم نے تم کو اے محمدؐ راہ بتلانے کے لئے بھیجا جو تمہاری بات مانے اس کو تم جنت کی خوشخبری سناتے ہو اور جو نہ مانے اسکو دوزخ سے ڈراتے ہو اور تم سے کافروں کا حال نہ پوچھا جاویگا کہ وہ کیوں ایمان نہ لائے تمہارا کام پہنچانا ہے

(١٢٠) اور یہود و نصاریٰ تم سے کبھی خوش نہ ہونگے جب تک تم انکے مذہب کی پیروی نہ کرو۔ کہدو کہ اسلام لانا ہی سیدھی راہ ہے اور اس کے سوا سب گمراہی ہے۔ اور البتہ قسم ہے کہ اگر بالفرض تم نے ان کی خواہش کو مانا جس طرف وہ بلاتے ہیں بعد اسکے کہ اللہ نے تم کو خبر کردی اور تم پر وحی بھیجی تو پھر تمہارا کوئی نگہبان اور مددگار نہیں جو اس کے عذاب سے بچاوے۔

تشریح

(١١٩) حضرت محمدؐ کی بے داغ شخصیت بھی اللہ کی نشانی ہے | سب سے نمایاں نشانی تو تمہارے سامنے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شخصیت ہے۔ انکی نبوت سے پہلے کی پاک و صاف زندگی اور پھر نبوت کے بعد وہ کارنامہ جو آپ نے انجام دیا اس سے بڑھ کر روشن نشانی کیا ہو سکتی ہے۔

(١٢٠) اللہ کی ہدایت کسی کی خواہش کے تابع نہیں ہے | ان لوگوں کی ناراضگی کا سبب یہ نہیں ہے کہ یہ سچے طالب حق ہیں اور تم نے ان کے سامنے حق کی وضاحت میں کچھ کمی کی بلکہ ان کی ناراضگی کی وجہ یہ ہے کہ تم نے اللہ کے دین کو انکی خواہشات کے تابع کیوں نہ کر دیا ——— ہر زمانے میں معتبر ہدایت وہی ہے جو اس زمانے کا نبی لے کر آئے۔ اس ہدایت کے بعد اپنی خواہشات چھوڑ کر اسی ہدایت کی پیروی کرنی ہوگی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ع ۱۴ و ۱۴

اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰہُمُ الۡکِتٰبَ یَتۡلُوۡنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ ؕ اُولٰٓئِکَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِہٖ ؕ وَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۱۲۱﴾

اَلَّذِیۡنَ	اٰتَیۡنٰہُمُ	الۡکِتٰبَ	یَتۡلُوۡنَہٗ	حَقَّ	تِلَاوَتِہٖ	اُولٰٓئِکَ	یُؤۡمِنُوۡنَ بِہٖ	وَمَنۡ	یَّکۡفُرۡ بِہٖ	فَاُولٰٓئِکَ	ہُمُ	الۡخٰسِرُوۡنَ
جنھیں	ہم نے دی	کتاب	اسکی تلاوت کرتے ہیں	حق	اسکی تلاوت	وہی لوگ	ایمان رکھتے ہیں اس پر	اور جو	انکار کریں اسکا	وہی	وہ	خسارہ پانیوالے

ہم نے جنھیں کتاب دی وہ اس کی تلاوت کرتے ہیں جیسے تلاوت کا حق ہے۔ وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں، اور جو اس کا انکار کریں وہی خسارہ پانے والے ہیں

یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ وَاَنِّیۡ فَضَّلۡتُکُمۡ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۲۲﴾

یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ	اذۡکُرُوۡا	نِعۡمَتِیَ	الَّتِیۡۤ	اَنۡعَمۡتُ	عَلَیۡکُمۡ	وَاَنِّیۡ	فَضَّلۡتُکُمۡ	عَلَی	الۡعٰلَمِیۡنَ
اے بنی اسرائیل	تم یاد کرو	میری نعمت	جو کہ	میں نے انعام کی	تم پر	اور یہ کہ میں نے	تمھیں نضیلت دی	پر	زمانے والے

اے بنی اسرائیل میری نعمت یاد کرو جو میں نے تم پر کی اور یہ کہ میں نے تمھیں زمانے والوں پر فضیلت دی۔

ترجمہ

(۱۲۱) جن کو ہم نے کتاب دی وہ اس کو پڑھتے ہیں جو حق پڑھنے کا ہے یعنی جیسی وہ کتاب اتاری گئی ویسی ہی پڑھتے ہیں تغیر تبدل نہیں کرتے وہی اس پر ایمان لاتے ہیں (یہ آیت ان اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی جو حبشہ سے آئے تھے اور مسلمان ہوگئے) اور جو کوئی اس کتاب کا جو انکو ملی انکار کرے اور بدل ڈالے سو وہی ہیں ٹوٹے والے اس کا ٹھکانا ہمیشہ کے لئے آگ ہے۔

(۱۲۲) یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا الخ اے اولاد یعقوب ان نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر کیں ان نعمتوں کے شکر میں میری بندگی کرو اور میں نے تمہارے باپ دادوں کو ان کے ہم عصروں پر بڑائی دی۔

(۱۲۱) اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰہُمُ الۡکِتٰبَ مُبۡتَدَاً یَتۡلُوۡنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ اَیۡ یَقۡرَءُوۡنَہٗ کَمَاۤ اُنۡزِلَ وَالۡجُمۡلَۃُ حَالٌ وَحَقَّ نُصِبَ عَلَی الۡمَصۡدَرِ وَالۡخَبَرُ اُولٰٓئِکَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِہٖ نَزَلَتۡ فِیۡ جَمَاعَۃٍ قَدِمُوۡا مِنَ الۡحَبۡشَۃِ وَاَسۡلَمُوۡا وَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِہٖ اَیۡ بِالۡکِتَابِ الۡمُؤۡتٰی بِاَنۡ یُّحَرِّفَہٗ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ۝ لِمَصِیۡرِہِمۡ اِلَی النَّارِ الۡمُؤَبَّدَۃِ عَلَیۡہِمۡ

(۱۲۲) یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ وَاَنِّیۡ فَضَّلۡتُکُمۡ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ تَقَدَّمَ مِثۡلُہٗ

تشریح

(۱۲۱) اہل کتاب میں نیک لوگ بھی ہیں | اہل کتاب میں ایک صالح عنصر بھی تھا، اس آیت میں انکی طرف اشارہ ہے کہ یہ لوگ اللہ کی کتاب کو طالب حق کی طرح پڑھتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں۔ نقصان خود ان لوگوں کا ہے جو حق کا انکار کرتے ہیں۔

(۱۲۲) امامت کسی کی میراث نہیں ہے | ان آیتوں سے جو سلسلۂ کلام شروع ہو رہا ہے ان کا پس منظر یہ ہے کہ اللہ کے نبی حضرت نوح علیہ السلام کے بعد جن کو آدم ثانی بھی کہتے ہیں اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسلام کی عالمگیر دعوت کے لئے منتخب کیا تھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے دو شاخیں نکلی تھیں ایک بڑے بیٹے ذبیح اللہ حضرت اسمٰعیل کی اولاد جو عرب میں رہی۔ دوسری شاخ ان کے دوسرے بیٹے حضرت اسحٰق کی اولاد، حضرت اسحٰق کے بیٹے حضرت یعقوب کا نام اسرائیل تھا اسلئے یہ نسل بنی اسرائیل کہلائی۔ حضرت اسحٰق کی اولاد میں حضرت یعقوب کے علاوہ حضرت یوسف، حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت یحییٰ، حضرت عیسیٰ اور بہت سے نبی پیدا ہوئے۔ ان کی تبلیغ سے بہت سی قوموں نے اللہ کا دین قبول کیا اور مذہبی طور پر بنی اسرائیل میں مدغم ہوگئے۔ اس شاخ میں جب پستی کا دور آیا تو پہلے یہودیت اور پھر عیسائیت پیدا ہوئی۔

حضرت ابراہیم کو دنیا کی امامت اور پیشوائیت کا منصب عطا ہوا، ان کے بعد یہ منصب ان کے بیٹے حضرت اسحٰق اور حضرت اسحٰق کے بیٹے حضرت یعقوب (اسرائیل) کو ملا اور پھر اس نسل بنی اسرائیل میں انبیاء پیدا ہوتے رہے۔

لیکن یہ منصب امامت کوئی نسلی حق نہیں تھا اور ابراہیم کی اولاد کی میراث نہیں تھا بلکہ یہ اس سچی اطاعت اور فرماں برداری کی وجہ سے تھا جس کا اعلیٰ نمونہ حضرت ابراہیم نے دکھایا تھا اور جب تک انکی نسل میں یہ خصوصیت باقی رہی اللہ نے انکی اولاد کو منصب امامت پر قائم رکھا مگر جب یہ اہلیت اور صلاحیت گم ہوگئی تو یہ منصب بھی ان سے چھن گیا اور اب یہ منصب بنی اسمٰعیل کے سلسلہ میں آگیا۔

بنی اسرائیل کو یاد دلایا جا رہا ہے کہ اللہ نے تم پر کیا کیا انعامات نہیں کئے تمھیں دنیا کی رہنمائی عطا کی مگر تم نے قدر نہ کی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّ

وَاتَّقُوْا	يَوْمًا	لَّا تَجْزِىْ	نَفْسٌ	عَنْ نَّفْسٍ	شَيْـًٔا	وَّ لَا يُقْبَلُ	مِنْهَا	عَدْلٌ	وَّ لَا	تَنْفَعُهَا	شَفَاعَةٌ	وَّ
اور ڈرو	وہ دن	بدلہ نہ ہوگا	کوئی شخص	کسی شخص سے	کچھ	اور نہ قبول کیا جائیگا	اس سے	کوئی معاوضہ	اور نہ	اسے نفع دیگی	کوئی سفارش	اور

اور اس دن سے ڈرو (جس دن) کوئی شخص بدلہ نہ ہو سکے گا کسی شخص کا کچھ بھی اور نہ اس سے کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا، اور نہ اسے کوئی سفارش نفع دیگی

لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىْ

لَا	هُمْ	يُنْصَرُوْنَ	وَاِذِ	ابْتَلٰٓى	اِبْرٰهٖمَ	رَبُّهٗ	بِكَلِمٰتٍ	فَاَتَمَّهُنَّ	قَالَ	اِنِّىْ
نہ	ان	مدد کی جائے گی	اور جب	آزمایا	ابراہیمؑ	ان کا رب	چند باتوں سے	وہ پوری کردیں	اسنے فرمایا	بیشک میں

اور نہ ان کی مدد کی جائے گی اور جب ابراہیم کو ان کے رب نے چند باتوں سے آزمایا تو انھوں نے وہ پوری کردیں اس نے فرمایا بیشک میں

جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾

جَاعِلُكَ	لِلنَّاسِ	اِمَامًا	قَالَ	وَمِنْ	ذُرِّيَّتِىْ	قَالَ	لَا يَنَالُ	عَهْدِى	الظّٰلِمِيْنَ
تمہیں بنانے والا ہوں	لوگوں کا	امام	اس نے کہا	اور سے	میری اولاد	اس نے فرمایا	نہیں پہنچتا	میرا عہد	ظالم (جمع)

تمہیں لوگوں کا امام بنانے والا ہوں، اس نے کہا اور میری اولاد کو بھی؟) اس نے فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہونچتا۔

ترجمہ

(۱۲۳) وَاتَّقُوْا خَافُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ تُغْنِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ فِيْهِ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ فِدَاءٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ يُمْنَعُوْنَ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ۔

(۱۲۳) اور ڈرو اس دن سے کہ کوئی کسی کے کام نہ آوے گا اور عذاب سے نہ بچا سکے گا اور نہ کچھ عوض لیکر کسی کو عذاب سے رہائی ہوگی نہ کسی کے سفارش کام آویگی اور نہ وہ عذاب الٰہی سے بچ سکیں گے

(۱۲۴) وَاذْكُرْ اِذِ ابْتَلٰٓى اخْتَبَرَ اِبْرٰهٖمَ وَفِىْ قِرَاءَةٍ اِبْرَاهَامَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ بِاَوَامِرَ وَّنَوَاهٍ كَلَّفَهٗ بِهَا قِيْلَ هِىَ مَنَاسِكُ الْحَجِّ وَقِيْلَ الْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَالسِّوَاكُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَفَرْقُ الرَّاْسِ وَقَلْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَالْخِتَانُ وَالْاِسْتِنْجَاءُ فَاَتَمَّهُنَّ اَدَّاهُنَّ تَامَّاتٍ قَالَ تَعَالٰى لَهٗ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قُدْوَةً فِى الدِّيْنِ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ اَوْلَادِىْ اجْعَلْ اَئِمَّةً قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى بِالْاِمَامَةِ الظّٰلِمِيْنَ ○ الْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ دَلَّ عَلٰى اَنَّهٗ يَنَالُهٗ غَيْرُ الظَّالِمِ

(۱۲۴) اور اے محمد یاد کرو جب ابراہیم کو ان کے رب نے چند باتوں میں جانچا (مراد ان چند باتوں سے احکام شریعت ہیں) جن کا اللہ نے حکم فرمایا اور جن سے منع کیا یا مراد ان سے حج کے احکام ہیں اور بعض نے کہا مراد یہ ہیں کلی کرنا، ناک میں پانی پہنچانا، مسواک کرنا، لبیں ترشوانا، مانگ نکالنا، ناخن کتروانا، بغل کے بال دور کرنا، موئے زیرناف دور کرنا، ختنہ کرانا، استنجا کرنا۔ سو ابراہیم نے ان کو پورا ادا کیا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا بے شک میں تم کو لوگوں کا پیشوا اور دین میں مقتدا بناؤں گا۔ ابراہیم نے عرض کیا میری اولاد کو بھی پیشوا بنا اللہ نے فرمایا میں ظالموں، کافروں کو پیشوا نہیں بناتا۔ (اس سے معلوم ہوا کہ جو ظالم نہ ہوگا وہ پیشوا بنیگا)

تشریح

(۱۲۳) اللہ کا انصاف سب کے ساتھ ایک جیسا ہے | یہ اللہ کا قانون عدل ہے جو سب کیلئے یکساں ہے، بنی اسرائیل کے ساتھ کوئی خصوصی معاملہ نہ ہوگا۔

(۱۲۴) امامت کا وعدہ ہدایت کیساتھ مشروط ہے | حضرت ابراہیم ہر طرح کی آزمائشوں سے گذرے اور ہر طرح کی قربانی پیش کی، ان قربانیوں اور آزمائشوں سے گذر کر وہ نوع انسانی کے رہبر قرار دیئے گئے۔ انکی صالح اولاد کیلئے اللہ نے وعدہ کیا کہ انکو رہبری کا مقام ملے گا۔ یہودی اگر گمراہ ہو جائیں اور بنی اسماعیل اگر شرک میں مبتلا ہو جائیں تو اللہ کا یہ وعدہ انکے لئے نہیں ہے۔ اللہ کا یہ وعدہ مشروط ہے، غیر مشروط نہیں ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ											
وَاِذْ	جَعَلْنَا	الْبَيْتَ	مَثَابَةً	لِّلنَّاسِ	وَ اَمْنًا	وَاتَّخِذُوْا	مِنْ	مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ	مُصَلًّى	وَعَهِدْنَآ	
اور جب	بنایا	خانہ کعبہ	اجتماع کی جگہ	لوگوں کے لئے	اور امن کی جگہ	اور تم بناؤ	سے	مقام ابراہیمؑ	نماز کی جگہ	اور ہم نے حکم دیا	
اور جب ہم نے خانہ کعبہ کو بنایا لوگوں کے لئے (بار بار) لوٹنے (اجتماع) کی جگہ اور امن کی جگہ اور "مقام ابراہیمؑ کو نماز کی جگہ بناؤ اور ہم نے حکم دیا۔											

اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (۱۲۵)										
اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ	وَاِسْمٰعِيْلَ	اَنْ	طَهِّرَا	بَيْتِيَ	لِلطَّآئِفِيْنَ	وَالْعٰكِفِيْنَ	وَالرُّكَّعِ	السُّجُوْدِ		
ابراہیم کو	اور اسمٰعیل کو	کہ وہ	پاک رکھیں	میرا گھر	طواف کرنیوالوں کیلئے	اور اعتکاف کرنیوالے	اور رکوع کرنیوالے	سجدہ کرنے والے		
ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ کو کہ وہ میرا گھر پاک رکھیں طواف کرنے والوں، اور اعتکاف کرنے والوں کے لئے اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لئے										

ترجمہ

(۱۲۵) وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ الْكَعْبَةَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ مَرْجِعًا
يَثُوْبُوْنَ اِلَيْهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَّاَمْنًا ؕ مَاْمَنًا لَّهُمْ مِنَ الظُّلْمِ
وَالْاِغَارَاتِ الْوَاقِعَةِ فِيْ غَيْرِهٖ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقٰى قَاتِلَ اَبِيْهِ
فِيْهِ فَلَا يُهَيِّجُهٗ وَاتَّخِذُوْا اَيُّهَا النَّاسُ مِنْ مَّقَامِ
اِبْرٰهٖمَ هُوَ الْحَجَرُ الَّذِيْ قَامَ عَلَيْهِ عِنْدَ بِنَاءِ الْبَيْتِ
مُصَلًّى ؕ مَكَانَ صَلٰوةٍ بِاَنْ تُصَلُّوْا خَلْفَهٗ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ
وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِفَتْحِ الْخَاءِ خَبَرٌ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ
وَاِسْمٰعِيْلَ اَمَرْنَاهُمَا اَنْ اَيْ بِاَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ مِنَ
الْاَوْثَانِ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ الْمُقِيْمِيْنَ فِيْهِ
وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○ جَمْعُ رَاكِعٍ وَّسَاجِدٍ الْمُصَلِّيْنَ

(۱۲۵) اور یاد کرو جب ہم نے کعبہ کو لوگوں کے لئے جائے پناہ بنایا کہ ہر طرف سے وہاں آدمی آتے ہیں اور [illegible] اور ظلم سے جو اور شہروں میں ہوئے ہیں وہاں امن رکھا یہاں تک کہ اگر کعبہ میں کوئی شخص اپنے باپ کے مارنے والے سے ملتا تھا تو اس کے قتل کرنے کی طرف متوجہ نہ ہوتا تھا اور اے لوگو اس پتھر کو جس پر ابراہیمؑ وقت تعمیر کرنے بیت اللہ کے کھڑے ہوتے تھے نماز کی جگہ بناؤ اس طور سے کہ اس کے پیچھے دو رکعت طواف کی پڑھا کرو اور ہم نے ابراہیمؑ و اسمٰعیل کو یہ حکم کیا کہ میرے گھر کو بتوں سے پاک کرو طواف کرنے والوں اور وہاں ٹھہرنے والوں اور نمازیوں کے لئے۔

تشریح

(۱۲۵) امامت کی تبدیلی کے ساتھ قبلے کی تبدیلی | بنی اسرائیل نے حضرت سلیمانؑ کے زمانے میں بیت المقدس کو قبلہ اور مرکز امامت بنایا تھا، جب بنی اسرائیل اپنی پستی کی وجہ سے منصب امامت سے ہٹائے گئے تو مرکز امامت بھی تبدیل ہونا تھا، قدرتی طور پر وہی مقام دین الٰہی کا مرکز ہونا چاہیے جہاں سے اس دعوت کا ظہور ہوا تھا اور ابتدا میں حضرت ابراہیمؑ کی دعوت کا مرکز یہی تھا۔

بیت اللہ کو اجتماع کی جگہ بنایا گیا کہ ہر سال لوگ حج کے لئے اکھٹے ہوتے ہیں، حج کے دوران امن و امان سے رہنے کا حکم ہے کہ کسی پر کوئی زیادتی نہ ہو اور جو حج کرتا ہے وہ حج قبول ہو جائے تو عذاب دوزخ سے مامون ہو جاتا ہے۔ تو دنیا میں بھی یہ جگہ دار الامن ہے اور آخرت میں بھی باعث امن ہے۔

جس پتھر پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیمؑ نے کعبہ کی تعمیر کی تھی وہ مقام ابراہیم ہے، اس پتھر کے پاس نماز پڑھنا مستحب ہے اور اصل یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے نقش قدم کی پیروی کی جائے۔

اللہ کے گھر کی اصل پاکی یہ ہے کہ وہاں اللہ کا نام بلند ہو نہ کہ وہاں شرک کیا جائے اور شرک سے اس پاک رہنے والی جگہ کو آلودہ کیا جائے

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

وَاِذْ	قَالَ	اِبْرٰهٖمُ	رَبِّ	اجْعَلْ	هٰذَا	بَلَدًا	اٰمِنًا	وَّارْزُقْ	اَهْلَهٗ	مِنَ	الثَّمَرٰتِ	مَنْ	اٰمَنَ	مِنْهُمْ	بِاللّٰهِ	وَالْيَوْمِ
اور جب	کہا	ابراہیمؑ	اے میرے رب	بنا	یہ	شہر	امن والا	اور روزی دے	اسکے رہنے والے	سے	پھل (جمع)	جو	ایمان لائے	ان سے	اللہ پر	اور آخرت کا

اور جب ابراہیمؑ نے کہا اے میرے رب ! اس شہر کو بنا امن والا اور اس کے رہنے والوں کو پھلوں کی روزی دے جو ان میں سے ایمان لائے اللہ پر

الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾

الْاٰخِرِ	قَالَ	وَمَنْ	كَفَرَ	فَاُمَتِّعُهٗ	قَلِيْلًا	ثُمَّ	اَضْطَرُّهٗٓ	اِلٰى	عَذَابِ النَّارِ	وَبِئْسَ	الْمَصِيْرُ
دن	اسنے فرمایا	اور جو	اسنے کفر کیا	اسے نفع دونگا	تھوڑا	پھر	مجبور کرونگا اسکو	طرف	دوزخ کا عذاب	اور بُری	لوٹنے کی جگہ

اور آخرت کے دن پر، اس نے فرمایا جس نے کفر کیا اس کو تھوڑا سا نفع دونگا پھر اسکو مجبور کرونگا دوزخ کے عذاب کی طرف اور وہ لوٹنے کی بُری جگہ ہے

(۱۲۶) وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْمَكَانَ بَلَدًا اٰمِنًا ذَا اَمْنٍ وَقَدْ اَجَابَ اللّٰهُ دُعَاءَهٗ فَجَعَلَهٗ حَرَمًا لَا يُسْفَكُ فِيْهِ دَمُ اِنْسَانٍ وَلَا يُظْلَمُ فِيْهِ اَحَدٌ وَلَا يُصَادُ صَيْدُهٗ وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهُ وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ وَقَدْ فَعَلَ بِنَقْلِ الطَّائِفِ مِنَ الشَّامِ وَكَانَ اَقْفَرَ لَا زَرْعَ بِهٖ وَلَا مَاءَ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ بَدَلٌ مِنْ اَهْلِهٖ وَخَصَّهُمْ بِالدُّعَاءِ لَهُمْ مُوَافَقَةً لِقَوْلِهٖ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ قَالَ تَعَالٰى وَارْزُقْ مَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ بِالتَّشْدِيْدِ وَالتَّخْفِيْفِ فِي الدُّنْيَا بِالرِّزْقِ قَلِيْلًا مُدَّةَ حَيَاتِهٖ ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اُلْجِئُهٗ فِي الْاٰخِرَةِ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ فَلَا يَجِدُ عَنْهَا مَحِيْصًا وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○ الْمَرْجِعُ هِيَ

ترجمہ

(۱۲۶) اور یاد کرو جب عرض کیا ابراہیم نے اے میرے رب اس جگہ کو شہر امن والا کر۔ اللہ نے ان کی دعا قبول فرمائی سو خانۂ کعبہ کو بزرگی والا کر دیا جس میں نہ کسی کا خون گرایا جاوے نہ کسی پر ظلم کیا جاوے نہ وہاں کا جانور شکار کیا جاوے نہ تر گھاس کاٹی جاوے) اور مکہ کے رہنے والوں کو میوے اور پھل عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے انکی دعا سے طائف کو جو شام کے ملک میں تھا مکہ کی طرف منتقل فرمایا اور مکہ میں اس سے پہلے نہ کھیتی تھی نہ پانی ایک چٹیل میدان تھا پھل ان کو عطا فرمائے جو اُن میں اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے ہیں (ابراہیم نے دعا خاص مومنین کے لئے اسوجہ سے کی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ میرا عہد و اقرار امامت کا ظالموں کے لئے نہیں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں کافروں کو پھل وغیرہ روزی دونگا کہ وہ تھوڑے دن بقدر زندگی کے ان سے نفع اٹھائیں پھر ان کو چار و ناچار دوزخ کے عذاب میں گرفتار کرونگا سو وہ کوئی بھاگنے کی جگہ اس سے نہ پاویں گے اور نہ بچ سکیں گے اور دوزخ برا ٹھکانا ہے۔

تشریح

(۱۲۶) حضرت ابراہیمؑ کی دعا | مرکز امامت کی باطنی اور ظاہری پاکی اور صفائی کے علاوہ اس کے گرد آباد ہونے والا شہر " امن کا گہوارہ بھی بنا رہے اور اس بے آب و گیاہ علاقے میں رزق کی بھی فراوانی رہے ـــــــــ حضرت ابراہیمؑ کی اس دُعا کے جواب میں جہاں تک رزق دینے کا تعلق ہے اس میں مومن و کافر سب کو شامل کیا گیا ہے۔ جبکہ امامتِ صالحہ کا وعدہ فرماں برداروں اور مومنوں کے لئے تھا۔ رزق کی فراوانی کی وجہ سے یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیئے کہ پیشوائی اور امامت کا مستحق بھی وہی ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ

وَ اِذْ	يَرْفَعُ	اِبْرٰهٖمُ	الْقَوَاعِدَ	مِنَ	الْبَيْتِ	وَ اِ	سْمٰعِيْلُ	رَبَّنَا	تَقَبَّلْ	مِنَّا	اِنَّكَ	اَنْتَ	السَّمِيْعُ
اور جب	اٹھاتے تھے	ابراہیم ؑ	بنیادیں	سے	خانہ کعبہ	اور	اسمٰعیل	اے ہمارے رب	قبول فرمالے	ہم سے	بیشک تو	تو	سننے والا

اور جب اٹھاتے تھے ابراہیم ؑ اور اسمٰعیل خانہ کعبہ کی بنیادیں (یہ دعا کرتے تھے) اے ہمارے پروردگار ہم قبول فرمالے بیشک تو سننے

الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪

الْعَلِيْمُ	رَبَّنَا	وَاجْعَلْنَا	مُسْلِمَيْنِ	لَكَ	وَمِنْ	ذُرِّيَّتِنَآ	اُمَّةً	مُّسْلِمَةً	لَّكَ
جاننے والا	اے ہمارے رب	اور ہمیں بنادے	فرمانبردار	اپنا	اور سے	ہماری اولاد	امت	فرماں بردار	اپنی

والا، جاننے والا ہے۔ اے ہمارے پروردگار! اور ہمیں اپنا فرماں بردار بنا دے اور ہماری اولاد میں سے ایک اپنی فرماں بردار امت بنا۔

وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾

وَ اَرِنَا	مَنَاسِكَنَا	وَتُبْ عَلَيْنَا	اِنَّكَ	اَنْتَ	التَّوَّابُ	الرَّحِيْمُ
اور ہمیں دکھا	حج کے طریقے	اور ہماری توبہ قبول فرما	بیشک	تو	توبہ قبول کرنیوالا	رحم کرنے والا

اور ہمیں حج کے طریقے سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

ترجمہ

(۱۲۷) وَاذْكُرْ اِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ الْاُسُسَ اَوِالْجُدُرَ مِنَ الْبَيْتِ يَبْنِيْهِ مُتَعَلِّقٌ بِيَرْفَعُ وَاِسْمٰعِيْلُ عَطْفٌ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ يَقُوْلَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا بِنَاءَنَا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ لِلْقَوْلِ الْعَلِيْمُ ۝ بِالْفِعْلِ

(۱۲۷) اور یاد کرو جس وقت ابراہیم ؑ اور اسماعیل ؑ بیت اللہ کی بنیادیں اٹھاتے تھے اور دیواریں تعمیر کرتے تھے اور دعا کرتے جاتے تھے اے ہمارے رب یہ ہمارا خانہ کعبہ کو بنانا قبول فرما البتہ تو بات سنتا ہے ہر ایک کا کام جانتا ہے۔

(۱۲۸) رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ مُنْقَادَيْنِ لَكَ وَاجْعَلْ مِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اَوْلَادِنَا اُمَّةً جَمَاعَةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَمِنْ لِلتَّبْعِيْضِ وَاَتٰى بِهٖ لِتَقَدُّمِ قَوْلِهٖ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ وَاَرِنَا عَلِّمْنَا مَنَاسِكَنَا شَرَائِعَ عِبَادَتِنَا اَوْ حَجِّنَا وَتُبْ عَلَيْنَآ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ سَاَلَاهُ التَّوْبَةَ مَعَ عِصْمَتِهِمَا تَوَاضُعًا وَتَعْلِيْمًا لِذُرِّيَّتِهِمَا

(۱۲۸) اے ہمارے رب ہمکو اور ہماری اولاد میں سے ایک جماعت کو اپنے حکم کا تابع پکا مسلمان بنا اور ہم کو ہمارے حج کے احکام اور عبادتوں کے طریقے سکھلا اور ہماری توبہ قبول فرما ہمکو اپنی طرف متوجہ کر بے شک تو ہی ہے توبہ قبول کرنے والا رحمت والا (ابراہیم واسماعیل نے باوجود گناہوں سے محفوظ و پاک ہونے کے گناہوں سے توبہ کی دعا مانگی انکساری کی راہ سے اور اس وجہ سے کہ انکی اولاد اسکو سیکھے اور توبہ کرے)

تشریح

(۱۲۷) بیت اللہ بنائے آدم پر تعمیر کیا گیا | بیت اللہ کی دیواریں اٹھارہے تھے! اس سے اشارہ ملتا ہے کہ بنائے آدم کی بنیادوں پر دیواروں کی تعمیر ہوئی۔

(۱۲۸) اللہ کی بندگی کا طریقہ پیغمبر سکھاتے ہیں | اَرِنَا مَنَاسِكَنَا ہمیں اپنی عبادت کا طریقہ بتلادے ——— انسان فطرتاً اپنے پروردگار مالک و آقا کی رضا حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کی بندگی کرنا اور اس کے سامنے سرنیاز خم کرنا چاہتا ہے ——— مگر اس کی رضا کا راستہ کیا ہے؟ بندگی کا طریقہ کیا ہے؟ یہ اس کو صرف اللہ کے پیغمبروں کی تعلیم سے معلوم ہو سکتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ

رَبَّنَا	وَابْعَثْ	فِيهِمْ	رَسُوْلًا	مِّنْهُمْ	يَتْلُوْا	عَلَيْهِمْ	اٰيٰتِكَ	وَيُعَلِّمُهُمُ	الْكِتٰبَ	وَالْحِكْمَةَ	وَ
اے ہمارے رب	اور بھیج	ان میں	ایک رسول	ان سے	وہ پڑھے	ان پر	تیری آیتیں	اور انھیں تعلیم دے	کتاب	اور حکمت (دانائی)	اور

اے ہمارے رب! اور ان میں ایک رسول بھیج ان میں سے، وہ ان پر تیری آیتیں پڑھے اور انھیں کتاب اور حکمت (دانائی) کی تعلیم دے اور

يُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۹﴾ وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ

يُزَكِّيْهِمْ	اِنَّكَ	اَنْتَ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ	وَمَنْ	يَّرْغَبُ	عَنْ	مِّلَّةِ	اِبْرٰهٖمَ	اِلَّا	مَنْ	سَفِهَ	نَفْسَهٗ
انھیں پاک کرے	بیشک	تو	غالب	حکمت والا	اور کون	منھ موڑے	سے	دین	ابراہیم	سوائے	جسے	بیوقوف بنایا	اپنے آپ

انھیں پاک کرے، بیشک تو ہی غالب، حکمت والا ہے۔ اور کون ہے جو منھ موڑے ابراہیم ؑ کے دین سے؟ سوائے اس کے جس نے اپنے آپ

وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

وَلَقَدِ	اصْطَفَيْنٰهُ	فِي	الدُّنْيَا	وَ	اِنَّهٗ	فِي	الْاٰخِرَةِ	لَمِنَ	الصّٰلِحِيْنَ
اور بیشک	ہم نے اسے چن لیا	دنیا میں		اور	بیشک وہ		آخرت میں	سے	نیکو کار (جمع)

بیوقوف بنایا اور بیشک ہم نے اسے دنیا میں چن لیا اور بیشک وہ آخرت میں نیکو کاروں میں سے ہے۔

۱۲۹ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ اَیْ اَهْلِ الْبَيْتِ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ
مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَقَدْ اَجَابَ اللّٰهُ دُعَاءَهٗ بِمُحَمَّدٍ صلعم يَتْلُوْا
عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ الْقُرْاٰنَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ الْقُرْاٰنَ وَ
الْحِكْمَةَ مَا فِيْهِ مِنَ الْاَحْكَامِ وَيُزَكِّيْهِمْ يُطَهِّرُهُمْ مِنَ الشِّرْكِ
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْغَالِبُ الْحَكِيْمُ ﴿ع﴾ فِيْ صُنْعِهٖ
۱۳۰ وَمَنْ اَیْ لَا يَرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ يَتْرُكُهَا اِلَّا
مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ، جَهِلَ اَنَّهَا مَخْلُوْقَةٌ لِلّٰهِ يَجِبُ عَلَيْهَا
عِبَادَتُهٗ اَوِ اسْتَخَفَّ بِهَا وَامْتَهَنَهَا وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ
اَخْتَرْنَاهُ فِي الدُّنْيَا بِالرِّسَالَةِ وَالْخُلَّةِ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ
لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ اَلَّذِيْنَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلٰى.

ترجمہ

۱۲۹ اور بھیج اے ہمارے رب مکہ والوں میں ایک پیغمبر ان میں سے (اللہ نے انکی دعا قبول فرمائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا) ایسے پیغمبر کو بھیج جو اُن پر تیری آیتیں پڑھیں اور تیرے حکم سناویں۔ اور قرآن اور عمدہ باتیں سکھلاویں اور شرک سے ان کو پاک کریں بیشک تو غالب کام سنوارنے والا ہے۔

۱۳۰ وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ الخ اور طریق و مذہب ابراہیم کو وہی چھوڑتا ہے جو اپنے آپ کو ذلیل و خوار کرے اور اس بات سے بے خبر و جاہل ہے کہ میرا نفس خدا تعالیٰ کا بنایا ہوا اسی کی عبادت کے لئے پیدا ہوا ہے اور بے شک ہم نے ابراہیم کو دنیا میں اپنا دوست بنایا اور پیغمبری کیلئے پسند کیا اور بالیقین وہ آخرت میں ان لوگوں میں سے ہیں جن کے لئے بڑے بڑے درجے ہونگے۔

تشریح

۱۲۹ حضرت محمد ﷺ کی بعثت دعائے ابراہیم کا جواب ہے | وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُوْلًا۔ خود ان ہی کی قوم سے ایک رسول اٹھائیو، جس کی زندگی اور عادت واطوار سے یہ خوب واقف ہوں۔ يُزَكِّيْهِمْ جو اُن کی زندگیاں سنوارے۔ ان کے اخلاق و عادات، معاشرت، تمدن، سیاست ہر چیز کو سنوارے، انکی دنیا و آخرت بنائے ـــــ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور اسی دعائے خلیل کا جواب ہے۔ " ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا ؛ دعائے خلیل و نوید مسیحا۔

۱۳۰ حضرت ابراہیم کی ممتاز شخصیت | حضرت ابراہیم کی زندگی اور انکی خدمات پر نظر ڈالنے کے بعد کوئی احمق اور جاہل ہی ابراہیم ؑ کے طریقے سے نفرت کرسکتا ہے۔ دنیا میں بھی ان کی شخصیت ممتاز اور منتخب تھی اور آخرت میں بھی وہ اللہ کے صالح اور برگزیدہ بندوں میں شامل ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ⑬١ وَوَصّٰى

اِذْ	قَالَ	لَهٗ	رَبُّهٗٓ	اَسْلِمْ	قَالَ	اَسْلَمْتُ	لِرَبِّ	الْعٰلَمِيْنَ	وَ وَصّٰى
جب	کہا	اس کو	اس کا رب	سر جھکا دے	اس نے کہا	میں نے سر جھکا دیا	رب کیلئے	تمام جہان	اور وصیت کی

جب اس کو اس کے رب نے کہا تو سر جھکا دے، اس نے کہا میں نے تمام جہانوں کے رب کے لئے سر جھکا دیا۔ اور ابراہیم

بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ۭ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ

بِهَآ	اِبْرٰهٖمُ	بَنِيْهِ	وَ يَعْقُوْبُ	يٰبَنِيَّ	اِنَّ	اللّٰهَ	اصْطَفٰى	لَكُمُ	الدِّيْنَ
اس کی	ابراہیمؑ	اپنے بیٹے	اور یعقوبؑ	میرے بیٹو	بیشک	اللہ	چن لیا	تمہارے لئے	دین

نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوبؑ کو اسی کی وصیت کی، اے میرے بیٹو! اللہ نے چن لیا ہے تمہارے لئے دین،

فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ⑬٢

فَلَا تَمُوْتُنَّ	اِلَّا	وَ اَنْتُمْ	مُّسْلِمُوْنَ
پس تم ہرگز نہ مرنا	مگر	اور تم	مسلمان

پس تم ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان

ترجمہ

(۱۳۱) وَ اذْكُرْ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ اِنْقَدْ لِلّٰهِ وَاَخْلِصْ لَهٗ دِيْنَكَ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

(۱۳۱) اور یاد کرو جب کہا ابراہیم کو اس کے رب نے کہ اللہ کا فرماں بردار ہوجا اور خالص اسی کی عبادت کر، ابراہیم نے عرض کیا میں پروردگار جہانوں کا فرمانبردار ہوا اور خالص مسلمان ہوا۔

(۱۳۲) وَوَصّٰى وَفِيْ قِرَاءَةٍ اَوْصٰى بِهَآ بِالْمِلَّةِ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ بَنِيْهِ قَالَ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ دِيْنَ الْاِسْلَامِ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ نَهْيٌ عَنْ تَرْكِ الْاِسْلَامِ وَاَمْرٌ بِالثَّبَاتِ عَلَيْهِ اِلٰى مُصَادَفَةِ الْمَوْتِ۔

(۱۳۲) اور ابراہیم نے اپنے اس مذہب کی نصیحت اپنے بیٹوں کو کی اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو یہی نصیحت کی یہ کہا کہ بیشک اللہ نے تمہارے واسطے مذہب اسلام کو پسند کیا ہے سو تم مرتے دم تک اسلام پر ہی رہو

تشریح

(۱۳۱) اسلام ابتدائے آفرینش سے اللہ کا دین ہے | مُسْلِمْ جو اپنے رب اللہ کے سامنے سرِ اطاعت جھکا دے۔ پورے طور پر اپنے آپ کو اپنے رب کے سپرد کر دے اور اللہ کی طرف سے آئی ہوئی ہدایت کے مطابق دنیا میں زندگی بسر کرے، اسی طرزِ عمل کا نام اسلام ہے جو ابتدائے آفرینش سے تمام نبیوں کا دین ہے۔

(۱۳۲) اسلام ایک دین ہے نہ کہ مذہب | اس طرز زندگی اسلام کی تعلیم اور اس پر چلنے کی ہدایت ابراہیمؑ نے اپنی اولاد کو اور اپنی اولاد میں سے حضرت یعقوبؑ کو بھی تھی بنی اسرائیل براہِ راست حضرت یعقوبؑ کی اولاد میں اسلئے انکا نام صراحتاً لیا گیا پھر بنی اسرائیل کا اپنے دادا کے طریقے اسلام کو چھوڑنا اور اسکی مخالفت کرنا کیا معنیٰ رکھتا ہے۔؟ اسلام کے لئے "دین" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے نہ کہ مذہب اور دھرم کا۔ اسلام مذہب نہیں دین ہے یعنی وہ ایک طریق زندگی اور نظام حیات ہے وہ ایک ایسا آئین ہے جس پر انسان دنیا میں اپنے پورے طرزِ فکر اور طرزِ عمل کی بنیاد رکھتا ہے یہ مفہوم لفظ مذہب میں پورا نہیں ہوتا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ

أَمْ كُنْتُمْ	شُهَدَآءَ	إِذْ	حَضَرَ	يَعْقُوبَ	الْمَوْتُ	إِذْ قَالَ	لِبَنِيهِ	مَا تَعْبُدُونَ
کیا تم تھے	موجود	جب	آئی	یعقوب ؑ	موت	جب اس نے کہا	اپنے بیٹوں کو	کس کی تم عبادت کروگے

کیا تم تھے موجود ؟ جب یعقوب ؑ کو موت آئی ، جب اس نے اپنے بیٹوں کو کہا میرے بعد تم کس کی عبادت

مِنْ بَعْدِي ؕ قَالُوا نَعْبُدُ إِلٰهَكَ وَإِلٰهَ آبَآئِكَ إِبْرٰهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ

مِنْ بَعْدِي	قَالُوا	نَعْبُدُ	إِلٰهَكَ	وَإِلٰهَ	آبَآئِكَ	إِبْرٰهِيمَ	وَإِسْمٰعِيلَ
میرے بعد	انہوں نے کہا	ہم عبادت کرینگے	تیرا معبود	اور معبود	تیرے باپ دادا	ابراہیم ؑ	اور اسماعیل ؑ

کروگے ؟ انہوں نے کہا ہم عبادت کریں گے تیرے معبود کی اور تیرے باپ دادا ابراہیم ؑ اور اسماعیل ؑ

وَإِسْحٰقَ إِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ وَّنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿۱۳۳﴾

وَإِسْحٰقَ	إِلٰهًا	وَّاحِدًا	وَّ	نَحْنُ	لَهُ	مُسْلِمُونَ
اور اسحٰق ؑ	معبود	(واحد) ایک	اور	ہم	اسی کے	فرماں بردار

اور اسحٰق ؑ کے معبود واحد کی اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں ۔

(۱۳۳) وَلَمَّا قَالَ الْيَهُودُ لِلنَّبِيِّ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنَّ يَعْقُوبَ
يَوْمَ مَاتَ أَوْصَى بَنِيهِ بِالْيَهُودِيَّةِ نَزَلَ أَمْ كُنْتُمْ
شُهَدَآءَ حُضُورًا إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ
إِذْ بَدَلٌ مِنْ إِذْ قَبْلَهُ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ
مِنْ بَعْدِي ؕ بَعْدَ مَوْتِي قَالُوا نَعْبُدُ إِلٰهَكَ وَإِلٰهَ
آبَآئِكَ إِبْرٰهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ عَدُّ إِسْمَاعِيلَ مِنَ الْآبَاءِ
تَغْلِيبٌ وَلِأَنَّ الْعَمَّ بِمَنْزِلَةِ الْأَبِ إِلٰهًا وَّاحِدًا ج
بَدَلٌ مِنْ إِلٰهَكَ وَّنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ○
وَأَمْ بِمَعْنَى هَمْزَةِ الْإِنْكَارِ أَيْ لَمْ تَحْضُرُوهُ
وَقْتَ مَوْتِهِ فَكَيْفَ يَنْسِبُونَ إِلَيْهِ مَا
لَا يَلِيقُ بِهِ ۔

ترجمہ

(۱۳۳) اور جب یہودیوں نے حضرت ؐ سے کہا کہ کیا تم کو خبر نہیں کہ یعقوب ؑ نے بوقت موت اپنے بیٹوں کو یہودی رہنے کی وصیت کی تھی یہ آیت اتری " اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ الخ کیا تم اے یہود اس وقت موجود تھے جس وقت یعقوب موت کے قریب ہوئے اور انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا میرے مرنے کے بعد کس کو پوجوگے بیٹوں نے کہا ہم اسی معبود کی عبادت کریں گے جو تیرا معبود اور تیرے باپ دادوں ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق کا معبود ہے اکیلا (اسماعیل کو بھی باپ شمار کیا اس وجہ سے کہ چچا باپ کے رتبہ میں ہوتا ہے یا اسحٰق و ابراہیم کے ساتھ انکو بھی تغلیبًا باپ کہدیا گیا ۔) اور ہم اسی کے فرماں بردار اسی پر ایمان لائے ہیں (حاصل یہ ہے کہ اے یہود تم یعقوب کی موت کے وقت کہاں موجود تھے جو خلاف واقع کو انکی طرف نسبت کرکے کہتے ہو کہ یعقوب نے یہودی ہونے کی نصیحت کی تھی ۔

تشریح

(۱۳۳) حضرت یعقوب ؑ کی اپنی اولاد کو وصیت | حضرت یعقوب کو اپنی وفات کے وقت جس چیز کی فکر تھی وہ یہ کہ میری اولاد اس راہِ راست اسلام سے نہ ہٹ جائے ۔ انہوں نے اس کی وصیت کی اور اس پر قائم رہنے کا عہد لیا ــــــــ تلمود میں بھی آپ کی اس وصیت کا ذکر ہے اور اس کا مضمون قرآن کے مضمون سے مشابہ ہے ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَ لَا تُسْئَلُوْنَ

تِلْكَ	اُمَّةٌ	قَدْ خَلَتْ	لَهَا	مَا	كَسَبَتْ	وَ لَكُمْ	مَّا كَسَبْتُمْ	وَ لَا تُسْئَلُوْنَ
یہ	ایک امت	گذر گئی	اسکے لئے	جو	اس نے کمایا	اور تمہارے لئے	جو تم نے کمایا	اور تم سے نہ پوچھا جائیگا

یہ ایک امت تھی جو گذر گئی ، اس کے لئے جو اس نے کمایا اور تمہارے لئے ہے جو تم نے کمایا ، اور تم سے اس کے بارے میں

عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ

عَمَّا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ	وَقَالُوْا	كُوْنُوْا	هُوْدًا	اَوْ	نَصٰرٰى	تَهْتَدُوْا
اسکے بارے میں	جو وہ کرتے تھے	اور انہوں نے کہا	ہو جاؤ	یہودی	یا	نصرانی	تم ہدایت پا لوگے

نہ پوچھا جائے گا جو وہ کرتے تھے اور انہوں نے کہا تم یہودی یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پالو گے

قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾

قُلْ	بَلْ	مِلَّةَ	اِبْرٰهٖمَ	حَنِيْفًا	وَمَا	كَانَ	مِنَ	الْمُشْرِكِيْنَ
کہدیجئے	بلکہ	دین	ابراہیم	ایک اللہ کے ہوجانے والے	اور نہ	تھے	سے	مشرکین۔

کہدیجئے بلکہ (ہم پیروی کرتے ہیں) ایک اللہ کے ہو جانے والے ابراہیمؑ کے دین کی اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

ترجمہ

(۱۳۴) تِلْكَ مُبْتَدَأٌ وَالْاِشَارَةُ اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَيَعْقُوْبَ وَبَنِيْهِمَا وَاُنِّثَ لِتَانِيْثِ خَبَرِهٖ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ سَلَفَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ مِنَ الْعَمَلِ اَيْ جَزَاؤُهٗ اِسْتِينَافٌ وَلَكُمْ اَلْخِطَابُ لِلْيَهُوْدِ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ كَمَا لَا يُسْئَلُوْنَ عَنْ عَمَلِكُمْ وَالْجُمْلَةُ تَاكِيْدٌ لِمَا قَبْلَهَا

(۱۳۴) ابراہیم اور یعقوب اور انکے بیٹے ایک ایسی جماعت ہے جو گذر چکی ان کو ان کے عملوں کا بدلہ ملیگا اور تم کو تمہارے اعمال زشت کی سزا ملیگی اور تم ان کے عملوں سے سوال نہ کئے جاؤگے جیسے کہ وہ تمہارے کاموں سے نہ پوچھے جاویں گے۔

(۱۳۵) وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ اَوْ لِلتَّفْصِيْلِ وَقَائِلُ الْاَوَّلِ يَهُوْدُ الْمَدِيْنَةِ وَالثَّانِيْ نَصَارٰى نَجْرَانَ قُلْ لَهُمْ بَلْ نَتَّبِعُ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا حَالٌ مِنْ اِبْرٰهِيْمَ مَائِلًا عَنِ الْاَدْيَانِ كُلِّهَا اِلَى الدِّيْنِ الْقَيِّمِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○

(۱۳۵) اور یہود نے کہا کہ تم سب یہودی ہو جاؤ، عیسائیوں نے کہا عیسائی بنو، اے محمد تم ان سے کہدو بلکہ ہم تو ابراہیم کے مذہب کے پیرو ہیں جو سب نکمے مذہبوں سے پھر کر مذہب اسلام کی طرف متوجہ ہوئے اور وہ مشرک نہ تھے پورے موحد تھے۔

تشریح

(۱۳۴) بنی اسرائیل کا عمل باپ دادا کے خلاف ہے | تم اے بنی اسرائیل اور اے مشرکین مکہ انکی اولاد ہوتے ہوئے بھی انکے طریقے پر نہیں ہو۔ اللہ کے یہاں تمہارا عمل دیکھا جائیگا نہ کہ تمہارا نسب۔

(۱۳۵) حضرت ابراہیم توحید خالص کے حامل تھے | حضرت ابراہیمؑ جنکو یہودی، عیسائی اور مشرکین مکہ سبھی ہدایت یافتہ مانتے ہیں ایک اللہ کے سوا نہ کسی کو معبود مانتے تھے نہ اسکی اطاعت کرتے تھے، انھوں نے اللہ کی صفات اور خصوصیات میں کسی اور کو کسی طرح شریک نہیں ٹھہرایا اور اپنی پوری زندگی میں صرف اللہ کی بے میل فرماں برداری کرتے رہے جبکہ یہودیت اور عیسائیت دونوں میں شرک کی آمیزش ہو چکی ہے اگر ہدایت یافتہ ہونیکے لئے یہودی یا عیسائی ہونا ضروری ہے، تو ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ عیسائی۔ معلوم ہوا کہ ہدایت یافتہ ہونیکا مدار ان فرقوں پر نہیں ہے بلکہ اس عالمگیر صراط مستقیم اختیار کرنے پر ہے جس سے ہر زمانے میں انسان ہدایت پاتا رہا ہے۔ اور وہی عالمگیر ہدایت لیکر یہ آخری نبی آئے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَ

قُوْلُوْٓا	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	وَمَآ	اُنْزِلَ	اِلَیْنَا	وَ	مَآ	اُنْزِلَ	اِلٰٓى	اِبْرٰهٖمَ	وَاِسْمٰعِیْلَ	وَاِسْحٰقَ	وَ
کہدو	ہم ایمان لائے	اللہ پر	اور جو	نازل کیا گیا	ہماری طرف	اور	جو	نازل کیا گیا	طرف	ابراہیمؑ	اور اسمٰعیلؑ	اور اسحٰقؑ	اور

کہدو ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو ہماری طرف نازل کیا گیا اور جو نازل کیا گیا ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ اور

یَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰى وَعِیْسٰى وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ

یَعْقُوْبَ	وَالْاَسْبَاطِ	وَمَآ	اُوْتِیَ	مُوْسٰى	وَعِیْسٰى	وَمَآ	اُوْتِیَ	النَّبِیُّوْنَ
یعقوبؑ	اور اولاد یعقوبؑ	اور جو	دیا گیا	موسٰیؑ	اور عیسٰیؑ	اور جو	دیا گیا	نبیوں

یعقوبؑ اور اولادِ یعقوبؑ کی طرف اور جو دیا گیا موسٰیؑ اور عیسٰیؑ کو اور جو دیا گیا نبیوں کو ان کے

مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾

مِنْ رَّبِّهِمْ	لَا نُفَرِّقُ	بَیْنَ	اَحَدٍ	مِّنْهُمْ	وَ نَحْنُ	لَهٗ	مُسْلِمُوْنَ
ان کے رب سے	ہم فرق نہیں کرتے	درمیان	کسی ایک	ان سے	اور ہم	اسی کے	فرماں بردار

رب کی طرف سے ہم ان میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں۔

(۱۳۶) قُوْلُوْٓا خِطَابٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ
اِلَیْنَا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ مِنَ الصُّحُفِ
وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ اَوْلَادِهٖ
وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰى مِنَ التَّوْرٰىةِ وَعِیْسٰى مِنَ الْاِنْجِیْلِ وَمَآ
اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ مِنَ الْكُتُبِ
وَالْاٰیَاتِ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ
نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ كَالْیَهُوْدِ
وَالنَّصٰرٰى وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○

ترجمہ

(۱۳۶) اے ایمان والو تم یہ کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور قرآن پر اور جو ..... صحیفے ابراہیم پر اترے اور جو احکام اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر آئے اور توراۃ پر جو موسٰیؑ کو دی گئی اور انجیل پر جو عیسٰیؑ پر اتری اور ان آیتوں اور کتابوں پر جو تمام پیغمبروں کو ان کے رب کی طرف سے عطا ہوئیں۔ ہم کسی نبی میں یہ فرق نہیں کرتے کہ بعض پر ایمان لاویں اور بعض کا انکار کریں جیسے یہود اور نصارٰی نے کیا اور ہم اللہ کے فرماں بردار ہیں۔

تشریح

(۱۳۶) اسلام عالمگیر صداقت ہے | عالمگیر صداقت "اسلام" ہی ہے، حضرت آدمؑ دنیا کے پہلے انسان اور پہلے پیغمبر تھے، انھوں نے اسی صراطِ مستقیم اسلام کی نشاندہی کی تھی۔ حضرت ابراہیم، اسمٰعیل، اسحٰق، یعقوب، موسٰی، عیسٰی علیہم السلام وغیرہ سب پیغمبر اسی کی تعلیم دیتے رہے۔ لہذا اس حق و صداقت کی تعلیم دینے میں ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ

فَاِنْ	اٰمَنُوْا	بِمِثْلِ	مَآ اٰمَنْتُمْ	بِهٖ	فَقَدِ اهْتَدَوْا	وَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَاِنَّمَا	هُمْ
پس اگر	وہ ایمان لائیں	جیسے	تم ایمان لائے	اس پر	تو وہ ہدایت پاگئے	اور اگر	انہوں نے منہ پھیرا	تو بیشک وہی	وہ

پس اگر وہ ایمان لے آئیں جیسے تم اس پر ایمان لائے ہو تو وہ ہدایت پاگئے اور اگر انھوں نے منہ پھیرا تو بیشک وہی

فِیْ شِقَاقٍ ۚ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۱۳۷﴾ صِبْغَةَ

فِیْ	شِقَاقٍ	فَسَیَكْفِیْكَهُمُ	اللّٰهُ	وَهُوَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ	صِبْغَةَ
میں	ضد	پس عنقریب انکے مقابلے میں آپکے لئے کافی ہوگا	اللہ	اور وہ	سننے والا	جاننے والا	رنگ

ضد میں ہیں، پس عنقریب انکے مقابلے میں آپکے لئے اللہ کافی ہوگا اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔ (ہم نے لیا) رنگ

اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۖ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

اللّٰهِ	وَمَنْ	اَحْسَنُ	مِنَ	اللّٰهِ	صِبْغَةً	وَّ	نَحْنُ	لَهٗ	عٰبِدُوْنَ
اللہ کا	اور کس	اچھا	سے	اللہ	رنگ	اور	ہم	اسی کی	عبادت کرنے والے۔

اللہ کا اور کس کا اچھا ہے رنگ اللہ سے؟ اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔

(۱۳۷) فَاِنْ اٰمَنُوْا اَیِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی بِمِثْلِ مِثْلُ
زَائِدَةٌ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ
تَوَلَّوْا عَنِ الْاِیْمَانِ بِهٖ فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ
شِقَاقٍ ۚ خِلَافٍ مَعَكُمْ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ
یَا مُحَمَّدُ شِقَاقَهُمْ وَهُوَ السَّمِیْعُ لِاَقْوَالِهِمْ الْعَلِیْمُ
بِاَحْوَالِهِمْ قَدْ كَفَاهُ اللّٰهُ اِیَّاهُمْ بِقَتْلِ قُرَیْظَةَ
وَنَفْیِ النَّضِیْرِ وَضَرْبِ الْجِزْیَةِ عَلَیْهِمْ۔
(۱۳۸) صِبْغَةَ اللّٰهِ مَصْدَرٌ مُؤَكِّدٌ لِاٰمَنَّا وَنَصَبَهٗ بِفِعْلٍ مُقَدَّرٍ
اَیْ صَبَغَنَا اللّٰهُ وَالْمُرَادُ بِهَا دِیْنُهُ الَّذِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهِ
بِظُهُوْرِ اَثَرِهٖ عَلٰی صَاحِبِهٖ كَالصَّبْغِ فِی الثَّوْبِ وَمَنْ اَیْ
لَا اَحَدَ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً تَمْیِیْزٌ وَّنَحْنُ لَهٗ
عٰبِدُوْنَ ○

ترجمہ

(۱۳۷) سو اگر یہود اور نصاریٰ بھی اسی پر ایمان
لاویں جس پر تم ایمان لائے تو وہ راہ پر آئے اور اگر ایمان سے منہ
پھیریں تو اسکی وجہ یہ ہے کہ انکو تمہارے ساتھ مخالفت اور بغض ہے
سو اے محمد اللہ تمہاری طرف سے ان کے خلاف کا بدلہ لیگا
اور وہ انکی باتیں سنتا ہے ان کے حالات جانتا ہے (اللہ نے انکو
بدلہ دیا قریظہ مارے گئے اور بنی نضیر جلا وطن کئے
گئے اور ان پر جزیہ مقرر ہوا۔
(۱۳۸) اے مسلمانو تم کہو ہم کو اللہ نے اپنے رنگ سے رنگ
دیا یعنی اپنا دین پاک ہمکو عطا فرمایا اور اللہ کے دین سے
کونسا رنگ بہتر ہے اور ہم اللہ ہی کو پوجتے ہیں۔

تشریح

(۱۳۷) اسلام ہی صراطِ مستقیم ہے | اس عالمگیر صراطِ مستقیم سے ہٹ کر یہودیت، عیسائیت ہٹ دھرمی کی باتیں ہیں۔ تم اپنے اس حق موقف پر ڈٹے رہو تمہارے لئے اللہ کافی ہے جو سب کچھ جانتا ہے۔
(۱۳۸) اسلام اللہ کے رنگ میں رنگ جانے کا نام ہے | یہودی بننے والے کو غسل دیا کرتے تھے، یہی چیز عیسائیوں میں اصطباغ بپتسمہ کے عنوان سے آئی ہے، فرماتے ہیں اس رسمی رنگ دینے میں کیا رکھا ہے؟ اللہ کا رنگ اختیار کرو جو اللہ کی بندگی کے طریقے سے چڑھتا ہے نہ کہ کسی رنگ سے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ (۱۳۹) اَمْ

قُلْ	اَتُحَآجُّوْنَنَا	فِی اللّٰهِ	وَهُوَ	رَبُّنَا	وَرَبُّكُمْ	وَلَنَآ	اَعْمَالُنَا	وَلَكُمْ	اَعْمَالُكُمْ	وَنَحْنُ	لَهٗ	مُخْلِصُوْنَ	اَمْ
کہدیجئے	کیاتم ہم سے جھگڑا کرتے ہو	اللہ کے بارے میں	حالانکہ وہی	ہمارا رب	اور تمہارا رب	اور ہمارے لئے	ہمارے عمل	اور تمہارے لئے	تمہارے عمل	اور ہم	اسی کے	خالص	کیا

کہدیجئے کیاتم ہم سے جھگڑتے ہو اللہ کے بارے میں حالانکہ وہی ہے ہمارا رب اور تمہارا رب، اور ہمارے لئے ہمارے عمل اور تمہارے لئے تمہارے عمل، اور ہم خالص اسی کے ہیں

تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ

تَقُوْلُوْنَ	اِنَّ	اِبْرٰهٖمَ	وَاِسْمٰعِيْلَ	وَاِسْحٰقَ	وَيَعْقُوْبَ	وَالْاَسْبَاطَ	كَانُوْا	هُوْدًا	اَوْ	نَصٰرٰی	قُلْ	ءَاَنْتُمْ	اَعْلَمُ
تم کہتے ہو	کہ	ابراہیمؑ	اور اسمٰعیلؑ	اور اسحٰقؑ	اور یعقوبؑ	اور اولاد یعقوب	تھے	یہودی	یا	نصرانی	کہدیجئے	کیاتم	زیادہ جاننے والے

کیاتم کہتے ہو کہ ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور اولاد یعقوبؑ یہودی تھے یا نصرانی تھے کہدیجئے کیاتم زیادہ جاننے

اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (۱۴۰)

اَمِ اللّٰهُ	وَمَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنْ	كَتَمَ	شَهَادَةً	عِنْدَهٗ	مِنَ اللّٰهِ	وَمَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ
یا اللہ	اور کون	بڑا ظالم	سے جس	چھپائی	گواہی	اسکے پاس	اللہ سے	اور نہیں	اللہ	بے خبر	اس سے جو	تم کرتے ہو

والے ہو یا اللہ؟ اور کون ہے بڑا ظالم؟ اس سے جس نے وہ گواہی چھپائی جو اللہ کی طرف سے اسکے پاس تھی اور اللہ بے خبر نہیں اس سے جو تم کرتے ہو

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ

تِلْكَ	اُمَّةٌ	قَدْ خَلَتْ	لَهَا	مَا	كَسَبَتْ	وَلَكُمْ	مَّا	كَسَبْتُمْ	وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ
یہ	ایک امت	گذر چکی	اسکے لئے	جو	اس نے کمایا	اور تمہارے لئے	جو	تم نے کمایا	اور تم سے نہ پوچھا جائیگا

یہ ایک امت تھی جو گذر چکی اس کے لئے ہے جو اس نے کمایا اور تمہارے لئے ہے جو تم نے کمایا اور تم سے اس کے بارے میں نہ

عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (۱۴۱)

عَمَّا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
اس سے جو	وہ کرتے تھے

پوچھا جائیگا جو وہ کرتے تھے

ترجمہ

(۱۳۹) قَالَ الْيَهُوْدُ لِلْمُسْلِمِيْنَ نَحْنُ اَهْلُ الْكِتَابِ الْاَوَّلِ وَقِبْلَتُنَا اَقْدَمُ وَلَمْ يَكُنِ الْاَنْبِيَاءُ مِنَ الْعَرَبِ وَلَوْ كَانَ مُحَمَّدٌ نَبِيًّا لَكَانَ مِنَّا فَنَزَلَ قُلْ لَهُمْ اَتُحَآجُّوْنَنَا تُخَاصِمُوْنَنَا فِی اللّٰهِ اَنِ اصْطَفٰی نَبِيًّا مِنَ الْعَرَبِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ فَلَهٗ اَنْ يَصْطَفِیَ مِنْ عِبَادِهٖ مَنْ يَشَاءُ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا نُجَازٰی بِهَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ تُجَازَوْنَ

(۱۳۹) یہودیوں نے مسلمانوں سے بطور مباحثہ یہ کہا کہ ہمکو تم سے پہلے کتاب ملی ہے اور ہمارا قبلہ پرانا ہے اور اہل عرب میں کوئی پیغمبر نہیں ہوا اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہوتے تو ہم میں سے ہوتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اے محمدؐ ان سے کہدو کہ کیا تم اس بات میں ہم سے جھگڑتے ہو کہ اللہ نے ایک نبی عرب سے بھیجا حالانکہ اللہ تعالیٰ ہمارا اور تمہارا رب ہے اس کو اختیار ہے

بِهَا فَلَا يَبْعُدُ اَنْ يَّكُوْنَ فِىْ اَعْمَالِنَا مَا نَسْتَحِقُّ بِهِ الْاِكْرَامَ وَنَحْنُ
لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ○ اَلدِّيْنَ وَالْعَمَلَ دُوْنَكُمْ فَنَحْنُ اَوْلٰى بِالْاِصْطِفَاءِ
وَالْهَمْزَةُ لِلْاِنْكَارِ وَالْجُمَلُ الثَّلٰثُ اَحْوَالٌ

جس بندہ کو چاہے برگزیدہ فرمادے اور پیغمبر بنادے اور ہم کو ہمارے
عملوں کا بدلہ ملیگا اور تم کو تمہارے عملوں کا عوض دیا جائیگا سو کیا عجب کہ ہمارا
کوئی عمل حق تعالیٰ کو پسند آیا ہو جسکی وجہ سے ہم انعام واکرام کے مستحق ہوئے اور
ہم جو کام کرتے ہیں خالص اللہ کے لئے کرتے ہیں اور خاص اسی کی پرستش
کرتے ہیں اور تم ایسے نہیں تو ہم اسکے زیادہ لائق ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمکو برگزیدہ کرے

(۱۴۰) اَمْ بَلْ تَقُوْلُوْنَ بِالْيَاءِ وَالتَّاءِ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ
وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ
نَصٰرٰى ؕ قُلْ لَّهُمْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ اَىِ
اللّٰهُ اَعْلَمُ وَقَدْ بَرَّاَ مِنْهُمَا اِبْرَاهِيْمَ بِقَوْلِهٖ مَا كَانَ
اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَالْمَذْكُوْرُوْنَ مَعَهٗ تَبَعٌ لَّهُمْ
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ اَخْفٰى مِنَ النَّاسِ شَهَادَةً
عِنْدَهٗ كَائِنَةً مِنَ اللّٰهِ ؕ اَىْ لَا اَحَدَ اَظْلَمُ مِنْهُ هُمُ
الْيَهُوْدُ كَتَمُوْا شَهَادَةَ اللّٰهِ فِى التَّوْرٰىةِ لِاِبْرَاهِيْمَ
بِالْحَنِيْفِيَّةِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○
تَهْدِيْدٌ لَّهُمْ۔

(۱۴۰) بلکہ یہود ونصاریٰ کہتے ہیں کہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب
اور انکی اولاد یہودی یا نصرانی تھے ہر ایک اپنی طرف نسبت کرتا ہے یہودی
کہتے ہیں کہ ہم جیسے تھے نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم جیسے اے محمد ان سے
کہدو تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ۔ اللہ ہی خوب جانتا ہے اور اس نے اپنے کلام پاک
میں ابراہیم کی صفائی اور سوائے دین اسلام کے سب دینوں سے بیزاری
بیان فرمائی کہ ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی، اور اسمٰعیل اور اسحٰق
اور یعقوب وغیرہم ملت میں ابراہیمؑ کے تابع ہیں سو وہ بھی یہودیۃ
اور نصرانیہ سے بیزار ہیں ابراہیمؑ کی بیزاری ان سب کی بیزاری ہے اور
اس سے زیادہ کون ناانصاف جو اللہ کی گواہی کو چھپادے جسکی اسکو خبر ہے اور
وہ گواہی اور اقرار حق تعالیٰ کا اسکے پاس موجود ہے یہ لوگ یہود ہیں جنکے
پاس توریت میں اللہ تعالیٰ کی گواہی اس امر کی موجود ہے کہ ابراہیم ملت اسلام
اور دین مستقیم کے پیرو ہیں یہودی اور نصرانی نہ تھے پھر باوجود اس شہادت کے
جاننے کے اسکو چھپاتے ہیں اور ابراہیم اور انکے اتباع پر تہمت یہودی ہونے
کی لگاتے ہیں سو یہ لوگ بڑے ظالم اور حد سے بڑھنے والے ہیں اور اللہ بےخبر
نہیں تمہارے کاموں سے۔

(۱۴۱) تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ
مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○
تَقَدَّمَ مِثْلُهٗ

(۱۴۱) بیشک یہ انبیاء مذکورین ایک جماعت ہے کہ گذر چکی۔ انکو انکے عملوں کا
ثواب اور تم کو تمہارے کاموں کی سزا ملے گی اور تم نہ پوچھے جاؤ گے کہ وہ
کیا کرتے تھے اور نہ وہ پوچھے جاویں گے کہ تم نے کیا کیا۔

تشریح

(۱۳۹) سب کا رب ایک ہے کیا یہ بھی جھگڑے کی بات ہے | ایک اللہ ہی ہمارا تمہارا سب کا رب ہے اور اسی کی فرماں برداری ہونی چاہیئے، کیا یہ بات بھی ایسی ہے جس پر جھگڑا کیا جائے اگر انسان اس اقرار اور عمل میں مخلص ہو تو یہ جھگڑے کی کوئی بات ہی نہیں۔ جھگڑا تو نفسانیت سے پیدا ہوتا ہے۔

(۱۴۰) یہ یہودیت اور عیسائیت کہاں سے آئی | یہودیت اور عیسائیت اپنی موجودہ خصوصیات کے ساتھ بعد کی پیداوار ہیں، حضرات ابراہیم، اسمٰعیل، اسحٰق اور یعقوب وغیرہ نہ یہودی تھے نہ عیسائی یہ عالمگیر صراط مستقیم اسلام کے پیغمبر تھے۔ انکے علماء اس حقیقت سے واقف تھے مگر اس کو چھپاتے تھے اور عوام کو غلط فہمی میں ڈال رکھا تھا۔

(۱۴۱) تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال ہوگا | بہرحال اللہ کے یہاں تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال ہوگا۔ تم خود اس کے ذمہ دار ہونگے یہ گذرے لوگ ذمہ دار نہ ہونگے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا

سَيَقُولُ	السُّفَهَاءُ	مِنَ	النَّاسِ	مَا + وَلَّاهُمْ	عَنْ	قِبْلَتِهِمُ	الَّتِي	كَانُوا
اب کہیں گے	بیوقوف	سے	لوگ	کس نے انہیں (مسلمانوں کو) پھیر دیا	سے	ان کا قبلہ	وہ جس	وہ تھے

اب بیوقوف کہیں گے کہ مسلمانوں کو کس چیز نے اس قبلہ سے پھیر دیا وہ جس پر تھے

عَلَيْهَا قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (۱۴۲)

عَلَيْهَا	قُلْ	لِلَّهِ	الْمَشْرِقُ	وَالْمَغْرِبُ	يَهْدِي	مَنْ	يَشَاءُ	إِلَى	صِرَاطٍ	مُسْتَقِيمٍ
اس پر	آپ کہدیں	اللہ کیلئے	مشرق	اور مغرب	وہ ہدایت دیتا ہے	جس کو چاہتا ہے		طرف	راستہ	سیدھا

آپ کہدیں کہ مشرق اور مغرب اللہ (ہی) کا ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے سیدھے راستے کی طرف

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَ

وَكَذَٰلِكَ	جَعَلْنَاكُمْ	أُمَّةً	وَسَطًا	لِتَكُونُوا	شُهَدَاءَ	عَلَى	النَّاسِ	وَ
اور اسی طرح	ہم نے تمہیں بنایا	اُمّت	معتدل	تاکہ تم ہو	گواہ	پر	لوگ	اور

اور اسی طرح ہم نے تمہیں معتدل اُمّت بنایا تاکہ تم ہو لوگوں پر گواہ ، اور

يَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۗ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا

يَكُونَ	الرَّسُولُ	عَلَيْكُمْ	شَهِيدًا	وَمَا	جَعَلْنَا	الْقِبْلَةَ	الَّتِي	كُنْتَ	عَلَيْهَا
ہو	رسول	تم پر	گواہ	اور نہیں	مقرر کیا ہم نے	قبلہ	وہ جس	آپ تھے	اس پر

رسول تم پر گواہ ہو۔ اور ہم نے مقرر نہیں کیا تھا وہ قبلہ جس پر آپ تھے ،

إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ ۚ وَإِنْ كَانَتْ

إِلَّا	لِنَعْلَمَ	مَنْ	يَتَّبِعُ	الرَّسُولَ	مِمَّنْ	يَنْقَلِبُ	عَلَىٰ	عَقِبَيْهِ	وَإِنْ	كَانَتْ
مگر	تاکہ ہم معلوم کرلیں	کون	پیروی کرتا ہے	رسول	اس سے جو	پھر جاتا ہے	پر	اپنی ایڑیاں	اور بیشک	یہ تھی

مگر (اسلئے) تاکہ ہم معلوم کرلیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے، اس شخص سے جو پھر جاتا ہے اپنی ایڑیوں پر (اُلٹے پاؤں) اور بے شک یہ

لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ۗ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ

لَكَبِيرَةً	إِلَّا	عَلَى	الَّذِينَ	هَدَى	اللَّهُ	وَمَا	كَانَ	اللَّهُ	لِيُضِيعَ
بھاری بات	مگر	پر	جنہیں	ہدایت دی	اللہ	اور نہیں	ہے	اللہ	کہ وہ ضائع کرے

بھاری بات تھی مگر ان پر (نہیں) جنہیں اللہ نے ہدایت دی اور اللہ (ایسا) نہیں کہ تمہارا ایمان ضائع کردے

إِيمَانَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ (۱۴۳)

إِيمَانَكُمْ	إِنَّ	اللَّهَ	بِالنَّاسِ	لَرَءُوفٌ	رَحِيمٌ	
تمہارا ایمان	بیشک	اللہ	لوگوں کے ساتھ	بڑا شفیق	رحم کرنے والا	

بے شک اللہ لوگوں کے ساتھ بڑا شفیق رحم کرنے والا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(١٤٢) سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ الْجُهَّالُ مِنَ النَّاسِ اَيِ الْيَهُوْدُ وَالْمُشْرِكِيْنَ مَا وَلّٰهُمْ اَيُّ شَيْءٍ صَرَفَ النَّبِيَّ وَالْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا عَلٰى اسْتِقْبَالِهَا فِي الصَّلٰوةِ وَهِيَ بَيْتُ الْمَقْدِسِ وَالْاِتْيَانُ بِالسِّيْنِ الدَّالَّةِ عَلَى الْاِسْتِقْبَالِ مِنَ الْاِخْبَارِ بِالْغَيْبِ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ط اَيِ الْجِهَاتُ كُلُّهَا فَيَأْمُرُ بِالتَّوَجُّهِ اِلٰى اَيِّ جِهَةٍ شَاءَ لَا اعْتِرَاضَ عَلَيْهِ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ هِدَايَتَهٗ اِلٰى صِرَاطٍ طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ دِيْنِ الْاِسْلَامِ اَيْ وَمِنْهُمْ اَنْتُمْ۔ دَلَّ عَلٰى هٰذَا

(١٤٣) وَكَذٰلِكَ كَمَا هَدَيْنَاكُمْ اِلَيْهِ جَعَلْنٰكُمْ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اُمَّةً وَّسَطًا خِيَارًا عُدُوْلًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَّ رُسُلَهُمْ بَلَّغَتْهُمْ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ط اَنَّهٗ بَلَّغَكُمْ وَمَا جَعَلْنَا صَيَّرْنَا الْقِبْلَةَ لَكَ الْاٰنَ الْجِهَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اَوَّلًا وَهِيَ الْكَعْبَةُ وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلَيْهَا فَلَمَّا هَاجَرَ اُمِرَ بِاسْتِقْبَالِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ تَاَلُّفًا لِلْيَهُوْدِ فَصَلّٰى اِلَيْهِ سِتَّةَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ حُوِّلَ اِلَّا لِنَعْلَمَ عِلْمَ ظُهُوْرٍ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ فَيُصَدِّقُهٗ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ط اَيْ يَرْجِعُ اِلَى الْكُفْرِ شَكًّا فِي الدِّيْنِ وَظَنًّا اَنَّ النَّبِيَّ فِيْ حَيْرَةٍ مِّنْ اَمْرِهٖ وَقَدِ ارْتَدَّ لِذٰلِكَ جَمَاعَةٌ وَاِنْ مُخَفَّفَةٌ مِّنَ الثَّقِيْلَةِ وَاسْمُهَا مَحْذُوْفٌ اَيْ وَاِنَّهَا كَانَتْ اَيِ التَّوْلِيَةُ اِلَيْهَا لَكَبِيْرَةً شَاقَّةً عَلَى النَّاسِ اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ط مِنْهُمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اَيْ صَلَاتَكُمْ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ بَلْ يُثِيْبُكُمْ عَلَيْهِ لِاَنَّ سَبَبَ نُزُوْلِهَا السُّؤَالُ عَمَّنْ مَاتَ قَبْلَ التَّحْوِيْلِ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ الْمُؤْمِنِيْنَ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ فِيْ عَدَمِ اِضَاعَةِ اَعْمَالِهِمْ وَالرَّاْفَةُ شِدَّةُ الرَّحْمَةِ وَقُدِّمَ الْاَبْلَغُ لِلْفَاصِلَةِ۔

(١٤٢) سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ الخ عنقریب جاہل آدمی یعنی یہود اور مشرکین کہیں گے کس چیز نے رسول اور مومنین کو اس قبلہ سے پھیر دیا جس کی طرف یہ نماز پڑھتے تھے (وہ بیت المقدس ہے۔ اور سین مضارع پر جو علامتِ استقبال ہے اس واسطے لایا گیا کہ حق تعالےٰ نے یہ خبر غیب کی دی سو ایسا ہی واقع ہوا) کہدو تمام جانبیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس طرف چاہے نماز میں منہ پھیرنے کا حکم فرمادے۔ اس پر کچھ اعتراض نہیں جس کو چاہے دین اسلام کی ہدایت فرمادے جیسا مسلمانوں کو۔

(١٤٣) اور ہم نے تم کو اے امتِ محمدؐ ہدایت کے ساتھ بہتر اور ثقہ گروہ بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو کہ اُن کے پیغمبروں نے انکو احکامِ الہٰی پہنچادئے اور نبی کریمؐ تم پر احکام پہنچاویں گے گواہ ہوں اور اب ہم نے تم کو پھر خانہ کعبہ کیطرف متوجہ ہونیکا حکم اسواسطے کیا کہ ہم ظاہر جان لیں کہ رسول کا پیرو کون ہے اور دین اسلام میں شک کرکے کون کافر ہوتا ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت سے پہلے کعبہ کیطرف نماز پڑھتے تھے۔ ہجرت کے بعد بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کا حکم ہوا تا کہ یہود خوش ہوکر مسلمان ہوجائیں سولہ یا سترہ ماہ تک حضرتؐ نے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی پھر کعبہ کی طرف توجہ کا حکم ہوگیا اور اسمیں ایک گروہ دینِ اسلام سے پھر گیا کہ رسول اللہ کو خود اپنے دین میں حیرانی ہے۔ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً الخ اور البتہ یہ پھرنا کعبہ کی طرف لوگوں کو دشوار ہے مگر جن کو اللہ نے راہ بتائی۔ لوگوں نے حضرت سے پوچھا کہ جو لوگ کعبہ کیطرف منہ پھرنے سے پہلے مر گئے ان کا کیا حال ہے۔ اللہ نے فرمایا۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ الخ اور اللہ تمہاری نمازوں کو جو بیت المقدس کی طرف پڑھی گئیں نہ کھووے گا بلکہ ثواب دیگا البتہ اللہ مسلمانوں پر نہایت مہربان اور رحمت کرنے والا ہے وہ ان کے عملوں کو خراب نہ کرے گا۔

تشریح

(١٤٢) اسلام تسلیم ورضا کا نام ہے | کعبہ عرب کے شہر مکہ میں وہ مرکزی مقام ہے جو سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا (اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بِبَکَّۃَ) کعبہ طوفانِ نوح میں منہدم ہوگیا تھا، پھر دوبارہ اس کو اللہ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السّلام اور ان کے بڑے لڑکے ذبیح اللہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے مِل کر سابقہ بنیادوں پر بنایا، اور کعبہ اہلِ اسلام کا قبلہ قرار پایا۔

اس کے تیرہ سو برس بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہاتھوں "بیت المقدس" تعمیر ہوا اور ان ہی کے زمانے میں بیت المقدس اہلِ اسلام کا قبلہ قرار پایا (ملاحظہ ہو بائیبل ۶، آیت ۲۹ - ۳۰) کافی عرصہ تک دنیا کے مسلمانوں نے بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھی ہے۔ ہجرت مدینہ کے سولہ یا سترہ مہینے بعد رجب یا شعبان ۲ھ میں اللہ کیطرف سے حکم ہوا کہ اب بیت المقدس کے بجائے جو کہ مدینے سے شمال کیطرف ہے۔ کعبے کی طرف جو کہ مدینہ سے جنوب کیطرف ہے منہ کر کے نماز پڑھو ـــــ اسلام میں پرستش نہ بیت المقدس کی ہے نہ بیت اللہ کی، بلکہ اللہ کی ہے ـــــ اسلام میں خود رائی نہیں۔ یہ تسلیم و رضا اور اللہ کے حکم کی تعمیل کا نام ہے۔ حکم ہوا تو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے، جب حکم ہوا تو کعبے کی طرف پھر گئے۔ رخ جدھر کو بھی کرو وہیں اللہ ہے۔ وہ شرقی ہے نہ غربی، وہ تمام سمتوں کا مالک ہے۔ مگر سب کو ایک سمت دینے میں ڈسپلن ہے، ایک مرکز سے وابستگی اور یک جہتی ہے اور یہی مقصد نماز میں سمتِ کعبہ کیطرف منہ کرنے کا ہے۔ اس لئے تحویل قبلہ پر یہود و منافقین کے اس طرح کے سطحی اعتراضات حماقت کے سوا اور کیا ہے۔ ؟

قُلْ لِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ۔ یہ اعتراض کرنیوالوں کے اعتراض کا پہلا جواب ہے کہ عبادت کی روح تعمیلِ حکم ہے نہ کہ کوئی خاص سمت یا کوئی خاص مقام، شرق و غرب کا مالک اللہ ہے لہذا اس مالک کے حکم کی تعمیل ہی بندگی ہے۔ سیدھی راہ یہی ہے کہ انسان اللہ کے حکم کی تعمیل کیلئے کمربستہ رہے، اس پر بے چون و چرا عمل کرے۔ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت بخش دیتا ہے وہ سمتوں اور مقاموں کی تنگ نظریوں سے بالاتر ہوتے ہیں اور ان کے لئے عالمگیر حقیقتوں کے ادراک کی راہیں کھل جاتی ہیں۔

(۱۴۳) یہ قبلے کا بدلنا نہیں مرکزی امامت کا بدلنا ہے | وَکَذٰلِکَ ـــ اور اسی طرح ـــــ کس طرح ؟۔ اس لفظ سے ایک اشارہ تو اس رہنمائی کیطرف ہے جس کے ذریعہ پیروانِ محمدیؐ کو سیدھی راہ معلوم ہوئی اور وہ اس سیدھی راہ کو پا کر اس مقام پر پہنچے کہ ان کو دنیا کا امام و رہنما بنا یا گیا۔ اس لفظ سے دوسرا اشارہ تحویلِ قبلہ کی طرف ہے کہ نادان اس معاملے کو ایک سمت سے دوسری سمت پھر جانا سمجھ رہے ہیں۔ حالاں کہ اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ بنی اسرائیل کو پیشوائی کے منصب سے باقاعدہ معزول کر کے امتِ محمدیہؐ کو اس پر فائز کر دیا گیا ہے، یہ مرکزِ امامت اور امارت دونوں کی تبدیلی ہے۔

جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا۔ سب سے اعلیٰ، افضل اور بہترین چیز کو وَسَطْ کہا جاتا ہے۔ امتِ وسط سے مراد وہ اعلیٰ و اشرف گروہ ہے جو عدل و انصاف اور توسط و اعتدال کی روش پر قائم ہو، جس کا امتیاز یہ ہو کہ وہ دنیا کی قوموں کے درمیان حق و راستی کا علم بردار ہو۔ یہ امتِ وسط، امت محمدیہ دنیا اور آخرت میں ایک میزان کی طرح ہے۔ جس کے اعمال، کردار، اخلاق ہر چیز میں ایک اعتدال اور توازن پایا جاتا ہے، اُسے خود بھی متوازن رہنا ہے اور دنیا کی قوموں کو بھی متوازن رکھنا ہے۔

لِتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ۔ تمہیں اس لئے امتِ وسط بنایا گیا ہے کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہو یعنی فکرِ صحیح، عملِ صالح اور نظامِ عدل کی جو تعلیم ہم نے رسول کو دی ہے وہ ہمارے ذمہ دار نمائندے کی حیثیت سے پوری کی پوری کسی کمی بیشی کے بغیر تمہیں پہنچا دے اور عملاً اسکو قائم کر کے دکھادے۔ اور رسول نے جو کچھ تم کو پہنچا یا ہے اس کے قائم مقام کی حیثیت سے تم وہ عام انسانوں کو پہنچاؤ اور اپنی اس ذمہ داری کے ادا کرنے میں کوئی کوتاہی نہ کرو ـــــ گویا اس فضیلت کے ساتھ کہ تمہیں امتِ وسط اور قوموں کا امام و رہنما بنایا گیا ہے، ذمہ داری کا بارگراں بھی تمہارے کاندھوں پر ہے۔ میدان حشر میں بھی رسول کی اور تمہاری یہ گواہی ہوگی کہ اس ذمہ داری کو تم کہاں تک ادا کر کے آئے ہو۔

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَۃَ الَّتِیْ کُنْتَ عَلَیْھَآ۔ بیت المقدس کو قبلہ بنانا اور پھر بدل کر بیت اللہ کو قبلہ قرار دینا اہلِ عرب اور بنی اسرائیل دونوں کے لئے کٹھن آزمائش تھی۔ اہل عرب کے وطنی اور نسلی تمرد کے لئے سخت امتحان تھا کہ کعبہ کی مسلّمہ مرکزیت کے باوجود بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھیں۔ بنی اسرائیل کے نسل پرستی کے غرور کے لئے آبائی قبلے کو چھوڑ کر کعبہ کو قبلہ بنانا ان کے لئے آزمائش تھی۔ عربیت اور اسرائیلیت دونوں کے پرستاروں کے لئے امتحان کی گھڑی تھی کہ وہ ہر پرستش کو چھوڑ کر خدا پرستی کو اختیار کرتے ہیں یا نہیں ؟ اس امتحان میں کامیاب ہونے والوں کے ایمان کو اللہ ضائع نہیں کرسکتا، کیونکہ وہ لوگوں کے حق میں نہایت شفیق و رحیم ہے۔

---

toobaa-elibrary.blogspot.com

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً

قَدْ + نَرٰى	تَقَلُّبَ	وَجْهِكَ	فِى	السَّمَآءِ	فَلَنُوَلِّيَنَّكَ	قِبْلَةً
ہم دیکھتے ہیں	بار بار پھرنا	آپ کا منہ	میں (طرف)	آسمان	تو ضرور ہم پھیر دیں گے آپکو	قبلہ

ہم دیکھتے ہیں بار بار آپؐ کا منہ آسمان کی طرف پھیرنا تو ضرور ہم آپکو اس قبلہ کی طرف پھیر دینگے

تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا

تَرْضٰىهَا	فَوَلِّ	وَجْهَكَ	شَطْرَ	الْمَسْجِدِ	الْحَرَامِ	وَحَيْثُ مَا
اُسے آپ پسند کرتے ہیں	پس آپ پھیرلیں	اپنا منہ	طرف	مسجد	حرام (خانۂ کعبہ)	اور جہاں کہیں

جسے آپ پسند کرتے ہیں۔ پس آپ اپنا منہ مسجد حرام (خانۂ کعبہ) کی طرف پھیر لیں اور جہاں کہیں تم

كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

كُنْتُمْ	فَوَلُّوْا	وُجُوْهَكُمْ	شَطْرَهٗ	وَاِنَّ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوْا + الْكِتٰبَ
تم ہو	تو پھیرلو	اپنے منہ	اسکی طرف	اور بیشک	جنھیں	دی گئی کتاب (اہل کتاب)

ہو پھیرلیا کرو اپنے منہ اسی کی طرف۔ اور بے شک اہل کتاب ضرور

لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

لَيَعْلَمُوْنَ	اَنَّهُ	الْحَقُّ	مِنْ	رَّبِّهِمْ	وَمَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا
وہ ضرور جانتے ہیں	کہ یہ	حق	سے	ان کا رب	اور نہیں	اللہ	بے خبر	اُس جو

جانتے ہیں کہ یہ حق ہے ان کے رب کی طرف سے اور اللہ اس سے بے خبر نہیں جو

يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٤﴾ وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

يَعْمَلُوْنَ	وَلَئِنْ	اَتَيْتَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوْا + الْكِتٰبَ
وہ کرتے ہیں	اور اگر	آپ لائیں	جنھیں	دی گئی کتاب (اہل کتاب)

وہ کرتے ہیں اور اگر آپؐ لائیں اہل کتاب کے پاس تمام

بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ

بِكُلِّ	اٰيَةٍ	مَّا + تَبِعُوْا	قِبْلَتَكَ	وَمَآ	اَنْتَ	بِتَابِعٍ	قِبْلَتَهُمْ
تمام	نشانیاں	وہ پیروی نہیں کرینگے	آپ کا قبلہ	اور نہ	آپ	پیروی کرنیوالے	ان کا قبلہ

نشانیاں وہ (پھر بھی) آپ کے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے اور نہ آپ ان کے قبلہ کی پیروی کرنے والے ہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۚ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآئَهُمْ

وَمَا	بَعْضُهُمْ	بِتَابِعٍ	قِبْلَةَ	بَعْضٍ	وَلَئِنِ	اتَّبَعْتَ	اَهْوَآئَهُمْ
اور نہیں	اُن سے کوئی	پیروی کرنیوالا	قبلہ	کسی	اور اگر	آپنے پیروی کی	انکی خواہشات

اور ان میں سے کوئی کسی (دوسرے) کے قبلہ کی پیروی کرنے والا نہیں ۔ اور اگر آپ نے انکی خواہشات کی پیروی کی

وقف لازم

مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

مِّنْۢ بَعْدِ	مَا جَآءَكَ	مِنَ الْعِلْمِ	اِنَّكَ	اِذًا	لَّمِنَ	الظّٰلِمِيْنَ
اس کے بعد	کہ آچکا آپکے پاس	علم	بیشک آپ	اب	سے	بے انصاف

اس کے بعد کہ آپ کے پاس علم آ چکا تو اب بے شک آپ بے انصافوں میں سے ہونگے

(۱۴۴) قَدْ لِلتَّحْقِيْقِ نَرٰى تَقَلُّبَ تَصَرُّفَ
وَجْهِكَ فِي جِهَةِ السَّمَآءِ مُتَطَلِّعًا اِلَى
الْوَحْيِ وَمُتَشَوِّقًا لِلْاَمْرِ بِاسْتِقْبَالِ الْكَعْبَةِ
وَكَانَ يَوَدُّ ذٰلِكَ لِاَنَّهَا قِبْلَةُ اِبْرٰهِيْمَ وَلِاَنَّهُ
اَدْعٰى اِلَى اِسْلَامِ الْعَرَبِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ
نُحَوِّلَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا تُحِبُّهَا فَوَلِّ
وَجْهَكَ اسْتَقْبِلْ فِي الصَّلٰوةِ شَطْرَ نَحْوَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ اَيِ الْكَعْبَةِ وَحَيْثُ
مَا كُنْتُمْ خِطَابٌ لِلْاُمَّةِ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ
فِي الصَّلٰوةِ شَطْرَهٗ ۖ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ اَيِ التَّوَلِّيَ اِلَى الْكَعْبَةِ
الْحَقُّ الثَّابِتُ مِنْ رَّبِّهِمْ ۖ لِمَا فِي كُتُبِهِمْ
مِنْ نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
اَنَّهٗ يَتَحَوَّلُ اِلَيْهَا وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ
عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ○ بِالتَّاءِ اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ
مِنِ امْتِثَالِ اَمْرِهٖ وَبِالْيَاءِ اَيِ الْيَهُوْدُ
مِنْ اِنْكَارِ اَمْرِ الْقِبْلَةِ ۔

(۱۴۴) البتہ ہم تم کو دیکھتے ہیں کہ وحی کے شوق میں اپنا منہ بار بار آسمان کی طرف کرتے ہو کہ کعبہ کی طرف توجہ کا حکم ہو جائے۔ اور حضرت کو یہ اس وجہ سے مرغوب تھا کہ کعبہ حضرت ابراہیمؑ کا قبلہ تھا اور اسمیں اہل عرب کے اسلام کی زیادہ امید تھی۔ سو ہم تم کو اسی جانب منہ کرنے کا حکم کر دینگے جو تم کو پسند ہے۔ سو پھیر لو منہ اپنا نماز میں کعبہ کی طرف۔ اور جہاں کہیں ہو تم اے امتِ محمد اپنا منہ اسی طرف پھیرو۔

البتہ اہل کتاب جانتے ہیں کہ کعبہ کی طرف پھرنا ٹھیک اور حکم الٰہی سے ہے کہ ان کی کتاب میں نبی کریم کا کعبہ کی طرف پھرنا مذکور ہے اور اللہ غافل نہیں ہے اس سے جو تم کرتے ہو۔

(۱۴۵) وَلَئِنْ لَامُ قَسَمٍ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ عَلٰى صِدْقِكَ فِي اَمْرِ
الْقِبْلَةِ مَّا تَبِعُوْا اَيْ لَا يَتَّبِعُوْنَ قِبْلَتَكَ

(۱۴۵) اے مسلمانو! یعنی کہ تم حکم الٰہی بجالاتے ہو اور جو یہودی کرتے ہیں یعنی اس میں جو کچھ رد و قدح کرتے ہیں۔ اور اگر تم اپنی سچائی کی تمام نشانیاں قبلہ کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

عِنَادًا وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ج قطع لطمعه فی اسلامهم وطمعهم فی عودہ الیها وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ط ای الیهود قبلة النصاری وبالعکس وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ التی یدعونك الیها مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ الوحی اِنَّكَ اِذًا ان اتبعتهم فرضا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

بارے میں اہل کتاب کو دو تو وہ دشمنی سے کبھی تمہارے قبلہ کی پیروی نہ کرینگے اور نہ تم ان کے قبلہ کی پیروی کروگے اور نہ یہود و نصاریٰ باہم ایک دوسرے کے قبلہ کی پیروی کریں گے۔ سو ان کے اسلام لانے کی امید نہ کرو۔ اور اگر بالفرض وحی آتے کے بعد بھی تم اُن کے کہنے کو مانو تو ظالم ٹھیرو۔

تشریح

(۱۴۴) آخر کعبے کو قبلہ قرار دے دیا گیا | قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم محسوس فرمارہے تھے کہ چونکہ اب بنی اسرائیل کی امامت وپیشوائی کا دَور رخصت ہوچکا ہے اور امتِ محمدیہ پیشوائی کے منصب پر مامور کی جارہی ہے اسلئے مرکزِ امامت بیت المقدس کے بجائے بیت اللہ کو قرار دیا جائیگا۔ آپ محسوس فرمارہے تھے کہ حکم بس آیا ہی چاہتا ہے اور بار بار نگاہیں آسمان کیطرف اٹھتی تھیں۔

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا۔ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔ چنانچہ وہ حکم آپہنچا جس کا انتظار بھی تھا اور تمنا بھی۔ تمنا اور دُعا، اسلئے کہ کعبہ حضرت ابراہیمؑ کا قبلہ ہے جن پر اہلِ کتاب اور عرب سب ہی متفق ہیں۔ یہ قبلۂ جامعہ ہے۔ حکم ہوا کہ اپنا رُخ مسجد حرام کیطرف کرلو۔ مسجدِ حرام حرمت اور عزت والی مسجد۔ اس سے مراد وہ مسجد ہے جو کعبہ کے چاروں طرف بنی ہوئی ہے اور جس کے وسط میں کعبہ ہے۔

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔ مسجدِ حرام کی سمت، ان الفاظ میں بڑی وسعت ہے۔ اگر کعبہ نگاہوں کے سامنے نہ ہو تو عینِ کعبہ کی بجائے مسجد کی سمت رُخ کرنے سے استقبالِ کعبہ کا حکم پورا ہوجائیگا۔

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ۔ اور اے اہل ایمان تم جہاں کہیں بھی ہو اپنا رُخ مسجد حرام کی طرف کرلو۔ اہلِ کتاب جانتے ہیں کہ تحویلِ قبلہ کا یہ حکم برحق ہے، اللہ کا حکم ہے کیونکہ ان کی کتابوں میں یہ بات موجود ہے کہ خاتم الانبیاء کی اُمت کا قبلہ کعبہ ہوگا مگر اس کے باوجود اعتراض اٹھا اٹھا کر تمہارے دین میں شک وشبہات پیدا کرنے چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی ان حرکتوں سے غافل نہیں ہے۔

(۱۴۵) پیغمبروں کا کام کج بحثی نہیں اپنا فرض منصبی ادا کرنا ہے۔ | قبلے کی تبدیلی کے بارے میں مخالفین کی بحثیں اور اعتراضات اس لئے نہیں ہیں کہ اطمینان بخش دلیل کی کمی ہے۔ اگر دلائل کے انبار بھی لگا دو تو یہ ماننے والے نہیں ہیں کیونکہ اس کی تہہ میں ہٹ دھرمی اور تعصب ہے اس وجہ سے یہ کسی دلیل سے بھی اپنا قبلہ نہیں چھوڑ سکتے۔ ویسے بھی یہ کسی ایک قبلے پر متفق نہیں ہیں، ہر گروہ اپنا الگ قبلہ اختیار کئے ہوئے ہے، یہود، نصاریٰ کے قبلے کو نہیں مانتے اور نصاریٰ، یہود کے قبلہ کو تسلیم نہیں کرتے۔ تم ان کا قبلہ اختیار کر نہیں سکتے اور کرلو تو بھی سب کو راضی نہیں کرسکتے۔ اور تمہارا کام یہ ہے بھی نہیں کہ سب کو راضی کرتے پھرو اور کچھ لے اور کچھ دے کر معاملات کرو، پیغمبر کی حیثیت سے تمہارا کام یہ ہے کہ جو علم صحیح ہم نے تمہیں دیا ہے اس کی روشنی میں اپنی ذمہ داری ادا کرنے میں مخالفت موافقت سے بے پرواہ ہوکر ثابت قدم رہو۔ اگر تم ایسا نہ کروگے تو اپنی منصبی ذمہ داری پر ایک طرح سے ظلم کروگے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ

اَلَّذِیْنَ	اٰتَیْنٰھُمُ	الْکِتٰبَ	یَعْرِفُوْنَهٗ	کَمَا	یَعْرِفُوْنَ	اَبْنَآءَھُمْ
اور جنہیں	ہم نے دی	کتاب	وہ اُسے پہچانتے ہیں	جیسے	وہ پہچانتے ہیں	اپنے بیٹے

اور جنہیں ہم نے کتاب دی وہ اسے پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں

وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنْھُمْ لَیَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ اَلْحَقُّ

وَاِنَّ	فَرِیْقًا	مِّنْھُمْ	لَیَکْتُمُوْنَ	الْحَقَّ	وَھُمْ	یَعْلَمُوْنَ	اَلْحَقُّ
اور بیشک	ایک گروہ	اُن سے	وہ چھپاتے ہیں	حق	حالانکہ وہ	جانتے ہیں	حق

اور بیشک اُن میں سے ایک گروہ حق کو چھپاتا ہے حالانکہ وہ جانتے ہیں (یہ) حق ہے

مِنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۱۴۷﴾

مِنْ	رَّبِّکَ	فَلَا تَکُوْنَنَّ	مِنَ	الْمُمْتَرِیْنَ
سے	آپ کا رب	پس آپ ہو جائیں	سے	شک کرنے والے

آپ کے رب کی طرف سے پس آپ نہ ہو جائیں شک کرنے والوں سے۔

ع ۱۷ ۶

(۱۴۶) اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ اَیْ مُحَمَّدًا کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ بِنَعْتِهٖ فِیْ کِتَابِهِمْ قَالَ ابْنُ سَلَامٍ لَقَدْ عَرَفْتُهٗ حِیْنَ رَاَیْتُهٗ کَمَا اَعْرِفُ ابْنِیْ وَمَعْرِفَتِیْ لِمُحَمَّدٍ اَشَدُّ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنْھُمْ لَیَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ نَعْتَهٗ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ○ ھٰذَا الَّذِیْ اَنْتَ عَلَیْهِ

(۱۴۷) اَلْحَقُّ کَائِنًا مِنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ○ الشَّاکِّیْنَ فِیْهِ اَیْ مِنْ ھٰذَا النَّوْعِ فَهُوَ اَبْلَغُ مِنْ لَا تَمْتَرِ

(۱۴۶) اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ الخ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی۔ وہ محمدؐ کو ایسا پہچانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو کہ انکی کتاب میں محمدؐ کی صفت موجود ہے (عبداللہ بن سلام نے کہا کہ میں نے حضرت کو دیکھ کر اپنے بیٹے سے بھی اچھی طرح پہچانا) یہ روایت بخاری میں ہے اور البتہ ایک جماعت اہل کتاب سے محمد کی نعت چھپاتے ہیں اور وہ تمہارے دین کے حق ہونے کو جانتے ہیں۔

(۱۴۷) یہ خدا کی طرف سے ہے سو تم شک کرنے والوں کی جماعت میں سے نہ ہو۔

تشریح

(۱۴۶) اہل کتاب سچائی کو خوب جانتے ہیں | آدمی جس چیز کو بغیر کسی شبہ کے یقینی طور پر جانتا پہچانتا ہو عرب کے محاورے میں اسکے لئے کہتے ہیں کہ وہ اس چیز کو اس طرح پہچانتا ہے جس طرح اپنی اولاد کو پہچانتا ہے —— اہل کتاب خوب سمجھتے ہیں کہ بیت اللہ کو قبلہ بنانے کا حکم برحق ہے اور ان کی کتابوں میں نبی آخر الزماںؐ کی یہ علامت دی ہوئی ہے کہ وہ کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھیں گے۔ اس لئے وہ اس مقام قبلہ کو اور نبی آخر الزماںؐ کی شخصیت کو خوب اچھی طرح پہچانتے ہیں مگر دنیاوی فائدوں، اپنی چودھراہٹ، نسلی تعصب کی وجہ سے اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور انہیں سے ایک گروہ جان بوجھ کر اس اصلیت کو چھپا رہا ہے۔

(۱۴۷) حق وہی ہے جو اللہ نے اُتارا ہے | حق وہی ہے جو اللہ کی طرف سے تمہارے لئے صادر ہوا ہے نہ کہ وہ جو اہل کتاب باور کرا کر گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہر طرح کے اعتراضات سے بے پرواہ ہو کر پورے یقین کے ساتھ اس پر جمے رہو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللّٰهُ

وَلِكُلٍّ	وِجْهَةٌ	هُوَ + مُوَلِّيهَا	فَاسْتَبِقُوا	الْخَيْرَاتِ	أَيْنَ + مَا	تَكُونُوا	يَاتِ	بِكُمُ	اللّٰهُ
اور ہر ایک کیلئے	ایک سمت	وہ اسطرف رُخ کرتا ہے	پس تم سبقت لیجاؤ	نیکیاں	جہاں کہیں	تم ہوگے	لے آئیگا	تمہیں	اللہ

اور ہر ایک کے لئے ایک سمت ہے جسطرف وہ رُخ کرتا ہے پس تم نیکیوں میں سبقت لیجاؤ جہاں کہیں تم ہوگے اللہ تمہیں اکٹھا کرلے گا۔

جَمِيعًا ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٤٨﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ

جَمِيعًا	إِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى	كُلِّ	شَيْءٍ	قَدِيرٌ	وَمِنْ + حَيْثُ	خَرَجْتَ	فَوَلِّ	وَجْهَكَ
اکٹھا	بیشک	اللہ	پر	ہر	چیز	قدرت رکھنے والا	اور جہاں سے	آپ نکلیں	پس کرلیں	اپنا رخ

بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اور جہاں سے آپؐ نکلیں اپنا رُخ مسجد

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٤٩﴾

شَطْرَ	الْمَسْجِدِ	الْحَرَامِ	وَإِنَّهُ	لَلْحَقُّ	مِنْ	رَبِّكَ	وَمَا + اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُونَ	
طرف	مسجد	حرام	اور بیشک یہی	حق	سے	آپکے رب	اور نہیں اللہ	بے خبر	اس سے جو	تم کرتے ہو۔	

حرام کی طرف کرلیں اور بیشک آپ کے رب (کیطرف) سے یہی حق ہے اور اللہ اس سے بے خبر نہیں جو تم کرتے ہو۔

﴿١٤٨﴾ وَلِكُلٍّ مِنَ الْأُمَمِ وِجْهَةٌ قِبْلَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا وَجْهَهُ
فِي صَلَاتِهِ وَفِي قِرَاءَةٍ مُوَلَّاهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ
بَادِرُوا إِلَى الطَّاعَاتِ وَقَبُولِهَا أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ
بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا يَجْمَعُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُجَازِيكُمْ بِأَعْمَالِكُمْ
إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○
﴿١٤٩﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ لِسَفَرٍ فَوَلِّ وَجْهَكَ
شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ
رَبِّكَ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ○
بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ تَقَدَّمَ مِثْلُهُ وَكَرَّرَهُ لِبَيَانِ تَسَاوِي حُكْمِ
السَّفَرِ وَغَيْرِهِ

﴿١٤٨﴾ وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ الخ اور ہر ایک امت کا ایک قبلہ ہے وہ ادہر ہی نماز میں منھ کرتا ہے سو تم فرمانبرداری میں جلدی کرو اور حکمِ الٰہی کو مانو جہاں کہیں تم ہوگے اللہ تم سب کو قیامت میں جمع کردیگا اور تمہارے عملوں کا بدلہ دیگا۔ البتہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

﴿١٤٩﴾ اور جس جگہ تم سفر میں جاؤ کعبہ ہی کی طرف نماز میں منھ کرو اور البتہ یہ ٹھیک ہے اور اللہ تمہارے اور ان کے عملوں سے غافل نہیں۔

تشریح

﴿١٤٨﴾ فضیلت کسی مقام کی نہیں فرمانبرداری کی ہے | کعبہ جس کو ہم نے تمہارا اور تمہاری امت کا قبلہ بنایا ہے۔ اسی طرح سابقہ امتوں کے لئے انکی شریعت کے مطابق کسی مقام کو قبلہ قرار دیا گیا۔ افضلیت فی نفسہ اس مقام کی نہیں ہے۔ فضیلت تو اصل میں فرماں برداری اور اطاعت کی ہے نیک عمل اور اخلاص کی قدر و قیمت ہے اس کو حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھو کیونکہ اللہ تم سب انسانوں کو جمع کرکے اس کا حساب لے گا۔ تمہاری موت و حیات اور ہر چیز اُس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔

﴿١٤٩﴾ نماز میں اپنا رُخ مسجد حرام کی طرف رکھنا | تم جہاں بھی ہو سفر میں یا حضر میں، نماز میں اپنا رُخ مسجد حرام کی طرف ہی رکھنا، یہی حکم برحق اور تمہارے رب کی حکمت و مصلحت کے مطابق ہے۔ تمہارے ہر عمل سے اللہ تعالیٰ باخبر ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ

وَمِنْ حَيْثُ	خَرَجْتَ	فَوَلِّ	وَجْهَكَ	شَطْرَ	الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَحَيْثُ	مَا كُنْتُمْ
اور جہاں سے	آپ نکلیں	پس کرلیں	اپنا رُخ	طرف	مسجد حرام	اور جہاں کہیں	تم ہو

اور جہاں کہیں سے آپؐ نکلیں اپنا رُخ مسجد حرام کی طرف کر لیں ۔ اور تم جہاں کہیں ہو

فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۤ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

فَوَلُّوْا	وُجُوْهَكُمْ	شَطْرَهٗ	لِئَلَّا	يَكُوْنَ	لِلنَّاسِ	عَلَيْكُمْ	حُجَّةٌ	اِلَّا	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا
سو کرلو	اپنے رُخ	اسکی طرف	تاکہ نہ	رہے	لوگوں کیلئے	تم پر	کوئی دلیل	سوائے	وہ جو کہ	بے انصاف

سو کرلو اپنے رُخ اُس کی طرف تاکہ لوگوں کے لئے تم پر کوئی دلیل نہ رہے سوائے انکے لئے جو انہیں

مِنْهُمْ ۤ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۤ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ (۱۵۰) ۙ كَمَآ

مِنْهُمْ	فَلَا تَخْشَوْهُمْ	وَاخْشَوْنِيْ	وَلِاُتِمَّ	نِعْمَتِيْ	عَلَيْكُمْ	وَلَعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ	كَمَآ
ان سے	سو تم نہ ڈرو ان سے	اور ڈرو مجھ سے	تاکہ میں پوری کردوں	اپنی نعمت	تم پر	اور تاکہ تم	ہدایت پاؤ	جیسا کہ

سے بے انصاف ہیں سو تم ان سے نہ ڈرو، اور مجھ سے ڈرو تاکہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کر دوں اور تاکہ تم ہدایت پاؤ جیسا کہ

اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

اَرْسَلْنَا	فِيْكُمْ	رَسُوْلًا	مِّنْكُمْ	يَتْلُوْا	عَلَيْكُمْ	اٰيٰتِنَا	وَيُزَكِّيْكُمْ	وَيُعَلِّمُكُمُ	الْكِتٰبَ	وَالْحِكْمَةَ
ہم نے بھیجا	تم میں	ایک رسول	تم میں سے	وہ پڑھتے ہیں	تم پر	ہمارے حکم	اور پاک کرتے ہیں تمہیں	اور سکھاتے ہیں تم کو	کتاب	اور حکمت

ہم نے تم میں ایک رسول تم میں سے بھیجا وہ تم پر ہمارے حکم پڑھتے ہیں اور وہ تمہیں پاک کرتے ہیں اور تمہیں کتاب و حکمت (دانائی) سکھاتے ہیں

وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ (۱۵۱) ۭ

وَيُعَلِّمُكُمْ	مَا	لَمْ	تَكُوْنُوْا	تَعْلَمُوْنَ
اور سکھاتے ہیں تمہیں	جو	نہیں	تم تھے	جانتے

اور تمہیں وہ سکھاتے ہیں جو تم جانتے نہ تھے۔

(۱۵۰) وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ كَرَّرَهٗ لِلتَّاكِيْدِ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ اَلْيَهُوْدِ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۤ ۙ اَىْ مُجَادَلَةٌ فِى التَّوَلِّىْ اِلٰى غَيْرِهَا اَىْ لِيَنْتَفِىَ مُجَادَلَتُهُمْ لَكُمْ مِنْ قَوْلِ الْيَهُوْدِ يَجْحَدُ دِيْنَنَا وَيَتَّبِعُ قِبْلَتَنَا

(۱۵۰) اور اے امتِ محمدؐ جس جگہ تم جاؤ سب اپنا منہ کعبہ ہی کی طرف کرو تاکہ یہود اور مشرکوں کا لڑائی جھگڑا تم سے دور ہو۔ بجز ان ناانصافوں ضدیوں کے جو یہ کہتے ہیں کہ کعبہ کی طرف اس لئے متوجہ ہوئے کہ اپنے آباء و اجداد کے مذہب کی رغبت ہوئی۔ یہود کہتے تھے کہ جب ہمارے دین کو نہیں مانتا تو ہمارے

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَقَوْلِ الْمُشْرِكِيْنَ يَدَّعِيْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ
وَيُخَالِفُ قِبْلَتَهٗ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
مِنْهُمْ ق بِالْعِنَادِ فَاِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ
مَا تَحَوَّلَ اِلَيْهَا اِلَّا مَيْلًا اِلٰى دِيْنِ
اٰبَاۗىِٕهٖ وَالْاِسْتِثْنَاءُ مُتَّصِلٌ وَالْمَعْنٰى
لَا يَكُوْنُ لِاَحَدٍ عَلَيْكُمْ كَلَامٌ اِلَّا كَلَامُ
هٰٓؤُلَاۗءِ فَلَا تَخْشَوْهُمْ تَخَافُوْا
جِدَالَهُمْ فِى التَّوَلِّيْ اِلَيْهَا وَاخْشَوْنِيْ ق
بِامْتِثَالِ اَمْرِيْ وَلِاُتِمَّ عَطْفٌ عَلٰى
لِئَلَّا يَكُوْنَ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ بِالْهِدَايَةِ
اِلٰى مَعَالِمِ دِيْنِكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○
اِلَى الْحَقِّ.

قبلہ کی طرف کیوں متوجہ ہے۔ اور مشرک کہتے تھے، ابراہیم کی اتباع کا دعویٰ کرتا ہے اور قبلہ میں انکی مخالفت ہے

سو نہ ڈرو ان کے جھگڑے سے، کعبہ کی طرف پھرنے میں۔ اور مجھ سے ڈرو۔ میرا حکم مانو۔ اور یہ حکم اس واسطے کہ کہ احکام دین تم کو بتلاؤں اور انعام پورا کروں اور تاکہ تم راہ پر رہو۔

(۱۵۱) كَمَآ اَرْسَلْنَا مُتَعَلِّقٌ بِاُتِمَّ اَيْ اِتْمَامًا كَاِتْمَامِهَا
بِاِرْسَالِنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا الْقُرْاٰنَ وَ
يُزَكِّيْكُمْ يُطَهِّرُكُمْ مِنَ الشِّرْكِ وَيُعَلِّمُكُمُ
الْكِتٰبَ الْقُرْاٰنَ وَالْحِكْمَةَ مَا فِيْهِ مِنَ الْاَحْكَامِ
وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ○

(۱۵۱) جیسا ہم نے تم پر انعام کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تم میں نبی بنا کر بھیجا وہ تم کو قرآن سناتے ہیں اور شرک سے پاک کرتے ہیں اور قرآن اور شریعت کے احکام سکھلاتے ہیں اور جو تم نہیں جانتے تھے وہ بتلاتے ہیں۔

تشریح

(۱۵۰) استقبال قبلہ کے حکم کی پوری پابندی کرنا | استقبالِ قبلہ کے اس حکم کی ہر حال میں پابندی کرنا، کہیں لوگوں کو یہ کہنے کا موقعہ نہ مِل جائے کہ یہ کیسے حق پرست ہیں جو اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اگر تم نے اس کے خلاف کیا تو یہود کو یہ کہنے کا موقعہ مل جائیگا کہ بیت المقدس کی طرف رُخ کرکے نماز کیسے پڑھتے ہیں جبکہ ہماری کتابوں میں نبی آخر الزماں ﷺ کے اوصاف یہ بتائے گئے ہیں کہ ان کا قبلہ کعبہ ہوگا۔ عرب کے مشرکین کہیں گے کہ محمد ملتِ ابراہیمی ہونے کے دعویدار ہیں اور ان کے قبلے کے خلاف کرتے ہیں۔ رہے حق سے روگردانی کرنے والے ظالم لوگ وہ یہی الزام تو لگائیں گے کہ کعبہ کو قبلہ بنانے کی وجہ تمہاری اپنی قوم کی طرف رغبت اور اپنے شہر کی محبت ہے۔ ایسے لوگوں کی پرواکرنے کی ضرورت نہیں تمہیں ہم سے ڈرنا چاہیئے۔ اس راست روی کے ثمرے میں ہم قوموں کی رہنمائی اور امامت کی نعمت کی تکمیل تم پر کر دینا چاہتے ہیں۔ تحویلِ قبلہ کا یہ حکم دراصل تمہاری سرفرازی کا نشان ہے۔ نافرمانی اور ناشکری کرکے یہ منصب کہیں تم سے چھن نہ جائے۔ اس کی پیروی کروگے تو یہ نعمت تم پر مکمل کر دی جائے گی۔ ہمارے حکم کی پیروی کرتے ہوئے یہ امید رکھو کہ فلاحِ دنیا و آخرت سے سرفراز کیے جاؤ گے۔

(۱۵۱) ہم نے تمہاری فلاح کے لئے رسول کو بھیجا ہے۔ | جس طرح تمہیں اس چیز سے فلاح نصیب ہوئی کہ ہم نے تمہارے درمیان تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو تمہیں ہماری آیتیں سناتا ہے اور عملی طور پر تمہارے نفوس کو شرک اور برے اخلاق و عادات سے پاک کرتا ہے اور قرآن کے معارف و حقائق سے آگاہ کرتا ہے اور تمہیں وہ علم حقیقت دیتا ہے جس سے تم اس سے پہلے بے بہرہ تھے۔ غرض علمی اور عملی ہر طریقے سے تم کو کامل بناتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ع ۵ ۱۸ ۲

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿١٥٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

فَاذْكُرُوْنِيْٓ	اَذْكُرْكُمْ	وَاشْكُرُوْا + لِيْ	وَلَا تَكْفُرُوْنِ	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ
سو یاد کرو مجھے	میں یاد رکھوں گا تمہیں	اور تم شکر کرو میرا	اور نہ ناشکری کرو میری	اے	جو کہ

سو مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور تم میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو اے ایمان

اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٥٣﴾

اٰمَنُوْا	اسْتَعِيْنُوْا	بِالصَّبْرِ	وَالصَّلٰوةِ	اِنَّ	اللّٰهَ	مَعَ	الصّٰبِرِيْنَ
ایمان لائے	تم مدد مانگو	صبر سے	اور نماز	بیشک	اللہ	ساتھ	صبر کرنے والے

والو! تم صبر اور نماز سے مدد مانگو بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

﴿١٥٢﴾ فَاذْكُرُوْنِيْٓ بِالصَّلٰوةِ وَالتَّسْبِيْحِ وَنَحْوِهٖ اَذْكُرْكُمْ قِيْلَ مَعْنَاهُ اُجَازِيْكُمْ وَفِي الْحَدِيْثِ عَنِ اللّٰهِ مَنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَمَنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاءٍ خَيْرٍ مِّنْ مَلَائِهٖ وَاشْكُرُوْا لِيْ نِعْمَتِيْ بِالطَّاعَةِ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ○ بِالْمَعْصِيَةِ۔

﴿١٥٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا عَلَى الْاٰخِرَةِ بِالصَّبْرِ عَلَى الطَّاعَةِ وَالْبَلَاءِ وَالصَّلٰوةِ خَصَّهَا بِالذِّكْرِ لِتَكَرُّرِهَا وَعِظَمِهَا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○ بِالْعَوْنِ

﴿١٥٢﴾ سو مجھے نماز تسبیح و تہلیل سے یاد کرو۔ میں تم کو اس کا بدلہ دونگا۔ حدیث قدسی میں ہے جو مجھ کو اپنے جی میں یاد کرتا ہے میں اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور جو مجھ کو مجمع میں یاد کرتا ہے میں اسکو اس کے مجمع سے اچھے مجمع میں یاد کرتا ہوں۔ اور میری نعمت کا شکر اس طرح کرو کہ میری عبادت کرو اور گناہ کر کے میری نافرمانی نہ کرو۔

﴿١٥٣﴾ اے ایمان والو! امور آخرت پر مدد چاہو نماز سے اور مصیبت پر صبر کر کے اور بندگی پر جم کر (خاص نماز کو ذکر فرمایا اس کی بڑائی کی وجہ سے) اللہ صبر کرنے والوں کی مدد میں ہے۔

تشریح

﴿١٥٢﴾ ہماری نعمتوں کے شکر گزار بن کر رہو | جب ہماری طرف سے تکمیل ہدایت اور اتمامِ نعمت کا سامان ہو چکا تو اب تمہیں بھی لازم ہے کہ تم ہمیں زبان سے، دل سے یاد رکھو، ہمارا ذکر فکر رکھو اور ہماری اطاعت کرتے رہو تاکہ ہماری اور رحمتیں اور عنایتیں تم پر ہوتی رہیں۔ ہماری نعمتوں کے شکر گزار رہو، ہماری معصیت سے بچتے رہو۔

﴿١٥٣﴾ دین کی راہ میں مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو | امتِ محمدیہ ﷺ کے اہل ایمان کو اللہ تعالےٰ نے منصب امامت پر مامور فرمایا اس منصب کی ذمہ داری کا تقاضا یہ ہے کہ امت خود بھی حق کی پیروکار رہے، حق کی حمایت کرتی رہے اور دین حق کو ایک زندہ عملی نظام کی حیثیت سے نافذ و قائم کرنے کی جدوجہد کرتی رہے، اس راہ میں جن تکالیف سے، جن مشقتوں سے، جن مصائب سے اور جن نقصانات اور محرومیوں سے انسان کو واسطہ پیش آتا ہے اس کے لئے ثابت قدمی اور صبر کی ضرورت ہے اور اللہ کے ساتھ وہ تعلق ضروری ہے جس کی وجہ سے انسان ہر پریشانی کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ نماز اللہ کے ساتھ وہ تعلق پیدا کرتی ہے اور ہر آزمائش کی گھڑی میں اس کو صبر و ثبات کی طاقت دیتی ہے۔ ایسے لوگ ہر دم اللہ کی نصرت و اعانت اپنے ساتھ پاتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِنْ

وَلَا	تَقُولُوا	لِمَنْ	يُقْتَلُ	فِي	سَبِيلِ	اللَّهِ	أَمْوَاتٌ	بَلْ	أَحْيَاءٌ	وَلَٰكِنْ
اور نہ	کہو	اُسے جو	مارے جائیں	میں	راستہ	اللہ	مُردہ	بلکہ	زندہ	اور لیکن

اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مُردہ نہ کہو ، بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم (اس کا)

لَا تَشْعُرُونَ ﴿١٥٤﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ

لَا تَشْعُرُونَ	وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ	بِشَيْءٍ	مِنَ	الْخَوْفِ	وَالْجُوعِ	وَنَقْصٍ	مِنَ
تم شعور نہیں رکھتے	اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے	کچھ	سے	خوف	اور بھوک	اور نقصان	سے

شعور نہیں رکھتے ۔ اور ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے کچھ خوف سے اور بھوک سے اور مال و جان

الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٥﴾ الَّذِينَ إِذَا

الْأَمْوَالِ	وَالْأَنْفُسِ	وَالثَّمَرَاتِ	وَبَشِّرِ	الصَّابِرِينَ	الَّذِينَ	إِذَا
مال (جمع)	اور جان (جمع)	اور پھل (جمع)	اور خوشخبری دیں	صبر کرنے والے	وہ جو	جب

اور پھلوں کے نقصان سے ۔ اور خوش خبری دیں صبر کرنے والوں کو وہ جنہیں جب کوئی مصیبت

أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿١٥٦﴾ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ

أَصَابَتْهُمْ	مُصِيبَةٌ	قَالُوا	إِنَّا + لِلَّهِ	وَإِنَّا	إِلَيْهِ	رَاجِعُونَ	أُولَٰئِكَ	عَلَيْهِمْ
پہنچے انہیں	کوئی مصیبت	وہ کہیں	ہم اللہ کے لئے	اور ہم	اسکی طرف	لوٹنے والے	یہی لوگ	ان پر

پہونچے تو وہ کہیں ہم اللہ کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر

صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾

صَلَوَاتٌ	مِنْ	رَبِّهِمْ	وَرَحْمَةٌ	وَأُولَٰئِكَ	هُمُ	الْمُهْتَدُونَ
عنایتیں	سے	ان کا رب	اور رحمت	اور یہی لوگ	وہ	ہدایت یافتہ

ان کے رب کی طرف سے عنایتیں ہیں اور رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں ۔

(١٥٤) وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ هُمْ
أَمْوَاتٌ ، بَلْ هُمْ أَحْيَاءٌ أَرْوَاحُهُمْ فِي
حَوَاصِلِ طُيُورٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ
شَاءَتْ حَدِيثٌ بِذٰلِكَ وَلٰكِنْ لَا
تَشْعُرُونَ ○ تَعْلَمُونَ مَا هُمْ فِيهِ

(١٥٤) اور ان کو جو خدا کی راہ میں مارے گئے یہ نہ کہو کہ وہ مُردہ ہیں بلکہ وہ جیتے ہیں ان کی روحیں سبز جانوروں کے پوٹوں میں ہیں جنت میں جہاں چاہیں چگتے ہیں لیکن تم کو اُن کے حال کی خبر نہیں ۔

(١٥٥) وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ لِلْعَدُوِّ
وَالْجُوعِ الْقَحْطِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ بِالْهَلَاكِ

(١٥٥) اور البتہ ہم تم کو آزمائیں گے ساتھ کسی قدر خوف دشمن کے اور خشک سالی کی وجہ سے بھوکا رہ کر اور مالوں کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَالْاَنْفُسِ بِالْقَتْلِ وَالْاَمْرَاضِ وَالْمَوْتِ
وَالثَّمَرٰتِ ؕ بِالْجَوَائِحِ اَیْ لَنَخْتَبِرَنَّكُمْ
نَنْظُرَ اَتَصْبِرُوْنَ اَمْ لَا وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ○
عَلَی الْبَلَاءِ بِالْجَنَّةِ۔

(۱۵۶) الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ بَلَاءٌ
قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ مِلْكًا وَعَبِيْدًا يَفْعَلُ بِنَا مَا
يَشَاءُ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○ فِی الْاٰخِرَةِ
فَيُجَازِيْنَا۔ فِی الْحَدِيْثِ مَنِ اسْتَرْجَعَ عِنْدَ
الْمُصِيْبَةِ اٰجَرَهُ اللّٰهُ فِيْهَا وَاَخْلَفَ عَلَيْهِ خَيْرًا
وَفِيْهِ اَنَّ مِصْبَاحَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طُفِئَ فَاسْتَرْجَعَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رض اِنَّمَا هٰذَا
مِصْبَاحٌ فَقَالَ كُلُّ مَا سَاءَ الْمُؤْمِنَ فَهُوَ مُصِيْبَةٌ
رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ فِیْ مَرَاسِيْلِهٖ۔

(۱۵۷) اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ
وَرَحْمَةٌ ۚ نِعْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ○
اِلَی الصَّوَابِ۔

کھونے اور جانوں کے مارے جانے اور بیماری سے اور پھلوں پر آفتیں بھیجکر۔ سو ہم دیکھیں تم اس پر صبر کرتے ہو یا نہیں۔ اور جو مصیبت پر صبر کرتے ہیں انکے لئے جنت کی خوش خبری ہے۔

(۱۵۶) جب ان کو کوئی مصیبت پہونچتی ہے کہتے ہیں ہم اللہ کی ملک ہیں اس کے بندے ہیں جو چاہے ہمارے ساتھ کرے اور ہم آخرت میں اسی کی طرف پھر کر جائیں گے۔ سو وہ ہم کو بدلہ دلوئیگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی وقت مصیبت کے اِنَّا لِلّٰہِ وانا الیہ راجعون کہے اس کے بدلہ میں اللہ اس کو اس سے بہتر دیگا اور ثواب دیگا اور یہی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چراغ گل ہو گیا آپؐ نے اِنَّا لِلّٰہِ الخ پڑھا۔ عائشہ صدیقہؓ نے عرض کیا کہ چراغ کے گل ہونے پر آپ پڑھتے ہیں۔ آپنے فرمایا جو چیز مسلمان کو تکلیف دے وہی مصیبت ہے۔

(۱۵۷) اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ الخ وہی لوگ ہیں جن پر خدا کی نعمت اور بخشش ہے اور وہی ٹھیک راہ پر ہیں۔

تشریح

(۱۵۴) شہادت حیاتِ جاوداں ہے | حق پر ثابت قدمی فلاحِ دارین کی ضمانت ہے۔ حق کو غالب کرنے کی جدوجہد میں، ظلم کی طاقت توڑنے میں جانوں کا نذرانہ دینا پڑتا ہے، موت کا خوف دل سے نکالنا پڑتا ہے۔ شہید فی سبیل اللہ جو لوگ اس راہ میں اپنی جانیں دیتے ہیں وہ مرتے نہیں ہیں۔ ان کو مردہ مت سمجھو بلکہ وہ اعلیٰ درجہ کی زندگی، حیاتِ جاوداں پاتے ہیں چاہے تم ان کی اس زندگی کو محسوس نہ کرسکتے ہوں۔ یہ حقیقت ہے اور اس کے ادراک سے روحِ شجاعت تازہ رہتی ہے۔

(۱۵۵) تمہیں مشکلات کا مقابلہ کرنا ہوگا | امامت کی یہ سرفرازی، عزت و عظمت کے ساتھ کتنی ذمہ داریاں لیکر آرہی ہے۔ اس کو بھی سمجھ لو، ایمان کی پرکھ کے لئے تمہیں طرح طرح سے آزمایا جائیگا۔ خوف و قحط، فاقہ کشی، جان و مال کے نقصانات، آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کیا جائیگا تاکہ حق و باطل کا فرق اور حق پر ثابت قدم رہنے والوں کا کردار نکھر کر دنیا کے سامنے آجائے کہ یہ ہے وہ حق کی علم بردار جماعت جو انسانوں کی فلاح کا پرچم لہرانے کے لئے ہر طرح کی قربانیاں دے سکتی ہے ہر طرح کے مصائب سہہ سکتی ہے۔

(۱۵۶) ہماری ہر چیز اللہ کی امانت ہے | یہ ثابت قدم صابر و شاکر اہل ایمان وہ ہیں جو دل سے اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں ہماری جو چیز بھی اللہ کی راہ میں قربان ہوئی وہ گویا اپنے ٹھیک ٹھیک مصرف میں صرف ہوئی، اور وہ سمجھتے ہیں کہ دیر سویر ہمیں اللہ ہی کے حضور جانا ہے۔ لہذا کیوں نہ اس کی راہ میں جان لڑاکر سرخ رو ہوکر حاضر ہوں۔

صابر اور شاکر لوگوں پر اللہ کی خاص رحمتیں ہونگی | ان صابر و شاکر اللہ کی راہ میں خوشی خوشی قربانی دینے والے اہل ایمان کو خوش خبری دے دو
(۱۵۷) کہ ان پر ان کے رب کی طرف سے بڑی عنایات ہونگی، اس کی رحمت ان پر سایہ فگن ہوگی اور یہی لوگ راست رو ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا

إِنَّ	الصَّفَا	وَالْمَرْوَةَ	مِنْ	شَعَائِرِ	اللّٰهِ	فَمَنْ	حَجَّ	الْبَيْتَ	أَوِ	اعْتَمَرَ	فَلَا
بیشک	صفا	اور مروہ	سے	نشانات	اللہ	پس جو	حج کرے	خانہ کعبہ	یا	عمرہ کرے	تو نہیں

بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانات سے ہیں۔ پس جو کوئی خانہ کعبہ کا حج کرے یا عمرہ تو اس پر

جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿١٥٨﴾

جُنَاحَ	عَلَيْهِ	أَنْ	يَطَّوَّفَ	بِهِمَا	وَمَنْ	تَطَوَّعَ	خَيْرًا	فَإِنَّ	اللّٰهَ	شَاكِرٌ	عَلِيمٌ
کوئی حرج	اس پر	کہ	وہ طواف کرے	ان دونوں	اور جو	خوشی سے کرے	کوئی نیکی	تو بیشک	اللہ	قدردان	جاننے والا

کوئی حرج نہیں کہ ان دونوں کا طواف کرے اور جو کوئی خوشی سے کوئی نیکی کرے تو بے شک اللہ قدردان جاننے والا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ

إِنَّ	الَّذِينَ	يَكْتُمُونَ	مَا	أَنْزَلْنَا	مِنَ	الْبَيِّنَاتِ	وَالْهُدَىٰ	مِنْ	بَعْدِ	مَا بَيَّنَّاهُ
بیشک	جو لوگ	چھپاتے ہیں	جو	نازل کیا ہم نے	سے	کھلی نشانیاں	اور ہدایت	سے	بعد	ہم نے واضح کردیا

بیشک جو لوگ چھپاتے ہیں جو اللہ نے کھلی نشانیاں اور ہدایت نازل کی اس کے بعد کہ ہم نے اُسے

لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۙ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ﴿١٥٩﴾

لِلنَّاسِ	فِي	الْكِتَابِ	أُولَٰئِكَ	يَلْعَنُهُمُ	اللّٰهُ	وَيَلْعَنُهُمُ	اللَّاعِنُونَ
لوگوں کیلئے	میں	کتاب	یہی لوگ	لعنت کرتا ہے ان پر	اللہ	اور لعنت کرتے ہیں ان پر	لعنت کرنے والے

کتاب میں لوگوں کے لئے واضح کردیا۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے اور ان پر لعنت کرنیوالے لعنت کرتے ہیں۔

﴿١٥٨﴾ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ جَبَلَانِ بِمَكَّةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ أَعْلَامُ دِينِهِ جَمْعُ شَعِيرَةٍ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ أَيْ تَلَبَّسَ بِالْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ وَأَصْلُهُمَا الْقَصْدُ وَالزِّيَارَةُ فَلَا جُنَاحَ إِثْمَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ فِيهِ إِدْغَامُ التَّاءِ فِي الْأَصْلِ فِي الطَّاءِ بِهِمَا بِأَنْ يَسْعَى بَيْنَهُمَا سَبْعًا۔ نَزَلَتْ لَمَّا كَرِهَ الْمُسْلِمُونَ ذٰلِكَ لِأَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَطُوفُونَ بِهِمَا وَعَلَيْهِمَا صَنَمَانِ يَمْسَحُونَهُمَا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ السَّعْيَ غَيْرُ فَرْضٍ لِمَا أَفَادَهُ رَفْعُ الْإِثْمِ مِنَ التَّخْيِيرِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَغَيْرُهُ رُكْنٌ وَبَيَّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوبَهُ بِقَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهُ

﴿١٥٨﴾ تحقیق صفا اور مروہ مکہ کے دو پہاڑ دین خدا تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں سو جو کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں پہاڑوں کے بیچ میں دوڑے (یہ آیت اس وجہ سے اتری کہ مسلمان وہاں دوڑنا برا سمجھتے تھے کہ ان پر کافروں کے بُت تھے اور وہ وہاں بتوں کی وجہ سے دوڑتے تھے اور بتوں کو ہاتھ لگاتے تھے)
ابن عباس رض کہتے ہیں کہ یہ دوڑنا فرض نہیں کہ گناہ نہ ہونے سے اختیار کرنے نہ کرنے کا سمجھا گیا اور شافعی وغیرہ فرماتے ہیں دوڑنا ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے تم پر دوڑنا فرض کیا اور نیز آپ نے صفا سے دوڑنا شروع کیا کہ اللہ نے بھی اول صفا کو ہی ذکر فرمایا

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَقَالَ اِبْدَءُوْا بِمَا بَدَءَ اللّٰهُ بِهٖ يَعْنِىْ اَلصَّفَا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَمَنْ تَطَوَّعَ وَفِىْ قِرَاءَةٍ بِالتَّحْتَانِيَّةِ
وَتَشْدِيْدِ الطَّاءِ مَجْزُوْمًا وَفِيْهِ اِدْغَامُ التَّاءِ
فِيْهِمَا خَيْرًا اَىْ بِخَيْرٍ اَىْ فَعَلَ مَالَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ
مِنْ طَوَافٍ وَغَيْرِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ لِعَمَلِهٖ
بِالْاِثَابَةِ عَلَيْهِ عَلِيْمٌ ○ بِهٖ

اور جس نے نفلی طواف وغیرہ کار خیر کیا سو اللہ اسکے عمل کا اچھا بدلہ دینے والا ہے اور جاننے والا ہے۔

(۱۵۹) وَنَزَلَ فِى الْيَهُوْدِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ
النَّاسَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى
كَاٰيَةِ الرَّجْمِ وَنَعْتِ مُحَمَّدٍ مِنْۢ بَعْدِ مَا
بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ التَّوْرَاةِ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ
اللّٰهُ يُبْعِدُهُمْ مِنْ رَحْمَتِهٖ وَيَلْعَنُهُمُ
اللّٰعِنُوْنَ ○ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
اَوْ كُلُّ شَىْءٍ بِالدُّعَاءِ عَلَيْهِمْ بِاللَّعْنَةِ۔

(۱۵۹) اور یہودیوں کے بارے میں نازل ہوا۔ البتہ جو لوگ چھپاتے ہیں آدمیوں سے وہ جو ہم نے ہدایتیں اور احکام اتارے جیسے رجم کی آیت اور صفت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے، بعد اس کے کہ ہم نے توراۃ میں ان لوگوں پر ظاہر کر دیا ان کو اللہ اپنی رحمت سے دور کرتا ہے اور فرشتہ اور مسلمان آدمی اور ہر چیز ان پر لعنت کرتی ہے۔

تشریح

(۱۵۸) صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک ہیں | مسجدِ حرام کو قبلہ مقرر کرنے کے موقع پر یہ بھی ہوا کہ حج بیت اللہ اور عمرے میں مسجد حرام کے قریب واقع صفا اور مروہ نام کی پہاڑیوں کی سعی کے سلسلے میں ایک غلط فہمی کو صاف کر دیا جائے۔ صفا اور مروہ کی سعی حج کے ان مناسک میں شامل تھی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو سکھلائے تھے، مگر جب بعد میں مشرکانہ طریقے مکہ مکرمہ اور آس پاس کے علاقوں میں پھیل گئے تو قبیلہ بنو جرہم نے صفا پہاڑی پر "اساف بن لغی" اور مروہ پہاڑی پر "نائلہ بنتِ ویک" کے بت نصب کر کے ان کے استھان بنا دئے اور ان کے گرد طواف ہونے لگا، اہلِ مدینہ "مناۃ" کے معتقد تھے اور اساف و نائلہ کو نہیں مانتے تھے ان کے دلوں میں ان کے لئے پہلے سے ناپسندیدگی موجود تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اسلام کی روشنی پھیلی تو مسلمانوں کے دل میں یہ سوال کھٹکنے لگا کہ صفا اور مروہ کی سعی اصل مناسکِ حج میں سے ہے یا زمانہ شرک کی ایجاد ہے۔ اس لئے یہ بات واضح فرما دی گئی کہ حج اور عمرے میں صفا اور مروہ کی سعی اصل مناسکِ حج میں شامل ہے اور اسمیں کوئی گناہ نہیں ہے۔ ساتھ ساتھ یہ بھی بتادیا گیا کہ اللہ کے حکم کی تعمیل دل کی رضا و رغبت سے کروگے تو اس کی قدر کی جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی قدردان نہیں ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں کہ یہ کام برضا و رغبت کیا جارہا ہے یا بس حکم بجالانے کے لئے۔

(۱۵۹) اچھائی پھیلانا اور برائی سے روکنا امتِ محمدیہ کا فریضہ ہے | امتِ محمدیہ کو منصب امامت پر اس لئے فائز کیا گیا ہے کہ وہ خود بھی اللہ کے بھیجے ہوئے دین حق کی پیروکار ہے اور اس ہدایتِ ربانی کو دنیا کے تمام انسانوں تک پہنچائے، اسکی طرف لوگوں کو دعوت دے، اس کے نظامِ عدل و حق کو قائم کرے، منکرات سے روکنا اور بھلائی کا حکم دینا اس امت کا فرضِ منصبی ہے۔ قوم یہود میں ایک بڑی کمزوری یہ پیدا ہوگئی تھی کہ انہوں نے کتاب اللہ کے علم کو ایک مخصوص طبقے تک محدود کر کے رکھدیا تھا، عوام الناس کو اس کی ہوا لگنے نہ دیتے تھے۔ اور جب عام جہالت کے باعث خرابیاں پھیلیں تو ان کو دور کرنے کی کوشش نہیں کی۔ توریت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی دلیل اور تحویلِ قبلہ کا حکم اس کو بھی انھوں نے چھپا رکھا تھا امتِ محمدیہ کو منصبِ امامت عطا کرتے ہوئے یہود کی اس کمزوری کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ یہ امت اس کمزوری سے بچی رہے کتاب و سنت کی ضروری باتیں مناسب انداز میں لوگوں تک پہنچاتی رہے۔ کتمانِ حق پر تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ یہ معمولی جرم نہیں ہے۔ خود اللہ تعالیٰ اور اللہ کے فرشتے، جن و انس تمام مخلوقاتِ الٰہی ایسے لوگوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔ حق پوشی کی بدولت اللہ کی کتنی مخلوق گمراہی میں پڑجاتی ہے۔ ان سب کا وبال ان چھپانے والوں پر ہوتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَٰٓئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ

إِلَّا	الَّذِينَ	تَابُوا	وَأَصْلَحُوا	وَبَيَّنُوا	فَأُولَٰٓئِكَ	أَتُوبُ	عَلَيْهِمْ	وَأَنَا	التَّوَّابُ
سوائے	وہ لوگ جو	انھوں نے توبہ کی	اور اصلاح کی	اور واضح کیا	پس یہی لوگ ہیں	میں معاف کرتا ہوں	انھیں	اور میں	معاف کرنیوالا

سوائے ان لوگوں کے جنھوں نے توبہ کی اور اصلاح کی اور واضح کیا پس یہی لوگ ہیں جنھیں میں معاف کرتا ہوں اور میں معاف

الرَّحِيمُ ﴿١٦٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰٓئِكَ

الرَّحِيمُ	إِنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	وَمَاتُوا	وَهُمْ	كُفَّارٌ	أُولَٰٓئِكَ
رحم کرنے والا	بیشک	جو لوگ	کافر ہوئے	اور وہ مرگئے	اور وہ	کافر	یہی لوگ

کرنے والا رحم کرنے والا ہوں بیشک جو لوگ کافر ہوئے اور وہ کافر ہی مرگئے یہی لوگ ہیں

عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٦١﴾

عَلَيْهِمْ	لَعْنَةُ	اللَّهِ	وَالْمَلَٰٓئِكَةِ	وَالنَّاسِ	أَجْمَعِينَ	
ان پر	لعنت	اللہ	اور فرشتے	اور لوگ	تمام	

جن پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی۔

(۱۶۰) إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا رَجَعُوا عَنْ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا
عَمَلَهُمْ وَبَيَّنُوا مَا كَتَمُوهُ فَأُولَٰٓئِكَ أَتُوبُ
عَلَيْهِمْ ۚ أَقْبَلُ تَوْبَتَهُمْ وَأَنَا التَّوَّابُ
الرَّحِيمُ ○ بِالْمُؤْمِنِينَ

(۱۶۱) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ
كُفَّارٌ حَالٌ أُولَٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ
وَالْمَلَٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ○
أَيْ هُمْ مُسْتَحِقُّوا ذَٰلِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَالنَّاسِ قِيلَ عَامٌ وَقِيلَ الْمُؤْمِنُونَ

(۱۶۰) مگر جو اس سے لوٹے اور اچھے کام کئے اور جو چھپایا تھا اس کو ظاہر کر دیا۔ سو ان کی توبہ میں قبول کرتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا مسلمانوں پر مہربان ہوں۔

(۱۶۱) البتہ جو لوگ کافر ہوئے اور کفر کی حالت میں مرگئے وہ دنیا اور آخرت میں اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں کی لعنت کے مستحق ہیں۔

تشریح

(۱۶۰) اظہار حق کرنے والے اللہ کی رحمت کے حقدار ہیں | ہاں جو لوگ اس حق پوشی کی روش سے باز آ گئے، اپنی اصلاح کرلی، حق کا اظہار کر دیا تو ہم بجائے لعنت کے ان پر رحمت نازل فرماتے ہیں، ان کی معافی کو قبول کرتے ہیں۔ کیوں کہ ہم تواب ورحیم ہیں۔

(۱۶۱) حق پوشی اور حق کوشی سب سے بڑے جرم ہیں | سچے دل سے توبہ، سابقہ گناہوں کو معاف کر دیتی ہے۔ مگر جس نے حق پوشی اور حق کوشی کی روش نہ چھوڑی اور اسی حال میں دنیا سے چلا گیا، اور وہ لوگ جو اُن کی وجہ سے گمراہ ہوئے اور ان کو گمراہی سے توبہ کی توفیق نہ ہوئی تو وہ ہمیشہ کو ملعون اور جہنم رسید ہو گئے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ وَاِلٰهُكُمْ

خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا	لَا یُخَفَّفُ	عَنْهُمُ	الْعَذَابُ	وَلَا هُمْ	یُنْظَرُوْنَ	وَاِلٰهُكُمْ
ہمیشہ رہیں گے	اسمیں	نہ ہلکا ہوگا	ان سے	عذاب	اور نہ انہیں	مہلت دیجائیگی	اور معبود تمہارا

وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان سے عذاب ہلکا نہ ہو گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ اور تمہارا معبود

ع اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۳﴾ اِنَّ فِیْ خَلْقِ

اِلٰهٌ	وَّاحِدٌ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا + هُوَ	الرَّحْمٰنُ	الرَّحِیْمُ	اِنَّ	فِیْ	خَلْقِ
معبود	یکتا	نہیں	عبادت کے لائق	سوائے اس کے	نہایت مہربان	رحم کرنے والا	بیشک	میں	پیدائش

یکتا معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے بیشک زمین اور

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ

السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	وَاخْتِلَافِ	الَّیْلِ	وَالنَّهَارِ	وَالْفُلْكِ	الَّتِیْ
آسمانوں	اور زمین	اور بدلتے رہنا	رات	اور دن	اور کشتی	جو کہ

آسمانوں کی پیدائش میں اور رات اور دن کے بدلتے رہنے میں اور (اس) کشتی میں جو

تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ

تَجْرِیْ	فِیْ	الْبَحْرِ	بِمَا	یَنْفَعُ	النَّاسَ	وَمَآ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	مِنَ	السَّمَآءِ
بہتی ہے	میں	سمندر	ساتھ جو	نفع دیتی ہے	لوگ	اور جو کہ	اُتارا	اللہ	سے	آسمانوں

سمندر میں بہتی ہے (ان چیزوں کے) ساتھ جو لوگوں کو نفع دیتی ہیں اور جو اللہ نے آسمانوں سے

مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ

مِنْ	مَّآءٍ	فَاَحْیَا	بِهِ	الْاَرْضَ	بَعْدَ + مَوْتِهَا	وَبَثَّ	فِیْهَا	مِنْ	كُلِّ
سے	پانی	پھر زندہ کیا	اس سے	زمین	اس کے مرنے کے بعد	اور پھیلائے	اسمیں	سے	ہر قسم

پانی اُتارا پھر اُس سے زمین کو زندہ کیا اس کے مرنے کے بعد اور اس میں ہر قسم کے جانور

دَآبَّةٍ ۪ وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ

دَآبَّةٍ	وَّتَصْرِیْفِ	الرِّیٰحِ	وَالسَّحَابِ	الْمُسَخَّرِ	بَیْنَ	السَّمَآءِ
جانور	اور بدلنا	ہوائیں	اور بادل	تابع	درمیان	آسمان

پھیلائے اور ہواؤں کے بدلنے میں اور زمین و آسمان کے درمیان تابع بادلوں میں

وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

وَالْاَرْضِ	لَاٰیٰتٍ	لِّقَوْمٍ	یَّعْقِلُوْنَ
اور زمین	نشانیاں	لوگوں کیلئے	عقل والے

نشانیاں ہیں (ان) لوگوں کے لئے (جو) عقل والے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۶۲) خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ج اَیِ اللَّعْنَةِ اَوِ النَّارِ الْمَدْلُوْلِ
بِهَا عَلَیْهَا لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ طَرْفَةَ
عَیْنٍ وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ○ یُمْهَلُوْنَ لِتَوْبَةٍ
اَوْ مَعْذِرَةٍ

(۱۶۳) وَنَزَلَ لَمَّا قَالُوْا صِفْ لَنَا رَبَّكَ وَاِلٰهُكُمْ
اَیِ الْمُسْتَحِقُّ لِلْعِبَادَةِ مِنْكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج
لَا نَظِیْرَ لَهٗ فِیْ ذَاتِهٖ وَلَا فِیْ صِفَاتِهٖ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○ع

(۱۶۴) وَطَلَبُوْا اٰیَةً عَلٰی ذٰلِكَ فَنَزَلَ اِنَّ فِیْ خَلْقِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِیْهِمَا مِنَ
الْعَجَائِبِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ بِالذَّهَابِ
وَالْمَجِیْءِ وَالزِّیَادَةِ وَالنُّقْصَانِ وَالْفُلْكِ السُّفُنِ
الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ وَلَا تَرْسُبُ مُوْقَرَةً
بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ مِنَ التِّجَارَاتِ وَالْحَمْلِ وَ
مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ مَطَرٍ
فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بِالنَّبَاتِ بَعْدَ مَوْتِهَا
یُبْسِهَا وَبَثَّ فَرَّقَ وَنَشَرَ بِهٖ فِیْهَا مِنْ
كُلِّ دَآبَّةٍ ص لِاَنَّهُمْ یَنْمُوْنَ بِالْخِصْبِ
الْكَائِنِ عَنْهُ وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ تَقْلِیْبِهَا
جُنُوْبًا وَشِمَالًا حَارَّةً وَبَارِدَةً وَّالسَّحَابِ الْغَیْمِ
الْمُسَخَّرِ الْمُذَلَّلِ بِاَمْرِ اللّٰهِ یَسِیْرُ اِلٰی حَیْثُ
شَآءَ اللّٰهُ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ بِلَا عِلَاقَةٍ
لَاٰیٰتٍ دَالَّاتٍ عَلٰی وَحْدَانِیَّتِهٖ تَعَالٰی لِّقَوْمٍ
یَّعْقِلُوْنَ ○ یَتَدَبَّرُوْنَ

(۱۶۲) اس لعنت اور آگ میں ہمیشہ رہیں گے ان سے عذاب پلک جھپکنے کو ہلکا نہ ہوگا اور نہ ان کو توبہ اور عذر کرنے کی مہلت دی جائے گی۔

(۱۶۳) اور جب لوگوں نے حضرت سے کہا کہ اپنے پروردگار کی صفت بیان کرو یہ آیت نازل ہوئی ۔ وَاِلٰهُكُمْ الخ اور مستحق تمہاری عبادت کا ایک خدا ہے کوئی اسکی مانند ذات و صفات میں نہیں وہی معبود ہے بخشش والا مہربان اسکے سوا کوئی معبود نہیں۔

(۱۶۴) لوگوں نے اس کی دلیل پوچھی یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ الخ البتہ آسمان اور زمین اور انکی عجائبات کے پیدا کرنے میں اور رات دن کے گھٹنے بڑھنے اور جانے آنے اور کشتیوں میں جو دریا میں لوگوں کو تجارت کا اور بوجھ اٹھانے کا نفع پہنچانے کو چلتی ہیں اور بارش میں جو اللہ نے آسمان سے اُتاری پھر اس سے زمین کی خشکی بعد سبزی جمائی اور اس سے ہر ایک قسم کے جانور پھیلائے اور ہواؤں کے سرد و گرم جنوب و شمال کی طرف چلانے میں اور ابر میں جو اللہ کے حکم سے آسمان و زمین کے بیچ لٹکے ہوئے ہیں اور جہاں وہ چاہے چلتے ہیں۔ بیشک خدا کے ایک ہونے کی بڑی نشانیاں ہیں ان کو جو سمجھیں۔

تشریح

(۱۶۲) حق فراموش عذاب میں مبتلا ہوں گے | ایسے حق پوش و حق فراموش بلا کسی تخفیف و مہلت اور وقفہ کے مسلسل عذاب میں مبتلا رہیں گے۔

(۱۶۳) اللہ تمہیں عذاب سے بچانا چاہتا ہے | تم سب انسانوں کا معبود وہ ایک اللہ ہی ہے لہٰذا اسکی گرفت سے تم بچ نہیں سکتے۔ یہ تو ہے نہیں کہ ایک عذاب دے رہا ہے تو دوسرا پناہ دیدیگا اور عذاب سے بچالیگا، وہ معبود تم پر بڑا شفیق و مہربان ہے۔ وہ تمہیں عذاب سے بچانا چاہتا ہے اسلئے تمہیں ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے بچ سکتے ہو تو بچ جاؤ اور اس کے سایۂ رحمت میں آجاؤ۔

(۱۶۴) کائنات کا نظام اللہ کی وحدانیت کی دلیل ہے | تمہارا الٰہ اور معبود ایک اللہ ہی ہے اس حقیقت کو پہچاننے کے لئے اس کائنات کی بناوٹ اور اس کے نظام پر غور کرو تو تمہیں پتہ چلے گا کہ یہ پوری کائنات ایک قادرِ مطلق حکیم کے زیر فرمان ہے اسمیں نہ کسی کی مداخلت کی کوئی گنجائش ہے نہ ذرا سی مشارکت کی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ

وَمِنَ	النَّاسِ	مَنْ	يَّتَّخِذُ	مِنْ	دُوْنِ	اللّٰهِ	اَنْدَادًا	يُّحِبُّوْنَهُمْ	كَحُبِّ
اور سے	لوگ	جو	بناتے ہیں	سے	سوائے	اللہ	شریک	محبت کرتے ہیں اُن سے	جیسے محبت

اور جو لوگ اللہ کے سوائے کوئی شریک بناتے ہیں وہ ان سے محبت کرتے ہیں جیسے اللہ کی

اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۭ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ

اللّٰهِ	وَالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اَشَدُّ	حُبًّا	لِّلّٰهِ	وَلَوْ يَرَى	الَّذِيْنَ
اللہ	اور جو لوگ	ایمان لائے	سب سے زیادہ	محبت	اللہ	اور اگر دیکھ لیں	وہ جنھوں نے

محبت اور جو لوگ ایمان لائے (انہیں) انھیں اللہ کی محبت سب سے زیادہ ہے، اور اگر دیکھ لیں جنھوں نے

ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ

ظَلَمُوْٓا	اِذْ	يَرَوْنَ	الْعَذَابَ	اَنَّ	الْقُوَّةَ	لِلّٰهِ	جَمِيْعًا	وَّاَنَّ	اللّٰهَ
ظلم کیا	جب	دیکھیں گے	عذاب	کہ	قوۃ	اللہ کیلئے	تمام	اور یہ کہ	اللہ

ظلم کیا (اسوقت کو) جب یہ عذاب دیکھیں گے کہ تمام قوت اللہ کے لئے ہے اور یہ کہ اللہ کا

شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿١٦٥﴾ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا

شَدِيْدُ	الْعَذَابِ	اِذْ	تَبَرَّاَ	الَّذِيْنَ	اتُّبِعُوْا	مِنَ	الَّذِيْنَ	اتَّبَعُوْا
سخت	عذاب	جب	بیزار ہو جائینگے	وہ لوگ جو	پیروی کی گئی	سے	جنھوں نے	پیروی کی

عذاب سخت ہے۔ جب بیزار ہو جائیں گے وہ جن کی پیروی کی گئی ان سے جنھوں نے پیروی کی تھی

وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿١٦٦﴾

وَرَاَوُا	الْعَذَابَ	وَتَقَطَّعَتْ	بِهِمُ	الْاَسْبَابُ	
اور وہ دیکھیں گے	عذاب	اور کٹ جائیں گے	ان سے	وسائل	

اور وہ عذاب دیکھ لیں گے اور ان سے تمام وسائل کٹ جائیں گے۔

(١٦٥) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ وَامِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ اَیْ غَیْرِہٖ اَنْدَادًا اَصْنَامًا يُّحِبُّوْنَهُمْ
بِالتَّعْظِیْمِ وَالْخُضُوْعِ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ اَیْ كَحُبِّهِمْ لَهٗ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۭ مِنْ حُبِّهِمْ
لِلْاَنْدَادِ لِاَنَّهُمْ لَا یَعْدِلُوْنَ عَنْهُ بِحَالٍ مَّا وَ
الْكُفَّارُ یَعْدِلُوْنَ فِی الشِّدَّۃِ اِلَی اللّٰهِ وَلَوْ
يَرَى تُبْصِرُ یَا مُحَمَّدُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا
بِاتِّخَاذِ الْاَنْدَادِ اِذْ يَرَوْنَ بِالْبِنَاءِ لِلْفَاعِلِ

(١٦٥) اور بعض آدمی ہیں کہ اللہ کی برابر بتوں کو کرتے ہیں ان کی ایسی بڑائی اور محبت کرتے ہیں جیسے اللہ کی۔

اور جو ایمان والے ہیں ان کو اللہ کی محبت اتنی زیادہ ہے کہ کافروں کو بتوں کی نہیں کیونکہ ایمان والے اللہ سے کبھی نہیں پھرتے اور کافر سختی کے وقت بتوں کو چھوڑ کر اللہ کیطرف جھکتے ہیں اور اگر اے محمد تو ان کو دیکھے جو بتوں کو شریک خدا کا

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَالْمَفْعُوْلِ يُبْصِرُوْنَ الْعَذَابَ لَرَاَيْتَ اَمْرًا عَظِيْمًا وَاِذْ بِمَعْنٰى اِذَا اَنَّ اَىْ لِاَنَّ الْقُوَّةَ اَلْقُدْرَةَ وَالْغَلَبَةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا حَالٌ وَاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ○ وَفِىْ قِرَاءَةٍ يَرٰى بِالتَّحْتَانِيَّةِ وَالْفَاعِلُ فِيْهِ قِيْلَ ضَمِيْرُ السَّامِعِ وَقِيْلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَهِىَ بِمَعْنٰى يَعْلَمُ وَاَنَّ وَمَا بَعْدَهَا سُدَّتْ مَسَدَّ الْمَفْعُوْلَيْنِ وَجَوَابُ لَوْ مَحْذُوْفٌ وَالْمَعْنٰى لَوْ عَلِمُوْا فِى الدُّنْيَا شِدَّةَ عَذَابِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْقُدْرَةَ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَقْتَ مُعَايَنَتِهِمْ لَهٗ وَهُوَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ لَمَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖ اَنْدَادًا

بنا کرنا انصاف ہوئے جبکہ ان کو عذابِ الٰہی پیش آئے تو بڑی بات کو دیکھے اس لئے کہ قدرت اور غلبہ سب اللہ کو ہے۔ اور اللہ سخت عذاب والا ہے اور جس قرأت میں یری ہے اس وقت معنیٰ آیت کے ہیں کہ اگر نا انصاف لوگ دنیا میں جان لیتے اللہ کے سخت عذاب کو اور اللہ اکیلے کی قدرت کو جب کہ وہ قیامت میں اس کو دیکھیں گے تو اللہ کے سوا کسی کو شریک نہ بناتے۔

(۱۶۶) اِذْ بَدَلٌ مِنْ اِذْ قَبْلَهٗ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا اَىِ الرُّؤَسَاءَ مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا اَىْ اَنْكَرُوْا اِضْلَالَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ عَطْفٌ عَلٰى تَبَرَّاَ بِهِمُ عَنْهُمُ الْاَسْبَابُ ○ اَلْوُصَلُ الَّتِىْ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِى الدُّنْيَا مِنَ الْاَرْحَامِ وَالْمَوَدَّةِ۔

(۱۶۶) جبکہ الگ ہوجاویں سردار اپنے ساتھیوں سے اور ان کو بہکانے سے انکار کریں، اور عذاب دیکھیں اور ٹوٹ جاویں ان کی وہ علامتیں جو دنیا میں تھیں. رشتہ داری اور دوستی۔

تشریح

(۱۶۵) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو | وحدتِ خداوندی کی ان کھلی نشانیوں کے باوجود کچھ لوگ دوسری ہستیوں کو اللہ کا مدمقابل اور ہمسر بناتے ہیں اور ان کے ساتھ وہ گرویدگی اور شیفتگی ظاہر کرتے ہیں جو صرف اللہ کے ساتھ ہونی چاہیئے ——— اللہ کی مخصوص صفات میں یا اس کے حقوق میں یا اس کی حدودِ عظمت میں دوسروں کو ساجھی بناتے ہیں. حالاں کہ حقیقت شناسی اور ایمان کا تقاضا ہے کہ اللہ کی رضا ہر چیز پر مقدم ہو اور اللہ کی محبت پر ہر چیز قربان کردی جائے ——— کاش یہ حقیقت عذاب کو سامنے دیکھنے سے پہلے ہی ان ظالموں کی سمجھ میں آجائے۔ یہ وہ دیکھ ہی لیں گے کہ ساری طاقت، سارے اختیارات اللہ ہی کے قبضے میں ہیں، ان کے جھوٹے معبودوں کے قبضے میں کچھ بھی نہیں ہے اور جہاں اللہ رحیم و شفیق ہے سزا دینے میں سخت بھی ہے۔

(۱۶۶) حساب کے دن اللہ کے سوا کوئی کارساز نہ ہوگا | جن گمراہ رہنماؤں کے پیچھے لگ کر یہ ناحق شناس گمراہ ہو رہے ہیں، روزِ حساب دیکھیں گے کہ یہ رہنما خود بھی عذاب بھگتیں گے اور اپنے پیروکاروں سے برأت کا اظہار کریں گے، اس وقت سارے اسباب منقطع ہو چکے ہوں گے اور کوئی حیلہ وسیلہ کام نہ آئے گا۔ یہ اس لئے بتایا جا رہا ہے کہ مسلمان ہوشیار ہوجائیں اور غلط رہبروں سے بچیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ

وَقَالَ	الَّذِيْنَ	اتَّبَعُوْا	لَوْ اَنَّ	لَنَا	كَرَّةً	فَنَتَبَرَّاَ	مِنْهُمْ	كَمَا	تَبَرَّءُوْا	مِنَّا
اور کہیں گے	وہ جنھوں نے	پیروی کی	کاش کہ	ہمارے لئے	دوبارہ	تو ہم بیزاری کرتے	اُن سے	جیسے	انھوں نے بیزاری کی	ہم سے

اور وہ کہیں گے جنھوں نے پیروی کی تھی کاش ہمارے لئے دوبارہ (دنیا میں لوٹ جانا ہوتا) تو ہم اُن سے بیزاری کرتے جیسے انھوں نے ہم سے بیزاری کی ع

كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ ع ۲۰

كَذٰلِكَ	يُرِيْهِمُ	اللّٰهُ	اَعْمَالَهُمْ	حَسَرٰتٍ	عَلَيْهِمْ	وَمَا هُمْ	بِخٰرِجِيْنَ	مِنَ	النَّارِ
اسی طرح	انہیں دکھائیگا	اللہ	انکے عمل	حسرتیں	ان پر	اور نہیں وہ	نکلنے والے	سے	آگ

اسی طرح اللہ ان کے عمل انہیں حسرتیں بنا کر دکھائیگا اور وہ آگ سے نکلنے والے نہیں۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ

يٰٓاَيُّهَا	النَّاسُ	كُلُوْا	مِمَّا	فِى	الْاَرْضِ	حَلٰلًا	طَيِّبًا	وَّلَا تَتَّبِعُوْا	خُطُوٰتِ	الشَّيْطٰنِ
اے	لوگ	تم کھاؤ	اس سے جو	میں	زمین	حلال	پاک	اور نہ پیروی کرو	قدم (جمع)	شیطان

اے لوگو! کھاؤ اس میں سے جو زمین میں ہے حلال اور پاک اور پیروی نہ کرو شیطان کے قدموں کی

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى

اِنَّهٗ	لَكُمْ	عَدُوٌّ	مُّبِيْنٌ	اِنَّمَا	يَاْمُرُكُمْ	بِالسُّوْٓءِ	وَالْفَحْشَآءِ	وَاَنْ	تَقُوْلُوْا	عَلَى
بیشک وہ	تمھارا	دشمن	کھلا	صرف	تمہیں حکم دیتا ہے	برائی	اور بے حیائی	اور یہ کہ	تم کہو	پر

بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ وہ تمہیں حکم دیتا ہے صرف برائی اور بے حیائی کا اور یہ کہ تم اللہ (کے بارے میں)

اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا

اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ	وَاِذَا	قِيْلَ	لَهُمُ	اتَّبِعُوْا	مَآ اَنْزَلَ	اللّٰهُ	قَالُوْا	بَلْ نَتَّبِعُ	مَآ اَلْفَيْنَا
اللہ	جو	تم نہیں جانتے	اور جب	کہا جاتا ہے	انھیں	پیروی کرو	جو اُتارا	اللہ	وہ کہتے ہیں	بلکہ ہم پیروی کرینگے	جو ہم نے پایا

کہو جو تم نہیں جانتے۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے اس کی پیروی کرو جو اللہ نے اتارا تو وہ کہتے ہیں بلکہ ہم اسکی پیروی کرینگے جس پر

عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

عَلَيْهِ	اٰبَآءَنَا	اَوَلَوْ كَانَ	اٰبَآؤُهُمْ	لَا يَعْقِلُوْنَ	شَيْئًا	وَّ	لَا يَهْتَدُوْنَ	
اس پر	اپنے باپ دادا	بھلا اگرچہ ہوں	انکے باپ دادا	نہ سمجھتے ہوں	کچھ	اور	نہ ہدایت یافتہ ہوں	

ہم نے پایا اپنے باپ دادا کو۔ بھلا اگرچہ ان کے باپ دادا کچھ نہ سمجھتے ہوں اور ہدایت یافتہ نہ ہوں۔

﴿۱۶۷﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً رَجْعَةً اِلَى الدُّنْيَا فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ اَيِ الْمَتْبُوْعِيْنَ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ الْيَوْمَ وَلَوْ لِلتَّمَنِّيْ وَنَتَبَرَّاَ جَوَابُهٗ كَذٰلِكَ كَمَا اَرَاهُمْ شِدَّةَ عَذَابِهٖ وَتَبَرِّىْ

﴿۱۶۷﴾ اور جو پیرو بنے تھے وہ کہیں گے کاش ہم دنیا میں پھر لوٹیں تو ہم الگ ہوجاویں ان سرداروں سے جیسے وہ آج ہم سے الگ ہو گئے جیسا اللہ نے ان کو اپنا سخت عذاب اور ایک دوسرے سے الگ ہوجانا دکھلایا

toobaa-elibrary.blogspot.com

بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ يُرِيهِمُ اللّٰهُ أَعْمَالَهُمُ
السَّيِّئَةَ حَسَرٰتٍ حَالٌ نَدَامَاتٍ عَلَيْهِمْ ط
وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ع بَعْدَ دُخُوْلِهَا
۱۶۸ وَنَزَلَ فِيْمَنْ حَرَّمَ السَّوَائِبَ وَنَحْوَهَا يٰٓاَيُّهَا
النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا حَلَالًا
طَيِّبًا صِفَةٌ مُؤَكِّدَةٌ اَوْ مُسْتَلَذًّا وَّلَا تَتَّبِعُوْا
خُطُوٰتِ طُرُقَ الشَّيْطٰنِ اَيْ تَزْيِيْنَهُ اِنَّهٗ
لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ بَيِّنُ الْعَدَاوَةِ
۱۶۹ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ الْاِثْمِ وَالْفَحْشَآءِ
الْقَبِيْحُ شَرْعًا وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا
تَعْلَمُوْنَ ○ مِنْ تَحْرِيْمِ مَا لَمْ يُحَرَّمْ وَغَيْرِهٖ
۱۷۰ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اَيِ الْكُفَّارِ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ مِنَ التَّوْحِيْدِ وَتَحْلِيْلِ الطَّيِّبَاتِ قَالُوْا
لَا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا
مِنْ عِبَادَةِ الْاَصْنَامِ وَتَحْرِيْمِ السَّوَائِبِ وَ
الْبَحَائِرِ قَالَ تَعَالٰى اَيَتَّبِعُوْنَهُمْ وَلَوْ كَانَ
اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا مِنْ اَمْرِ الدِّيْنِ
وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ○ اِلَى الْحَقِّ وَالْهَمْزَةُ لِلْاِنْكَارِ

اسی طرح دکھاتا ہے ان کو ان کے برے کام پشیمانی اور افسوس دکھانے کو اور وہ دوزخ میں جاکر پھر نہ نکلیں گے۔

۱۶۸ اور جنھوں نے بتوں کے نام پر جانور چھوڑ کر اسکو حرام ٹھیرایا تھا انکے بارے میں یہ آیت اتری۔ اے لوگو کھاؤ زمین کی ان چیزوں میں جو حلال مزہ دار ہیں اور شیطان کے راستوں کی جو اس نے اچھے بنا کر دکھلائے ہیں پیروی نہ کرو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

۱۶۹ وہ تو گناہ اور بُرے کام ہی کا حکم کرتا ہے اور اس کا کہ اللہ پر جھوٹ بولو جس کی حلت و حرمت تم نہیں جانتے۔

۱۷۰ اور جب کافروں سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو حکم خدا کے ایک ہونے اور پاک چیزوں کے حلال ہونے کا بتلایا ہے اس کی پیروی کرو وہ کہتے ہیں کہ ہم یہ نہ کریں گے بلکہ اسی کی پیروی کریں گے جو ہمارے باپ دادے کرتے تھے۔ بتوں کا پوجنا اور ان کے نام پر جانور چھوڑنا اور جانوروں کے کان چیرنا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کیا اگر انکے باپ دادے دین کی باتوں کو کچھ نہ سمجھتے ہوں اور ٹھیک راہ پر نہ ہوں جب بھی ان ہی کی پیروی کریں گے۔

تشریح

۱۶۷ حساب کے دن مشرکین کی حسرت | جب انکے رہبر اپنے پیروکاروں سے برأت ظاہر کرینگے تو اُس وقت ان کے پیروکار کہیں گے کاش ہمیں ایک موقعہ اور مل جائے تو جس طرح آج یہ ہم سے بیزاری ظاہر کر رہے ہیں ہم بھی ان سے بیزار ہو کر دکھادیں اور ان کی رہبری خاک میں ملادیں۔ یہ حسرتیں اور پریشانیاں ہونگی مگر بچنے کی راہ کوئی نہ ہوگی۔

۱۶۸ حرام وحلال کا فیصلہ اپنے ہاتھ میں لینا یہ بھی شرک ہے | شرک کی خرابی بیان ہوئی کہ وہ کس طرح آخرت میں خُسران وحسرت کا موجب ہوگا۔ بت پرستی اور بتوں کے نام پر جانور چھوڑنا اور ان سے فائدہ اٹھانے کو اپنے اوپر حرام کرلینا یہ بھی شرک کا شاخسانہ ہے جس چیز کو اللہ نے حلال کیا ہے اپنی طرف سے اس کو اپنے اوپر حرام کرلینا شیطان کی پیروی ہے۔ شیطان انسان کا کھُلا دشمن ہے۔

۱۶۹ اپنی طرف سے احکام کا تراشنا شیطانی حرکت ہے | اپنی طرف سے احکام تراش لینا یہ بھی شیطان کی پیروی ہے، وہمی رسموں اور پابندیوں کو یہ سمجھنا کہ یہ خدا کی طرف سے تعلیم کئے گئے مذہبی امور ہیں، یہ شیطانی خیالات ہیں۔ شیطان برائیوں اور فاحشات میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔

۱۷۰ صرف اللہ کے احکام کی پیروی کرو | باپ دادا کی طرف سے چلے آرہے وہ پرانے رسوم ورواج جو بے عقلی اور لاعلمی کی وجہ سے کہیں راہ پاگئے ان کے پیچھے پڑے رہنا اور انکے مقابلہ میں اللہ کے نازل کئے ہوئے کھلے احکام کو نظر انداز کرنا اتباعِ حق نہیں ہے۔ اتباعِ حق یہ ہے کہ اللہ کے احکام کی پیروی کیجائے اور جو چیز اللہ کے احکام سے ٹکراتی ہے اس کو چھوڑ دیا جائے ـــــ یہ کوئی دلیل نہیں ہے کہ چونکہ ہمارے باپ دادے کرتے چلے آرہے ہیں لہذا ہم بھی کرینگے۔ ضروری نہیں ہے کہ باپ دادا نے سمجھ داری سے کام لیا ہی ہو اور انہوں نے راہِ راست پائی ہو۔ "یوں ہی ہوتا چلا آیا ہے" ـــــ یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَمَثَلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً

وَمَثَلُ	الَّذِیْنَ	کَفَرُوْا	کَمَثَلِ	الَّذِیْ	یَنْعِقُ	بِمَا	لَا یَسْمَعُ	اِلَّا	دُعَآءً	وَّنِدَآءً
اور مثال	جن لوگوں نے	کفر کیا	مانند حالت	وہ جو	پکارتا ہے	اسکو جو	نہیں سنتا	سوائے	پکارنا	اور چلّانا

اور جن لوگوں نے کفر کیا اُن کی مثال اس شخص کی حالت کے مانند ہے جو اُس کو پکارتا ہے جو نہیں سنتا سوائے پکارنے اور چلّانے

صُمٌّۢ بُکْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ (۱۷۱) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ

صُمٌّۢ	بُکْمٌ	عُمْیٌ	فَهُمْ	لَا یَعْقِلُوْنَ	یٰٓاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	کُلُوْا	مِنْ
بہرے	گونگے	اندھے	پس وہ	نہیں سمجھتے	اے	جو لوگ	ایمان لائے	تم کھاؤ	سے

(کی آواز کے) وہ بہرے گونگے اندھے ہیں، پس وہ نہیں سمجھتے۔ اے وہ لوگ جو ایمان لائے ہو تم پاکیزہ چیزوں میں سے

طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ وَاشْکُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ (۱۷۲)

طَیِّبٰتِ	مَا رَزَقْنٰکُمْ	وَاشْکُرُوْا	لِلّٰهِ	اِنْ	کُنْتُمْ	اِیَّاهُ	تَعْبُدُوْنَ
پاک	جو ہم نے تمہیں دیا	اور شکر کرو	اللہ کا	اگر	تم ہو	صرف اسکی	بندگی کرتے ہو

کھاؤ جو ہم نے تمہیں دی ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم صرف اس کی بندگی کرتے ہو

(۱۷۱) وَمَثَلُ صِفَةُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَنْ یَدْعُوْهُمْ
اِلَی الْهُدٰی کَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ یُصَوِّتُ بِمَا لَا
یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً اَیْ صَوْتًا لَا یَفْهَمُ مَعْنَاهُ
اَیْ هُمْ فِیْ سِمَاعِ الْمَوْعِظَةِ وَعَدَمِ تَدَبُّرِهَا کَالْبَهَائِمِ
تَسْمَعُ صَوْتَ رَاعِیْهَا وَلَا تَفْهَمُهُ، هُمْ صُمٌّۢ
بُکْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ○ اَلْمَوْعِظَةَ
(۱۷۲) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ حَلَالًا
مَا رَزَقْنٰکُمْ وَاشْکُرُوْا لِلّٰهِ عَلٰی مَا اُحِلَّ لَکُمْ
اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ○

(۱۷۱) اور مثال اُن کی جو کافر ہوئے اور ان کی جو کافروں کو سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہیں ایسی ہے جیسے وہ جانور کہ اپنے چرواہے کی آواز سنتے ہیں اور کچھ نہیں سمجھتے وہ بہرے گونگے اندھے ہیں نصیحت کو نہیں سمجھتے۔

(۱۷۲) اے ایمان والو جو ہم نے حلال روزی دی وہ کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس نے تمہارے لئے اسکو حلال کیا اگر تم اسی کو پوجتے ہو۔

تشریح

(۱۷۱) انسان کب جانور بن جاتا ہے | انسان کو اللہ نے عقل و سمجھ دی ہے وہ کوئی جانور تو نہیں ہے کہ جانوروں کی طرح چرواہے کی ہانک پکار کے سوا کچھ سنتا سمجھتا نہ ہو۔ مگر جب انسان میں راہِ حق کی طلب نہیں ہوتی تو وہ ایسا ہی جانور جیسا ہو جاتا ہے۔ بہرا گونگا، اندھا کچھ سمجھتا ہی نہیں۔

(۱۷۲) پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں | اے ایمان والو جب کہ تم ایمان لا کر حق کے پیرو بن چکے ہو تو ان تمام بے جا پابندیوں کو توڑ ڈالو جن میں تم ایمان لانے سے پہلے جکڑے ہوئے تھے جو اللہ نے حرام کیا ہے اس سے تو بچو۔ مگر جو تمہارے لئے پاکیزہ اور حلال قرار دیا ہے اُسے بے تکلف کھاؤ پیو اس کا شکر بجا لاؤ۔ بندگیٔ رب کا تقاضا یہی ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ

إِنَّمَا	حَرَّمَ	عَلَيْكُمُ	الْمَيْتَةَ	وَالدَّمَ	وَلَحْمَ	الْخِنْزِيرِ	وَمَا	أُهِلَّ	بِهِ	لِغَيْرِ اللَّهِ
درحقیقت	حرام کیا	تم پر	مُردار	اور خون	اور گوشت	سؤر	اور جو	پکارا گیا	اس پر	اللہ کے سوا

درحقیقت ہم نے تم پر حرام کیا ہے مُردار اور خون اور سؤر کا گوشت۔ اور جس پر اللہ کے سوا (کسی اور کا نام) لیا گیا ہو

فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (۱۷۳)

فَمَنِ	اضْطُرَّ	غَيْرَ + بَاغٍ	وَلَا عَادٍ	فَلَا	إِثْمَ	عَلَيْهِ	إِنَّ	اللَّهَ	غَفُورٌ	رَحِيمٌ
پس جو	لاچار ہوئے	نہ سرکشی کرنے	اور نہ حد سے بڑھنے والے	تو نہیں	گناہ	اس پر	بیشک	اللہ	بخشنے والا	رحم کرنے والا

پس جو لاچار ہو جائے مگر نہ سرکشی کرنے والا ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو اس پر کوئی گناہ نہیں، بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا

إِنَّ	الَّذِينَ	يَكْتُمُونَ	مَا	أَنْزَلَ	اللَّهُ	مِنَ الْكِتَابِ	وَيَشْتَرُونَ	بِهِ	ثَمَنًا
بیشک	جو لوگ	چھپاتے ہیں	جو	اُتارا	اللہ	سے کتاب	اور وصول کرتے ہیں	اس سے	قیمت

بیشک جو لوگ وہ چھپاتے ہیں جو اللہ نے (بصورت) کتاب نازل کیا ہے۔ اور اس سے وصول کرتے ہیں تھوڑی

قَلِيلًا أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ

قَلِيلًا	أُولَٰئِكَ	مَا يَأْكُلُونَ	فِي	بُطُونِهِمْ	إِلَّا	النَّارَ	وَلَا يُكَلِّمُهُمُ	اللَّهُ	يَوْمَ
تھوڑی	یہی لوگ	نہیں کھاتے	میں	اپنے پیٹ (جمع)	مگر (صرف)	آگ	اور نہ بات کریگا اُن سے	اللہ	دن

قیمت۔ یہی لوگ ہیں جو اپنے پیٹوں میں صرف آگ بھرتے ہیں اور ان سے بات نہیں کریگا اللہ قیامت

الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (۱۷۴)

الْقِيَامَةِ	وَلَا	يُزَكِّيهِمْ	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ	أَلِيمٌ
قیامت	اور نہ	پاک کریگا (انہیں)	اور	ان کیلئے	عذاب	دردناک

کے دن اور نہ انھیں پاک کرے گا اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(۱۷۳) إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ أَيْ أَكْلَهَا إِذِ الْكَلَامُ فِيهِ
وَكَذَا مَا بَعْدَهَا وَهِيَ مَا لَمْ تُذَكَّ شَرْعًا وَأُلْحِقَ
بِهَا بِالسُّنَّةِ مَا أُبِينَ مِنْ حَيٍّ وَخُصَّ مِنْهَا السَّمَكُ
وَالْجَرَادُ وَالدَّمَ أَيِ الْمَسْفُوحَ كَمَا فِي الْأَنْعَامِ وَلَحْمَ
الْخِنْزِيرِ خُصَّ اللَّحْمُ لِأَنَّهُ مُعْظَمُ الْمَقْصُودِ
وَغَيْرُهُ تَبَعٌ لَهُ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ أَيْ
ذُبِحَ عَلَى اسْمِ غَيْرِهِ تَعَالَى وَالْإِهْلَالُ رَفْعُ الصَّوْتِ
وَكَانُوا يَرْفَعُونَهُ عِنْدَ الذَّبْحِ لِآلِهَتِهِمْ فَمَنِ
اضْطُرَّ أَيْ أَلْجَأَتْهُ الضَّرُورَةُ إِلَى أَكْلِ شَيْءٍ مِمَّا

(۱۷۳) اللہ نے تم پر مُردار کا ہی کھانا حرام کیا ہے (یہ تخصیص اس وجہ سے فرمائی کہ ذکر مُردار کا ہی تھا ورنہ اور چیزیں بھی حرام ہیں اور مُردار وہ ہے جو شرعی طریق سے ذبح نہ ہو اور حدیث سے وہ بھی اس میں داخل ہوا جو زندہ جانور سے ٹکڑا گوشت کا کاٹ لیا جائے اور مُردار میں سے مچھلی اور ٹڈی نکل گئی (حدیث سے) اور حرام کیا خون بہتا ہوا اور سؤر کا گوشت اور تمام اجزا اس کے اور وہ جو ذبح کیا گیا غیر خدا کے نام پر (اہلال کے معنی آواز بلند کرنا کافر لوگ ذبح کے وقت بتوں کے نام آواز بلند سے کہتے تھے سو جس کو ان چیزوں حرام میں سے کسی چیز کی کھانے کی سخت حاجت ہو اور لاچا

toobaa-elibrary.blogspot.com

مِمَّا ذَكَرْنَا اَكْلَهٗ غَيْرَ بَاغٍ خَارِجٍ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا عَادٍ مُتَعَدٍّ عَلَيْهِمْ بِقَطْعِ الطَّرِيْقِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ فِيْ اَكْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ لِاَوْلِيَائِهٖ رَّحِيْمٌ ○ بِاَهْلِ طَاعَتِهٖ حَيْثُ وَسَّعَ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ وَخَرَجَ الْبَاغِيْ وَالْعَادِيْ وَيَلْحَقُ بِهِمَا كُلُّ عَاصٍ بِسَفَرِهٖ كَالْاٰبِقِ وَالْمَكَّاسِ فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ اَكْلُ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ مَا لَمْ يَتُوْبُوْا وَعَلَيْهِ الشَّافِعِيُّ

ہو جاوے اس پر اس نے کچھ اسمیں سے کھا لیا بشرطیکہ کسی سے چھینا جھپٹا نہ ہو اور نہ کسی پر زیادتی کی ہو تو اس پر کچھ گناہ نہیں اسکے کھانے میں۔ بیشک اللہ اپنے دوستوں کو بخشتا ہے اور جو اسکی بندگی کریں ان پر مہربان ہے کہ انکو ایسی تنگی کے وقت اجازت مُردار کھانے کی دیدی۔ اور شافعی رح کے نزدیک باغی اور زیادتی کرنیوالے کے حکم میں ہے ہر وہ شخص جو گناہ کا سفر کرے جیسے غلام اپنے آقا سے کہے بھاگ جائے اور وہ جو سوداگروں سے ازراہ ظلم کچھ لیوے سو انکو مردار حلال نہیں کسی حالت میں جب تک کہ توبہ نہ کریں

(۱۷۴) اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ اَلْمُشْتَمِلُ عَلٰى نَعْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمُ الْيَهُوْدُ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ مِنَ الدُّنْيَا يَاْخُذُوْنَهٗ بَدَلَهٗ مِنْ سَفَلَتِهِمْ فَلَا يُظْهِرُوْنَهٗ خَوْفَ فَوْتِهٖ عَلَيْهِمْ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ لِاَنَّهَا مَآلُهُمْ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غَضَبًا عَلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚ يُطَهِّرُهُمْ مِنْ دَنَسِ الذُّنُوْبِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ مُؤْلِمٌ هُوَ النَّارُ۔

(۱۷۴) البتہ یہود نے جو نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ کو تورات میں سے چھپاتے ہیں اور اس کے بدلے کچھ دنیا کا اسباب رذیلوں سے لے لیتے ہیں اور اس کے جاتے رہنے کے خوف سے حکم الٰہی ظاہر نہیں کرتے وہی لوگ ہیں کہ اپنے پیٹوں میں آگ کھاتے ہیں اسلئے کہ انجام اس کا آگ ہے اور قیامت کے دن اللہ ان سے غصہ کیوجہ سے کلام نہ کرے گا اور نہ گناہوں کے میل سے پاک کرے گا اور ان کو آگ تکلیف دینے والی کا عذاب ہوگا۔

تشریح

(۱۷۳) وہ چیزیں جو تمہارے لئے حرام ہیں مگر مجبوری کی صورت میں تمہیں اجازت ہے | اللہ کی طرف سے کھانے پینے کی جن چیزوں کی پابندی ہے انمیں سے کچھ یہ ہیں: مُردہ جانور چاہے خود مرا ہو یا کسی ضرب سے مارا جائے، رگوں سے بہنے والا خون، خنزیر کا گوشت اور کوئی بھی کھانے پینے کی ایسی چیز جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ہو، چاہے غیر اللہ کے نام پر ذبیحہ ہو یا اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر بطور نذر و نیاز کوئی چیز۔ اصل بات یہ ہے کہ منعمِ حقیقی (نعمت دینے والا) صرف اللہ ہے، اعترافِ نعمت یا صدقہ یا نذر نیاز کے طور پر اگر کسی کا نام لیا جاتا ہے تو وہ صرف اللہ کا نام ہے۔ اللہ کے سوا کسی اور کا نام لینے کا مطلب یہ ہوا کہ ہم اسکو بھی منعم نعمت دینے والا سمجھ رہے ہیں اللہ کیساتھ اسکی بھی برتری کو مان رہے ہیں جبکہ نعمت دینے والا رزق دینے والا بالاتر صرف اللہ ہے۔ البتہ اللہ کے نام پر ذبیحہ یا صدقہ کر کے اس کا ملنے والا ثواب کسی مردہ یا زندہ کو بخشنے کی اللہ سے درخواست کی جا سکتی ہے۔

ان حرام چیزوں کے استعمال کی اجازت تین شرطوں کے ساتھ دی گئی ہے اولاً انتہائی مجبوری کہ جان پر بن آئی ہو اور حلال چیز میسّر نہ ہو۔ دوسرے دل سے اللہ کا قانون توڑنے کی خواہش اور ارادہ نہ ہو۔ تیسرے ضرورت سے زیادہ اس حرام چیز کا استعمال نہ ہو۔ اگر حرام چیز کے چند لقمے، چند قطرے، چند گھونٹ جان بچا سکتے ہیں تو اس سے زیادہ اس کا استعمال ہونے نہ پائے۔

(۱۷۴) دین فروشوں نے خود ساختہ رسمیں پھیلائیں | یہ توہمات یہ بے ہودہ رسمیں جو مذہب کے نام پر پھیلی ہیں ان کی ذمہ داری ان علماء پر ہے جن کے پاس کتاب اللہ کا علم تھا مگر انھوں نے عام لوگوں تک اس کو پہونچایا نہیں اپنے دنیوی فائدوں کے لئے غلط رسموں کو مٹایا نہیں دنیا کے چند ٹکوں کے لئے کتاب اللہ کے احکام پر پردہ ڈالے رکھا۔ ایسے لوگ دنیا کا مال کھانے والے، دین فروش، اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھر رہے ہیں۔ ان کا یہ سارا ظاہری تقدس دھرا رہ جائے گا جب قیامت میں اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں سے بے رُخی برتیں گے اور ان کو دردناک سزا ملے گی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ

اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	اشْتَرَوُا	الضَّلٰلَةَ	بِالْهُدٰى	وَالْعَذَابَ	بِالْمَغْفِرَةِ
یہی لوگ	جنھوں نے	مول لی	گمراہی	ہدایت کے بدلے	اور عذاب	مغفرت کے بدلے

یہی لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی اور مغفرت کے بدلے عذاب

فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۗ وَ

فَمَآ اَصْبَرَهُمْ	عَلَى	النَّارِ	ذٰلِكَ	بِاَنَّ	اللّٰهَ	نَزَّلَ	الْكِتٰبَ	بِالْحَقِّ	وَ
سو کس قدر صبر کرنے والے وہ	پر	آگ	یہ	اسلئے کہ	اللہ	نازل کی	کتاب	حق کے ساتھ	اور

سو کس قدر وہ آگ پر صبر کرنے والے ہیں ۔ یہ اس لئے کہ اللہ نے حق کے ساتھ کتاب نازل کی اور

ع ۲۱ ۵

اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِى الْكِتٰبِ لَفِىْ شِقَاقٍ ۢ بَعِيْدٍ ﴿۱۷۶﴾ ع

اِنَّ	الَّذِيْنَ	اخْتَلَفُوْا	فِى	الْكِتٰبِ	لَفِىْ	شِقَاقٍ	بَعِيْدٍ
بیشک	جو لوگ	اختلاف کیا	میں	کتاب	میں	ضد	دور

بیشک جن لوگوں نے کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں دور جا پڑے ہیں۔

(۱۷۵) اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى اَخَذُوْهَا بَدَلَهٗ فِى الدُّنْيَا وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ج اَلْمُعَدَّةِ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ لَوْ لَمْ يَكْتُمُوْا فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ۝ اَىْ مَا اَشَدَّ صَبْرَهُمْ وَهُوَ تَعْجِيْبٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اِرْتِكَابِهِمْ مُوْجِبَاتِهَا مِنْ غَيْرِ مُبَالَاةٍ وَالْاَفَاىُ صَبْرَ لَهُمْ

(۱۷۵) وہی ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی اختیار کی اور جوانکے لئے آخرت میں بخشش تیار تھی اگر وہ نہ چھپاتے، اس کے عوض عذاب پسند کیا سو وہ کیسے صبر کرنے والے ہیں عذاب پر کہ بے پرواہ ہو کر وہ کام کرتے ہیں جس سے عذاب کے مستحق ہوں

(۱۷۶) ذٰلِكَ الَّذِىْ ذُكِرَ مِنْ اَكْلِهِمُ النَّارَ وَمَا بَعْدَهٗ بِاَنَّ بِسَبَبِ اَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۗ مُتَعَلِّقٌ بِنَزَّلَ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ حَيْثُ اٰمَنُوْا بِبَعْضِهٖ وَكَفَرُوْا بِبَعْضِهٖ بِكَتْمِهٖ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِى الْكِتٰبِ بِذٰلِكَ وَهُمُ الْيَهُوْدُ وَقِيْلَ الْمُشْرِكُوْنَ فِى الْقُرْاٰنِ حَيْثُ قَالَ بَعْضُهُمْ شِعْرٌ وَبَعْضُهُمْ سِحْرٌ وَبَعْضُهُمْ كَهَانَةٌ لَفِىْ شِقَاقٍ خِلَافٍ بَعِيْدٍ ۝ عَنِ الْحَقِّ

(۱۷۶) یہ جو کچھ ان کے لئے آگ کا کھانا وغیرہ عذاب ذکر ہوا اس وجہ سے کہ اللہ نے سچی کتاب اتاری انھوں نے اسمیں اختلاف کرکے کسی کو مانا اور کسی کو چھپایا اور جو کتاب میں ایسا اختلاف کریں وہ حق سے بہت دور ہیں (یہ اختلاف کرنے والے یا یہودی ہیں یا مشرک کہ قرآن کو بعض نے شعر بتلایا اور بعض نے جادو اور بعض نے علم نجوم

تشریح

(۱۷۵) دین فروشوں نے ہدایت بیچ کر گمراہی خریدی | اللہ نے انکو اپنی ہدایت وراہ نمائی سے نوازا تھا، انہوں نے ہدایت بیچ کر گمراہی خرید لی، اللہ کی ہدایت ان کے لئے سامانِ مغفرت و بخشش تھی انہوں نے اسکے بدلے میں عذاب مول لے لیا۔ ان کا بل بوتہ اور حوصلہ تو دیکھئے کہ جہنم کا عذاب بھگتنے کے لئے تیار ہیں۔

(۱۷۶) دین فروشوں نے دین میں اختلاف پیدا کیا | اللہ نے اپنی کتاب ہدایت نازل کی تو اسمیں حق بالکل واضح اور صاف تھا مگر یہ لوگ انکی الٹی سیدھی تعبیریں اور تفسیریں کرکر کے اختلافات میں پڑ گئے اور حق سے بہت دور نکل گئے۔ یہ سب اختلافات ان کے پیدا کردہ تھے حق میں کوئی اختلاف نہ تھا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ

لَيْسَ	الْبِرَّ	اَنْ	تُوَلُّوْا	وُجُوْهَكُمْ	قِبَلَ	الْمُشْرِقِ	وَالْمَغْرِبِ
نہیں	نیکی	کہ	تم کرلو	اپنے منھ	طرف	مشرق	اور مغرب

نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منھ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو۔

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ

وَ لٰكِنَّ	الْبِرَّ	مَنْ	اٰمَنَ	بِاللّٰهِ	وَالْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَالْمَلٰٓئِكَةِ
اور لیکن	نیکی	جو	ایمان لائے	اللہ پر	اور دن	آخرت	اور فرشتے

مگر نیکی یہ ہے جو ایمان لائے اللہ پر اور یوم آخرت پر اور فرشتوں

وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَ

وَالْكِتٰبِ	وَالنَّبِيّٖنَ	وَاٰتَى	الْمَالَ	عَلٰى + حُبِّهٖ	ذَوِي + الْقُرْبٰى	وَ
اور کتاب	اور نبی (جمع)	اور دے	مال	اس کی محبت پر	رشتہ دار	اور

اور کتابوں پر اور نبیوں پر اور اس کی محبت پر مال دے رشتہ داروں کو اور

الْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ لا وَالسَّآئِلِيْنَ وَ

الْيَتٰمٰى	وَ	الْمَسٰكِيْنَ	وَابْنَ + السَّبِيْلِ	وَ	السَّآئِلِيْنَ	وَ
یتیم (جمع)	اور	مسکین (جمع)	اور مسافر	اور	سوال کرنے والے	اور

یتیموں اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور

فِي الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج وَالْمُوْفُوْنَ

فِي	الرِّقَابِ	وَاَقَامَ	الصَّلٰوةَ	وَاٰتَى	الزَّكٰوةَ	وَ	الْمُوْفُوْنَ
میں	گردنوں	اور قائم کرے	نماز	اور ادا کرے	زکوٰۃ	اور	پورا کرنے والے

گردنوں کے آزاد کرانے میں اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے، اور جب وہ وعدہ کریں

بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ

بِعَهْدِهِمْ	اِذَا	عٰهَدُوْا	وَالصّٰبِرِيْنَ	فِي	الْبَاْسَآءِ	وَالضَّرَّآءِ
اپنے وعدے	جب	وہ وعدہ کریں	اور صبر کرنے والے	میں	سختی	اور تکلیف

تو اسے پورا کریں اور صبر کرنے والے سختی میں اور تکلیف میں

وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (۱۷۷)

وَحِيْنَ	الْبَاْسِ	اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	صَدَقُوْا	وَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُتَّقُوْنَ
اور وقت	جنگ	یہی لوگ	وہ جو کہ	انھوں نے سچ کہا	اور یہی لوگ	وہ	پرہیزگار

اور جنگ کے وقت، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۷۷) لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ فِي الصَّلٰوةِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ نَزَلَ رَدًّا عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى حَيْثُ زَعَمُوْا ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ وَقُرِئَ الْبَارُّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ اَيِ الْكُتُبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى مَعَ حُبِّهٖ لَهٗ ذَوِي الْقُرْبٰى الْقَرَابَةِ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ الْمُسَافِرِ وَالسَّآئِلِيْنَ الطَّالِبِيْنَ وَفِي فَكِّ الرِّقَابِ الْمُكَاتِبِيْنَ وَالْاَسْرٰى وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ الْمَفْرُوْضَةَ وَمَا قَبْلَهٗ فِي التَّطَوُّعِ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ اللّٰهَ اَوِ النَّاسَ وَالصّٰبِرِيْنَ نَصَبٌ عَلَى الْمَدْحِ فِي الْبَاْسَآءِ شِدَّةِ الْفَقْرِ وَالضَّرَّآءِ الْمَرَضِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ وَقْتَ شِدَّةِ الْقِتَالِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الْمَوْصُوْفُوْنَ بِمَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا فِي اِيْمَانِهِمْ اَوْ اِدِّعَاءِ الْبِرِّ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○

(۱۷۷) لَیْسَ الْبِرَّ الخ بھلائی یہی نہیں کہ نماز میں مشرق ومغرب کی طرف منہ پھیرو۔ (یہود بھی گمان کرتے تھے اُن کے رَد کے لئے یہ آیت نازل ہوئی) لیکن بھلائی والا وہ ہے جو اللہ اور پچھلے دن اور فرشتوں اور کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاوے۔ اور باوجود محبت کے مال رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیوے۔ اور مکاتبوں اور قیدیوں کے چھڑانے میں صرف کرے اور نماز پڑھے اور زکوٰۃِ فرض ادا کرے۔ (پہلے صدقہ نفلی کا بیان تھا) اور پورا کرنے والے اپنے وعدہ کو جب اللہ اور آدمیوں سے وعدہ کریں۔ اور میں تعریف کرتا ہوں صبر کرنے والوں کی تنگدستی اور بیماری میں اور خدا کی راہ میں لڑنے کے وقت جن کا یہ حال ہے وہی ہیں اپنے ایمان اور بھلائی کے دعوے میں سچے اور وہی ہیں اللہ سے ڈرنے والے۔

تشریح

(۱۷۷) چند ظاہری رسموں کا نام دین نہیں اب ان کا مذہب کیا رہ گیا چند ظاہری رسموں کو ادا کر دینا اور ضابطے کی خانہ پُری ــــ رُخ مشرق کو ہو یا مغرب کو، کیا یہ جھگڑے مذہب کے ہیں۔ مذہب کی اصلیت تو ان حقیقتوں کو تسلیم کرنا ہے۔ جن پر عقیدے اور عمل کی بنیاد ہے، پھر اللہ کی اطاعت اور محبت کا اتنا غالب ہونا کہ اپنا مال اس کی راہ میں قربان کرنے سے دریغ نہ کرے۔ اللہ کو راضی کرنے کے لئے رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں کی مدد کرے۔ مدد کے لئے ہاتھ پھیلانے والوں اور غلاموں کو آزاد کرنے کے لئے خرچ کرے۔ نماز قائم کرے۔ فریضہ زکوٰۃ ادا کرے، پاسِ عہد رکھے، تنگی اور مصیبت کے وقت حق و باطل کے معرکوں میں صبر و ہمت رکھے۔ غرض ہر پہلو سے اس کی زندگی، بندگی اور اطاعت کے سانچوں میں ڈھل جائے۔ ایسے لوگ راست باز اور تقویٰ شعار ہیں۔ نہ کہ چند مذہبی رسومات اور تقویٰ کی چند معروف ظاہری شکلوں کے پابند۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ۭ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	كُتِبَ	عَلَيْكُمُ	الْقِصَاصُ	فِي الْقَتْلٰى	اَلْحُرُّ	بِالْحُرِّ
اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	فرض کیا گیا	تم پر	قصاص	مقتولوں میں	آزاد	آزاد کے بدلے

اے ایمان والو تم پر فرض کیا گیا قصاص مقتولوں (کے بارے) میں آزاد کے بدلے آزاد

وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ۭ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ

وَالْعَبْدُ	بِالْعَبْدِ	وَالْاُنْثٰى	بِالْاُنْثٰى	فَمَنْ	عُفِيَ	لَهٗ	مِنْ	اَخِيْهِ	شَيْءٌ
اور غلام	غلام کے بدلے	اور عورت	عورت کے بدلے	پس جسے	معاف کیا جائے	اسکے لئے	سے	اسکا بھائی	کچھ

اور غلام کے بدلے غلام، اور عورت کے بدلے عورت پس جسے اُس کے بھائی کیطرف سے کچھ معاف کیا جائے

فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاۗءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ۭ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ

فَاتِّبَاعٌ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَاَدَاۗءٌ	اِلَيْهِ	بِاِحْسَانٍ	ذٰلِكَ	تَخْفِيْفٌ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ	وَ
تو پیروی کرنا	مطابق دستور	اور ادا کرنا	اُسے	اچھا طریقہ	یہ	آسانی	سے	تمہارا رب	اور

تو دستور کے مطابق پیروی کرے اور اُسے اچھے طریقے سے ادا کرے، یہ تمہارے رب کی طرف سے آسانی اور رحمت

رَحْمَةٌ ۭ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (۱۷۸) وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ

رَحْمَةٌ	فَمَنِ	اعْتَدٰى	بَعْدَ	ذٰلِكَ	فَلَهٗ	عَذَابٌ	اَلِيْمٌ	وَلَكُمْ	فِي	الْقِصَاصِ
رحمت	پس جو	زیادتی کی	بعد	اس	تو اسکے لئے	عذاب	دردناک	اور تمہارے لئے	میں	قصاص

ہے پس جس نے زیادتی کی اس کے بعد تو اس کے لئے دردناک عذاب ہے اور تمہارے لئے قصاص میں

حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (۱۷۹)

حَيٰوةٌ	يّٰٓاُولِي + الْاَلْبَابِ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ
زندگی	اے عقل والو	تاکہ تم	پرہیزگار ہو جاؤ

زندگی ہے اے عقل والو! تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

(۱۷۸) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ فُرِضَ عَلَيْكُمُ
الْقِصَاصُ الْمُمَاثَلَةُ فِي الْقَتْلٰى وَصْفًا وَ
فِعْلًا اَلْحُرُّ يُقْتَلُ بِالْحُرِّ وَلَا يُقْتَلُ بِالْعَبْدِ
وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى وَ
بَيَّنَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الذَّكَرَ يُقْتَلُ بِهَا وَاَنَّهُ
تُعْتَبَرُ الْمُمَاثَلَةُ فِي الدِّيْنِ فَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ
وَلَوْ عَبْدًا بِكَافِرٍ وَلَوْ حُرًّا فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ
مِنَ الْقَاتِلِيْنَ مِنْ دَمِ اَخِيْهِ الْمَقْتُوْلِ شَيْءٌ
بِاَنْ تُرِكَ الْقِصَاصُ مِنْهُ وَتَنْكِيْرُ شَيْءٍ يُفِيْدُ سُقُوْطَ

(۱۷۸) اے ایمان والو تم پر فرض ہوئی برابری مارے گؤں میں
جسطرح کوئی مارے اسی طرح مارا جائے۔ آزاد بدلے آزاد کے
مارا جاوے نہ بدلے غلام کے، اور غلام بدلے غلام کے اور عورت
بدلے عورت کے اور حدیث نے ظاہر کر دیا کہ مرد بدلے
عورت کے مارا جاوے اور یہ کہ مذہب میں برابری بھی ضرور ہے
سو مسلمان اگرچہ غلام ہو کافر کے بدلے نہ مارا جائے اگرچہ وہ آزاد
ہو اور جس مارنے والے کو اس کے بھائی مارے گئے، کے خون
کا بدلہ کچھ معاف کر دیا جائے تو معاف کرنے والا مارنے والے
سے بہ نرمی دیت مانگے سختی نہ کرے اور مارنے والے کو چاہیے

toobaa-elibrary.blogspot.com

الْقِصَاصِ بِالْعَفْوِ عَنْ بَعْضِهٖ وَمِنْ بَعْضِ الْوَرَثَةِ
وَفِیْ ذِکْرِ اَخِیْهِ تَعَطُّفٌ دَاعٍ اِلَی الْعَفْوِ وَاِیْذَانٌ بِاَنَّ
الْقَتْلَ لَا یَقْطَعُ اُخُوَّةَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ مُبْتَدَأٌ شَرْطِیَّةٌ
اَوْ مَوْصُوْلَةٌ وَالْخَبَرُ فَاتِّبَاعٌ ۢ اَیْ فَعَلَی الْعَافِیْ اِتِّبَاعُ
الْقَاتِلِ بِالْمَعْرُوْفِ بِاَنْ یُطَالِبَهٗ بِالدِّیَةِ بِلَا عُنْفٍ
وَتَرْتِیْبُ الْاِتِّبَاعِ عَلَی الْعَفْوِ یُفِیْدُ اَنَّ الْوَاجِبَ اَحَدُهُمَا
وَهُوَ اَحَدُ قَوْلَیِ الشَّافِعِیِّ رح وَالثَّانِیْ الْوَاجِبُ الْقِصَاصُ
وَالدِّیَةُ بَدَلٌ عَنْهُ فَلَوْ عَفَا وَلَمْ یُسَمِّهَا فَلَا شَیْءَ وَرُجِّحَ
وَ عَلَی الْقَاتِلِ اَدَآءٌ لِلدِّیَةِ اِلَیْهِ اِلَی الْعَافِیْ وَهُوَ الْوَارِثُ
بِاِحْسَانٍ ؕ بِلَا مَطْلٍ وَلَا بَخْسٍ ذٰلِكَ الْحُکْمُ الْمَذْکُوْرُ
مِنْ جَوَازِ الْقِصَاصِ وَالْعَفْوِ عَنْهُ عَلَی الدِّیَةِ تَخْفِیْفٌ
تَسْهِیْلٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ بِکُمْ حَیْثُ
وَسَّعَ فِیْ ذٰلِكَ وَلَمْ یُحَتِّمْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا کَمَا حَتَّمَ عَلَی
الْیَهُوْدِ الْقِصَاصَ وَعَلَی النَّصَارٰی الدِّیَةَ فَمَنِ اعْتَدٰی
ظَلَمَ الْقَاتِلَ بِاَنْ قَتَلَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اَیِ الْعَفْوِ فَلَهٗ
عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ مُؤْلِمٌ فِی الْاٰخِرَةِ بِالنَّارِ اَوِ الدُّنْیَا
بِالْقَتْلِ .

کہ اس کو جو کہ وارث ہے دیت دیوے بغیر ٹلانے اور کمی کے (شئے کے نکرہ لانے سے معلوم ہوا کہ بعض قصاص یا بعض وارث اگر معاف کر دیں کل قصاص معاف ہو جائیگا اور بھائی کہنے میں معافی کیطرف بلانا ہے اور یہ بات بتلانا کہ مارنے سے ایمان سے نہیں نکلتا اخوۃ ایمانی باقی رہتی ہے اور من شرطیہ ہو یا موصولہ مبتدا ہے اور معاف کرنے پر جو دیت مانگنا فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ واجب ایک ہی چیز ہے ایک قول شافعی کا یہ ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ واجب اصلی قصاص ہی ہے۔ دیت اس کا بدل ہے سو اس صورت میں اگر قصاص معاف کر دے اور دیتہ کا نام بھی نہ لے تو کچھ نہ واجب ہوگا اس قول شافعی کو ترجیح ہے) یہ حکم جو بیان ہوا کہ قصاص لے یا معاف کر کے اسکے بدلے دیت لیوے آسانی ہے تم پر خدا تعالیٰ کی طرف سے اور تم پر مہربانی ہے کہ اسمیں وسعت کر دی اور کسی ایک خاص کو واجب نہ کیا جیسے یہود پر قصاص ہی لازم کر دیا اور نصاریٰ پر دیتہ۔ سو بعد معافی کے جو مارنے والے کو مار ڈالے ظلم سے اسکے لئے آخرت میں عذاب تکلیف دینے والا ہے یا دنیا میں وہ مارا جائیگا۔

(۱۷۹) وَلَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوةٌ اَیْ بَقَاءٌ عَظِیْمٌ یّٰاُولِی
الْاَلْبَابِ ذَوِی الْعُقُوْلِ لِاَنَّ الْقَاتِلَ اِذَا عَلِمَ اَنَّهٗ یُقْتَلُ
اِرْتَدَعَ فَاَحْیٰی نَفْسَهٗ وَمَنْ اَرَادَ قَتْلَهٗ فَشُرِعَ لَکُمْ لَعَلَّکُمْ
تَتَّقُوْنَ ۝ الْقَتْلَ مَخَافَةَ الْقَوَدِ

(۱۷۹) اور تمہارے لئے اے عقل والو قصاص میں بڑی زندگی ہے کیونکہ مارنے والا جب جانے گا کہ میں بھی مارا جاؤں گا تو مارنے ہی سے رک جائیگا سو اس نے اپنی جان کو بچایا اور اس کو بھی جسکے مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا یہ حکم اس لئے مقرر ہوا تا کہ تم بخوف قصاص مارنے سے بچو۔

تشریح

(۱۷۸) اسلام عدل و مساوات کا نام ہے | اس حکم الٰہی کا منشا اکرام انسانیت، مساواتِ انسانیت اور عدل و انصاف ہے۔ ہر انسان چاہے دنیا میں بلند مرتبہ ہو یا کم مرتبہ بحیثیت انسان کے اسکی جان مساوی قدر و قیمت رکھتی ہے۔ یہ نہیں کہ ایک بلند مرتبہ کے بدلے میں پچاس جانیں یا پوری قوم سے بدلہ لیا جائے ـــــ دوسرے عدل و انصاف کا قیام ہے عدل کا تقاضا یہ ہے کہ قتل کا قصاص قاتل سے لیا جائے ـــــ مقتول کے وارثوں کو خوں بہا لینے کا اختیار ہے فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ میں لفظ "اَخٌ" بھائی استعمال کر کے لطیف انداز میں نرمی کی سفارش کی گئی ہے۔ خوں بہا وصول کر لینے کے بعد انتقامی جذبات ٹھنڈے نہ ہوں یا قاتل خون بہا ادا کرنے میں ٹال مٹول کرے اس کو فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِكَ سے تعبیر کیا گیا ہے کہ اتنی رعایت کے بعد شرافت سے بعید ہے کہ اس کے خلاف کیا جائے۔

(۱۷۹) قاتل کو سزا دینے میں ساری سوسائٹی کی زندگی ہے | انسانی جان بڑی محترم ہے، انسانی جان کا احترام نہ کرنے والے قاتل کو مجرم نہ سمجھنا آستین میں سانپ پالنا ہے سزائے موت کو نفرت انگیز سمجھنا ایک طرح سے قتل کی شہ دینا ہے، سوسائٹی کی زندگی اس پر موقوف ہے کہ ایک قاتل کی جان بچا کر بہت سے بے گناہ انسانوں کی جانیں خطرے میں نہ ڈالی جائیں۔ اہل دانش اس نکتہ کو سمجھیں اور اس قانون کی خلاف ورزی سے پرہیز کریں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ

كُتِبَ	عَلَيْكُمْ	إِذَا	حَضَرَ	أَحَدَكُمُ	الْمَوْتُ	إِنْ	تَرَكَ	خَيْرًا	الْوَصِيَّةُ	لِلْوَالِدَيْنِ
فرض کیا گیا	تم پر	جب	آئے	تمہارا کوئی	موت	اگر	چھوڑا	مال	وصیت	ماں باپ کیلئے

تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو موت آئے اگر وہ مال چھوڑے تو وصیت کرے ماں باپ کے لئے

وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿۱۸۰﴾ فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا

وَالْأَقْرَبِينَ	بِالْمَعْرُوفِ	حَقًّا	عَلَى	الْمُتَّقِينَ	فَمَنْ	بَدَّلَهُ	بَعْدَ	مَا
اور رشتہ دار	دستور کے مطابق	لازم	پر	پرہیزگار	پھر جو	بدل دے اسکو	بعد	جو

اور رشتہ داروں کیلئے دستور کے مطابق یہ لازم ہے پرہیزگاروں پر پھر جو کوئی اُسے بدلدے اس کے بعد

سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۱۸۱﴾

سَمِعَهُ	فَإِنَّمَا	إِثْمُهُ	عَلَى	الَّذِينَ	يُبَدِّلُونَهُ	إِنَّ	اللَّهَ	سَمِيعٌ	عَلِيمٌ
اسکو سُنا	تو صرف	اسکا گناہ	پر	جو لوگ	اسے بدلا	بیشک	اللہ	سُننے والا	جاننے والا

کہ اس نے سُنا اس کو تو اس کا گناہ صرف ان لوگوں پر ہے جنھوں نے اُسے بدلا۔ بیشک اللہ سُننے والا جاننے والا ہے۔

۱۸۰ كُتِبَ فُرِضَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ أَيْ
أَسْبَابُهُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖ مَالًا الْوَصِيَّةُ مَرْفُوعٌ بِكُتِبَ
وَمُتَعَلِّقٌ بِإِذَا إِنْ كَانَتْ ظَرْفِيَّةً وَدَالٌّ عَلَى جَوَابِهَا إِنْ كَانَتْ شَرْطِيَّةً
وَجَوَابُ إِنْ مَحْذُوفٌ أَيْ فَلْيُوصِ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ
بِالْمَعْرُوفِ ۖ بِأَنْ لَا يَزِيدَ عَلَى الثُّلُثِ وَلَا يُفَضِّلَ الْغَنِيَّ حَقًّا
مَصْدَرٌ مُؤَكِّدٌ لِمَضْمُونِ الْجُمْلَةِ قَبْلَهُ عَلَى الْمُتَّقِينَ ۞ لِلّٰهِ وَهٰذَا
مَنْسُوخٌ بِآيَةِ الْمِيرَاثِ وَبِحَدِيثِ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
۱۸۱ فَمَنْ بَدَّلَهُ أَيِ الْإِيصَاءَ مِنْ شَاهِدٍ وَوَصِيٍّ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ
عَلِمَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ أَيِ الْإِيصَاءِ الْمُبَدَّلِ عَلَى الَّذِينَ
يُبَدِّلُونَهُ ۖ فِيهِ إِقَامَةُ الظَّاهِرِ مَقَامَ الْمُضْمَرِ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ
لِقَوْلِ الْمُوصِي عَلِيمٌ ۞ بِفِعْلِ الْوَصِيِّ فَمُجَازٍ عَلَيْهِ۔

۱۸۰ تم پر فرض ہے وصیت کرنا ماں باپ اور رشتہ داروں کے لئے انصاف سے اس طرح کہ تہائی سے زیادہ نہ ہو اور امیر کو زیادہ وصیت نہ کرے جبکہ تم میں کسی کی موت قریب آجائے اور وہ مال چھوڑے۔ جو اللہ سے ڈرتے ہیں ان کو یوں ہی کرنا چاہیئے (یہ آیت میراث کی آیت سے اور اس حدیث ترمذی سے کہ "وارث کے لئے وصیت نہیں۔" منسوخ ہے۔

۱۸۱ سو جو گواہ یا وصی بعد جاننے کے وصیت کو بدل دیوے تو اس کا گناہ بدلنے والوں پر ہے بیشک اللہ وصیت کرنے والے کی بات سنتا ہے اور جو وصی بعد میں کریگا اسکو جانتا ہے ہر ایک کو بدلہ اس کا دیگا۔

تشریح

۱۸۰ غیر وارث کیلئے ایک تہائی کی وصیت درست ہے قصاص کا قانون مرنے والے کی جان سے متعلق تھا اور وصیت کا قانون اسکے مال سے متعلق ہے۔ وراثت کا قانون آنیکے بعد وارثوں کے حق میں وصیت کا قانون باقی نہیں رہا مگر ایک تہائی مال کی حد تک غیر وارث کے حق میں وصیت کا قانون باقی ہے یہ ایک حق ہے جو متقی لوگوں پر اللہ کی طرف سے عائد کیا گیا ہے اور اس پر عمل کیا جائے تو میراث کے بارے میں الجھن ڈالنے والے بہت سے سوالات خود بخود حل ہوجاتے ہیں مثلاً ان پوتوں اور نواسوں کا معاملہ جن کے باپ دادا کی زندگی میں اور نواسے نانا کی زندگی میں فوت ہوچکے ہیں انکے حق میں ایک تہائی مال میں سے وصیت کیجاسکتی ہے اس طرح بہت سے مستحق خاندان یا خاندان کے باہر اور رفاہِ عام کے کاموں میں اس وصیت کے ذریعے مدد کی جاسکتی ہے۔

۱۸۱ منصفانہ وصیت پر عمل کرنا لازم ہے مرنے والے نے انصاف کے ساتھ وصیت کی اور دینے والے نے اس وصیت پر عمل نہ کیا تو مرنے والے پر اس کا بار نہ ہوگا عمل نہ کرنیوالے گنہگار ہونگے ــــ اللہ سب سُنتا ہے اور نیتوں کا حال جانتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

فَمَنْ	خَافَ	مِنْ	مُّوْصٍ	جَنَفًا	اَوْ	اِثْمًا	فَاَصْلَحَ	بَيْنَهُمْ	فَلَآ اِثْمَ	عَلَيْهِ	اِنَّ اللّٰهَ
پس جو	خوف کرے	سے	وصیت کرنیوالا	طرفداری	یا	گناہ	پھر صلح کرادے	انکے درمیان	تو نہیں گناہ	اس پر	بیشک اللہ

پس جو کوئی وصیت کرنے والے سے طرفداری یا گناہ کا خوف کرے پھر صلح کرادے ان کے درمیان تو اس میں کوئی گناہ نہیں بیشک اللہ

ع ۲۲ ۶ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى

غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	كُتِبَ	عَلَيْكُمُ	الصِّيَامُ	كَمَا	كُتِبَ	عَلَى
بخشنے والا	رحم کرنیوالا	اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	فرض کئے گئے	تم پر	روزے	جیسے	فرض کئے گئے	پر

بخشنے والا رحم کرنے والا ہے اے لوگو! جو ایمان لائے ہو (مومنو) تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ

الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِكُمْ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ	اَيَّامًا	مَّعْدُوْدٰتٍ	فَمَنْ	كَانَ	مِنْكُمْ
جو لوگ	تم سے پہلے	تاکہ تم	پرہیزگار بنجاؤ	چند دن	گنتی کے	پس جو	ہو	تم میں سے

فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ گنتی کے چند دن ہیں پس تم میں سے جو کوئی

مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ

مَّرِيْضًا	اَوْ	عَلٰى	سَفَرٍ	فَعِدَّةٌ	مِّنْ	اَيَّامٍ + اُخَرَ	وَعَلَى	الَّذِيْنَ	يُطِيْقُوْنَهٗ
بیمار	یا	پر	سفر	تو گنتی	سے	دوسرے (بعد کے) دن	اور پر	جو لوگ	طاقت رکھتے ہوں

بیمار ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرے۔ بعد کے دنوں میں اور ان پر ہے جو طاقت رکھتے ہیں ایک

فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا

فِدْيَةٌ	طَعَامُ	مِسْكِيْنٍ	فَمَنْ	تَطَوَّعَ	خَيْرًا	فَهُوَ	خَيْرٌ	لَّهٗ	وَاَنْ	تَصُوْمُوْا
بدلہ	کھانا	نادار	پس جو	خوشی سے کرے	کوئی نیکی	پس وہ	بہتر	اسکے لئے	اور اگر	تم روزہ رکھو

نادار کو کھانا کھلانا پس جو خوشی سے کوئی نیکی کرے وہ اس کے لئے بہتر ہے اور اگر تم روزہ رکھو

خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾

خَيْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ
بہتر	تمہارے لئے	اگر	تم ہو	جانتے ہو

تو تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

﴿۱۸۲﴾ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ مُخَفَّفًا وَمُثَقَّلًا جَنَفًا مَيْلًا عَنِ الْحَقِّ خَطَاءً اَوْ اِثْمًا بِاَنْ تَعَمَّدَ ذٰلِكَ بِالزِّيَادَةِ عَلَى الثُّلُثِ اَوْ تَخْصِيْصِ غَنِيٍّ مَثَلًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ بَيْنَ الْمُوْصِيْ وَالْمُوْصٰى لَهٗ بِالْاَمْرِ بِالْعَدْلِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ فِيْ ذٰلِكَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ع

﴿۱۸۲﴾ سو جس شخص کو وصیت کرنے والے کی غلطی یا گناہ کا ڈر ہو کہ وہ تہائی سے زیادہ کی وصیت کردے یا امیر کو خاص کردے اس وجہ سے وہ درمیان وصیت کرنے والے کے اور جس کے لئے وصیت ہوئی فیصلہ کردے کہ وصیت کرنے والوں کو انصاف کا حکم کرے تو اس پر اسمیں کچھ گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۸۳) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ
کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ مِنَ الْاُمَمِ لَعَلَّکُمْ
تَتَّقُوْنَ ○ اَلْمَعَاصِیَ فَاِنَّہٗ یُکْسِرُ الشَّھْوَۃَ الَّتِیْ
ھِیَ مَبْدَؤُھَا

(۱۸۴) اَیَّامًا نُصِبَ بِالصِّیَامِ اَوْ بِصُوْمُوْا مُقَدَّرٍ مَّعْدُوْدٰتٍ اَیْ
قَلَائِلَ اَیْ مُوَقَّتَاتٍ بِعَدَدٍ مَعْلُوْمٍ وَھِیَ رَمَضَانُ کَمَا سَیَاْتِیْ
وَقَلَّلَہٗ تَسْھِیْلًا عَلَی الْمُکَلَّفِیْنَ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ حِیْنَ
شُھُوْدِہٖ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَیْ مُسَافِرًا سَفَرَ الْقَصْرِ وَ
اَجْھَدَہُ الصَّوْمُ فِی الْحَالَیْنِ فَاَفْطَرَ فَعِدَّۃٌ فَعَلَیْہِ عَدَدَ
مَا اَفْطَرَ مِنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یَصُوْمُھَا بَدَلَہٗ وَعَلَی الَّذِیْنَ
لَا یُطِیْقُوْنَہٗ لِکِبَرٍ اَوْ مَرَضٍ لَا یُرْجٰی بُرْؤُہٗ فِدْیَۃٌ
ھِیَ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ اَیْ قَدْرَ مَا یَاْکُلُہٗ فِیْ یَوْمٍ وَھُوَ مُدٌّ
مِنْ غَالِبِ قُوْتِ الْبَلَدِ لِکُلِّ یَوْمٍ وَفِیْ قِرَاءَۃٍ بِاِضَافَۃِ فِدْیَۃٍ
وَھِیَ لِلْبَیَانِ وَقِیْلَ لَا غَیْرُ مُقَدَّرَۃٍ کَانُوْا مُخَیَّرِیْنَ فِیْ صَدْرِ
الْاِسْلَامِ بَیْنَ الصَّوْمِ وَالْفِدْیَۃِ ثُمَّ نُسِخَ بِتَعْیِیْنِ الصَّوْمِ
بِقَوْلِہٖ فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ
اِلَّا الْحَامِلَ وَالْمُرْضِعَ اِذَا اَفْطَرَتَا خَوْفًا عَلَی الْوَلَدِ فَاِنَّھَا بَاقِیَۃٌ
بِلَا نَسْخٍ فِیْ حَقِّھِمَا فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا بِالزِّیَادَۃِ عَلَی الْقَدْرِ
الْمَذْکُوْرِ فِی الْفِدْیَۃِ فَھُوَ اَیِ التَّطَوُّعُ خَیْرٌ لَّہٗ وَاَنْ
تَصُوْمُوْا مُبْتَدَاٌ خَبَرُہٗ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنَ الْاِفْطَارِ وَ
الْفِدْیَۃِ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ اَنَّہٗ خَیْرٌ
لَّکُمْ فَافْعَلُوْہُ

(۱۸۳) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو تم پر روزے فرض ہیں جیسے تم سے پہلی امتوں پر فرض ہوئے تاکہ گناہوں سے تم بچو کیونکہ روزہ خواہش کو توڑتا ہے جو گناہوں کی جڑ ہے۔

(۱۸۴) روزہ رکھو تھوڑے دنوں جن کا وقت اور گنتی معلوم ہے یعنی رمضان جیسا کہ آگے آتا ہے اور ان کو تھوڑا کیا تاکہ روزہ رکھنے والوں کو آسانی ہو سو جو کوئی تم میں سے رمضان میں بیمار ہو یا اتنے سفر کا ارادہ کر کے چلا ہو جس سے نماز میں قصر ہوتا ہے اور اس کو ان دونوں حال میں روزہ دشوار ہو اس وجہ سے روزہ نہ رکھے تو اس کے ذمہ اسی گنتی کے موافق اور دنوں میں روزہ اُن کے عوض میں اور ان پر جو بڑھاپے اور ایسی بیماری کی وجہ سے جس کے اچھے ہونے کی امید نہ ہو روزہ نہ رکھ سکیں عوض روزہ کا ہے کہ وہ ایک مسکین کا ایک دن کا کھانا ہے اور وہ قریب پون سیر کے ہے جس ناج سے اکثر اہل شہر کھاتے ہیں ایک روزہ کے عوض اور بعض قراتوں میں فدیہ کی اضافت طعام کی طرف اضافت بیانیہ ہے اور بعض نے فرمایا کہ 'یطیقونہ' سے پہلے 'لا' ماننے کی ضرورت نہیں۔ اس صورت میں مراد یہ ہے کہ شروع اسلام میں روزہ اور فدیہ کا اختیار تھا جو چاہیں کریں یہ منسوخ ہو کر روزے معین ہو گئے آیت فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ ابن عباس فرماتے ہیں کہ حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی کو جن کو روزہ میں بچہ کا اندیشہ ہو ان کو اب بھی فدیہ دینا جائز ہے اور جو شخص بطور نفل کے مقدار معین سے زیادہ فدیہ دے سو وہ اسکے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا نہ رکھنے اور فدیہ دینے سے بہتر ہے اگر تم اس کے بہتر ہونے کو جانتے ہو تو کرو۔

تشریح

(۱۸۲) اگر وصیت میں کسی کی حق تلفی ہے تو وصیت تبدیل کی جا سکتی ہے ہاں اگر وصیت کرنے والے نے جانے اَن جانے حق تلفی کی اور یہ وصیت کا سننے والا اہل وصیت اور وارثوں میں حکم شریعت کے مطابق صلح کرادے اور اسکی وجہ سے وصیت میں کوئی تغیر و تبدل ہو جائے تو پھر شخص گنہگار نہیں ہے۔ اللہ تعالے تو گنہگاروں کو بھی بخشدیتا ہے یہ تو پھر اصلاح کی نیت رکھتا ہے۔

(۱۸۳) رمضان کے روزے ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہیں ہجرت مدینہ کے ڈیڑھ سال بعد ۱۰ شعبان ۲ھ میں جنگ بدر سے پہلے یہ حکم نازل ہوا کہ ہر سال رمضان کے ایک مہینے کے روزے ہر بالغ مکلف مسلمان مرد و عورت پر جس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو فرض عین ہیں۔ اللہ تعالے کو حاضر و ناظر جان کر اس کے حکم کی پابندی کرتے ہوئے اپنی خواہشات کو قابو میں رکھنا انسان کے اندر پرہیزگاری کی کیفیت ابھارتا ہے اور رمضان کے پورے مہینے یہ مشق جاری رہتی ہے۔ اخلاقی تربیت میں روزے کی اثرانگیزی کی وجہ سے روزہ پچھلی امتوں پر بھی فرض رہا ہے اور امت محمدیہ پر بھی فرض کیا گیا ہے۔

(۱۸۴) ابتدا میں اختیار تھا کہ روزہ رکھیں یا فدیہ دیدیں یہ روزے کی فرضیت کے بارے میں ابتدائی حکم ہے کہ روزہ رکھنے کی طاقت کے باوجود جو لوگ روزہ نہ رکھیں وہ لوگ ہر روزہ کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی

شَهْرُ	رَمَضَانَ	الَّذِیْ	اُنْزِلَ	فِیْهِ	الْقُرْاٰنُ	هُدًی	لِّلنَّاسِ	وَبَیِّنٰتٍ	مِّنَ	الْهُدٰی
مہینہ	رمضان	جس	نازل کیا گیا	اسمیں	قرآن	ہدایت	لوگوں کیلئے	اور روشن دلیلیں	سے	ہدایت

رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ قرآن لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور ہدایت کی روشن دلیلیں

وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ

وَالْفُرْقَانِ	فَمَنْ	شَهِدَ	مِنْكُمُ	الشَّهْرَ	فَلْیَصُمْهُ	وَمَنْ	كَانَ	مَرِیْضًا	اَوْ	عَلٰی	سَفَرٍ
اور فرقان	پس جو	پائے	تم میں سے	مہینہ	چاہیئے کہ روزے رکھے	اور جو	ہو	بیمار	یا	پر	سفر

اور فرقان (حق کو باطل سے جُدا کرنے والا) پس جو تم میں سے یہ مہینہ پائے اسے چاہیئے کہ روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر پر ہو وہ بعد

فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ۭ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا

فَعِدَّةٌ	مِّنْ	اَیَّامٍ + اُخَرَ	یُرِیْدُ	اللّٰهُ	بِكُمُ	الْیُسْرَ	وَلَا یُرِیْدُ	بِكُمُ	الْعُسْرَ	وَلِتُكْمِلُوا
تو گنتی پوری کرے	سے	بعد کے دن	چاہتا ہے	اللہ	تمہارے لئے	آسانی	اور نہیں چاہتا	تمہارے لئے	دشواری	اور تاکہ تم پوری کرو

کے دنوں میں گنتی پوری کرے۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور دشواری نہیں چاہتا اور تاکہ تم گنتی

الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَاِذَا سَاَلَكَ

الْعِدَّةَ	وَلِتُكَبِّرُوا	اللّٰهَ	عَلٰی	مَا هَدٰىكُمْ	وَلَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ	وَاِذَا	سَاَلَكَ
گنتی	اور تم بڑائی کرو	اللہ	پر	جو تمہیں ہدایت دی	اور تاکہ تم	شکر ادا کرو	اور جب	آپ سے پوچھیں

پوری کرو اور تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اُس نے تمہیں ہدایت دی اور تاکہ تم شکر ادا کرو۔ اور جب میرے بندے آپ سے

عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ۭ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ

عِبَادِیْ	عَنِّیْ	فَاِنِّیْ	قَرِیْبٌ	اُجِیْبُ	دَعْوَةَ	الدَّاعِ	اِذَا	دَعَانِ	فَلْیَسْتَجِیْبُوْا	لِیْ
میرے بندے	میرے متعلق	تو میں	قریب	میں قبول کرتا ہوں	دعا	پکارنے والا	جب	مجھ سے مانگے	پس چاہیئے حکم مانیں	میرا

میرے متعلق پوچھیں تو میں قریب ہوں۔ میں قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی دعا۔ جب وہ مجھ سے مانگے پس چاہیئے کہ وہ میرا حکم مانیں

وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

وَلْیُؤْمِنُوْا	بِیْ	لَعَلَّهُمْ	یَرْشُدُوْنَ
اور ایمان لائیں	مجھ پر	تاکہ وہ	ہدایت پائیں۔

اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

(۱۸۵) تِلْكَ الْاَیَّامُ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ مِنَ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ هُدًی حَالٌ هَادِیًا مِنَ الضَّلٰلَةِ لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ اٰیَاتٍ وَاضِحَاتٍ مِّنَ الْهُدٰی مِمَّا یَهْدِیْ اِلَی

(۱۸۵) وہ دن مہینہ رمضان ہے جس میں قرآن لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف شب قدر میں اترا لوگوں کو گمراہی سے بچا کر راہ دکھلانے والا اور دلیلیں ظاہر احکام الٰہی کی طرف راہ بتانے کو اور حق و باطل میں تمیز کرنے کو سو جو کوئی تم میں سے اس مہینے

toobaa-elibrary.blogspot.com

الْحَقِّ مِنَ الْاَحْکَامِ وَمِنَ الْفُرْقَانِ مِمَّا یُفَرِّقُ
بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ فَمَنْ شَہِدَ حَضَرَ
مِنْکُمُ الشَّہْرَ فَلْیَصُمْہُ وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا
اَوْعَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ تَقَدَّمَ
مِثْلُہٗ وَکَرَّرَہٗ لِئَلَّا یُتَوَھَّمَ نَسْخُہٗ بِتَعْمِیْمِ
مَنْ شَہِدَ یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَ
لَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ وَلِذَا اَبَاحَ لَکُمُ
الْفِطْرَ فِی الْمَرَضِ وَالسَّفَرِ وَلِکَوْنِ ذٰلِکَ فِیْ
مَعْنَی الْعِلَّۃِ اَیْضًا لِلْاَمْرِ بِالصَّوْمِ عَطَفَ
عَلَیْہِ وَلِتُکْمِلُوا بِالتَّخْفِیْفِ وَالتَّشْدِیْدِ الْعِدَّۃَ
اَیْ عِدَّۃَ صَوْمِ رَمَضَانَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عِنْدَ
اِکْمَالِہَا عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ اَرْشَدَکُمْ لِمَعَالِمِ
دِیْنِہٖ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ○ اللّٰہَ عَلٰی ذٰلِکَ
(۱۸۶) وَسَاَلَ جَمَاعَۃٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ اَقَرِیْبٌ رَبُّنَا فَنُنَاجِیْہِ اَمْ بَعِیْدٌ فَنُنَادِیْہِ
فَنَزَلَ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ
قَرِیْبٌ مِنْھُمْ بِعِلْمِیْ فَاَخْبِرْھُمْ بِذٰلِکَ
اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ بِاِنَالَتِہٖ
مَا سَاَلَ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ دُعَائِیْ بِالطَّاعَۃِ
وَلْیُؤْمِنُوْا یَدِیْمُوْا عَلَی الْاِیْمَانِ بِیْ لَعَلَّھُمْ
یَرْشُدُوْنَ ○ یَھْتَدُوْنَ

کو پاوے وہ اس میں روزہ رکھے اور جو مریض ہو یا مسافر اس کے ذمہ اور دنوں سے اس کی گنتی کے موافق روزے رکھنے ہیں۔ اللہ تم پر آسانی کیا چاہتا ہے دشواری نہیں چاہتا۔ اسی وجہ سے سفر اور بیماری میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی اور تم کو روزہ کا حکم آسانی کی وجہ سے ہے اور اسلئے کہ گنتی روزۂ رمضان کی پوری کرو اور جب پورے ہو جاویں اللہ کی بڑائی کرو کہ اس نے تم کو تمہارے مذہب کی نشانیاں بتلائیں اور تاکہ اس پر اللہ کا شکر کرو۔

(۱۸۶) اور کچھ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہمارا پروردگار آیا قریب ہے کہ اس سے اپنے جی میں مانگیں یا دُور ہے کہ پکاریں تو یہ آیت نازل ہوئی اور جب تم سے میرے بندے میرا حال پوچھیں سو ان کو خبر دو کہ میرا علم ان سے قریب ہے مجھ سے جو کوئی کچھ مانگتا ہے اس کو دیتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ وہ میرا کہا مانیں میری پرستش کریں اور ہمیشہ کو مجھی پر ایمان رکھیں تاکہ وہ راہ پاویں۔

تشریح

(۱۸۵) دوسرے مرحلے میں اختیار ختم ہو گیا اور روزہ لازم ہو گیا روزے کی فرضیت کے بارے میں یہ اگلا قدم ہے کہ اگر روزے کی طاقت ہے تو فدیہ کافی نہ ہوگا۔ رمضان کے جو روزے شرعی عذر کی وجہ سے رہ جائیں ان کے بدلے میں روزہ ہی رکھنا ہوگا اس نے تمہارے لئے یہ آسانی کا دروازہ کھول دیا ہے کہ بیمار، مسافر، حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت شرعی عذر کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتے تو دوسرے دنوں میں اکی قضا کر کے رمضان کے روزوں کی گنتی پوری کر سکتے ہیں، روزے جہاں عبادت ہیں تقویٰ کی تربیت ہیں ان کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ جو نعمت ہدایت قرآن کی شکل میں تمہیں ملی ہے اس پر عمل کر کے اور اسکے مطابق اپنے آپکو تیار کر کے اس نعمت کی عملی شکر گزاری کرو، نعمتِ قرآن کی یہ بڑی موزوں سپاس گزاری ہے۔

(۱۸۶) اللہ تعالیٰ نظر نہیں آتے مگر وہ سمیع و بصیر ہے - اے نبی! میرے بندے اگرچہ مجھے آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے، اپنے حواس سے محسوس نہیں کر سکتے، مگر ان کو نظر نہ آنے کے باوجود میں ان سے دور نہیں ہوں۔ وہ مجھے پکارتے ہیں تو میں ان کی پکار سُنتا ہوں ان کے دل کے احساسات تک سے باخبر رہتا ہوں مجھ سے عرض معروض کرنے کے لئے انہیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے میں انکی معروضات سنتا ہوں اور نہ صرف سنتا ہوں بلکہ ان پر فیصلے کرتا ہوں لہذا بے اختیار بناوٹی معبودوں کی طرف جانےکی ضرورت نہیں ہے جو راہِ ہدایت میں نے انکے سامنے رکھی ہے اسکو قبول کریں، اس پر یقین کریں، شاید تمہارے ذریعے سے یہ حقیقت معلوم کر کے ان کی آنکھیں کھل جائیں اور وہ صحیح رویے کی طرف آجائیں یہ اُن ہی کے لئے بھلا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ

أُحِلَّ	لَكُمْ	لَيْلَةَ	الصِّيَامِ	الرَّفَثُ	إِلَىٰ	نِسَائِكُمْ	هُنَّ	لِبَاسٌ	لَّكُمْ	وَأَنتُمْ	لِبَاسٌ
جائز کردیا گیا	تمہارے لئے	رات	روزہ	بے پردہ ہونا	طرف (سے)	اپنی عورتوں	وہ	لباس	تمہارے لئے	اور تم	لباس

تمہارے لئے جائز کردیا گیا روزہ کی رات میں اپنی عورتوں سے بے پردہ ہونا، وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو

لَّهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ فَالْآنَ

لَّهُنَّ	عَلِمَ	اللَّهُ	أَنَّكُمْ	كُنتُمْ	تَخْتَانُونَ	أَنفُسَكُمْ	فَتَابَ	عَلَيْكُمْ	وَعَفَا	عَنكُمْ	فَالْآنَ
انکے لئے	جان لیا	اللہ	کہ تم	تم تھے	خیانت کرتے	اپنے تئیں	سو معاف کردیا	تم کو	اور درگزر کی	تم سے	پس اب

اللہ نے جان لیا کہ تم اپنے تئیں خیانت کرتے تھے سو اس نے تم کو معاف کردیا اور تم سے درگزر کی پس اب

بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ

بَاشِرُوهُنَّ	وَابْتَغُوا	مَا كَتَبَ	اللَّهُ	لَكُمْ	وَكُلُوا	وَاشْرَبُوا	حَتَّىٰ	يَتَبَيَّنَ	لَكُمُ	الْخَيْطُ
ان سے ملو	اور طلب کرو	جو لکھ دیا	اللہ	تمہارے لئے	اور کھاؤ	اور پیو	یہاں تک کہ	واضح ہوجائے	تمہارے لئے	دھاری

ان سے ملو اور جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے طلب کرو اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ واضح ہوجائے تمہارے لئے فجر کی

الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا

الْأَبْيَضُ	مِنَ	الْخَيْطِ	الْأَسْوَدِ	مِنَ	الْفَجْرِ	ثُمَّ	أَتِمُّوا	الصِّيَامَ	إِلَى	اللَّيْلِ	وَلَا
سفید	سے	دھاری	سیاہ	سے	فجر	پھر	تم پورا کرو	روزہ	تک	رات	اور نہ

سفید دھاری سیاہ دھاری سے پھر تم رات تک روزہ پورا کرو اور ان سے

تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ

تُبَاشِرُوهُنَّ	وَأَنتُمْ	عَاكِفُونَ	فِي	الْمَسَاجِدِ	تِلْكَ	حُدُودُ	اللَّهِ	فَلَا تَقْرَبُوهَا
ان سے ملو	جبکہ تم	اعتکاف کرنیوالے	میں	مسجدوں	یہ	حدیں	اللہ	پس نہ اسکے قریب جاؤ

نہ ملو جب تم اعتکاف کرنے والے ہو مسجدوں میں (حالتِ اعتکاف میں) یہ اللہ کی حدیں ہیں پس ان کے قریب نہ جاؤ

كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿١٨٧﴾

كَذَٰلِكَ	يُبَيِّنُ	اللَّهُ	آيَاتِهِ	لِلنَّاسِ	لَعَلَّهُمْ	يَتَّقُونَ	
اسی طرح	واضح کرتا ہے	اللہ	اپنے حکم	لوگوں کے لئے	تاکہ وہ	پرہیزگار ہوجائیں	

اسی طرح واضح کرتا ہے اللہ لوگوں کے لئے اپنے حکم تاکہ وہ پرہیزگار ہوجائیں۔

(۱۸۷) أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ بِمَعْنَى الْإِفْضَاءِ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ بِالْإِجْمَاعِ نَزَلَ نَسْخًا لِمَا كَانَ فِي صَدْرِ الْإِسْلَامِ مِنْ تَحْرِيمِهِ وَتَحْرِيمِ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ بَعْدَ الْعِشَاءِ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ كِنَايَةٌ عَنْ تَعَانُقِهِمَا أَوِ احْتِيَاجِ كُلٍّ مِنْهُمَا إِلَى صَاحِبِهِ عَلِمَ اللَّهُ

(۱۸۷) روزہ کی رات میں تم کو اپنی بیویوں سے صحبت کرنا حلال ہے (شروع اسلام میں رات کو صحبت کرنا اور بعد عشاء کے کھانا پینا حرام تھا اس کے منسوخ کرنے کو یہ آیت اُتری) عورتیں تم سے بدن ملاتی ہیں اور تم ان سے یادہ تمہارے محتاج ہیں تم ان کے اللہ نے جان لیا کہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ تَخُونُونَ أَنْفُسَكُمْ بِالْجِمَاعِ لَيْلَةَ الصِّيَامِ وَقَعَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ وَغَيْرِهٖ وَاعْتَذَرُوْا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَابَ عَلَيْكُمْ قَبِلَ تَوْبَتَكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ج فَالْئٰنَ إِذَا أُحِلَّ لَكُمْ بَاشِرُوْهُنَّ جَامِعُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا اُطْلُبُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ أَيْ أَبَاحَهٗ مِنَ الْجِمَاعِ أَوْ قَدَّرَهٗ مِنَ الْوَلَدِ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا اللَّيْلَ كُلَّهٗ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ يَظْهَرَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ أَيِ الصَّادِقِ بَيَانٌ لِلْخَيْطِ الْأَسْوَدِ وَبَيَانُ الْأَسْوَدِ مَحْذُوْفٌ أَيْ مِنَ اللَّيْلِ شَبَّهَ مَا يَبْدُوْ مِنَ الْبَيَاضِ وَمَا يَمْتَدُّ مَعَهٗ مِنَ الْغَبَشِ بِخَيْطَيْنِ أَبْيَضَ وَأَسْوَدَ فِي الْامْتِدَادِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ مِنَ الْفَجْرِ إِلَى اللَّيْلِ أَيْ إِلٰى دُخُوْلِهٖ بِغُرُوْبِ الشَّمْسِ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ أَيْ نِسَاءَكُمْ وَأَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ مُقِيْمُوْنَ بِنِيَّةِ الْاعْتِكَافِ فِي الْمَسٰجِدِ مُتَعَلِّقٌ بِعٰكِفُوْنَ نَهْيٌ لِمَنْ كَانَ يَخْرُجُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيُجَامِعُ امْرَأَتَهٗ وَيَعُوْدُ تِلْكَ الْأَحْكَامُ الْمَذْكُوْرَةُ حُدُوْدُ اللّٰهِ حَدَّهَا لِعِبَادِهٖ لِيَقِفُوْا عِنْدَهَا فَلَا تَقْرَبُوْهَا أَبْلَغُ مِنْ لَا تَعْتَدُوْهَا الْمُعَبَّرِ بِهٖ فِي آيَةٍ أُخْرٰى كَذٰلِكَ كَمَا بَيَّنَ لَكُمْ مَا ذُكِرَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ○ مَحَارِمَهٗ

اپنی جانوں پر خیانت کرو گے روزہ کی راتوں میں صحبت سے نہ بچ نہ سکو گے (جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ کو یہ قصہ پیش آیا اور ان کو نبی سے عذر کرنے کی نوبت آئی) سو تمہاری توبہ قبول کر کے تمہیں معاف کیا اب بیویوں سے صحبت کرو کہ تم کو حلال ہے اور جو کچھ اللہ نے صحبت اور اولاد کا ہونا لکھ دیا ہے اسکو طلب کرو اور کھاؤ پیو تمام رات یہاں تک کہ صبح صادق جو مثل سفید تاگے کے ہے صبح کا ذب سے جو سیاہ تاگے کی مانند ہے کھل جائے پھر صبح سے آفتاب کے ڈوبنے تک روزہ پورا کرو اور نہ صحبت کرو اپنی بیویوں سے جبکہ تم اعتکاف کی نیت سے مسجدوں میں رُکے ہوئے ہو۔ (یہ اُن لوگوں کو منع کرنا ہے جو حالتِ اعتکاف میں نکل کر اپنی عورت سے صحبت کرتے تھے)

یہ حکم اللہ نے اپنے بندوں کے لئے مقرر کر دیئے ہیں تاکہ ان پر عمل کریں سو ان سے تجاوز نہ کرو جیسا یہ بیان کیا۔ ایسا ہے اللہ، لوگوں کے واسطے اپنے حکم بیان کرتا ہے تاکہ جس سے منع کیا اس سے بچیں۔

تشریح

(۱۸۷) رمضان کی راتوں میں میاں بیوی کا تعلق درست ہے، مگر اعتکاف میں نہیں | رمضان کے روزوں میں سہولتوں اور رخصتوں کے باوجود بہر حال مشقت ہے، اسلئے رمضان کے روزوں کی مشقت کو آسان کرنیکے لئے مزید احکام بیان کرنے سے پہلے سابقہ آیت (نمبر ۱۸۶) میں پروردگار عالم نے اپنے بندوں پر اپنی مخصوص عنایتوں کا تذکرہ فرمایا کہ میں ہر وقت اپنے بندوں کے قریب ہوں، انکی حاجتیں پوری کرتا ہوں، انکی دُعائیں قبول کرتا ہوں میرے بندوں کو بھی چاہیئے کہ میرے احکام کی تعمیل کریں اور اسمیں کچھ مشقت بھی ہے تو ان ہی کے فائدے کے لئے اسکو برداشت کریں اس کے بعد روزوں کے مزید احکام ارشاد فرمائے۔

رمضان کی راتوں میں اپنی بیوی سے جسمانی تعلق جائز ہے یا نہیں؟ اس کے بارے میں کوئی واضح حکم نہیں تھا، اس کی وجہ سے کوئی ایسا کرتا تھا تو اس کو ایسا لگتا تھا جیسے وہ کوئی چوری کا کام کر رہا ہے، اب حکم ہوا کہ تم قلب و ضمیر کی پوری طہارت کے ساتھ ایسا کر سکتے ہو۔ غروب آفتاب سے لیکر صبح صادق تک تمہارے لئے کھانا پینا اور بیوی کے ساتھ شب باشی جائز ہے ——— روزے کے آغاز اور انتہا کے لئے وہ آثار قدرت مقرر فرمائے جس سے دنیا میں ہر وقت ہر تمدن کے لوگ ہر جگہ اوقات متعین کر سکتے ہیں۔ صبح و شام کے آثار وہاں بھی معلوم ہو جاتے ہیں جہاں کئی کئی مہینے سورج نہیں نکلتا۔

ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دیا گیا کہ اعتکاف کی حالت میں شہوانی تعلق کی اجازت نہیں ہے اللہ نے جو حدیں مقرر کی ہیں ان کو پار کرنا تو کیا ان کے قریب بھی مت جانا کنارہ پر گھومنے سے خطرہ رہتا ہے کہیں انسان حد کو پار ہی نہ کر جائے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ

وَلَا تَاْكُلُوْٓا	اَمْوَالَكُمْ	بَيْنَكُمْ	بِالْبَاطِلِ	وَتُدْلُوْا	بِهَآ	اِلَى	الْحُكَّامِ
اور نہ کھاؤ	اپنے مال	آپس میں	ناحق	اور (نہ) پہنچاؤ	اس سے	تک	حاکموں

اور اپنے مال آپس میں نہ کھاؤ ناحق اور اس سے حاکموں تک رشوت نہ پہنچاؤ

لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ ع ۲۳

لِتَاْكُلُوْا	فَرِيْقًا	مِّنْ	اَمْوَالِ	النَّاسِ	بِالْاِثْمِ	وَاَنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ
تاکہ تم کھاؤ	کوئی حصہ	سے	مال	لوگ	گناہ سے	اور تم	جانتے ہو

تاکہ تم لوگوں کے مال سے کوئی حصہ کھاؤ گناہ سے (ناجائز طور پر) اور تم جانتے ہو۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۭ قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۭ

يَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ	الْاَهِلَّةِ	قُلْ	هِىَ	مَوَاقِيْتُ	لِلنَّاسِ	وَالْحَجِّ
وہ آپ سے پوچھتے ہیں	سے	نئے چاند	آپ کہدیں	یہ	(پیمانۂ) اوقات	لوگوں کے لئے	اور حج

وہ آپ سے نئے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ کہدیں یہ لوگوں کے لئے اور حج کے لئے (پیمانۂ) اوقات ہیں

وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ

وَلَيْسَ	الْبِرُّ	بِاَنْ	تَاْتُوا	الْبُيُوْتَ	مِنْ	ظُهُوْرِهَا	وَلٰكِنَّ	الْبِرَّ	مَنِ	اتَّقٰى
اور نہیں	نیکی	یہ کہ	تم آؤ	گھر (جمع)	سے	انکی پشت	اور لیکن	نیکی	جو	پرہیزگاری کرے

اور نیکی یہ نہیں کہ تم گھروں میں آؤ ان کی پشت سے بلکہ نیک وہ ہے جو پرہیزگاری کرے

وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾

وَاْتُوا	الْبُيُوْتَ	مِنْ	اَبْوَابِهَا	وَاتَّقُوا	اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ
اور تم آؤ	گھر (جمع)	سے	دروازے	اور تم ڈرو	اللہ	تاکہ تم	کامیابی حاصل کرو

اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیابی حاصل کرو۔

﴿۱۸۸﴾ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ اَىْ لَا يَاْكُلْ بَعْضُكُمْ مَالَ بَعْضٍ بِالْبَاطِلِ اَىِ الْحَرَامِ شَرْعًا كَالسَّرِقَةِ وَالْغَصْبِ وَلَا تُدْلُوْا تُلْقُوْا بِهَآ اَىْ بِحُكُوْمَتِهَا اَوْ بِاَمْوَالٍ رِشْوَةً اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا بِالتَّحَاكُمِ فَرِيْقًا طَائِفَةً مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ مُتَلَبِّسِيْنَ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اَنَّكُمْ مُبْطِلُوْنَ۔

﴿۱۸۸﴾ اور تم میں کے بعض آدمی بعض کا مال حرام طریق سے نہ کھاویں چرا کر یا چھین کر۔ اور حاکموں کو رشوت دے کر لوگوں کے مال حرام طور سے نہ کھاؤ جان بوجھ کر جس میں تم گنہگار ہو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۸۹) يَسْئَلُوْنَكَ يَا مُحَمَّدُ عَنِ الْاَهِلَّةِ جَمْعُ هِلَالٍ لِمَ تَبْدُوْ دَقِيْقَةً ثُمَّ تَزِيْدُ حَتّٰى تَمْتَلِئَ نُوْرًا ثُمَّ تَعُوْدُ كَمَا بَدَتْ وَلَا تَكُوْنُ عَلٰى حَالَةٍ وَاحِدَةٍ كَالشَّمْسِ قُلْ لَهُمْ هِيَ مَوَاقِيْتُ جَمْعُ مِيْقَاتٍ لِلنَّاسِ يَعْلَمُوْنَ بِهَا اَوْقَاتَ زَرْعِهِمْ وَمَتَاجِرِهِمْ وَعِدَّةَ نِسَآئِهِمْ وَصِيَامِهِمْ وَاَفْطَارِهِمْ وَالْحَجِّ عَطْفٌ عَلَى النَّاسِ اَيْ يُعْلَمُ بِهَا وَقْتُهٗ فَلَوِ اسْتَمَرَّتْ عَلٰى حَالَةٍ وَاحِدَةٍ لَمْ يُعْرَفْ ذٰلِكَ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا فِي الْاِحْرَامِ بِاَنْ تَنْقُبُوْا فِيْهَا نَقْبًا تَدْخُلُوْنَ مِنْهُ وَتَخْرُجُوْنَ وَتَتْرُكُوا الْبَابَ وَكَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ وَيَزْعُمُوْنَهٗ بِرًّا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ اَيْ ذَا الْبِرِّ مَنِ اتَّقٰى اللّٰهَ بِتَرْكِ مُخَالَفَتِهٖ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا فِي الْاِحْرَامِ كَغَيْرِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ تَفُوْزُوْنَ -

(۱۸۹) يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ الخ لوگ تم سے اے محمد چاند کا حال پوچھتے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ اول باریک دکھائی دیتا ہے پھر بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ پورا روشن ہو جاتا ہے پھر جیسا اول تھا ویسا ہی ہو جاتا ہے اور سورج کی مانند ایک حال پر نہیں رہتا۔ کہہ دو ان سے کہ لوگ چاند سے اپنی کھیتی اور تجارت اور عورتوں کی عدت اور روزوں اور افطار کا وقت معلوم کرتے ہیں اور اس سے حج کا وقت معلوم کرتے ہیں۔ سو اگر ہمیشہ ایک حالت پر رہے تو یہ نہ معلوم ہو سکے۔ احرام کی حالت میں لوگوں کا دستور یہ تھا کہ گھر میں دروازے سے نہ آتے تھے بلکہ پیچھے سے دیواریں توڑ کر گھر میں آتے تھے۔ اس پر اللہ نے فرمایا اور یہ ثواب کی بات نہیں کہ تم گھروں میں حالتِ احرام میں پیچھے کی طرف سے داخل ہو دروازہ سے نہ ہو بلکہ نیکی والا وہ ہے جو اللہ سے ڈرے اس کی مخالفت نہ کرے۔ اور حالتِ احرام ہو یا نہ ہو گھروں میں دروازوں ہی سے آؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ نجات پاؤ

تشریح

(۱۸۸) روزے میں حلال سے رُکنے کی عادت پڑگئی تو اب حرام سے بھی رکو | روزے کا اصل منشا اللہ کی اطاعت اور اسکی فرماں برداری کی عادت ڈالنا ہے اور اس کے لئے روزے کے وقت میں حلال چیزوں کے استعمال سے بھی روک دیا گیا ہے۔ جب انسان اس کا خوگر ہو گیا تو حرام چیزوں سے بدرجۂ اولیٰ پرہیز کرے گا۔ ارشاد ہوا کہ ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے مت کھاؤ اور نہ جان بوجھ کر غلط طور پر مال ہڑپنے کے لئے مقدمہ بازیوں کا سہارا لو۔ اگر کسی طرح تم نے عدالت سے اپنے حق میں فیصلہ کروا بھی لیا اور اسطرح ناحق کوئی چیز حاصل بھی کرلی تو اس کے وبال سے بچ نہ سکو گے آخرت میں بھی اور دنیا میں بھی۔

(۱۸۹) چاند ایک قدرتی جنتری ہے | چاند کے گھٹنے بڑھنے کے منظر نے ہر زمانے میں انسان کو اپنی طرف متوجہ کیا ہے۔ اور اس کی وجہ سے طرح طرح کے اوہام نے بھی جنم لیا ہے۔ جب اس کی حقیقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کی گئی تو جواب میں اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا کہ چاند ایک قدرتی جنتری کے سوا کچھ نہیں ہے جس سے تاریخوں کا اور حج کے مہینوں کا تعین ہوتا ہے۔

خود ساختہ وہم و خیال ہی کی ایک نوعیت یہ تھی کہ حج کا احرام باندھنے کے بعد اہل عرب گھر کے دروازے کے بجائے پچھواڑے سے داخل ہوتے تھے۔ اس وہم کو دور کیا گیا کہ یہ کوئی نیکی نہیں ہے، نیکی تو یہ ہے کہ آدمی اللہ کی ناراضگی سے بچے اسی میں اس کی دنیوی اور اخروی فلاح ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا

وَقَاتِلُوْا	فِيْ	سَبِيْلِ	اللّٰهِ	الَّذِيْنَ	يُقَاتِلُوْنَكُمْ	وَلَا تَعْتَدُوْا
اور تم لڑو	میں	راستہ	اللہ	وہ جو کہ	تم سے لڑتے ہیں	اور نہ زیادتی کرو

اور تم اللہ کے راستہ میں اُن سے لڑو جو کہ تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرو

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (۱۹۰) وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ

إِنَّ	اللّٰهَ	لَا يُحِبُّ	الْمُعْتَدِيْنَ	وَاقْتُلُوْهُمْ	حَيْثُ	ثَقِفْتُمُوْهُمْ
بیشک	اللہ	نہیں پسند کرتا	زیادتی کرنے والے	اور انہیں مار ڈالو	جہاں	تم انہیں پاؤ

بیشک اللہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور انہیں مار ڈالو جہاں تم انہیں پاؤ

وَأَخْرِجُوْهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ج

وَأَخْرِجُوْهُمْ	مِنْ	حَيْثُ	أَخْرَجُوْكُمْ	وَ	الْفِتْنَةُ	أَشَدُّ	مِنَ	الْقَتْلِ
اور انھیں نکال دو	سے	جہاں	انھوں نے تمہیں نکالا	اور	فتنہ	زیادہ سنگین	سے	قتل

اور انہیں نکال دو جہاں سے انھوں نے تمہیں نکالا اور فتنہ قتل سے زیادہ سنگین ہے۔

وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ج فَإِنْ

وَلَا	تُقٰتِلُوْهُمْ	عِنْدَ	الْمَسْجِدِ	الْحَرَامِ	حَتّٰى	يُقٰتِلُوْكُمْ	فِيْهِ	فَإِنْ
اور نہ	اُن سے لڑو	پاس	مسجد	حرام (خانہ کعبہ)	یہاں تک	وہ تم سے لڑیں	اس میں	پس اگر

اور ان سے مسجد حرام (خانہ کعبہ) کے پاس نہ لڑو یہاں تک کہ وہ یہاں تم سے لڑیں پس اگر

قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ط كَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ (۱۹۱)

قٰتَلُوْكُمْ	فَاقْتُلُوْهُمْ	كَذٰلِكَ	جَزَاۗءُ	الْكٰفِرِيْنَ
وہ تم سے لڑیں	تو تم ان سے لڑو	اسی طرح	سزا	کافر (جمع)

وہ تم سے لڑیں تو تم ان سے لڑو اسی طرح سزا ہے کافروں کی

فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۱۹۲)

فَإِنِ	انْتَهَوْا	فَإِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ
پھر اگر	وہ باز آجائیں	تو بیشک	اللہ	بخشنے والا	رحم کرنے والا

پھر اگر وہ باز آجائیں تو بیشک اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۱۹۰) وَلَمَّا صُدَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَيْتِ
عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ وَصَالَحَ الْكُفَّارَ عَلٰى أَنْ يَعُوْدَ
الْعَامَ الْقَابِلَ وَيُخْلُوْا لَهُ مَكَّةَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَ
تَجَهَّزَ لِعُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَخَافُوْا أَنْ لَا تَفِيَ قُرَيْشٌ وَ

(۱۹۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب صلح حدیبیہ
کے وقت کافروں نے مکہ میں داخل ہونے سے
روکا اور ان سے اس وعدہ پر صلح کی کہ اگلے
سال آکر عمرہ کریں۔ اس وقت تین دن کہ ہمارے لیے

toobaa-elibrary.blogspot.com

يُقَاتِلُوْهُمْ وَكَرِهَ الْمُسْلِمُوْنَ
قِتَالَهُمْ فِي الْحَرَمِ وَالْاِحْرَامِ
وَالشَّهْرِ الْحَرَامِ نَزَلَ —

خالی کر دیا جائے۔ آپ نے جب اگلے سال عمرہ کے قضا کرنے کا عزم کیا اور مسلمانوں کو ڈر ہوا کہ شاید کفار قریش اپنا وعدہ پورا نہ کریں تو نوبت لڑائی کی آوے اور اس کو وہ پسند نہ کرتے تھے کہ حرم میں حالت احرام میں اُن مہینوں میں کافروں سے لڑائی کی جائے جن میں لڑائی حرام ہے۔ اس پر یہ آیت اُتری۔

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَيْ لِاِعْلَاءِ
دِيْنِهٖ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ
وَلَا تَعْتَدُوْا عَلَيْهِمْ بِالْاِبْتِدَاءِ بِالْقِتَالِ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ○ الْمُتَجَاوِزِيْنَ
مَاحُدَّ لَهُمْ وَهٰذَا مَنْسُوْخٌ بِاٰيَةِ بَرَاءَةٍ. اَوْ بِقَوْلِهٖ

اور خدا کے دین کو اونچا کرنے کے واسطے لڑو ان کافروں سے جو تم سے لڑیں اور تم ابتدا نہ کرو کہ اللہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا (یہ آیت اگلی آیت سے منسوخ ہو گئی)۔

۱۹۱ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَجَدْتُمُوْهُمْ
وَاَخْرِجُوْهُمْ مِنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ اَيْ مِنْ
مَكَّةَ وَقَدْ فُعِلَ بِهِمْ ذٰلِكَ عَامَ الْفَتْحِ وَالْفِتْنَةُ الشِّرْكُ
مِنْهُمْ اَشَدُّ اَعْظَمُ مِنَ الْقَتْلِ لَهُمْ فِي الْحَرَمِ وَالْاِحْرَامِ
الَّذِيْ اسْتَعْظَمْتُمُوْهُ وَلَا تُقَاتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ اَيْ فِي الْحَرَمِ حَتّٰى يُقَاتِلُوْكُمْ فِيْهِ فَاِنْ
قٰتَلُوْكُمْ فِيْهِ فَاقْتُلُوْهُمْ فِيْهِ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِلَا
اَلِفٍ فِي الْاَفْعَالِ الثَّلٰثَةِ كَذٰلِكَ الْقَتْلُ وَالْاِخْرَاجُ
جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ○

۱۹۱ اور مارو ان کو جہاں پاؤ اور نکالو ان کو مکہ سے جیسا انہوں نے تم کو نکالا (چنانچہ فتح مکہ کے سال انکو نکالدیا) اور حرم میں حالتِ احرام میں لڑنے سے جس کو تم بُرا سمجھتے ہو شرک کرنا زیادہ سخت اور بڑا ہے اور ان سے حرم کے اندر نہ لڑو جبتک وہ تم سے حرم میں نہ لڑیں اور جو وہ لڑیں تو اُن سے لڑو اور مارو ایسا ہی مار ڈالنا اور نکالنا کافروں کی سزا ہے۔

۱۹۲ فَاِنِ انْتَهَوْا عَنِ الْكُفْرِ وَاَسْلَمُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ لَهُمْ رَحِيْمٌ ○ بِهِمْ

۱۹۲ پھر اگر وہ کفر سے رکیں اور مسلمان ہو جائیں تو اللہ انکو بخشنے والا ان پر مہربان ہے۔

تشریح

۱۹۰ جبر و ظلم کا مقابلہ کرو | تم اللہ کی ہدایت کے مطابق زندگی کا نظام چاہتے ہو اس مقصد کی راہ میں جو لوگ روڑے اٹکاتے ہیں اور اسکے لئے جبر و ظلم کی طاقت استعمال کرتے ہیں انسانوں کو اپنا غلام بنا کر اللہ کی غلامی سے روکتے ہیں۔ تم بھی ان کو طاقت سے پیچھے دھکیل دو۔ مگر اس کا خیال رہے کہ جوش میں تمہاری طرف سے کوئی زیادتی نہ ہو جائے قوت کا استعمال وہاں تک ہو جہاں تک ناگزیر ہو اور اس حد تک کیا جائے جس حد تک ضروری ہو۔

۱۹۱ فتنہ فساد پھیلانا کہیں بڑا جرم ہے | جنگ و جدال پسندیدہ نہیں ہے مگر فتنہ و فساد پھیلانا، لوگوں کو راہِ حق سے روکنا، ان کا استحصال کرنا، انسانوں کو انسان کا غلام بنانا اس سے کہیں زیادہ سخت چیز ہے۔ اس سے پوری انسانیت تباہ و برباد ہو کر رہ جاتی ہے، لہذا انسانی قدروں کو بچانے کے لئے جہاں کہیں ظالموں سے مقابلہ پیش آئے ڈٹ کر مقابلہ کرو۔ لیکن حتی الامکان مسجدِ حرام کے قریب لڑائی سے پرہیز کرنا کیونکہ یہ جگہ دارالامن ہے۔ مجبوراً لڑنا ہی پڑے اور مقابلہ کرنا پڑے تو اور بات ہے۔

۱۹۲ اگر وہ ہاتھ نہیں اٹھاتے تم بھی ہاتھ مت اٹھاؤ | اگر منکرِ حق مزاحمت نہ کریں تو تم بھی ان پر ہاتھ نہ اٹھاؤ۔ اللہ تعالیٰ بڑے سے بڑے مجرم کو معاف کر دیتے ہیں تم میں بھی یہ ایمانی صفت ہونی چاہئے

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۭ فَاِنِ

وَقٰتِلُوْهُمْ	حَتّٰى	لَا تَكُوْنَ	فِتْنَةٌ	وَّيَكُوْنَ	الدِّيْنُ	لِلّٰهِ	فَاِنِ
اور تم ان سے لڑو	یہانتک کہ	نہ رہے	کوئی فتنہ	اور ہو جائے	دین	اللہ کیلئے	پس اگر

اور تم ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور دین اللہ کے لئے ہو جائے۔ پس اگر

انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ

انْتَهَوْا	فَلَا عُدْوَانَ	اِلَّا	عَلَى	الظّٰلِمِيْنَ	اَلشَّهْرُ	الْحَرَامُ
وہ باز آجائیں	تو نہیں زیادتی	سوائے	پر	ظالم (جمع)	مہینہ	حرمت والا

وہ باز آجائیں تو نہیں (کسی پر) زیادتی سوائے ظالموں کے۔ حرمت والا مہینہ بدلہ ہے حرمت والے

بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۭ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا

بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ	وَالْحُرُمٰتُ	قِصَاصٌ	فَمَنِ	اعْتَدٰى	عَلَيْكُمْ	فَاعْتَدُوْا
بدلہ حرمت والا مہینہ	اور حرمتیں	بدلہ	پس جس	زیادتی کی	تم پر	تو تم زیادتی کرو

مہینہ کا اور حرمتوں کا بدلہ ہے پس جس نے تم پر زیادتی کی تو تم اس پر زیادتی

عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ

عَلَيْهِ	بِمِثْلِ	مَا اعْتَدٰى	عَلَيْكُمْ	وَاتَّقُوْا	اللّٰهَ	وَاعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	مَعَ
اس پر	جیسی	جو اس نے زیادتی کی	تم پر	اور تم ڈرو	اللہ	اور جان لو	کہ	اللہ	ساتھ

کرو جیسی اس نے تم پر زیادتی کی ہے اور تم اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ ساتھ ہے

الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚۖ

الْمُتَّقِيْنَ	وَاَنْفِقُوْا	فِيْ	سَبِيْلِ	اللّٰهِ	وَلَا	تُلْقُوْا	بِاَيْدِيْكُمْ	اِلَى	التَّهْلُكَةِ
پرہیزگاروں	اور تم خرچ کرو	میں	راستہ	اللہ	اور نہ	ڈالو	اپنے ہاتھ	طرف (میں)	ہلاکت

پرہیزگاروں کے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور (اپنے آپ کو) اپنے ہاتھوں نہ ڈالو ہلاکت میں

وَاَحْسِنُوْا ڔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾

وَاَحْسِنُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ	الْمُحْسِنِيْنَ	
اور نیکی کرو	بیشک	اللہ	دوست رکھتا ہے	نیکی کرنے والے	

اور نیکی کرو۔ بیشک اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

﴿۱۹۳﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ توجد فِتْنَةٌ
شرك وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ العبادة لِلّٰهِ وحده
لا يعبد سواه فَاِنِ انْتَهَوْا عن الشرك فلا تعتدوا
عليهم دلّ على هذا فَلَا عُدْوَانَ اعتداء

﴿۱۹۳﴾ اور کافروں کو مارو اتنا کہ شرک جہاں میں نہ رہے
اور اللہ ہی کی پرستش ہو اسکے سوا کسی کو کوئی نہ
پوجے سو اگر وہ شرک سے رکیں تو ان پر زیادتی نہ کرو کیونکہ زیادتی
ما سوائے ظلم کرنیوالوں پر ہی ہونی چاہیے اور شرک کرنیوالا ظالم

toobaa-elibrary.blogspot.com

بِقَتْلٍ اَوْ غَيْرِهٖ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ○ وَمَنْ
اِنْتَهٰى فَلَيْسَ بِظَالِمٍ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيْهِ ۔

نہیں ہے اس پر زیادتی نہ چاہئے۔

۱۹۴ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ اَلْمُحَرَّمُ مُقَابِلٌ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ
فَكَمَا قَاتَلُوْكُمْ فِيْهِ فَاقْتُلُوْهُمْ فِيْ مِثْلِهٖ رَدٌّ
لِاسْتِعْظَامِ الْمُسْلِمِيْنَ ذٰلِكَ وَالْحُرُمٰتُ
جَمْعُ حُرْمَةٍ مَا يَجِبُ اِحْتِرَامُهٗ قِصَاصٌ اَیْ
يُقْتَصُّ بِمِثْلِهَا اِذَا انْتُهِكَتْ فَمَنِ اعْتَدٰى
عَلَيْكُمْ بِالْقِتَالِ فِي الْحَرَمِ اَوِ الْاِحْرَامِ اَوِ الشَّهْرِ
الْحَرَامِ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى
عَلَيْكُمْ سُمِّیَ مُقَابَلَتُهٗ اِعْتِدَاءً لِشِبْهِهَا
بِالْمُقَابَلِ بِهٖ فِي الصُّوْرَةِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي
الْاِنْتِصَارِ وَتَرْكِ الْاِعْتِدَاءِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ
اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ○ بِالْعَوْنِ وَالنَّصْرِ

۱۹۴ اور جب وہ حرمت کے مہینے میں تم سے لڑیں تو تم ان سے لڑو اور جن چیزوں کی بزرگی کرنی چاہئے ان کے بے تعظیمی کرنے میں بدلا ہے سو جو تم پر احرام کی حالت میں یا حرم میں یا حرمت کے مہینے میں زیادتی کرے تم بھی اس پر اسی قدر زیادتی کرو اور اللہ سے ڈرو کہ بدلے میں زیادتی نہ کرو اور جان لو کہ اللہ ڈرنے والوں کی مدد میں ہے۔

۱۹۵ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ طَاعَتِهٖ الْجِهَادِ وَ
غَيْرِهٖ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اَیْ اَنْفُسَكُمْ
وَالْبَاءُ زَائِدَةٌ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ الْهَلَاكِ
بِالْاِمْسَاكِ عَنِ النَّفَقَةِ فِي الْجِهَادِ اَوْ تَرْكِهٖ لِاَنَّهٗ
يُقَوِّی الْعَدُوَّ عَلَيْكُمْ وَاَحْسِنُوْا ۛ بِالنَّفَقَةِ
وَغَيْرِهَا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○
اَیْ يُثِيْبُهُمْ ۔

۱۹۵ اور اللہ کے حکم کے موافق (جہاد وغیرہ میں) مال خرچ کرو اور جہاد میں خرچ نہ کرنے اور جہاد کو چھوڑ دینے سے اپنی جانوں کو ہلاکی میں نہ ڈالو اور خرچ کر کے بھلائی کرو کہ البتہ اللہ بھلائی کرنے والوں کو اچھا بدلہ دیگا۔

تشریح

۱۹۳ اگر فتنہ ختم ہو جائے تو جنگ کی اجازت نہیں | مذہب کی، عقیدے کی، عبادت کی آزادی ہے اگر فتنہ فرو ہو جائے اور قبولِ حق میں کوئی رکاوٹ باقی نہ رہے تو اب ان کو اپنے حال پر چھوڑ دو حق قبول کریں یا نہ کریں انکی مرضی ہے۔ ہاں جو حق دشمنی میں شرافت کی ساری حدیں پار کر گئے انکے ساتھ معاملہ جداگانہ ہے۔ انسانیت کے لیے اس ناسور کا نکال دینا ہی بہتر ہے۔

۱۹۴ حرام مہینوں میں مخالف کی جنگ کا جواب دیا جاسکتا ہے | اَشْہُرِ حرام۔ وہ عزت والے چار مہینے جن میں جنگ اور قتل و غارتگری حرام تھی۔ یہ امن و امان کے مہینے تھے، ذی القعدہ، ذی الحج، محرم، یہ تین مہینے حج کیلئے خاص تھے اور رجب کا مہینہ عمرے کے لئے تھا تاکہ زائرینِ حرم ان مہینوں میں امن و سلامتی کے ساتھ حج اور عمرہ کے لئے سفر کر سکیں اہل عرب میں یہ قاعدہ حضرت ابراہیمؑ کے زمانے سے چلا آرہا تھا ـــــ اہل عرب نے جنگ و جدل اور لوٹ مار کی خاطر "نسی" کا حیلہ گھڑ لیا تھا کہ حرام مہینوں میں سے کسی مہینہ میں جنگ اور لوٹ مار کر لیتے اور اس کے بدلے میں کسی دوسرے مہینے کو حرام قرار دیکر اس کا بدل پورا کر لیتے ـــــ مسلمانوں کے سامنے یہ سوال پیدا ہوا کہ اگر کفار نسی کا حیلہ کام میں لاکر مسلمانوں کے ساتھ جنگ چھیڑ دیں تو اس صورت میں کیا کرنا چاہیئے؟ مذکورہ آیتوں میں اس کا جواب دیا گیا ہے کہ اگر کفار کسی حرام مہینہ میں جنگ کر بیٹھیں تو تم بھی اس کا جواب دو اور وہ حرمت کا لحاظ رکھیں تو تم بھی اس کا لحاظ رکھو مگر دھیان رہے کہ تمہاری طرف سے کوئی زیادتی نہ ہو جائے۔

۱۹۵ دین کے لئے مالی قربانیاں بھی دو | تمہاری زندگی کا مقصد اللہ کے دین حق کا قیام اور اس کی سربلندی ہے۔ اس مقصد کے لئے تمہیں مالی قربانی سے بھی دریغ نہ کرنا چاہیئے۔ اگر اس کے بجائے تم اپنے ذاتی مفاد کو مقدم رکھو گے تو یہ تمہارے لئے دنیا اور آخرت دونوں میں ہلاکت کا باعث ہوگا۔ اللہ کو تو وہ لوگ پسند ہیں جو اس خدمت کو اخلاص کے ساتھ لگن اور جذبے کے ساتھ انجام دیں۔ احسان میں قلبی لگاؤ اور محبت کے گہرے جذبات شامل ہو کر خدمت حق کو نکھارتے اور سنوارتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ

وَ	اَتِمُّوا	الْحَجَّ	وَ	الْعُمْرَةَ	لِلّٰهِ	فَاِنْ	اُحْصِرْتُمْ	فَمَا	اسْتَيْسَرَ
اور	پورا کرو	حج	اور	عمرہ	اللہ کیلئے	پھر اگر	تم روک دیے جاؤ	تو جو	میسر آئے

اور پورا کرو حج اور عمرہ اللہ کے لئے پھر اگر تم روک دیے جاؤ تو جو قربانی میسر

مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ

مِنَ	الْهَدْيِ	وَلَا	تَحْلِقُوْا	رُءُوْسَكُمْ	حَتّٰى	يَبْلُغَ	الْهَدْيُ
سے	قربانی	اور نہ	منڈاؤ	اپنے سر	یہاں تک	پہنچ جائے	قربانی

آئے اور اپنے سر نہ منڈاؤ یہاں تک کہ قربانی اپنی جگہ پہنچ جائے

مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ

مَحِلَّهٗ	فَمَنْ	كَانَ	مِنْكُمْ	مَّرِيْضًا	اَوْ	بِهٖٓ	اَذًى	مِّنْ	رَّاْسِهٖ	فَفِدْيَةٌ
اپنی جگہ	پس جو	ہو	تم میں سے	بیمار	یا	اسکے	تکلیف	سے	اس کا سر	تو بدلہ

پھر جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو وہ بدلہ دے

مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۥ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ

مِّنْ	صِيَامٍ	اَوْ	صَدَقَةٍ	اَوْ	نُسُكٍ	فَاِذَآ	اَمِنْتُمْ	فَمَنْ	تَمَتَّعَ	بِالْعُمْرَةِ	اِلَى	الْحَجِّ
سے	روزہ	یا	صدقہ	یا	قربانی	پھر جب	تم امن میں ہو	تو جو	فائدہ اٹھائے	ساتھ عمرہ	تک	حج

روزے سے یا صدقہ سے یا قربانی سے۔ پھر جب تم امن میں ہو تو جو فائدے اٹھائے حج کیساتھ عمرہ (ملاکر)

فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ

فَمَا	اسْتَيْسَرَ	مِنَ	الْهَدْيِ	فَمَنْ	لَّمْ يَجِدْ	فَصِيَامُ	ثَلٰثَةِ	اَيَّامٍ	فِي	الْحَجِّ	وَسَبْعَةٍ
تو جو	میسر آئے	سے	قربانی	پھر جو	نہ پائے	تو روزے رکھے	تین	دن	میں	حج	اور سات

تو اسے جو قربانی میسر آئے (دیدے) پھر جو نہ پائے تو وہ روزے رکھے تین دن کے حج (کے ایام) میں اور سات

اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ

اِذَا	رَجَعْتُمْ	تِلْكَ	عَشَرَةٌ	كَامِلَةٌ	ذٰلِكَ	لِمَنْ	لَّمْ + يَكُنْ	اَهْلُهٗ
جب	تم واپس آجاؤ	یہ	دس	پورے	یہ	لئے جو	نہ ہوں	اس کے گھر والے

جب تم واپس آجاؤ یہ دس پورے ہوئے یہ اس کے لئے ہے جس کے گھر والے مسجد حرام میں

حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا

حَاضِرِي	الْمَسْجِدِ	الْحَرَامِ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اعْلَمُوْٓا
موجود	مسجد	حرام	اور	تم ڈرو	اللہ	اور	جان لو

موجود نہ ہوں (نہ رہتے ہوں) اور تم اللہ سے ڈرو اور جان لو

toobaa-elibrary.blogspot.com

ع ۲۴ ۸

اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ع (۱۹۶)

اِنَّ	اللّٰهَ	شَدِيْدُ	الْعِقَابِ
کہ	اللہ	سخت	عذاب

کہ اللہ سخت عذاب والا ہے۔

(۱۹۶) وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ اَدُّوْهُمَا
بِحُقُوْقِهِمَا فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ مُنِعْتُمْ عَنْ اِتْمَامِهِمَا
بِعَدُوٍّ اَوْ نَحْوِهٖ فَمَا اسْتَيْسَرَ تَيَسَّرَ
مِنَ الْهَدْيِ ۚ عَلَيْكُمْ وَهُوَ شَاةٌ
وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ اَيْ لَا تَتَحَلَّلُوْا حَتّٰى
يَبْلُغَ الْهَدْيُ الْمَذْكُوْرُ مَحِلَّهٗ ۭ حَيْثُ يَحِلُّ ذَبْحُهٗ وَهُوَ
مَكَانُ الْاِحْصَارِ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ فَيَذْبَحُ فِيْهِ بِنِيَّةِ
التَّحَلُّلِ وَيُفَرِّقُ عَلٰى مَسَاكِيْنِهٖ وَيَحْلِقُ وَبِهٖ
يَحْصُلُ التَّحَلُّلُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ
اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ كَقَمْلٍ وَصُدَاعٍ فَحَلَقَ فِي الْاِحْرَامِ
فَفِدْيَةٌ عَلَيْهِ مِّنْ صِيَامٍ لِثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اَوْ صَدَقَةٍ
بِثَلٰثَةِ اٰصُعٍ مِنْ غَالِبِ قُوْتِ الْبَلَدِ عَلٰى سِتَّةِ
مَسَاكِيْنَ اَوْ نُسُكٍ ۚ اَيْ ذَبْحِ شَاةٍ وَاَوْ
لِلتَّخْيِيْرِ وَاُلْحِقَ بِهٖ مَنْ حَلَقَ بِغَيْرِ عُذْرٍ
لِاَنَّهٗ اَوْلٰى بِالْكَفَّارَةِ وَكَذَا مَنِ اسْتَمْتَعَ بِغَيْرِ
الْحَلْقِ كَالطِّيْبِ وَاللُّبْسِ وَالدُّهْنِ لِعُذْرٍ اَوْ
غَيْرِهٖ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ وَقِفْهِ الْعَدُوَّ بِاَنْ ذَهَبَ اَوْ
لَمْ يَكُنْ فَمَنْ تَمَتَّعَ اسْتَمْتَعَ بِالْعُمْرَةِ
اَيْ بِسَبَبِ فَرَاغِهٖ مِنْهَا وَالتَّحَلُّلِ عَنْهَا بِمَحْظُوْرَاتِ
الْاِحْرَامِ اِلَى الْحَجِّ اَيِ الْاِحْرَامِ بِهٖ اَنْ يَّكُوْنَ
اَحْرَمَ بِهَا فِيْ اَشْهُرِهٖ فَمَا اسْتَيْسَرَ تَيَسَّرَ مِنَ الْهَدْيِ
عَلَيْهِ وَهُوَ شَاةٌ يَذْبَحُهَا بَعْدَ الْاِحْرَامِ بِهٖ وَالْاَفْضَلُ يَوْمَ
النَّحْرِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ الْهَدْيَ لِفَقْدِهٖ اَوْ فَقْدِ ثَمَنِهٖ
فَصِيَامُ اَيْ فَعَلَيْهِ صِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ
اَيْ فِيْ حَالِ اِحْرَامِهٖ فَيَجِبُ حِيْنَئِذٍ اَنْ يُّحْرِمَ قَبْلَ

(۱۹۶) اور اللہ کے واسطے حج اور عمرہ کو جیسا چاہیئے
ویسا ادا کرو۔ سو اگر تم ان کے تمام کرنے سے دشمن وغیرہ
کی وجہ سے روکے جاؤ تو جو قربانی میسر ہو (یعنی بکری) بھیجو،
اور سر منڈوا کر حلال نہ ہو یہاں تک کہ وہ قربانی اپنے
ذبح ہونے کی جگہ پہنچ جائے (شافعیؒ کے نزدیک وہ جگہ رُک جانے
کی ہے اسی جگہ قربانی ذبح کر کے فقیروں کو بانٹ دے اور سر
منڈوا کر حلال ہو جائے۔ پھر جو کوئی تم میں بیمار ہو یا اس کے سر
میں جوں ہوں یا درد سر کی تکلیف ہو اور اس وجہ
سے وہ احرام کی حالت میں سر منڈوائے تو اس
کے ذمہ بدلہ ہے تین دن کے روزے یا صدقہ کر دے
چھ فقیروں پر تین صاع اناج یا بکری ذبح کرے
(اور جو بغیر عذر کے سر منڈوائے یا خوشبو یا تیل لگائے یا سِلا
ہوا کپڑا پہنے یا سر ڈھک لے اس کا بھی یہی حکم ہے) پھر
جب تم دشمن سے نڈر ہو جاؤ کہ وہ چلا گیا
یا پہلے سے ہی نہ تھا سو جو کوئی عمرہ سے حلال
اور فارغ ہو کر حج کا احرام حج کے
مہینوں میں باندھ لے تو اس کے ذمہ
ہے جو قربانی اس کو میسر ہو وہ کم سے
کم بکری ہے احرام حج کا باندھ کر اس
کو ذبح کرے۔ بہتر یہ ہے کہ دسویں تاریخ
ذی الحجہ کی ہو۔ سو جس کو قربانی نہ
میسر آوے اور نہ اس کے پاس اس
کی قیمت ہو تو اس کے ذمے تین روزے
احرام کی حالت میں (جس کی ابتدا ساتویں
ذی الحجہ سے اور چھٹے سے شروع کرنا عمدہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

السَّابِعِ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ وَالْأَفْضَلُ قَبْلَ السَّادِسِ لِكَرَاهَةِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ لِلْحَاجِّ وَلَا يَجُوْزُ صَوْمُهَا أَيَّامَ التَّشْرِيْقِ عَلٰى أَصَحِّ قَوْلَيِ الشَّافِعِيِّ رح **وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ** ط إِلٰى وَطَنِكُمْ مَكَّةَ أَوْ غَيْرِهَا وَقِيْلَ إِذَا فَرَغْتُمْ مِنْ أَعْمَالِ الْحَجِّ وَفِيْهِ الْتِفَاتٌ عَنِ الْغَيْبَةِ **تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ** جُمْلَةٌ تَأْكِيْدٌ لِمَا قَبْلَهَا **ذٰلِكَ** الْحُكْمُ الْمَذْكُوْرُ مِنْ وُجُوْبِ الْهَدْيِ أَوِ الصِّيَامِ عَلٰى مَنْ تَمَتَّعَ **لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ** ط بِأَنْ لَمْ يَكُوْنُوْا عَلٰى مَرْحَلَتَيْنِ مِنَ الْحَرَمِ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ رح فَإِنْ كَانَ فَلَا دَمَ عَلَيْهِ وَلَا صِيَامَ وَإِنْ تَمَتَّعَ وَفِي ذِكْرِ الْأَهْلِ إِشْعَارٌ بِاشْتِرَاطِ الْاِسْتِيْطَانِ فَلَوْ أَقَامَ قَبْلَ أَشْهُرِ الْحَجِّ وَلَمْ يَسْتَوْطِنْ وَتَمَتَّعَ فَعَلَيْهِ ذٰلِكَ وَهُوَ أَحَدُ الْوَجْهَيْنِ عِنْدَنَا وَالثَّانِي لَا وَالْأَهْلُ كِنَايَةٌ عَنِ النَّفْسِ وَأُلْحِقَ بِالْمُتَمَتِّعِ فِيْمَا ذُكِرَ بِالسُّنَّةِ الْقَارِنُ وَهُوَ مَنْ يُحْرِمُ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ مَعًا أَوْ يُدْخِلُ الْحَجَّ عَلَيْهَا قَبْلَ الطَّوَافِ **وَاتَّقُوا اللّٰهَ** فِيْمَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ وَيَنْهٰكُمْ عَنْهُ **وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ** ○ لِمَنْ خَالَفَهُ

ہے تاکہ نویں تاریخ روزہ نہ رہے کہ حاجی کو یہ روزہ شافعی رح کے نزدیک اچھا نہیں۔ ایام تشریق ۱۱۔۱۲۔۱۳ ذی الحجہ میں یہ تین روز جائز نہیں اور سات روزے اس وقت جب حج سے فارغ ہو جاؤ یہ پورے دس روزے ہو گئے۔ یہ حکم قربانی کا واجب ہونا اور روزوں کا تمتع کرنے والے پر۔ ان پر ہے جن کے حرم والے گھر سے دو منزل پر بھی نہ ہوں (سو اگر دو منزل سے ورے اس کا گھر ہے تو گو وہ تمتع کرے اس پر نہ قربانی نہ روزہ اور اہل کے لفظ سے وطن بنا لینا مراد ہے سو جو مکہ میں حج کے مہینوں سے پہلے آگیا اور مکہ کو وطن نہ بنایا تو اگر وہ تمتع کرے اس پر قربانی وغیرہ واجب ہوگی۔ ایک قول شافعی رح کا یہ ہے اور دوسرا اس کے خلاف۔ اور تمتع کے حکم میں قران بھی ہے یعنی ایک ساتھ حج و عمرہ کا احرام باندھنا یا عمرہ کے طواف سے پہلے حج کا احرام اسمیں داخل کر دے۔ اور اللہ کے حکم کو مانو اور جس سے منع کیا اس سے بچو اور جان لو کہ جو اس کے حکم کو نہ مانے وہ اس پر بڑی مصیبت ڈالے گا۔

تشریح

(۱۹۶) حج کے بعد کے احکام | اسلام کے مطابق طریقۂ زندگی کی روح جذبۂ طاعت، تقویٰ اور احسان ہے کہ انسان اپنا سب کچھ اس عظیم مقصد کی خاطر نچھاور کردینے کیلئے تیار رہے۔ حج مالی اور جانی دونوں طرح کی عبادت ہے۔ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی ترغیب کے بعد حج کے احکام کا تذکرہ ہے۔ ارشاد ہوا کہ جب حج اور عمرے کا ارادہ کرلو تو حتی الامکان اس کو پورا کرو اگر ایسی کوئی رکاوٹ پیش آجائے کہ آگے سفر نہ کرسکو تو جو جانور میسر آسکے اسکی قربانی کرو اور اسکے بعد سر منڈا کر احرام کھولدو۔ امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک قربانی کا جانور یا اسکی قیمت بھیجدی جائے تاکہ اسکی طرف سے حدود حرم میں قربانی کیجائے۔ امام مالک اور شافعی رح کے نزدیک آیت کا مطلب یہ ہے کہ جہاں آدمی گھر جائے وہیں قربانی کردے۔ اگر کسی بیماری یا سر کی تکلیف کیوجہ سے سر کے بال منڈانے پڑیں تو اس صورت میں حدیث میں تشریح ہے کہ تین دن کے روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ یا ایک بکری ذبح کرو۔ سفر کی رکاوٹیں دور ہو جائیں، تمہیں امن نصیب ہو جائے اور حج کے دنوں سے پہلے مکہ پہنچ پاؤ تو باہر کے لوگوں کے لئے رعایت ہے کہ وہ اسی ایک حج کے سفر میں عمرہ بھی کرلیں اور پھر احرام کھول کر حج کے دن آنے پر دوبارہ حج کا احرام باندھ لیں جب عمرہ اور حج دونوں کئے جائیں تو جانور کی قربانی بھی کی جائے قربانی نہ ہو سکے تو دس روزے رکھے جائیں جسمیں سے تین روزے حج کے زمانے میں اور سات گھر واپس آکر رکھ لئے جائیں یہ قربانی کا بدل ہو جائیگا حج کے سفر میں ان سب حدود کا خیال رکھنا حدود کی خلاف ورزی پر اللہ کی پکڑ بھی سخت ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَ لَا

الحج	اشھر	معلومات	فمن	فرض	فیھن	الحج	فلا	رفث	ولا
حج	مہینے	معلوم (مقرر)	پس جس نے	لازم کرلیا	ان میں	حج	تو نہ	بے پردہ	اور نہ

حج کے مہینے مقرر ہیں ۔ پس جس نے انمیں حج لازم کرلیا تو وہ نہ بے پردہ ہو اور نہ

فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَتَزَوَّدُوْا

فسوق	ولا	جدال	فی	الحج	وما تفعلوا	من	خیر	یعلمہ	اللہ	وتزودوا
گالی	اور نہ	جھگڑا	میں	حج	اور جو تم کروگے	سے	نیکی	اسے جانتا ہے	اللہ	اور تم زادراہ لے لیا کرو

گالی دے اور نہ جھگڑا کرے حج میں اور تم جو نیکی کروگے اللہ اُسے جانتا ہے اور تم زادِ راہ لے لیا کرو

فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾

فان	خیر	الزاد	التقوی	و	اتقون	یا اولی + الالباب	
پس بیشک	بہتر	زادِ راہ	تقویٰ	اور	مجھ سے ڈرو	اے عقل والو	

پس بیشک بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے اور اے عقل والو مجھ سے ڈرتے رہو۔

(۱۹۷) اَلْحَجُّ وَقْتُهٗ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ شَوَّالُ وَذُوالْقَعْدَةِ
وَعَشْرُ لَيَالٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَقِيْلَ كُلُّهٗ فَمَنْ فَرَضَ
عَلٰى نَفْسِهٖ فِيْهِنَّ الْحَجَّ بِالْاِحْرَامِ بِهٖ فَلَا رَفَثَ
جِمَاعَ فِيْهِ وَلَا فُسُوْقَ مَعَاصِيَ وَلَا جِدَالَ
خِصَامَ فِي الْحَجِّ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِفَتْحِ الْاَوَّلَيْنِ وَ
الْمُرَادُ فِي الثَّلٰثَةِ النَّهْيُ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ
خَيْرٍ كَصَدَقَةٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ فَيُجَازِيْكُمْ بِهٖ وَنَزَلَ
فِيْ اَهْلِ الْيَمَنِ وَكَانُوْا يَحُجُّوْنَ بِلَا زَادٍ فَيَكُوْنُوْنَ
كَلًّا عَلَى النَّاسِ وَتَزَوَّدُوْا مَا يُبَلِّغُكُمْ بِسَفَرِكُمْ فَاِنَّ
خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى مَا يُتَّقٰى بِهٖ سُؤَالُ النَّاسِ وَغَيْرُهٗ
وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ○ ذَوِي الْعُقُوْلِ۔

(۱۹۷) اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ الخ حج کا وقت شوال، ذیقعدہ دس دن ذی الحجہ کے (بعض نے کہا کُل ذی الحجہ) سو جو کوئی ان مہینوں میں حج کا احرام باندھے تو وہ حج میں نہ بیوی سے صحبت کرے نہ گناہ کرے نہ کسی سے لڑے اور جو تم صدقہ وغیرہ دوگے اللہ اسکو جانتا ہے بدلہ دیگا ۔ یمن کے لوگ بغیر سامانِ سفر توشہ وغیرہ کے حج کو نکل کھڑے ہوتے تھے ان کا بوجھ اوروں پر ہوتا تھا اللہ نے فرمایا:۔

وَتَزَوَّدُوْا الخ اور سفر کا سامان ساتھ لوکہ لوگوں سے نہ مانگنا عمدہ توشہ ہے۔

اور اے عقل والو مجھ سے ڈرو۔

تشریح

(۱۹۷) حج کے دوران لڑائی جھگڑا نہ کرنا چاہیئے: حج کے مقررہ مہینے ہیں ان دنوں میں جو لوگ حج کریں انہیں ہر طرح کے شہوانی فعل بلکہ شہوانی رغبت والی گفتگو سے بچنا چاہیئے۔ اس عبادت کے دوران خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا نہ ہو پاکیزگی اور وقار کے ساتھ یہ عبادت کی جائے۔ اصل توشہ یہی ہے حقیقی زادِ راہ یہی ہے جو سفرِ آخرت میں تمہارے کام آنے والا ہے اور اخلاق کی پاکیزگی جو حاصل ہوگی وہ نظامِ دنیا کو بھی مرتب رکھ سکے گی جس سے یہاں کی زندگی میں بھی انسانیت سکون سے ہم کنار ہوگی۔ اللہ کی نافرمانی سے بچو یہی عقل و فہم کا تقاضا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ

لَیْسَ	عَلَیْکُمْ	جُنَاحٌ	اَنْ	تَبْتَغُوْا	فَضْلًا	مِّنْ	رَّبِّکُمْ	فَاِذَا	اَفَضْتُمْ	مِّنْ
نہیں	تم پر	کوئی گناہ	اگر تم	تلاش کرو	فضل	سے	اپنا رب	پھر جب	تم لوٹو	سے

تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو (تجارت کرو) پھر جب تم عرفات

عَرَفٰتٍ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْکُرُوْہُ کَمَا ھَدٰىکُمْ

عَرَفٰتٍ	فَاذْکُرُوا	اللّٰہَ	عِنْدَ	الْمَشْعَرِ + الْحَرَامِ	وَاذْکُرُوْہُ	کَمَا	ھَدٰىکُمْ
عرفات	تو یاد کرو	اللہ	نزدیک	مشعر الحرام	اور اسے یاد کرو	جیسے	اس نے تمہیں ہدایت دی

سے لوٹو اللہ کو یاد کرو مشعر حرام کے نزدیک (مزدلفہ میں) اور اللہ کو یاد کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت دی

وَاِنْ کُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِہٖ لَمِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۱۹۸﴾

وَ اِنْ	کُنْتُمْ	مِّنْ + قَبْلِہٖ	لَمِنَ	الضَّآلِّیْنَ	
اور اگرچہ	تم تھے	اس سے پہلے	ضرور سے	ناواقف	

اور اگرچہ اس سے پہلے تم ناواقفوں میں سے تھے۔

۱۹۸ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ فِیْ اَنْ تَبْتَغُوْا اُطْلُبُوْا فَضْلًا
رِزْقًا مِّنْ رَّبِّکُمْ ؕ بِالتِّجَارَۃِ فِی الْحَجِّ نَزَلَ
رَدًّا لِکَرَاھَتِھِمْ ذٰلِکَ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ دَفَعْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ
بَعْدَ الْوُقُوْفِ بِھَا فَاذْکُرُوا اللّٰہَ بَعْدَ الْمَبِیْتِ بِمُزْدَلِفَۃَ
بِالتَّلْبِیَۃِ وَالتَّھْلِیْلِ وَالدُّعَاءِ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ
وَھُوَ جَبَلٌ فِیْ اٰخِرِ الْمُزْدَلِفَۃِ یُقَالُ لَہٗ قُزَحُ وَفِی
الْحَدِیْثِ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَفَ بِہٖ
یَذْکُرُ اللّٰہَ وَیَدْعُوْہُ حَتّٰی اَسْفَرَ جِدًّا رَوَاہُ مُسْلِمٌ
وَاذْکُرُوْہُ کَمَا ھَدٰىکُمْ ۚ لِمَعَالِمِ دِیْنِہٖ وَمَنَاسِکِ
حَجِّہٖ وَالْکَافُ لِلتَّعْلِیْلِ وَاِنْ مُخَفَّفَۃٌ کُنْتُمْ
مِّنْ قَبْلِہٖ قَبْلَ ھُدَاہُ لَمِنَ الضَّآلِّیْنَ ○

۱۹۸ اس کا کچھ ڈر نہیں کہ حج میں تجارت کر کے روزی ڈھونڈو (یہ اسواسطے فرمایا کہ وہ لوگ اس کو بُرا سمجھتے تھے. سو جب تم عرفات سے چلو وہاں ٹھہر کر تو مزدلفہ میں رات کو رہ کر لبیک الخ کہو اور دعا مانگو کلمہ پڑھو اس پہاڑ کے پاس جو مزدلفہ میں ہے جس کا نام قزح ہے (حدیث شریف میں ہے کہ آپ مزدلفہ میں ٹھیرے ذکر و دعا کرتے تھے یہاں تک کہ خوب چاندنا ہوگیا) اور جب اللہ نے تم کو تمہارے مذہب کی نشانیاں اور حج کے حکم بتلائے تو اسی کو یاد کرو۔ اور البتہ تم اس کی راہ بتانے سے پہلے گمراہوں میں تھے

تشریح

۱۹۸ حج کے دوران تجارت کی اجازت ہے۔ حج کے دوران اصل چیز تو وہ تقویٰ ہے جو حج کی روح ہے لیکن اگر ساتھ ساتھ کسب معاش بھی کی جائے تو کوئی حرج نہیں ہے اپنے رب کی رضا کے لئے سفر کرتے ہوئے اس کا فضل بھی تلاش کیا جائے تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ اسلام میں دین کا تصور دنیا سے علیحدگی کا نہیں ہے بلکہ دیانت و امانت کا خیال رکھتے ہوئے ساتھ ساتھ تجارت، کسب معاش یہ بھی دین ہی ہے۔

پھر جب حج میں عرفات سے چل کر مزدلفہ پہنچو تو وہ پہلے والی مشرکانہ اور جاہلانہ باتیں جو تم وہاں کیا کرتے تھے وہ مت کرنا بلکہ اللہ کی ہدایت اور بتائے ہوئے طریقے کے مطابق عبادت میں لگے رہنا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

ثُمَّ	اَفِيضُوا	مِنْ	حَيْثُ	اَفَاضَ	النَّاسُ	وَاسْتَغْفِرُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ
پھر	تم لوٹو	سے	جہاں	لوٹیں	لوگ	اور مغفرت چاہو	اللہ	بیشک	اللہ

پھر تم لوٹو جہاں سے لوگ لوٹیں اور اللہ سے مغفرت چاہو بے شک اللہ

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ

غَفُورٌ	رَّحِيمٌ	فَاِذَا	قَضَيْتُمْ	مَّنَاسِكَكُمْ	فَاذْكُرُوا	اللّٰهَ	كَذِكْرِكُمْ
بخشنے والا	رحم کرنیوالا	پھر جب	تم ادا کرچکو	حج کے مراسم	تو یاد کرو	اللہ	جیسی تمہاری یاد

بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ پھر جب تم حج کے مراسم ادا کرچکو تو اللہ کو یاد کرو جیسے کہ تم اپنے باپ دادا

اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُولُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا

اٰبَآءَكُمْ	اَوْ	اَشَدَّ	ذِكْرًا	فَمِنَ	النَّاسِ	مَنْ	يَّقُولُ	رَبَّنَآ	اٰتِنَا	فِى	الدُّنْيَا
اپنے باپ دادا	یا	زیادہ	یاد	پس۔ سے	آدمی	جو	کہتا ہے	اے ہمارے رب	ہمیں دے	میں	دنیا

کو یاد کرتے تھے یا اس سے بھی زیادہ یاد کرو۔ پس کوئی آدمی کہتا ہے اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے

وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُولُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا

وَمَا لَهٗ	فِى	الْاٰخِرَةِ	مِنْ	خَلَاقٍ	وَمِنْهُمْ	مَّنْ	يَّقُولُ	رَبَّنَآ	اٰتِنَا	فِى	الدُّنْيَا
اور نہیں اسکے لئے	میں	آخرت	کچھ	حصہ	اور ان سے	جو	کہتا ہے	اے ہمارے رب	ہمیں دے	میں	دنیا

اور اسکے لئے نہیں ہے آخرت میں کچھ حصہ ۔ اور ان میں سے جو کوئی کہتا ہے اے ہمارے رب! ہمیں دے دنیا میں

حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

حَسَنَةً	وَّ	فِى	الْاٰخِرَةِ	حَسَنَةً	وَّ	قِنَا	عَذَابَ	النَّارِ
بھلائی	اور	میں	آخرت	بھلائی	اور	ہمیں بچا	عذاب	آگ (دوزخ)

بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

(۱۹۹) ثُمَّ اَفِيضُوا يَا قُرَيْشُ مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ اَىْ مِنْ عَرَفَةَ بِاَنْ تَقِفُوا بِهَا مَعَهُمْ وَكَانُوا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ تَرَفُّعًا عَنِ الْوُقُوفِ مَعَهُمْ وَثُمَّ لِلتَّرْتِيبِ فِى الذِّكْرِ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ مِنْ ذُنُوبِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ لِلْمُؤْمِنِينَ رَّحِيمٌ ○ بِهِمْ

(۲۰۰) فَاِذَا قَضَيْتُمْ اَدَّيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ عِبَادَاتِ

(۱۹۹) پھر اے قریش جہاں سے اور لوگ ٹھہر کر چلتے ہیں وہیں سے تم بھی چلو (یعنی عرفات پر سب کے ساتھ ٹھہرو وہاں سے مزدلفہ کو آؤ۔ قریش اپنی بڑائی میں آکر مزدلفہ میں ٹھہرا کرتے تھے اس میں ہتک سمجھتے تھے کہ سب کے ساتھ عرفات پر جاکر ٹھہریں) اور اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگو اور بیشک اللہ مسلمانوں کو بخشتا ہے ان پر مہربان ہے۔

(۲۰۰) پھر جب تم احکامِ حج ادا کر چکو. کنکریاں مار چکو،

toobaa-elibrary.blogspot.com

حَجِّكُمْ بِاَنْ رَمَيْتُمْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ
وَحَلَقْتُمْ وَطُفْتُمْ وَاسْتَقْرَرْتُمْ بِمِنًى
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالثَّنَاءِ كَذِكْرِكُمْ
اٰبَاۤءَكُمْ كَمَا كُنْتُمْ تَذْكُرُوْنَهُمْ عِنْدَ فَرَاغِ
حَجِّكُمْ بِالْمَفَاخِرِ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ۭ مِنْ
ذِكْرِكُمْ اِيَّاهُمْ وَنَصْبُ اَشَدَّ عَلَى الْحَالِ
مِنْ ذِكْرًا الْمَنْصُوْبِ بِاذْكُرُوْا اِذْ لَوْ تَاَخَّرَ
عَنْهُ لَكَانَ صِفَةً لَهٗ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ
يَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا نَصِيْبَنَا فِى الدُّنْيَا فَيُؤْتَاهُ
فِيْهَا وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ نَصِيْبٌ
(۲۰۱) وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا
حَسَنَةً نِعْمَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
هِىَ الْجَنَّةُ وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝
بِعَدَمِ دُخُوْلِهَا وَهٰذَا بَيَانٌ
لِمَا كَانَ عَلَيْهِ الْمُشْرِكُوْنَ
وَلِحَالِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْقَصْدُ
بِهِ الْحَثُّ عَلٰى طَلَبِ خَيْرِ
الدَّارَيْنِ كَمَا وَعَدَ بِالثَّوَابِ
عَلَيْهِ بِقَوْلِهِ

طواف زیارت کر چکو اور منیٰ میں ٹھیرو تو وہاں خوب اللہ کی بڑائی اور تعریف کرو جیسا کفر کی حالت میں حج سے فارغ ہوکر اپنے باپ دادوں کے فخر بیان کیا کرتے تھے یا اس سے بھی زیادہ۔

بعض لوگوں میں سے وہ ہیں جو کہتے ہیں، اے ہمارے پروردگار ہم کو ہمارا حصہ دنیا میں دیدے سو اللہ انکو دیتا ہے اور آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں (یہ کافروں کا حال ہے)

(۲۰۱) اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے — دنیا میں بھی نعمت دے اور آخرت میں جنت عطا فرما۔ اور دوزخ میں ہم کو نہ ڈال۔

تشریح

(۱۹۹) حج میں مزدلفہ کا قیام بھی ضروری ہے | سنت ابراہیمی کے برخلاف اہل قریش نے یہ طریقہ اختیار کر لیا تھا کہ ۹ ذی الحجہ کو منیٰ سے عرفات جانے اور عرفات سے واپس ہوکر رات کو مزدلفہ میں ٹھیرنے کے بجائے، مزدلفہ سے ہی پلٹ آتے تھے اور عام لوگوں کے ساتھ عرفات نہیں جاتے تھے، سب کے ساتھ عرفات جانا کسرِ شان سمجھتے تھے، بنی خزاعہ، بنی کنانہ اور قریش کے حلیف قبیلوں نے بھی یہی طریقہ اپنا لیا۔ اسلام نے ان کے اس جھوٹے فخر و غرور کو ختم کیا اور حکم ہوا کہ سب کے ساتھ منیٰ سے عرفات جاؤ اور وہاں سے لوٹ کر مزدلفہ میں ٹھیرو۔ اس جھوٹے کبر کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کرو، یقیناً وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

(۲۰۰) حج سے فارغ ہونے کے بعد اللہ کی بڑائی بیان کرو | حج سے فارغ ہونے کے بعد منیٰ میں جلسے ہوتے تھے جن میں اپنے باپ دادا کے کارنامے بیان ہوتے تھے، فرمایا گیا کہ باپ دادا کے جھوٹے کارنامے بیان کرنے اور ڈینگیں مارنے کے بجائے اللہ کو یاد کرو بلکہ اللہ کا ذکر باپ دادا کے ذکر سے بڑھ کر کرو مگر اللہ کو یاد کرنے والوں میں بھی فرق ہے وہ لوگ جو اللہ سے صرف دنیا مانگتے ہیں ان کو بس دنیا ملتی ہے آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

(۲۰۱) اللہ کو یاد کرنے والے دین و دنیا دونوں مانگتے ہیں | دوسرے اللہ کو یاد کرنے والے وہ لوگ ہیں جو دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی مانگتے ہیں اور عذاب دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾ وَاذْكُرُوا

اُولٰٓئِكَ	لَهُمْ	نَصِيْبٌ	مِّمَّا	كَسَبُوْا	وَاللّٰهُ	سَرِيْعُ	الْحِسَابِ	وَاذْكُرُوا
یہی لوگ	انکے لئے	حصہ	اس سے جو	انھوں نے کمایا	اور اللہ	جلد	حساب لینے والا	اور تم یاد کرو

یہی لوگ ہیں انکے لئے حصہ ہے اسمیں سے جو انھوں نے کمایا اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے اور تم اللہ یاد

اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ

اللّٰهَ	فِيْٓ	اَيَّامٍ	مَّعْدُوْدٰتٍ	فَمَنْ	تَعَجَّلَ	فِيْ	يَوْمَيْنِ	فَلَآ اِثْمَ	عَلَيْهِ	وَمَنْ
اللہ	میں	دن	گنتی کے	پس جو	جلد چلا گیا	میں	دو دن	تو نہیں گناہ	اس پر	اور جس

کرو گنتی کے چند (مقررہ) دنوں میں۔ پس جو دو دن جلدی چلا گیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جس نے

تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾

تَاَخَّرَ	فَلَا	اِثْمَ	عَلَيْهِ	لِمَنِ	اتَّقٰى	وَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَاعْلَمُوْٓا	اَنَّكُمْ	اِلَيْهِ	تُحْشَرُوْنَ
تاخیر کی	تو نہیں	گناہ	اس پر	لئے جو	ڈرتا رہا	اور تم ڈرو	اللہ	اور جان لو	کہ تم	اسکی طرف	جمع کئے جاؤ گے۔

تاخیر کی تو اس پر کوئی گناہ نہیں (یہ اسکے لئے ہے) جو ڈرتا رہا، اور تم اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ تم اسکی طرف جمع کئے جاؤ گے۔

(۲۰۲) اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ ثَوَابٌ مِّمَّا كَسَبُوْا اَجْلِ عَمِلُوْا مِنَ الْحَجِّ وَالدُّعَاءِ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ يُحَاسِبُ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ فِيْ قَدْرِ نِصْفِ نَهَارٍ مِّنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا لِحَدِيْثٍ بِذٰلِكَ

(۲۰۳) وَاذْكُرُوا اللّٰهَ بِالتَّكْبِيْرِ عِنْدَ رَمْيِ الْجَمَرَاتِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ اَيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ الثَّلَاثَةِ فَمَنْ تَعَجَّلَ اَيْ اِسْتَعْجَلَ بِالنَّفْرِ مِنْ مِّنًى فِيْ يَوْمَيْنِ اَيْ فِيْ ثَانِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ بَعْدَ رَمْيِ جِمَارِهٖ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ بِالتَّعْجِيْلِ وَمَنْ تَاَخَّرَ بِهَا حَتّٰى بَاتَ لَيْلَةَ الثَّالِثِ وَرَمٰى جِمَارَهٗ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ اَيْ هُمْ مُخَيَّرُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ وَنَفْيُ الْاِثْمِ لِمَنِ اتَّقٰى اللّٰهَ فِيْ حَجِّهٖ لِاَنَّهُ الْحَاجُّ عَلَى الْحَقِيْقَةِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ فِي الْاٰخِرَةِ فَيُجَازِيْكُمْ بِاَعْمَالِكُمْ.

(۲۰۲) انہیں کو ہے بدلا اس کا جو انہوں نے حج کیا اور دعا مانگی اور اللہ خلقت کے حساب سے دنیا کے آدھے دن میں فراغت پالے گا۔

(۲۰۳) اور کنکریاں مارتے وقت اللہ اکبر کہو تین دن ایام تشریق میں سو جو کوئی دو دن میں کنکریاں مار کر منیٰ سے آجاوے اس پر گناہ نہیں اور جو تیسرے دن کنکریاں مار کر تیرہویں تاریخ کو (آئے) اس پر گناہ نہیں غرض اسمیں انکو اختیار ہے کسی پر گناہ نہیں جو حج میں اللہ سے ڈرتا ہے (کیونکہ حج اسی کا قبول ہے) اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ تم کو آخرت میں اس کے پاس جانا ہے وہ تم کو تمہارے عملوں کا بدلہ دے گا۔

تشریح

(۲۰۲) دنیا و آخرت کے طلبگار دونوں چیزیں پائینگے | یہ دوسری قسم کے لوگ جو دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی کے طلبگار ہیں یہ لوگ اپنی کمائی کے مطابق دونوں جگہ حصہ پائینگے اللہ کو حساب چکانے میں کیا دیر لگتی ہے۔

(۲۰۳) منیٰ میں قیام کے دن اللہ کی یاد میں گذارو | منیٰ میں قیام کے لئے گنتی کے یہ چند دن ہیں جو تمہیں اللہ کی یاد میں بسر کرنے چاہئیں۔ ایام تشریق میں منیٰ سے مکے کو واپسی خواہ ۱۲ ذی الحجہ کو ہو یا ۱۳ ذی الحجہ کو دونوں صورتوں میں کوئی حرج نہیں ہے اہمیت دنوں کی گنتی کی نہیں ہے اہمیت اس کی ہے کہ جتنے دن بھی ٹھیرے وہ اللہ کے تعلق میں گذرے فکر آخرت میں بسر ہوئے یا یوں ہی گنوا دئے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يُّعۡجِبُكَ قَوۡلُهٗ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَيُشۡهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِىۡ

وَمِنَ	النَّاسِ	مَنۡ - يُّعۡجِبُكَ	قَوۡلُهٗ	فِى	الۡحَيٰوةِ	الدُّنۡيَا	وَيُشۡهِدُ	اللّٰهَ	عَلٰى	مَا فِىۡ
اور سے	لوگ	جو تمہیں بھلی معلوم ہوتی ہے	اسکی بات	میں	زندگی	دُنیا	اور وہ گواہ بناتا ہے	اللہ	پر	جو میں

اور لوگوں میں (کوئی ایسا بھی ہے) کہ اس کی بات تمہیں بھلی معلوم ہوتی ہے دنیوی زندگی (کے امور) میں اور وہ اللہ کو گواہ بناتا ہے اپنے دل کی بات

قَلۡبِهٖۙ وَهُوَ اَلَدُّ الۡخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الۡاَرۡضِ لِيُفۡسِدَ

قَلۡبِهٖ	وَهُوَ	اَلَدُّ	الۡخِصَامِ	وَاِذَا	تَوَلّٰى	سَعٰى	فِى	الۡاَرۡضِ	لِيُفۡسِدَ
اسکے دل	حالانکہ وہ	سخت	جھگڑالو	اور جب	وہ لوٹے	دوڑتا پھرے	میں	زمین	تاکہ فساد کرے

پر حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے۔ اور جب وہ لوٹے تو زمین (ملک) میں دوڑتا پھرے تاکہ اس میں فساد

فِيۡهَا وَيُهۡلِكَ الۡحَـرۡثَ وَالنَّسۡلَ‌ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الۡفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾

فِيۡهَا	وَيُهۡلِكَ	الۡحَـرۡثَ	وَالنَّسۡلَ	وَ	اللّٰهُ	لَا يُحِبُّ	الۡفَسَادَ	
اسمیں	اور تباہ کرے	کھیتی	اور نسل	اور	اللہ	ناپسند کرتا ہے	فساد	

کرے اور تباہ کرے کھیتی اور نسل اور اللہ فساد کو ناپسند کرتا ہے۔

(۲۰۴) وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يُّعۡجِبُكَ قَوۡلُهٗ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَلَا يُعۡجِبُكَ فِى الۡاٰخِرَةِ لِمُخَالَفَتِهٖ لِاعۡتِقَادِهٖ وَيُشۡهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِىۡ قَلۡبِهٖ اَنَّهٗ مُوَافِقٌ لِقَوۡلِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ الۡخِصَامِ ○ شَدِيۡدُ الۡخُصُوۡمَةِ لَكَ وَلِاَتۡبَاعِكَ لِعَدَاوَتِهٖ لَكَ وَهُوَ الۡاَخۡنَسُ بۡنُ شُرَيۡقٍ كَانَ مُنَافِقًا حُلۡوَ الۡكَلَامِ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَحۡلِفُ اَنَّهٗ مُؤۡمِنٌ بِهٖ وَمُحِبٌّ لَهٗ فَيُدۡنِىۡ مَجۡلِسَهٗ فَاَكۡذَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِىۡ ذٰلِكَ وَمَرَّ بِزَرۡعٍ وَحُمُرٍ لِبَعۡضِ الۡمُسۡلِمِيۡنَ فَاَحۡرَقَهٗ وَعَقَرَهَا لَيۡلًا كَمَا قَالَ تَعَالٰى۔

(۲۰۵) وَاِذَا تَوَلّٰى اِنۡصَرَفَ عَنۡكَ سَعٰى مَشٰى فِى الۡاَرۡضِ لِيُفۡسِدَ فِيۡهَا وَيُهۡلِكَ الۡحَـرۡثَ وَالنَّسۡلَ مِنۡ جُمۡلَةِ الۡفَسَادِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الۡفَسَادَ ○ اَىۡ لَا يَرۡضٰى بِهٖ

(۲۰۴) وَمِنَ النَّاسِ الخ اور بعض آدمی ہیں کہ جنکی بات تجھ کو دنیا میں اچھی معلوم ہوتی ہے قیامت کو اچھی نہ لگے گی کہ وہ بات اسکے دل سے نہ تھی اور اللہ کو اپنے جی کی بات پر گواہ کرتا ہے کہ میری زبان دل کے موافق ہے حالانکہ وہ تمہاری پیروی کرنیوالوں کے اور تمہارے ساتھ سخت خصومت اور دشمنی رکھتا ہے اس منافق کا نام اخنس بن شریق ہے ظاہر میں حضرتؐ سے میٹھی میٹھی باتیں کرتا تھا قسم کھا کر کہتا تھا کہ آپ کا دوست ہوں آپ پر ایمان لایا ہوں حضرتؐ اسکو اپنے پاس بٹھایا کرتے تھے اللہ نے اسکو جھوٹا فرمایا اور یہی منافق رات کے وقت بعض مسلمانوں کی کھیتی اور گدھوں کے پاس گزرا کھیتی جلادی اور گدھوں کے پیر کاٹ کر

(۲۰۵) اور یہ منافق جب تجھ سے جُدا ہوتا ہے زمین میں فساد کرنے کو چلتا ہے اور لوگوں کے جانوروں اور کھیتی کو ہلاک و خراب کرتا ہے اور اللہ فساد سے خوش نہیں۔

تشریح

(۲۰۴) فراست مومانہ بھی ضروری ہے | اس نظامِ خیر کو قائم کرنے کے لئے بھلائی کی رغبت دلانے کے ساتھ یہ بھی اہم ہے کہ چکنی چپڑی باتیں کرنے والوں سے ہوشیار رہا جائے ارشاد ہوا کہ تمہیں ایسی بھلی باتیں کرنیوالے بھی ملیں گے جن کی باتیں دل کو لبھانے والی ہوں گی، اپنی نیک نیتی پر بار بار قسمیں کھاتے ہوئے نظر آئیں گے مگر حقیقت میں وہ بدترین دشمنِ حق، جھوٹے، بدعہد اور ہر ٹیڑھی چال کو استعمال کرنے والے ہونگے۔

(۲۰۵) اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا | یہ دشمنِ حق زمین پر اپنے اقتدار کے طالب، اگر ان کو اقتدار مل جائے تو فساد پھیلائیں، کھیتوں اور انسانی نسل کو تباہ کریں۔ حالانکہ جس اللہ کو وہ بار بار اپنا گواہ بنا رہا ہے ہرگز فساد کو پسند نہیں کرتا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ

وَ اِذَا	قِيْلَ	لَهُ	اتَّقِ	اللّٰهَ	اَخَذَتْهُ	الْعِزَّةُ	بِالْاِثْمِ	فَحَسْبُهٗ	جَهَنَّمُ
اور جب	کہا جائے	اسکو	ڈر	اللہ	تو اسے آمادہ کرے۔	عزت (غرور)	گناہ پر	تو کافی ہے اسکو	جہنم

اور جب اس کو کہا جائے کہ اللہ سے ڈر تو اس کو عزت (غرور) گناہ پر آمادہ کرے تو اس کے لئے جہنم کافی ہے:

وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ

وَ لَبِئْسَ	الْمِهَادُ	وَ	مِنَ	النَّاسِ	مَنْ	يَّشْرِيْ	نَفْسَهُ	ابْتِغَآءَ
اور البتہ بُرا	ٹھکانا	اور	سے	لوگ	جو	بیچ ڈالتا ہے	اپنی جان	حاصل کرنا

اور البتہ وہ بُرا ٹھکانہ ہے اور لوگوں میں (ایک وہ ہے) جو اپنی جان بیچ ڈالتا ہے اللہ کی رضا

مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾

مَرْضَاتِ	اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	رَءُوْفٌ	بِالْعِبَادِ
رضا	اللہ	اور	اللہ	مہربان	بندوں پر

حاصل کرنے کے لئے اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

﴿۲۰۶﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ فِيْ فِعْلِكَ اَخَذَتْهُ
الْعِزَّةُ حَمَلَتْهُ الْاَنَفَةُ وَالْحَمِيَّةُ عَلَى الْعَمَلِ
بِالْاِثْمِ الَّذِيْ اُمِرَ بِاتِّقَائِهٖ فَحَسْبُهٗ
كَافِيْهِ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ○
اَلْفِرَاشُ هِيَ

﴿۲۰۶﴾ اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ ایسا نہ کر، اللہ سے ڈر تو وہ ناک چڑھا کر اسی گناہ کو کرتا ہے۔ سو دوزخ اس کو بس ہے اور وہ بُرا بچھاؤنا ہے۔

﴿۲۰۷﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ يَبِيْعُ نَفْسَهُ
اَيْ يَبْذُلُهَا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى ابْتِغَآءَ طَلَبَ
مَرْضَاتِ اللّٰهِ رِضَاهُ وَهُوَ صُهَيْبٌ لَمَّا اٰذَاهُ الْمُشْرِكُوْنَ
هَاجَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَتَرَكَ لَهُمْ مَالَهُ
وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ○ حَيْثُ اَرْشَدَهُمْ
لِمَا فِيْهِ رِضَاهُ۔

﴿۲۰۷﴾ اور بعض آدمی وہ ہیں جو اللہ کے خوش کرنے کو اپنی جان کو عبادت میں خرچ کرتے ہیں (جیسے صہیب رضی اللہ عنہ کہ جب انکو کافروں نے تکلیف دی اپنا مال سب انہیں کے پاس چھوڑ کر مدینہ کو چلے آئے۔ اور اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے کہ ان کو اپنی مرضی کا راستہ بتایا۔

تشریح

﴿۲۰۶﴾ جھوٹی عزت کس کام کی | ایسے بدکردار دشمنِ حق کو جب اللہ کا خوف دلایا جاتا ہے، تو جھوٹی عزت و وقار کا خیال اُسے اپنی بُرائی پر جما دیتا ہے۔ ایسے شخص کے لئے جہنم کافی ہے جو انتہائی بُرا ٹھکانا ہے۔

﴿۲۰۷﴾ اللہ کی رضا پر جان قربان کرنیوالے | ایسے دشمنانِ حق کے مقابلے میں تمہیں انسانوں میں وہ کردار بھی نظر آئیں گے جو اپنے پروردگار کی رضا کے لئے جان کی بازی لگادیں گے ایسے بندوں پر اللہ بہت مہربان ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً ۠ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	ادْخُلُوْا	فِى	السِّلْمِ	كَآفَّةً	وَّلَا	تَتَّبِعُوْا	خُطُوٰتِ	
اے	جو لوگ	ایمان لائے	تم داخل ہو جاؤ	میں	اسلام	پورے پورے	اور نہ	پیروی کرو	قدم	

اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی

الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا

الشَّيْطٰنِ	اِنَّهٗ	لَكُمْ	عَدُوٌّ	مُّبِيْنٌ	فَاِنْ	زَلَلْتُمْ	مِّنْۢ بَعْدِ	مَا	
شیطان	بیشک وہ	تمہارا	دشمن	کھلا	پھر اگر	تم ڈگمگا گئے	اسکے بعد	جو	

نہ کرو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ پھر اگر تم اس کے بعد ڈگمگا گئے، جبکہ تمہارے

جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾

جَآءَتْكُمُ	الْبَيِّنٰتُ	فَاعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ	
تمہارے پاس آئے	واضح حکم	تو جان لو	کہ	اللہ	غالب	حکمت والا	

پاس واضح حکم آ گئے، تو جان لو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔

(۲۰۸) وَنَزَلَ فِىْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَّاَصْحَابِهٖ لَمَّا عَظَّمُوا
السَّبْتَ وَكَرِهُوا الْاِبِلَ وَاَلْبَانَهَا بَعْدَ الْاِسْلَامِ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ بِفَتْحِ السِّيْنِ
وَكَسْرِهَا الْاِسْلَامِ كَآفَّةً ۠ حَالٌ مِّنَ السِّلْمِ اَىْ فِىْ
جَمِيْعِ شَرَائِعِهٖ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ طُرُقِ
الشَّيْطٰنِ ؕ اَىْ تَزْيِيْنِهٖ بِالتَّفْرِيْقِ اِنَّهٗ لَكُمْ
عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ بَيِّنُ الْعَدَاوَةِ۔

(۲۰۸) (اور عبداللہ بن سلام کے بارے میں اور انکے ساتھیوں کے بارے میں جنھوں نے ہفتہ کی تعظیم کا ارادہ کیا اور اونٹ کا گوشت کھانا اسلام کے بعد بھی بُرا سمجھا) نازل ہوا۔ اے ایمان والو اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور سب احکام کو مانو اور شیطان نے جن راستوں کو اچھا کر دکھایا ہے ان کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہارا ظاہر دشمن ہے۔

(۲۰۹) فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِلْتُمْ عَنِ الدُّخُوْلِ فِىْ جَمِيْعِهٖ
مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ الْحُجَجُ الظَّاهِرَةُ
عَلٰٓى اَنَّهٗ حَقٌّ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ لَا يُعْجِزُهٗ
شَىْءٌ عَنْ اِنْتِقَامِهٖ مِنْكُمْ حَكِيْمٌ ۝ فِىْ صُنْعِهٖ

(۲۰۹) پھر اگر اسلام کے حق ہونیکی دلیلیں دیکھ کر بھی تم پورے اس میں داخل نہ ہو تو جان لو کہ اللہ کو کوئی چیز بدلہ لینے سے روک نہیں سکتی اس کے سب کاموں میں حکمتیں ہیں۔

تشریح

(۲۰۸) مطلوب پورا دین ہے | کسی ذہنی تحفظ کے بغیر اپنی پوری زندگی اللہ کے حوالے کردو، اپنی پوری زندگی کو بندگی کے سانچے میں ڈھال لو، اسلام کے کچھ حصہ پر عمل کرنا اور کچھ حصہ کو چھوڑ دینا یہ شیطان کی پیروی ہے رحمان کی نہیں۔ اس سے بچو، شیطان تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔

(۲۰۹) اللہ کی ہدایتوں پر جم جاؤ | ان واضح اور صاف صاف ہدایتوں کے باوجود اگر تم لڑکھڑا ئے تو سمجھ لو کہ اللہ زبردست طاقت رکھتا ہے اور اسے معلوم ہے کہ مجرموں کو سزا کس طرح دی جائے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِىْ ظُلَلٍ

هَلْ	يَنْظُرُوْنَ	اِلَّآ	اَنْ	يَّاْتِيَهُمُ	اللّٰهُ	فِىْ	ظُلَلٍ
کیا	وہ انتظار کرتے ہیں	سوائے (یہی)	کہ	آئے ان کے پاس	اللہ	میں	سائبانوں

کیا وہ صرف (یہ) انتظار کرتے ہیں کہ اللہ اُن کے پاس آئے سائبانوں میں

مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِىَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ

مِّنَ	الْغَمَامِ	وَ	الْمَلٰٓئِكَةُ	وَ	قُضِىَ	الْاَمْرُ	وَ	اِلَى	اللّٰهِ
سے	بادل	اور	فرشتے	اور	طے ہو جائے	قصہ	اور	طرف	اللہ

بادل کے اور فرشتے اور قصہ طے ہو جائے اور تمام کام اللہ

ع ۲۵ ۹ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ (۲۱۰) سَلْ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ

تُرْجَعُ	الْاُمُوْرُ	سَلْ	بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ	كَمْ	اٰتَيْنٰهُمْ
لوٹیں گے	تمام کام	پوچھو	بنی اسرائیل	کس قدر	ہم نے انھیں دیں

کی طرف لوٹیں گے پوچھو بنی اسرائیل سے ہم نے نہیں کتنی کھلی

مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ

مِّنْ	اٰيَةٍ	بَيِّنَةٍ	وَ	مَنْ	يُّبَدِّلْ	نِعْمَةَ	اللّٰهِ	مِنْۢ
سے	نشانیاں	کھلی	اور	جو	بدل ڈالے	نعمت	اللہ	اس کے

نشانیاں دیں ! اور جو اللہ کی نعمت بدل ڈالے اس کے بعد

بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (۲۱۱)

بَعْدِ	مَا	جَآءَتْهُ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	شَدِيْدُ	الْعِقَابِ	
بعد	جو	آئی اسکے پاس	تو بیشک	اللہ	سخت	عذاب	

کہ وہ اس کے پاس آگئی تو بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

(۲۱۰) هَلْ مَا يَنْظُرُوْنَ يَنْظُرُ التَّارِكُوْنَ
الدُّخُوْلَ فِيْهِ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ
اَىْ اَمْرُهٗ كَقَوْلِهٖ اَوْ يَاْتِىَ اَمْرُ رَبِّكَ
اَىْ عَذَابُهٗ فِىْ ظُلَلٍ جَمْعُ ظُلَّةٍ
مِّنَ الْغَمَامِ السَّحَابِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِىَ

(۲۱۰) جو لوگ اسلام میں پوری طرح داخل نہیں ہوئے وہ اسی کے منتظر ہیں کہ عذاب الٰہی اُن پر بادل کے سائبانوں میں آجاوے اور فرشتے عذاب کے آپہنچیں اور ان کی ہلاکی کا حکم پورا ہو جائے اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

الْاَمْرُ ثُمَّ اَمْرُ اِهْلَاكِهِمْ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ○ بِالْبِنَاءِ لِلْمَفْعُوْلِ وَالْفَاعِلِ فِي الْاٰخِرَةِ فَيُجَازِيْ

اللہ کی طرف سب کام لوٹتے ہیں سو وہ اُن کا بدلہ دے گا۔

۲۱۱ سَلْ يَا مُحَمَّدُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ تَبْكِيْتًا كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كَمْ اِسْتِفْهَامِيَّةٌ مُعَلِّقَةٌ لِسَلْ مِنَ الْمَفْعُوْلِ الثَّانِيْ وَهِيَ ثَانِيْ مَفْعُوْلَيْ اٰتَيْنَا وَمُمَيِّزُهَا مِنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ظَاهِرَةٍ كَفَلْقِ الْبَحْرِ وَاِنْزَالِ الْمَنِّ وَالسَّلْوٰى فَبَدَّلُوْهَا كُفْرًا وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ اَيْ مَا اَنْعَمَ بِهٖ عَلَيْهِ مِنَ الْاٰيَاتِ لِاَنَّهَا سَبَبُ الْهِدَايَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ كُفْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○ لَهٗ

۲۱۱ سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الخ اے محمد ؐ بنی اسرائیل سے ذرا پوچھ تو کہ ان کے پاس کس قدر ظاہر نشانیاں آئیں، جیسے دریا کا چیرنا اور من و سلویٰ کا اُتارنا جس کو انھوں نے ناشکری سے بدل دیا اور جو اللہ کے انعام اور راہ بتلانے کو جو اس پر ہوا ناشکری سے بدلے تو تو البتہ خدا تعالےٰ کا عذاب اس کو سخت ہونے والا ہے۔

تشریح

۲۱۰ جب حقیقت بے نقاب ہو جائے تو امتحان کی نہیں فیصلے کی گھڑی ہے | دلائل کی روشنی میں حقیقت کا ادراک اور اعتراف انسان کی عقل اور دانشمندی کا امتحان ہے —— اگر حقیقت بے نقاب ہو کر سامنے آجائے اور انسان اپنی آنکھوں سے دیکھ لے کہ رب ذوالجلال اپنے تختِ جلال پر متمکن ہے اور یہ فرشتے اس کے کارکنوں کے طور پر مشغول ہیں تو پھر اس ایمان کی قیمت ہی کیا رہ جاتی ہے —— انسان کی اخلاقی طاقت کی آزمائش اسی میں ہے کہ نافرمانی کا اختیار رکھنے کے باوجود فرماں برداری اختیار کرتا ہے۔ جب انسان بے بس کر کے اللہ کے سامنے پیش کر دیا جائے تو اس کی اطاعت، اطاعت کہاں رہجاتی ہے —— انسان کی عقل اور اخلاقی قوت ان دونوں صلاحیتوں کا امتحان اور اس کی آزمائش اسی وقت تک ہے جب تک حقیقت بے نقاب ہو کر آنکھوں کے سامنے نہیں آجاتی ہے۔ اور جب بے نقاب ہو کر حقیقت سامنے آگئی تو پھر وہ امتحان کی نہیں فیصلہ کی گھڑی ہے تو کیا تم اس فیصلے کے وقت کے منتظر ہو۔

۲۱۱ بنی اسرائیل کی تاریخ سے عبرت حاصل کرو | بنی اسرائیل کی تاریخ اور اسکے حالات میں امتِ محمدیہ کیلئے عبرت و نصیحت کا بہترین سامان موجود ہے۔ یہ وہ قوم ہے جس کو کتاب اللہ اور نبوت سے سرفراز کر کے دنیا کی رہنمائی کے منصب پر مامور کیا گیا تھا۔ علم اور عمل کی گمراہیوں میں مبتلا ہو کر اس قوم نے اپنے آپ کو اس نعمت سے محروم کر لیا —— اور کیسے سخت عذاب میں مبتلا ہوئی

اب ان کے بعد امتِ محمدیہ کو رہنمائی کے عظیم منصب پر مامور کیا گیا ہے اسے اپنی پیش رو قوم بنی اسرائیل کی تاریخ سے سبق لینا چاہیئے اور ان چیزوں سے بچنا چاہیئے جس میں مبتلا ہو کر بنی اسرائیل کو زوال نصیب ہوا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِينَ

الَّذِينَ	مِنَ	وَيَسْخَرُونَ	الدُّنْيَا	الْحَيٰوةُ	كَفَرُوا	لِلَّذِينَ	زُيِّنَ
جو لوگ	سے	اور وہ ہنستے ہیں	دنیا	زندگی	کفر کیا	وہ لوگ جو	آراستہ کی گئی

آراستہ کی گئی کافروں کے لئے دنیا کی زندگی اور وہ ہنستے ہیں ان پر جو

اٰمَنُوا ۘ وَالَّذِينَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ وَاللّٰهُ

وَاللّٰهُ	الْقِيٰمَةِ	يَوْمَ	فَوْقَهُمْ	اتَّقَوْا	وَالَّذِينَ	اٰمَنُوا
اور اللہ	قیامت	دن	ان سے بالا	پرہیزگار ہوئے	اور جو لوگ	ایمان لائے

ایمان لائے اور جو پرہیزگار ہوئے وہ قیامت کے دن ان سے بالا ہوں گے اور اللہ

يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (۲۱۲)

حِسَابٍ	بِغَيْرِ	يَّشَاءُ	مَنْ	يَرْزُقُ
حساب	بے	وہ چاہتا ہے	جسے	رزق دیتا ہے

جسے چاہتا ہے رزق دیتا ہے بے شمار

(۲۱۲) زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا بِالتَّمْوِيْهِ فَاَحَبُّوْهَا وَهُمْ يَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِينَ اٰمَنُوا لِفَقْرِهِمْ كَعَمَّارٍ وَصُهَيْبٍ اَيْ يَسْتَهْزِءُوْنَ بِهِمْ وَيَتَعَالَوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْمَالِ وَالَّذِينَ اتَّقَوْا الشِّرْكَ وَهُمْ هٰؤُلَاءِ فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ اَيْ رِزْقًا وَاسِعًا فِي الْاٰخِرَةِ اَوِ الدُّنْيَا بِاَنْ يُمَلِّكَ الْمَسْخُوْرَ مِنْهُمْ اَمْوَالَ السَّاخِرِيْنَ وَرِقَابَهُمْ

(۲۱۲) جو لوگ کافر ہیں انکی دنیا کی زندگی اچھی کر کے دکھلائی گئی ہے اور وہ مسلمانوں سے ٹھٹھا کرتے ہیں ان کے افلاس کے سبب جیسے عمارؓ اور بلالؓ وصہیبؓ کہ کافر ان سے ہنسی کرتے تھے اور مال کی وجہ سے اپنے آپ کو اونچا جانتے تھے۔ اور یہ لوگ جو شرک سے بچے قیامت کو ان سے اونچے مرتبہ پر ہونگے اور اللہ جس کو چاہے فراغت کی روزی دیتا ہے آخرت میں اور دنیا میں اس طرح کہ جن سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے ٹھٹھا کرنے والوں کی جانوں اور مالوں کے مالک ہو جاویں۔

تشریح

(۲۱۲) حقیقی کامیابی زندگی کے مقصد کا شعور ہے | حقیقی کامیابی یہ نہیں ہے کہ دنیا کی خوشحالی حاصل ہو جائے۔ حقیقی کامیابی زندگی کے مقصد کا حصول ہے. زندگی کا مقصد آخرت کی کامیابی اور سرخروئی ہے۔ دنیا کی زندگی ایک آزمائش اور امتحان کی حیثیت رکھتی ہے۔ جن لوگوں نے اس دنیا کو ہی اپنا مقصد بنالیا ہے وہ اسی میں مگن ہیں ان کے لئے دنیا کی یہ ناپائیدار زندگی محبوب و دل پسند بنادی گئی ہے ہر وقت اسی کے جوڑ توڑ میں لگے رہتے ہیں یہ لوگ آخرت پسندوں کو دیکھ کر مذاق اڑاتے ہیں مگر ہوگا یہ کہ قیامت کے روز جب فیصلے کا دن ہوگا تو یہی آخرت پسند پرہیزگار لوگ عالی مقام ہونگے۔ دنیا کی وسعت اور خوش حالی کا معاملہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی حکمت اور مصلحت کے مطابق جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق و خوش حالی عطا فرما دیتا ہے۔ دنیا کے رزق کی زیادتی پر نہ کامیابی کا مدار ہے نہ اس کی کمی پر — انسان کا کام یہ ہے کہ وہ اپنے "حقیقی مقصد" پر نگاہ رکھے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً قف فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ

كَانَ	النَّاسُ	اُمَّةً	وَّاحِدَةً	فَبَعَثَ	اللّٰهُ	النَّبِيّٖنَ
تھے	لوگ	اُمّت	ایک	پھر بھیجے	اللہ	نبی

لوگ ایک اُمّت تھے۔ پھر اللہ نے نبی بھیجے،

مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ص وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ

مُبَشِّرِيْنَ	وَمُنْذِرِيْنَ	وَاَنْزَلَ	مَعَهُمُ	الْكِتٰبَ	بِالْحَقِّ
خوشخبری دینے والے	اور ڈرانے والے	اور نازل کی	انکے ساتھ	کتاب	برحق

خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے اور ان کے ساتھ برحق کتاب نازل کی

لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ط وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ

لِيَحْكُمَ	بَيْنَ	النَّاسِ	فِيْمَا	اخْتَلَفُوْا	فِيْهِ	وَمَا	اخْتَلَفَ	فِيْهِ
تاکہ فیصلہ کرے	درمیان	لوگ	جسمیں	انہوں نے اختلاف کیا	اسمیں	اور نہیں	اختلاف کیا	اسمیں

تاکہ فیصلہ کرے لوگوں کے درمیان جسمیں انھوں نے اختلاف کیا اور جنھیں (کتاب) دی گئی تھی

اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ

اِلَّا	الَّذِيْنَ	اُوْتُوْهُ	مِنْۢ بَعْدِ	مَا	جَاۗءَتْهُمُ	الْبَيِّنٰتُ
مگر	جنھیں	دی گئی	بعد	جوجب	آئے انکے پاس	واضح حکم

انھوں نے اختلاف نہیں کیا مگر اس کے بعد جبکہ ان کے پاس واضح احکام آ گئے

بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ

بَغْيًا	بَيْنَهُمْ	فَهَدَى	اللّٰهُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لِمَا	اخْتَلَفُوْا	فِيْهِ	مِنَ
ضد	انکے درمیان (آپس کی)	پس ہدایت دی	اللہ	جو لوگ	ایمان لائے	لئے جو	انہوں نے اختلاف کیا	اسمیں	سے

آپس کی ضد کی وجہ سے، پس اللہ نے ان لوگوں کو ہدایت دی جو ایمان لائے اس سچی بات کی جسمیں انھوں نے

الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ط وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾

الْحَقِّ	بِاِذْنِهٖ	وَاللّٰهُ	يَهْدِيْ	مَنْ	يَّشَاۗءُ	اِلٰى	صِرَاطٍ	مُّسْتَقِيْمٍ
سچ	اپنے حکم سے	اور اللہ	ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	طرف	راستہ	سیدھا

اختلاف کیا تھا اپنے حکم سے اور اللہ ہدایت ہے جسے وہ چاہتا ہے سیدھے راستہ کی طرف۔

﴿۲۱۳﴾ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً علی الایمان ﴿۲۱۳﴾ سب آدمی اصل سے حالتِ ایمان پر تھے پھر ان

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَاخْتَلَفُوْا بِاَنْ اٰمَنَ بَعْضٌ وَكَفَرَ بَعْضٌ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ اِلَيْهِمْ مُبَشِّرِيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِالْجَنَّةِ وَمُنْذِرِيْنَ مَنْ كَفَرَ بِالنَّارِ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِمَعْنَى الْكُتُبِ بِالْحَقِّ مُتَعَلِّقٌ بِاَنْزَلَ لِيَحْكُمَ بِهٖ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ مِنَ الدِّيْنِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اَيِ الدِّيْنِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ اَيِ الْكِتٰبَ فَاٰمَنَ بَعْضٌ وَكَفَرَ بَعْضٌ مِنْ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ الْحُجَجُ الظَّاهِرَةُ عَلَى التَّوْحِيْدِ وَمِنْ مُتَعَلِّقَةٌ بِاخْتَلَفَ وَهِيَ وَمَا بَعْدَهَا مُقَدَّمٌ عَلَى الْاِسْتِثْنَاۗءِ فِي الْمَعْنٰى بَغْيًا مِنَ الْكٰفِرِيْنَ بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ لِلْبَيَانِ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ بِاِرَادَتِهٖ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ هِدَايَتَهٗ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ طَرِيْقِ الْحَقِّ

اختلاف ہوا، بعض مسلمان رہے، بعض کافر ہو گئے۔ سو جو ایمان لائے ان کو اللہ نے پیغمبروں کے ذریعہ سے جنت کی خوش خبری دی اور کافروں کو آگ سے ڈرایا اور نبیوں کو سچے احکام کی کتابیں دیں تاکہ لوگوں نے مذہب میں جو اختلاف کر رکھا ہے اس کا فیصلہ کردے اور مذہب میں انھوں نے ہی اختلاف کیا جن کو کتاب دی گئی تھی۔ بعض مسلمان ہو گئے بعض کافر پیچھے اس سے کہ ان کو وحدتِ خداوندی کی دلیلیں مل گئی تھیں، ایک دوسرے کی ضد سے۔

پھر اللہ نے ایمان والوں کو اپنے حکم سے اس سچی بات کی راہ دکھائی جس میں وہ جھگڑ رہے تھے۔

اور اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ چلا دے۔

تشریح

۲۱۳ **انسانی زندگی کا آغاز علم کی روشنی میں ہوا** دنیا کا پہلا انسان دنیا میں آیا تو اس کی زندگی کا آغاز حق کی پوری روشنی میں ہوا، ایک مدت تک نسلِ آدم ایک امت کی شکل میں ایک ہی مذہب حق پر قائم رہی، اس کا مذہب ایک ہی تھا، پھر دھیرے دھیرے اپنی اغراض کی وجہ سے لوگوں نے حق سے روگردانی شروع کی، حقیقت کے علم کے باوجود نئے نئے راستے نکالنے شروع کیے تاکہ اپنے جائز حق سے زیادہ اپنے منافع حاصل کرسکیں۔ اس خرابی کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر بھیجے تاکہ وہ لوگوں کو اسی علم حق اور حقیقت کی طرف لائیں جہاں سے ان کا آغاز ہوا تھا۔ پیغمبر اس لئے نہیں آئے تھے کہ ہر پیغمبر ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈال دے اور ایک نئی اُمت بنا ڈالے۔ بلکہ مقصد وہی امتِ واحدہ کا عالمی تصور تھا جہاں سے انسان نے اپنی زندگی کا سفر شروع کیا تھا۔

یہ بڑی اہم بات ہے جس سے مذہب کی تاریخ صحیح بنیادوں پر مرتب ہوتی ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ

اَمْ	حَسِبْتُمْ	اَنْ	تَدْخُلُوْا	الْجَنَّةَ	وَلَمَّا	يَاْتِكُمْ	مَثَلُ	الَّذِيْنَ	خَلَوْا	مِنْ	قَبْلِكُمْ
کیا	تم خیال کرتے ہو	کہ	تم داخل ہو جاؤ گے	جنت	اور جبکہ نہیں	آئی تم پر	جیسے	جو	گزرے	سے	تم سے پہلے

کیا تم خیال کرتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ اور جبکہ (ابھی) تم پر (ایسی حالت) نہیں آئی جیسے تم سے پہلے لوگوں پر گزری

مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ

مَسَّتْهُمُ	الْبَاْسَآءُ	وَالضَّرَّآءُ	وَزُلْزِلُوْا	حَتّٰى	يَقُوْلَ	الرَّسُوْلُ	وَالَّذِيْنَ
پہنچی انہیں	سختی	اور تکلیف	اور وہ ہلا دیئے گئے	یہانتک	کہنے لگے	رسول	اور وہ جو

انہیں پہنچی سختی اور تکلیف اور وہ ہلا دیئے گئے یہاں تک کہ رسول اور جو انکے ساتھ ایمان

اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾

اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	مَتٰى	نَصْرُ اللّٰهِ	اَلَآ	اِنَّ	نَصْرَ اللّٰهِ	قَرِيْبٌ	
ایمان لائے	انکے ساتھ	کب	اللہ کی مدد	آگاہ رہو	بیشک	اللہ کی مدد	قریب	

لائے کہنے لگے اللہ کی مدد کب آئے گی؟ آگاہ رہو اللہ کی مدد قریب ہے۔

(۲۱۴) وَنَزَلَ فِیْ جُهْدٍ اَصَابَ الْمُسْلِمِیْنَ
اَمْ بَلْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا لَمْ يَاْتِكُمْ
مَثَلُ شِبْهُ مَا اَتٰى الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
مِنَ الْمِحَنِ فَتَصْبِرُوْا كَمَا صَبَرُوْا مَسَّتْهُمْ جُمْلَةٌ مُسْتَانِفَةٌ مُبَيِّنَةٌ
لِمَا قَبْلَهَا الْبَاْسَآءُ شِدَّةُ الْفَقْرِ وَالضَّرَّآءُ الْمَرَضُ وَ
زُلْزِلُوْا اُزْعِجُوْا بِاَنْوَاعِ الْبَلَاءِ حَتّٰى يَقُوْلَ بِالنَّصْبِ وَ
الرَّفْعِ اَیْ قَالَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ اِسْتِبْطَاءً
لِلنَّصْرِ لِتَنَاهِی الشِّدَّةِ عَلَيْهِمْ مَتٰى يَاْتِیْ نَصْرُ اللّٰهِ الَّذِیْ
وُعِدْنَاهُ فَاُجِیْبُوْا مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلَآ اِنَّ نَصْرَ
اللّٰهِ قَرِيْبٌ ○ اِتْيَانُهٗ

(۲۱۴) مسلمانوں کو ایک تکلیف پہنچی اس میں یہ آیت اُتری۔
اَمْ حَسِبْتُمْ الخ بلکہ تم یہ سمجھتے ہو کہ جنت میں بغیر ان تکلیفوں کے اٹھائے پہنچ جاؤ جو تم سے پہلے مسلمانوں کو پہنچیں جنت میں جبھی جا سکتے ہو کہ تکلیفیں اٹھاؤ پھر ان پر صبر کرو جیسا پہلوں نے کیا کہ انکو کیسے کیسے تنگدستی اور بیماری پہونچی اور طرح طرح کی بلاؤں نے انکو ہلا ڈالا۔ یہانتک نوبت پہنچی کہ پیغمبر اور جو لوگ اس پر ایمان لائے مدد الٰہی کی تاخیر سے یہ کہنے لگے کہ اللہ کی مدد جس کا ہم سے وعدہ ہوا ہے کب آوے گی کہ اس سے زیادہ سختی جواب مسلمانوں پر ہے کوئی نہیں یہ ہی وقت مدد کا ہے۔ اس وقت انکی تسلی کی گئی اور یہ جواب ملا اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ الخ کہ گھبراؤ نہیں بیشک اللہ کی مدد جلد آنے والی ہے۔

تشریح

(۲۱۴) دین کا راستہ کانٹوں بھرا ہے۔ "دین حق" جس سے انسان نے اپنی زندگی کا سفر شروع کیا تھا، اپنی اغراض کی خاطر اس سے کٹنے والوں نے اس دین برحق پر چلنے والوں کے راستے میں روڑے اٹکانے شروع کئے۔ جب بھی کوئی پیغمبر انسان کو اسی ایک ہی حقیقی دین کی طرف بلانے کے لئے آیا منکرین حق نے اس پر ظلم و ستم ڈھائے۔ اس طرح حق کا راستہ کانٹوں سے بھرا رہا، باغی اور سرکش بندے فرماں بردار بندوں کے راستے میں کانٹے بچھاتے رہے، اسی کش مکش میں حق پسندوں کی استقامت کا امتحان تھا۔ ایسی ایسی سختیاں گذریں ایسی ایسی مصیبتیں آئیں کہ رسولِ وقت اور ان کے ساتھی چیخ اُٹھے کہ کب آئے گی اللہ کی مدد؟ —— اس وقت ان کو ڈھارس دی گئی کہ جمے رہو بس اللہ کی مدد قریب ہی ہے۔ مکی دور میں بھی رسولِ برحق اور ان کے اصحاب اسی امتحان سے گذرے، اور آئندہ بھی شہادت گہہ الفت کے یہ امتحان جاری رہینگے۔ اب جو بھی اس راہ میں قدم رکھے وہ یہ سوچ کر رکھے کہ اربابِ وفا کے قدم اس راہ میں خون سے تر رہے ہیں آخرت کے بلند مرتبے اور انعامات یوں آسانی سے نہیں ملتے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ

يَسْئَلُوْنَكَ	مَاذَا	يُنْفِقُوْنَ	قُلْ	مَا	اَنْفَقْتُمْ	مِنْ	خَيْرٍ	فَلِلْوَالِدَيْنِ
وہ آپ سے پوچھتے ہیں	کیا کچھ	خرچ کریں	آپ کہدیں	جو	تم خرچ کرو	سے	مال	سو ماں باپ کیلئے

آپ سے پوچھتے ہیں کیا کچھ خرچ کریں ؟ آپ کہدیں تم جو مال خرچ کرو سو ماں باپ کے لئے

وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا

وَالْاَقْرَبِيْنَ	وَالْيَتٰمٰى	وَالْمَسٰكِيْنِ	وَابْنِ + السَّبِيْلِ	وَ	مَا
اور قرابت دار	اور یتیم (جمع)	اور محتاج (جمع)	اور مسافر	اور	جو

اور قرابت داروں کے لئے اور یتیموں کے لئے اور محتاجوں اور مسافروں کے لئے اور تم جو

تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ (۲۱۵)

تَفْعَلُوْا	مِنْ	خَيْرٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	بِهٖ	عَلِيْمٌ
تم کروگے	کوئی	نیکی	تو بیشک	اللہ	اسے	جاننے والا

نیکی کروگے تو بیشک اللہ اسے جاننے والا ہے۔

(۲۱۵) يَسْئَلُوْنَكَ يَا مُحَمَّدُ مَاذَا اَىِ الَّذِىْ يُنْفِقُوْنَ ؕ وَالسَّائِلُ عَمْرُو بْنُ الْجَمُوْحِ ؓ وَكَانَ شَيْخًا ذَا مَالٍ فَسَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يُنْفِقُ وَعَلٰى مَنْ يُنْفِقُ قُلْ لَّهُمْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ بَيَانٌ لِّمَا شَامِلٌ لِلْقَلِيْلِ وَالْكَثِيْرِ وَفِيْهِ بَيَانُ الْمُنْفَقِ الَّذِىْ هُوَ اَحَدُ شِقَّىِ السُّؤَالِ وَاَجَابَ عَنِ الْمَصْرِفِ الَّذِىْ هُوَ الشِّقُّ الْاٰخَرُ بِقَوْلِهٖ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ اَىْ هُمْ اَوْلٰى بِهٖ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ اِنْفَاقٍ وَغَيْرِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ○ فَمُجَازٍ عَلَيْهِ

(۲۱۵) بعض آدمی تم سے اے محمدؐ یہ پوچھتے ہیں کہ کیا چیز خرچ کریں (یہ پوچھنے والا عمرو بن الجموح رضؓ تھا اسکی عمر زیادہ ہوگئی تھی اور آدمی مال والا تھا حضرت سے پوچھا کہ کیا خرچ کروں اور کس پر خرچ کروں۔ آ محمدؐ ان سے کہدو کہ جو کچھ تم خرچ کرو اچھی ہونی چاہیئے تھوڑی ہو یا زیادہ اسکا حرج نہیں اور دو تو بہتر یہ ہے کہ ماں باپ کو اور نزدیک رشتہ دار اور یتیم محتاج ومسافر کو دو اور جو کچھ تم اچھا کام کرو خواہ خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرو یا اور نیکی کا کام سو اللہ اس کو جانتا ہے اور اس کا عوض دیگا۔

تشریح

(۲۱۵) دین قربانی مانگتا ہے | حق پر ایمان کا تقاضا ہوتا ہے کہ جان ومال سب کچھ اس کی راہ میں لگا دیا جائے ــــــ اور یہ سب اپنے مالکِ حقیقی اللہ رب العزت کی رضا اور خوشنودی کے لئے ہوتا ہے۔

انسانی زندگی میں مخلوق خدا کی خدمت اور کمزوروں کی نصرت بڑی اہمیت رکھتی ہے اس کے بغیر اچھا سماج نہیں بن سکتا، انسان اغراض کا بندہ بن کر انسانیت سے گرجاتا ہے، ایک اچھے سماج کے لئے یہ انسانی قدریں بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ نقطۂ نظر مخلصانہ ہونا چاہیئے کہ یہ سب اللہ کے لئے ہو، شہرت، ناموری یا کسی اور غرض کے لئے نہ ہو ــــــ والدین پر، رشتہ داروں پر، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں پر اپنا مال اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرو۔ اپنے مال کو جمع کر کے صرف اپنے عیش کے لئے نہ رکھو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ

كُتِبَ	عَلَيْكُمُ	الْقِتَالُ	وَهُوَ	كُرْهٌ	لَّكُمْ	وَعَسَىٰ	أَن	تَكْرَهُوا	شَيْئًا	وَهُوَ
فرض کی گئی	تم پر	جنگ	اور وہ	ناگوار	تمہارے لئے	اور ممکن ہے	کہ	تم ناپسند کرو	ایک چیز	اور وہ

تم پر جنگ فرض کی گئی اور وہ تمہیں ناگوار ہے اور ممکن ہے کہ تم ایک چیز ناپسند کرو اور وہ

خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ

خَيْرٌ	لَّكُمْ	وَعَسَىٰ	أَن	تُحِبُّوا	شَيْئًا	وَ	هُوَ	شَرٌّ	لَّكُمْ
بہتر	تمہارے لئے	اور ممکن ہے	کہ	تم پسند کرو	ایک چیز	اور	وہ	بُری	تمہارے لئے

تمہارے لئے بہتر ہو اور ممکن ہے کہ تم کچھ پسند کرو اور وہ تمہارے لئے بُری ہو

ع ۲۶ / ۲ / ۱۰

وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢١٦﴾

وَاللَّهُ	يَعْلَمُ	وَأَنتُمْ	لَا	تَعْلَمُونَ
اور اللہ	جانتا ہے	اور تم	نہیں	جانتے

اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(۲۱۶) كُتِبَ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ لِلْكُفَّارِ وَهُوَ كُرْهٌ مَكْرُوهٌ لَّكُمْ طَبْعًا لِمَشَقَّتِهِ وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ لِمَيْلِ النَّفْسِ إِلَى الشَّهَوَاتِ الْمُوجِبَةِ لِهَلَاكِهَا وَنُفُورِهَا عَنِ التَّكْلِيفَاتِ الْمُوجِبَةِ لِسَعَادَتِهَا فَلَعَلَّ لَكُمْ فِي الْقِتَالِ وَإِن كَرِهْتُمُوهُ خَيْرًا لِأَنَّ فِيهِ إِمَّا الظَّفَرُ وَالْغَنِيمَةُ أَوِ الشَّهَادَةُ وَالْأَجْرُ وَفِي تَرْكِهِ وَإِنْ أَحْبَبْتُمُوهُ شَرًّا لِأَنَّ فِيهِ الذُّلُّ وَالْفَقْرُ وَحِرْمَانُ الْأَجْرِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۞ ذٰلِكَ فَبَادِرُوا إِلَىٰ مَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ

(۲۱۶) تم پر کافروں سے لڑنا ضروری ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ لڑنا مارنا مرنا تمہارے دلوں کو ناگوار معلوم ہوتا ہے کہ اسمیں تکلیف اٹھانی پڑتی ہے اور بہت دفعہ کسی کام سے گھبراتے ہو حالانکہ وہ تمہارے لئے اچھا ہوتا ہے اور اکثر ہوتا ہے کہ تمہاری تمنا کسی کام کے ہو جانیکی ہوتی ہے حالانکہ اس کا ہونا تمہارے حق میں بُرا ہوتا ہے کیونکہ نفس کی طبعی خواہش ہے، لذتوں کی طرف جھکنا اگرچہ وہ اسکی ہلاکی اور خرابی کا سبب ہے۔ اور تکالیفِ شرعی سے گھبرانا باوجودیکہ وہ اسکی بھلائی کا سامان ہے، سو کیا عجب ہے کہ لڑائی میں تمہارے لئے بھلائی ہو گو وہ تم کو بُری معلوم ہو کہ لڑائی میں یا فتح پانا ہے اور مال غنیمت حاصل ہوگا یا شہید ہو کر اللہ کی رضا اور ثواب حاصل کروگے اور لڑائی کے چھوڑنے میں اگرچہ نفس کو اچھا معلوم ہوا ہے کہ اسمیں ذلیل و محتاج ہوگے اور ثواب سے محروم رہوگے اور جو تمہارے واسطے بہتر ہے اسکو اللہ ہی خوب جانتا ہے تم نہیں جانتے تو تمکو چاہیئے کہ جو اللہ حکم کرے فوراً اسکی تعمیل کرو۔

تشریح

(۲۱۶) جہاد انسانی زندگی کا تحفظ کرتا ہے | ظالموں کو ظلم سے روکنے، کمزوروں کو طاقت والوں کے ستم سے بچانے اور حق کو غالب کرنیکے لئے جنگ بھی کرنی پڑتی ہے۔ حق اور باطل کی کشمکش میں یہ مرحلہ بھی آکر رہتا ہے۔ جنگ انسان کو طبعًا پسند نہیں ہوتی انسان امن و سکون چاہتا ہے مگر امن و سکون کے لئے یہ ناگواری سہنی پڑتی ہے، کبھی اس ناگواری کے پیچھے ہی خیر چھپی ہوتی ہے۔ جنگ کو ڈاکٹر کے آپریشن کی طرح سمجھنا چاہیئے کہ جس میں مریض کی صحت مقصود ہوتی ہے اسی طرح انسانی سماج کے بدن سے فساد کا نکالنا ضروری ہوتا ہے۔ اور کبھی پسندیدہ شے کے پیچھے شر کا پہلو ہوتا ہے۔ انسان کا علم محدود ہے اس لئے اس کا کام یہ ہے کہ اپنی پسند ناپسند کو اللہ کی پسند کے تابع کر دے اور مال و جان ہر طرح سے اپنے رب کا فرماں بردار بن جائے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ۭ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ۭ

يَسْئَلُوْنَكَ	عَنِ	الشَّهْرِ	الْحَرَامِ	قِتَالٍ	فِيْهِ	قُلْ	قِتَالٌ	فِيْهِ	كَبِيْرٌ
وہ آپ سے سوال کرتے ہیں	سے	مہینہ	حرمت والا	جنگ	اسمیں	آپ کہدیں	جنگ	اسمیں	بڑا

وہ آپ سے سوال کرتے ہیں حرمت والے مہینہ میں جنگ (کے بارےمیں) آپ کہدیں اس میں جنگ کرنا بڑا (گناہ) ہے

وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۤ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ

وَصَدٌّ	عَنْ	سَبِيْلِ	اللّٰهِ	وَكُفْرٌ	بِهٖ	وَالْمَسْجِدِ + الْحَرَامِ	وَاِخْرَاجُ	اَهْلِهٖ
اور روکنا	سے	راستہ	اللہ	اور نہ ماننا	اس کا	اور مسجد حرام	اور نکال دینا	اسکے لوگ

اور اللہ کے راستے سے روکنا اور اس کو (اللہ کو) نہ ماننا اور مسجد حرام (سے روکنا) اور اس کے لوگوں کو وہاں سے

مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۭ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ

مِنْهُ	اَكْبَرُ	عِنْدَ	اللّٰهِ	وَالْفِتْنَةُ	اَكْبَرُ	مِنَ	الْقَتْلِ	وَلَا يَزَالُوْنَ	يُقَاتِلُوْنَكُمْ
اس سے	بہت بڑا	نزدیک	اللہ	اور فتنہ	بہت بڑا	سے	قتل	اور وہ ہمیشہ رہیں گے	وہ تم سے لڑیں گے

نکالنا اللہ کے نزدیک بہت بڑا (گناہ) ہے. اور فتنہ قتل سے (بھی) بڑا گناہ ہے اور وہ ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے

حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۭ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ

حَتّٰى	يَرُدُّوْكُمْ	عَنْ	دِيْنِكُمْ	اِنِ	اسْتَطَاعُوْا	وَمَنْ	يَّرْتَدِدْ	مِنْكُمْ
یہانتک کہ	تمہیں پھیر دیں	سے	تمہارا دین	اگر	وہ کرسکیں	اور جو	پھر جائے	تم میں سے

یہاں تک کہ اگر وہ کرسکیں تو تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں۔ اور تم میں سے جو پھر جائے اپنے

عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَھُوَ كَافِرٌ فَاُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي

عَنْ	دِيْنِهٖ	فَيَمُتْ	وَھُوَ	كَافِرٌ	فَاُولٰۗىِٕكَ	حَبِطَتْ	اَعْمَالُهُمْ	فِي
سے	اپنا دین	پھر مر جائے	اور وہ	کافر	تو یہی لوگ	ضائع ہوگئے	ان کے عمل	میں

دین سے اور وہ مر جائے (اس حال میں کہ) وہ کافر ہو تو یہی لوگ ہیں جن کے عمل ضائع ہوگئے۔ دنیا

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ؁٢١٧

الدُّنْيَا	وَالْاٰخِرَةِ	وَاُولٰۗىِٕكَ	اَصْحٰبُ + النَّارِ	ھُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ
دنیا	اور آخرت	اور یہی لوگ	دوزخ والے	وہ	اسمیں	ہمیشہ رہیں گے

میں اور آخرت میں اور یہی لوگ دوزخ والے ہیں وہ اسمیں ہمیشہ رہیں گے

(٢١٧) وَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ سَرَايَاهُ وَ
اَمَّرَ عَلَيْهَا عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ جَحْشٍ فَقَاتَلُوا الْمُشْرِكِيْنَ
وَقَتَلُوا ابْنَ الْحَضْرَمِيِّ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِنْ جُمَادَى
الْاٰخِرَةِ وَالْتَبَسَ عَلَيْهِمْ بِرَجَبٍ فَعَيَّرَهُمُ الْكُفَّارُ

(٢١٧) يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ الخ وجہ نازل ہونے اس
آیت کی یہ ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن
جحش رضؓ کو امیر لشکر بنا کر بھیجا سو وہ مشرکین سے لڑے انکو مارا۔ اور
ابن الحضرمی ایک شخص کو جمادی الآخر کی آخر تاریخ میں ملا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

بِاسْتِحْلَالِہٖ نزل يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ
الْحَرَامِ الْمُحَرَّمِ قِتَالٍ فِيْهِ بدل اشتمال
قُلْ لَهُمْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ عظیم وزرا
مُبْتَدَأٌ وخبرٌ وَصَدٌّ مبتدأ منعٌ للنَّاسِ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دینہٖ وَكُفْرٌۢ بِهٖ باللّٰہِ وَ
صَدٌّ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ای مکۃ وَاِخْرَاجُ
اَهْلِهٖ مِنْهُ وھم النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم
والمؤمنون وخبر المبتدأ اَكْبَرُ اعظم
وزرا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ من القتال فیہ وَالْفِتْنَةُ
الشرک منکم اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ لکم فیہ وَلَا
يَزَالُوْنَ ای الکفار يُقَاتِلُوْنَكُمْ ایہا المؤمنون
حَتّٰى کی يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ الی الکفر
اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۭ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ
دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَھُوَ كَافِرٌ فَاُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ
بطلت اَعْمَالُهُمْ الصالحۃ فِي الدُّنْيَا وَ
الْاٰخِرَةِ ۚ فلا اعتداد بہا ولا ثواب علیہا
والتقیید بالموت علیہ یفید انہ لو رجع
الی الاسلام لم یبطل عملہ فیثاب علیہ ولا
یعیدہ کالحج مثلا وعلیہ الشافعی وَاُولٰۗىِٕكَ
اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

اس تاریخ رجب کی پہلی تاریخ ہونے کا شبہ ہوا۔ اور رجب حرمت کے مہینوں میں سے ہے تو کافروں نے مسلمانوں پر طعن کیا کہ حرمت کے مہینے میں تم نے لڑائی کو حلال سمجھا۔ تم سے اے محمد حرمت کے مہینے میں قتل و قتال کرنے کو دریافت کرتے ہیں کہدو کہ لڑنا اسمیں سخت گناہ ہے لیکن مسلمانوں کو دین خدا سے روکنا اور کفر کرنا اور مکہ میں جانے سے روکنا اور مکہ والوں کو یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اتباع و اصحاب کو مکہ سے نکالنا اس سے زیادہ گناہ ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک جو لڑائی اسمیں ہے اور تمہارا مشرک ہونا تمکو مار ڈالنے سے زیادہ برا ہے پس یہ نہایت حماقت ہے کہ شرک تو کئے جاؤ حرمت کے مہینے کا خیال نہ کرو اور لڑنے پر اور تم کو مار ڈالنے پر جو شرک سے بہت کم درجہ میں ہے اعتراض اور طعنہ کرو۔

وَلَا يَزَالُوْنَ الخ اور کافر تم سے اے مسلمانوں ہمیشہ لڑتے رہینگے تاکہ اگر انکا بس چلے تو تمکو تمہارا مذہب چھڑا کر کافر بنا دیں۔ اور جو کوئی تم میں سے دین اسلام سے پھر جاوے، پھر کفر پر مرے تو ان کے سب اچھے عمل دنیا و آخرت میں باطل ہیں نہ آخرت میں ان پر ثواب نہ دنیا میں ان کا اعتبار اور وہ دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہینگے، کبھی نہ نکلیں گے۔ شافعیؒ کہتے ہیں کہ کفر پر مرنے کی قید سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص مرتد ہو کر مرنے سے پہلے پھر مسلمان ہو جائے تو اس کے کام باطل نہ ہونگے دوبارہ کرنے کی ضرورت نہ ہو گی۔ مثلاً اگر حج پہلے کر چکا تھا تو دوبارہ حج کرنا لازم نہ ہو گا۔

تشریح

(۲۱۷) فتنہ فساد قتل سے بھی برا ہے | قتل و خونریزی بے شک کوئی اچھی چیز نہیں ہے مگر فتنہ و فساد پھیلانا سارے انسانی سماج کو برباد کر کے رکھ دینا اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اس آیت کا ایک خاص پس منظر بھی ہے۔ رجب ۲ھ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ آدمیوں کا ایک دستہ "نخلہ" مقام کیطرف بھیجا، جس کا مقصد قریش کی نقل و حرکت پر نظر رکھنا تھا، راستہ میں قریش کا ایک چھوٹا سا تجارتی قافلہ مل گیا۔ اس دستے نے قافلے پر حملہ کر کے ایک آدمی کو قتل کر دیا۔ رجب ختم ہو رہا تھا اور شعبان شروع ہو رہا تھا، اس میں شبہ تھا کہ رجب کا ماہِ حرام ختم ہو چکا تھا یا نہیں؟ بہر حال یہ ایک ناپسندیدہ واقعہ تھا۔ چنانچہ یہ دستہ مالِ غنیمت لے کر مدینہ واپس آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ پر خود ناگواری کا اظہار فرمایا اور مالِ غنیمت میں سے بیت المال کا حصہ بھی نہیں لیا۔

اس واقعے کی آڑ میں قریش نے اور مدینہ کے منافقین نے مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کر دیا اس کا جواب مذکورہ آیت میں دیا گیا ہے کہ وہ جنہوں نے صرف اسلئے مسلمانوں پر مظالم ڈھائے کہ وہ دینِ حق کے پیروکیوں بن گئے۔ جنھوں نے مسلمانوں کے لئے مسجد حرام کے دروازے بند کر دئے ان کا اس واقعہ میں منہ کھولنا کس طرح زیب دیتا ہے ؎ اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت ؛ دامن کو ذرا دیکھ ذرا بندِ قبا دیکھ

وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ الخ فرمایا کہ انکے اعتراضات کی تہہ میں دراصل حق دشمنی ہے، ان کا مقصد ہے کہ ان کا بس چلے تو تمہیں اس دین حق سے پھیر دیں۔ تمہاری آخرت برباد کر دیں۔ انکو معمولی دشمن مت سمجھو اور ان سے صلح صفائی کی امید مت رکھو یہ جان و مال کے نہیں ایمان کے دشمن ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

إِنَّ	الَّذِينَ	آمَنُوا	وَالَّذِينَ	هَاجَرُوا	وَجَاهَدُوا	فِي	سَبِيلِ	اللَّهِ
بیشک	جو لوگ	ایمان لائے	اور وہ لوگ جو	انھوں نے ہجرت کی	اور انہوں نے جہاد کیا	میں	راستہ	اللہ

بیشک جو ایمان لائے، اور جن لوگوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستہ میں جہاد کیا

أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (۲۱۸) يَسْأَلُونَكَ عَنِ

أُولَٰئِكَ	يَرْجُونَ	رَحْمَتَ	اللَّهِ	وَاللَّهُ	غَفُورٌ	رَحِيمٌ	يَسْأَلُونَكَ	عَنِ
یہی لوگ	امید رکھتے ہیں	رحمت	اللہ	اور اللہ	بخشنے والا	رحم کرنے والا	وہ پوچھتے ہیں آپ سے	(بارہ میں)

یہی لوگ اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ وہ آپ سے پوچھتے ہیں

الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ

الْخَمْرِ	وَالْمَيْسِرِ	قُلْ	فِيهِمَا	إِثْمٌ	كَبِيرٌ	وَمَنَافِعُ	لِلنَّاسِ	وَإِثْمُهُمَا	أَكْبَرُ
شراب	اور جوا	آپ کہدیں	ان دونوں میں	گناہ	بڑا	اور فائدے	لوگوں کیلئے	اور ان دونوں کا گناہ	بہت بڑا

شراب اور جوئے کے بارہ میں، آپ کہدیں کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کیلئے فائدے (بھی) ہیں۔ (لیکن) ان کا گناہ ان کے فائدے

مِنْ نَفْعِهِمَا ۗ وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ ۗ كَذَٰلِكَ

مِنْ	نَفْعِهِمَا	وَيَسْأَلُونَكَ	مَاذَا	يُنْفِقُونَ	قُلِ	الْعَفْوَ	كَذَٰلِكَ
سے	ان کا فائدہ	اور وہ پوچھتے ہیں آپ سے	کیا کچھ	وہ خرچ کریں	آپ کہدیں	زائد از ضرورت	اسی طرح

سے بہت بڑا ہے۔ اور وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا کچھ خرچ کریں؟ آپ کہدیں زائد از ضرورت اسی طرح

يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ (۲۱۹)

يُبَيِّنُ	اللَّهُ	لَكُمُ	الْآيَاتِ	لَعَلَّكُمْ	تَتَفَكَّرُونَ
واضح کرتا ہے	اللہ	تمہارے لئے	احکام	تاکہ تم	غور و فکر کرو۔

اللہ تمہارے لئے احکام واضح کرتا ہے تاکہ تم غور و فکر کرو۔

(۲۱۸) وَلَمَّا ظَنَّ السَّرِيَّةُ أَنَّهُمْ إِنْ سَلِمُوا
مِنَ الْإِثْمِ فَلَا يَحْصُلُ لَهُمْ أَجْرٌ
نَزَلَ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ
هَاجَرُوا فَارَقُوا أَوْطَانَهُمْ
وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
لِإِعْلَاءِ دِينِهِ أُولَٰئِكَ
يَرْجُونَ رَحْمَةَ اللَّهِ ثَوَابَهُ
وَاللَّهُ غَفُورٌ لِلْمُؤْمِنِينَ رَحِيمٌ
بِهِمْ

(۲۱۸) إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا الخ (اس آیت کے اترنے کی وجہ یہ ہوئی کہ لشکرِ مذکور کو بعد اترنے پہلی آیتوں کے گنہگار ہونے کا خیال اس لڑائی کی وجہ سے تو جاتا رہا لیکن اس کو ثواب بھی نہ سمجھا) البتہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے گھر بار چھوڑے اور خدا تعالےٰ کا دین اونچا کرنے کو کافروں سے لڑے وہ لوگ ضرور خدا کی رحمت اور ثواب کے مستحق ہیں انکو امیدوار ثواب کا رہنا چاہیئے اور خدا تعالیٰ مسلمانوں کو بخشنے والا ان پر مہربان ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۲۱۹) يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ الْقِمَارِ مَا حُكْمُهُمَا قُلْ لَهُمْ فِيْهِمَا أَيْ فِيْ تَعَاطِيْهِمَا إِثْمٌ كَبِيْرٌ عَظِيْمٌ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِالْمُثَلَّثَةِ لِمَا يَحْصُلُ بِسَبَبِهِمَا مِنَ الْمُخَاصَمَةِ وَالْمُشَاتَمَةِ وَقَوْلِ الْفُحْشِ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ بِاللَّذَّةِ وَالْفَرَحِ فِي الْخَمْرِ وَإِصَابَةِ الْمَالِ بِلَا كَدٍّ فِي الْمَيْسِرِ وَإِثْمُهُمَا أَيْ مَا يَنْشَأُ عَنْهُمَا مِنَ الْمَفَاسِدِ أَكْبَرُ أَعْظَمُ مِنْ نَّفْعِهِمَا وَلَمَّا نَزَلَتْ شَرِبَ قَوْمٌ وَامْتَنَعَ آخَرُوْنَ إِلَى أَنْ حَرَّمَتْهُمَا آيَةُ الْمَائِدَةِ وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ أَيْ مَا قَدْرُهُ قُلِ أَنْفِقُوا الْعَفْوَ أَيِ الْفَاضِلَ عَنِ الْحَاجَةِ وَلَا تُنْفِقُوْا مَا تَحْتَاجُوْنَ إِلَيْهِ وَتُضِيْعُوْا أَنْفُسَكُمْ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِالرَّفْعِ بِتَقْدِيْرِ هُوَ كَذٰلِكَ كَمَا بَيَّنَ لَكُمْ مَا ذُكِرَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ○

(۲۱۹) يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ الخ تم سے اے محمد شراب کے پینے اور جوا کھیلنے کا حال دریافت کرتے ہیں ان سے کہدو کہ ان افعال کے کرنے میں سخت گناہ ہے کہ ان میں لڑائی جھگڑا گالی دینا گالی کھانا بیحیائی کی باتیں بولنا پیدا ہوتا ہے اور انمیں دنیا کا یہ نفع بھی ہے کہ شراب جی کو بھلی لگتی ہے اور اس سے سرور حاصل ہوتا ہے اور جوئے میں بلا محنت مال ہاتھ لگتا ہے مگر ان سے جو گناہ اور فساد کے کام پیدا ہوتے ہیں وہ نفع سے زیادہ ہیں۔ اس حکم کے اترنے پر بعض مسلمانوں نے ان کو بالکل چھوڑ دیا اور بعض نے نہ چھوڑا۔ جب سورۂ مائدہ میں قطعاً حرمت اُتری اُس وقت سب رُک گئے۔

وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ الخ اور تم سے پوچھتے ہیں کہ کسقدر خرچ کریں کہدو کہ جو ضرورت سے زیادہ ہو وہ خرچ کرو جس کی تم کو خود حاجت ہو اس کو بانٹ کر اپنی جانوں کو تباہی میں نہ ڈالو۔ جیسا اللہ نے یہ حکم ذکر فرمایا ایسا ہی وہ اپنے احکام ظاہر کرتا ہے تاکہ سوچ سمجھ کر دین و دنیا کے کاموں میں اس کو لو۔

تشریح

(۲۱۸) ہجرت بڑی اہمیت رکھتی ہے | ایمان کی قدر و قیمت سمجھو، جن لوگوں نے اپنے ایمان کو بچانے کیلئے اپنے وطن کو خیرباد کہدیا۔ دین کے غلبہ کی دُھن میں اپنے پورے امکانی وسائل کے ساتھ جدوجہد میں لگے رہے وہ اللہ کی رحمت کے جائز امیدوار ہیں اُن سے بتقاضائے بشریت کوئی کوتاہی بھی سرزد ہوئی تو ان کی بخشش کی امید ہے۔ اللہ تعالیٰ لغزشوں کو معاف کرنے والا اور اپنی رحمتوں سے نوازنے والا ہے۔

(۲۱۹) وطن کو چھوڑنے کے ساتھ برائیوں کو بھی چھوڑا جائے | اللہ کے دین کو غالب کرنے کے لئے نیکی کی طرف رغبت اور برائیوں سے بچنے کی ضرورت ہے جو چیزیں انسان کے کردار اور اس کے اخلاق کو بگاڑ کر رکھ دیتی ہیں ان میں شراب اور جوا سرِ فہرست ہے ـــــــ شراب کے بارے میں مذکورہ آیت پہلا قدم ہے جس میں شراب کے متعلق ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا ہے۔ اس کے بعد شراب پی کر نماز پڑھنے کی ممانعت آئی۔ اور پھر شراب جوئے اور اس طرح کی دوسری چیزوں کو قطعی طور پر حرام قرار دے دیا گیا۔

مُخربِ اخلاق چیزوں سے بچنے کے ساتھ اپنا مال ان بُری چیزوں میں لگانے کے بجائے ضرورت سے زائد دولت راہ خدا میں لگانے کا حکم ہوا دنیا میں بھی شراب و جوا انسان کو تباہ کرتے ہیں اور اس کی آخرت بھی برباد کرتے ہیں۔ اللہ کی عطا کردہ دولت میں سے جو ممکن ہو اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے، ضرورت مندوں کی مدد کی جائے، اللہ تعالیٰ ان واضح احکام کے ذریعے دین و دنیا دونوں کو سنوارتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَيَسْــَٔـلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ۭ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّھُمْ خَيْرٌ ۭ

فِي	الدُّنْيَا	وَالْاٰخِرَةِ	وَيَسْــَٔـلُوْنَكَ	عَنِ	الْيَتٰمٰى	قُلْ	اِصْلَاحٌ	لَّھُمْ	خَيْرٌ
میں	دنیا	اور آخرت	اور وہ آپ سے پوچھتے ہیں	سے (بارہ میں)	یتیم (جمع)	آپ کہدیں	اصلاح	انکی	بہتر

دنیا میں اور آخرت میں اور وہ آپ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ کہدیں انکی اصلاح بہتر ہے۔

وَاِنْ تُخَالِطُوْھُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ

وَاِنْ	تُخَالِطُوْھُمْ	فَاِخْوَانُكُمْ	وَاللّٰهُ	يَعْلَمُ	الْمُفْسِدَ	مِنَ	الْمُصْلِحِ	وَلَوْ شَاۗءَ
اور اگر	ملالو ان کو	تو تمہارے بھائی	اور اللہ	جانتا ہے	خرابی کرنیوالا	سے (کو)	اصلاح کرنیوالا	اور اگر چاہتا

اور اگر ان کو ملالو تو تمہارے بھائی ہیں اور اللہ خرابی کرنے والے اور اصلاح کرنے والے کو خوب جانتا ہے۔ اور اگر اللہ

اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (۲۲۰) وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ

اللّٰهُ	لَاَعْنَتَكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ	وَلَا تَنْكِحُوا	الْمُشْرِكٰتِ	حَتّٰى	يُؤْمِنَّ
اللہ	ضرور مشقت میں ڈالتا تمکو	بیشک	اللہ	غالب	حکمت والا	اور نہ نکاح کرو	مشرک عورتیں	یہانتک کہ وہ	ایمان لائیں

چاہتا تو تم کو ضرور مشقت میں ڈالدیتا بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔ اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لائیں

وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى

وَلَاَمَةٌ	مُّؤْمِنَةٌ	خَيْرٌ	مِّنْ	مُّشْرِكَةٍ	وَّلَوْ	اَعْجَبَتْكُمْ	وَلَا تُنْكِحُوا	الْمُشْرِكِيْنَ	حَتّٰى
اور البتہ لونڈی	مسلمان	بہتر	سے	مشرک عورت	اگرچہ	وہ بھلی لگے تمہیں	اور نہ نکاح کرو	مشرکوں	یہانتک کہ وہ

اور البتہ مسلمان لونڈی کسی مشرک عورت سے بہتر ہے اگر تمہیں وہ بھلی لگے اور مشرکوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ

يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَدْعُوْنَ

يُؤْمِنُوْا	وَلَعَبْدٌ	مُّؤْمِنٌ	خَيْرٌ	مِّنْ	مُّشْرِكٍ	وَّلَوْ	اَعْجَبَكُمْ	اُولٰۗىِٕكَ	يَدْعُوْنَ
ایمان لائیں	اور البتہ غلام	مسلمان	بہتر	سے	مشرک	اگرچہ وہ	بھلا لگے تمہیں	وہی لوگ	بلاتے ہیں

ایمان لائیں اور البتہ مسلمان غلام بہتر ہے مشرک سے اگرچہ وہ تمہیں بھلا لگے۔ وہی لوگ دوزخ کی طرف

اِلَى النَّارِ ښ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ

اِلَى	النَّارِ	وَاللّٰهُ	يَدْعُوْٓا	اِلَى	الْجَنَّةِ	وَالْمَغْفِرَةِ	بِاِذْنِهٖ	وَيُبَيِّنُ	اٰيٰتِهٖ	لِلنَّاسِ
طرف	دوزخ	اور اللہ	بلاتا ہے	طرف	جنت	اور بخشش	اپنے حکم سے	اور واضح کرتا ہے	اپنے احکام	لوگوں کیلئے

بلاتے ہیں اور اللہ بلاتا ہے اپنے حکم سے جنت اور بخشش کی طرف اور لوگوں کے لئے اپنے احکام واضح کرتا ہے

ع ۲۷ ۱۱ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ (۲۲۱) ع وَيَسْــَٔـلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ ھُوَ اَذًى ۙ

لَعَلَّهُمْ	يَتَذَكَّرُوْنَ	وَيَسْــَٔـلُوْنَكَ	عَنِ	الْمَحِيْضِ	قُلْ	ھُوَ	اَذًى
تاکہ وہ	نصیحت بکڑیں	وہ پوچھتے ہیں آپ سے	سے (بارہ میں)	حالت حیض	آپ کہدیں	وہ	گندگی

تاکہ وہ نصیحت پکڑیں وہ آپ سے حالت حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ کہدیں کہ وہ گندگی ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَاعۡتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الۡمَحِیۡضِ ۙ وَلَا تَقۡرَبُوۡهُنَّ حَتّٰی یَطۡهُرۡنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرۡنَ

فَاعۡتَزِلُوا	النِّسَآءَ	فِی	الۡمَحِیۡضِ	وَلَا	تَقۡرَبُوۡهُنَّ	حَتّٰی	یَطۡهُرۡنَ	فَاِذَا	تَطَهَّرۡنَ
پس تم الگ ہو	عورتیں	میں	حالتِ حیض	اور نہ	قریب جاؤ انکے	یہانتک کے	وہ پاک ہوجائیں	پس جب	وہ پاک ہوجائیں

پس تم عورتوں سے الگ رہو حالتِ حیض میں اور ان کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ پاک ہوجائیں۔ پس جب وہ پاک ہوجائیں

فَاۡتُوۡهُنَّ مِنۡ حَیۡثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ وَیُحِبُّ الۡمُتَطَهِّرِیۡنَ ﴿۲۲۲﴾

فَاۡتُوۡهُنَّ	مِنۡ حَیۡثُ	اَمَرَكُمُ	اللّٰهُ	اِنَّ	اللّٰهَ	یُحِبُّ	التَّوَّابِیۡنَ	وَیُحِبُّ	الۡمُتَطَهِّرِیۡنَ
تو آؤ انکے پاس	جہاں سے	حکم دیا تمہیں	اللہ	بیشک	اللہ	دوست رکھتا ہے	توبہ کرنیوالے	اور دوست رکھتا ہے	پاک رہنے والے

تو تم ان کے پاس آؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ بیشک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک رہنے والوں کو۔

(۲۲۰) فِیۡ اَمۡرِ الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ ، فَتَاۡخُذُوۡنَ بِالۡاَصۡلَحِ
لَكُمۡ فِیۡهِمَا وَیَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الۡیَتٰمٰی وَمَا
یُلۡقُوۡنَهٗ مِنَ الۡحَرَجِ فِیۡ شَاۡنِهِمۡ فَاِنۡ وَاكَلُوۡهُمۡ
یَاۡثَمُوۡا وَاِنۡ عَزَلُوۡا مَالَهُمۡ مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ وَصَنَعُوۡا
لَهُمۡ طَعَامًا وَحۡدَهُمۡ فَحَرَجٌ قُلۡ اِصۡلَاحٌ لَّهُمۡ
فِیۡ اَمۡوَالِهِمۡ بِتَنۡمِیَتِهَا وَمُدَاخَلَتِكُمۡ خَیۡرٌ ، مِنۡ تَرۡكِ
ذٰلِكَ وَاِنۡ تُخَالِطُوۡهُمۡ اَیۡ تَخۡلِطُوۡا نَفَقَتَهُمۡ بِنَفَقَتِكُمۡ
فَاِخۡوَانُكُمۡ ، اَیۡ فَهُمۡ اِخۡوَانُكُمۡ فِی الدِّیۡنِ وَمِنۡ
شَاۡنِ الۡاَخِ اَنۡ یُّخَالِطَ اَخَاهُ ، اَیۡ فَلَكُمۡ ذٰلِكَ
وَاللّٰهُ یَعۡلَمُ الۡمُفۡسِدَ لِاَمۡوَالِهِمۡ بِمُخَالَطَتِهٖ
مِنَ الۡمُصۡلِحِ ، لَهَا فَیُجَازِیۡ كُلًّا مِّنۡهُمَا وَلَوۡ شَآءَ
اللّٰهُ لَاَعۡنَتَكُمۡ لَضَیَّقَ عَلَیۡكُمۡ بِتَحۡرِیۡمِ الۡمُخَالَطَةِ
اِنَّ اللّٰهَ عَزِیۡزٌ غَالِبٌ عَلٰی اَمۡرِهٖ حَكِیۡمٌ ○
فِیۡ صُنۡعِهٖ.
(۲۲۱) وَلَا تَنۡكِحُوا تَتَزَوَّجُوۡا اَیُّهَا الۡمُسۡلِمُوۡنَ
الۡمُشۡرِكٰتِ اَیِ الۡكَافِرَاتِ حَتّٰی یُؤۡمِنَّ وَلَاَمَةٌ
مُّؤۡمِنَةٌ خَیۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِكَةٍ حُرَّةٍ لِاَنَّ سَبَبَ
نُزُوۡلِهَا الۡعَیۡبُ عَلٰی مَنۡ تَزَوَّجَ اَمَةً مُّؤۡمِنَةً وَالتَّرۡغِیۡبُ
فِیۡ نِكَاحِ حُرَّةٍ مُّشۡرِكَةٍ وَلَوۡ اَعۡجَبَتۡكُمۡ لِجَمَالِهَا
وَمَالِهَا وَهٰذَا مَخۡصُوۡصٌ بِغَیۡرِ الۡكِتَابِیَّاتِ بِاٰیَةِ
وَالۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ وَلَا تُنۡكِحُوا

(۲۲۰) جو تمہارے لئے دین و دنیا میں بہتر ہو۔ اور لوگ تم سے یتیموں سے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہ انہیں دشواری پیش آتی ہے اگر ان کے ساتھ مِل رُل کر کھلتے ہیں تو گناہ کا خوف ہے کہ ان کے مال میں سے نہ کھالیں اور جو اُن کا مال علیحدہ رکھیں ان کے کھانے پینے کا جُدا انتظام کریں تو دشوار ہے۔ کہدو کہ انکے مالوں کو بڑھانا اور درستی کرنا نہ کرنے سے اچھا ہے اور جو تم ان کے خرچ کو اپنے خرچ میں ملالو تو کچھ ڈر نہیں کہ تمہارے بھائی ہیں اور بھائی بھائی کا مال ملا ہی رہتا ہے اور جو کوئی فساد کی نیت سے ملا دے تاکہ کچھ یتیموں کا کھالے اس کو اللہ خوب جانتا ہے اور جو درستی کی نیت سے ملا دے اس کو بھی جانتا ہے ہر ایک کو بدلہ دیگا اور اگر اللہ چاہتا تو ملانا حرام کر دیتا اور تم کو تنگی میں ڈالتا مگر یہ اس کا فضل و احسان ہے کہ تنگی نہ کی بیشک اللہ غالب ہے حکم میں، کوئی اسکے حکم روک نہیں سکتا اور اس کے سب کاموں میں حکمت اور عمدگی ہے۔

(۲۲۱) اور اے مسلمانو، کافر عورتوں سے جب تک وہ مسلمان نہ ہوجائیں نکاح نہ کرو مسلمان عورت اگرچہ باندی ہی ہو آزاد عورت کافرہ سے بہتر ہے پس عیب لگانا باندی مسلمہ کے نکاح سے اور آزاد کافرہ عورت کے نکاح کی رغبت دینا غلط اور خلاف حکم خدا ہے اس کو نہ مانو اگرچہ وہ کافر عورت مال والی اور خوبصورت ہو اور تمکو اچھی معلوم ہو۔ اس حکم سے یہود و نصاری اہل کتاب کی عورتیں مستثنیٰ ہیں ان سے نکاح مسلمان مرد کو جائز ہے۔ اور مسلمان

toobaa-elibrary.blogspot.com

تَزَوَّجُوا الْمُشْرِكِينَ أَيِ الْكُفَّارَ الْمُؤْمِنَاتِ
حَتّٰى يُؤْمِنُوا ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ
مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ أَعْجَبَكُمْ لِمَالِهِ وَ
جَمَالِهِ أُولٰٓئِكَ أَيْ أَهْلُ الشِّرْكِ
يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ ۖ بِدُعَائِهِمْ
إِلَى الْعَمَلِ الْمُوْجِبِ لَهَا فَلَا تَلِيقُ
مُنَاكَحَتُهُمْ وَاللّٰهُ يَدْعُوا عَلٰى لِسَانِ رُسُلِهِ
إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ أَيِ الْعَمَلِ الْمُوْجِبِ
لَهُمَا بِإِذْنِهِ ۚ بِإِرَادَتِهِ فَتَجِبُ إِجَابَتُهُ
أَوْلِيَائِهِ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
يَتَذَكَّرُوْنَ ○ يَتَّعِظُونَ

عورتوں کا نکاح کافر مردوں سے نہ کرو جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں اور البتہ غلام مسلمان کا فر آزاد سے بہتر ہے اگرچہ تم کافر کو پسند کرو مال اور حسن کی وجہ سے۔ کافر لوگ ایسے کاموں کی طرف بلاتے ہیں جو آگ میں پہنچاویں تو ان سے نکاح کرنا کسی طرح زیبا نہیں اور اللہ اپنے رسولوں کی زبانی اپنے حکم سے ان کاموں کی طرف بلاتا ہے جو جنت میں پہنچاویں اور بخشش خدا کا مستحق کریں تو تم کو چاہیئے کہ اس کے حکم کو مانو نکاح انہیں سے کرو جو خدا کے دوست ہیں یعنی مسلمان اور اللہ لوگوں کو اپنے حکم بتلاتا ہے تاکہ وہ اس کی نصیحت پر عمل کریں۔

(۲۲۲) وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ أَيِ الْحَيْضِ
أَوْ مَكَانِهِ مَاذَا يُفْعَلُ بِالنِّسَاءِ فِيْهِ قُلْ هُوَ
أَذًى ۙ قَذَرٌ أَوْ مَحَلُّهُ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ اُتْرُكُوا
وَطْيَهُنَّ فِي الْمَحِيْضِ ۙ أَيْ وَقْتِهِ أَوْ مَكَانِهِ
وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ بِالْجِمَاعِ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ
بِسُكُوْنِ الطَّاءِ وَتَشْدِيْدِهَا وَالْهَاءِ وَفِيْهِ إِدْغَامُ
التَّاءِ فِي الْأَصْلِ فِي الطَّاءِ أَيْ يَغْتَسِلْنَ
بَعْدَ انْقِطَاعِهِ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوْهُنَّ بِالْجِمَاعِ
مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ بِتَجَنُّبِهِ فِي الْحَيْضِ وَهُوَ
الْقُبُلُ وَلَا تَعْدُوْهُ إِلٰى غَيْرِهِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ يُثِيْبُ وَ
يُكْرِمُ التَّوَّابِيْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ○
مِنَ الْأَقْذَارِ

(۲۲۲) وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ الخ اور تم سے اے محمدؐ لوگ یہ پوچھتے ہیں کہ حالتِ حیض میں عورتوں سے کیا کیا جائے اور کیا نہ کیا جائے۔ کہدو کہ حیض گندگی ہے اس حالت میں عورتوں سے صحبت نہ کرو اور الگ رہو یہانتک کہ حیض سے پاک ہو کر غسل کرلیں۔

سو جب غسل کرلیں تو جس موقع کی صحبت کا تم کو حکم ہے اسی جگہ صحبت کرو اور جگہ صحبت نہ کرو۔ البتہ جو گناہ سے توبہ کریں اور پلیدیوں سے پاک رہیں ان کو اللہ دوست رکھتا ہے۔

تشریح

(۲۲۰) یتیموں کے حقوق کو پہچانو | ایک اہم معاشرتی مسئلہ ہے یتیم بچوں کا۔ قرآن مجید میں مختلف جگہوں پر یتیموں کے بارے میں شدت کے ساتھ حکم دیا گیا ہے کہ انکے مال کے پاس نہ پھٹکو۔" ان کا مال کھانا آگ سے پیٹ کا بھرنا ہے"۔ مذکورہ آیت میں بتایا گیا ہے کہ اگر تمہارے زیر تربیت بچوں کا کھانا پینا، رہنا سہنا مشترک ہو اور تم انکی بہترائی کے لئے ایسا کرتے ہو تو اسمیں کچھ حرج نہیں ہے بھلائی کرنے والے اور برائی کرنے والے دونوں کا حال اللہ پر روشن ہے۔

(۲۲۱) نکاح تمہاری زندگی کی بنیاد ہے | دوسرا معاشرتی مسئلہ نکاح کا ہے۔ نکاح کا رشتہ صرف ایک شہوانی تعلق نہیں ہے بلکہ ایک گہرا تمدنی، اخلاقی، قلبی اور معاشرتی تعلق ہے۔ کیسے ممکن ہے کہ ایک کے اخلاق کا اثر دوسرے پر اور آنیوالی نسلوں پر نہ پڑے، اسلئے مومنین کو مشرکین و کفار سے نکاح کا تعلق قائم کرنے سے روک دیا گیا ہے۔

(۲۲۲) ناپاکی کی حالت میں صحبت کرنے سے روکا گیا ہے | زوجین کے تعلق سے یہ مسئلہ ہے کہ حالتِ حیض میں عورت سے صحبت نہ کی جائے۔ طبی لحاظ سے بھی یہ مضر ہے "لَا تَقْرَبُوْهُنَّ" ان عورتوں کے پاس نہ جاؤ اس سے مراد صرف صحبت اور مباشرت ہے۔ ایک ساتھ کھانے پینے اور لیٹنے بیٹھنے کی ممانعت نہیں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اس حالت میں عورتوں کے ساتھ سب کام کرو سوائے مباشرت کے۔ (مسلم، مشکوٰۃ باب الحیض صفحہ ۵۶ — نور محمدی)

toobaa-elibrary.blogspot.com

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ

نِسَآؤُكُمْ	حَرْثٌ	لَّكُمْ	فَاْتُوْا	حَرْثَكُمْ	اَنّٰى	شِئْتُمْ	وَقَدِّمُوْا	لِاَنْفُسِكُمْ
عورتیں تمہاری	کھیتی	تمہاری	سو تم آؤ	اپنی کھیتی	جہاں سے	تم چاہو	اور آگے بھیجو	اپنے لئے

تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں پس تم اپنی کھیتی میں آؤ جہاں سے چاہو اور اپنے لئے آگے بھیجو (آگے کی تدبیر کرو)

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (۲۲۳) وَلَا تَجْعَلُوا

وَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَاعْلَمُوْٓا	اَنَّكُمْ	مُّلٰقُوْهُ	وَبَشِّرِ	الْمُؤْمِنِيْنَ	وَلَا تَجْعَلُوا
اور ڈرو	اللہ	اور تم جان لو	کہ تم	ملنے والے اس سے	اور خوشخبری دیں	مومنین	اور نہ بناؤ

اور اللہ سے ڈرو اور تم جان لو کہ تم اللہ کو ملنے والے ہو۔ اور خوشخبری دیں ایمان والوں کو اور اپنی قسموں کے لئے

اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَ

اللّٰهَ	عُرْضَةً	لِّاَيْمَانِكُمْ	اَنْ	تَبَرُّوْا	وَتَتَّقُوْا	وَتُصْلِحُوْا	بَيْنَ	النَّاسِ	وَ
اللہ	نشانہ	اپنی قسموں کے لئے	کہ	تم حسن سلوک کرو	اور پرہیزگاری کرو	اور صلح کراؤ	درمیان	لوگ	اور

اللہ (کے نام) کو نشانہ نہ بناؤ کہ تم حسن سلوک اور پرہیزگاری اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے (سے باز رہو) اور

اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (۲۲۴) لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ

اللّٰهُ	سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ	لَا يُؤَاخِذُكُمُ	اللّٰهُ	بِاللَّغْوِ	فِيْٓ	اَيْمَانِكُمْ	وَلٰكِنْ
اللہ	سننے والا	جاننے والا	نہیں پکڑتا تمہیں	اللہ	لغو (بیہودہ)	میں	قسمیں تمہاری	اور لیکن

اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ تمہیں نہیں پکڑتا اللہ تمہاری بیہودہ قسموں پر اور لیکن تمہیں

يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ (۲۲۵)

يُّؤَاخِذُكُمْ	بِمَا	كَسَبَتْ	قُلُوْبُكُمْ	وَاللّٰهُ	غَفُوْرٌ	حَلِيْمٌ	
پکڑتا ہے تمہیں	پر جو	کمایا	دل تمہارے	اور اللہ	بخشنے والا	بردبار	

پکڑتا ہے اس پر جو تمہارے دلوں نے کمایا (ارادہ سے کیا) اور اللہ بخشنے والا بردبار ہے

(۲۲۳) نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ اَىْ مَحَلُّ زَرْعِكُمْ لِلْوَلَدِ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَىْ مَحَلَّهٗ وَهُوَ الْقُبُلُ اَنّٰى كَيْفَ شِئْتُمْ مِنْ قِيَامٍ وَّقُعُوْدٍ وَّاضْطِجَاعٍ وَّاِقْبَالٍ وَّاِدْبَارٍ نَزَلَ رَدًّا لِقَوْلِ الْيَهُوْدِ مَنْ اَتٰى اِمْرَاَتَهٗ فِىْ قُبُلِهَا مِنْ جِهَةِ دُبُرِهَا جَاءَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ الْعَمَلَ الصَّالِحَ كَالتَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْجِمَاعِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ فِىْ اَمْرِهٖ وَنَهْيِهٖ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ بِالْبَعْثِ فَيُجَازِيْكُمْ بِاَعْمَالِكُمْ وَبَشِّرِ

(۲۲۳) تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی کی جگہ ہیں تو کھیتی ہی کی جگہ سے ہی صحبت کرو جس طرح چاہو اٹھ بیٹھ کر، لیٹ کر، سیدھے، اُلٹے۔ یہ حکم اللہ نے اس واسطے فرمایا کہ یہودی لوگ یہ کہتے تھے کہ اگر اُلٹا لِٹا کر صحبت کرے اگرچہ موضعِ معہود سے ہو تو بچہ بھینگا ہوتا ہے۔ اور اپنے لئے اچھے عمل آگے بھیجو بوقتِ صحبت بسم اللہ کہہ لیا کرو اور اللہ سے ڈرو، اس کے حکم مانو۔ جن باتوں سے اس نے منع کیا ہے اس سے بچو اور جان لو کہ بیشک تم اللہ سے ملو گے قیامت کو اُٹھ کر سو وہ تمکو کاموں کا

toobaa-elibrary.blogspot.com

الْمُؤْمِنِيْنَ ○ الَّذِيْنَ اتَّقَوْهُ بِالْجَنَّةِ

(۲۲۴) وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ اَیِ الْحَلْفَ بِهٖ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَیْ نُصُبًا لَّهَا بِاَنْ تُكْثِرُوا الْحَلْفَ بِهٖ اَنْ لَا تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ فَتُكْرَهُ الْيَمِيْنُ عَلٰى ذٰلِكَ وَيُسَنُّ فِيْهِ الْحِنْثُ وَ يُكَفِّرُ بِخِلَافِهَا عَلٰى فِعْلِ الْبِرِّ وَنَحْوِهٖ فَهِيَ طَاعَةٌ اَلْمَعْنٰى لَا تَمْتَنِعُوْا مِنْ فِعْلِ مَا ذُكِرَ مِنَ الْبِرِّ وَنَحْوِهٖ اِذَا حَلَفْتُمْ عَلَيْهَا بَلِ ائْتُوْهُ وَ كَفِّرُوْا لِاَنَّ سَبَبَ نُزُوْلِهَا الْاِمْتِنَاعُ مِنْ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ لِّاَقْوَالِكُمْ عَلِيْمٌ ○ بِاَحْوَالِكُمْ۔

(۲۲۵) لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ الْكَائِنِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَهُوَ مَا يَسْبِقُ اِلَيْهِ اللِّسَانُ مِنْ غَيْرِ قَصْدِ الْحَلْفِ نَحْوَ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰى وَاللّٰهِ فَلَا اِثْمَ فِيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ اَیْ قَصَدَتْهُ مِنَ الْاَيْمَانِ اِذَا حَنِثْتُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ لِّمَا كَانَ مِنَ اللَّغْوِ حَلِيْمٌ ○ بِتَاْخِيْرِ الْعُقُوْبَةِ عَنْ مُّسْتَحِقِّهَا۔

بدلہ دیگا اور ان مسلمانوں کو جو اللہ سے ڈرتے ہیں جنت کی خوشخبری سنا دو۔

(۲۲۴) اور اللہ کی قسمیں زیادہ نہ کھاؤ اور اپنی قسموں کا اس کو نشانہ نہ بناؤ کہ اچھے کاموں کے نہ کرنے پر اور خدا سے ڈرنے اور لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے پر قسم کھا بیٹھو۔

ان کاموں کو نہ چھوڑو اور قسم توڑ کر اس کا کفارہ دیدو۔

اور اللہ تمہاری باتیں سنتا ہے تمہارے حالات جانتا ہے۔

(۲۲۵) جو بلا ارادہ تمہاری زبان سے قسم نکل جائے اس پر اللہ تم کو نہیں پکڑتا نہ اس میں گناہ نہ کفارہ لیکن اس میں پکڑتا ہے جو تم ارادۂ دلی سے کھاؤ اور اس کو توڑ ڈالو۔

اور جو بلا ارادہ قسم نکلے اس کو اللہ بخشتا ہے۔ وہ بُردبار ہے سزا میں جلدی نہیں کرتا جو سزا کے لائق ہیں ان کو بھی جلدی نہیں پکڑتا۔

تشریح

(۲۲۳) عورت اور مرد کے تعلق کی نوعیت کسان اور کھیت کی سی ہے | عورتیں مَردوں کے سیرگاہ نہیں ہیں بلکہ ان کا تعلق کسان اور کھیت کا سا ہے، اور کھیت میں جانے کا مقصد پیداوار کا حصول ہوتا ہے۔ اپنی نسل برقرار رکھنے کے ساتھ ان کو اخلاق کے جوہر سے بھی آراستہ کرو، اگر اس ذمہ داری میں قصداً کوتاہی کروگے تو تم سے بازپرس کی جائے گی، آخر تمہیں ایک دن اپنے رب سے ملنا ہی ہے۔ نبی کے ذریعہ جو ہدایات دی جارہی ہیں جو لوگ ان کو مان لیں، اے نبی ان ماننے والوں کو فلاح وسعادت کا مژدہ سنا دو۔

(۲۲۴) اللہ کے نام کو ڈھال مت بناؤ | اللہ کا نام بڑا اور پاکیزہ نام ہے، اللہ کے مقدس نام کو الٹی سیدھی قسمیں کھانے کیلئے بطور ڈھال استعمال کرنا غلط ہے کہ اس کے نام کی قسمیں کھا کر لوگوں کو نیکی اور بھلائی کے کاموں سے روکا جائے، اگر ایسی کوئی قسم کھالے اور بعد میں پتہ لگے کہ اس قسم کے توڑ دینے میں ہی بھلائی ہے تو اس قسم کے توڑنے کا کفارہ ادا کرنا چاہئے جو دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا کپڑے پہنانا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے۔ اور اگر یہ سب میسّر نہ ہو تو تین دن کے مسلسل روزے رکھنا۔ کفارے سے قسم کی اہمیت کا نفسیاتی احساس بھی پیدا ہوتا ہے۔

(۲۲۵) بلا ارادہ قسم پر گرفت نہیں ہے | جو قسمیں بطور تکیۂ کلام بلا ارادہ زبان سے نکل جاتی ہیں ان پر کوئی مواخذہ اور کفارہ نہیں ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ

لِلَّذِيْنَ	يُؤْلُوْنَ	مِنْ	نِّسَآئِهِمْ	تَرَبُّصُ	اَرْبَعَةِ	اَشْهُرٍ	فَاِنْ
ان لوگوں کیلئے جو	قسم کھاتے ہیں	سے	عورتیں اپنی	انتظار	چار	مہینے	پھر اگر

ان لوگوں کے لئے جو اپنی عورتوں کے (پاس نہ جانے کی) قسم کھاتے ہیں انتظار کرنا ہے چار مہینے۔ پھر اگر وہ

فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲۶﴾ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ

فَآءُوْ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ	وَاِنْ	عَزَمُوا	الطَّلَاقَ
رجوع کریں	تو بیشک	اللہ	بخشنے والا	رحم کرنے والا	اور اگر	انھوں نے ارادہ کیا	طلاق

رجوع کریں تو بیشک اللہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ اور اگر انھوں نے طلاق کا ارادہ کرلیا

فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۷﴾

فَاِنَّ	اللّٰهَ	سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ
تو بیشک	اللہ	سننے والا	جاننے والا

تو بیشک اللہ سننے والا، جاننے والا ہے

(۲۲۶) لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ اَىْ يَحْلِفُوْنَ اَنْ لَّا يُجَامِعُوْهُنَّ تَرَبُّصُ اِنْتِظَارُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ رَجَعُوْا فِيْهَا اَوْ بَعْدَهَا عَنِ الْيَمِيْنِ اِلَى الْوَطْىِٔ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ لَّهُمْ مَا اَتَوْهُ مِنْ ضَرَرِ الْمَرْاَةِ بِالْحَلْفِ رَّحِيْمٌ ○ بِهِمْ

(۲۲۷) وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ اَىْ عَلَيْهِ بِاَنْ لَّمْ يَفِيْئُوْا فَلْيُوْقِعُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ لِقَوْلِهِمْ عَلِيْمٌ ○ بِعَزْمِهِمْ اَلْمَعْنٰى لَيْسَ لَهُمْ بَعْدَ تَرَبُّصِ مَا ذُكِرَ اِلَّا الْفَيْئَةُ اَوِ الطَّلَاقُ

(۲۲۶) جو لوگ اپنی عورتوں سے ایلاء کرتے ہیں یعنی چار مہینے تک صحبت نہ کرنے کی قسم کھاتے ہیں ان کو چار مہینے کے پورے ہونے کا انتظار کرنا چاہیئے پھر اگر وہ اس مدت میں یا بعد میں یا بعد میں صحبت کریں تو اللہ ان کو بخشنے والا ہے جو انھوں نے قسم کھا کر بیویوں کو نقصان پہنچایا، ان پر مہربان ہے۔

(۲۲۷) اور اگر طلاق دینا چاہیں یعنی رجوع نہ کریں تو چاہیئے کہ طلاق دیدیں۔ اللہ ان کی بات سنتا ہے اُن کے ارادہ کو جانتا ہے۔ یہی کریں کہ چار مہینے کے بعد یا رجوع کرلیں یا طلاق دیدیں۔

تشریح

(۲۲۶) "ایلاء" کی مدت چار مہینے ہے | اس آیت میں "ایلاء" کا مسئلہ بیان ہوا ہے۔ اگر کوئی شخص قدرت کے باوجود بغیر کسی عذر کے یہ قسم کھالے کہ میں پورے چار مہینے یا اب کبھی بھی اپنی بیوی سے صحبت نہ کرونگا تو یہ ایلا ہے۔ شریعت اسکو پسند نہیں کرتی کہ میاں بیوی دونوں قانوناً تو میاں بیوی رہیں مگر عملاً ایک دوسرے سے جان بوجھ کر ایسے الگ رہیں گویا میاں بیوی ہیں ہی نہیں۔ ایسے بگاڑ کے لئے اللہ تعالےٰ نے زیادہ سے زیادہ چار مہینے کی مدت مقرر کردی ہے اس دوران یا تو اپنے تعلقات درست کرلو، قسم کھائی ہے تو قسم توڑ دو اور قسم کا کفارہ ادا کردو، اللہ تعالےٰ تمہارے اس کفارے کو قبول کرلیگا اور تمہاری خطا معاف کردے گا کیونکہ وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔

(۲۲۷) ایلاء کی مدت کے بعد طلاق بائن واقع ہوجائیگی | اور اگر چار مہینے پورے ہو گئے تو ایک طلاقِ بائن واقع ہوجائیگی، البتہ طلاق کے بعد دونوں کی رضامندی سے دوبارہ نکاح کی گنجائش ہے اللہ کو سب معلوم ہے کہ تم نے اپنی بیوی کو ناحق چھوڑا ہے، یا واقعی تمہارا طلاق کا فیصلہ درست ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ

وَالْمُطَلَّقٰتُ	يَتَرَبَّصْنَ	بِاَنْفُسِهِنَّ	ثَلٰثَةَ	قُرُوْٓءٍ	وَلَا يَحِلُّ
اور طلاق یافتہ عورتیں	انتظار کریں	اپنے تئیں	تین	مدت حیض	اور جائز نہیں

اور طلاق یافتہ عورتیں اپنے تئیں انتظار کریں تین حیض تک اور ان کے لئے جائز

لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ

لَهُنَّ	اَنْ	يَّكْتُمْنَ	مَا خَلَقَ	اللّٰهُ	فِيْٓ	اَرْحَامِهِنَّ	اِنْ	كُنَّ
انکے لئے	کہ	وہ چھپائیں	جو پیدا کیا	اللہ	میں	انکے رحم (جمع)	اگر	ہوں وہ

نہیں کہ وہ چھپائیں جو اللہ نے ان کے رحموں میں پیدا کیا، اگر وہ اللہ پر

يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ

يُؤْمِنَّ	بِاللّٰهِ	وَالْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَبُعُوْلَتُهُنَّ	اَحَقُّ	بِرَدِّهِنَّ
ایمان رکھتی	اللہ پر	اور دن	آخرت	اور خاوند انکے	زیادہ حقدار	واپسی اُن کی

اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہیں۔ اور ان کے خاوند ان کی واپسی کے زیادہ حقدار

فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ

فِيْ	ذٰلِكَ	اِنْ	اَرَادُوْٓا	اِصْلَاحًا	وَلَهُنَّ	مِثْلُ	الَّذِيْ
میں	اس	اگر	وہ چاہیں	بہتری (سلوک)	اور عورتوں کیلئے	جیسے	جو

ہیں اس (مدت) میں اگر وہ بہتری (حسن سلوک) کرنا چاہیں۔ اور عورتوں کیلئے (حق) ہے جیسے عورتوں پر

عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۖ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ

عَلَيْهِنَّ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	لِلرِّجَالِ	عَلَيْهِنَّ	دَرَجَةٌ
عورتوں پر (فرض)	دستور کے مطابق	اور	مردوں کیلئے	اُن پر	ایک درجہ

(مردوں کا) حق ہے دستور کے مطابق اور مردوں کا اُن پر ایک درجہ (برتری) ہے

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۸﴾ ع ۲۸ / ۱۲

وَاللّٰهُ	عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ
اور اللہ	غالب	حکمت والا

اور اللہ غالب حکمت والا ہے

(۲۲۸) وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ اَيْ لِيَنْتَظِرْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ عَنِ النِّكَاحِ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ تَمْضِيْ مِنْ حِيْنِ الطَّلَاقِ جَمْعُ قَرْءٍ بِفَتْحِ الْقَافِ وَهُوَ الطُّهْرُ اَوِ الْحَيْضُ قَوْلَانِ

(۲۲۸) اور جن عورتوں کو طلاق دیگئی وہ تین حیض یا تین طہر تک انتظار کریں اس مدت میں کہیں نکاح نہ کریں ا یہ حکم ان عورتوں کا ہے جن سے صحبت ہوچکی اور جن سے صحبت نہیں ہوئی اُن پر کچھ عدت

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَهٰذَا فِي الْمَدْخُوْلِ بِهِنَّ أَمَّا غَيْرُهُنَّ فَلَا عِدَّةَ لَهُنَّ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا وَفِيْ غَيْرِ الْآيِسَةِ وَالصَّغِيْرَةِ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ أَشْهُرٍ وَالْحَوَامِلُ فَعِدَّتُهُنَّ أَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ كَمَا فِيْ سُوْرَةِ الطَّلَاقِ وَالْإِمَاءُ فَعِدَّتُهُنَّ قُرْءَانِ بِالسُّنَّةِ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْ أَرْحَامِهِنَّ مِنَ الْوَلَدِ أَوِ الْحَيْضِ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَبُعُوْلَتُهُنَّ أَزْوَاجُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ أَيْ بِمُرَاجَعَتِهِنَّ وَلَوْ أَبَيْنَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْ فِيْ زَمَنِ التَّرَبُّصِ إِنْ أَرَادُوْا إِصْلَاحًا بَيْنَهُمَا لَا إِضْرَارَ الْمَرْأَةِ وَهُوَ تَحْرِيْضٌ عَلٰى قَصْدِهٖ لَا شَرْطٌ لِجَوَازِ الرَّجْعَةِ وَهٰذَا فِي الطَّلَاقِ الرَّجْعِيِّ وَأَحَقُّ لَا تَفْضِيْلَ فِيْهِ إِذْ لَا حَقَّ لِغَيْرِهِمْ فِيْ نِكَاحِهِنَّ فِي الْعِدَّةِ وَلَهُنَّ عَلَى الْأَزْوَاجِ مِثْلُ الَّذِيْ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحُقُوْقِ بِالْمَعْرُوْفِ شَرْعًا مِنْ حُسْنِ الْعِشْرَةِ وَتَرْكِ الضِّرَارِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ فَضِيْلَةٌ فِي الْحَقِّ مِنْ وُجُوْبِ طَاعَتِهِنَّ لَهُمْ لِمَا سَاقُوْهُ مِنَ الْمَهْرِ وَالْإِنْفَاقِ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ فِيْ مُلْكِهٖ حَكِيْمٌ ۝ فِيْمَا دَبَّرَهٗ لِخَلْقِهٖ۔

نہیں اور جو عورت چھوٹی ہو یا زیادہ عمر کی ہو جس کو حیض نہ آوے اس کی عدت تین مہینے ہیں اور حاملہ عورت کی عدت جننا اور باندیوں کی عدت دو حیض یا دو طہر ہیں اور اگر وہ عورتیں جن کو طلاق دیگئی حاملہ ہوں یا ان کو حیض آتا ہو تو اس کو نہ چھپائیں اگر وہ اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتی ہیں۔ اور عدت کے اندر ان کے خاوند ان کو پھر لوٹا سکتے ہیں اگر ان کا ارادہ نقصان پہنچانے کا نہ ہو۔ یعنی رجعی طلاق میں لوٹانے کا ان کو اختیار ہے مگر یہ مناسب نہیں کہ اس نیت سے لوٹا دیں کہ پھر طلاق دیدیں جس میں عورتوں کو نقصان پہونچے اور عورتوں کا مردوں پر وہی حق ہے جو مردوں کا ان پر کہ ان کے ساتھ بھلائی کریں اچھی طرح سے رکھیں ان کو نقصان نہ پہونچائیں اور مردوں کا حق عورتوں پر زیادہ ہے۔ مردوں کی فرماں برداری ان پر لازم ہے کہ انھوں نے مہر دیا اور ہر قسم کا خرچ ان کا اپنے ذمہ لیا اور اللہ اپنے ملک میں غالب ہے اور جو تدبیریں اپنی مخلوق کے واسطے کرتا ہے ان میں حکمتیں اور خوبیاں ہیں

تشریح

(۲۲۸) طلاق کی عدت | وہ طلاق یافتہ عورتیں جو حاملہ نہ ہوں اور ان کو ماہواری آتی ہو ان کی عدت تین ماہواری ہے، جب تیسری ماہواری پوری ہو کر نہائیں تو ان کی عدت پوری ہو گئی، اگر حاملہ ہیں تو ان کی عدت وضعِ حمل ہے، اگر وہ اللہ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کو اپنا حمل چھپانا نہ چاہیئے۔ اگر شوہر نے ایک دو طلاق صاف لفظوں میں دی ہیں تو یہ رجعی طلاق ہے اور عدت پوری ہونے سے پہلے اگر وہ اپنے تعلقات استوار رکھنا چاہتے ہیں تو شوہر کو طلاق سے رجوع کرنے کا اختیار ہے۔ عورت اور مرد دونوں کے حقوق معروف طریقے پر ایک جیسے ہیں۔ دونوں ایک دوسرے کے رفیق اور شریکِ زندگی ہیں۔ البتہ طلاق دینے کا حق اللہ نے اپنی حکمت اور مصلحت کے تحت مردوں کو دیا ہے اور اس اعتبار سے مرد کو بظاہر فوقیت ہے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہے حکم دے سکتا ہے مگر اس کا ہر حکم بے پناہ حکمت لئے ہوتا ہے، طلاق کا اختیار مرد کو دینے میں بھی اس کی حکمت اور مصلحت پوشیدہ ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا

اَلطَّلَاقُ	مَرَّتٰنِ	فَاِمْسَاكٌ	بِمَعْرُوْفٍ	اَوْ	تَسْرِيْحٌ	بِاِحْسَانٍ	وَلَا
طلاق	دو بار	پھر روک لینا	دستور کے مطابق	یا	رخصت کرنا	حسن سلوک سے	اور نہیں

طلاق دو بار ہے پھر روک لینا ہے دستور کے مطابق یا رخصت کرنا حسن سلوک سے اور نہیں

يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا

يَحِلُّ	لَكُمْ	اَنْ	تَاْخُذُوْا	مِمَّآ	اٰتَيْتُمُوْهُنَّ	شَيْـًٔا	اِلَّآ	اَنْ + يَّخَافَا	اَلَّا
جائز	تمہارے لئے	کہ	تم لے لو	اس سے جو	تم نے دیا انکو	کچھ	سوائے	کہ دونوں اندیشہ کریں	کہ نہ

تمہارے لئے جائز کہ جو تم نے انہیں دیا ہے اس سے کچھ واپس لے لو، سوائے اسکے کہ دونوں اندیشہ کریں کہ

يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا

يُقِيْمَا	حُدُوْدَ + اللّٰهِ	فَاِنْ	خِفْتُمْ	اَلَّا + يُقِيْمَا	حُدُوْدَ + اللّٰهِ	فَلَا جُنَاحَ	عَلَيْهِمَا
قائم رکھ سکیں گے	اللہ کی حدود	پھر اگر	تم ڈرو	کہ وہ قائم نہ رکھ سکینگے	اللہ کی حدود	تو نہیں گناہ	ان دونوں پر

اللہ کی حدود قائم نہ رکھ سکیں گے پھر اگر تم ڈرو کہ وہ دونوں اللہ کی حدود قائم نہ رکھ سکیں گے تو گناہ نہیں ان دونوں پر

فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ

فِيْمَا	افْتَدَتْ	بِهٖ	تِلْكَ	حُدُوْدُ + اللّٰهِ	فَلَا	تَعْتَدُوْهَا	وَ	مَنْ
اسمیں جو	عورت بدلہ دے	اس کا	یہ	اللہ کی حدود	پس نہ	آگے بڑھو اس سے	اور	جو

کہ عورت اس کا بدلہ (فدیہ) دیدے۔ یہ اللہ کی حدود ہیں پس ان کے آگے نہ بڑھو اور جو

يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾

يَتَعَدَّ	حُدُوْدَ + اللّٰهِ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ
آگے بڑھتا ہے	اللہ کی حدود	پس وہی لوگ	وہ	ظالم (جمع)

اللہ کی حدود سے آگے بڑھتا ہے پس وہی لوگ ظالم ہیں۔

﴿۲۲۹﴾ اَلطَّلَاقُ اَيِ التَّطْلِيْقُ الَّذِيْ يُرَاجِعُ
بَعْدَهٗ مَرَّتٰنِ اَيِ اثْنَتَانِ فَاِمْسَاكٌۢ اَيْ
فَعَلَيْكُمْ اِمْسَاكُهُنَّ بَعْدَهٗ بِاَنْ
تُرَاجِعُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ مِنْ غَيْرِ
ضِرَارٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ اَيْ اِرْسَالُهُنَّ بِاِحْسَانٍ
وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَيُّهَا الْاَزْوَاجُ اَنْ تَاْخُذُوْا
مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ مِنَ الْمُهُوْرِ شَيْـًٔا اِذَا
طَلَّقْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَيِ الزَّوْجَانِ

﴿۲۲۹﴾ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ الخ جس طلاق کے بعد بلا نکاح عورت کو عدت کے اندر لوٹا سکتے ہیں وہ دو مرتبہ ہے اس کے بعد یا نیک نیتی کے ساتھ لوٹا لینا چاہیئے یا چھوڑ دینا چاہیئے۔ اچھی طرح

اور تم کو اے خاوندو یہ حلال نہیں کہ جو کچھ مہر عورتوں کو دیا ہے وہ طلاق کے وقت مانگنے لگو۔ لیکن اس صورت میں کہ خاوند بی بی کو یہ ڈر ہے کہ اگر نکاح رہے گا تو ہم سے نکاح

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ ؕ اَیْ لَا یَاتِیَا بِمَا حَدَّہٗ لَھُمَا مِنَ الْحُقُوْقِ وَفِیْ قِرَاءَۃٍ یُخَافَا بِالْبِنَاءِ لِلْمَفْعُوْلِ فَاَنْ لَا یُقِیْمَا بَدَلُ اِشْتِمَالٍ مِنَ الضَّمِیْرِ فِیْہِ وَقُرِئَ بِالْفَوْقَانِیَّۃِ فِی الْفِعْلَیْنِ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْھِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِہٖ ؕ نَفْسَھَا مِنَ الْمَالِ لِیُطَلِّقَھَا اَیْ لَا حَرَجَ عَلَی الزَّوْجِ فِیْ اَخْذِہٖ وَلَا الزَّوْجَۃِ فِیْ بَذْلِہٖ تِلْکَ الْاَحْکَامُ الْمَذْکُوْرَۃُ حُدُوْدُ اللّٰہِ فَلَا تَعْتَدُوْھَا ۚ وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○

کے حق ادا نہ ہوں گے جو حکم الٰہی ہر ایک کو دوسرے کے بارے میں ہے وہ پورا نہ ہوگا۔

پھر اگر یہ اندیشہ ہو تو کچھ خوف نہیں کہ عورت کچھ مال دے کر طلاق لے۔ اس میں نہ خاوند کو لینے میں گناہ، نہ عورت کو دینے میں۔
یہ حکم جو ذکر ہوئے اللہ کے مقرر کیے ہوئے قاعدے ہیں۔ سو اُن سے تجاوز نہ کرو اور جو اللہ کے بنائے ہوئے قاعدوں سے آگے بڑھتے ہیں وہی ہیں گنہگار۔

تشریح

(۲۲۹) رجعی طلاق دو مرتبہ ہے اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ۔ طلاق دو بار ہے، اس حکم کے ذریعہ ایک معاشرتی خرابی کو دور کیا گیا ہے۔ وہ خرابی تھی بے حد و بے حساب بار بار طلاق دینا اور رجوع کرتے رہنا کہ نہ وہ اس کے گھر میں بیوی بن کر رہ سکے اور نہ آزاد ہی ہو سکے۔ اس حکم نے اس ظلم کا دروازہ بند کر دیا ہے۔ حکم ہوا ہے کہ ایک مرد ایک رشتۂ نکاح میں زیادہ سے زیادہ دو مرتبہ رجعی طلاق کا حق استعمال کر سکتا ہے اس کے بعد اگر کبھی بھی تیسری طلاق دیگا تو عورت اس سے مستقل جُدا ہو جائے گی اور شوہر کو طلاق واپس لینے کا حق نہیں رہے گا۔ دو دفعہ تک رجعی طلاق کا حق ہے۔ اب یا تو سیدھے طریقے سے بسایا جائے ورنہ بھلے طریقے سے رخصت کر دیا جائے۔ ستانے کے لئے بار بار طلاق دینا اور واپس لینا یہ طریقہ اب نہیں چلے گا۔

اَلطَّلَاقُ میں لام جنس کے معنی میں ہے اور مَرَّتَان بمعنی ثِنْتَانِ دو عدد۔ یعنی وہ طلاق جس میں واپس لینے کی گنجائش ہے دو عدد طلاقیں ہیں۔

وَلَا یَحِلُّ لَکُمْ ایسا کرنا تمہارے لئے جائز نہیں کہ جو کچھ تم اپنی بیویوں کو مہر، زیور، کپڑا وغیرہ دے چکے ہو، رخصت کرتے وقت اس سے چھین لو۔ یہ بات اسلامی اخلاق کے اصولوں کے خلاف ہے۔ ایک شوہر کے لئے یہ بڑی شرمناک بات ہے، اسلام نے یہ اخلاق سکھلایا ہے کہ آدمی جس عورت کو طلاق دے اسے رخصت کرتے ہوئے کچھ نہ کچھ دے دلا کر رخصت کرے تاکہ طلاق کی چبھن حسن سلوک کے مرہم سے کچھ کم ہو جائے۔

اِلَّا اَنْ یَّخَافَا البتہ یہ صورت مستثنیٰ ہے کہ زوجین کو اللہ کے حدود پر قائم نہ رہ سکنے کا اندیشہ ہو ایسی صورت میں اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ وہ دونوں حدود الٰہی پر قائم نہ رہیں گے تو ان دونوں کے درمیان گھر کے گھر میں یہ معاملہ ہو جانے میں مضائقہ نہیں کہ عورت اپنے شوہر کو کچھ معاوضہ دیکر خلع حاصل کرے۔ خلع کی صورت میں جو طلاق ہوگی وہ بائنہ ہوگی شوہر کو رجوع کا حق نہ ہوگا۔ البتہ دونوں باہمی رضا سے پھر نکاح کرنا چاہیں تو ایسا کرنا انکے لئے بالکل جائز ہے۔

اللہ تعالیٰ نے معاشرتی قوانین کی یہ کچھ حدیں مقرر کر دی ہیں ان حدود سے تجاوز کرنے والے ظالم شمار ہونگے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ؕ

فَإِنْ	طَلَّقَهَا	فَلَا + تَحِلُّ	لَهُ	مِنْ بَعْدُ	حَتّٰى	تَنْكِحَ	زَوْجًا	غَيْرَهُ
پھر اگر	طلاق دی اسکو	تو جائز نہیں	اسکے لئے	اس کے بعد	یہاں تک کہ	وہ نکاح کرلے	خاوند	اسکے علاوہ

پھر اگر اس کو طلاق دیدی تو جائز نہیں اس کے لئے اس کے بعد یہاں تک کہ وہ اس کے علاوہ کسی (دوسرے) خاوند سے نکاح کرلے

فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا

فَإِنْ	طَلَّقَهَا	فَلَا + جُنَاحَ	عَلَيْهِمَا	أَنْ	يَتَرَاجَعَا	إِنْ	ظَنَّا	أَنْ	يُقِيمَا
پھر اگر	طلاق دیدے اسکو	تو گناہ نہیں	ان دونوں پر	اگر	وہ رجوع کریں	بشرطیکہ	وہ خیال کریں	کہ	وہ قائم رکھینگے

پھر اگر وہ اسے طلاق دیدے تو گناہ نہیں ان دونوں پر اگر وہ رجوع کریں بشرطیکہ وہ خیال کریں کہ وہ اللہ کی حدود

حُدُودَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿۲۳۰﴾

حُدُودَ + اللّٰهِ	وَ تِلْكَ	حُدُودُ	اللّٰهِ	يُبَيِّنُهَا	لِقَوْمٍ + يَعْلَمُونَ	
اللہ کی حدود	اور یہ	حدود	اللہ	انہیں واضح کرتا ہے	جاننے والوں کے لئے	

قائم رکھیں گے۔ اور یہ اللہ کی حدود ہیں وہ انہیں جاننے والوں کے لئے واضح کرتا ہے

﴿۲۳۰﴾ فَإِنْ طَلَّقَهَا الزَّوْجُ بَعْدَ الثِّنْتَيْنِ فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ بَعْدَ الطَّلْقَةِ حَتّٰى تَنْكِحَ تَتَزَوَّجَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَيَطَأُهَا كَمَا فِي الْحَدِيْثِ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ فَإِنْ طَلَّقَهَا الزَّوْجُ الثَّانِي فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَيِ الزَّوْجَةِ وَالزَّوْجِ الْأَوَّلِ أَنْ يَتَرَاجَعَا إِلَى النِّكَاحِ بَعْدَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْمَذْكُورَاتُ حُدُودُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ○ يَتَدَبَّرُوْنَ

﴿۲۳۰﴾ پھر دو طلاق کے بعد اگر خاوند تیسری طلاق دے تو اس عورت سے نکاح درست نہیں جب تک کہ وہ کسی دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرلے اور وہ خاوند صحبت بھی کرلے اس کے بعد اگر دوسرا خاوند طلاق دے تو ان دونوں کو کچھ گناہ نہیں کہ بعد گذرنے عدت کے پھر نکاح کرلیوے یعنی خاوند اول پھر نکاح اس عورت سے جس کو تین طلاق دے چکا تھا کرلیوے اگر دونوں کو یہ خیال ہو کہ اب کی مرتبہ ایک دوسرے کا حق پورا ادا ہوگا کچھ حق تلفی کسی کی نہ ہوگی جو حکم اللہ نے مقرر کردیے ان پر عمل ہوگا۔ یہ جو ذکر کئے گئے قاعدے اللہ کے ہیں ان لوگوں کے واسطے اللہ بیان فرماتا ہے جو سمجھ دار ہیں۔

تشریح

﴿۲۳۰﴾ تیسری طلاق مغلظہ ہے | دو طلاقوں کے بعد اگر شوہر نے تیسری طلاق بھی دیدی تو یہ مغلظہ طلاق ہوگئی اور اب ان کی یکجائی حرام ہوگئی، البتہ بعد عدت اس عورت نے کسی دوسرے مرد سے نکاح کرلیا اور لطفِ صحبت کے بعد کسی وجہ سے دوسرے شوہر سے مفارقت ہوگئی، چاہے طلاق کی وجہ سے یا فسخ نکاح کی وجہ سے یا دوسرے شوہر کے انتقال کی وجہ سے تو اب پہلے شوہر سے دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے۔ اگر ان دونوں کا خیال ہو کہ اب یہ حدود الٰہی پر قائم رہ سکیں گے۔ جو لوگ اللہ کی مقرر کردہ حدیں توڑنے کا انجام جانتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت کے لئے یہ سب باتیں واضح کرکے بتا رہا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ

وَاِذَا	طَلَّقْتُمُ	النِّسَآءَ	فَبَلَغْنَ	اَجَلَهُنَّ	فَاَمْسِكُوْهُنَّ	بِمَعْرُوْفٍ	اَوْ	سَرِّحُوْهُنَّ
اور جب	تم طلاق دو	عورتیں	پھر وہ پوری کریں	اپنی عدت	تو روکو ان کو	دستور کے مطابق	یا	رخصت کردو

اور جب عورتوں کو طلاق دیدو پھر وہ اپنی مدت پوری کریں تو ان کو دستور کے مطابق روکو یا دستور کے مطابق رخصت

بِمَعْرُوْفٍ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ

بِمَعْرُوْفٍ	وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ	ضِرَارًا	لِّتَعْتَدُوْا	وَمَنْ	يَّفْعَلْ	ذٰلِكَ	فَقَدْ ظَلَمَ	نَفْسَهٗ
دستور کے مطابق	اور نہ روکو انھیں	نقصان	تاکہ تم زیادتی کرو	اور جو	کرے گا	یہ	تو بیشک اس نے ظلم کیا	اپنی جان

کردو اور انہیں نقصان پہنچانے کے لئے نہ روکو تاکہ تم زیادتی کرو اور جو یہ کرے گا تو بیشک اس نے اپنے اوپر ظلم کیا

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ

وَلَا	تَتَّخِذُوْٓا	اٰيٰتِ اللّٰهِ	هُزُوًا	وَّاذْكُرُوْا	نِعْمَتَ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	وَمَآ اَنْزَلَ	عَلَيْكُمْ	مِّنَ الْكِتٰبِ
اور نہ	ٹھہراؤ	احکام، اللہ	مذاق	اور یاد کرو	نعمت، اللہ	تم پر	اور جواس نے اتارا	تم پر	سے کتاب

اور اللہ کے احکام کو مذاق نہ ٹھہراؤ اور تم پر جو اللہ کی نعمت ہے اسے یاد کرو اور جو اس نے تم پر کتاب اور

وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (۲۳۱) وَاِذَا ۲۹ ع ۱۲

وَالْحِكْمَةِ	يَعِظُكُمْ + بِهٖ	وَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَاعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	بِكُلِّ	شَيْءٍ	عَلِيْمٌ	وَاِذَا
اور حکمت	وہ نصیحت کرتا ہے تمہیں اس سے	اور تم ڈرو	اللہ	اور جان لو	کہ	اللہ	ہر	چیز	جاننے والا	اور جب تم

حکمت اتاری وہ اس سے تمہیں نصیحت کرتا ہے اور تم اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے اور جب تم

طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا

طَلَّقْتُمُ	النِّسَآءَ	فَبَلَغْنَ	اَجَلَهُنَّ	فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ	اَنْ	يَّنْكِحْنَ	اَزْوَاجَهُنَّ	اِذَا
تم طلاق دو	عورتیں	پھر وہ پوری کریں	اپنی مدت (عدت)	تو نہ روکو انھیں	کہ	وہ نکاح کریں	خاوند اپنے	جب

عورتوں کو طلاق دیدو پھر وہ پوری کریں اپنی عدت تو انھیں اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب وہ

تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

تَرَاضَوْا	بَيْنَهُمْ	بِالْمَعْرُوْفِ	ذٰلِكَ	يُوْعَظُ	بِهٖ	مَنْ	كَانَ	مِنْكُمْ	يُؤْمِنُ	بِاللّٰهِ	وَالْيَوْمِ
وہ راضی ہوں	آپس میں	دستور کے مطابق	یہ	نصیحت کیجاتی ہے	اس سے	جو	ہو	تم میں سے	ایمان رکھتا	اللہ پر	اور یوم

راضی ہوں آپس میں دستور کے مطابق یہ اس کو نصیحت کی جاتی ہے جو تم میں سے ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور یوم

الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (۲۳۲)

الْاٰخِرِ	ذٰلِكُمْ	اَزْكٰى	لَكُمْ	وَاَطْهَرُ	وَاللّٰهُ	يَعْلَمُ	وَاَنْتُمْ	لَا تَعْلَمُوْنَ
آخرت	یہی	زیادہ ستھرا	تمہارے لئے	اور زیادہ پاکیزہ	اور اللہ	جانتا ہے	اور تم	نہیں جانتے۔

آخرت پر، یہی تمہارے لئے زیادہ ستھرا اور زیادہ پاکیزہ ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

(۲۳۱) وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ تا رَبِّنَ (۲۳۱) اور جب تم عورتوں کو طلاق دو پھر انکی عدت قریب پورا ہونیکی ہو تو

toobaa-elibrary.blogspot.com

اِنْقِضَاءِ عِدَّتِهِنَّ فَأَمْسِكُوْهُنَّ بِأَنْ تُرَاجِعُوْهُنَّ
بِمَعْرُوْفٍ مِنْ غَيْرِ ضِرَارٍ أَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ
أُتْرُكُوْهُنَّ حَتّٰى يَنْقَضِيَ عِدَّتُهُنَّ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ
بِالرَّجْعَةِ ضِرَارًا مَفْعُوْلٌ لَهُ لِتَعْتَدُوْا عَلَيْهِنَّ
بِالْإِلْجَاءِ إِلَى الْاِفْتِدَاءِ أَوِ التَّطْلِيْقِ وَتَطْوِيْلِ الْحَبْسِ وَمَنْ
يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ بِتَعْرِيْضِهَا إِلٰى عَذَابِ
اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تَتَّخِذُوْا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا مَهْزُوًّا بِهَا
بِمُخَالَفَتِهَا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ بِالْإِسْلَامِ
وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتٰبِ الْقُرْاٰنِ وَالْحِكْمَةِ
مَا فِيْهِ مِنَ الْأَحْكَامِ يَعِظُكُمْ بِهِ بِأَنْ تَشْكُرُوْهَا بِالْعَمَلِ
بِهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ ○ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ

(۲۳۲) وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ
فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ خِطَابٌ لِلْأَوْلِيَاءِ أَيْ لَا تَمْنَعُوْهُنَّ مِنْ أَنْ
يَّنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ الْمُطَلِّقِيْنَ لَهُنَّ لِأَنَّ سَبَبَ نُزُوْلِهَا أَنَّ أُخْتَ
مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَأَرَادَ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَمَنَعَهَا مَعْقِلٌ كَمَا
رَوَاهُ الْحَاكِمُ إِذَا تَرَاضَوْا أَيِ الْأَزْوَاجُ وَالنِّسَاءُ بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ
شَرْعًا ذٰلِكَ النَّهْيُ عَنِ الْعَضْلِ يُوْعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ لِأَنَّهُ الْمُنْتَفِعُ بِهِ ذٰلِكُمْ أَيْ تَرْكُ الْعَضْلِ
أَزْكٰى لَكُمْ وَأَطْهَرُ لَكُمْ وَلَهُمْ لِمَا يُخْشٰى عَلَى الزَّوْجَيْنِ مِنَ
الرِّيْبَةِ بِسَبَبِ الْعَلَاقَةِ بَيْنَهُمَا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْهِ مِنَ الْمَصْلَحَةِ
وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ ذٰلِكَ فَاتَّبِعُوْا أَمْرَهُ

عدت کے اندر اگر چاہو تو رجوع کر لو نقصان پہنچانے کی غرض سے نہو یا چھوڑے رکھو یہانتک کہ عدت گذر جائے اور ان کو نقصان دینے کی غرض سے نہ لوٹاؤ کہ ان پر زیادتی کرو کہ وہ مجبور ہو کر مال دیکر طلاق لیویں۔ یا ان کو دوبارہ طلاق دیکر عدت کے دن بڑھائے جائیں اور جو ایسا کریگا اس نے اپنی جان پر ظلم کیا اپنے آپ کو عذاب الٰہی میں گرفتار کیا۔ اور اللہ کے حکموں پر ٹھٹھا نہ کرو خلاف کر کے روسیاہ دارین نہ ہو اور اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو کہ اس نے تمہیں مسلمان بنایا اور تم پر قرآن اُتارا۔ اپنے احکام سکھلائے۔ تم کو اللہ نصیحت کرتا ہے کہ قرآن پر عمل کرو اور اس کے شکر گزار بن کے رہو اور اللہ سے ڈرو اور جانو کہ اللہ ہر چیز کو جانتا ہے اس کے علم سے کوئی ذرہ پوشیدہ نہیں۔

(۲۳۲) وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ الخ اور جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دو پھر انکی عدت پوری ہو جائے تو تم اے ولی عورتو انکو انکے نکاح سے نہ روکو اگر وہ اپنے پہلے خاوندوں سے جنھوں نے انکو طلاق دیدی تھی نکاح کرنا چاہیں جبکہ وہ عورتیں اور انکے پہلے خاوند نکاح پر راضی ہیں (معقل بن یسار کی بہن کو اس کے شوہر نے طلاق دیدی تھی پھر نکاح کرنا چاہا معقل نے روکا اس پر یہ حکم اللہ نے فرمایا) یہ منع کرنا ولی کو انکار نکاح ہے۔ نصیحت ہے انکے لئے جو تم میں سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتے ہیں کہ اس کا نفع انھیں کو ہے انہیں نکاح ہو جانا تمہارے واسطے بہتر ہے اور انکے تمہارے پاک رکھنے کی عمدہ صورت ہے کیونکہ اگر نکاح نہ ہوا تو خوف زنا کا ہے کہ انہیں باہم تعلق و محبت ہے جسکی وجہ سے وہ نکاح کرنا چاہتی ہیں اور اللہ جانتا ہے جو انہیں بھلائی ہے اور تمہیں خبر نہیں جیسے اللہ فرما دے اس کا کہنا مانو۔

تشریح

(۲۳۱) رجعی طلاق اور رجوع کرنے میں بدنیتی نہیں ہونی چاہیئے | کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق رجعی دے اور عدت گذرنے سے پہلے صرف اسلئے طلاق واپس لے لے کہ اسے ستانے کا موقعہ ہاتھ آجائے فی الواقع حسن سلوک سے بسر کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔ یہ بات امت وسط کے ایک فرد کے کردار سے گری ہوئی ہے، جس امت کو اللہ نے دنیا کی رہنمائی کے لئے چنا ہے اس کے افراد کا کام یہ نہیں ہے کہ وہ حیلے بازیوں اور قانونی موشگافیوں سے آیاتِ الٰہی کو ایک کھیل بنالیں۔ انھیں روح قانون کو سمجھنا چاہیئے نیکی اور راستی کا گواہ بنکر رہنا چاہیئے۔ بہرحال اللہ کو ہر بات کا علم ہے۔

(۲۳۲) طلاق معاشرتی مسئلہ کا ایک معقول حل | طلاق "نباہ نہ ہونیکی صورت میں علیحدگی کا ایک مناسب طریقہ اور معاشرتی مسئلے کا ایک معقول حل" ہے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو یہ تربیت دیتا ہے کہ وہ طلاق کو ستانے اور پریشان کرنیکا ذریعہ نہ بنائیں ـــــ اگر کسی عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دیدی اور زمانہ عدت میں اس سے رجوع نہ کیا ہو۔ عدت گذرنے کے بعد وہ دونوں آپسمیں پھر دوبارہ نکاح کرنے پر راضی ہوں تو عورت کے رشتہ داروں کو بلاوجہ اسمیں رکاوٹ پیدا کرنی نہ چاہیئے ـــــ دوسری صورت یہ ہے کہ یہ طلاق یافتہ عورت کسی دوسرے مرد سے شادی کرنا چاہتی ہے تو اب پہلے شوہر کو اس میں مانع نہ ہونا چاہیئے یہ کتنی کمینی بات ہے کہ جو عورت میری نہ ہو سکی وہ کسی اور کی بھی نہ ہو۔ شائستہ اور معقول طریقہ یہی ہے کہ عورت کیلئے سابقہ شوہر سے یا کسی دوسرے مرد سے دوبارہ نکاح کا دروازہ کھلا رہنا چاہیئے تاکہ کوئی عورت بلا شوہر کے رہنے پر مجبور نہ ہو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ

وَالْوَالِدٰتُ	يُرْضِعْنَ	اَوْلَادَهُنَّ	حَوْلَيْنِ	كَامِلَيْنِ	لِمَنْ	اَرَادَ	اَنْ
اور مائیں	دودھ پلائیں	اپنی اولاد	دو سال	پورے	جو کوئی	چاہے	کہ

اور مائیں اپنی اولاد کو پورے دو سال دودھ پلائیں جو کوئی دودھ پلانے کی مدت پوری

يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا

يُّتِمَّ	الرَّضَاعَةَ	وَعَلَى	الْمَوْلُوْدِ لَهٗ	رِزْقُهُنَّ	وَكِسْوَتُهُنَّ	بِالْمَعْرُوْفِ	لَا
وہ پوری کرے	دودھ پلانے کی مدت	اور پر	جس کا بچہ (باپ)	ان کا کھانا	اور ان کا لباس	دستور کے مطابق	نہیں

کرنا چاہے۔ اور ان (ماؤں) کا کھانا اور ان کا لباس باپ پر (واجب ہے) دستور کے مطابق اور کسی کو

تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ ۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ

تُكَلَّفُ	نَفْسٌ	اِلَّا	وُسْعَهَا	لَا تُضَآرَّ	وَالِدَةٌ	بِوَلَدِهَا	وَلَا	مَوْلُوْدٌ لَّهٗ
تکلیف دی جاتی	کوئی شخص	مگر	اسکی وسعت	نہ نقصان پہونچایا جائے	والدہ	اسکے بچہ کے سبب	اور نہ	جس کا بچہ (باپ)

نہیں تکلیف دی جاتی مگر اس کی وسعت (برداشت) کے مطابق۔ ماں کو نقصان نہ پہونچایا جائے اسکے بچہ کے سبب اور نہ باپ کو

بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ

بِوَلَدِهٖ	وَعَلَى	الْوَارِثِ	مِثْلُ	ذٰلِكَ	فَاِنْ	اَرَادَا	فِصَالًا	عَنْ
اسکے بچہ کے سبب	اور پر	وارث	ایسا	یہ۔اس	پھر اگر	دونوں چاہیں	دودھ چھڑانا	سے

اس کے بچہ کے سبب اور وارث پر بھی ایسا ہی (واجب) ہے پھر اگر وہ دونوں دودھ چھڑانا چاہیں آپس کی

تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ

تَرَاضٍ	مِّنْهُمَا	وَتَشَاوُرٍ	فَلَا جُنَاحَ	عَلَيْهِمَا	وَاِنْ	اَرَدْتُّمْ	اَنْ
آپس کی رضامندی	دونوں سے	اور باہم مشورہ	تو نہیں حرج	ان دونوں پر	اور اگر	تم چاہو	کہ

رضامندی سے اور مشورہ سے تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں اور اگر تم چاہو کہ اپنی

تَسْتَرْضِعُوْۤا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّاۤ اٰتَيْتُمْ

تَسْتَرْضِعُوْۤا	اَوْلَادَكُمْ	فَلَا جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	اِذَا	سَلَّمْتُمْ	مَّاۤ	اٰتَيْتُمْ
تم دودھ پلاؤ	اپنی اولاد	تو گناہ نہیں	تم پر	جب	تم حوالہ کردو	جو	تم نے دیا تھا

اولاد کو دودھ پلاؤ تو تم پر کوئی گناہ نہیں جب تم دستور کے مطابق (ان کے حوالے) کردو

بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾

بِالْمَعْرُوْفِ	وَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَاعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ
دستور کے مطابق	اور ڈرو	اللہ	اور جان لو	کہ	اللہ	سے۔جو	تم کرتے ہو	دیکھنے والا

جو تم نے دینا ٹھہرایا تھا اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اسے دیکھنے والا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۲۳۳) وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ أي ليرضعن أَوْلَادَهُنَّ
حَوْلَيْنِ عامين كَامِلَيْنِ صفة مؤكدة ذلك لِمَنْ
أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۚ ولا زيادة عليه
وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ أي الأب رِزْقُهُنَّ
إطعام الوالدات وَكِسْوَتُهُنَّ على الإرضاع
إذا كن مطلقات بِالْمَعْرُوفِ ۚ بقدر
طاقته لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا طاقتها
لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا بسببه بأن تكره على
إرضاعه إذا امتنعت وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ
أي بسببه بأن يكلف فوق طاقته وإضافة
الولد إلى كل منهما في الموضعين للاستعطاف
وَعَلَى الْوَارِثِ أي وارث الأب وهو الصبي
أي على وليه في ماله مِثْلُ ذٰلِكَ ۗ الذي
على الأب للوالدة من الرزق والكسوة فَإِنْ
أَرَادَا أي الوالدان فِصَالًا فطامًا له قبل
الحولين صادرًا عَنْ تَرَاضٍ اتفاق مِنْهُمَا
وَتَشَاوُرٍ بينهما ليظهر مصلحة الصبي فيه
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ في ذلك وَإِنْ أَرَدْتُمْ
خطاب للآباء أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ
مراضع غير الوالدات فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
فيه إِذَا سَلَّمْتُمْ إليهن مَا آتَيْتُمْ أي
أردتم إيتاءه لهن من الأجرة بِالْمَعْرُوفِ ۗ
بالجميل كطيب النفس وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا
أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○ لا يخفى
عليه شيء منه۔

(۲۳۳) وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ الخ اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس دودھ پلائیں۔ جو کوئی چاہے کہ دودھ کی مدت پوری کرے وہ اس سے زیادہ نہ کرے اور باپ پر بچہ والیوں کا کھانا اور کپڑا ہے اس کی گنجائش کے موافق دودھ پلانے کے عوض جب وہ بچے والیاں طلاق دیگئی ہوں ہر ایک جان پر اسکی طاقت کے موافق بوجھ رکھا جا سکتا ہے۔ نہ ماں پر بچے کے سبب نقصان ڈالا جائے کہ اگر وہ دودھ پلانا نہ چاہے تو زبردستی اسکو دودھ پلانے کو کہا جائے۔ اور نہ جس کا بچہ ہے (یعنی باپ کو) اس کی گنجائش سے زیادہ تکلیف دی جائے اور باپ کے وارث یعنی لڑکے کے ذمہ بھی ماں کا وہی حق ہے جو اس کے باپ پر تھا کہ کھانا کپڑا دیوے (لڑکے کی طرف سے یہ کام اس کا ولی جس کے وہ سپرد ہے یعنی جو اس کی پرورش کرتا ہے، کریگا) اور اگر ماں باپ دو برس سے پہلے بچے کا دودھ چھڑانا چاہیں اپنے اتفاق اور باہمی مشاورت سے بچے کی بھلائی اور خیر خواہی کا خیال کر کے تو اس میں ان پر گناہ اور تنگی نہیں۔

اور اگر تم چاہو کہ اپنے بچوں کو ماں کے سوا اور عورتوں کا دودھ پلاؤ تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ جو اجرت دودھ پلانے والیوں سے ٹھہرائی ہے اور اس کے دینے کا ارادہ کرلیا ہے وہ بخوشی خاطر ان کو دے دو کچھ ڈھیل اور حجت نہ کرو اور خدا سے ڈرو اور جانو کہ اللہ پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے وہ تمہارے کاموں کو دیکھتا ہے۔

تشریح

(۲۳۳) بچہ ہے تو طلاق کے بعد اس کا انتظام شریفانہ طریقہ پر کیا جائے | عورت اور مرد کی علیحدگی کے بعد شیر خوار بچے کا مسئلہ سامنے آسکتا ہے اگر باپ شیر خوارگی کی مدت دو سال مکمل کرانا چاہتا ہے تو اس صورت میں کھانا کپڑا مصارف وسعت کے مطابق باپ کے ذمے ہونگے، اگر باپ نہیں ہے تو بچے کے وارث کے ذمے مصارف ہونگے اس میں ایک فریق دوسرے کو تنگ نہ کرے دونوں کی رائے دودھ چھڑانے کی ہو تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ ماں کے علاوہ کسی اور سے دودھ پلوانا چاہو تو اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ بہر حال یہ معاملات شائستہ اور معقول طریقے پر باہم طے ہونے چاہئیں اور اس میں دونوں کو تنگ دلی سے کام نہ لینا چاہیئے۔ انسان کا کوئی کام اللہ سے پوشیدہ نہیں ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَالَّذِیۡنَ یُتَوَفَّوۡنَ مِنۡکُمۡ وَیَذَرُوۡنَ اَزۡوَاجًا یَّتَرَبَّصۡنَ بِاَنۡفُسِهِنَّ اَرۡبَعَةَ

اَرۡبَعَةَ	بِاَنۡفُسِهِنَّ	یَّتَرَبَّصۡنَ	اَزۡوَاجًا	وَیَذَرُوۡنَ	مِنۡکُمۡ	یُتَوَفَّوۡنَ	وَالَّذِیۡنَ
چار	اپنے آپ کو	وہ انتظار رکھیں	بیویاں	اور چھوڑ جائیں	تم سے	وفات پا جائیں	اور جو لوگ

اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور چھوڑ جائیں بیویاں وہ (بیوائیں) اپنے آپ کو انتظار میں رکھیں ۔ چار

اَشۡهُرٍ وَّعَشۡرًا ۚ فَاِذَا بَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ فِیۡمَا فَعَلۡنَ فِیۡۤ اَنۡفُسِهِنَّ

اَنۡفُسِهِنَّ	فِیۡ	فَعَلۡنَ	فِیۡمَا	عَلَیۡکُمۡ	فَلَا جُنَاحَ	اَجَلَهُنَّ	فَاِذَا + بَلَغۡنَ	وَّعَشۡرًا	اَشۡهُرٍ
اپنی جانیں (اپنے حق	میں	وہ کریں	میں جو	تم پر	تو نہیں گناہ	اپنی مدت (عدت)	پھر جب وہ پہونچ جائیں	اور دس (دن)	مہینے

مہینے اور دس دن۔ پھر جب وہ اپنی مدت کو پہونچ جائیں (عدت پوری کرلیں) تو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں جو وہ اپنے حق میں کریں

بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ ﴿۲۳۴﴾

خَبِیۡرٌ	تَعۡمَلُوۡنَ	بِمَا	وَاللّٰهُ	بِالۡمَعۡرُوۡفِ
باخبر	کرتے ہو اس سے	جو تم	اور اللہ	دستور کے مطابق

دستور کے مطابق ، اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

(۲۳۴) وَالَّذِیۡنَ یُتَوَفَّوۡنَ یَمُوۡتُوۡنَ مِنۡکُمۡ وَیَذَرُوۡنَ
یَتۡرُکُوۡنَ اَزۡوَاجًا یَّتَرَبَّصۡنَ اَیۡ لِیَتَرَبَّصۡنَ
بِاَنۡفُسِهِنَّ بَعۡدَهُمۡ عَنِ النِّکَاحِ اَرۡبَعَةَ اَشۡهُرٍ
وَّعَشۡرًا ۚ مِنَ اللَّیَالِیۡ وَهٰذَا فِیۡ غَیۡرِ الۡحَوَامِلِ
اَمَّا الۡحَوَامِلُ فَعِدَّتُهُنَّ اَنۡ یَّضَعۡنَ حَمۡلَهُنَّ
بِاٰیَةِ الطَّلَاقِ وَالۡاَمَةُ عَلَی النِّصۡفِ
مِنۡ ذٰلِكَ بِالسُّنَّةِ فَاِذَا بَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ
اِنۡقَضَتۡ مُدَّةُ تَرَبُّصِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ اَیُّهَا
الۡاَوۡلِیَآءُ فِیۡمَا فَعَلۡنَ فِیۡۤ اَنۡفُسِهِنَّ مِنَ التَّزَیُّنِ
وَالتَّعَرُّضِ لِلۡخُطَّابِ بِالۡمَعۡرُوۡفِ شَرۡعًا وَاللّٰهُ
بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ ۝ عَالِمٌ بِبَاطِنِهٖ
کَظَاهِرِهٖ۔

(۲۳۴) اور تم میں سے جو مرد مرجائیں اور بیویاں چھوڑیں تو ان کو چاہیئے کہ دس دن چار ماہ تک تمہارے مرنے کے بعد کسی سے نکاح نہ کریں رُکی رہیں (یہ عدت غیر حمل والی کی ہے۔ اور حمل والی عورت کی عدت جننا بچے کو اور دوسری آیت سے باندی کی عدت دو مہینے پانچ دن حدیث سے معلوم ہوئے) پھر جب وہ اپنی عدت پوری کر چکیں تو اے ان کے وارثو تم پر گناہ نہیں۔ اب اگر وہ زینت کریں اور پیام نکاح بھیجیں بشرطیکہ خلاف شریعت کوئی فعل نہ کریں۔

تشریح

(۲۳۴) عِدّتِ وَفات | یہ عدتِ وفات کا بیان ہے ـــــ شوہر کا انتقال ہو جائے تو بیوی چاہے اس سے خلوتِ صحیحہ ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو اگر حاملہ نہیں ہے تو اس کی عدتِ وفات پورے چار مہینے اور دس دن ہے ـــــ اگر حاملہ ہے تو عدتِ وفات وضع حمل ہے ۔ عدت کے دوران نکاح کے علاوہ زیب و زینت بھی جائز نہیں ، اہم اور شدید ضرورت ہو تو دن کے وقت باہر نکل سکتی ہے ورنہ اُسے گھر میں ہی رہنا چاہیئے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ

وَلَا + جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	فِيمَا	عَرَّضْتُمْ	بِهٖ	مِنْ + خِطْبَةِ	النِّسَآءِ	اَوْ	اَكْنَنْتُمْ	فِيْٓ
اور نہیں گناہ	تم پر	میں جو	اشارہ میں	اس سے	پیغامِ نکاح	عورتوں کو	یا	تم چھپاؤ	میں

اور تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ تم اشارہ کنایہ میں عورتوں کو نکاح کا پیغام دو یا اپنے دلوں میں

اَنْفُسِكُمْ ۭ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ

اَنْفُسِكُمْ	عَلِمَ	اللّٰهُ	اَنَّكُمْ	سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ	وَلٰكِنْ	لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ
اپنے دلوں	جانتا ہے	اللہ	کہ تم	جلد ذکر کرو گے اُن سے	اور لیکن	نہ وعدہ کرو اُن سے

چھپاؤ　اللہ جانتا ہے تم جلد اُن سے ذکر کرو گے　لیکن ان سے چھپ کر (نکاح کا) وعدہ

سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ڛ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ

سِرًّا	اِلَّآ	اَنْ	تَقُوْلُوْا	قَوْلًا	مَّعْرُوْفًا	وَلَا	تَعْزِمُوْا	عُقْدَةَ	النِّكَاحِ
چھپ کر	مگر	یہ کہ	تم کہو	بات	دستور کے مطابق	اور نہ	ارادہ کرو	گرہ	نکاح

نہ کرو　مگر یہ کہ تم دستور کے مطابق بات کرو　اور نکاح کی گرہ باندھنے کا ارادہ نہ کرو

حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ

حَتّٰى	يَبْلُغَ	الْكِتٰبُ	اَجَلَهٗ	وَاعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	يَعْلَمُ	مَا	فِيْٓ	اَنْفُسِكُمْ
یہاں تک	پہنچ جائے	عدت	اسکی مدت	اور جان لو	کہ	اللہ	جانتا ہے	جو	میں	اپنے دل

یہاں تک کہ عدت اپنی مدت کو پہنچ جائے اور جان لو کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ جانتا ہے

فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾ ع لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ　ع ۱۴

فَاحْذَرُوْهُ	وَاعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	حَلِيْمٌ	لَا جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	اِنْ	طَلَّقْتُمُ
سو ڈرو اس سے	اور جان لو	کہ	اللہ	بخشنے والا	تحمل والا	نہیں گناہ	تم پر	اگر	تم طلاق دو

سو تم اس سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا تحمل والا ہے　تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو

النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ښ وَّمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ

النِّسَآءَ	مَا لَمْ	تَمَسُّوْهُنَّ	اَوْ	تَفْرِضُوْا	لَهُنَّ	فَرِيْضَةً	وَّمَتِّعُوْهُنَّ	عَلَى	الْمُوْسِعِ
عورتیں	جو نہ	تم نے انھیں ہاتھ لگایا	یا	مقرر کیا	ان کیلئے	مہر	اور انہیں خرچ دو	پر	خوش حال

طلاق دو جبکہ تم نے انھیں ہاتھ نہ لگایا ہو یا ان کے لئے مہر مقرر نہ کیا ہو　اور انہیں خرچ دو خوشحال پر اسکی حیثیت

قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًۢا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾

قَدَرُهٗ	وَعَلَى	الْمُقْتِرِ	قَدَرُهٗ	مَتَاعًا	بِالْمَعْرُوْفِ	حَقًّا	عَلَى	الْمُحْسِنِيْنَ
اسکی حیثیت	اور پر	تنگدست	اسکی حیثیت	خرچ	دستور کے مطابق	لازم	پر	نیکو کار

کے مطابق، اور تنگدست پر اس کی حیثیت کے مطابق خرچ　دستور کے مطابق (دینا) نیکو کاروں پر لازم ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(٢٣٥) ولا جناح علیکم فیما عرضتم لوحتم به من خطبة النساء المتوفی عنهن ازواجهن فی العدة کقول الانسان مثلا انک لجمیلة ومن یجد مثلک ورب راغب فیک او اکننتم اضمرتم فی انفسکم من قصد نکاحهن علم الله انکم ستذکرونهن بالخطبة ولا تصبرون عنهن فاباح لکم التعریض ولکن لا تواعدوهن سرا ای نکاحا الا لکن ان تقولوا قولا معروفا ای ما عرف شرعا من التعریض فلکم ذلک ولا تعزموا عقدة النکاح ای علی عقده حتی یبلغ الکتب ای المکتوب من العدة اجله بان ینتهی واعلموا ان الله یعلم ما فی انفسکم من العزم وغیره فاحذروه ان یعاقبکم اذا عزمتم واعلموا ان الله غفور لمن یحذره حلیم ۝ بتاخیر العقوبة عن مستحقها

(٢٣٦) لا جناح علیکم ان طلقتم النساء ما لم تمسوهن وفی قراءة تماسوهن ای تجامعوهن او لم تفرضوا لهن فریضة مهرا وما مصدریة ظرفیة ای لا تبعة علیکم فی الطلاق زمن عدم المسیس والفرض باثم ولا مهر فطلقوهن ومتعوهن ای اعطوهن ما یتمتعن به علی الموسع الغنی منکم قدره وعلی المقتر الضیق الرزق قدره یفید انه لا نظر الی قدر الزوجة متاعا تمتیعا بالمعروف شرعا صفة متاعا حقا صفة ثانیة او مصدر مؤکد علی المحسنین ۝ المطیعین

(٢٣٥) اور اے لوگو تم پر گناہ نہیں اگر تم ان عورتوں سے جن کے خاوند مرگئے ہیں اور وہ عدت میں ہیں اشارہ کنایہ نکاح کا کرو اور ارادۂ نکاح کو ان پر اشارہ سے ظاہر کرو (جیسے عورت کو یہ کہنا کہ بیشک تو بھلی اور خوبصورت معلوم ہوتی ہے، اور تجھ سی عورتیں کس کے نصیب جسکو ملے، اور تیرے چاہنے والے بہت) یا اپنے جی میں ارادۂ نکاح پوشیدہ رکھو، اس میں بھی حرج نہیں۔ اللہ نے جانا کہ تم سے صبر نہ ہوسکے گا اور ضرور پیام نکاح ان سے کہوگے اسلئے اشارہ کنایہ سے کہنا مباح فرمادیا لیکن تم ان عورتوں سے وعدۂ نکاح یا ہمبستری کا نہ کر رکھو مگر اسی قدر کہدو جو شرعاً جائز ہے کہ کنایہ اور پردے سے ارادۂ نکاح ان پر ظاہر کردو یہ جائز ہے اور عقد نکاح پر پختہ نہ ہوجاؤ جب تک عدت مقررہ پوری نہ ہوجائے اور جانو کہ اللہ اسکو خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ارادۂ نکاح اور پختگی نکاح پر ہے سو اس سے ڈرو عقد نکاح عدت میں نہ کرو اور جانو کہ جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے گناہ بخشتا ہے اور بردبار ہے لائق سزا کو بھی جلدی سے سزا نہیں دیتا۔

(٢٣٦) لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ الخ کچھ گناہ تم پر نہیں اگر تم عورتوں کو بلا صحبت طلاق دو یا بغیر مقرر کرنے مہر کے سو اس صورت میں نہ تم پر گناہ ہے نہ تمہارے ذمہ مہر واجب ہے بس انکو طلاق دو اور وہ کپڑے دو جسکو وہ پہنیں رواج کے موافق (اس کو متعہ کہتے ہیں) دولت مند پر اس کی قدرت کے موافق اور تنگ دست پر اسکی گنجائش کے مناسب یعنی عورت کے حال کا اس میں اعتبار نہیں۔ جو حکم الٰہی مانیں ان پر یہ امر لازم ہے۔

تشریح

(٢٣٥) عدت کے دوران خفیہ عہد و پیمان نہ ہوں | دورانِ عدت منگنی کے لئے اشارتاً کنایتاً اظہار کیا جاسکتا ہے مگر خفیہ عہد و پیمان باندھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارے اظہار و انداز میں شرافت ہونی چاہیئے۔

(٢٣٦) متاعِ طلاق | وہ عورتیں جن سے خلوتِ صحیحہ یا عام معنی میں رخصتی کی نوبت نہیں آئی یا نکاح کے وقت مہر کا تعین نہیں ہوسکا اگر ان کو طلاق دی جائے تو حسب مقدرت اس کی تلافی "متاع" کسی نہ کسی تحفے کی شکل میں کرو کیونکہ اس طرح رشتہ جڑنے کے بعد توڑ دینے سے کچھ نہ کچھ نقصان عورت کو پہنچتا ہی ہے لہذا اللہ سے ڈرنے والوں پر یہ لازم ہے کہ وہ کسی نہ کسی صورت میں اس کی تلافی کریں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً

وَإِنْ	طَلَّقْتُمُوهُنَّ	مِنْ قَبْلِ	أَنْ	تَمَسُّوهُنَّ	وَقَدْ + فَرَضْتُمْ	لَهُنَّ	فَرِيضَةً
اور اگر	تم انھیں طلاق دو	پہلے	کہ	انہیں ہاتھ لگاؤ	اور تم مقرر کرچکے ہو	انکے لئے	مہر

اور اگر تم انہیں طلاق دو اس سے پہلے کہ تم نے انہیں ہاتھ لگایا ہو اور ان کے لئے تم مہر مقرر کرچکے ہو

فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ

فَنِصْفُ	مَا	فَرَضْتُمْ	إِلَّا	أَنْ	يَعْفُونَ	أَوْ	يَعْفُوَا	الَّذِي	بِيَدِهِ	عُقْدَةُ	النِّكَاحِ
تو نصف	جو	تم نے مقرر کیا	سوائے	یہ کہ	وہ معاف کردیں	یا	معاف کرے	وہ جو	اس کا ہاتھ	گرہ	نکاح

تو اس کا نصف (دیدو) جو تم نے مقرر کیا سوائے اس کے کہ وہ معاف کردیں یا وہ (وارث) معاف کردے جسکے ہاتھ عقدۂ نکاح ہے

وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى ۚ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِمَا

وَأَنْ	تَعْفُوا	أَقْرَبُ	لِلتَّقْوَى	وَلَا	تَنْسَوُا	الْفَضْلَ	بَيْنَكُمْ	إِنَّ	اللَّهَ	بِمَا
اور اگر	تم معاف کردو	زیادہ قریب	پرہیزگاری کے	اور نہ	بھولو	احسان کرنا	باہم	بیشک	اللہ	اسے اس جو

اور اگر تم معاف کرو تو یہ پرہیزگاری کے قریب تر ہے اور باہم احسان کرنا نہ بھولو بیشک جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُسے

تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۲۳۷﴾ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا

تَعْمَلُونَ	بَصِيرٌ	حَافِظُوا	عَلَى + الصَّلَوَاتِ	وَالصَّلَاةِ	الْوُسْطَىٰ	وَقُومُوا
تم کرتے ہو	دیکھنے والا	تم حفاظت کرو	نمازوں کی	اور نماز	درمیانی نماز	اور کھڑے رہو

دیکھنے والا ہے تم نمازوں کی حفاظت کرو (خصوصًا) درمیانی نماز کی۔ اور اللہ کے لئے

لِلَّهِ قَانِتِينَ ﴿۲۳۸﴾ فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ۖ فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا

لِلَّهِ	قَانِتِينَ	فَإِنْ	خِفْتُمْ	فَرِجَالًا	أَوْ	رُكْبَانًا	فَإِذَا	أَمِنْتُمْ	فَاذْكُرُوا
اللہ کیلئے	فرمانبردار (جمع)	پھر اگر	تمہیں ڈر ہو	تو پیادہ پا	یا	سوار	پھر جب	تم امن پاؤ	تو یاد کرو

فرماں بردار (بنکر) کھڑے رہو۔ پھر اگر تمہیں ڈر ہو تو پیادہ یا سوار (ادا کرو) پھر جب امن پاؤ تو اللہ کو یاد

اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿۲۳۹﴾

اللَّهَ	كَمَا	عَلَّمَكُمْ	مَا لَمْ + تَكُونُوا	تَعْلَمُونَ	
اللہ	جیسا کہ	اس نے تمہیں سکھایا	جو تم نہ تھے	جانتے	

کرو جیسا کہ اس نے تمہیں سکھایا ہے جو تم نہ جانتے تھے۔

﴿۲۳۷﴾ وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ
لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ يَجِبُ لَهُنَّ وَيَرْجِعُ لَكُمُ
النِّصْفُ إِلَّا لٰكِنْ أَنْ يَعْفُونَ أَيِ الزَّوْجَاتُ فَيَتْرُكْنَهُ
أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ وَهُوَ الزَّوْجُ فَيَتْرُكُ
لَهَا الْكُلَّ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْوَلِيُّ إِذَا كَانَتْ مَحْجُورَةً فَلَا حَرَجَ

﴿۲۳۷﴾ اور اگر عورتوں کا مہر مقرر نہیں کیا تھا اور پھر صحبت سے پہلے انکو طلاق دیدے
تو مقرر کئے ہوئے مہر میں سے آدھا عورتوں کو دینا فرض ہے اور آدھا تم
رکھو لیکن اگر عورتیں کل مہر تمہیں کو دیدیں اور معاف کردیں یا خاوند کل مہر
عورت کو دیدے اپنا حق بھی اسی کو دیدے یہ بھی درست ہے (ابن عباس رض فرماتے ہیں
أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ سے مراد ولی عورت کا ہے جو خود تصرف نہ کرسکے اسکی

toobaa-elibrary.blogspot.com

فِیْ ذٰلِكَ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ مُبْتَدَاءٌ خَبَرُہٗ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَلَا
تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَیْنَكُمْ اَیْ اَنْ یَّتَفَضَّلَ بَعْضُكُمْ عَلٰی بَعْضٍ اِنَّ
اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○ فَیُجَازِیْكُمْ بِهٖ۔

(۲۳۸) حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ بِاَدَآئِهَا فِیْ اَوْقَاتِهَا وَالصَّلٰوةِ
الْوُسْطٰى هِیَ الْعَصْرُ كَمَا فِی الْحَدِیْثِ رَوَاهُ الشَّیْخَانِ اَوِ الصُّبْحُ اَوِ
الظُّهْرُ اَوْ غَیْرُهَا اَقْوَالٌ وَاَفْرَدَهَا بِالذِّكْرِ لِفَضْلِهَا وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ
فِی الصَّلٰوةِ قٰنِتِیْنَ ○ قِیْلَ مُطِیْعِیْنَ لِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
كُلُّ قُنُوْتٍ فِی الْقُرْاٰنِ فَهُوَ طَاعَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَغَیْرُهٗ وَقِیْلَ سَاكِتِیْنَ
لِحَدِیْثِ زَیْدِ ابْنِ اَرْقَمَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِی الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ فَاُمِرْنَا
بِالسُّكُوْتِ وَنُهِیْنَا عَنِ الْكَلَامِ رَوَاهُ الشَّیْخَانِ

(۲۳۹) فَاِنْ خِفْتُمْ مِنْ عَدُوٍّ اَوْ سَیْلٍ اَوْ سَبُعٍ فَرِجَالًا جَمْعُ رَاجِلٍ اَیْ
مُشَاةً صَلُّوْا اَوْ رُكْبَانًا جَمْعُ رَاكِبٍ اَیْ كَیْفَ اَمْكَنَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ
اَوْ غَیْرَهَا وَیُوْمِیْ بِالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ مِنَ الْخَوْفِ
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ اَیْ صَلُّوْا كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ○
قَبْلَ تَعْلِیْمِهٖ عَنْ فَرَائِضِهَا وَحُقُوْقِهَا وَالْكَافُ بِمَعْنٰى مِثْلِ وَمَا
مَوْصُوْلَةٌ اَوْ مَصْدَرِیَّةٌ

طرف اسکا ولی اگر کل مہر خاوند کو معاف کردے اور چھوڑ دے پھر بھی جائز ہے اور
تم اے لوگو اگر عورتوں کو کل مہر دیکر معاف کردو تو یہ بہتر ہے اور خوف الہٰی اور پرہیزگاری
کے نزدیک ہے اور باہم ایک دوسرے پر احسان کرنا نہ بھولو بیشک جو تم کرتے ہو اللہ اسکو دیکھتا ہے

(۲۳۸) پانچوں نمازوں کی خوب نگہداشت کرو وقت پر ہر ایک کو ادا کرو
اور خاص واسطے نماز کے زیادہ نگہداشت کرو (نماز وسطیٰ یا عصر ہے
یا صبح یا ظہر یا مغرب یا عشاء یا پانچوں میں سے ایک غیر معین یا جمعہ
کی نماز وغیرہ) اس بارے میں بہت قول ہیں۔ وسطیٰ نماز کو پھر
علیحدہ بیان کیا اسکی بڑائی کی وجہ سے اور نماز میں چپ چاپ
اور فرماں برداری سے کھڑے ہو۔

(۲۳۹) سو اگر تم کو دشمن یا درندہ یا پانی کے رَو کا ڈر ہو تو پیادہ چلتے
ہوئے یا سوار جس طرح آسان ہو نماز پڑھو، رکوع سجدے کے لئے
اشارہ کافی ہے قبلہ کی طرف منہ ہو یا نہ ہو پھر جب ڈر جاتا رہے تو نماز
پڑھو جیسے تم کو اللہ نے بتلایا جو تم بدون سکھلائے اسکے نہ جانتے
تھے کہ نماز میں کیا کیا فرض ہیں اور نماز کا حق کیا ہے۔

تشریح

(۲۳۷) معاشرتی معاملات میں یہ فیاضانہ ہونا چاہئے نہ تنگدلانہ | اگر خلوت صحیحہ اور رخصتی سے پہلے شوہر نے طلاق دیدی اور نکاح میں مہر کا تعین ہوچکا تھا تو ضابطے کی رو سے تو مقررہ مہر کا نصف شوہر کو ادا کرنا ہے البتہ اگر عورت اپنا مہر معاف کردے تو اس کو اس کا بھی اختیار ہے اور اگر شوہر نصف مہر کے بجائے پورا مہر ادا کردے تو یہ بھی ہوسکتا ہے۔ معاشرتی معاملات میں باہم فیاضانہ رویے کی ضرورت ہے اگر ہر شخص ٹھیک ٹھیک قانونی حق پر ہی اَڑا رہے تو اجتماعی زندگی میں خوشگواری باقی نہیں رہتی۔

(۲۳۸) نماز اطاعت الٰہی کا نشان | تمدنی اور معاشرتی قوانین بیان کرنے کے بعد نماز کی تاکید کا مطلب یہ ہے کہ نماز ہی وہ عبادت ہے جو انسان کے اندر خوفِ خدا، نیکی اور پاکیزگی کے جذبات اور اللہ کے احکام کی اطاعت کا مادہ پیدا کرتی ہے اور اسے اس سیدھے راستے پر قائم رکھتی ہے جس پر اللہ تعالےٰ انسان کو چلانا چاہتا ہے۔ اگر انسان کے اندرون سے یہ جذبات نہ ابھریں تو انسان کبھی بھی قوانینِ الٰہی پر ثابت قدم نہیں رہ سکتا اور نافرمانی کی رو میں بہہ نکلتا ہے جس طرح یہودی ترک نماز کی وجہ سے نافرمانی کے راستے پر چل پڑے۔

اور صرف اتنا ہی نہیں کہ نمازوں کی نگہداشت کرو بلکہ اعلےٰ اور اشرف درجہ کی نماز جو وقت پر پورے خشوع وخضوع اور توجہ الی اللہ کے ساتھ ادا کیجائے اور جس میں نماز کی تمام خوبیاں موجود ہوں تاکہ یہ نماز تمہاری پوری زندگی پر اثرانداز ہوسکے۔ صلوٰۃ وسطیٰ نماز کی صفت اور خوبیوں کا بیان ہے قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ اللہ کے آگے فرماں برداروں کی طرح کھڑے ہو۔ اس نماز کی تفسیر و بیان ہے۔

(۲۳۹) عبادت کا طریقہ خود ایجاد نہیں کیا جاسکتا | نماز کی تاکید اور اہمیت کا حال یہ ہے کہ امن کی حالت ہو یا بدامنی اور جنگ کی سوار ہو یا پیدل ہر حال میں نماز ادا کرو ——— اور جب امن و امان ہو جائے تو سکھائے ہوئے طریقے کے مطابق نارمل انداز میں نماز پڑھو۔ اللہ نے اپنی عبادت کے یہ طریقے خود سکھائے ہیں، ان کا تعلق انسان کی اپنی سمجھ اور غور و فکر کے ساتھ نہیں ہے۔ معلوم ہوا عبادت کا کوئی طریقہ جو اللہ کی طرف سے نہ ہو خود ایجاد نہیں کیا جاسکتا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا ۖ وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم

والذین	یتوفون	منکم	ویذرون	ازواجا	وصیۃ	لازواجھم
اور جولوگ	وفات پاجائیں	تم میں سے	اور وہ چھوڑ جائیں	بیویاں	وصیت	اپنی بیویوں کیلئے

اور جو لوگ تم میں سے وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو اپنی بیویوں کے لئے ایک سال تک

مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي

متاعا	الی	الحول	غیر اخراج	فان	خرجن	فلاجناح	علیکم	فی
نان نفقہ	تک	ایک سال	بغیر نکالے	پھر اگر	وہ نکل جائیں	تو نہیں گناہ	تم پر	میں

نان نفقہ کی وصیت کریں نکالے بغیر پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں جو

مَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٤٠﴾

ما	فعلن	فی	انفسھن	من	معروف	واللہ	عزیز	حکیم
جو	وہ کریں	میں	اپنے تئیں	سے	دستور	اور اللہ	غالب	حکمت والا

وہ اپنے تئیں دستور کے مطابق کریں اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

(۲۴۰) وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا فَلْيُوصُوا وَصِيَّةً وَفِي قِرَاءَةٍ بِالرَّفْعِ أَيْ عَلَيْهِمْ لِّأَزْوَاجِهِم وَيُعْطُوهُنَّ مَّتَاعًا مَا يَتَمَتَّعْنَ بِهِ مِنَ النَّفَقَةِ وَالْكِسْوَةِ إِلَى تَمَامِ الْحَوْلِ مِنْ مَوْتِهِمْ الْوَاجِبُ عَلَيْهِنَّ تَرَبُّصُهُ غَيْرَ إِخْرَاجٍ حَالٌ أَيْ غَيْرَ مُخْرَجَاتٍ مِنْ مَسْكَنِهِنَّ فَإِنْ خَرَجْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ يَا أَوْلِيَاءَ الْمَيِّتِ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ شَرْعًا كَالتَّزَيُّنِ وَتَرْكِ الْإِحْدَادِ وَقَطْعِ النَّفَقَةِ عَنْهَا وَاللَّهُ عَزِيزٌ فِي مُلْكِهِ حَكِيمٌ ○ فِي صُنْعِهِ وَالْوَصِيَّةُ الْمَذْكُورَةُ مَنْسُوخَةٌ بِآيَةِ الْمِيرَاثِ وَتَرَبُّصُ الْحَوْلِ بِآيَةِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا السَّابِقَةِ الْمُتَأَخِّرَةِ فِي النُّزُولِ وَالسُّكْنَى ثَابِتَةٌ لَهَا عِنْدَ الشَّافِعِيِّ

(۲۴۰) اور جو لوگ تم میں سے مرجائیں اور بیویاں چھوڑیں تو ان پر لازم ہے کہ زندگی میں بیویوں کے واسطے وصیت کرجاویں کہ پورے سال تک (جس میں عورتوں کو رکنا اور عدت کرنا لازم تھا) انکو کھانا کپڑا دیاجائے اور رہنے کی جگہ سے نکالی نہ جائیں پھر اگر وہ خود نکلیں تو اے میت کے وارثو تم پر گناہ نہیں جو انھوں نے خود وہ کام کئے جو انکو شرعاً جائز ہیں جیسے زینت کرنا اور سوگ چھوڑنا اور ان سے نفقہ منقطع ہونا اور اللہ غالب ہے، اپنی بادشاہت میں اور خوبیوں والا ہے اپنے افعال میں (یہ وصیت جو ذکر ہوئی آیت میراث سے منسوخ ہوگئی اور برس دن عدت کرنا بھی منسوخ ہے اسکی جگہ دس دن چار مہینے کی عدت ثابت ہے کیونکہ یہ حکم دس دن چار ماہ کا بعد میں آیا اور مکان وسکونت عورتوں کو دینا اور نہ نکالنا شافعی رح کے مذہب میں یہ حکم اب بھی ہے

تشریح

(۲۴۰) تمہارے مرنے کے بعد تمہاری بیوی بے سہارا نہ رہے | بیوی کی رہائش کی ذمہ داری اور اسکے مصارف شوہر کے ذمہ ہیں شوہر کے انتقال کے بعد عورت کس مپرسی کی حالت میں رہ جاتی ہے اس کا کوئی ظاہری سہارا نہیں رہتا اسلئے شوہر کو حکم دیا جارہا ہے کہ وہ اپنی زندگی میں یہ وصیت کرکے جائیں کہ ان کے انتقال کے بعد ایک سال تک انکی بیوی اس مکان میں رہائش پذیر رہ سکتی ہے اور ان کو اس دوران میں نان نفقہ کے اخراجات اس کی چھوڑی ہوئی پونجی میں سے دئے جائیں تاکہ اس دوران وہ اطمینان کے ساتھ اپنا کوئی بندوبست کرسکے۔ اگر وہ خود ہی نہ رہنا چاہے تو اپنی ذات کے معاملے میں معروف طریقے پر وہ جو بھی کریں اس کی ذمہ داری تم پر نہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ حَقًّا عَلَی الْمُتَّقِیْنَ ﴿۲۴۱﴾ كَذٰلِكَ

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ	مَتَاعٌ	بِالْمَعْرُوْفِ	حَقًّا	عَلَی	الْمُتَّقِیْنَ	كَذٰلِكَ
اور مطلقہ عورتوں کیلئے	نان نفقہ	دستور کے مطابق	لازم	پر	پرہیزگار (جمع)	اسی طرح

اور مطلقہ عورتوں کے لئے نان نفقہ دستور کے مطابق لازم ہے پرہیزگاروں پر اسی طرح

ع ۳۱ ۱۵ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ

يُبَيِّنُ	اللّٰهُ	لَكُمْ	اٰيٰتِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ	اَلَمْ تَرَ	اِلَی	الَّذِیْنَ
واضح کرتا ہے	اللہ	تمہارے لئے	اپنے احکام	تاکہ تم	سمجھو	کیا تم نے نہیں دیکھا	طرف	وہ لوگ جو

تمہارے لئے اللہ اپنے احکام واضح کرتا ہے تاکہ تم سمجھو۔ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا

خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۠ فَقَالَ

خَرَجُوْا	مِنْ	دِیَارِهِمْ	وَهُمْ	اُلُوْفٌ	حَذَرَ	الْمَوْتِ	فَقَالَ
نکلے	سے	اپنے گھر (جمع)	اور وہ	ہزاروں	ڈر	موت	سو کہا

جو اپنے گھروں سے نکلے موت کے ڈر سے اور وہ ہزاروں تھے۔ سو اللہ نے

لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۣ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی

لَهُمُ	اللّٰهُ	مُوْتُوْا	ثُمَّ	اَحْيَاهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَذُوْا + فَضْلٍ	عَلَی
انہیں	اللہ	تم مرجاؤ	پھر	انہیں زندہ کیا	بیشک	اللہ	فضل والا	پر

انہیں کہا تم مرجاؤ پھر انہیں زندہ کیا، بیشک اللہ فضل والا ہے لوگوں

النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾

النَّاسِ	وَلٰكِنَّ	اَكْثَرَ	النَّاسِ	لَا يَشْكُرُوْنَ	.
لوگوں	اور لیکن	اکثر	لوگ	شکر ادا نہیں کرتے	

پر لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے

(۲۴۱) وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ يُعْطِيْنَهٗ بِالْمَعْرُوْفِ بِقَدْرِ الْاِمْكَانِ حَقًّا نُصِبَ بِفِعْلِهٖ الْمُقَدَّرِ عَلَی الْمُتَّقِیْنَ ۝ اللّٰهَ كَرَّرَهٗ لِيَعُمَّ الْمَمْسُوْسَةَ اَيْضًا اِذِ الْاٰيَةُ السَّابِقَةُ فِیْ غَيْرِهَا

(۲۴۲) كَذٰلِكَ كَمَا بَيَّنَ لَكُمْ مَا ذُكِرَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ تَتَدَبَّرُوْنَ

(۲۴۳) اَلَمْ تَرَ اِسْتِفْهَامُ تَعْجِيْبٍ وَتَشْوِيْقٍ اِلَی اِسْتِمَاعِ مَا بَعْدَهٗ اَیْ لَمْ يَنْتَهِ عِلْمُكَ اِلَی الَّذِیْنَ خَرَجُوْا

(۲۴۱) اور سب عورتوں کو جن کو طلاق دی ہے اگرچہ ان سے صحبت ہوئی ہو بقدر وسعت متعہ یعنی کپڑے دینا اہل تقویٰ کے ذمہ ہے مناسب ہے کہ وہ ایسا کریں جیسا یہ بیان کیا۔

(۲۴۲) اسی طرح اللہ تم کو اپنے حکم بتلاتا ہے تاکہ تم سمجھو اور غور کرو۔

(۲۴۳) اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ الخ کیا تم کو خبر نہیں پہنچی ان لوگوں کی جو مرنے سے ڈر کر اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں

toobaa-elibrary.blogspot.com

مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ أَرْبَعَةٌ أَوْ ثَمَانِيَةٌ أَوْ عَشَرَةٌ أَوْ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ أَوْ سَبْعُونَ أَلْفًا حَذَرَ الْمَوْتِ مَفْعُولٌ لَهُ وَهُمْ قَوْمٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَقَعَ الطَّاعُونُ بِبِلَادِهِمْ فَفَرُّوا فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا فَمَاتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ بَعْدَ ثَمَانِيَةِ أَيَّامٍ أَوْ أَكْثَرَ بِدُعَاءِ نَبِيِّهِمْ حِزْقِيلَ بِكَسْرِ الْمُهْمَلَةِ وَالْقَافِ وَسُكُونِ الزَّاىِ فَعَاشُوا دَهْرًا عَلَيْهِمْ أَثَرُ الْمَوْتِ لَا يَلْبَسُونَ ثَوْبًا إِلَّا عَادَ كَالْكَفَنِ وَاسْتَمَرَّتْ فِي أَسْبَاطِهِمْ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَمِنْهُ إِحْيَاءُ هٰؤُلَاءِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ وَهُمُ الْكُفَّارُ لَا يَشْكُرُونَ ۝ وَالْقَصْدُ مِنْ ذِكْرِ خَبَرِ هٰؤُلَاءِ تَشْجِيعُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ وَلِهٰذَا عُطِفَ عَلَيْهِ ۔

تھے چودہ یا اٹھارہ ہزار یا تیس یا چالیس ہزار یا ستر ہزار۔ (بنی اسرائیل کے شہروں میں وبا آئی وہ ڈر کر بھاگے) سو اللہ نے ان کو فرمایا مر جاؤ، وہ مر گئے۔ پھر آٹھ دن یا زیادہ میں ان کے پیغمبر حزقیل ؑ کی دعا سے اللہ نے انکو زندہ کیا ایک زمانے تک وہ ایسے حال میں زندہ رہے کہ موت کے آثار ان پر نمایاں تھے جو کپڑا وہ پہنتے تھے بشکل کفن ہو جاتا تھا اور یہ امر ان کی اولاد میں بھی باقی رہا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ الخ بیشک احسان کرتاہے لوگوں پر یہ زندہ کرنا مذکورین کا اس کے فضل و احسان ہی سے ہوا لیکن اکثر آدمی جو کافر ہیں خدا کا شکر کرتے نہیں۔ اس قصہ کے ذکر کرنے سے غرض یہ ہے کہ مسلمان مرنے مارنے سے نہ ڈریں بہادر رہیں اسلئے اس پر عطف کیا اگلی آیت کو۔

تشریح

(۲۴۱) عورتوں کو ان کے حق سے بڑھکر بھی کچھ دیں | آیت نمبر ۲۳۶ کے حکم کو پھر تاکیدًا دوہرایا جا رہا ہے کہ اگر عورت کی رخصتی نہیں ہوئی اور مہر بھی مقرر نہیں ہوا تو بھی اسکو مناسب طریقے پر کچھ نہ کچھ دینا چاہیئے اللہ سے ڈرنے والوں پر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ عورتوں کو انکے حق سے بڑھ کر کچھ دیں تاکہ معاشرتی تعلقات میں بدمزگی پیدا نہ ہو۔

(۲۴۲) اللہ کے احکام بالکل واضح ہیں | اللہ تعالیٰ نے انسان کو اندھیرے میں بھٹکنے کے لئے نہیں چھوڑا بلکہ وہ اس طرح اپنے احکام اور منشا کو کھول کھول کر تمہارے سامنے بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو اور اپنی دنیا و آخرت سنوار لو۔

(۲۴۳) خوف قومی موت ہے | امامت اور رہنمائی کے منصب سے بنی اسرائیل کی معزولی کے بعد اقوام عالم کی رہنمائی کے منصب پر امت محمدیہ کو فائز کیا گیا۔ انکی ذمہ داری یہ قرار پائی کہ وہ اللہ کی زمین پر اللہ کے دین کو اس طرح قائم کردیں کہ اللہ کے دین میں داخل ہونے کے راستے میں ہر رکاوٹ دور ہو جائے، عدل اجتماعی کا وہ نظام قائم ہو جائے جو انسانی حریت، اخوت، مساوات کے متوازن مجموعے کی حیثیت سے مخلوق کے لئے اس کے خالق و پروردگار کی رحمت و ربوبیت کا جامع اور کامل مظہر بنجائے اس مقصد کے حاصل کرنے اور اس منزل کے پانے کے لئے وہ اللہ کے راستے میں پوری جدوجہد کریں اور کسی طرح کی جانی و مالی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ اس سلسلے میں امت محمدیہ کو بنی اسرائیل کی تاریخ کا ایک واقعہ یاد دلایا جا رہا ہے تاکہ جس کمزوری کا اظہار بنی اسرائیل کی طرف سے ہوا تھا وہ امت محمد کی طرف سے نہ ہو۔ امت کو یاد دلایا جا رہا ہے کہ بنی اسرائیل بہت بڑی تعداد میں مصر سے نکل کر بے ٹھکانا خانماں برباد دشت و بیابان میں پھر رہے تھے اور خود ایک ٹھکانے کی تلاش میں تھے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق حضرت موسیٰ ؑ نے انکو حکم دیا کہ ظالم کنعانیوں کو ارض فلسطین سے نکال کر اس علاقے کو فتح کرلو مگر بنی اسرائیل موت سے ڈر گئے اور آگے بڑھنے سے انکار کر دیا۔ یہ ڈر اور خوف ان کی قومی موت تھا۔ جو قوم خود کو بدلنے اور ہمت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد نہیں کرتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ بنی اسرائیل چالیس سال تک صحراؤں میں بھٹکتے رہے یہاں تک کہ ان کی ایک نسل ختم ہو گئی اور دوسری نسل صحراؤں کی گود میں پل کر جوان ہوئی۔ اب یہ نسل اُٹھی اور آگے بڑھ کر کنعانیوں پر غلبہ حاصل کر لیا۔ یہ گویا ان کے لئے قومی حیات نو تھی۔ جب انسان ہمت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسی طرح انسانوں پر اپنا فضل و کرم فرماتے ہیں "ہمت مرداں مدد خدا" مگر بہت سے لوگ اللہ کے اس فضل کا شکر ادا نہیں کرتے۔ مسلمان بھی اس وقت مکہ سے نکل کر سال ڈیڑھ سال سے مدینے میں پناہ گزیں تھے اور کفار کے ظلموں سے تنگ آکر لڑائی کی اجازت کا مطالبہ کر رہے تھے۔ لڑائی کا حکم آگیا تو اب کسمسا رہے تھے۔ اس موقعہ پر بنی اسرائیل کی تاریخ موت و حیات کا یہ ورق ان کو سنایا جا رہا ہے تاکہ امت محمدیہ سمجھ لے کہ منصب امامت کوئی پھولوں کی سیج نہیں ہے اس منصب کا تقاضا ہے کہ کانٹوں سے پاؤں لہولہان ہو جائیں مگر حق کے اس راستے پر بڑھتا ہی چلا جائے یہاں تک کہ کامیابی اس کے قدم چوم لے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۴﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا

وَقَاتِلُوْا	فِيْ	سَبِيْلِ	اللّٰهِ	وَاعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ	مَنْ	ذَا	الَّذِيْ	يُقْرِضُ	اللّٰهَ	قَرْضًا
اور تم لڑو	میں	راستہ	اللہ	اور جان لو	کہ	اللہ	سننے والا	جاننے والا	کون	وہ	جو کہ	قرض دے	اللہ	قرض

اور تم اللہ کے راستہ میں لڑو اور جان لو کہ اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ کون ہے جو اللہ کو قرض دے اچھا

حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ ۠ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾

حَسَنًا	فَيُضٰعِفَهٗ	لَهٗ	اَضْعَافًا	كَثِيْرَةً	وَاللّٰهُ	يَقْبِضُ	وَيَبْسُطُ	وَاِلَيْهِ	تُرْجَعُوْنَ	
اچھا	پس وہ اُسے بڑھا دے	اسکے لئے	کئی گنا	زیادہ	اور اللہ	تنگی کرتاہے	اور فراخی کرتاہے	اور اسکی طرف	تم لوٹائے جاؤگے	

قرض پس وہ اُسے کئی گنا بڑھا دے۔ اللہ تنگی (بھی) دیتاہے اور فراخی (بھی) دیتاہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤگے۔

(۲۴۴) وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَیْ لِاِعْلَاءِ دِیْنِهٖ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ لِاَقْوَالِكُمْ عَلِيْمٌ ○ بِاَحْوَالِكُمْ فَیُجَازِیْکُمْ

(۲۴۵) مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ بِاِنْفَاقِ مَالِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَرْضًا حَسَنًا بِاَنْ یُّنْفِقَهٗ لِلّٰهِ تَعَالٰی عَنْ طِیْبِ قَلْبٍ فَيُضٰعِفَهٗ وَفِیْ قِرَاءَةٍ فَیُضَعِّفَهٗ بِالتَّشْدِیْدِ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً مِنْ عَشْرٍ اِلٰی سَبْعِ مِائَةٍ كَمَا سَیَاْتِیْ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ یُمْسِكُ الرِّزْقَ عَمَّنْ یَّشَآءُ اِبْتِلَاءً وَيَبْسُطُ یُوَسِّعُهٗ لِمَنْ یَّشَآءُ اِمْتِحَانًا وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ فِی الْاٰخِرَةِ بِالْبَعْثِ فَیُجَازِیْکُمْ بِاَعْمَالِكُمْ

(۲۴۴) وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الخ اور اللہ کی راہ میں لڑو اس کا دین اونچا کرنے کو اور جانو کہ اللہ تمہاری باتیں سنتا ہے تمہارے حالات جانتا ہے سو اس کا تم کو بدلہ دیگا۔

(۲۴۵) مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ الخ کون ہے ایسا جو اللہ کو قرض دے کر اپنا مال اس کی راہ میں خرچ کرے اچھے دل سے تو اللہ اُس کو دس سے سات سو گنا تک عوض دیوے اور اللہ جس سے چاہے روزی روک لیتا ہے اور جس پر چاہے کشادہ کرتا ہے آزمائش اور امتحان کرنے کی وجہ سے اور آخرت میں تم کو اسی کی طرف پھرنا ہے سو وہ تم کو تمہارے کاموں کا بدلہ دیگا۔

تشریح

(۲۴۴) جہاد انسانیت کے تحفظ کے لئے ہے | اب اگر اپنی منزل پانا چاہتے ہو اور وہ مقصد حاصل کرنا چاہتے ہو جس مقصد کے لئے امت محمدیہ کو برپا کیا گیا ہے تو اللہ کے راستے میں جنگ کے لئے آگے بڑھو اللہ تعالیٰ تمہاری ہر بات سے پوری طرح باخبر ہے وہ سب سننے والا اور جاننے والا ہے، اگر تمہارے ایمان میں کمزوری ہوگی تو وہ اللہ سے چھپی نہ رہے گی۔

(۲۴۵) مالی قربانی مال کو گھٹاتی نہیں ہے | اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے جانی قربانی کے ساتھ مالی قربانی کی بھی ضرورت پڑیگی۔ جو مالی قربانی دوگے اگر وہ اپنی نفسانی غرض کے لئے نہیں ہے خالص نیکی کے جذبے کے ساتھ اللہ کے لئے ہے اس کی رضا کے لئے ہے، راہِ خدا میں ہے، ان کاموں کے لئے ہے جن کو اللہ پسند کرتا ہے۔ تو یہ مالی قربانی ایک طرح سے اللہ کے ذمے "قرض حسنہ" اچھا قرض ہے جو اصل سے کئی گنا زیادہ ہو کر ملے گا، آخرت میں اس کا کئی گنا اجر ہوگا اور دنیا میں کامیابی یہاں کی جزا بنے گی۔ اس طرح یہ مال دنیا اور آخرت دونوں جگہ کام آئیگا۔ اگر اپنی غرض اور نفسانی خواہشات کے لئے، مال جمع کر کے رکھا جائے اور راہ خدا میں خرچ نہ کیا جائے تو وہ مال دنیا میں بھی وبال ہے۔ خودغرضی، حرص وطمع پیدا ہوگی، اخلاق بگڑ جائینگے۔ کسی ضرورتمند کے کام آنے کا جذبہ سرد پڑ جائیگا اور پھر یہ سوچو کہ یہاں دنیا میں ہمیشہ رہنا تو ہے نہیں آخر لوٹ کر اللہ کے پاس جانا ہے پھر اس کو راضی کرنے والے کام کیوں نہ کئے جائیں، مال کا گھٹنا یا بڑھانا اسی کے قبضے میں ہے جو حقیقت میں سب چیز کا مالک ہے۔ پاکیزہ مال اللہ کے راستے میں خرچ کرنے سے حقیقت میں بڑھتا ہے گھٹتا نہیں ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ

أَلَمْ تَرَ	إِلَى	الْمَلَإِ	مِنْ	بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ	مِنْ	بَعْدِ	مُوسَىٰ
کیا تم نے نہیں دیکھا	طرف	جماعت	سے	بنی اسرائیل	سے	بعد	موسیٰ

کیا تم نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت کی طرف نہیں دیکھا ؟ موسیٰ کے بعد

إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ

إِذْ	قَالُوا	لِنَبِيٍّ + لَّهُمُ	ابْعَثْ	لَنَا	مَلِكًا	نُّقَاتِلْ	فِي	سَبِيلِ
جب	انہوں نے کہا	اپنے نبی سے	مقرر کردیں	ہمارے لئے	ایک بادشاہ	ہم لڑیں	میں	راستہ

جب انہوں نے اپنے نبی سے کہا ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کردیں تاکہ ہم لڑیں اللہ کے

اللّٰهِ ۖ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا

اللّٰهِ	قَالَ	هَلْ	عَسَيْتُمْ	إِنْ	كُتِبَ	عَلَيْكُمُ	الْقِتَالُ	أَلَّا
اللہ	اس نے کہا	کیا	ہو سکتا ہے تم	اگر	فرض کیا جائے	تم پر	جنگ	کہ نہ

راستہ میں اس نے کہا ہو سکتا ہے کہ اگر تم پر جنگ فرض کی جائے تو تم

تُقَاتِلُوا ۖ قَالُوا وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَ

تُقَاتِلُوا	قَالُوا	وَمَا لَنَا	أَلَّا	نُقَاتِلَ	فِي	سَبِيلِ	اللّٰهِ	وَ
تم لڑو	وہ کہنے لگے	اور ہمیں کیا	کہ نہ	ہم لڑیں	میں	راستہ	اللہ	اور

نہ لڑو وہ کہنے لگے اور ہمیں کیا ہوا کہ ہم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں گے اور

قَدْ أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَأَبْنَآئِنَا ۖ فَلَمَّا

قَدْ	أُخْرِجْنَا	مِنْ	دِيَارِنَا	وَأَبْنَآئِنَا	فَلَمَّا	
البتہ	ہم نکالے گئے	سے	اپنے گھر	اور اپنی آل اولاد	پھر جب	

البتہ ہم اپنے گھروں سے اور اپنی آل اولاد سے نکالے گئے ہیں ۔ اور پھر جب

كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۗ

كُتِبَ	عَلَيْهِمُ	الْقِتَالُ	تَوَلَّوْا	إِلَّا	قَلِيلًا	مِّنْهُمْ
فرض کی گئی	ان پر	جنگ	وہ پھر گئے	سوائے	چند	ان میں سے

ان پر جنگ فرض کی گئی تو ان میں سے چند ایک کے سوا (سب) پھر گئے

وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِالظّٰلِمِينَ ﴿۲۴۶﴾

وَاللّٰهُ	عَلِيمٌ	بِالظّٰلِمِينَ
اور اللہ	جاننے والا	ظالموں کو

اور ظالموں کو جاننے والا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۲۴۶) اَلَمْ تَرَ اِلَی الْمَلَاِ الْجَمَاعَةِ مِنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِ مُوْسٰی مِ اَیْ اِلٰی قِصَّتِهِمْ وَخَبَرِهِمْ اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ وَهُوَ شَمْوِیْلُ ابْعَثْ اَقِمْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ مَعَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تَنْتَظِمُ بِهٖ كَلِمَتُنَا وَنَرْجِعُ اِلَیْهِ قَالَ النَّبِیُّ لَهُمْ هَلْ عَسَیْتُمْ بِالْفَتْحِ وَالْكَسْرِ اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا خَبَرُ عَسٰی وَالْاِسْتِفْهَامُ لِتَقْرِیْرِ التَّوَقُّعِ بِهَا قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا بِسَبْیِهِمْ وَقَتْلِهِمْ وَقَدْ فَعَلَ بِهِمْ ذٰلِكَ قَوْمُ جَالُوْتَ اَیْ لَا مَانِعَ لَنَا مِنْهُ مَعَ وُجُوْدِ مُقْتَضِیْهِ قَالَ تَعَالٰی فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَجَبُنُوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ وَهُمُ الَّذِیْنَ عَبَرُوا النَّهْرَ مَعَ طَالُوْتَ كَمَا سَیَاْتِیْ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ○ فَیُجَازِیْهِمْ

(۲۴۶) کیا تم کو خبر نہیں ملی ایک جماعت بنی اسرائیل کے قصہ اور حال کی موسیٰ پیچھے جبکہ انھوں نے اپنے پیغمبر شموئیل سے کہا کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کردے جسکے ساتھ ہم راہِ خدا میں لڑیں اس کی وجہ سے ہماری بات کا بندوبست رہے اسکی طرف ہر کام میں ہم رجوع کریں ان کے پیغمبر نے ان سے کہا ایسا تو نہ کروگے کہ اگر تم پر لڑنا فرض ہوجائے تو بیٹھ رہو اور لڑائی میں نہ جاؤ۔ انھوں نے کہا بھلا یہ کب ہوسکتا ہے کہ ہم خدائے پاک کی راہ میں نہ لڑیں حالانکہ ہم نکال دئے گئے ہیں اپنے شہروں اور بیٹوں سے ۔ قوم جالوت نے انکے ساتھ ایسا ہی کیا تھا ان کو قید کرلیا تھا اور مار ڈالا تھا (یعنی باوجودیکہ دشمنوں نے ہم پر ایسی زیادتی کی پھر کیا وجہ کہ ہم ان سے نہ لڑیں) پھر جب ان پر لڑنا فرض ہوا، نامرد ہوگئے اور لڑائی سے بھاگے مگر ان میں سے تھوڑے سے لڑے جو طالوت کے ساتھ نہر سے گذر گئے تھے جس کی کیفیت آگے بیان ہوتی ہے اور اللہ ناانصافوں کو جانتا ہے ان کو سزا دے گا۔

تشریح

(۲۴۶) قومی زندگی کے لئے روح شجاعت کو تازہ رہنا چاہئے | قوموں کی زندگی جن اوصاف سے عبارت ہے وہ ہے روحِ شجاعت کا تازہ رہنا، اخلاقی انضباط مقصد کی لگن، خودغرضی اور نفسانیت سے دوری۔ جب یہ اوصاف ختم ہوکر شجاعت کے بجائے بزدلی آجاتی ہے ۔ اخلاقی انضباط کے بجائے اخلاق باختگی پیدا ہوجاتی ہے، مقصد کی لگن باقی نہیں رہتی، ایثار و قربانی کی جگہ خودغرضی اور نفسانیت آجاتی ہے تو وہ قوموں کی موت کا وقت ہوتا ہے۔ انحطاط اور کمزوری کا یہ زہر آہستہ آہستہ پورے جسدِ قومی میں پھیل جاتا ہے۔ بنی اسرائیل کی منصبِ امامت سے محرومی ان ہی کمزوریوں کا نتیجہ تھی۔ اس سلسلے میں ان کی تاریخ کا ایک واقعہ امتِ محمدیہ کے سامنے رکھا جارہا ہے تاکہ وہ اس کو دیکھیں، عبرت حاصل کریں اور اپنی کمزوریوں کو نگاہ میں رکھیں یہ واقعہ گیارہ سو برس قبل مسیح ——(1100 BC) کا ہے۔ اس وقت بنی اسرائیل پر عمالقہ غالب آچکے تھے۔ جالوت نے حملہ کرکے اسرائیلیوں سے فلسطین کے اکثر علاقے چھین لئے تھے اور متبرک صندوق بھی اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ اللہ کے نبی حضرت سموئیل علیہ السلام جو فلسطین کے کوہستانی علاقے افرائیم میں رہتے تھے بنی اسرائیل کے سربراہ تھے ان کی اصلاحی کوششوں سے بنی اسرائیل میں کچھ دینی، سیاسی اور اخلاقی بیداری پیدا ہوئی اور انھوں نے لڑکر اپنے علاقے جالوت سے واپس لینے کا ارادہ کیا اس وقت حضرت سموئیل کافی بوڑھے ہوچکے تھے، بنی اسرائیل کے سرداروں نے ان سے درخواست کی کہ وہ ہمارے لئے ایک حکمراں بادشاہ مقرر کردیں تاکہ اس کی سربراہی میں جنگ کی جاسکے، مگر جب انکو جنگ کا حکم دیا گیا تو ایک تھوڑی مقدار کے سوا سب پیٹھ دکھا کر بھاگ گئے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْٓا

وَقَالَ	لَهُمْ	نَبِيُّهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	قَدْ + بَعَثَ	لَكُمْ	طَالُوْتَ	مَلِكًا	قَالُوْٓا
اور کہا	انھیں	ان کا نبی	بیشک	اللہ	مقرر کردیا ہے	تمہارے لئے	طالوت	بادشاہ	وہ بولے

اور کہا انھیں انکے نبی نے بیشک اللہ نے تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ مقرر کردیا ہے وہ بولے

اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ

اَنّٰى	يَكُوْنُ	لَهُ	الْمُلْكُ	عَلَيْنَا	وَنَحْنُ	اَحَقُّ	بِالْمُلْكِ	مِنْهُ
کیسے	ہوسکتی ہے	اسکے لئے	بادشاہت	ہم پر	اور ہم	زیادہ حقدار	بادشاہت کے	اس سے

کیسے ہم پر اس کی بادشاہت ہوسکتی ہے؟ ہم اس سے زیادہ بادشاہت کے حقدار ہیں۔

وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ

وَلَمْ	يُؤْتَ	سَعَةً	مِّنَ	الْمَالِ	قَالَ	اِنَّ	اللّٰهَ	اصْطَفٰىهُ
اور نہیں	دیگئی	وسعت	سے	مال	اس نے کہا	بیشک	اللہ	اُسے چن لیا

اور اُسے وسعت نہیں دی گئی مال سے اس نے کہا بیشک اللہ نے اُسے تم پر چن لیا ہے

عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِى الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤْتِىْ

عَلَيْكُمْ	وَزَادَهٗ	بَسْطَةً	فِى	الْعِلْمِ	وَالْجِسْمِ	وَاللّٰهُ	يُؤْتِىْ
تم پر	اور اُسے زیادہ دی	وسعت	میں	علم	اور جسم	اور اللہ	دیتا ہے

اور اُسے زیادہ وسعت دی ہے علم اور جسم میں اور اللہ جسے چاہتا ہے

مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (۲۴۷) وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ

مُلْكَهٗ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَاللّٰهُ	وَاسِعٌ	عَلِيْمٌ	وَقَالَ	لَهُمْ	نَبِيُّهُمْ
اپنا ملک	جسے	چاہتا ہے	اور اللہ	وسعت والا	جاننے والا	اور کہا	انھیں	ان کا نبی

اپنا ملک دیتا ہے اور اللہ وسعت والا جاننے والا ہے اور انھیں انکے نبی نے کہا

اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

اِنَّ	اٰيَةَ	مُلْكِهٖٓ	اَنْ	يَّاْتِيَكُمُ	التَّابُوْتُ	فِيْهِ	سَكِيْنَةٌ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ
بیشک	نشانی	اسکی حکومت	کہ	آئیگا تمہارے پاس	تابوت	اسمیں	سامانِ تسکین	سے	تمہارا رب

بیشک اس کی حکومت کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس تابوت آئیگا اس میں تمہارے رب کی طرف سے سامانِ

وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ

وَبَقِيَّةٌ	مِّمَّا	تَرَكَ	اٰلُ	مُوْسٰى	وَاٰلُ	هٰرُوْنَ	تَحْمِلُهُ	الْمَلٰٓئِكَةُ
اور بچی ہوئی	اس سے جو	چھوڑا	آل	موسیٰ	اور آل	ہارون	اٹھائینگے اُسے	فرشتے

تسکین ہوگا اور بچی ہوئی چیزیں جو آلِ موسیٰؑ اور آلِ ہارونؑ سے چھوڑی تھیں اُسے فرشتے اُٹھالائینگے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ع ٣٢/٦ ١٦

إِنَّ فِى ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٤٨﴾ ع

إِنَّ	فِى ۔ ذٰلِكَ	لَاٰيَةً	لَّكُمْ	إِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ	
بیشک	اس میں	نشانی	تمہارے لئے	اگر	تم ہو	ایمان والے	

بیشک اس میں تمہارے لئے نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو

(٢٤٧) وَسَأَلَ النَّبِيُّ رَبَّهُ إِرْسَالَ مَلِكٍ فَأَجَابَهُمْ إِلَى إِرْسَالِ طَالُوْتَ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ط قَالُوْٓا أَنّٰى كَيْفَ يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ لِأَنَّهُ لَيْسَ مِنْ سِبْطِ الْمَمْلَكَةِ وَلَا النُّبُوَّةِ وَكَانَ دَبَّاغًا أَوْ رَاعِيًا وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ يَسْتَعِيْنُ بِهَا عَلَى إِقَامَةِ الْمُلْكِ قَالَ النَّبِيُّ لَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ اخْتَارَهُ لِلْمُلْكِ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً سَعَةً فِى الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَكَانَ أَعْلَمَ بَنِي إِسْرَائِيْلَ يَوْمَئِذٍ وَأَجْمَلَهُمْ وَأَتَمَّهُمْ خَلْقًا وَاللّٰهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَنْ يَّشَآءُ إِيْتَاءَهُ لَا اعْتِرَاضَ عَلَيْهِ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ فَضْلَهُ عَلِيْمٌ ۝ بِمَنْ هُوَ أَهْلٌ لَهُ۔

(٢٤٨) وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ لَمَّا طَلَبُوْا مِنْهُ آيَةً عَلَى مُلْكِهِ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَّأْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ الصُّنْدُوْقُ وَكَانَ فِيْهِ صُوَرُ الْأَنْبِيَاءِ أَنْزَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى آدَمَ وَاسْتَمَرَّ إِلَيْهِمْ فَغَلَبَهُمُ الْعَمَالِقَةُ عَلَيْهِ وَأَخَذُوْهُ وَكَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ بِهِ عَلَى عَدُوِّهِمْ وَيُقَدِّمُوْنَهُ فِي الْقِتَالِ وَيَسْكُنُوْنَ إِلَيْهِ كَمَا قَالَ تَعَالٰى فِيْهِ سَكِيْنَةٌ طُمَأْنِيْنَةٌ لِقُلُوْبِكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوْسٰى وَآلُ هٰرُوْنَ

(٢٤٧) پیغمبر شموئیل نے اپنے رب سے بادشاہ مقرر کرنے کی طلب کی اللہ نے طالوت کو بھیجا۔ اور ان سے ان کے پیغمبر شموئیل نے کہا کہ البتہ خدا تعالےٰ نے تم پر طالوت کو بادشاہ بنا کر بھیجا ہے انہوں نے کہا کہ وہ ہم پر کیوں کر بادشاہت کرسکتا ہے حالانکہ ہم بادشاہت کے اس سے زیادہ لائق اور مستحق ہیں کہ وہ نہ بادشاہوں کی اولاد سے ہے نہ پیغمبروں کی (طالوت چمڑا رنگنے والا یا بکریوں کا چرانے والا تھا اور اس کو کبھی مال و دولت کی مقدرت نہیں ہوئی جس سے وہ بادشاہت کے کاموں کا بندوبست کرسکے۔ ان کے نبی نے ان سے کہا کہ بیشک اللہ نے بادشاہت کے لیے تم پر اسی کو پسند فرمایا اور اسکو علم کی وسعت زیادہ دی اور جسم اس کا پورا اور خوشنما بنایا اور اللہ اپنا ملک جس کو دینا چاہے دیتا ہے اس پر کوئی اعتراض نہیں اور اللہ کا فضل بہت بڑا ہے وہ جانتا ہے اس کو جو لائق اس کے فضل کے ہے۔

(٢٤٨) وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ الخ اور ان سے ان کے پیغمبر نے کہا جب انھوں نے طالوت کی بادشاہت پر کوئی نشان چاہا بیشک اس کی بادشاہت کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس ایک صندوق آئیگا فرشتے اس کو اٹھا کر لادیں گے اس میں اطمینان قلبی ہے تمہارے رب کی طرف سے اور موسیٰ اور ہارون کی باقی رہی ہوئی چیزیں۔ یعنی موسیٰ علیہ السلام کے دونوں جوتے اور لاٹھی اور ہارون ؑ کا عمامہ اور ایک پیمانہ ترنجبین کا جو ان پر اترتا تھا اور تختیاں جن پر توراۃ لکھی ہوئی اتری تھی اس صندوق میں پیغمبروں کی تصویریں تھیں اسکو اللہ نے آدم پر اتارا اور وہ وہیں رہا یہانتک کہ عملیق بن عاد بن شدلو کی اولاد پر قابض

toobaa-elibrary.blogspot.com

أَیْ تَرَكَاهُ وَهُوَ نَعْلَا مُوْسٰى وَعَصَاهُ وَعِمَامَةُ هٰرُوْنَ وَقَفِيْزٌ مِنَ الْمَنِّ الَّذِيْ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ وَرُضَاضُ الْأَلْوَاحِ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ حَالٌ مِنْ فَاعِلِ يَاْتِيَكُمُ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ عَلٰى مُلْكِهٖ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ فَحَمَلَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ حَتّٰى وَضَعَتْهُ عِنْدَ طَالُوْتَ فَاَقَرُّوْا بِمُلْكِهٖ وَتَسَارَعُوْا إِلَى الْجِهَادِ فَاخْتَارَ مِنْ شُبَّانِهِمْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا

ہوگئی اور غالب ہوکر لے گئی اس کی برکت سے وہ فتح طلب کرتے تھے دشمنوں پر اور اس صندوق کو آگے رکھ کر دشمنوں سے لڑتے تھے اور اس سے اطمینان حاصل کرتے تھے سو اس صندوق کو فرشتے آسمان و زمین کے درمیان میں اٹھا کر لائے اور وہ اس کو دیکھ رہے تھے فرشتوں نے وہ صندوق طالوت کے پاس رکھ دیا اس پر انھوں نے اس کی بادشاہت کا اقرار کیا اور جہاد کی طرف جلدی کی۔ طالوت نے ان میں سے ستر ہزار جوان منتخب کیے۔

تشریح

۲۴۷ قیادت کے لئے علمی اور عملی قوت کی ضرورت ہے | حضرت سموئیل علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہا کہ اللہ نے طالوت (ساؤل) کو تمہارے لئے حکمران مقرر کیا ہے طالوت (ساؤل) مطلق العنان بادشاہ (Absolute Monarch) نہیں تھے بلکہ ایسے صاحب اقتدار تھے جو اللہ کے اقتدار اعلیٰ کو مان کر شرعی حدود میں اپنے اختیارات کو استعمال کرے، ان کا تقرر محض حکمرانی کے لئے نہیں بلکہ دینی فرائض کے انجام دینے کے لئے ہوا تھا جس میں ایک فریضۂ فریضۂ جہاد بھی تھا۔ طالوت (ساؤل) کا تعلق بنی اسرائیل کے ایک چھوٹے سے قبیلے "بن یمین" سے تھا، وہ ایک تیس سالہ قدآور، طاقتور، خوبرو اور ذہین نوجوان تھے، اپنے والد کے گدھے تلاش کرنے نکلے تھے، راستے میں جب حضرت سموئیل علیہ السلام کی رہائش گاہ کے قریب پہونچے تو اللہ کی طرف سے اشارہ ہوا کہ یہی ہے جس کو ہم نے بنی اسرائیل کی بادشاہی کے لئے چنا ہے ـــــ بنی اسرائیل کو طالوت کی بادشاہی پر اعتراض ہوا کیونکہ وہ ایک ایسے چھوٹے سے قبیلے سے تعلق رکھتے تھے جو با اثر و رسوخ نہیں تھا اور ان کا تعلق ایک عام غریب گھرانے سے تھا۔ حضرت سموئیل علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو سمجھایا کہ یہ اللہ کا انتخاب ہے وہ حکمرانی کے لئے دولت اور اثر و رسوخ کو نہیں بلکہ علمی اور عملی قوتوں کو دیکھتا ہے۔ اس وقت جنگ کا مرحلہ درپیش ہے۔ قوم کو ایک بہتر فوجی کمانڈر کی ضرورت ہے جو بہترین جنگی تدبیریں اختیار کر سکے۔ تمہاری نظر تنگ اور تمہارا علم محدود ہے اللہ کی نظر وسیع اور علم لا محدود ہے۔ اللہ کے فیصلوں کو اپنے فیصلوں پر قیاس نہ کرو۔

۲۴۸ متبرک صندوق کی واپسی | طالوت (ساؤل) کا بنی اسرائیل کی بادشاہت کے لئے انتخاب اللہ کی طرف سے ہوا ہے اس کی ایک اور نشانی مقرر کی گئی ـــــ وہ نشانی یہ تھی کہ آل موسیٰ اور آل ہارون کے چھوڑے ہوئے تبرکات جن میں پتھر کی وہ تختیاں تھیں جو طور سینا پر اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰؑ کو دی تھیں اور ان میں احکام عشرہ درج تھے، تورات کا اصل نسخہ جسے حضرت موسیٰؑ نے خود لکھوا کر بنی لاوی کے سپرد کیا تھا اور ایک بوتل میں "من" بھر کر بطور نشانی رکھا گیا تھا، تاکہ آنے والی نسلیں انکے باپ دادا پر صحرا میں کئے ہوئے احسان کو یاد رکھیں اور غالباً اسمیں حضرت موسیٰؑ کا وہ عصا بھی تھا جو اللہ کے معجزات کا مظہر تھا۔ یہ تبرکات ایک صندوق میں رکھے ہوئے تھے، انبیاء بنی اسرائیل تبرکات کے اس صندوق کو جسے عہد کا صندوق یا خداوند کا صندوق کہتے تھے لڑائی میں آگے رکھتے تھے اور اس متبرک صندوق کو فتح و نصرت کا نشان سمجھا جاتا تھا ـــــ جالوت نے بنی اسرائیل سے وہ صندوق بھی چھین لیا تھا جس سے پوری قوم کی ہمت ٹوٹ گئی تھی اور اسرائیلی یہ خیال کرنے لگے کہ اللہ کی رحمت ہم سے پھر گئی اور ہمارے برے دن آگئے ہیں ـــــ جس بستی میں یہ صندوق رکھا جاتا وہاں وبائیں پھوٹ پڑتیں اس طرح پانچ شہر ویران ہوگئے۔ فلسطینیوں نے اُسے خوف کے مارے ایک بیل گاڑی پر رکھ کر ہانک دیا، اللہ کے فرشتے اسے ہانک کر لے آئے۔ طالوت (ساؤل) کی منجانب اللہ انتخاب کی یہ علامت قرار دیگئی کہ انکے عہد حکومت میں وہ متبرک صندوق جس سے تمہاری پست ہمتوں کو پھر حوصلہ مل جائے واپس مل جائیں چنانچہ وہ صندوق واپس ملا اور اس سے اسرائیلیوں کا حوصلہ بڑھ گیا اور انہیں طالوت کی بادشاہت پر اطمینان ہوگیا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ فَمَنْ

فَلَمَّا	فَصَلَ	طَالُوتُ	بِالْجُنُودِ	قَالَ	إِنَّ	اللَّهَ	مُبْتَلِيكُمْ	بِنَهَرٍ	فَمَنْ
پھر جب	باہر نکلا	طالوت	لشکر کے ساتھ	اس نے کہا	بیشک	اللہ	آزمائش کرنیوالا	ایک نہر سے	پس جس

پھر جب طالوت لشکر کے ساتھ باہر نکلا، اس نے کہا بیشک اللہ ایک نہر سے تمہاری آزمائش کرنے والا ہے پس

شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَنْ لَمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا مَنِ

شَرِبَ	مِنْهُ	فَلَيْسَ	مِنِّي	وَمَنْ	لَمْ يَطْعَمْهُ	فَإِنَّهُ	مِنِّي	إِلَّا	مَنِ
پی لیا	اس سے	تو نہیں	مجھ سے	اور جس	اُسے نہ چکھا	تو بیشک وہ	مجھ سے	سوائے	جو

جس نے اس سے پی لیا (پانی) وہ مجھ سے نہیں اور جس نے اُسے نہ چکھا وہ بیشک مجھ سے ہے، سوائے اس کے جو اپنے

اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا جَاوَزَهُ

اغْتَرَفَ	غُرْفَةً	بِيَدِهِ	فَشَرِبُوا	مِنْهُ	إِلَّا	قَلِيلًا	مِنْهُمْ	فَلَمَّا	جَاوَزَهُ
چلو بھرلے	ایک چلو	اپنے ہاتھ سے	پھر انہوں نے پی لیا	اس سے	سوائے	چند ایک	ان سے	پس جب	اس کے پار ہوئے

ہاتھ سے ایک چلو بھرلے۔ پھر چند ایک کے سوا انہوں نے اسے پی لیا۔ پس جب وہ (طالوت)

هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ

هُوَ	وَالَّذِينَ	آمَنُوا	مَعَهُ	قَالُوا	لَا طَاقَةَ	لَنَا	الْيَوْمَ	بِجَالُوتَ
وہ	اور وہ جو	ایمان لائے	اسکے ساتھ	انہوں نے کہا	نہیں طاقت	ہمارے لئے	آج	جالوت کے ساتھ

اور جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اسکے پار ہوئے، انہوں نے کہا آج ہمیں طاقت نہیں جالوت اور اس کے

وَجُنُودِهِ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُو اللَّهِ كَمْ مِنْ فِئَةٍ

وَجُنُودِهِ	قَالَ	الَّذِينَ	يَظُنُّونَ	أَنَّهُمْ	مُلَاقُو اللَّهِ	كَمْ	مِنْ	فِئَةٍ
اور اس کا لشکر	کہا	جو لوگ	یقین رکھتے تھے	کہ وہ	ملنے والے اللہ سے	بارہا	سے	جماعتیں

لشکر کیساتھ (مقابلہ) جو لوگ یقین رکھتے تھے کہ وہ اللہ سے ملنے والے ہیں انہوں نے کہا۔ بارہا چھوٹی جماعتیں

قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿۲۴۹﴾

قَلِيلَةٍ	غَلَبَتْ	فِئَةً	كَثِيرَةً	بِإِذْنِ + اللَّهِ	وَاللَّهُ	مَعَ	الصَّابِرِينَ
چھوٹی	غالب ہوئی	جماعتیں	بڑی	اللہ کے حکم سے	اور اللہ	ساتھ	صبر کرنے والے

غالب ہوئی ہیں اللہ کے حکم سے بڑی جماعتوں پر اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

﴿۲۴۹﴾ فَلَمَّا فَصَلَ خَرَجَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَكَانَ حَرًّا شَدِيدًا وَطَلَبُوا مِنْهُ الْمَاءَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِيكُمْ مُخْتَبِرُكُمْ بِنَهَرٍ لِيَظْهَرَ الْمُطِيعُ مِنْكُمْ

﴿۲۴۹﴾ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ الخ پھر جب طالوت لشکر کو لیکر بیت المقدس سے نکلے اور سخت گرمی کی وجہ سے لشکر نے پانی مانگا۔ طالوت نے کہا بیشک اللہ تعالیٰ تم کو آزمائے گا۔ ساتھ نہر کے جو اُردن اور فلسطین کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَالْعَاصِیْ وَھُوَ بَیْنَ الْاُرْدُنِ وَفِلَسْطِیْنَ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ اَیْ مِنْ مَائِهٖ فَلَیْسَ مِنِّیْ اَیْ مِنْ اَتْبَاعِیْ وَمَنْ لَّمْ یَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّیْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً ۢ بِالْفَتْحِ وَالضَّمِّ بِیَدِهٖ فَاکْتَفٰی بِهَا وَلَمْ یَزِدْ عَلَیْهَا فَاِنَّهٗ مِنِّیْ فَشَرِبُوْا مِنْهُ لِمَا وَافَوْهُ بِکَثْرَةٍ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ فَاقْتَصَرُوْا عَلَی الْغُرْفَةِ رُوِیَ اَنَّهَا کَفَتْهُمْ لِشُرْبِهِمْ وَدَوَابِّهِمْ وَکَانُوْا ثَلٰثَمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَهُمُ الَّذِیْنَ اقْتَصَرُوْا عَلَی الْغُرْفَةِ قَالُوْا اَیِ الَّذِیْنَ شَرِبُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْیَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ اَیْ بِقِتَالِهِمْ وَجَبُنُوْا وَلَمْ یُجَاوِزُوْهُ قَالَ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ یُوْقِنُوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ بِالْبَعْثِ وَهُمُ الَّذِیْنَ جَاوَزُوْهُ کَمْ خَبَرِیَّةٌ بِمَعْنٰی کَثِیْرٍ مِّنْ فِئَةٍ جَمَاعَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً کَثِیْرَةً ۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ بِاِرَادَتِهٖ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ بِالنَّصْرِ وَالْعَوْنِ۔

درمیان میں ہے تاکہ جو فرماں برداری کرے تم میں سے اور جو نافرمان ہو ہر ایک کا حال کھل جائے سو جس نے اس کے پانی سے پیا وہ میری پیروی کرنے والوں میں سے نہیں اور جس نے اس کو نہ چکھا مگر ایک چلّو اپنے ہاتھ سے پی لے اس سے زیادہ نہ پیا وہ میری جماعت سے ہے سو جب وہ اس نہر پر پہونچے سب نے اس کا پانی پیا مگر صرف تین سو دس سے کچھ زیادہ نے چلّو پر ہی کفایت کی زیادہ نہ پیا۔ مروی ہے کہ وہ چلّو بھر پانی اُن کو اور ان کے جانوروں کو کافی ہو گیا سو جب طالوت اور جو اُن کے ساتھ مسلمان تھے نہر سے پار ہو گئے (یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے چلّو بھر پانی سے زیادہ نہ پیا تھا) سو جن لوگوں نے خوب سیراب ہو کر پانی پیا وہ نامرد ہو گئے نہر سے نہ اُتر سکے اور یہ کہا کہ ہم میں طاقت نہیں کہ جالوت اور اس کے لشکر سے لڑیں اور جو اللہ کے ملنے کا اور آخرت کا یقین کئے ہوئے تھے یعنی وہی جو نہر سے پار ہو گئے تھے انہوں نے کہا کہ بسا اوقات اللہ کے حکم سے تھوڑی جماعت بڑے لشکر پر غالب ہو جاتی ہے اور اللہ ساتھ صبر کرنے والوں کی مدد کرتا ہے۔

تشریح

(۲۴۹) جنگ میں ثابت قدمی کی ضرورت ہے | طالوت (ساؤل) بنی اسرائیل کے لشکر کو لیکر چلے، چھانٹنے کے بعد اَسّی ہزار آدمی ساتھ ہو گئے۔ طالوت بنی اسرائیل کی اخلاقی حالت جانتے تھے، وہ سمجھتے تھے کہ اگر اخلاقی انضباط، روحِ شجاعت، ایثار و قربانی کا جذبہ نہ ہو تو خالی بھیڑ سے جنگیں جیتی نہیں جاتیں ــــــ انہوں نے آزمائش کا اور طریقہ نکالا۔ سخت گرمی کا زمانہ تھا راستے میں دریائے اردن پڑتا تھا، طالوت نے کہا ایک آدھ گھونٹ کی اجازت ہے جو سیر ہو کر پانی پیئے وہ ساتھ نہ چلے۔ جو لوگ تھوڑی دیر کے لئے اپنی پیاس بھی ضبط نہ کر سکیں ان پر کیا بھروسہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ اس دشمن کے مقابلہ پر ثابت قدم رہیں گے جس سے وہ پہلے ہی شکست کھا چکے ہیں۔ اس آزمائش میں بہت کم لوگ کامیاب ہوئے، زیادہ تر پانی پر ٹوٹ پڑے اور پیاس ضبط نہ کرنے کی وجہ سے مضمحل ہو کر رہ گئے ــــــ تین سو تیرہ ساتھ رہ گئے۔ خیال کیجیے، غزوۂ بدر میں بھی یہی تعداد تھی وہاں معاملہ قبلۂ اول بیت المقدس اور فلسطین کے چھینے ہوئے علاقوں کی فتح کا تھا اور یہاں بیت اللہ کی فتح سامنے تھی یہاں سے مسلمانوں کو ہجرت پر مجبور ہونا پڑا تھا ــــــ یہ قلیل تعداد تین سو تیرہ بنی اسرائیل کی وہ تھی جنھیں اللہ اور یوم آخرت پر پورا یقین تھا۔ انھوں نے کہا تعداد کی کثرت و قلت کوئی معنی نہیں رکھتی۔ اصل طاقت اللہ پر بھروسہ اور ثابت قدمی ہے اللہ کی مدد ثابت قدم رہنے والوں کے ساتھ ہی ہوتی ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ

وَلَمَّا	بَرَزُوْا	لِجَالُوْتَ	وَجُنُوْدِهٖ	قَالُوْا	رَبَّنَآ	اَفْرِغْ	عَلَيْنَا	صَبْرًا	وَّ
اور جب	آمنے سامنے ہوئے	جالوت کے	اور اس کا لشکر	انھوں نے کہا	اے ہمارے رب	ڈال دے	ہم پر	صبر	اور

اور جب جالوت اور اس کے لشکر کے آمنے سامنے ہوئے تو انھوں نے کہا اے ہمارے رب ہمارے (دلوں میں) صبر ڈال دے اور

ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾ فَهَزَمُوْهُمْ

ثَبِّتْ	اَقْدَامَنَا	وَانْصُرْنَا	عَلٰى	الْقَوْمِ	الْكٰفِرِيْنَ	فَهَزَمُوْهُمْ
جمادے	ہمارے قدم	اور ہماری مدد کر	پر	قوم	کافر (جمع)	پھر انھوں نے شکست دی انھیں

ہمارے قدم جمادے اور ہماری مدد کر قوم کافروں پر۔ پھر انھوں نے اللہ کے حکم سے

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ

بِاِذْنِ + اللّٰهِ	وَقَتَلَ	دَاوٗدُ	جَالُوْتَ	وَاٰتٰىهُ	اللّٰهُ	الْمُلْكَ	وَالْحِكْمَةَ	وَعَلَّمَهٗ
اللہ کے حکم سے	اور قتل کیا	داؤد	جالوت	اور اُسے دیا	اللہ	مُلک	اور حکمت	اور اُسے سکھایا

انہیں شکست دی اور داؤد نے جالوت کو قتل کیا اور اللہ نے اُسے ملک اور حکمت عطا کی اور اسے سکھایا

مِمَّا يَشَآءُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ

مِمَّا	يَشَآءُ	وَلَوْلَا	دَفْعُ	اللّٰهِ	النَّاسَ	بَعْضَهُمْ	بِبَعْضٍ	لَّفَسَدَتِ	الْاَرْضُ
جو	چاہا	اور اگر نہ	ہٹاتا	اللہ	لوگ	بعض لوگ	بعض کے ذریعہ	ضرور تباہ ہوجاتی	زمین

جو چاہا اور اگر اللہ نہ ہٹاتا بعض لوگوں کو بعض لوگوں کے ذریعے، تو زمین ضرور تباہ ہوجاتی

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ

وَلٰكِنَّ	اللّٰهَ	ذُوْ فَضْلٍ	عَلٰى	الْعٰلَمِيْنَ	تِلْكَ	اٰيٰتُ	اللّٰهِ
اور لیکن	اللہ	فضل والا	پر	تمام جہان	یہ	احکام	اللہ

اور لیکن اللہ تمام جہانوں پر فضل والا ہے۔ یہ اللہ کے احکام ہیں

نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾

نَتْلُوْهَا	عَلَيْكَ	بِالْحَقِّ	وَاِنَّكَ	لَمِنَ	الْمُرْسَلِيْنَ	
ہم سناتے ہیں انکو	آپ پر	ٹھیک ٹھیک	اور بیشک آپ	ضرور۔ سے	رسول (جمع)	

ہم وہ آپ کو ٹھیک ٹھیک سناتے ہیں اور بے شک آپ ضرور رسولوں میں سے ہیں۔

﴿۲۵۰﴾ وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ اَیْ ظَهَرُوْا لِقِتَالِهِمْ وَتَصَافُّوْا قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ اَصْبِبْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا بِتَقْوِيَةِ قُلُوْبِنَا عَلَى الْجِهَادِ وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○

﴿۲۵۰﴾ اور جب یہ تھوڑے سے مسلمان جالوت اور اس کے لشکر سے لڑنے کو نکلے اور صف بندی کی کہا اے ہمارے رب ہم پر صبر ڈال اور ہمارے دل جہاد پر قوی کر کہ ہم ثابت قدم رہیں اور کافروں پر ہم کو فتح دے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۲۵۱) فَهَزَمُوْهُمْ كَسَرُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ بِاِرَادَتِهٖ
وَقَتَلَ دَاوٗدُ وَكَانَ فِىْ عَسْكَرِ طَالُوْت جَالُوْتَ
وَاٰتٰىهُ اَىْ دَاوٗدَ اللّٰهُ الْمُلْكَ فِىْ بَنِىْٓ اِسْرَآئِيْلَ
وَالْحِكْمَةَ اَلنُّبُوَّةَ بَعْدَ مَوْتِ شَمْوِيْلَ وَطَالُوْتَ
وَلَمْ يَجْتَمِعَا لِاَحَدٍ قَبْلَهٗ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ
كَصَنْعَةِ الدُّرُوْعِ وَمَنْطِقِ الطَّيْرِ وَلَوْلَا دَفْعُ
اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بَدَلُ بَعْضٍ مِنَ النَّاسِ
بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ بِغَلَبَةِ الْمُشْرِكِيْنَ
وَقَتْلِ الْمُسْلِمِيْنَ وَتَخْرِيْبِ الْمَسَاجِدِ وَلٰكِنَّ
اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○ فَدَفَعَ
بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ
(۲۵۲) تِلْكَ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا
نَقُصُّهَا عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ بِالْحَقِّ ؕ بِالصِّدْقِ
وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ اَلتَّاكِيْدُ بِاَنَّ
وَغَيْرِهَا رَدٌّ لِقَوْلِ الْكُفَّارِ لَهٗ لَسْتَ مُرْسَلًا۔

(۲۵۱) سو اللہ کے حکم سے مسلمانوں نے کافروں کو شکست دی اور داوٗد نے
جو طالوت کے لشکر میں تھے جالوت کو قتل کر دیا اور داوٗد کو
اللہ نے شموئیل اور طالوت کے مرنے کے بعد بادشاہت
اور نبوت عطا فرمائی۔ اس سے پہلے یہ دونوں امر ایک
شخص کو نہ ملے تھے اور داوٗد کو جو چاہا سکھلایا جیسے زرہ
کا بنانا اور جانوروں کی بولی سمجھنا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ بعض
آدمیوں کو بعض سے دفع نہ کرتا تو زمین میں فساد ہو جاتا
مشرک غالب ہو جاتے، مسلمان مارے جاتے مسجدیں
ویران ہو جاتیں لیکن اللہ بڑے فضل والا ہے جہان والوں
پر اس نے بعض کو بعض سے دفع کیا اور زمین کو
فساد سے محفوظ رکھا۔

(۲۵۲) یہ اللہ کے حکم سچے ہیں جنکو ہم تجھ پر اے محمدؐ بیان کرتے
ہیں اور بیشک تو پیغمبروں میں سے ہے (اِنْ اور لام وغیرہ
کے ساتھ اس آیت میں اس وجہ سے تاکید لائی گئی کہ کافروں
کا قول رد ہو جائے۔ انھوں نے بھی تاکید سے یہ کہا تھا "لَسْتَ مُرْسَلًا"
کہ ہرگز تو پیغمبر نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

تشریح

(۲۵۰) طالوت کی قیادت میں بنی اسرائیل کی جنگ | اہل ایمان بنی اسرائیل کی جب یہ تھوڑی سی تعداد طالوت کی قیادت میں جالوت اور اسکے لشکر سے مقابلہ آرا ہوئی تو یہ اللہ سے دعا کر رہے تھے کہ اے اللہ ہمیں ثابت قدم رکھ، ہماری مدد فرما اور ہمیں کافروں پر فتح و نصرت عطا فرما۔

(۲۵۱) دین کا راہبانہ تصور صالح نظام قائم نہیں کر سکتا | اسی لشکر میں کم سن حضرت داوٗد ان کے والد اور چھ بھائی بھی تھے، حضرت داوٗد نے جالوت کو قتل کر دیا۔ اس شجاعت سے حضرت داوٗد بنی اسرائیل کی آنکھ کا تارا بن گئے، بعد میں طالوت نے اپنی بیٹی کی شادی حضرت داوٗد سے کر دی۔ آخر حضرت داوٗد بنی اسرائیل کے فرمانروا ہوئے اور اللہ نے ان کو نبوت سے سرفراز کیا —— اللہ نے زمین کا انتظام برقرار رکھنے کے لئے یہ ضابطہ تیار کیا ہے کہ وہ انسانوں کے مختلف گروہوں کو ایک خاص حد تک زمین پر غلبہ اور قوت حاصل کرنے دیتا ہے مگر جب کوئی گروہ حد سے بڑھ جاتا ہے تو دوسرے گروہ کے ذریعہ اس کا زور توڑ دیتا ہے، اگر ایک قوم کا اقتدار زمین پر ہمیشہ قائم رکھا جاتا تو خدا کے ملک میں فساد برپا ہو جاتا۔ بیشک یہ اللہ کا بڑا فضل ہے کہ وہ اس طرح دفعِ فساد کا انتظام کرتا رہتا ہے۔ اگر باطل کے خلاف یہ جنگ و جہاد نہ ہوتی اور دین کا راہبانہ تصور ہی معیار ہوتا تو کبھی ایک صالح نظام زمین پر قائم نہ ہو سکتا۔

(۲۵۲) ان واقعات کا بیان حضرت محمدؐ کی صداقت کی دلیل ہے | یہ ہم ٹھیک ٹھیک آیات اور واقعات تمہیں سنا رہے ہیں۔ ورنہ بنی اسرائیل نے طالوت اور حضرت سموئیل کے اس اہم واقعے کو بے معنی اور رطب و یابس کا مجموعہ بنا کر رکھ دیا تھا۔ ڈیڑھ ہزار سال قبل پیش آنے والے واقعہ کو ٹھیک ٹھیک صورت میں بیان کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اے محمدؐ تم ہمارے فرستادہ ہو ورنہ تمہارے پاس ان واقعات کے جاننے کا ذریعہ کیا تھا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ

تِلْكَ	الرُّسُلُ	فَضَّلْنَا	بَعْضَهُمْ	عَلٰى	بَعْضٍ	مِنْهُمْ	مَّنْ	كَلَّمَ	اللّٰهُ
یہ	رسول (جمع)	ہم نے فضیلت دی	انکے بعض	پر	بعض	ان سے	جس	کلام کیا	اللہ

یہ رسول ہیں، ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ان میں (بعض) سے اللہ نے کلام کیا

وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ

وَرَفَعَ	بَعْضَهُمْ	دَرَجٰتٍ ؕ	وَاٰتَيْنَا	عِيْسَى	ابْنَ مَرْيَمَ	الْبَيِّنٰتِ
اور بلند کئے	ان کے بعض	درجے۔	اور ہم نے دی	عیسیٰؑ	مریم کا بیٹا	کھلی نشانیاں

اور ان میں سے بعض کے درجے بلند کئے، اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰؑ کو کھلی نشانیاں دیں

وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ

وَاَيَّدْنٰهُ	بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ	وَلَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	مَا	اقْتَتَلَ
اور اس کی تائید کی ہم نے	روح القدس (جبرائیلؑ) سے	اور اگر	چاہتا	اللہ	نہ	باہم لڑتے

اور ہم نے روح القدسؑ سے اس کی تائید کی اور اگر اللہ چاہتا تو وہ باہم نہ لڑتے

الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ

الَّذِيْنَ	مِنْۢ بَعْدِ	هِمْ	مِّنْۢ بَعْدِ	مَا	جَآءَتْهُمُ	الْبَيِّنٰتُ	وَلٰكِنِ
وہ جو	بعد	اُن	بعد سے	جو (جب)	آگئی ان کے پاس	کھلی نشانیاں	اور لیکن

جو ان کے بعد ہوئے اس کے بعد جب کہ ان کے پاس کھلی نشانیاں آگئیں لیکن

اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ

اخْتَلَفُوْا	فَمِنْهُمْ	مَّنْ	اٰمَنَ	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	كَفَرَ	وَلَوْ	شَآءَ
انھوں نے اختلاف کیا	پھر ان سے	جو کوئی	ایمان لایا	اور	ان سے	کوئی بعض	کفر کیا	اور اگر	چاہتا

انھوں نے اختلاف کیا پھر ان میں سے کوئی ایمان لایا اور ان میں سے بعض نے کفر کیا اور اگر اللہ

اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۟ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾

اللّٰهُ	مَا اقْتَتَلُوْا	وَلٰكِنَّ	اللّٰهَ	يَفْعَلُ	مَا يُرِيْدُ
اللہ	وہ باہم نہ لڑتے	اور لیکن	اللہ	کرتا ہے	جو وہ چاہتا ہے۔

چاہتا تو وہ باہم نہ لڑتے۔ لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

(۲۵۳) تِلْكَ مبتدأ الرُّسُلُ صفۃ والخبر فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ بتخصیصہ بمنقبۃ لیست لغیرہ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ كموسى وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ

(۲۵۳) تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ الخ
یہ سب پیغمبر ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر بڑائی دی کہ بعض میں وہ اوصاف رکھے جو دوسرے میں نہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَیْ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَرَ جٰتٍ ط عَلٰی غَیْرِہٖ بِعُمُوْمِ الدَّعْوَۃِ وَخَتْمِ النُّبُوَّۃِ بِہٖ وَتَفْضِیْلِ اُمَّتِہٖ عَلٰی سَائِرِ الْاُمَمِ وَالْمُعْجِزَاتِ الْمُتَکَاثِرَۃِ وَالْخَصَائِصِ الْعَدِیْدَۃِ وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ وَاَیَّدْنٰہُ قَوَّیْنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ ط جِبْرَءِیْلُ یَسِیْرُ مَعَہٗ حَیْثُ سَارَ وَلَوْ شَاءَ اللّٰہُ هُدَی النَّاسِ جَمِیْعًا مَا اقْتَتَلَ الَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ بَعْدَ الرُّسُلِ اَیْ اُمَمُهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنٰتُ لِاخْتِلَافِهِمْ وَتَضْلِیْلِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا لِمَشِیْئَةِ ذٰلِكَ فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ ثَبَتَ عَلٰی اِیْمَانِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ كَالنَّصَارٰی بَعْدَ الْمَسِیْحِ وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ مَا اقْتَتَلُوْا تَوْكِیْدٌ وَلٰكِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ ع مِنْ تَوْفِیْقِ مَنْ شَاءَ وَخُذْلَانِ مَنْ شَاءَ

بعض اس میں وہ ہیں کہ اللہ نے ان سے کلام کئے جیسے موسیٰ اور بعض کے درجے بلند کئے اوروں پر جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ ان کی رسالت سب پر تمام ہوئی اور نبوت ان پر ختم ہوئی اور ان کی امت کو سب امتوں پر بڑائی دی گئی اور بہت سے معجزے ان کو عطا ہوئے اور طرح طرح کی خصوصیتوں سے ان کو خاص کیا اور ہم نے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو ظاہر معجزے دیئے اور ان کو قوت دی جبرئیلؑ سے کہ وہ ان کے ساتھ چلتے تھے جہاں وہ جاویں اور اگر اللہ سب کو راہ پر لانا چاہتا تو پیغمبروں کے بعد ان کی امت کے آدمی باہم نہ لڑتے اور باہم مخالف ہو کر ایک دوسرے کو گمراہ اور بددین نہ کہتے بعد اس کے کہ ان کے پاس صریح احکام آگئے ولیکن چونکہ اللہ کو منظور ہوا وہ باہم مختلف ہوئے سو بعض ان میں سے ایمان پر جمے رہے اور بعض کافر ہو گئے جیسے نصاریٰ عیسےؑ کے بعد اور جو اللہ چاہتا وہ باہم نہ لڑتے ولیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جسکو چاہے بھلے کاموں کی توفیق دے اور جسکو چاہے ہوا کرے اس کو توفیق نہ دے۔

تشریح

(۲۵۳) اللہ کیطرف سے عمل کی آزادی امتحان کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چونکہ انسان کو امتحان کی غرض سے زمین پر پیدا کیا ہے اسلئے اسکو اعتقاد اور عمل کی راہوں میں انتخاب اور اختیار کی آزادی عطا کی ہے۔ نبیوں کو اسلئے بھیجا جاتا رہا ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ایمان اور اطاعت کا راستہ کھول کھول کر بتائیں۔ اللہ کے یہ رسول جو اللہ کی طرف سے انسانوں کی ہدایت پر مامور ہوئے اپنی ذات اور کردار و عمل سے خود اللہ کی ایک نشانی تھے، انکو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر مرتبے عطا ہوئے۔ انمیں کوئی ایسا تھا جس سے اللہ تعالےٰ خود ہم کلام ہوئے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ کسی نبی اور رسول کو کسی دوسری حیثیت سے بلند درجے عطا ہوئے ——— حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے، ——— عیسیٰ ابن مریم خود اپنی جگہ اللہ کی روشن نشانی تھے۔ اللہ کے یہ عظیم المرتبہ پیغمبر اور رسول، ان کا کام یہ تھا کہ دلیلوں اور افہام و تفہیم سے لوگوں کو راستی کی طرف بلانے کی کوشش کریں ——— رسولوں کے ذریعے حقیقت کا علم حاصل ہو جاتے کے باوجود مذہب کے نام پر جو اختلافات، ہنگامے، لڑائیاں اور جنگ و جدال ہوئے، کوئی ایمان لایا، کسی نے کفر کا رویہ اختیار کیا۔ یہ سب اس لئے ہوئے کہ لوگوں نے اللہ کی طرف سے عطا کردہ اعتقاد و عمل کی آزادی کا صحیح استعمال نہ کیا۔ ——— اللہ تعالیٰ مجبور نہ تھا اگر وہ چاہتا تو کسی کی مجال نہ تھی کہ نبیوں کی دعوت ٹھکرا سکے۔ اللہ تعالیٰ ایسا کرتے تو اللہ کی طرف سے عطا کردہ آزادی بے معنی ہو کر رہ جاتی۔

---

toobaa-elibrary.blogspot.com

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ

یٰٓاَیُّهَا	الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا	اَنْفِقُوْا	مِمَّا	رَزَقْنٰکُمْ	مِّنْ قَبْلِ	اَنْ	یَّاْتِیَ
اے	جو ایمان لائے (ایمان والے)	تم خرچ کرو	سے + جو	ہم نے دیا تمھیں	سے + پہلے	کہ	آجائے

اے ایمان والو جو ہم نے تمھیں دیا اس میں سے خرچ کرو اس سے پہلے کہ آجائے وہ دن

یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْکٰفِرُوْنَ

یَوْمٌ	لَّا بَیْعٌ	فِیْهِ	وَ	لَا خُلَّةٌ	وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ	وَ	الْکٰفِرُوْنَ
وہ دن	نہ خرید و فروخت	اس میں	اور	نہ دوستی	اور نہ سفارش	اور	کافر (جمع)

جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی، نہ دوستی اور نہ سفارش اور کافر

هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾

هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ
وہی	ظالم (جمع)

وہی ظالم ہیں

(۲۵۴) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ زَکٰوتَهٗ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِدَاءٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ صَدَاقَةٌ تَنْفَعُ وَّلَا شَفَاعَةٌ بِغَیْرِ اِذْنِهٖ وَهُوَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِرَفْعِ الثَّلٰثَةِ وَالْکٰفِرُوْنَ بِاللّٰهِ اَوْ بِمَا فُرِضَ عَلَیْهِمْ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ لِوَضْعِهِمْ اَمْرَ اللّٰهِ تَعَالٰی فِیْ غَیْرِ مَحَلِّهٖ۔

(۲۵۴) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ الخ اے ایمان والو جو ہم نے تم کو دیا اس کی زکوٰۃ نکالو اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے یعنی قیامت کا دن کہ اس میں نہ کوئی عوض دے کر چھوٹ سکے نہ دوستی نفع دے نہ بدون اسکے حکم کے کوئی سفارش کرے اور جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور فرائض کا انکار کرتے ہیں وہی ہیں ناانصاف کہ انھوں نے حکم الٰہی کو بے موقع رکھا اس پر عمل نہ کیا۔

تشریح

(۲۵۴) کامیاب وہی ہے جو عمل کی آزادی کا صحیح استعمال کرے | جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ اعتقاد اور عمل کی آزادی کا ٹھیک ٹھیک استعمال کر کے ایمان قبول کیا ہے، وہ اہل ایمان یہ نہیں کہ بس ایمان قبول کر کے مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں بلکہ انکے ایمان کا مطالبہ اور تقاضہ یہ ہے کہ وہ اس مقصد کیلئے کہ اللہ کا دین پہلے غالب ہو، اللہ کے راستے میں جان و مال کی قربانی کیلئے تیار رہیں، اللہ کے عطا کردہ مال و متاع کو اسکے راستے میں لگائیں یہ خود ان ہی کے فائدے کی بات ہے اسلئے کہ جب وہ روز حساب آئیگا جو آنا ہی ہے تو اس وقت یہ قربانی اور نیکی ہی ان کے کام آئے گی، اس دن نہ کوئی سودے بازی ہوگی نہ کسی کی دوستی اور تعلق کسی کے کام آئے گا اور نہ کسی کی سفارش چلیگی ـــــ اس صحیح طریقے کو چھوڑ کر کفر کی روش اختیار کرنے والے، اللہ کی اطاعت سے منھ موڑنے والے، مال و متاع کی قربانی سے گریز کرنے والے، حساب کے دن کا یقین نہ رکھنے والے، اس خام خیالی میں مبتلا کہ کسی نہ کسی طرح لے دے کر یا دوستی و سفارش سے کام چل جائے گا، حد سے گذرنے والے اور ظالم ہیں، خود اپنے اوپر بھی ظلم کر رہے ہیں اس دنیا اور سماج پر بھی کہ اللہ کا بتلایا ہوا صحیح راستہ چھوڑ کر دوسری راہ پر چل پڑے ہیں اور اس کے انجام سے ڈرتے نہیں ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ

اَللّٰهُ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا هُوَ	اَلْحَیُّ	اَلْقَیُّوْمُ	لَا	تَاْخُذُهٗ
اللہ	نہیں	معبود	سوائے اسکے	زندہ	تھامنے والا	نہ	اسے آتی ہے

اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے، سب کو تھامنے والا، نہ اس اُسے اونگھ آتی ہے

سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ

سِنَةٌ	وَّ	لَا	نَوْمٌ	لَهٗ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَمَا	فِی الْاَرْضِ
اونگھ	اور	نہ	نیند	اسی کا ہے	جو	آسمانوں میں	اور جو	زمین میں

اور نہ نیند، اسی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے،

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ

مَنْ	ذَا	الَّذِیْ	یَشْفَعُ	عِنْدَهٗٓ	اِلَّا	بِاِذْنِهٖ	یَعْلَمُ
کون	جو	وہ جو	سفارش کرے	اس کے پاس	مگر (بغیر)	اسکی اجازت سے	وہ جانتا ہے

کون ہے جو سفارش کرے اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر، وہ جانتا

مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ

مَا	بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ	وَمَا	خَلْفَهُمْ	وَلَا	یُحِیْطُوْنَ
جو	ان کے سامنے	اور جو	ان کے پیچھے	اور نہیں	وہ احاطہ کرتے ہیں

ہے جو ان کے سامنے ہے، اور جو ان کے پیچھے ہے، اور وہ نہیں احاطہ کرسکتے اس کے

بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ

بِشَیْءٍ	مِّنْ	عِلْمِهٖ	اِلَّا	بِمَا شَآءَ	وَسِعَ	كُرْسِیُّهُ
کسی چیز کا	سے	اس کا علم	مگر	جتنا وہ چاہے	سمایا	اس کی کرسی

علم میں سے کسی چیز کا، مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی سمائے ہوئے ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ

السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَلَا	یَئُوْدُهٗ	حِفْظُهُمَا ج	وَهُوَ
آسمان (جمع)	اور	زمین	اور نہیں	تھکاتی اس کو	ان کی حفاظت	اور وہ

آسمانوں اور زمین کو اس کو اس کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہ

الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾

الْعَلِیُّ	الْعَظِیْمُ
بلند مرتبہ	عظمت والا

بلند مرتبہ عظمت والا ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

۲۵۵ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اَیْ لَا مَعْبُوْدَ بِحَقٍّ فِی
الْوُجُوْدِ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ دَائِمُ الْبَقَاءِ
اَلْقَیُّوْمُ ۚ اَلْمُبَالِغُ فِی الْقِیَامِ بِتَدْبِیْرِ خَلْقِهٖ
لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ نُعَاسٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ
مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ مِلْكًا
وَّخَلْقًا وَّعَبِیْدًا ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ اَیْ لَا اَحَدَ
یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ لَهٗ فِیْهَا یَعْلَمُ
مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ اَیِ الْخَلْقِ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ
اَیْ اَمْرَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَلَا یُحِیْطُوْنَ
بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ لَا یَعْلَمُوْنَ شَیْئًا مِّنْ
مَعْلُوْمَاتِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ اَنْ یَّعْلَمَهُمْ بِهٖ
مِنْهَا بِاِخْبَارِ الرُّسُلِ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ ۚ قِیْلَ اَحَاطَ عِلْمُهٗ بِهِمَا وَقِیْلَ
مُلْكُهٗ وَقِیْلَ الْكُرْسِیُّ بِعَیْنِهٖ مُشْتَمِلٌ عَلَیْهِمَا
لِعَظْمَتِهٖ لِحَدِیْثِ مَا السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ فِی
الْكُرْسِیِّ اِلَّا كَدَرَاهِمَ سَبْعَةٍ اُلْقِیَتْ
فِیْ تُرْسٍ وَلَا یَئُوْدُهٗ یُثْقِلُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ
اَیِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَلِیُّ فَوْقَ
خَلْقِهٖ بِالْقَهْرِ الْعَظِیْمُ ۝ الْكَبِیْرُ

۲۵۵ اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ ہمیشہ باقی رہنے والا خلقت کے کاموں کے پوری تدبیر فرمانے والا اس کو نہ اونگھ آوے نہ نیند اور جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اسی کی ملک، اسی کی مخلوق، اسی کے بندے ہیں۔ کوئی نہیں کہ اس کے سامنے بدون اجازت کے کسی کی سفارش کر سکے۔ جو کچھ مخلوق کے سامنے اور پیچھے ہے وہ سب جانتا ہے۔ سب کے دنیا اور آخرت کے کاموں سے واقف ہے اور مخلوق اس کی معلومات سے کسی چیز کو نہیں جانتی مگر جو کچھ اس میں سے اللہ نے پیغمبروں کے ذریعہ سے بتلانا چاہا وہ انھوں نے جانا۔ اس کے کرنے سے۔ بوجہ عظمت کے اور یا اس کے علموں نے تمام آسمانوں اور زمینوں کو گھیر لیا یعنی اس کے علموں اور اس کی حکومت سے کوئی شے خارج نہیں۔ حدیث میں ہے کہ ساتوں آسمان کرسی کے اندر اس طرح ہیں جیسے سات درہم ڈھال کے اندر ڈالے جائیں۔ اور اسکو آسمانوں اور زمینوں کی نگہبانی بھاری نہیں وہ مخلوق پر قاہر اور حاکم غالب ہے۔ بڑی شان والا۔

تشریح

۲۵۵ قرآن کی سب سے افضل آیت جس میں اللہ کی صفات کا بیان ہے۔ حقیقت نفس الامری، وہ بنیادی حقیقت جس پر زمین و آسمان کا نظام قائم ہے ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ اس پوری کائنات کا یکتا و تنہا مالک اللہ ہی ہے، اس کے اختیارات میں، اس کی ذات میں، اس کی صفات میں اور اس کی عظمت میں کسی غیر کی ساجھے داری کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔ انسان کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ عقیدے اور عمل کی آزادی کا صحیح استعمال کرتے ہوئے نہ صرف یہ کہ خود ایمان اور اطاعت کا راستہ اختیار کرے بلکہ اس نظام دین کو عملاً پوری دنیا میں قائم کرنے کی جدوجہد میں پوری وفاداری کے ساتھ جان و مال سب کچھ کھپا دے۔ یہ بھی سمجھ لے کہ فتح و کامرانی کا مدار تعداد اور ساز و سامان کی زیادتی پر نہیں ہے بلکہ ایمان، صبر و ضبط، عزم کی پختگی پر کامیابی کا مدار ہے، پچھلی قوموں سے جو کمزوریاں ظاہر ہوئیں وہ نظر میں رہنی چاہئیں اور ان سے بچنا چاہیئے۔ جنگ اگرچہ کوئی اچھی چیز نہیں ہے مگر بلند مقصد کو حاصل کرنے اور دنیا میں خیر و صلاح قائم رکھنے کے لئے یہ بھی اللہ کی حکمت ہے کہ ایک گروہ کو دوسرے گروہ سے دفع کرتا رہتا ہے۔ ورنہ اگر ایک ہی گروہ ہمیشہ غالب رہے تو دوسروں کا جینا دوبھر کر دے۔ مذہبی اختلافات کی بنیاد یہ ہے کہ لوگوں نے اللہ کے پیغمبروں کے ذریعہ علم صحیح آجانیکے باوجود اپنی آزادئ فکر و عمل

toobaa-elibrary.blogspot.com

کاغلط استعمال کیا، پیغمبر اختلاف مٹانے اور لوگوں کو ایک "نقطۂ اتحاد" پر جمع کرنے کے لئے آئے تھے مگر خود لوگوں نے اس کو قبول نہ کیا اور جبراً منوانا اللہ کی مصلحت نہیں ہے۔ وہ لوگوں کو دی ہوئی آزادی چھیننا نہیں چاہتا۔ ان اختلافات کے باوجود حقیقت تو یہی ہے کہ اس زمین اور آسمانوں کا مالک ایک اللہ ہی ہے جو اعلیٰ درجے کی صفات والا ہے۔

○ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ وہ زندہ وجاوید ہستی غیر فانی ذات بلاشرکت غیرے اس تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے۔ حقیقی خدا وہی ہے۔ چاہے بناوٹی خدا لوگوں نے کتنے ہی گھڑ رکھے ہوں —— اللہ کی حیات کسی کی بخشی ہوئی نہیں ہے وہ خود بخود اس کو حاصل ہے اور اس کے بل بوتے پر یہ نظام کائنات قائم ہے

○ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ۔ اونگھ آجانے اور سو جانے کی کمزوری اس میں نہیں ہے —— اس کو تھک کر آرام کی ضرورت نہیں ہے کہ چھ دن کام کرکے ساتویں دن آرام کی ضرورت ہو۔

○ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔ زمین آسمان اور اس میں ہر ہر چیز کا وہ تنہا مالک ہے۔ اس میں ہر چیز اللہ کی مملوک ہے۔ نہ کہ اس کی شریک سہیم۔

○ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ۔ اس کی عظمت وجلال کا عالم یہ ہے کہ اسکی اجازت کے بغیر کوئی اسکی جناب میں کسی کی سفارش تک نہیں کر سکتا۔ کسی ہستی کی خواہ اس کا مقام کچھ بھی ہو کیا مجال ہے کہ اس کے سامنے کسی کا زور چلے، کسی کو بلا اجازت زبان کھولنے کی جرأت نہیں ہوسکتی۔ چہ جائیکہ زور سے یا ناز و نعم سے اپنی بات منوا سکے اور اس کے فیصلوں پر اثر انداز ہو سکے۔

○ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ۔ جو کچھ بندوں کے سامنے ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل ہے اس کا بھی اس کو علم ہے —— اس کا علم مکمل ہے اور کسی کا دیا ہوا نہیں ہے —— جبکہ مخلوق کا علم ناقص ہے اور اللہ کا دیا ہوا ہے۔ اسکے علم کے لئے پوشیدہ اور ظاہر سب برابر ہے۔

○ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ۔ اللہ کے علم میں سے کوئی چیز کسی مخلوق کے ادراک کی گرفت میں نہیں آسکتی۔ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ خود ہی کسی کو کچھ بتانا چاہے تو بتا سکتا ہے۔ کائنات کی تمام حقیقتوں پر اس کا علم محیط ہے۔ اس کا کوئی جزء ایسا نہیں ہے کہ کسی بندے کی آزادانہ مداخلت اس میں چل سکے بندے تو اپنی ذاتی مصلحت بھی خود نہیں سمجھ سکتے ان کی مصلحتوں کو بھی پروردگار عالم ہی سمجھتا ہے۔ لہٰذا بندوں کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ علم کے اس سرچشمہ پر اعتماد کرتے ہوئے اس کی ہدایت ورہنمائی کو قبول کریں

○ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ —— اس کی حکومت اور اقتدار زمین وآسمان تک پھیلا ہوا ہے۔ وہ کُل کائنات کا فرماں روائے مطلق ہے —— کسی کی مجال نہیں کہ اس کے حکم سے سرتابی کرسکے۔

○ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا —— زمین وآسمان سب کا وہ تنہا نگہبان ہے اور ان کی نگہبانی اس کے لئے کوئی تھکا دینے والی چیز نہیں ہے۔

○ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ —— بس وہی ایک بزرگ وبرتر ذات ہے۔ اپنے اختیاری حصے میں بھی اسی کی اطاعت قبول کرلو۔

یہ آیت "آیۃ الکرسی" کے نام سے مشہور ہے، اللہ تعالیٰ کی معرفت کے لئے اس کی کوئی نظیر نہیں ہے۔ حدیث میں اس کو قرآن کی سب سے افضل آیت فرمایا گیا ہے۔

---

toobaa-elibrary.blogspot.com

لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ

لَآ اِكْرَاهَ	فِى	الدِّيْنِ	قَدْ تَّبَيَّنَ	الرُّشْدُ	مِنَ	الْغَيِّ	فَمَنْ	يَّكْفُرْ
نہیں زبردستی	میں	دین	بیشک جدا ہوگئی	ہدایت	سے	گمراہی	پس جو	نہ مانے

زبردستی نہیں دین میں، بیشک ہدایت سے گمراہی جدا ہو گئی ہے پس جو گمراہ کرنے والے کو

بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۤ

بِالطَّاغُوْتِ	وَ يُؤْمِنْ	بِاللّٰهِ	فَقَدِ	اسْتَمْسَكَ	بِالْعُرْوَةِ	الْوُثْقٰى
گمراہ کرنیوالے کو	اور ایمان لائے	اللہ پر	پس تحقیق	اس نے تھام لیا	حلقہ کو	مضبوطی

نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے، پس تحقیق اس نے حلقہ کو مضبوطی سے تھام لیا۔

لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾

لَا انْفِصَامَ	لَهَا	وَاللّٰهُ	سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ
ٹوٹتا نہیں	اس کو	اور اللہ	سننے والا	جاننے والا

ٹوٹتا نہیں اس کو اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے

(۲۵۶) لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ ۙ عَلَى الدُّخُوْلِ فِيْهِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ اَىْ ظَهَرَ بِالْاٰيَاتِ الْبَيِّنَاتِ اَنَّ الْاِيْمَانَ رُشْدٌ وَالْكُفْرَ غَيٌّ نَزَلَتْ فِيْمَنْ كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَنْصَارِ اَوْلَادٌ اَرَادَ اَنْ يُكْرِهَهُمْ عَلَى الْاِسْلَامِ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ اَلشَّيْطَانِ اَوِ الْاَصْنَامِ وَهُوَ يُطْلَقُ عَلَى الْمُفْرَدِ وَالْجَمْعِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ تَمَسَّكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى بِالْعَقْدِ الْمُحْكَمِ لَا انْفِصَامَ اِنْقِطَاعَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ بِمَا يُقَالُ عَلِيْمٌ ۝ بِمَا يُفْعَلُ

(۲۵۶) دین میں آنے پر زبردستی نہیں۔ آیاتِ ظاہرہ سے یہ امر معلوم ہو چکا کہ ایمان راہ حق ہے اور کفر گمراہی ہے۔ یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی کہ انصار میں سے جس کی اولاد کافر تھی اس نے ارادہ کیا کہ زبردستی ان کو مسلمان کرے۔ سو جو شخص شیطان اور بتوں سے پھرے اور اللہ پر ایمان لاوے اس نے مضبوط گرہ کو پکڑ لیا جو نہ ٹوٹے گی اور جو کچھ کہا جاتا ہے اللہ سب سنتا ہے اور جو کچھ کیا جاتا ہے اللہ اس کو جانتا ہے

تشریح

(۲۵۶) اللہ کے دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے | اللہ تعالیٰ کی بزرگی اور اس کی عظمت برحق، مگر اس کے دین کو ماننے میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ توحید الٰہی کی بنیاد پر جو اسلام کا اعتقادی اخلاقی اور عملی نظام تشکیل پاتا ہے وہ دین اسلام ہے۔ کوئی قبول کرے یا نہ کرے، حق و باطل چھانٹ کر الگ کر دیا گیا ہے۔ طاغوتی نظام اللہ کے مقابلے میں سرکشی اور اپنی آقائی کا اعلان خواہ کسی شکل میں ہو اس کا انکار کر کے جو شخص اللہ کے نظام کو قبول کر لے اس کو ایسا مضبوط سہارا مل گیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ——— مومن کے دل کا حال اللہ خوب جانتا ہے کیونکہ وہ سب کچھ سنتا اور ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۥ وَالَّذِيْنَ

اَللّٰهُ	وَلِيُّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	يُخْرِجُهُمْ	مِّنَ	الظُّلُمٰتِ	اِلَى	النُّوْرِ	وَ	الَّذِيْنَ
اللہ	مددگار	جو لوگ	ایمان لائے	وہ انھیں نکالتا ہے	سے	اندھیرے (جمع)	طرف	روشنی	اور	جو لوگ

جو لوگ ایمان لائے اللہ ان کا مددگار ہے وہ انھیں نکالتا ہے اندھیروں سے روشنی کی طرف اور جو لوگ

كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـــُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ

كَفَرُوْٓا	اَوْلِيٰٓـــُٔهُمُ	الطَّاغُوْتُ	يُخْرِجُوْنَهُمْ	مِّنَ	النُّوْرِ	اِلَى	الظُّلُمٰتِ
کافر ہوئے	ان کے ساتھی	شیطان	انھیں نکالتے ہیں	سے	روشنی	طرف	اندھیرے (جمع)

کافر ہوئے ان کے ساتھی شیطان ہیں وہ انھیں نکالتے ہیں روشنی سے اندھیروں کی طرف۔

۳۴ ع ۲

اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۲۵۷ ع

اُولٰۗىِٕكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ
یہی لوگ	دوزخی	وہ	اسمیں	ہمیشہ رہیں گے۔

یہی لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۲۵۷) اَللّٰهُ وَلِيُّ نَاصِرُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ الْكُفْرِ اِلَى النُّوْرِ ۭ الْاِيْمَانِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗءُهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ ذِكْرُ الْاِخْرَاجِ اِمَّا فِيْ مُقَابَلَةِ قَوْلِهٖ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ اَوْ فِيْ كُلِّ مَنْ اٰمَنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ بِعْثَتِهٖ مِنَ الْيَهُوْدِ ثُمَّ كَفَرَ بِهٖ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

(۲۵۷) اللہ مددگار ہے ان کا جو اس پر ایمان لائے۔ ان کو کفر سے نکال کر ایمان پر لاتا ہے اور جو کافر ہیں ان کے مددگار شیاطین ہیں وہ انکو ایمان سے کفر کی طرف بلاتے ہیں (یہ ان کا حال بیان ہوا جو یہود میں سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کی آپ کی نبوت کے مقر تھے اور ایمان لائے تھے پیچھے منکر ہوکر کافر ہوگئے) وہ ہی ہیں دوزخی وہ دوزخ میں ہمیشہ کو رہیں گے۔

تشریح

(۲۵۷) اہل ایمان کا مددگار اللہ ہے اللہ کے دیے ہوئے اختیارات اور آزادیٔ عمل کا صحیح استعمال کرکے جب انسان دینِ حق میں داخل ہوجاتا ہے اور اس مضبوط سہارے کو تھام لیتا ہے تو اسے ایک مضبوط پناہ گاہ مل جاتی ہے۔ ایسے اہل ایمان کا حامی و مددگار اللہ ہے، اس کو علم حق کی وہ روشنی مل جاتی ہے جس میں وہ کائنات کی اور اپنی حقیقت کو صاف صاف پہچان کر پوری بصیرت کے ساتھ صحیح راہ عمل پر گامزن ہوجاتا ہے۔ اس کے برخلاف کفر کی راہ اختیار کرنے پر وہ حق کی روشنی چھوڑ کر جہالت کے اندھیرے میں بھٹکتا رہتا ہے، اپنی تمام قوتوں کو غلط راستے پر خرچ کرنے لگتا ہے، خدا سے منہ موڑ کر طاغوتی طاقتوں کے جنگل میں پھنس جاتا ہے، شیطان اس کو ترغیب کے سبز باغ دکھاتا ہے۔ اس کا اپنا نفس، جذبات، رسوم و رواج، سوسائٹی اور پیشوا یا شلر آقاؤں کے گرد گھومتا رہتا ہے۔ آخر اسی میں مہلتِ عمر تمام ہوجاتی ہے، انجام دوزخ کی آگ اور عذاب جہاں سے کبھی نکل نہ پائے گا

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ

اَلَمْ تَرَ	اِلَى	الَّذِىْ	حَآجَّ	اِبْرٰهٖمَ	فِىْ	رَبِّهٖٓ	اَنْ	اٰتٰىهُ	اللّٰهُ	الْمُلْكَ	اِذْ	قَالَ
کیا نہیں دیکھا آپ نے	طرف	وہ شخص جو	جھگڑا کیا	ابراہیم	بارہ (میں)	اس کا رب	کہ	اسے دی	اللہ	بادشاہت	جب	کہا

کیا آپ نے اس شخص کی طرف نہیں دیکھا جس نے ابراہیمؑ سے ان کے رب کے بارہ میں جھگڑا کیا کہ اللہ نے اسے بادشاہت دی تھی جب ابراہیمؑ

اِبْرٰهٖمُ رَبِّىَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْىٖ وَاُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ

اِبْرٰهٖمُ	رَبِّىَ	الَّذِىْ	يُحْىٖ	وَيُمِيْتُ	قَالَ	اَنَا	اُحْىٖ	وَاُمِيْتُ	قَالَ	اِبْرٰهٖمُ	فَاِنَّ
ابراہیم	میرا رب	جو کہ	زندہ کرتا ہے	اور مارتا ہے	اس نے کہا	میں	زندہ کرتا ہوں	اور میں مارتا ہوں	کہا	ابراہیم	بیشک

نے کہا میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اس نے کہا میں زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں ابراہیمؑ نے کہا، بیشک

اللّٰهَ يَاْتِىْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ ؕ

اللّٰهَ	يَاْتِىْ	بِالشَّمْسِ	مِنَ	الْمَشْرِقِ	فَاْتِ بِهَا	مِنَ	الْمَغْرِبِ	فَبُهِتَ	الَّذِىْ	كَفَرَ
اللہ	لاتا ہے	سورج کو	سے	مشرق	پس تو اُسے لے آ	سے	مغرب	تو وہ حیران رہ گیا	جس نے	کفر کیا (کافر)

اللہ سورج کو مشرق سے نکالتا ہے، پس تو اسے لے آ مغرب سے تو وہ کافر حیران رہ گیا۔

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵۸﴾ اَوْ كَالَّذِىْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِىَ

وَاللّٰهُ	لَا يَهْدِى	الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ	اَوْ	كَالَّذِىْ	مَرَّ	عَلٰى	قَرْيَةٍ	وَّ	هِىَ
اور اللہ	نہیں ہدایت دیتا	نا انصاف لوگ	یا	اس شخص کے مانند جو	گزرا	پر سے	ایک بستی	اور	وہ

اور اللہ نا انصاف لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ یا اس شخص کے مانند جو ایک بستی سے گزرا، اور وہ اپنی چھتوں پر

خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ

خَاوِيَةٌ	عَلٰى	عُرُوْشِهَا	قَالَ	اَنّٰى	يُحْىٖ	هٰذِهِ	اللّٰهُ	بَعْدَ	مَوْتِهَا	فَاَمَاتَهُ	اللّٰهُ	مِائَةَ
گری پڑی تھی		اپنی چھتوں پر	اس نے کہا	کیونکر	زندہ کریگا	اس	اللہ	بعد	اس کا مرنا	تو اس کو مردہ رکھا	اللہ	ایک سو

گری پڑی تھیں، اس نے کہا اللہ اس کے مرنے کے بعد اسے کیونکر زندہ کریگا؟ تو اللہ نے اسے ایک

عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ

عَامٍ	ثُمَّ	بَعَثَهٗ	قَالَ	كَمْ لَبِثْتَ	قَالَ	لَبِثْتُ	يَوْمًا	اَوْ	بَعْضَ يَوْمٍ		قَالَ	بَلْ
سال	پھر	اسے اٹھایا	اس نے پوچھا	کتنی دیر رہا	اس نے کہا	میں رہا	ایک دن	یا	دن سے کچھ کم		اس نے کہا	بلکہ

سو سال مردہ رکھا پھر اسے اٹھایا (زندہ کیا) اللہ نے پوچھا تو کتنی دیر رہا؟ اس نے کہا میں ایک دن یا دن سے کچھ کم رہا، اس نے کہا

لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى

لَبِثْتَ	مِائَةَ	عَامٍ	فَانْظُرْ	اِلٰى	طَعَامِكَ	وَشَرَابِكَ	لَمْ يَتَسَنَّهْ	وَانْظُرْ	اِلٰى
تو رہا	ایک سو	سال	پس تو دیکھ	طرف	اپنا کھانا	اور اپنا پینا	وہ نہیں سڑ گیا	اور دیکھ	طرف

بلکہ تو ایک سو سال رہا ہے۔ پس تو اپنے کھانے پینے کی طرف دیکھ، وہ سڑ نہیں گیا اور اپنے گدھے کی طرف دیکھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا

حِمَارِكَ	وَلِنَجْعَلَكَ	اٰيَةً	لِّلنَّاسِ	وَانْظُرْ	اِلَى	الْعِظَامِ	كَيْفَ	نُنْشِزُهَا	ثُمَّ	نَكْسُوْهَا
اپنا گدھا	اور ہم تجھے بنائینگے	ایک نشانی	لوگوں کے لئے	اور دیکھ	طرف	ہڈیاں	کس طرح	ہم انھیں جوڑتے ہیں	پھر	ہم اسے پہناتے ہیں

اور ہم تجھے لوگوں کے لئے ایک نشانی بنائینگے اور ہڈیوں کی طرف دیکھ ہم انھیں کسطرح جوڑتے ہیں، پھر انھیں گوشت پہناتے

لَحْمًا ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۲۵۹)

لَحْمًا	فَلَمَّا	تَبَيَّنَ	لَهٗ	قَالَ	اَعْلَمُ	اَنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى	كُلِّ	شَيْءٍ	قَدِيْرٌ
گوشت	پھر جب	واضح ہوگیا	اس پر	اس نے کہا	میں جان گیا	کہ	اللہ	پر	ہر	چیز	قدرت والا

ہیں پھر جب اس پر واضح ہوگیا تو اس نے کہا میں جان گیا کہ اللہ ہر چیز پر قدرت والا ہے۔

(۲۵۸) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ جَادَلَ اِبْرٰهٖمَ
فِىْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ اَىْ حَمَلَهٗ بَطَرُهٗ
بِنِعْمَةِ اللّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ الْبَطَرِ وَهُوَ نَمْرُوْدُ اِذْ
بَدَلٌ مِنْ حَاجَّ قَالَ اِبْرٰهٖمُ لَمَّا قَالَ لَهٗ مَنْ
رَبُّكَ الَّذِىْ تَدْعُوْنَا اِلَيْهِ رَبِّىَ الَّذِىْ يُحْىٖ
وَيُمِيْتُ ۙ اَىْ يَخْلُقُ الْحَيٰوةَ وَالْمَوْتَ فِى الْاَجْسَادِ قَالَ
هُوَ اَنَا اُحْىٖ وَاُمِيْتُ ۭ بِالْقَتْلِ وَالْعَفْوِ عَنْهُ وَدَعٰى
بِرَجُلَيْنِ فَقَتَلَ اَحَدَهُمَا وَتَرَكَ الْاٰخَرَ فَلَمَّا رَاٰهُ
غَبِيًّا قَالَ اِبْرٰهٖمُ مُنْتَقِلًا اِلٰى حُجَّةٍ اَوْضَحَ مِنْهَا
فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِىْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ
بِهَا اَنْتَ مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ
تَحَيَّرَ وَدَهِشَ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ
بِالْكُفْرِ اِلٰى مَحَجَّةِ الْاِحْتِجَاجِ
(۲۵۹) اَوْ رَاَيْتَ كَالَّذِىْ اَلْكَافُ زَائِدَةٌ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ
هِىَ بَيْتُ الْمُقَدَّسِ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ وَمَعَهٗ سَلَّةُ
تِيْنٍ وَقَدَحُ عَصِيْرٍ وَهُوَ عُزَيْرٌ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ
سَاقِطَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا سُقُوْفِهَا لَمَّا خَرَّبَهَا بُخْتُ
نَصَّرَ قَالَ اَنّٰى كَيْفَ يُحْىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا
اِسْتِعْظَامًا لِقُدْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ وَاَلْبَثَهٗ
مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ اَحْيَاهُ لِيُرِيَهٗ كَيْفِيَّةَ ذٰلِكَ قَالَ
تَعَالٰى كَمْ لَبِثْتَ مَكَثْتَ هُنَا قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ

(۲۵۸) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ الخ کیا تونے نہیں دیکھا اس کو جو ابراہیم سے جھگڑا اس وجہ سے کہ اللہ نے اسکو ملک دیا تھا یہ نمرود تھا کہ اس پر اللہ نے جو یہ انعام کیا کہ اس کو سلطنت دی وہ ازراہ تکبر اترا کر ابراہیم سے جھگڑنے لگا ...... جبکہ ابراہیم نے اسکو اس سوال کا کہ تیرا رب کون ہے جس کی طرف ہم کو بلاتا ہے) یہ جواب دیا کہ میرا رب وہ ہے کہ زندگی اور مرنا جسموں میں اسی کا بنایا ہوا ہے وہ جسکو چاہتا ہے زندہ کرتا ہے جس کو چاہتا ہے مارتا ہے۔ نمرود نے کہا وہ میں ہوں کہ جس کو چاہوں قتل کرکے مار ڈالتا ہوں اور جس کو چاہوں معاف کرکے زندہ کرتا ہوں اور یہ کہکر دو آدمیوں کو بلایا ایک کو مار ڈالا دوسرے کو چھوڑ دیا سو ابراہیم نے جب اسکو بدفہم اور بیوقوف دیکھا تو دوسری دلیل پیش کی جو اول سے زیادہ واضح تھی اور یہ کہا کہ اللہ سورج کو مشرق سے نکالتا ہے پس تو اگر مدعی خدائی کا ہے تو سورج کو مغرب سے نکال۔ بس پس حیران ہوا اور ڈر گیا وہ کافر اور اللہ اس قوم کو جو کافر ہو کر نا انصاف ہوئے دلیل کا راستہ نہیں دکھلاتا۔

(۲۵۹) یا تونے دیکھا اس شخص کا حال کہ وہ گدھے پر سوار بیت المقدس پر گذرا اور اس کے ساتھ انگوروں کا برتن اور شیر کا پیالہ تھا یہ شخص عزیرؑ تھے درآنحالیکہ بیت المقدس ویران ٹوٹا ہوا پڑا تھا اسکی چھتیں گرگئی تھیں جبکہ اسکو بخت نصر نے ویران اور خراب کردیا تھا کہا عزیر نے خدا تعالیٰ کی قدرت کی بڑائی بیان کرنے کو کہ اللہ اس گاؤں ویران مردہ کو کیونکر زندہ کریگا۔ پس اللہ نے اسکو مارا اور سو برس اسی حالت پر رکھا پھر زندہ کیا تاکہ اسکو زندہ کرنے کی حقیقت دکھلادے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو فرمایا کہ تو اس جگہ کتنی مدت ٹھیرا رہا۔ اس نے کہا کہ ایک دن بلکہ اس سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

یَوْمٌ لِاَنَّهٗ نَامَ اَوَّلَ النَّهَارِ نُقُبِضَ وَاُحْیِیَ عِنْدَ الْغُرُوْبِ لَظَنَّ
اَنَّهٗ یَوْمُ النَّوْمِ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى
طَعَامِكَ التِّیْنِ وَشَرَابِكَ الْعَصِیْرِ لَمْ یَتَسَنَّهْ ج
یَتَغَیَّرْ مَعَ طُوْلِ الزَّمَانِ وَالْهَاءُ قِیْلَ اَصْلٌ مِنْ سَانَهْتُ
وَقِیْلَ لِلسَّکْتِ مِنْ سَانَهْتُ وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِحَذْفِهَا وَانْظُرْ
اِلٰى حِمَارِكَ كَیْفَ هُوَ فَرَاٰهُ مَیِّتًا وَعِظَامُهٗ بِیْضٌ تَلُوْحُ فَعَلْنَا
ذٰلِكَ لِتَعْلَمَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰیَةً عَلَى الْبَعْثِ لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى
الْعِظَامِ مِنْ حِمَارِكَ كَیْفَ نُنْشِزُهَا نُحْیِیْهَا بِضَمِّ النُّوْنِ وَ
قُرِئَ بِفَتْحِهَا مِنْ اَنْشَرَ وَنَشَرَ لُغَتَانِ وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِضَمِّهَا وَالزَّایِ
نُحَرِّکُهَا وَنَرْفَعُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا فَنَظَرَ اِلَیْهَا وَقَدْ تَرَكَّبَتْ
وَكُسِیَتْ لَحْمًا وَنُفِخَ فِیْهِ الرُّوْحُ وَنَهَقَ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ
ذٰلِكَ بِالْمُشَاهَدَةِ قَالَ اَعْلَمُ عِلْمَ مُشَاهَدَةٍ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ وَفِیْ قِرَاءَةٍ اِعْلَمْ اَمْرٌ مِنَ اللّٰهِ لَهٗ

بھی کم کیونکہ وہ شروع دن میں سویا تھا اسی میں موت آگئی اور غروب آفتاب کے وقت زندہ ہوا پس اس نے خیال کیا کہ یہ وہی دن ہے جس میں میں سویا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بلکہ تو سو برس یہاں ٹھیرا ہے سو دیکھ اپنے کھانے کی چیز (انگور) کو اور شربت کو کہ اس میں باوجود اس قدر عرصہ دراز کے کچھ تغیر نہیں آیا اور اپنے گدھے کو دیکھ کہ اس کا کیا حال ہے سو اس نے دیکھا کہ وہ مرا ہوا ہے اور اس کی ہڈیاں سفید چمک رہی ہیں ہم نے یہ کام کیا کہ تو جانے اور تاکہ ہم تجھ کو لوگوں کے واسطے قیامت کو زندہ ہو کر اٹھنے کی نشانی بنا دیں اور اپنے گدھے کی ہڈیوں کو دیکھ کہ ہم کیونکر ان کو زندہ کرتے ہیں اور حرکت دیتے ہیں پھر انکو گوشت پوست پہناتے ہیں سو اس نے انکو دیکھا کہ وہ مل گئے اور ان پر گوشت پہنایا گیا اور جان ڈالی گئی اور گدھا زندہ ہو کر آواز کرنے لگا۔ سو جب اسکو اس زندہ ہونے کا مشاہدہ ہو گیا کہا میں بطور مشاہدہ کے جانتا ہوں کہ بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت والا ہے (اور جس قرأت میں اِعلم بصیغہ امر ہے تو حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو حکم فرمایا کہ جان لے اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے)

تشریح

(۲۵۸) حضرت ابراہیم نمرود کے دربار میں | ایمان علم حقیقت کی روشنی ہے اور کفر جہالت کی تاریکی ہے۔ اسکی وضاحت کیلئے کچھ واقعات مثال کے طور پر پیش کئے جا رہے ہیں۔ پہلا واقعہ حضرت ابراہیم ؑ کے وطن عراق کے بادشاہ نمرود کا ہے، جب حضرت ابراہیم ؑ نے کھلم کھلا شرک کی مخالفت اور توحید کی تبلیغ شروع کی اور یہ سمجھانے کے لئے کہ جن بتوں سے تم اپنی مرادیں مانگتے ہو، جن کو اپنا حاجت روا سمجھتے ہو ان میں اپنے آپ کو بچانے کی بھی طاقت نہیں ہے وہ کتنے بے بس ہیں۔ بت خانے میں گھسکر بتوں کو توڑ ڈالا، تو انکے والد آذر نے جو نمرود کی سلطنت کے ایک بڑے عہدہ دار تھے ان کا مقدمہ نمرود کے دربار میں پیش کیا، نمرود اپنے آپ کو مطلق العنان بادشاہ سمجھتا تھا اور حکومت کے دائرے میں اللہ کے اقتدار اعلیٰ کو نہیں مانتا تھا، جبکہ حضرت ابراہیم ؑ کی دعوت یہ تھی کہ اقتدار اعلیٰ تکوینی ہو یا تشریعی سب اللہ کا ہے اور اس کے اقتدار میں کوئی شریک نہیں ہے۔ نمرود نے سوال کیا تمہارا رب کون ہے؟ حضرت ابراہیم ؑ نے فرمایا میرا رب وہ ہے جو موت و حیات کا مالک ہے نمرود نے ڈھٹائی سے کہا موت اور زندگی میرے اختیار میں ہے حضرت ابراہیم نے فرمایا میرا رب جو تمام سلسلہ اسباب کا مالک ہے اور اسلئے حکمرانی کا حق اسی کا ہے سورج کو مشرق سے نکالتا ہے، اگر تو اپنے آپ کو بااختیار سمجھتا ہے تو ذرا سورج کو مشرق کے بجائے مغرب سے نکال کر دکھادے۔ یہ سنکر وہ منکر حق لاجواب ہو گیا، مگر اسکے باوجود اسکے نفس کا طاغوت مطلق العنان حکمرانی سے دست بردار ہونے کے لئے آمادہ نہ تھا اور خود پرستی کی تاریکی سے نکل کر حق پرستی کی روشنی میں نہ آیا، ایسے ظالم جو خود ہدایت حاصل کرنا نہ چاہیں اللہ تعالیٰ بھی انکو زبردستی ہدایت پر نہیں لاتا۔

(۲۵۹) موت کے بعد زندگی کیسے ملتی ہے | موت کے بعد زندگی برحق ہے، اسکے لئے یہ دوسرا واقعہ بطور مثال بیان کیا گیا۔ ایک شخص کا گذر ایک بستی پر ہوتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ ساری بستی ہلاک ہو چکی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اس ہلاک شدہ بستی کو اللہ تعالیٰ کسطرح دوبارہ زندگی عطا کریگا۔ یعنی وہ موت کے بعد زندگی کا مشاہدہ کرنا چاہتا ہے۔ اس علمی مشاہدے کے لئے اللہ تعالیٰ اس شخص کی روح قبض کر لیتے ہیں۔ سو سال تک وہ اسیطرح مردہ پڑا رہتا ہے۔ سو سال کے بعد اللہ تعالیٰ اس شخص کو پھر زندہ کرتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں بتاؤ کتنی مدت مردہ رہے ہو وہ کہتا ہے ایک دن یا چند گھنٹے رہا ہونگا، فرمایا کہ اس حالت میں سو برس گذر چکے ہیں۔ اب ذرا کھانے پینے کے سامان کو دیکھو وہ جوں کا توں ہے۔ مگر ذرا اپنے گدھے کو دیکھو اس کا پنجر تک بوسیدہ ہو رہا ہے۔ بس موت و حیات اس طرح اللہ کے قبضہ میں ہے۔ ہم نے یہ اسلئے کیا ہے کہ ہم تمہیں لوگوں کے لئے ایک نشانی بنا دینا چاہتے ہیں، ایک ایسے شخص کا زندہ پلٹ کر آنا جسے دنیا سو سال پہلے مردہ سمجھ چکی ہے، ایک جیتی جاگتی نشانی ہے۔ اب دیکھو مردہ گدھے کے اس پنجر پر پھر کس طرح گوشت پوست چڑھا کر زندہ کرتے ہیں پیغمبروں کو اسی طرح عینی مشاہدہ کرایا جاتا ہے تاکہ وہ جس چیز کی طرف دعوت دے رہے ہیں وہ علم حق ان کے سامنے آجائے اور انکی دعوت میں مشاہدہ کا زور قوت پیدا ہو جائے۔ جب یہ حقیقت موت و حیات کی اس شخص کے سامنے نمایاں ہو گئی تو اس نے کہا میں جانتا ہوں بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَ لٰكِنْ

وَ اِذْ	قَالَ	اِبْرٰهِیْمُ	رَبِّ	اَرِنِیْ	كَیْفَ	تُحْیِ	الْمَوْتٰى	قَالَ	اَوَ لَمْ	تُؤْمِنْ	قَالَ	بَلٰى	وَ لٰكِنْ
اور جب	کہا	ابراہیم	میرے رب	مجھے دکھا	کیونکر	تو زندہ کرتا ہے	مردہ	اس نے کہا	کیا نہیں	یقین کیا	اسنے کہا	کیوں نہیں	بلکہ

اور جب ابراہیمؑ نے کہا میرے رب ! مجھے دکھا دے تو کیونکر مردہ کو زندہ کرتا ہے، اللہ نے کہا کیا تو نے یقین نہیں کیا؟ اسنے کہا کیوں نہیں؟ بلکہ

لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ

لِّیَطْمَىٕنَّ	قَلْبِیْ	قَالَ	فَخُذْ	اَرْبَعَةً	مِّنَ	الطَّیْرِ	فَصُرْهُنَّ	اِلَیْكَ	ثُمَّ	اجْعَلْ	عَلٰى	كُلِّ
تاکہ اطمینان ہو جائے	میرا دل	اس نے کہا	پس پکڑ لے	چار	سے	پرندے	پھر ان کو ہلا	اپنے ساتھ	پھر	رکھ دے	پر	ہر

(چاہتا ہوں) تاکہ میرے دل کو اطمینان ہو جائے۔ اس نے کہا پس تو چار پرندے پکڑ لے، پھر ان کو اپنے ساتھ ہلا لے، پھر رکھ دے ہر

جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ وَ اعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ

جَبَلٍ	مِّنْهُنَّ	جُزْءًا	ثُمَّ	ادْعُهُنَّ	یَاْتِیْنَكَ	سَعْیًا	وَ اعْلَمْ	اَنَّ	اللّٰهَ	عَزِیْزٌ
پہاڑ	ان سے (انکے)	ٹکڑے	پھر	انھیں بُلا	وہ تیرے پاس آئیں گے	دوڑتے ہوئے	اور جان لے	کہ	اللہ	غالب

پہاڑ پر ان کے ٹکڑے، پھر انھیں بُلا وہ تیرے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے اور جان لے کہ اللہ غالب

حَكِیْمٌ ﴿۲۶۰﴾ ع ۳۵ ۲ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ

حَكِیْمٌ	مَثَلُ	الَّذِیْنَ	یُنْفِقُوْنَ	اَمْوَالَهُمْ	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	كَمَثَلِ
حکمت والا	مثال	جو لوگ	خرچ کرتے ہیں	اپنے مال	میں	اللہ کا راستہ	مانند

حکمت والا ہے۔ ان لوگوں کی مثال جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کے راستے میں، ایک دانہ

حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَ اللّٰهُ

حَبَّةٍ	اَنْۢبَتَتْ	سَبْعَ	سَنَابِلَ	فِیْ	كُلِّ	سُنْۢبُلَةٍ	مِّائَةُ	حَبَّةٍ	وَ اللّٰهُ
ایک دانہ	اُگیں	سات	بالیں	میں	ہر	بال	سو	دانہ	اور اللہ

کے مانند ہے جس سے سات بالیں اُگیں ہر بال میں سو دانے ہوں اور اللہ جس کے لئے

یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۶۱﴾

یُضٰعِفُ	لِمَنْ	یَّشَآءُ	وَ اللّٰهُ	وَاسِعٌ	عَلِیْمٌ
بڑھاتا ہے	جسکے لئے	چاہتا ہے	اور اللہ	وسعت والا	جاننے والا

چاہتا ہے بڑھاتا ہے اور اللہ وسعت والا جاننے والا ہے۔

(۲۶۰) وَ اذْكُرْ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰى قَالَ تَعَالٰى لَهٗ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْ ؕ بِقُدْرَتِیْ عَلَى الْاِحْیَاءِ سَاَلَهٗ مَعَ عِلْمِهٖ بِاِیْمَانِهٖ بِذٰلِكَ لِیُجِیْبَ بِمَا قَالَ لَهٗ

(۲۶۰) اور یاد کرو جبکہ ابراہیم نے کہا اے میرے رب تو مجھ کو دکھلا کہ مردوں کو کیونکر جلا دیگا۔ اللہ نے ان سے فرمایا کیا تیرا اس پر ایمان نہیں کہ مجھ کو قدرت ہے کہ مردوں کو جلا دوں

toobaa-elibrary.blogspot.com

نیعلم السامعون غرضہ قَالَ بَلٰى اٰمنت وَلٰكِن
سألتك لِّيَطْمَئِنَّ يسكن قَلْبِىْ بالمعاینۃ المضمومۃ
الی الاستدلال قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ
بکسر الصاد وضمہا امِلہن الیک وقطعہن واخلط لحمہن
وریشہن ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ من جبال ارضك مِّنْهُنَّ
جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ اِلیک يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا سریعا وَاعْلَمْ
اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ لایعجزہ شیٔ حَكِيْمٌ ۝ فی صنعہ فاخذ
طاؤسا ونسرا وغرابا ودیکا وفعل بہن ما ذکر وامسک
رؤسہن عندہ ودعاہن فتطایرت الاجزاء الی بعضہا
حتی تکاملت ثم اقبلت الی رؤسہا

(۲۶۱) مَثَلُ صفۃ نفقات الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ای طاعتہ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ
سَنَابِلَ فِىْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ فکذلک نفقاتہم
تتضاعف بسبع مائۃ ضعف وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ اکثر من
ذلک لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ فضلہ عَلِيْمٌ ۝ بمن
یستحق المضاعفۃ

(اللہ تعالیٰ نے ابراہیم سے یہ پوچھا حالانکہ اسکو علم تھا کہ ابراہیم قدرت الٰہی پر ایمان لائے ہیں تاکہ ابراہیم جو کچھ جواب دیوے اس سے اسکی غرض سننے والوں کو معلوم ہو جائے ابراہیم نے کہا کیں بیشک ایمان لایا تیری قدرت پر ولیکن میں نے تجھ سے اسلئے پوچھا کہ آنکھ سے دیکھ کر پورا اطمینان دلی حاصل کرلوں اور مخالفوں سے دلیل کرسکوں۔ اللہ نے فرمایا پس تو چار پرندے پکڑ اور انکو اپنے پاس جمع کر اور انکو کاٹ کر ان کے پَر اور گوشت ملا پھر اپنی زمین کے پہاڑوں میں سے ہر پہاڑ پر ایک ٹکڑا ان کا رکھدے پھر انکو اپنی طرف بلا وہ دوڑ کر آئینگے اور جان لے کہ اللہ غالب ہے کسی چیز سے عاجز نہیں اسکے کام مضبوط محکم ہیں سو ابراہیم نے مور اور کرگس اور کوا اور مرغ پکڑا اور ان کا گوشت اور پر کاٹ کر ملا دئے اور انکے سر اپنے پاس رکھ لئے اور انکو بلایا سو تمام ٹکڑے

(۲۶۱) مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ الخ ان لوگوں کے خرچوں کا حال جو اپنے مال اللہ کی عبادت میں خرچ کرتے ہیں ایسا ہے جیسا ایک دانہ جس سے سات خوشے نکلیں ہر خوشہ میں سو دانے۔ پس ایسے ہی جیسے وہ خرچ کرتے ہیں سات سو گنا تک اس کا ثواب ملے گا۔ اور اللہ اس سے بھی زیادہ ثواب دیتا ہے جسکو چاہے اور اللہ کا فضل پھیلا ہوا ہے وہ اس کو جانتا ہے جو زیادتی ثواب کے لائق ہے۔

تشریح

(۲۶۰) مردے کیسے زندہ ہوتے ہیں | یہ تیسرا واقعہ حضرت ابراہیمؑ کا ہے، جس کا تعلق زندگی اور موت کے نظام سے ہے، اللہ کے نبی نبوت کے منصب پر فائز ہونے سے پہلے ایمان بالغیب کی منزل طے کر چکے ہوتے ہیں، نبوت کے منصب پر مقرر ہونے کے بعد کیونکہ انھیں پورے اعتماد اور یقین کے ساتھ غیبی حقیقتوں کی دعوت دینی ہوتی ہے اسلئے انکو غیبی حقائق کا عینی مشاہدہ کرایا جاتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کی جناب میں عرض کیا کہ میرے مالک مجھے دکھادے کہ آپ مردوں کو زندہ کیسے کرتے ہیں؟۔ فرمایا کیا تم ایمان نہیں رکھتے۔ عرض کیا بیشک ایمان رکھتا ہوں مگر دل کا اطمینان اور عین الیقین درکار ہے جو عینی مشاہدے سے ہوتا ہے اور وہ ایمان کے خلاف نہیں ــــ حکم ہوا تو اچھا چار پرندے لے لو اور ان کو اپنے سے مانوس کرلو، پھر ان کا ایک ایک حصہ الگ کرکے ایک ایک پہاڑ پر رکھدو اور جسطرح زندہ ہونے کی حالت میں انکو بلاتے تھے ان کو بلاؤ وہ تمھارے پاس دوڑے چلے آئیں گے۔ خوب سمجھ لو اللہ تعالیٰ نہایت با اقتدار و زبردست ہے۔ مردوں کو زندہ کر دینا اسکی ادنیٰ سی قدرت ہے اور وہ بڑی حکمت والا ہے۔ اسکے ہر حکم میں خواہ اس کا تعلق جہاد سے ہو یا اللہ کے راستے میں خرچ کرنے سے حکمت پوشیدہ ہے۔

(۲۶۱) اللہ کے راستے میں خرچ کرنا نفع کا سودا ہے | اہل ایمان کا نقطۂ نظر یہ ہونا چاہیئے کہ وہ اللہ کا کلمہ بلند کرنیکے لئے، خالص خدا طلبی کیلئے اپنا وقت اپنی قوتیں اور اپنی کمائیاں خرچ کریں۔ ان میں نظر کی وسعت، حوصلے کی فراخی، دل کی کشادگی ہو۔ جب یہ نقطۂ نظر گھر کر جائے تو اپنی ضروریات کی تکمیل، بال بچوں کا پیٹ پالنے، اپنے عزیزوں و رشتہ داروں کی خبر گیری کرنے، محتاجوں کی اعانت، رفاہ عام کے کاموں، اشاعت دین اور جہاد کے مقاصد میں قانون الٰہی کے مطابق خالص اللہ کی رضا کے لئے اپنی پاک کمائی جو خرچ کریگا وہ خرچ کرنا ایسا ہی ہے جیسے زمین میں ایک دانہ بویا جائے اور اس ایک دانے سے سات بالیں نکلیں اور ہر بال میں سو دانے ہوں۔ اس کا یہ عمل خیر اسی طرح بڑھتا رہے گا اس کا اجر و ثواب ملتا رہے گا، اللہ تعالیٰ فراخ دست ہے۔ جتنے گہرے جذبے اور خلوص کے ساتھ اللہ کی راہ میں خرچ کروگے اور اللہ سے تمھاری نیت پوشیدہ نہیں رہ سکتی، اتنا اس کا اجر و ثواب زیادہ ملے گا۔ اس طرح یہ خرچ کرنا حقیقت میں خرچ کرنا نہیں بلکہ جمع کرنا ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ

اَلَّذِیْنَ	یُنْفِقُوْنَ	اَمْوَالَهُمْ	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	ثُمَّ	لَا یُتْبِعُوْنَ	مَاۤ اَنْفَقُوْا	مَنًّا	وَّ
جو لوگ	خرچ کرتے ہیں	اپنے مال	میں	اللہ کا راستہ	پھر	بعد میں نہیں رکھتے	جو انھوں نے خرچ کیا	کوئی احسان	اور

جو لوگ اپنے مال اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں پھر نہیں رکھتے خرچ کرنے کے بعد کوئی احسان اور

لَاۤ اَذًی لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ

لَاۤ	اَذًی	لَهُمْ	اَجْرُهُمْ	عِنْدَ	رَبِّهِمْ	وَ لَا	خَوْفٌ	عَلَیْهِمْ	وَلَا هُمْ	یَحْزَنُوْنَ	قَوْلٌ
نہ	کوئی تکلیف	انکے لئے	ان کا اجر	پاس	ان کا رب	اور نہ	کوئی خوف	ان پر	اور نہ وہ	عمگین ہونگے	بات

نہ کوئی تکلیف (پہنچاتے ہیں) ان کے لئے ان کے رب کے پاس اجر ہے، نہ کوئی خوف ان پر اور نہ وہ عمگین ہوں گے اچھی بات

مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ یَّتْبَعُهَاۤ اَذًی ؕ وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ ﴿۲۶۳﴾

مَّعْرُوْفٌ	وَّمَغْفِرَةٌ	خَیْرٌ	مِّنْ	صَدَقَةٍ	یَّتْبَعُهَاۤ	اَذًی	وَاللّٰهُ	غَنِیٌّ	حَلِیْمٌ
اچھی	اور درگزر	بہتر	سے	خیرات	اسکے بعد ہو	ایذا دینا (ستانا)	اور اللہ	بے نیاز	بردبار

کرنا اور درگزر کرنا بہتر ہے اس خیرات سے جس کے بعد ایذا دینا ہو، اور اللہ بے نیاز بردبار ہے۔

۲۶۲ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ
لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا عَلَی الْمُنْفَقِ عَلَیْهِ بِقَوْلِهِمْ
مَثَلًا قَدْ اَحْسَنْتُ اِلَیْهِ وَجَبَرْتُ حَالَهٗ وَّلَاۤ اَذًی
لَهٗ بِذِکْرِ ذٰلِكَ اِلٰی مَنْ لَا یُحِبُّ وُقُوْفَهٗ عَلَیْهِ وَنَحْوِ
ذٰلِكَ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ ثَوَابُ اِنْفَاقِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ
وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ فِی الْاٰخِرَةِ
۲۶۳ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ کَلَامٌ حَسَنٌ وَّرَدٌّ عَلَی السَّائِلِ
جَمِیْلٌ وَّمَغْفِرَةٌ لَهٗ فِیْ اِلْحَاحِهٖ خَیْرٌ مِّنْ
صَدَقَةٍ یَّتْبَعُهَاۤ اَذًی ؕ بِالْمَنِّ وَتَعْیِیْرٍ لَهٗ بِالسُّؤَالِ
وَاللّٰهُ غَنِیٌّ عَنْ صَدَقَةِ الْعِبَادِ حَلِیْمٌ ۝ بِتَاْخِیْرِ
الْعُقُوْبَةِ عَنِ الْمَانِّ وَالْمُؤْذِیْ۔

۲۶۲ جو لوگ اپنے مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ
کرکے اس پر احسان نہیں رکھتے جس کو دیا اس کو یہ نہیں کہتے
کہ میں نے اس پر احسان کیا اس کا حال درست کیا اور نہ اس کو
اس قسم کی تکلیف دیتے ہیں کہ اسکو خبر کریں جس کو وہ خبر کرنا نہیں
چاہتا انکو خدا تعالےٰ کے پاس انکے خرچ کرنے کا ثواب ملنے والا ہے
اور ان پر کچھ خوف نہیں اور نہ وہ قیامت کو غمگین ہونگے۔
۲۶۳ اچھی بات کہنا اور سائل کو نرمی سے جواب دینا اور اس کی زیادتی
سوال کو معاف کرنا ایسے صدقے سے بہتر ہے جس کے پیچھے اس
کو تکلیف دیجائے احسان جتا کر اور مانگنے والے کو عار دلا کر اور
اللہ بے پرواہ ہے بندوں کے صدقوں سے بردبار ہے کہ جتلانے والے
اور تکلیف دینے والے کے عذاب دینے میں جلدی نہیں فرماتا

تشریح

۲۶۲ مال خرچ کرکے احسان نہ جتائے | اللہ کے راستے میں اللہ کیلئے اور صرف اللہ کیلئے اللہ کا ہی عطا کردہ مال خرچ کرنے کے بعد احسان جتانا نہیں چاہئے۔ جس پر خرچ کیا
ہے اس کے جذبات کو ٹھیس پہنچانا اور شرمندہ کرنا نہیں چاہیئے۔ یہ چھچھوراپن اور کم ظرفی کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی نیکی کا اجر ضرور دینگے اسے یہ خطرہ نہ
ہونا چاہیئے کہ اس کا اجر ضائع ہو جائیگا اور نہ کبھی یہ نوبت آئے گی کہ وہ خرچ کرنے کے بعد پشیمان ہو۔
۲۶۳ اللہ تعالیٰ تمہارے محتاج نہیں ہیں | اللہ تمہارے صدقے خیرات کے محتاج نہیں ہیں اسکی ذات غنی ہے۔ اس خیرات سے جس کے پیچھے ناگواری ہو ایک میٹھا بول اور ناگوار بات پر چشم پوشی
کہیں زیادہ بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ حلیم و بردبار ہے وہ چاہتا ہے کہ اسکے بندوں میں بردباری کی صفت ہو۔ یہ نہ ہونا چاہیئے کہ ایک غریب کو روٹی کھلادی تو احسان جتا جتا
کر اسکے دل کو زخمی کردیا۔ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی ترغیب تمہارے اخلاق بنانے کیلئے ہے، وہ خیرات کس کام کی جس سے اخلاق سنورنے کے بجائے بگڑ جائیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِىْ يُنْفِقُ مَالَهٗ

يَاَيُّهَا	الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	لَاتُبْطِلُوْا	صَدَقٰتِكُمْ	بِالْمَنِّ	وَالْاَذٰى	كَالَّذِىْ	يُنْفِقُ	مَالَهٗ
اے	ایمان والو	نہ ضائع کرو	اپنے خیرات	احسان جتلاکر	اور ستانا	اس شخص کی طرح جو	خرچ کرتا	اپنا مال

اے ایمان والو ! اپنے خیرات احسان جتلاکر اور ستاکر ضائع نہ کرو اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں

رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ

رِئَآءَ	النَّاسِ	وَلَا يُؤْمِنُ	بِاللّٰهِ	وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	فَمَثَلُهٗ	كَمَثَلِ	صَفْوَانٍ	عَلَيْهِ	تُرَابٌ
دکھلاوا	لوگ	اور ایمان نہیں رکھتا	اللہ پر	اور آخرت کا دن	پس اس کی مثال	جیسی مثال	چکنا پتھر	اس پر	مٹی

کے دکھلاوے کو خرچ کرتا ہے اور اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا پس اس کی مثال اس صاف پتھر جیسی ہے جس پر مٹی ہو

فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَىْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا

فَاَصَابَهٗ	وَابِلٌ	فَتَرَكَهٗ	صَلْدًا	لَا يَقْدِرُوْنَ	عَلٰى	شَىْءٍ	مِّمَّا	كَسَبُوْا	وَاللّٰهُ
پھر اس پر برسے	تیز بارش	تو اسے چھوڑدے	صاف	وہ قدرت نہیں رکھتے	پر	کوئی چیز	اس سے جو	انھوں نے کمایا	اور اللہ

پھر اس پر تیز بارش برسے تو اسے چھوڑ دے بالکل صاف وہ اس پر کچھ قدرت نہیں رکھتے جو انھوں نے کمایا ، اور اللہ

يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶۴﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ

لَا يَهْدِى	الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ	وَمَثَلُ	الَّذِيْنَ	يُنْفِقُوْنَ	اَمْوَالَهُمُ	ابْتِغَآءَ	مَرْضَاتِ
راہ نہیں دکھاتا	کافر قوم	اور مثال	جو لوگ	خرچ کرتے ہیں	اپنے مال	حاصل کرنا	خوشنودی

راہ نہیں دکھاتا کافروں کو اور (ان کی) مثال جو اپنے مال خرچ کرتے ہیں خوشنودی حاصل کرنے کو

اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ ۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ

اللّٰهِ	وَتَثْبِيْتًا	مِّنْ	اَنْفُسِهِمْ	كَمَثَلِ	جَنَّةٍ	بِرَبْوَةٍ	اَصَابَهَا	وَابِلٌ	فَاٰتَتْ	اُكُلَهَا	ضِعْفَيْنِ
اللہ	اور ثبات ویقین	سے	اپنے دل (جمع)	جیسے	ایک باغ	بلندی پر	اس پر پڑی	تیز بارش	تو اس نے دیا	پھل	دوگنا

اللہ کی اور اپنے دلوں کے ثبات ویقین کو (ایسی بات ہے) جیسے بلندی پر ایک باغ ہے اس پر تیز بارش پڑی تو اس نے دوگنا پھل دیا

فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۶۵﴾

فَاِنْ	لَّمْ يُصِبْهَا	وَابِلٌ	فَطَلٌّ	وَاللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ
پھر اگر	نہ پڑی	تیز بارش	تو پھوار	اور اللہ	جو	تم کرتے ہو	دیکھنے والا

پھر اگر تیز بارش نہ پڑی تو پھوار (ہی کافی ہے) اور اللہ جو تم کرتے ہو دیکھنے والا ہے۔

﴿۲۶۴﴾ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ ای اجورها بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ ابطالاً كَالَّذِىْ ای كابطال نفقة الذى يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ

﴿۲۶۴﴾ اے ایمان والو اپنی خیرات کے ثواب کو جتاکر اور تکلیف دیکر خراب نہ کرو جیسا وہ شخص اپنا ثواب کھوتا ہے جو لوگوں کے دکھلانے کو مال خرچ کرتا ہے اور اللہ اور پچھلے

toobaa-elibrary.blogspot.com

مُرَاۗئِيًا لَهُمْ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، وَ
هُوَ الْمُنَافِقُ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ حَجَرٍ اَمْلَسٍ
عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ مَطَرٌ شَدِيْدٌ فَتَرَكَهٗ
صَلْدًا ۭ صَلْبًا اَمْلَسَ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ لَا يَقْدِرُوْنَ
اِسْتِيْنَافٌ لِبَيَانِ مَثَلِ الْمُنَافِقِ الْمُنْفِقِ رِيَاءً وَجَمْعُ
الضَّمِيْرِ بِاعْتِبَارِ مَعْنَى الَّذِيْ عَلٰي شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ
اَيْ لَا يَجِدُوْنَ لَهٗ ثَوَابًا فِي الْاٰخِرَةِ كَمَا لَا يُوْجَدُ
عَلَى الصَّفْوَانِ شَيْءٌ مِنَ التُّرَابِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ
لِاِذْهَابِ الْمَطَرِ لَهٗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الْكٰفِرِيْنَ ○

دن پر ایمان نہیں رکھتا (وہ منافق ہے) سو مثال اس کی ایسی ہے جیسے صاف پتھر پر مٹی ہو پھر اس کو زور کی بارش پہنچے سو اس کو صاف کر چھوڑے کہ اس پر کچھ باقی نہ رہے۔ ان لوگوں نے جو کچھ دکھلانے کو خرچ کیا اس کا ثواب آخرت میں بالکل نہ پاویں گے جیسا صاف پتھر جس کی مٹی بارش سے بہہ جاوے اور اس پر کچھ باقی نہ رہے اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دکھاتا۔

(۲۶۵) وَمَثَلُ نَفَقَاتِ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ
ابْتِغَاۗءَ طَلَبَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ
اَنْفُسِهِمْ اَيْ تَحْقِيْقًا لِلثَّوَابِ عَلَيْهِ بِخِلَافِ الْمُنَافِقِيْنَ
الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَهٗ لِاِنْكَارِهِمْ لَهٗ وَمِنْ اِبْتِدَائِيَّةٌ
كَمَثَلِ جَنَّةٍ بُسْتَانٍ بِرَبْوَةٍ بِضَمِّ الرَّاءِ وَفَتْحِهَا
مَكَانٍ مُرْتَفِعٍ مُسْتَوٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اَعْطَتْ
اُكُلَهَا بِضَمِّ الْكَافِ وَسُكُوْنِهَا ثَمَرَهَا ضِعْفَيْنِ
مِثْلَيْ مَا يُثْمِرُ غَيْرُهَا فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ
فَطَلٌّ ۭ مَطَرٌ خَفِيْفٌ يُصِيْبُهَا وَيَكْفِيْهَا لِارْتِفَاعِهَا
اَلْمَعْنٰى تُثْمِرُ وَتَزْكُوْا كَثُرَ الْمَطَرُ اَمْ قَلَّ فَكَذٰلِكَ
نَفَقَاتُ مَنْ ذُكِرَ تَزْكُوْا عِنْدَ اللّٰهِ كَثُرَتْ اَمْ قَلَّتْ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ فَيُجَازِيْكُمْ بِهٖ

(۲۶۵) اور ان لوگوں کے خرچوں کا حال جو خدا کی رضا کی طلب میں اور اس پر ثواب حاصل کرنے کو اپنے مال خرچ کرتے ہیں بخلاف منافقوں کے جو ثواب کے منکر ہیں ان کو امید ثواب کی نہیں، جیسا ایک باغ اونچی جگہ پر کہ اس کو بارش پہنچے پس اس کا پھل اور باغوں سے دونا ہووے چونکہ وہ اونچی جگہ پر ہے اس لئے اگر زیادہ بارش اس پر نہ پہنچے تو ہلکی بارش ہی اس کو کفایت کرے حاصل یہ کہ اس باغ کا پھل زیادہ ہی ہوتا ہے۔ بارش کم ہو یا زیادہ سو ایسے ہی خرچ انکے جو خدا کی رضا جوئی میں اپنے مال کو خرچ کرتے ہیں خدا کے نزدیک بڑھتے رہتے ہیں اور ثواب ان کا بڑھتا ہے تھوڑے ہوں یا بہت۔
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ اور اللہ تمہارے کاموں کو دیکھتا ہے

تشریح

(۲۶۴) **نیک نیتی کے ساتھ عمل کی مثال** | پتھر کی چٹان پر مٹی کی ہلکی سی تہہ جم جاتی ہے، جب زور کا مینھ برستا ہے تو وہ مٹی کی ہلکی سی تہہ بھی پانی کے ساتھ بہہ جاتی ہے اور چٹان صاف کی صاف رہ جاتی ہے، جس میں کوئی چیز نہ بوئی جاسکتی ہے، نہ پیدا ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ مثال دی ہے اس صدقے خیرات کی جس میں نیت خالص نہیں ہے احسان جتا کر اور دکھاوا کر کے اپنی نیکی کو خاک میں ملا دیا ہے ——— چٹان سے مراد نیت اور جذبے کی خرابی ہے۔ چٹان کے اوپر مٹی کی ہلکی سی تہہ سے مراد نیکی کی ظاہری شکل ہے۔ بارش سے فائدہ یہ ہے کہ اس سے پیداوار ہو اور کھیتی نشوونما پائے، لیکن جب روئیدگی قبول کرنے والی زمین بس اوپر ہی اوپر ہو نیچے پتھر کی چٹان ہو تو خیرات کی بارش کیا کام کرے گی۔ ایسے ناشکرے لوگوں کو جو شکر گذار ہونا بھی نہیں چاہتے اللہ تعالیٰ زبردستی سیدھی راہ نہیں دکھلاتے۔

(۲۶۵) **نیت خالص کا نتیجہ** | اگر زمین کی اونچی سطح پر کسی کا باغ ہو، خوب زور کی بارش برسے تو دوگنی پیداوار حاصل ہو۔ ہلکی سی پھوار بھی پڑ جائے تو اس باغ کے پھلنے پھولنے کیلئے کافی ہو جائے۔ یہ ان لوگوں کی مثال ہے جو اپنا مال اللہ کی رضا جوئی کیلئے خرچ کرتے ہیں ان کی نیت خالص ہوتی ہے، اگر جذبۂ خیر شدید ہو اور نیک نیتی کامل درجے کی ہو جس طرح زور کی بارش پھر تو کیا کہنے، اگر جذبۂ خیر میں شدت نہ بھی ہو مگر ہو نیت خالص تو یہ ہلکی سی پھوار کی طرح ہے باغ کی پیداوار میں یہ پھوار بھی کام کر جائیگی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اَيَوَدُّ	اَحَدُكُمْ	اَنْ	تَكُوْنَ	لَهٗ	جَنَّةٌ	مِّنْ	نَّخِيْلٍ	وَّاَعْنَابٍ	تَجْرِيْ	مِنْ	تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ
کیا پسند کرتا ہے	تم میں سے کوئی	کہ	ہو	اس کا	ایک باغ	سے (کا)	کھجور	اور انگور	بہتی ہو	سے	اسکے نیچے	نہریں

کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے؟ کہ اس کا ایک باغ ہو کھجور اور انگوروں کا، اس کے نیچے نہریں بہتی ہوں، اس کے لئے

لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۚ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ

لَهٗ	فِيْهَا	مِنْ	كُلِّ الثَّمَرٰتِ	وَاَصَابَهُ	الْكِبَرُ	وَلَهٗ	ذُرِّيَّةٌ	ضُعَفَآءُ	فَاَصَابَهَآ	اِعْصَارٌ	فِيْهِ
اسکے لئے	اسمیں	سے	ہر قسم کے پھل	اور اس پر آگیا	بڑھاپا	اور اسکے	بچے	ناتوان	تب اس پر پڑا	ایک بگولا	اس میں

اس میں ہر قسم کے پھل ہوں اور اس پر بڑھاپا آگیا ہو، اور اس کے بچے ناتوان ہوں، تب اس پر ایک بگولا آپڑا اسمیں

ع ۳۶ ۴ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ (۲۶۶)

نَارٌ	فَاحْتَرَقَتْ	كَذٰلِكَ	يُبَيِّنُ	اللّٰهُ	لَكُمُ	الْاٰيٰتِ	لَعَلَّكُمْ	تَتَفَكَّرُوْنَ
آگ	تو وہ جل گیا	اسی طرح	واضح کرتا ہے	اللہ	تمہارے لئے	نشانیاں	تاکہ تم	غور وفکر کرو

آگ تھی تو وہ (باغ) جل گیا، اسی طرح اللہ تمہارے لئے نشانیاں واضح کرتا ہے تاکہ تم غور وفکر کرو

(۲۶۶) اَيَوَدُّ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ بُسْتَان مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا ثَمَرٌ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ فَضَعُفَ عَنِ الْكَسْبِ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۚ اَوْلَادٌ صِغَارٌ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلَيْهِ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ فَفَقَدَهَا اَحْوَجَ مَا كَانَ اِلَيْهَا وَبَقِيَ هُوَ وَاَوْلَادُهٗ عَجَزَةً مُتَحَيِّرِيْنَ لَا حِيْلَةَ لَهُمْ وَكَذَا التَّمْثِيْلُ لِنَفَقَةِ الْمُرَائِيْ وَالْمَانِّ فِيْ ذِهَابِهَا وَعَدَمِ نَفْعِهَا اَحْوَجَ مَا يَكُوْنُ اِلَيْهَا فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاِسْتِفْهَامُ بِمَعْنَى النَّفْيِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض هُوَ لِرَجُلٍ عَمِلَ بِالطَّاعَاتِ ثُمَّ بُعِثَ لَهُ الشَّيْطَانُ فَعَمِلَ بِالْمَعَاصِيْ حَتّٰى اَغْرَقَ اَعْمَالَهٗ كَذٰلِكَ كَمَا بَيَّنَ مَا ذُكِرَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ○ فَتَعْتَبِرُوْنَ

(۲۶۶) کیا تم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کے لئے کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں اور اس میں ہر قسم کے پھل ہوں اور وہ شخص بوڑھا ہو کمانے سے عاجز صاحبِ اولاد ہو جس کے بچے چھوٹے چھوٹے کہ کمانے کی طاقت نہیں رکھتے پھر ایسی حالت میں اس باغ پر آندھی آوے جس میں آگ ہو جس سے وہ باغ جل جاوے کچھ نہ رہے اور ایسی فوت کے وقت وہ باغ اس کے ہاتھ سے نکلے کہ وہ اور اس کے بال بچے حیران وپریشان رہ جائیں کوئی تدبیر روزی کی نہ کرسکیں سو ایسا ہی ہے جو شخص دکھلانے کو خرچ کرتا ہے اور دے کر جتاتا ہے اور احسان رکھتا ہے اس کا عمل باطل اور وہ خرچ کرنا اسکو آخرت میں کچھ نفع نہ دیگا حالانکہ وہ وقت سخت ضرورت کا ہے ابن عباس فرماتے ہیں یہ حال اس کا بیان کیا گیا ہے کہ جس نے اول بہت عبادت کی آخر میں اس نے اغوار شیطانی سے گناہ کئے جس نے اسکے سب عمل کھودئے۔ کذلک جیسے تمہارے لئے اللہ نے یہ بیان فرمایا ہے وہ اسیطرح تم پر اپنی نشانیاں ظاہر فرماتا ہے کہ تم سوچو اور عبرت پکڑو۔

تشریح

(۲۶۶) **کھوٹی نیت سب کچھ برباد کردیتی ہے** ایک شخص کے پاس باغ ہو کھجوروں، انگوروں اور ہر قسم کے پھلوں سے لدا پھندا، نہروں سے سیرآب ہونیوالا. وہ آدمی خود بوڑھا ہوچکا ہو، بچے ابھی کم سن ہوں کام کے قابل نہ ہوں. اچانک زور کی آندھی، جھلسانے والی ہوا چلے اور سارا باغ اجڑ جائے جھلس جائے ختم ہوجائے. عمر بھر کی کمائی اور محنت بیکار چلی جائے. اب اتنی طاقت اور وقت بھی نہ ہو کہ دوبارہ محنت کرکے باغ لگاسکے ــــــ اسی طرح آخرت میں پہنچ کر معلوم ہو کہ کھوٹی نیت کی وجہ سے ساری محنت کھوئی گئی اور اب دوبارہ عمل کی مہلت بھی نہیں ہے تو ایسے شخص کا کیا حال ہوگا ــــــ اہل فکر کو اللہ تعالیٰ اس طرح مثالوں سے سمجھاتا ہے تاکہ وہ غور کریں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ

يٰاَيُّهَا	الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا	اَنْفِقُوْا	مِنْ	طَيِّبٰتِ	مَا	كَسَبْتُمْ	وَمِمَّآ	اَخْرَجْنَا	لَكُمْ	مِّنَ
اے	جو ایمان لائے (ایمان والو)	تم خرچ کرو	سے	پاکیزہ	جو	تم کماؤ	اور سے جو	ہم نے نکالا	تمہارے لئے	سے

اے ایمان والو! خرچ کرو اس میں سے پاکیزہ چیزیں جو تم کماؤ اور اس میں سے جو ہم نے نکالا تمہارے لئے

الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ

الْاَرْضِ	وَلَا	تَيَمَّمُوا	الْخَبِيْثَ	مِنْهُ	تُنْفِقُوْنَ	وَلَسْتُمْ	بِاٰخِذِيْهِ	اِلَّآ
زمین	اور نہ	ارادہ کرو	گندی چیز	سے جو	تم خرچ کرتے ہو	جبکہ تم نہیں ہو	اسکو لینے والے	مگر

زمین سے، اور اس میں سے گندی چیز خرچ کرنے کا ارادہ نہ کرو جبکہ تم خود اس کو لینے والے نہیں ہو مگر

اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۲۶۷﴾

اَنْ	تُغْمِضُوْا	فِيْهِ	وَاعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	غَنِيٌّ	حَمِيْدٌ
یہ کہ	تم چشم پوشی کرو	اسمیں	اور تم جان لو	کہ	اللہ	بے نیاز	خوبیوں والا

یہ کہ تم چشم پوشی کر جاؤ، اور جان لو کہ اللہ بے نیاز خوبیوں والا ہے۔

(۲۶۷) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا زَكُّوْا مِنْ
طَيِّبٰتِ جِيَادِ مَا كَسَبْتُمْ مِنَ الْمَالِ وَمِمَّآ
مِنْ طَيِّبٰتِ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ مِنَ الْحُبُوْبِ وَالثِّمَارِ
وَلَا تَيَمَّمُوا تَقْصِدُوا الْخَبِيْثَ الرَّدِيَّ مِنْهُ اَيْ
مِنَ الْمَذْكُوْرِ تُنْفِقُوْنَ فِي الزَّكٰوةِ حَالٌ مِنْ ضَمِيْرِ تَيَمَّمُوْا
وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اَيِ الْخَبِيْثَ لَوْ اُعْطِيْتُمُوْهُ
فِيْ حُقُوْقِكُمْ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ بِالتَّسَاهُلِ
وَغَضِّ الْبَصَرِ فَكَيْفَ تُؤَدُّوْنَ مِنْهُ حَقَّ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْ نَفَقَاتِكُمْ حَمِيْدٌ ﴿﴾ مَحْمُوْدٌ
عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔

(۲۶۷) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا الخ اے ایمان والو زکوٰۃ دو اچھی کمائی سے جو تم نے کمایا مال اور جو کچھ ہم نے تمہارے لئے پھل اور اناج زمین سے نکالا اور ارادہ نہ کرو نکمی چیز کے خرچ کرنے کا۔ حالانکہ اگر تم کو کوئی تمہارے معاملات میں وہ نکمی چیز دیوے تو نہ لو مگر رعایت اور چشم پوشی سے پھر ایسی چیز جو تم خود اس کا لینا اپنے حق میں پسند نہیں کرتے خدا کی راہ میں کیوں دیتے ہو۔ اور جان لو کہ اللہ تمہارے مالوں سے جو تم خرچ کرتے ہو بے پرواہ ہے ہر حال میں تعریف کیا گیا ہے۔

تشریح

(۲۶۷) اللہ کے حضور میں بہترین چیز پیش کرو | کسی بادشاہ اور بڑے آدمی کے حضور میں کوئی تحفہ پیش کرنا ہو تو انسان اپنی استطاعت کے مطابق بہتر سے بہتر چیز لیکر جاتا ہے کوئی ایسی چیز پیش نہیں کرتا کہ جو خود اس کو کوئی دینے لگے تو قبول کرنا گوارا نہ ہو یا لے بھی تو بددلی کے ساتھ ـــــ تم اپنی کمائی اور اللہ کی عطا کردہ پیداوار میں سے جب بادشاہوں کے بادشاہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرو اور اس کے راستے میں خرچ کرو تو بہتر سے بہتر چیز منتخب کرو ـــــ بری سے بری چیز چھانٹ کر اللہ کے راستے میں دینا تمہاری تنگ نظری، حوصلہ کی کمی اور اخلاق کی پستی کو بتلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو خود اعلیٰ صفات سے متصف ہے، وہ بے نیاز جو انتہائی فیاض ہے، ہر آن اپنی بخشش کے دریا بہا رہا ہے، ایسے لوگوں کو کس طرح پسند کرے گا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ

اَلشَّيْطٰنُ	يَعِدُكُمُ	الْفَقْرَ	وَيَاْمُرُكُمْ	بِالْفَحْشَآءِ	وَاللّٰهُ	يَعِدُكُمْ	مَّغْفِرَةً	مِّنْهُ	وَفَضْلًا
شیطان	تم کو ڈراتا ہے	تنگدستی	اور تمہیں حکم دیتا ہے	بے حیائی کا	اور اللہ	تم سے وعدہ کرتا ہے	بخشش	اس سے (اپنی)	اور فضل

شیطان تم کو تنگدستی سے ڈراتا ہے، اور تمہیں حکم دیتا ہے بےحیائی کا اور اللہ تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (۲۶۸) يُّؤْتِی الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ

وَاللّٰهُ	وَاسِعٌ	عَلِيْمٌ	يُّؤْتِی	الْحِكْمَةَ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَمَنْ	يُّؤْتَ	الْحِكْمَةَ	فَقَدْ	اُوْتِیَ
اور اللہ	وسعت والا	جاننے والا	وہ عطا کرتا ہے	حکمت، دانائی	جسے	وہ چاہتا ہے	اور جسے	دی گئی	حکمت	تحقیق	دیگئی

اور اللہ وسعت والا، جاننے والا ہے وہ جسے چاہتا ہے حکمت (دانائی) عطا کرتا ہے اور جسے حکمت دی گئی تحقیق اسے دیگئی

خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ (۲۶۹)

خَيْرًا	كَثِيْرًا	وَمَا	يَذَّكَّرُ	اِلَّآ	اُولُوا الْاَلْبَابِ
بھلائی	بہت	اور نہیں	نصیحت قبول کرتا	سوائے	عقل والے

بہت بھلائی، اور عقل والوں کے سوا کوئی نصیحت قبول نہیں کرتا۔

(۲۶۸) اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ يُخَوِّفُكُمْ بِهٖ اِنْ تَصَدَّقْتُمْ فَتُمْسِكُوْا وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ الْبُخْلِ وَمَنْعِ الزَّكٰوةِ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ عَلَى الْاِنْفَاقِ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ لِذُنُوْبِكُمْ وَفَضْلًا ؕ رِزْقًا خَلَفًا مِنْهُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ فَضْلُهٗ عَلِيْمٌ بِالْمُنْفِقِ ○

(۲۶۹) يُّؤْتِی الْحِكْمَةَ الْعِلْمَ النَّافِعَ الْمُؤَدِّیْ اِلَى الْعَمَلِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ لِمَصِيْرِهٖ اِلَى السَّعَادَةِ الْاَبَدِيَّةِ وَمَا يَذَّكَّرُ فِيْهِ اِدْغَامُ التَّاءِ فِی الْاَصْلِ فِی الذَّالِ يَتَّعِظُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○ اَصْحَابُ الْعُقُوْلِ

(۲۶۸) شیطان تم کو ڈراتا ہے اگر صدقہ خیرات کروگے محتاج ہوجاؤگے تاکہ تم بخیل ہوجاؤ اور تم کو حکم کرتا ہے بخل کا اور زکوۃ نہ دینے کا اور اللہ پاک خرچ کرنے پر تمہارے گناہوں کی بخشش اور روزی کا وعدہ فرماتا ہے کہ اپنے فضل سے تمہارے گناہ معاف فرمادیگا اور تم کو بدلہ خرچ کرنیکا عطا فرمادیگا اور اللہ کا فضل بڑا ہے وہ جانتا ہے خرچ کرنے والوں کو

(۲۶۹) اللہ جس کو چاہتا ہے وہ علم سکھاتا ہے جو کام آوے اور عمل کی توفیق دے اور جسکو حکمت عطا ہوئی اسکو بڑی خیر ملی کہ اس کی وجہ سے ہمیشہ کی بھلائی میں داخل ہو اور نہیں نصیحت پکڑتے ہیں مگر عقل والے

تشریح

(۲۶۸) شیطان مفلسی سے ڈراتا ہے | زندگی ــــ کیا اس دنیا میں انسان کی زندگی، پوری زندگی ہے یا اصل زندگی کا ایک تھوڑا سا حصہ ہے؟ پوری زندگی کے چھوٹے سے حصے کی خوشحالی اور آرام کو ہی سامنے رکھنا چاہیئے یا زندگی کے بڑے حصے کا سامان بھی کرنا چاہیئے۔ اگر پوری زندگی دنیا اور آخرت کی زندگی کے بجائے انسان صرف تھوڑے سے حصے، دنیا کی زندگی کے بارے میں سوچتا ہے تو یہ ایک شرمناک طرزِ عمل ہے، شیطان اسی طرزِ عمل کی ترغیب دیتا ہے، دنیا کی مفلسی سے ڈراتا ہے کہ اللہ کے راستے میں دوگے تو تمہاری دولت کم ہوجائیگی، ساری کمائی زکوۃ وخیرات کی نذر ہوجائے گی تو تمہارے پاس بچے گا کیا۔ اللہ تعالیٰ جو بڑا فراخ دست اور داتا ہے تمہیں دوسرے طرزِ عمل کی راہ دکھلاتا ہے جو تمہاری دنیا بھی درست کرے اور آخرت بھی سنوارے وہ اپنی بخشش اور فضل کی امید دلاتا ہے اور اسطرح تمہارے اخلاق وکردار کو سنوارتا ہے کہ دنیا سے لیکر آخرت کی زندگی تک تمہاری زندگی بہترین زندگی ہوجائے۔

(۲۶۹) آخرت کی فکر دانائی کی بات ہے | صحیح بصیرت اور صحیح فیصلہ یہی ہے کہ انسان دنیا کیساتھ اپنی آخرت کی بھی فکر کرے جسکے پاس حکمت ودانائی کی دولت ہوگی وہ کبھی شیطان کے فریب میں نہ آئیگا اور اسکی بتائی ہوئی راہ نہ چلے گا بلکہ اس کشادہ راستے کو اختیار کریگا جو اللہ نے دکھایا ہے۔ دولت کو سنبھال سنبھال کر رکھنا اور اچھے راستے پر خرچ نہ کرنا شیطان اور اس کے تنگ نظر مریدوں کی نظر میں ہوشیاری اور عقلمندی ہوسکتی ہے لیکن جن کو اللہ نے حکمت اور بصیرت کے نور سے نوازا ہے انکی نگاہ میں صحیح راستہ یہ ہے کہ آدمی اپنی متوسط ضرورتیں پوری کرنے کے بعد دل کھول کر بھلائی کے کاموں میں خرچ کرے جسکو یہ نورِ بصیرت عطا ہوگیا سمجھو اسے بڑی دولت مل گئی، اہل دانش وفکر ہی ان باتوں سے سبق لیتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَمَآ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ نَّفَقَةٍ اَوۡ نَذَرۡتُمۡ مِّنۡ نَّذۡرٍ فَاِنَّ

وَمَآ	اَنۡفَقۡتُمۡ	مِّنۡ	نَّفَقَةٍ	اَوۡ	نَذَرۡتُمۡ	مِّنۡ	نَّذۡرٍ	فَاِنَّ
اور جو	تم خرچ کروگے	سے	کوئی خیرات	یا	تم نذر مانو	کوئی	نذر	تو بیشک

اور جو تم خرچ کروگے کوئی خیرات، یا تم کوئی نذر مانو گے، تو بے شک

اللّٰهَ يَعۡلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ﴿۲۷۰﴾

اللّٰهَ	يَعۡلَمُهٗ	وَمَا	لِلظّٰلِمِيۡنَ	مِنۡ	اَنۡصَارٍ
اللہ	اسے جانتا ہے	اور نہیں	ظالموں کے لئے	کوئی	مددگار

اللہ اسے جانتا ہے اور ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں۔

(۲۷۰) وَمَآ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ نَّفَقَةٍ اَدَّيۡتُمۡ مِنۡ زَكٰوةٍ اَوۡ صَدَقَةٍ اَوۡ نَذَرۡتُمۡ مِّنۡ نَّذۡرٍ فَوَفَّيۡتُمۡ بِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُهٗ فَيُجَازِيۡكُمۡ عَلَيۡهِ وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ بِمَنۡعِ الزَّكٰوةِ وَالنَّذۡرِ اَوۡ بِوَضۡعِ الۡاِنۡفَاقِ فِيۡ غَيۡرِ مَحَلِّهٖ مِنۡ مَعَاصِي اللّٰهِ مِنۡ اَنۡصَارٍ ۝ مَانِعِيۡنَ لَهُمۡ مِنۡ عَذَابِهٖ

(۲۷۰) اور جو کچھ زکوٰۃ اور صدقہ نفلی دیتے ہو۔ یا کوئی منت مان کر پوری کرتے ہو۔ سو اللہ اس کو خوب جانتا ہے تم کو اس کا عوض دے گا۔ اور جو نا انصاف ہیں زکوٰۃ نہیں دیتے اور نذر پوری نہیں کرتے اور بے موقع امر الٰہی کے خلاف مال خرچ کرتے ہیں ان کو کوئی عذاب سے بچانے والا نہیں۔

تشریح

(۲۷۰) اللہ تمہاری نیتوں کو خوب جانتے ہیں | جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اللہ کو خوب معلوم ہے کہ راہِ خدا میں خالص اور صحیح نیت کے ساتھ خرچ کر رہے ہو ـــ یا راہِ شیطان میں، اور بدنیتی کے ساتھ، اللہ کو نیت اور فعل دونوں کا حال معلوم ہے ـــ اسی طرح جو نذریں اور منتیں تم مانتے ہو اللہ کو معلوم ہے کہ یہ نذر اللہ کی خاطر مانی ہے ـــ یا اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کے لئے مانی ہے ـــ جنھوں نے صحیح نیت کے ساتھ اللہ کی راہ میں خرچ کیا، نذر اللہ کے لئے مانی وہ اس کا اجر پائیں گے ـــ اور جنھوں نے اپنی دولت بدنیتی کے ساتھ اور شیطانی راستوں پر لٹائی، اپنی نذر غیر اللہ کے لئے مانی ایسے ظالموں کو اللہ کی سزا سے بچانے کے لئے کوئی مددگار نہ ملے گا وہ اپنے کئے کی سزا پا کر رہیں گے۔

○ نذر یا منت ماننا بندہ کا اللہ سے ایک طرح کا عہد ہے اور اس کی جناب میں شکرانہ ہے جو بندہ پر لازم نہیں ہوتا مگر بندہ خود اپنے اوپر لازم کر لیتا ہے۔ کسی جائز اور حلال مراد کے پورا ہونے پر ایسی نذر کرنا، جائز ہے اور اس کا پورا کرنا اجر و ثواب کا موجب اور اللہ کی اطاعت ہے ـــ ناجائز کام کی نذر کرنا معصیت اور اس کا پورا کرنا موجب عذاب ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَ

إِنْ	تُبْدُوا	الصَّدَقٰتِ	فَنِعِمَّا	هِيَ	وَإِنْ	تُخْفُوهَا	وَ
اگر	ظاہر (علانیہ) دو	خیرات	تو اچھی بات	یہ	اور اگر	اس کو چھپاؤ	اور

اگر تم خیرات ظاہر (علانیہ) دو تو یہ اچھی بات ہے اور اگر اس کو چھپاؤ اور

تُؤْتُوهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ

تُؤْتُوهَا	الْفُقَرَآءَ	فَهُوَ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	وَيُكَفِّرُ	عَنْكُمْ	مِّنْ
وہ پہنچاؤ	تنگدست (جمع)	تو وہ	بہتر	تمہارے لئے	اور دور کر دیگا	تم سے	سے، کچھ

تنگدستوں کو پہنچاؤ تو وہ تمہارے لئے (زیادہ) بہتر ہے۔ وہ دور کر دے گا تمہارے

سَيِّاٰتِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۷۱﴾

سَيِّاٰتِكُمْ	وَاللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرٌ
تمہارے گناہ	اور اللہ	جو کچھ	تم کرتے ہو	باخبر

کچھ گناہ، اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

(۲۷۱) إِنْ تُبْدُوا تُظْهِرُوا الصَّدَقٰتِ أَيِ النَّوَافِلَ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ أَيْ نِعْمَ شَيْءٌ إِبْدَاؤُهَا وَإِنْ تُخْفُوهَا تُسِرُّوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ مِنْ إِبْدَائِهَا وَإِيْتَائِهَا الْأَغْنِيَآءَ أَمَّا صَدَقَةُ الْفَرْضِ فَالْأَفْضَلُ إِظْهَارُهَا لِيُقْتَدٰى بِهٖ وَلِئَلَّا يُتَّهَمَ وَإِيْتَاؤُهَا الْفُقَرَآءَ مُتَعَيَّنٌ وَيُكَفِّرُ بِالْيَاءِ وَبِالنُّوْنِ مَجْزُوْمًا بِالْعَطْفِ عَلٰى مَحَلِّ فَهُوَ وَمَرْفُوْعًا عَلَى الْاِسْتِئْنَافِ عَنْكُمْ مِّنْ بَعْضِ سَيِّاٰتِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○ عَالِمٌ بِبَاطِنِهٖ كَظَاهِرِهٖ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ مِّنْهُ

(۲۷۱) اگر نفلی صدقہ ظاہر کر کے دو تو یہ بھی اچھا ہے اور اگر چھپا کر محتاجوں کو دو تو تمہارے حق میں یہ بہتر ہے ظاہر کرنے سے اور تونگروں کو دینے سے اور تمہارے کچھ گناہوں کا عوض ہو جائے۔ یہ بیان صدقہ نفلی کا ہے اور صدقہ فرض مثل زکوٰۃ میں ظاہر دینا افضل ہے تاکہ اور لوگ بھی اس کی پیروی کر کے زکوٰۃ ادا کریں اور اس پر کوئی زکوٰۃ نہ دینے کی تہمت نہ لگائے اور زکوٰۃ خاص محتاجوں کو ہی دینا چاہیئے۔ تونگروں کو دینا جائز نہیں اسمیں زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ اور اللہ تمہارے چھپے اور کھلے کاموں سے آگاہ ہے۔ کوئی چیز اس پر مخفی نہیں۔

تشریح

(۲۷۱) فرض کے اظہار میں کوئی حرج نہیں ہے | فرض صدقات جیسے مال کی زکوٰۃ یا زمین کی پیداوار کی زکوٰۃ عُشر اور خراج ان کا علانیہ دینا افضل اور بہتر ہے کیونکہ یہ اپنے فرض کی ادائیگی ہے اسمیں دکھاوے یا ریاکاری کا شبہ نہیں ہو سکتا۔ فرض کے ماسوا نفل صدقہ اس کو چھپا کر حاجتمندوں کو دینا افضل اور بہتر ہے کیونکہ چھپا کر نیکی کرنے سے آدمی کے نفس اور اخلاق کی اصلاح ہوتی ہے اسکے اچھے اوصاف پھلتے اور پھولتے ہیں برائیاں مٹتی ہیں۔ یہ چیز اس کو اللہ کی جناب میں مقبول و پسندیدہ بنا دیتی ہے۔ اس کی نیکی اس کی خطا کا کفارہ بن جاتی ہے۔ بہر حال جو کے لیئے نیکیاں کر رہے ہو وہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ

لَيْسَ	عَلَيْكَ	هُدٰىهُمْ	وَلٰكِنَّ	اللّٰهَ	يَهْدِيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَمَا	تُنْفِقُوْا	مِنْ
نہیں	آپ پر/آپکا ذمہ	انکی ہدایت	اور لیکن	اللہ	ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور جو	تم خرچ کروگے	سے

ان کی ہدایت آپ کا ذمہ نہیں لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اور تم جو مال خرچ کروگے

خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا

خَيْرٍ	فَلِاَنْفُسِكُمْ	وَمَا	تُنْفِقُوْنَ	اِلَّا	ابْتِغَآءَ	وَجْهِ اللّٰهِ	وَمَا	تُنْفِقُوْا
مال	تو اپنے واسطے	اور نہ	خرچ کرو	مگر	حاصل کرنا	اللہ کی رضا	اور جو	تم خرچ کروگے

تو اپنے (ہی) واسطے اور خرچ نہ کرو مگر اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، اور تم جو مال خرچ

مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ (۲۷۲)

مِنْ	خَيْرٍ	يُّوَفَّ	اِلَيْكُمْ	وَاَنْتُمْ	لَا	تُظْلَمُوْنَ	
سے	مال	پورا ملے گا	تمہیں	اور تم	نہ	زیادتی کی جائے گی	

کروگے تمہیں پورا پورا ملے گا اور تم پر زیادتی نہ کی جائے گی

(۲۷۲) وَلَمَّا مَنَعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ التَّصَدُّقِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ لِيُسْلِمُوْا اُنْزِلَ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ اَىِ النَّاسِ اِلَى الدُّخُوْلِ فِى الْاِسْلَامِ اِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ هِدَايَتَهٗ اِلَى الدُّخُوْلِ فِيْهِ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ مَالٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۭ لِاَنَّ ثَوَابَهٗ لَهَا وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۭ اَىْ ثَوَابَهٗ لَا غَيْرَهٗ مِنْ اَعْرَاضِ الدُّنْيَا خَبَرٌ بِمَعْنَى النَّهْىِ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ جَزَاؤُهٗ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝ تُنْقَصُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا وَالْجُمْلَتَانِ تَاكِيْدٌ لِلْاُوْلٰى

(۲۷۲) اور جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین پر صدقہ سے منع فرمایا اس طمع سے کہ یہ اس دھمکی سے مسلمان ہو جائیں یہ آیت نازل ہوئی لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ الخ تمہارا ذمہ نہیں کہ لوگوں کو مسلمان بناؤ تم پر صرف پہنچا دینا ہے لیکن اللہ جسکو راہ پر لانا چاہتا ہے اس کو اسلام میں داخل فرماتا ہے اور جو کچھ تم مال خرچ کرتے ہو اس کا ثواب تمہاری ہی جانوں کے واسطے ہے اور جو مال خرچ کرو اللہ کی خوشی چاہنے کو کرو کسی رسم دنیا کی غرض سے نہ کرو۔ اور جو مال تم خرچ کروگے اس کا بدلہ پورا تم کو ملے گا اس میں کچھ کمی نہ کی جاوے گی۔

تشریح

(۲۷۲) غیر مسلم بھی ہماری مدد کے مستحق ہیں | "انفاق فی سبیل اللہ" اللہ کی خوشنودی کے لئے اللہ کے راستے میں اللہ کا دیا ہوا مال خرچ کرنا ـــــ آیا صرف مسلم حاجتمندوں اور رشتہ داروں کی مدد کرنا انفاق فی سبیل اللہ ہے، یا غیر مسلم حاجتمند بھی ہماری مدد کے مستحق ہیں؟ ـــــ ارشاد ہوا کہ جہاں تک ہدایت کا معاملہ ہے تمہاری ذمہ داری پیغام ہدایت پہنچانے تک ہے۔ دلوں میں ہدایت اتارنے کی ذمہ داری تمہارے اوپر نہیں ہے ـــــ دنیاوی مال و متاع سے حاجت مندوں کی مدد کرنا اس میں ہدایت یافتہ یا غیر ہدایت یافتہ کی کوئی تمیز نہیں ہے ہر حاجت مند انسان بحیثیت انسان کے تمہاری مدد کا مستحق ہے۔ جس حاجت مند انسان کی بھی تم مدد کروگے بغیر کسی کمی بیشی کے تمہیں اس کا اجر عطا کیا جائے گا ـــــ اصل میں دوسروں کو دینا دوسروں کے لئے نہیں بلکہ خود تمہارے اپنے لئے ہے، یہ خرچ کرنا نہیں جمع کرنا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

لِلۡفُقَرَآءِ الَّذِيۡنَ اُحۡصِرُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ ضَرۡبًا

لِلۡفُقَرَآءِ	الَّذِيۡنَ	اُحۡصِرُوۡا	فِىۡ	سَبِيۡلِ اللّٰهِ	لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ	ضَرۡبًا
تنگدستوں کیلئے	جو	رُکے ہوئے	میں	اللہ کا راستہ	نہیں طاقت رکھتے	چلنا پھرنا

تنگدستوں کے لئے جو رُکے ہوئے ہیں اللہ کی راہ میں، وہ ملک میں چلنے پھرنے کی طاقت نہیں رکھتے

فِى الۡاَرۡضِ يَحۡسَبُهُمُ الۡجَاهِلُ اَغۡنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ج

فِى الۡاَرۡضِ	يَحۡسَبُهُمُ	الۡجَاهِلُ	اَغۡنِيَآءَ	مِنَ	التَّعَفُّفِ
زمین (ملک) میں	انھیں سمجھے	ناواقف	مالدار	سوال سے	بچنا

انھیں سمجھے ناواقف ان کے سوال نہ کرنے سے مال دار۔

تَعۡرِفُهُمۡ بِسِيۡمٰهُمۡ ج لَا يَسۡـَٔلُوۡنَ النَّاسَ اِلۡحَافًا ط وَمَا تُنۡفِقُوۡا

تَعۡرِفُهُمۡ	بِسِيۡمٰهُمۡ	لَا يَسۡـَٔلُوۡنَ	النَّاسَ	اِلۡحَافًا	وَمَا	تُنۡفِقُوۡا
تو پہچانتا ہے انھیں	انکے چہرے سے	وہ سوال نہیں کرتے	لوگ	لپٹ کر	اور جو	تم خرچ کروگے

تو انھیں ان کے چہرے سے پہچان لیتا ہے، وہ سوال نہیں کرتے لوگوں سے لپٹ لپٹ کر، اور تم جو مال خرچ

ع ٣٧ ٥ مِنۡ خَيۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ (٢٧٣) اَلَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ

مِنۡ خَيۡرٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	بِهٖ	عَلِيۡمٌ	اَلَّذِيۡنَ	يُنۡفِقُوۡنَ	اَمۡوَالَهُمۡ
مال سے	تو بیشک	اللہ	اسکو	جاننے والا	جو لوگ	خرچ کرتے ہیں	اپنے مال

کروگے تو بیشک اللہ اس کو جاننے والا ہے۔ جو لوگ اپنے مال خرچ کرتے ہیں

بِالَّيۡلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ج

بِالَّيۡلِ	وَالنَّهَارِ	سِرًّا	وَّعَلَانِيَةً	فَلَهُمۡ	اَجۡرُهُمۡ	عِنۡدَ	رَبِّهِمۡ
رات میں	اور دن	پوشیدہ	اور ظاہر	پس انکے لئے	ان کا اجر	پاس	ان کا رب

رات میں اور دن کو، پوشیدہ اور ظاہر۔ پس ان کے لئے ہے ان کا اجر اُن کے رب کے پاس

وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ (٢٧٤)

وَلَا	خَوۡفٌ	عَلَيۡهِمۡ	وَلَا	هُمۡ	يَحۡزَنُوۡنَ
اور نہ	کوئی خوف	ان پر	اور نہ	وہ	غمگین ہوں گے۔

نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(٢٧٣) لِلۡفُقَرَآءِ خَبَرُ مُبۡتَدَاٍ مَحۡذُوۡفٍ اَىۡ الصَّدَقَاتُ الَّذِيۡنَ اُحۡصِرُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَىۡ حَبَسُوۡا اَنۡفُسَهُمۡ عَلَى الۡجِهَادِ وَنَزَلَتۡ

(٢٧٣) خیرات ان محتاجوں کے واسطے ہے جنھوں نے اپنی جانوں کو جہاد کے لئے روکا (یہ آیت اہل صفہ کے بارے میں نازل ہوئی وہ چارسو مہاجرین تھے کہ ان کا کام

toobaa-elibrary.blogspot.com

فِی اَهْلِ الصُّفَّةِ وَهُمْ اَرْبَعُ مِائَةٍ
مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ اُرْصِدُوْا لِتَعْلِیْمِ الْقُرْاٰنِ
وَالْخُرُوْجِ مَعَ السَّرَایَا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
ضَرْبًا سَفَرًا فِی الْاَرْضِ لِلتِّجَارَةِ وَ
الْمَعَاشِ لِشُغْلِهِمْ عَنْهُ بِالْجِهَادِ يَحْسَبُهُمُ
الْجَاهِلُ بِحَالِهِمْ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ
اَیْ لِتَعَفُّفِهِمْ عَنِ السُّؤَالِ وَتَرْكِهٖ تَعْرِفُهُمْ
يَا مُخَاطَبًا بِسِيْمٰهُمْ ج عَلَامَتِهِمْ مِنَ
التَّوَاضُعِ وَاَثَرِ الْجُهْدِ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ
شَيْئًا فَيُلْحِفُوْنَ اِلْحَافًا ط اَیْ
لَا سُؤَالَ لَهُمْ اَصْلًا فَلَا يَقَعُ مِنْهُمْ
اِلْحَافٌ وَهُوَ الْاِلْحَاحُ وَمَا تُنْفِقُوْا
مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ○
فَيُجَازِيْكُمْ عَلَيْهِ

قرآن سیکھنا اور لشکروں کے ساتھ نکلنا تھا) جو نہ کہیں سوداگری اور روزی طلب کرنے کو سفر کرسکتے ہیں کہ ان کو جہاد میں جانے کا کام بہت ہے جو ان کے حال کو نہیں جانتا وہ ان کو دولت مند سمجھے اس لیے کہ وہ کسی سے سوال نہیں کرتے تو اے مخاطب ان کو ان کی علامت سے پہچانے کہ ان میں فروتنی ہے اور آثار تنگی ان کی پیشانی سے نمایاں ہیں۔ کسی سے کچھ نہیں مانگتے لپٹ کر۔ یعنی ان میں سوال کرنا ہے نہیں پھر لپٹ کر مانگنا کیوں کر ہو اور اصرار کرنا کہاں پایا جائے اور جو تم مال خرچ کرو اللہ اس کو جانتا ہے۔ تم کو اس کا بدلہ دے گا۔

۲۷۴ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ
بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً
فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

۲۷۴ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ الخ جو لوگ اپنے مالوں کو رات اور دن، چھپا کر اور ظاہر خرچ کرتے ہیں ان کا عوض ان کو ان کے رب کے پاس سے ملنے والا ہے اور ان پر کچھ خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

تشریح

۲۷۳ **جو دین کے کاموں میں مشغول ہیں وہ تمہاری مدد کے مستحق ہیں** | انفاق فی سبیل اللہ کے سلسلے میں تمہاری اعانت کے مستحق خاص طور پر وہ تنگ دست لوگ ہیں جو ہمہ تن دین کے کاموں میں اس طرح لگے ہوئے ہیں کہ اپنی معاشی جدوجہد کے لئے وقت نکال نہیں پاتے، جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں "اصحاب صفہ" کے نام سے تین چار سو آدمیوں کا گروہ، دین کے ہمہ وقتی کارکنوں کی طرح تھے۔

یہ خود دار لوگ ہیں۔ ان کی ظاہری حالت سے ان کی اندرونی تنگدستی کا اندازہ نہیں ہوتا، یہ گڑگڑا کر لوگوں کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے، یہ فقیروں کا بھیس بنا کر اہلِ کرم کا تماشا نہیں دیکھتے، مگر تم ان کے چہروں سے ان کی اندرونی حالت کا اندازہ کرسکتے ہو۔ ایسے لوگوں کی اعانت میں جو کچھ مال تم خرچ کرو گے وہ اللہ سے پوشیدہ نہ رہے گا۔

۲۷۴ **اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو بہترین اجر سے نوازا جائیگا** | انفاق فی سبیل اللہ حقیقت میں ایک عظیم کارِ خیر ہے، جو لوگ شب و روز کھلے اور چھپے اپنا مال کارِ خیر میں خرچ کرتے ہیں، اُن کا اجر اُن کے رب کے پاس محفوظ ہے، ایسے لوگوں کو نہ تو کسی قسم کا خوف کرنا چاہیئے کہ جو ہم خرچ کر رہے ہیں وہ بیکار نہ چلا جائے۔ اور بعد میں جب ان کو اس کا اجر دیا جائے گا تو وہ دیکھیں گے کہ ان کو اس فعل پر کوئی رنج اور پچھتاوا نہ ہوگا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَلَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ

اَلَّذِيْنَ	يَأْكُلُوْنَ	الرِّبٰوا	لَا يَقُوْمُوْنَ	اِلَّا	كَمَا	يَقُوْمُ	الَّذِىْ
جو لوگ	کھاتے ہیں	سود	نہ کھڑے ہونگے	مگر	جیسے	کھڑا ہوتا ہے	وہ شخص جو

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت کے دن) نہ کھڑے ہونگے مگر جیسے وہ شخص کھڑا ہو جس

يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا

يَتَخَبَّطُهُ	الشَّيْطٰنُ	مِنَ الْمَسِّ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَالُوْٓا	اِنَّمَا
اسکے حواس کھودئے ہوں	شیطان	چھونے سے	یہ	اسلئے کروہ	انھوں نے کہا	درحقیقت

کے حواس کھودئے ہوں شیطان نے چھو کر، یہ اس لئے کہ انھوں نے کہا تجارت درحقیقت

الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ

وقف لازم

الْبَيْعُ	مِثْلُ	الرِّبٰوا	وَاَحَلَّ	اللّٰهُ	الْبَيْعَ	وَحَرَّمَ	الرِّبٰوا
تجارت	مانند	سود	حالانکہ حلال کیا	اللہ	تجارت	اور حرام کیا	سود

سود کے مانند ہے۔ حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال کیا، اور سود کو حرام کیا

فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ

فَمَنْ	جَآءَهٗ	مَوْعِظَةٌ	مِّنْ	رَّبِّهٖ	فَانْتَهٰى	فَلَهٗ	مَا سَلَفَ
پس جس	پہنچے اس کو	نصیحت	سے	اس کا رب	وہ باز آگیا	تو اسکے لئے	جو ہو چکا

پس جس کو نصیحت پہنچی اس کے رب کی طرف سے پھر وہ باز آگیا تو اس کے لئے ہے جو ہو چکا

وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ

وَاَمْرُهٗٓ	اِلَى	اللّٰهِ	وَمَنْ	عَادَ	فَاُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ	النَّارِ
اور اسکا معاملہ	طرف	اللہ	اور جو	پھرکرے	تو وہی	والے	دوزخ

اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اور جو پھر کرے تو وہی دوزخ والے ہیں۔

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾

هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ
وہ	اس میں	ہمیشہ رہیں گے۔

وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۲۷۵) اَلَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ الرِّبٰوا اَیْ يَأْخُذُوْنَهٗ وَهُوَ الزِّيَادَةُ فِي الْمُعَامَلَةِ بِالنُّقُوْدِ وَالْمَطْعُوْمَاتِ بِالْقَدْرِ اَوِ الْاَجَلِ لَا يَقُوْمُوْنَ

(۲۷۵) جو لوگ سود لیکر کھاتے ہیں (ربوٰا اس کو کہتے ہیں کہ نقد اور کھانے کی چیزوں کے معاملے میں ایک طرف مقدار زیادہ ہو یا ادھار ہو) نہ اٹھیں گے وہ قبروں سے مگر جیسے وہ شخص

toobaa-elibrary.blogspot.com

مِنْ قُبُوْرِهِمْ اِلَّاقِيَامًا كَمَا يَقُوْمُ
الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ يُصَرِّعُهُ الشَّيْطٰنُ
مِنَ الْمَسِّ ؕ الْجُنُوْنِ بِهِمْ مُتَعَلِّقٌ بِيَقُوْمُوْنَ
ذٰلِكَ الَّذِيْ نَزَلَ بِهِمْ بِاَنَّهُمْ بِسَبَبِ
اَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ
فِي الْجَوَازِ وَهٰذَا مِنْ عَكْسِ التَّشْبِيْهِ مُبَالَغَةً
فَقَالَ تَعَالٰى رَدًّا عَلَيْهِمْ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ
وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ بَلَغَهٗ
مَوْعِظَةٌ وَعْظٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى عَنْ
اَكْلِهٖ فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ قَبْلَ النَّهْيِ
اَيْ لَا يُسْتَرَدُّ مِنْهُ وَاَمْرُهٗٓ فِي الْعَفْوِ
عَنْهُ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ اِلٰى اَكْلِهٖ
مُشَبِّهًا لَهٗ بِالْبَيْعِ فِي الْحِلِّ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

اٹھتا ہے جس کو شیطان نے پچھاڑا جنون کی وجہ سے جو اس کو ہے یہ جو اُن پر عذاب آوے گا اسلئے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ جیسے خرید فروخت درست ہے ایسے ہی سود بھی جائز ہے اللہ تعالے نے ان پر رد کرنے کو فرمایا، اور حال یہ ہے کہ اللہ نے بیع کو جائز کیا اور سود کو حرام فرمایا۔ سو جس کو نصیحت پہنچے اس کے رب کی طرف سے پھر وہ سود کھانے سے باز رہے تو اس کا ہے جو اس نے ممانعت سے پہلے لیا اور کھایا وہ اس سے لوٹایا نہ جائے گا اور معاف کرنا اس کا اللہ کی طرف ہے اور جو کوئی پھر سود لیوے یہ کہہ کر کہ بیع اور سود برابر ہیں حلال ہونے میں سو وہ ہیں ہی دوزخی وہ دوزخ میں ہمیشہ کو رہنے والے ہیں۔

تشریح

(۲۷۵) سود سماج کیلئے عذاب سے کم نہیں | فی سبیل اللہ کھلے دل سے خرچ کرنیوالے فیاض لوگوں کیلئے تو یہاں بھی اطمینان و سکون اور وہاں کا اجر و ثواب دونوں جگہ مزے ہی مزے ہیں مگر اسکے مقابلے میں "سود خور" ہیں جنکے دلوں میں ہر چیز سے بڑھ کر مال کی محبت گھر کر جاتی ہے ـــــ کہ اُن کی حالت ایسی ہوتی ہے جیسے مخبوط الحواس جسکے ہوش و حواس ٹھیک نہ رہیں کہ مال کی محبت میں پاگل ہوا جاتا ہے۔ اسے یہ ہوش نہیں ہوتا کہ اس کی سود خواری کس طرح انسانی محبت، اخوت اور ہمدردی کے جذبات کو ختم کر رہی ہے، خود غرضی کو جنم دے رہی ہے، کسطرح معاشرے کو تباہ کر رہی ہے، اجتماعی فلاح و بہبود پر کیا اثر پڑ رہا ہے۔ جو حالت اسکی دنیا میں ہے وہی حالت اس وقت ہوگی جب وہ اللہ کے سامنے پیش ہوگا۔ یہ سود خوار "سود" اور "تجارت" کی نوعیت میں فرق تک نہیں سمجھتے ـــــ نفع تجارت میں بھی ہوتا ہے مگر تجارت کا نفع لازماً نقصان کے خطرے (RISK) کو لئے ہوئے ہوتا ہے، جبکہ سود میں لازماً مقررہ نفع کی ضمانت ہوتی ہے ـــــ سماج کا ایک طبقہ اپنا وقت، اپنی محنت، اپنی قابلیت اور اپنا سرمایہ کھپا کر بھی مقررہ نفع کی ضمانت نہ لے سکے بلکہ نفع نقصان دونوں کا خطرہ مول لے ـــــ اور ایک طبقہ صرف اپنے سرمائے کے بل بوتے پر "مقررہ نفع" بلا خطر اڑا لے جائے ـــــ کیا یہ دونوں طبقوں کے ساتھ انصاف ہے؟ ـــــ تجارت اور سود کا یہ جوہری فرق کس طرح نظر انداز کیا جا سکتا ہے، اور کس طرح دونوں کو ایک درجے میں رکھا جا سکتا ہے۔ معاشی اور اخلاقی دونوں اعتبار سے تجارت انسانی تمدن کی تعمیری قوت ہے۔ جبکہ سود معاشی اور اخلاقی دونوں اعتبار سے تمدن کی تخریب کاری کرتا ہے۔ اس لئے اللہ نے تجارت کو جائز اور سود کو حرام قرار دیا ہے ـــــ اس حکم کے آنے سے پہلے جو ہو چکا اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ قانونی طور پر تو واپسی کا مطالبہ نہ کیا جائے گا۔ البتہ جو شخص واقعی طور پر سود کی برائی کو محسوس کر چکا ہے وہ اس کی تلافی کی کوشش ضرور کریگا مگر اس حکم کے آنے کے بعد جو سود خوری پر ڈھٹائی سے ڈٹا رہتا ہے اور اس میں مبتلا رہتا ہے تو اس کو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ دائمی طور پر جہنم کا مستحق بن رہا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

يَمْحَقُ	اللّٰهُ	الرِّبٰوا	وَيُرْبِي	الصَّدَقٰتِ	وَاللّٰهُ	لَا يُحِبُّ	كُلَّ	كَفَّارٍ	اَثِيْمٍ	اِنَّ	الَّذِيْنَ
مٹاتا ہے	اللہ	سود	اور بڑھاتا ہے	خیرات	اور اللہ	پسند نہیں کرتا	ہر ایک	ناشکرا	گنہگار	بیشک	جو لوگ

اللہ سود کو مٹاتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے۔ اور اللہ ہر ایک (کسی) ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔ بیشک جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ

اٰمَنُوْا	وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	وَاَقَامُوا	الصَّلٰوةَ	وَاٰتَوُا	الزَّكٰوةَ	لَهُمْ	اَجْرُهُمْ	عِنْدَ
ایمان لائے	اور انھوں نے عمل کئے نیک	اور انھوں نے قائم کی	نماز	اور ادا کی	زکوۃ	انکے لئے	ان کا اجر	پاس

ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کئے اور نماز قائم کی اور زکوۃ ادا کی ان کے لئے ان کا اجر ہے انکے

رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ

رَبِّهِمْ	وَلَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَلَا هُمْ	يَحْزَنُوْنَ	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ اٰمَنُوا	اتَّقُوا	اللّٰهَ
ان کا رب	اور نہ	کوئی خوف	ان پر	اور نہ وہ	غمگین ہونگے	اے	جو لوگ ایمان لائے (ایمان والے)	تم ڈرو	اللہ

رب کے پاس اور نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے اے ایمان والو! تم اللہ سے ڈرو

وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا

وَذَرُوْا	مَا بَقِيَ	مِنَ	الرِّبٰوٓا	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ	فَاِنْ	لَّمْ تَفْعَلُوْا
اور چھوڑ دو	جو باقی رہ گیا	سے	سود	اگر	تم ہو	ایمان والے	پھر اگر	تم نہ چھوڑو گے

اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو پھر اگر تم نہ چھوڑو گے

فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ

فَاْذَنُوْا	بِحَرْبٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَرَسُوْلِهٖ	وَاِنْ	تُبْتُمْ	فَلَكُمْ
تو خبردار ہو جاؤ	جنگ کیلئے	سے	اللہ	اور اس کا رسول	اور اگر	تم نے توبہ کرلی	تو تمہارے لئے

تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور اگر تم نے توبہ کر لی تو تمہارا اصل

رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾

رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ	لَا تَظْلِمُوْنَ	وَلَا تُظْلَمُوْنَ
تمہارے اصل زر	نہ تم ظلم کرو	اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔

زر تمہارے لئے ہے نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔

﴿۲۷۶﴾ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا يَنْقُصُهٗ وَيَذْهَبُ بَرَكَتَهٗ وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ يَزِيْدُهَا وَيُنَمِّيْهَا وَيُضَاعِفُ ثَوَابَهَا وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ بِتَحْلِيْلِ الرِّبٰوا اَثِيْمٍ فَاجِرٍ بِاَكْلِهٖ اَيْ يُعَاقِبُهٗ۔

﴿۲۷۶﴾ اللہ تعالیٰ سود کو کم کرتا ہے اور اس کی برکت کو کھوتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور اسکے ثواب کو زیادتی فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ خوش نہیں اس سے جو کافر ہے ربوا کو حلال کہہ کر

﴿۲۷۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ

﴿۲۷۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ البتہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

اور نماز اچھی طرح پڑھتے رہے اور زکوٰۃ ادا کرتے رہے ان کا ثواب ان کو ان کے رب کی طرف سے ملنے والا ہے اور ان پر کچھ خوف نہیں

۲۷۸ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا اتْرُكُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ صَادِقِيْنَ فِيْ اِيْمَانِكُمْ فَاِنَّ مِنْ شَانِ الْمُؤْمِنِ اِمْتِثَالُ اَمْرِ اللّٰهِ نَزَلَتْ لَمَّا طَالَبَ بَعْضُ الصَّحَابَةِ بَعْدَ النَّهْيِ بِرِبٰوا كَانَ لَهٗ قَبْلُ۔

۲۷۸ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو اس کو جو باقی رہا سود اگر تم اپنے ایمان میں سچے ہو اسلئے کہ مومن کا کام حکم الٰہی کو ماننا ہے یہ آیت اسلئے نازل ہوئی کہ بعض صحابیوں کا سود کسی شخص پر ممانعت سے پہلے کا باقی تھا وہ اسکو لینا چاہتا تھا حق تعالیٰ نے اسکی بھی ممانعت فرمادی کہ پہلا سود بھی نہ لو۔

۲۷۹ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا مَا اُمِرْتُمْ بِهٖ فَاْذَنُوْا اعْلَمُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ لَكُمْ فِيْهِ تَهْدِيْدٌ شَدِيْدٌ لَهُمْ وَلَمَّا نَزَلَتْ قَالُوْا لَا يَدَىْ لَنَا بِحَرْبِهٖ وَاِنْ تُبْتُمْ رَجَعْتُمْ عَنْهُ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اُصُوْلُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ بِزِيَادَةٍ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ○ بِنَقْصٍ

۲۷۹ سو اگر تم نہ کروگے جو تم کو حکم ہوا تو جان لو کہ اللہ اور اس کے رسول کی تم سے لڑائی ہے (اس میں سخت دھمکی اور ڈرانا ہے۔ اور جب یہ حکم آیا سب نے عرض کیا کہ ہم میں طاقت اللہ اور اسکے رسول کی لڑائی کی نہیں) اور جو تم رجوع کرو انکار سے اور حکم کو مان لو تو ہم تمکو چاہئے کہ اپنا اصل مال لے لو۔ نہ زیادہ لیکر کسی پر ظلم کرو اور نہ تم کو کوئی کم دیکر تم پر زیادتی کرے۔

تشریح

۲۷۶ سود میں کوئی نشو ونما نہیں ہے | اللہ تعالیٰ سود کا مٹھ مار دیتا ہے اور صدقات کو نشو ونما دیتا ہے۔ یہ ایسی حقیقت کا اظہار ہے جسکی صداقت اور سچائی غور کرنے سے سامنے آجاتی ہے —— اخلاقی طور پر بھی یہ سراسر حق ہے کہ اگرچہ بظاہر سود سے دولت بڑھتی ہوئی اور صدقات سے گھٹتی ہوئی محسوس ہوتی ہے لیکن حقیقت یہی ہے کہ سود انسان میں خود غرضی، بخل اور تنگ دلی بلکہ سنگ دلی کی صفات ابھارتا ہے —— جب کہ صدقات انسان میں فیاضی، ہمدردی، فراخ دلی جیسی صفتیں پیدا کرتے ہیں۔ اب انسان خود غور کرلے کیا خود غرضی اچھی ہے یا ہمدردی تنگ دلی اچھی ہے یا فراخ دلی؟ جس سوسائٹی کے افراد خود غرضی اور تنگ دلی اور سنگ دلی کا برتاؤ کریں وہ سوسائٹی اچھی ہوئی یا وہ سوسائٹی جس کے افراد باہم فیاض اور ہمدرد ہوں۔

معاشی حیثیت سے بھی دیکھا جائے تو سود بظاہر بڑھتا ہے اور صدقات سے دولت بظاہر گھٹتی ہے مگر حقیقت میں سود کے نتیجے میں محنت کش آدمی کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے جس سے پیداوار گھٹ جاتی ہے۔ وہ ضروری کام جو منافع بخش نظر نہیں آتے رک جاتے ہیں —— فاضل دولت معاشرے میں گردش کرتی رہے تو اس کا لازمی نتیجہ معاشی خوش حالی نکلے گا۔

اس لئے اللہ تعالیٰ ایسے ناشکرے آدمی کو پسند نہیں کرتا جو اپنی ناشکری اور غلط کاری کے نتیجہ میں سوسائٹی کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے اور اللہ کے دئے ہوئے مال کو دوسروں کے استحصال کا ذریعہ بنالیتا ہے۔

۲۷۷ زکوٰۃ سے دل مال کی محبت سے پاک ہو جاتا ہے | اس کے مقابلے میں ایمان اور عمل صالح افراد اور سوسائٹی کو پاکیزہ بناتے ہیں، اللہ کی بندگی کرنے والا کب اللہ کے بندوں کے دکھوں سے غافل رہ سکتا ہے، زکوٰۃ دینے والا کب مال کی محبت میں مبتلا ہو سکتا ہے؟ ایسے نیک افراد کی نیکی کا بدلہ اللہ کے پاس ہے۔ آخرت میں بھی یہ شخص خوف وغم سے بے نیاز ہوگا۔

۲۷۸ سود کی ناپاکی سے بچو | اگر تم فی الواقع دل سے ایمان لے آئے ہو اور ایمان کی پاکیزگی تمہارے دل میں گھر کر چکی ہے تو اللہ سے ڈرتے ہوئے تمہارا جو سود لوگوں پر ہے اس کو چھوڑ دو اور آئندہ کے لئے اس ناپاک چیز سے باز رہنے کا عہد کرلو۔

۲۷۹ سود اللہ اور رسول کے خلاف اعلان جنگ ہے | اب بھی اگر تم باز نہ آئے تو سُن لو کہ اللہ اور رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلانِ جنگ ہے۔ اس حکم کے بعد اسلامی حکم کے دائرے میں سودی کاروبار فوجداری جرم بن گیا —— اب بھی توبہ کرلو اور سودی کاروبار ترک کردو تو تم اصل سرمایہ لینے کے حق دار ہو۔ نہ تم پر ظلم ہو کہ تمہارا اصل سرمایہ نہ ملے اور نہ تم دوسروں پر ظلم کرو کہ اصل کے علاوہ سود بھی وصول کرو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۭ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

وَاِنْ	كَانَ	ذُوْ عُسْرَةٍ	فَنَظِرَةٌ	اِلٰى	مَيْسَرَةٍ	وَاَنْ	تَصَدَّقُوْا	خَيْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ
اور اگر	ہو	تنگدست	تو مہلت	تک	کشادگی	اور اگر	تم بخش دو	بہتر	تمہارے لئے	اگر	تم ہو

اور اگر وہ تنگ دست ہو تو کشادگی ہونے تک مہلت دیدو، اور اگر (قرض) بخشدو تو تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم

تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۣ ثُمَّ تُوَفّٰى

تَعْلَمُوْنَ	وَاتَّقُوْا	يَوْمًا	تُرْجَعُوْنَ	فِيْهِ	اِلَى اللّٰهِ	ثُمَّ	تُوَفّٰى
جانتے	اور تم ڈرو	وہ دن	تم لوٹائے جاؤگے	اس میں	اللہ کی طرف	پھر	پورا دیا جائیگا

جانتے ہو - اور اس دن سے ڈرو (جس دن) تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤگے - پھر ہر شخص کو پورا پورا

ع ۳۸/۸/۶ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾ ع

كُلُّ	نَفْسٍ	مَّا	كَسَبَتْ	وَهُمْ	لَا يُظْلَمُوْنَ
ہر	شخص	جو	اس نے کمایا	اور وہ	ظلم نہ کئے جائیں گے۔

دیا جائیگا جو اس نے کمایا　اور وہ　ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

(۲۸۰) وَاِنْ كَانَ وَقَعَ غَرِيْمٌ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ لَهٗ اَىْ
عَلَيْكُمْ تَاخِيْرُهٗ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۭ بِفَتْحِ السِّيْنِ وَضَمِّهَا اَىْ
وَقْتِ يُسْرِهٖ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا بِالتَّشْدِيْدِ عَلٰى اِدْغَامِ التَّاءِ فِى
الْاَصْلِ فِى الصَّادِ وَبِالتَّخْفِيْفِ عَلٰى حَذْفِهَا اَىْ تَتَصَدَّقُوْا عَلَى
الْمُعْسِرِ بِالْاِبْرَاءِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ اَنَّهٗ
خَيْرٌ فَافْعَلُوْهُ فِى الْحَدِيْثِ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ
اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِىْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
(۲۸۱) وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ بِالْبِنَاءِ لِلْمَفْعُوْلِ تُرَدُّوْنَ وَ
لِلْفَاعِلِ تَصِيْرُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۣ هُوَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تُوَفّٰى
فِيْهِ كُلُّ نَفْسٍ جَزَاءَ مَّا كَسَبَتْ عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ وَّشَرٍّ وَهُمْ
لَا يُظْلَمُوْنَ ○ ع بِنَقْصِ حَسَنَةٍ اَوْ زِيَادَةِ سَيِّئَةٍ۔

۲۸۰ اور اگر کوئی مقروض تنگدست ہو تو لازم ہے تم کو کہ تونگری کے وقت تک اسکو مہلت دو۔ اور تنگدست پر صدقہ کر دینا کہ قرض معاف کر دینا تمہارے واسطے بہتر ہے اگر تم اوسے عمدگی جو جانتے ہو تو کرو۔ اور حدیث میں آیا ہے جو تنگدست کو مہلت دے یا کچھ قرض کم کرے اور معاف کردے اللہ اس پر اپنا سایۂ رحمت فرمادے گا اس روز کہ اس کے سایہ کے سوا وہاں کسی کا سایہ نہ ہوگا۔ (صحیح مسلم)

۲۸۱ اور ڈرو اس دن سے کہ جس میں تم کو اللہ کی طرف لوٹنا ہے (یعنی قیامت کے دن سے) پھر اس دن ہر ایک شخص کو پورا بدلہ اسکے بھلے برے کاموں کا ملیگا اور ان پر زیادتی نہ کی جاوئیگی کہ انکی کوئی نیکی کم کردیجائے یا کوئی برائی انکے ذمہ زیادہ ڈالی جائے۔

تشریح

(۲۸۰) فیاضی بھی ایمان کی صفت ہے | ایمان کا تقاضا ہے فراخدلی اور فیاضی، اگر کسی شخص نے تم سے قرض لیا اور وہ تنگدست ہے، تو تمہاری فیاضی اور انسانی ہمدردی کا تقاضا ہے کہ ہاتھ کھینچ کے اُسے مہلت دو کہ آسانی سے تمہارے قرض کی ادائیگی نہیں کر پا رہا ہے۔ تمہارا قرض چکا سکے، اور اگر سمجھو تو اس کا قرض معاف کر دینا اور بطور صدقہ اسکو دیدینا بہتر ہے۔ سودخوار کو اسکی پرواہ نہیں ہوتی کہ قرضدار کس حال میں ہے۔ انسانی ہمدردی کے جذبات مال کی محبت میں دم توڑ دیتے ہیں اسکو اپنا پیسہ وصول کرنے سے دلچسپی ہوتی ہے اور بس۔

(۲۸۱) مال دنیا میں صرف ایک وسیلہ ہے | مال کی حیثیت صرف دنیا کی زندگی کے وسیلے کی ہے۔ اصل معاملہ تو آخرت کا ہے جہاں ہر شخص کو اسکی کمائی ہوئی نیکی یا بدی کا پورا پورا بدلہ اس پر کوئی زیادتی کئے بغیر مل جائیگا۔ اس دن کی رسوائی اور مصیبت کا خیال کرو تو دنیا میں کوئی نیکی کا موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دو، اللہ نے مال دیا ہے تو کیوں نہ اس کے ذریعے اپنی آخرت بنائی جائے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اِذَا	تَدَايَنْتُمْ	بِدَيْنٍ	اِلٰٓى	اَجَلٍ	مُّسَمًّى	فَاكْتُبُوْهُ
اے	وہ جو کہ	ایمان لائے	جب	تم معاملہ کرو	ادھار کا	تک	ایک مدت	مقررہ	تو اسے لکھ لیا کرو

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (مومنو!) جب تم ایک مقررہ مدت تک ادھار کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو

وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ

وَلْيَكْتُبْ	بَّيْنَكُمْ	كَاتِبٌ	بِالْعَدْلِ	وَلَا يَاْبَ	كَاتِبٌ	اَنْ يَّكْتُبَ
اور چاہیے کہ لکھدے	تمہارے درمیان	لکھنے والا	انصاف سے	اور نہ انکار کرے	لکھنے والا	کہ وہ لکھے

اور چاہیے کہ لکھدے لکھنے والا تمہارے درمیان انصاف سے، اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے

كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ

كَمَا	عَلَّمَهُ	اللّٰهُ	فَلْيَكْتُبْ	وَلْيُمْلِلِ	الَّذِيْ	عَلَيْهِ	الْحَقُّ	وَلْيَتَّقِ
جیسے	اس کو سکھایا	اللہ	چاہیے کہ لکھدے	اور لکھاتا جائے	وہ جو	اس پر	حق	اور ڈرے

جیسے اس کو سکھایا ہے اللہ نے اسے چاہیے کہ لکھدے، اور جس پر حق (قرض) ہے وہ لکھاتا جائے اور اپنے رب

اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ۭ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ

اللّٰهَ	رَبَّهٗ	وَلَا	يَبْخَسْ	مِنْهُ	شَيْـًٔا	فَاِنْ	كَانَ	الَّذِيْ	عَلَيْهِ	الْحَقُّ
اللہ	اپنا رب	اور نہ	کم کرے	اس سے	کچھ	پھر اگر	ہے	وہ جو	اس پر	حق

اللہ سے ڈرے اور نہ اس سے کچھ کم کرے۔ پھر اگر وہ جس پر حق (قرض) ہے وہ

سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ

سَفِيْهًا	اَوْ ضَعِيْفًا	اَوْ	لَا يَسْتَطِيْعُ	اَنْ	يُّمِلَّ	هُوَ	فَلْيُمْلِلْ	وَلِيُّهٗ
بے عقل	یا کمزور	یا	قدرت نہیں رکھتا	کہ	لکھائے	وہ	تو چاہیے کہ لکھائے	اس کا سرپرست

بے عقل یا کمزور ہے یا وہ لکھانے کی قدرت نہیں رکھتا تو چاہیے کہ اس کا سرپرست انصاف سے

بِالْعَدْلِ ۭ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ

بِالْعَدْلِ	وَاسْتَشْهِدُوْا	شَهِيْدَيْنِ	مِنْ	رِّجَالِكُمْ	فَاِنْ
انصاف سے	اور گواہ کرلو	دو گواہ	سے	اپنے مرد	پھر اگر

لکھادے اور اپنے مردوں میں سے دو گواہ کرلو۔ پھر اگر دو مرد

لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ

لَّمْ يَكُوْنَا	رَجُلَيْنِ	فَرَجُلٌ	وَّامْرَاَتٰنِ	مِمَّنْ	تَرْضَوْنَ
نہ ہوں	دو مرد	تو ایک مرد	اور دو عورتیں	سے۔ جو	تم پسند کرو

نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جن کو تم گواہ پسند کرو (تاکہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ

مِنَ	الشُّهَدَآءِ	اَنْ	تَضِلَّ	اِحْدٰىهُمَا	فَتُذَكِّرَ	اِحْدٰىهُمَا	الْاُخْرٰى
سے	گواہ (جمع)	اگر	بھول جائے	ان میں سے ایک	تو یاد دلادے	ان میں سے ایک	دوسری

اگر ان میں سے ایک بھول جائے تو ان میں سے ایک دوسری یاد دلا دے۔

وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ

وَلَا يَاْبَ	الشُّهَدَآءُ	اِذَا	مَا دُعُوْا	وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا	اَنْ	تَكْتُبُوْهُ
اور نہ انکار کریں	گواہ	جب	وہ بلائے جائیں	اور نہ سستی کرو	کہ	تم لکھو

اور گواہ انکار نہ کریں جب بلائے جائیں، اور تم لکھنے میں سستی نہ کرو

صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ

صَغِيْرًا	اَوْ	كَبِيْرًا	اِلٰٓى	اَجَلِهٖ	ذٰلِكُمْ	اَقْسَطُ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَاَقْوَمُ
چھوٹا	یا	بڑا	تک	ایک میعاد	یہ	زیادہ انصاف	اللہ کے نزدیک	اور زیادہ مضبوط

(خواہ معاملہ) چھوٹا ہو یا بڑا، ایک میعاد تک، یہ زیادہ انصاف ہے اور گواہی کے لئے

لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً

لِلشَّهَادَةِ	وَاَدْنٰٓى	اَلَّا	تَرْتَابُوْٓا	اِلَّآ اَنْ	تَكُوْنَ	تِجَارَةً	حَاضِرَةً
گواہی کے لئے	اور زیادہ قریب	کہ نہ	شبہ میں پڑو	سوائے کہ	ہو	سودا	حاضر (ہاتھوں ہاتھ)

زیادہ مضبوط ہے اللہ کے نزدیک، اور زیادہ قریب ہے کہ تم شبہ میں نہ پڑو اس کے سوائے کہ سودا ہاتھوں ہاتھ کا ہو

تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا

تُدِيْرُوْنَهَا	بَيْنَكُمْ	فَلَيْسَ	عَلَيْكُمْ	جُنَاحٌ	اَلَّا تَكْتُبُوْهَا	وَاَشْهِدُوْٓا	اِذَا
جسے تم لیتے دیتے رہتے ہو	آپس میں	تو نہیں	تم پر	کوئی گناہ	کہ تم وہ نہ لکھو	اور تم گواہ کرلو	جب

جسے تم آپس میں لیتے دیتے رہتے ہو تو کوئی گناہ نہیں کہ تم وہ نہ لکھو۔ اور جب تم سودا کرو تو گواہ

تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌ

تَبَايَعْتُمْ	وَلَا يُضَآرَّ	كَاتِبٌ	وَّلَا	شَهِيْدٌ	وَاِنْ	تَفْعَلُوْا	فَاِنَّهٗ	فُسُوْقٌ
تم سودا کرو	اور نہ نقصان کرے	لکھنے والا	اور نہ	گواہ	اور اگر	تم کروگے	تو بیشک یہ	گناہ

کرلیا کرو اور نہ لکھنے والا نقصان کرے، نہ گواہ۔ اور تم (ایسا) کروگے تو یہ بیشک تم پر گناہ ہے۔

بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾

بِكُمْ	وَاتَّقُوا اللّٰهَ	وَيُعَلِّمُكُمُ	اللّٰهُ	وَاللّٰهُ	بِكُلِّ	شَيْءٍ	عَلِيْمٌ
تم پر	اور تم ڈرو اللہ	اور سکھاتا ہے	اللہ	اور اللہ	ہر	چیز	جاننے والا

اور تم اللہ سے ڈرو، اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۲۸۲) يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ تَعَامَلْتُمْ
بِدَيْنٍ كَسَلَمٍ وَّقَرْضٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى مَعْلُوْمٍ
فَاكْتُبُوْهُ ط اِسْتِيْثَاقًا وَّدَفْعًا لِلنِّزَاعِ وَلْيَكْتُبْ
كِتَابَ الدَّيْنِ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ص بِالْحَقِّ
فِيْ كِتَابَتِهٖ لَا يَزِيْدُ فِي الْمَالِ وَالْاَجَلِ وَلَا يَنْقُصُ
وَلَا يَاْبَ يَمْتَنِعْ كَاتِبٌ مِّنْ اَنْ يَّكْتُبَ اِذَا دُعِيَ
اِلَيْهَا كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ اَيْ فَضَّلَهٗ بِالْكِتَابَةِ فَلَا
يَبْخَلْ بِهَا وَالْكَافُ مُتَعَلِّقَةٌ بِيَاْبَ فَلْيَكْتُبْ ج
تَاكِيْدٌ وَلْيُمْلِلْ عَلَى الْكَاتِبِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ
اَلدَّيْنُ لِاَنَّهُ الْمَشْهُوْدُ عَلَيْهِ فَيُقِرُّ لِيَعْلَمَ مَا
عَلَيْهِ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ فِيْ اِمْلَائِهٖ وَلَا
يَبْخَسْ يَنْقُصْ مِنْهُ اَيِ الْحَقِّ شَيْئًا ط فَاِنْ
كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا مُبَذِّرًا
اَوْ ضَعِيْفًا عَنْ اِمْلَاءٍ لِصِغَرٍ اَوْ كِبَرٍ اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ
اَنْ يُّمِلَّ هُوَ لِخَرَسٍ اَوْ جَهْلٍ بِاللُّغَةِ اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ
فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ مُتَوَلِّيْ اَمْرِهٖ مِنْ وَّالِدٍ وَّ
وَصِيٍّ وَّقَيِّمٍ وَّمُتَرْجِمٍ بِالْعَدْلِ ط وَاسْتَشْهِدُوْا
اَشْهِدُوْا عَلَى الدَّيْنِ شَهِيْدَيْنِ شَاهِدَيْنِ
مِنْ رِّجَالِكُمْ ج اَيْ بَالِغِي الْمُسْلِمِيْنَ
الْاَحْرَارِ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا اَيِ الشَّاهِدَانِ
رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ يَشْهَدُوْنَ
مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ لِدِيْنِهٖ
وَعَدَالَتِهٖ وَتَعَدُّدُ النِّسَآءِ لِاَجْلِ اَنْ
تَضِلَّ تَنْسٰى اِحْدٰىهُمَا الشَّهَادَةَ لِنَقْصِ عَقْلِهِنَّ
وَضَبْطِهِنَّ فَتُذَكِّرَ بِالتَّخْفِيْفِ وَالتَّشْدِيْدِ اِحْدٰىهُمَا
اَلذَّاكِرَةُ الْاُخْرٰى ط النَّاسِيَةَ وَجُمْلَةُ الْاِذْكَارِ
مَحَلُّ الْعِلَّةِ اَيْ لِتُذَكِّرَ اِنْ ضَلَّتْ وَدَخَلَتْ
عَلَى الضَّلَالِ لِاَنَّهٗ سَبَبُهٗ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِكَسْرِ
اِنْ شَرْطِيَّةٍ وَّرَفْعِ تُذَكِّرُ اِسْتِيْنَافٌ جَوَابُهٗ
وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا زَائِدَةٌ دُعُوْا ط
اِلٰى تَحَمُّلِ الشَّهَادَةِ وَاَدَائِهَا وَلَا تَسْئَمُوْٓا

(۲۸۲) یاایھا الذین اٰمنوا اذا تداینتم الخ اے ایمان والو جب تم کوئی معاملہ قرض کا کرو جیسے بیع سلم کرو اور قرض لو مدت معلوم تک تو زیادتی اطمینان کے لئے اس کو لکھ لو کہ پھر جھگڑا نہ ہو اور قرض کی دستاویز وہ لکھے جو معتمد اور نیک ہو اور صحیح صحیح لکھے مال زیادہ و کم نہ لکھدے یا مدت ادائے قرض میں کمی بیشی نہ کرے اور لکھنے والے کو چاہئے کہ جب اس کو لکھنے کو کہا جائے انکار نہ کرے بلکہ لکھدے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو یہ فضیلت دی کہ لکھنا سکھایا سو اس کو چاہیئے کہ بخل نہ کرے ضرور لکھدے اور کاتب کو بتلا دے وہ جس کے ذمہ قرض ہے کیونکہ دینا اسی کو ہے تو اس کا اقرار ضروری ہے تاکہ کاتب کو بھی علم اس کا ہو جائے اور اسی کے مطابق لکھدے اور اللہ سے جو اس کا رب ہے ڈرے وہی بتلا دے جو صحیح ہو کچھ کمی نہ کرے۔ سو اگر مدیون احمق بیجا خرچ کرنے والا ہے یا لکھوانے سے ضعیف ہے کہ چھوٹا بچہ ہے یا بڑھاپے کی وجہ سے عقل ٹھکانے نہیں یا گونگا ہے یا جاہل کہ لکھوا نہیں سکتا تو جو اس کا اختیار والا ہے باپ یا جس کو اس لڑکے کے مال میں تصرف کی وصیت اور اختیار ہے اور وہ جو اس کے کاروبار میں کھڑا رہتا ہے اور بندوبست رکھتا ہے گونگا ہونے کی صورت میں اور زبان نہ جاننے کی حالت میں جو کوئی اس کی زبان بھی جانتا ہے وہ لکھوا دے اور قرض پر مسلمانوں میں سے دو بالغ آزاد گواہ بناؤ اگر وہ دونوں گواہ مرد نہ ہوں تو ایک مرد دو عورتیں گواہ ہوں کہ جنکی گواہی کو تم معتبر سمجھو انکی دینداری اور پرہیزگاری کی وجہ سے۔ عورتیں دو اس واسطے کی گئیں کہ وہ ناقص عقل والی بھول جانے والی ہوتی ہیں اگر ایک ان میں سے گواہی کو بھولے تو یاد رکھنے والی بھولنے والی کو یاد دلا دے (جملہ "فتذکر" علت ہے تعدد نساء کے اور جس قرأت میں "اِن تَضِلَّ" ساتھ زیر کے ہے تو اِنْ شرطیہ ہے اور "فتذکرُ" بالرفع جملہ مستانفہ اور جواب ہے) اور گواہوں کو چاہیئے کہ اگر کوئی ان کو بلا دے گواہ بنانے کو یا گواہی دینے کو تو انکار نہ کریں اور حق کے تم گواہ ہو اس کو لکھنے میں ملول نہ ہو اور کاہلی نہ کرو کثرت کی وجہ سے۔ تھوڑا ہو یا بہت اس کی مدت تک اس کو لکھ لو یہ لکھ لینا اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اور گواہی قائم رکھنے میں زیادہ مدد دیتا ہے (کیونکہ لکھنا گواہی کو یاد دلاتا ہے) اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

تملوا من ان تكتبوه اى ما شهدتم عليه من الحق لكثرة وقوع ذلك صغيرا كان او كبيرا قليلا او كثيرا الى اجله وقت حلوله حال من الهاء فى تكتبوه ذلكم اى الكتب اقسط اعدل عند الله واقوم للشهادة اى اعون على اقامتها لانه يذكرها وادنى اقرب الى ان لا ترتابوا تشكوا فى قدر الحق والاجل الا ان تكون تقع تجارة حاضرة وفى قراءة بالنصب فتكون ناقصة واسمها ضمير التجارة تديرونها بينكم اى تقبضونها ولا اجل فيها فليس عليكم جناح فى الا تكتبوها والمراد بها المتجر فيه واشهدوا اذا تبايعتم عليه فانه ادفع للاختلاف وهذا وما قبله امر ندب ولا يضار كاتب ولا شهيد صاحب الحق ومن عليه بتحريف او امتناع من الشهادة او الكتابة او لا يضرهما صاحب الحق بتكليفهما ما لا يليق فى الكتابة والشهادة وان تفعلوا ما نهيتم عنه فانه فسوق خروج عن الطاعة لاحق بكم واتقوا الله فى امره ونهيه ويعلمكم الله مصالح اموركم حال مقدرة او مستانف والله بكل شىء عليم ○

مقدار قرض اور لکھنے کی وجہ سے زیادہ قریب ہے (کہ مدت میں شک نہ ہو اور جھگڑا نہ پڑے ۔ مگر جب کہ سودا سامنے موجود ہو جس کا تم معاملہ کر رہے ہو تو اس وقت کچھ حرج اس میں نہیں کہ نہ لکھو اور گواہ بنالو جب معاملہ خرید و فروخت کا کرو کہ گواہ بنا دینا اختلاف کو اٹھا دیگا (یہ سب حکم استحبابی ہیں نہ کرے تو کچھ گناہ نہیں) اور نہ نقصان پہنچایا جاوے حق والا اور نہ وہ جس کے ذمہ قرض ہے کہ اس میں کمی بیشی کر دی جائے یا گواہی نہ دے یا لکھنے سے انکار کرے ۔ یا مطلب آیت کا یہ ہے کہ حق والا کاتب کو اور گواہ کو وہ تکلیف نہ دے جو اس کے لائق نہیں کتابت اور گواہی میں اور اس کی کچھ حاجت نہیں اور اگر تم وہ امر کرو جس کی ممانعت ہو چکی ہے تو یہ حکم الٰہی سے نکلنا ہے تم پر اس کا وبال ہے۔ اور خدا تعالےٰ سے ڈرو جو اس نے حکم فرمایا اور جس سے منع فرمایا اس کو مانو اور اللہ تم کو تمہارے کاموں کی درستی سکھاتا ہے اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

تشریح

۲۸۲ معاملات صاف ہونے چاہئیں | یہ تو ہے فیاضی اور انسانی ہمدردی کی بات، لیکن جہاں تک باہمی لین دین کے معاملات کا تعلق ہے معاملات بہت صاف ہونے چاہئیں اسمیں پہلی بات تو یہ ہے کہ قرض لینے میں مدت کا تعین ہونا چاہیئے ۔ دوسرے یہ کہ قرض اور تجارتی معاملات کی دستاویز لکھنی چاہیئے ۔ تیسرے یہ کہ قرض کی دستاویز لکھنے والا انصاف کے ساتھ لکھے کسی کے ساتھ جانبداری نہ کرے، جس کو اللہ نے لکھنے پڑھنے کی قابلیت دی ہے اسے لکھنے سے انکار نہ کرنا چاہیئے ۔ چوتھے یہ کہ قرض کی دستاویز قرض لینے والا املا کرائے اور لکھوائے اور اسے بھی طے شدہ معاملے کے خلاف نہیں لکھوانا چاہیئے ۔ کوئی کمی بیشی نہ کرنی چاہیئے، اس معاملے میں اللہ سے ڈرتا رہنا چاہیئے، پانچویں بات یہ کہ قرض لینے والا اگر خود معاملہ فہم نہ ہو تو اس کا ولی اور سرپرست یہ کام انصاف کے ساتھ کرائے ۔ چھٹی بات یہ ہے کہ ایسی دستاویز پر دو آدمیوں کی گواہی کرالی جائے، گواہ دو مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں ہوں تاکہ ایک عورت کوئی بات بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلا سکے ، ساتویں بات یہ کہ گواہ وہ ہوں جو اپنی دیانت اور امانت کے لحاظ سے قابلِ اعتماد سمجھے جاتے ہوں، گواہوں کو بھی ایسی گواہی سے دامن بچانا نہ چاہیئے ۔ آٹھویں بات یہ کہ معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا بہرحال میعاد کے تعین کے ساتھ اسے تحریر میں آنا چاہیئے اس میں ڈھیل نہ ہونی چاہیئے ۔ یہ طریقہ اللہ کے نزدیک زیادہ مبنی بر انصاف ہے اور اس میں شک و شبہے اور غلط فہمی کا امکان کم ہے

البتہ جو تجارتی لین دین دست بدست ہو پیسے دئے اور سامان لے لیا ، اس کو اگر نہ لکھا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر وہ بھی کیش میمو کی طرح تحریر میں آجائے تو اچھا ہے ۔ ہاں تجارتی معاملات جو طے پائیں ان پر گواہی ہو جانا ہی بہتر ہے ۔ لکھنے والے اور گواہوں کو ستانا نہیں چاہیئے کہ کوئی الجھن آپڑے تو وہ ہمارے حق میں ہی گواہی دیں ایسا کرو گے تو گناہ کا ارتکاب کرو گے، اللہ کے غضب سے بچو، وہ تمہیں صحیح طریقۂ عمل کی تعلیم دیتا ہے اور اسے ہر چیز کا علم ہے ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ

وَاِنْ	كُنْتُمْ	عَلٰى	سَفَرٍ	وَّلَمْ	تَجِدُوْا	كَاتِبًا	فَرِهٰنٌ	مَّقْبُوْضَةٌ	فَاِنْ	اَمِنَ
اور اگر	تم ہو	پر	سفر	اور نہ	تم پاؤ	کوئی لکھنے والا	تو گرو رکھنا	قبضہ میں	پھر اگر	اعتبار کرے

اور اگر تم سفر پر ہو اور کوئی لکھنے والا نہ پاؤ تو گرو رکھنا چاہیئے قبضہ میں، پھر اگر تم میں کوئی کسی کا

بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا

بَعْضُكُمْ	بَعْضًا	فَلْيُؤَدِّ	الَّذِى	اؤْتُمِنَ	اَمَانَتَهٗ	وَلْيَتَّقِ	اللّٰهَ	رَبَّهٗ	وَلَا
تمہارا کوئی	کسی کا	تو چاہیئے کہ لوٹا دے	جو شخص	امین بنایا گیا	اسکی امانت	اور ڈرے	اللہ	اپنا رب	اور نہ

اعتبار کرے تو جس شخص کو امین بنایا گیا ہے اسے چاہیئے کہ لوٹا دے اسکی امانت اور اپنے رب اللہ سے ڈرے، اور تم

تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

تَكْتُمُوا	الشَّهَادَةَ	وَمَنْ	يَّكْتُمْهَا	فَاِنَّهٗ	اٰثِمٌ	قَلْبُهٗ	وَاللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
تم چھپاؤ	گواہی	اور جو	اسے چھپائیگا	تو بیشک	گنہگار	اس کا دل	اور اللہ	اسے جو	تم کرتے ہو

گواہی نہ چھپاؤ، اور جو شخص اسے چھپائے گا تو بیشک اس کا دل گنہگار ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ

ع ۳۹ ۲ ۷ عَلِيْمٌ ۲۸۳ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْۤ

عَلِيْمٌ	لِلّٰهِ	مَا	فِى	السَّمٰوٰتِ	وَمَا	فِى الْاَرْضِ	وَاِنْ	تُبْدُوْا	مَا	فِىْ
جاننے والا	اللہ کیلئے	جو	میں	آسمانوں	اور جو	زمین میں	اور اگر	تم ظاہر کرو	جو	میں

اسے جاننے والا ہے۔ اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے، اور اگر ظاہر کرو جو تمہارے دلوں

اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ

اَنْفُسِكُمْ	اَوْ	تُخْفُوْهُ	يُحَاسِبْكُمْ	بِهِ	اللّٰهُ	فَيَغْفِرُ	لِمَنْ	يَّشَآءُ	وَيُعَذِّبُ
تمہارے دل	یا	تم اسے چھپاؤ	تمہارے حساب لیگا	اس کا	اللہ	پھر بخشدیگا	جس کو	وہ چاہے	اور عذاب دیگا

میں ہے، یا تم اسے چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا پھر جس کو وہ چاہے بخش دے اور

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۲۸۴

مَنْ	يَّشَآءُ	وَاللّٰهُ	عَلٰى	كُلِّ	شَىْءٍ	قَدِيْرٌ
جس کو	وہ چاہے	اور اللہ	پر	ہر	چیز	قدرت رکھنے والا۔

جس کو وہ چاہے عذاب دے اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

۲۸۲ وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ اَىْ مُسَافِرِيْنَ وَتَدَايَنْتُمْ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ وَفِىْ قِرَاءَةٍ فَرُهُنٌ مَّقْبُوْضَةٌ تَسْتَوْثِقُوْنَ بِهَا وَبَيَّنَتِ السُّنَّةُ جَوَازَ الرَّهْنِ فِى الْاَكْثَرِ

۲۸۳ اور جو تم سفر میں ہو اور قرض کا معاملہ کرو اور لکھنے والا کوئی موجود نہ ہو تو کوئی چیز رہن رکھ لو تاکہ اطمینان حاصل ہو (حدیث سے معلوم ہوا کہ حالتِ قیام میں بھی رہن رکھنا جائز ہے گو سفر نہ ہو اور

بِهٖ مِنَ الْمُرْتَهِنِ وَوَكِيْلِهٖ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ
بَعْضًا اَىِ الدَّائِنُ الْمَدْيُوْنَ عَلٰى حَقِّهٖ فَلَمْ
يَرْتَهِنْ فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَىِ
الْمَدْيُوْنُ اَمَانَتَهٗ دَيْنَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ
رَبَّهٗ ۭ فِىْ اَدَائِهٖ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۭ
اِذَا دُعِيْتُمْ لِاِقَامَتِهَا وَمَنْ يَّكْتُمْهَا
فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ۭ خُصَّ بِالذِّكْرِ
لِاَنَّهٗ مَحَلُّ الشَّهَادَةِ وَلِاَنَّهٗ اِذَا اَثِمَ
تَبِعَهٗ غَيْرُهٗ فَيُعَاقَبُ مُعَاقَبَةَ الْاٰثِمِيْنَ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ لَا يَخْفٰى
عَلَيْهِ شَىْءٌ مِّنْهُ

(۲۸۴) لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۭ
وَاِنْ تُبْدُوْا تُظْهِرُوْا مَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ
مِنَ السُّوْٓءِ وَالْعَزْمِ عَلَيْهِ اَوْ تُخْفُوْهُ تُسِرُّوْهُ
يُحَاسِبْكُمْ يُجْزِكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۭ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ الْمَغْفِرَةَ لَهٗ وَيُعَذِّبُ مَنْ
يَّشَاۗءُ تَعْذِيْبَهٗ وَالْفِعْلَانِ بِالْجَزْمِ عَطْفًا عَلٰى جَوَابِ الشَّرْطِ
وَالرَّفْعِ اَىْ فَهُوَ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَمِنْهُ
مُحَاسَبَتُكُمْ وَجَزَاۗؤُكُمْ

اگرچہ لکھنے والا ابھی موجود ہو۔ پس قید لگانا سفر اور کاتب کے موجود نہ ہونے کی اسلئے کہ لکھ لینے میں اور حالتِ قیام میں عادتاً اکثر اطمینان پورا حاصل ہوتا ہے حاجت رہن کی نہیں پڑتی اور لفظ مقبوضہ سے معلوم ہوا کہ رہن میں قبضہ مرتہن کا یا اس کے وکیل کا ضرور ہے۔ سو اگر قرض خواہ کو مقروض پر اطمینان ہو کچھ اندیشہ انکار قرض کا نہ ہو اس لئے وہ رہن نہ رکھے تو مقروض کو لازم ہے کہ قرض پورا پورا ادا کر دیوے اور اللہ سے خوف کر کے قرض کے دینے میں جھگڑا نہ کرے۔ اور اے گواہو جس وقت تم کو گواہی دینے کے لئے بلایا جائے تو گواہی کو پہنچاؤ اور جو کوئی گواہی چھپائے بیشک اس کے دل میں گناہ ہے (دل کو خاص کیا گنہگار ہونے میں اسلئے کہ گواہی کی جگہ دل ہے اور اس وجہ سے کہ جس کا دل گنہگار وہ کل گنہگار تو وہ شخص اسی سزا کا مستحق ہے جو گنہگاروں کو ہونی چاہیئے) اور جو تم کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے اس پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔

(۲۸۴) لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ الخ اللہ کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے برائی اور ارادہ برائی کا یا چھپاؤ۔ قیامت کے دن اللہ تم کو اس کی خبر کر دے گا پھر جس کو بخشنا چاہے گا بخشدیگا اور جس کو عذاب دینا چاہے گا عذاب دے گا۔ اور اللہ کو ہر چیز پر قدرت ہے۔ تم سے حساب لینا اور بدلہ دینا اس کے اختیار میں ہے۔

تشریح

(۲۸۳) سفر میں اگر معاملات کی لکھا پڑھی نہ ہو تو گروی رکھ کر قرض دیا جا سکتا ہے | معاملات تحریر میں آنے چاہئیں لیکن اگر سفر میں ایسا موقعہ پیش آ جائے کہ لکھنے پڑھنے کی سہولت نہیں ہے، تو قرض کی واپسی کے اطمینان کے لئے یہ صورت ہو سکتی ہے کہ کوئی چیز اپنے پاس گروی رکھ کر قرض دیدیا جائے۔

گروی رکھی ہوئی چیز گویا قرض کی واپسی کے لئے ایک طرح کی ضمانت ہوتی ہے۔ قرض دینے والے کو اس چیز سے فائدہ اٹھانے کا حق نہیں ہوتا، البتہ اگر کوئی دودھ دینے والا جانور رہن ہو تو اس کے چارے کے بدلے میں اس کا دودھ استعمال کیا جا سکتا ہے۔

بہرحال یہ خیال رہنا چاہیئے کہ اگر کوئی شخص تم پر بھروسہ کر کے کوئی معاملہ کر رہا ہے تو اس کے بھروسے کی لاج رکھنی چاہیئے۔ امانت کی ادائگی کرنی چاہیئے اور اپنے رب سے ڈرنا چاہیئے —— اور ہاں دیکھو۔ صحیح گواہی کبھی چھپانی نہیں چاہیئے، گواہی چھپانے کا مطلب ہے کہ اس کا دل گناہ آلود ہے۔ یاد رکھو اللہ تعالےٰ تمہارے اعمال سے بیخبر نہیں ہے۔

(۲۸۴) ہر چیز اللہ کی ملک ہے | دین کی بنیادی حقیقت یہ ہے کہ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ کی ملک ہے۔ پھر انسان کے لئے اس کے سوا اور کیا رویہ درست ہو سکتا ہے کہ وہ اللہ کے سامنے سر اطاعت جھکا دے اور اس کا فرماں بردار بن کر رہے۔

انسان فرداً فرداً اللہ کے سامنے جواب دہ ہے۔ انسان جس ہستی کے سامنے جواب دہ ہے وہ ڈھکی چھپی ہر چیز کا علم رکھتا ہے اس سے کوئی بات چھپ نہیں سکتی وہ مختارِ مطلق ہے۔ معاف کرنے اور سزا دینے کے مکمل اختیارات اسی کو حاصل ہیں۔ وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ

اٰمَنَ	الرَّسُوْلُ	بِمَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْهِ	مِنْ	رَّبِّهٖ	وَ الْمُؤْمِنُوْنَ	كُلٌّ	اٰمَنَ	بِاللّٰهِ
مان لیا	رسول	جو کچھ	اُترا	اسکی طرف	سے	اسکا رب	اور مومن (جمع)	سب	ایمان لائے	اللہ پر

رسول نے مان لیا جو کچھ اس کی طرف اُترا اس کے رب کی طرف سے اور مومنوں نے (بھی) سب ایمان لائے اللہ پر،

وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا

وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ	وَكُتُبِهٖ	وَ رُسُلِهٖ	لَا نُفَرِّقُ	بَيْنَ	اَحَدٍ	مِّنْ	رُّسُلِهٖ	وَقَالُوْا
اور اسکے فرشتے	اور اسکی کتابیں	اور اس کے رسول	نہیں ہم فرق کرتے	درمیان	کسی ایک	اس کے رسول کے		اور انہوں نے کہا

اور اسکے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر، ہم اسکے رسولوں میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے ، اور انھوں نے کہا

سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۡ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾

سَمِعْنَا	وَ اَطَعْنَا	غُفْرَانَكَ	رَبَّنَا	وَ اِلَيْكَ	الْمَصِيْرُ	
ہم نے سُنا	اور ہم نے اطاعت کی	تیری بخشش	ہمارے رب	اور تیری طرف	لوٹ کر جانا۔	

ہم نے سُنا اور ہم نے اطاعت کی، تیری بخشش چاہیئے اے ہمارے رب ! اور تیری طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(۲۸۵) اٰمَنَ صَدَّقَ الرَّسُوْلُ مُحَمَّدٌ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ
مِنْ رَّبِّهٖ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ عَطْفٌ عَلَيْهِ
كُلٌّ تَنْوِيْنُهٗ عِوَضٌ عَنِ الْمُضَافِ اِلَيْهِ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ بِالْجَمْعِ وَالْاِفْرَادِ وَرُسُلِهٖ ۣ
يَقُوْلُوْنَ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ
فَنُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ كَمَا فَعَلَ الْيَهُوْدُ وَ
النَّصَارٰى وَقَالُوْا سَمِعْنَا مَا اُمِرْنَا بِهٖ سِمَاعَ قَبُوْلٍ
وَاَطَعْنَا نَسْئَلُكَ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿﴾
الْمَرْجِعُ بِالْبَعْثِ ۔

(۲۸۵) محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے سچا سمجھا قرآن کو جو اُن پر انکے رب کی طرف سے اُتارا گیا ۔ یہ سب ایمان لائے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور پیغمبروں پر دا آنحالیکہ کہتے ہیں کہ ہم کسی پیغمبر میں فرق نہیں کرتے کہ بعض پر ایمان لادیں اور بعض کا انکار کردیں جیسا یہود و نصاریٰ نے کیا اور کہتے ہیں ہم نے سنا جو تو نے ہم کو حکم فرمایا جی سے مانکر اور ہم تیرے فرماں بردار ہیں اے ہمارے پروردگار ہم تجھ سے تیری بخشش چاہتے ہیں اور ہم کو مرنے کے بعد زندہ ہوکر تیری طرف پھرنا ہے ۔

تشریح

(۲۸۵) اسلامی عقیدوں کی بنیاد پر انسان کا طرز عمل | اسلامی عقیدے اور ان عقیدوں کی بنیاد پر انسان کا طرزِ عمل یہ ہے کہ :۔

(۱) ہدایت و رہنمائی صرف اللہ کی طرف سے ہے. خود رسول اور اسکے ماننے والے بھی جنھوں نے اس ہدایت کو دل سے تسلیم کرلیا ہے. یہ مانتے ہیں کہ اصل ہادی و رہنما صرف اللہ تعالیٰ ہے

(۲) فرشتوں کی اللہ کی کائنات میں کوئی شرکت نہیں ہے، یہ نظر نہ آنے والی نورانی مخلوق کسی طرح کا کوئی اختیار نہیں رکھتی۔

(۳) اللہ نے انسان کی ہدایت کیلئے اپنی کتابیں نازل فرمائیں. یہ سب کتابیں ایک پیغام ہدایت و اطاعت کا لیکر آئیں. ان سب کتابوں کو ماننا کہ یہ اپنی اصل میں ہدایتِ تامہ ربانی ہیں ۔

(۴) ہدایت کا ذریعہ اور جن پر کتابیں نازل کی گئیں اللہ کے رسول ہیں ۔ تمام رسول بلا تفریق و استثنا اسی پیغام ہدایت کے حامل رہے ہیں ۔

(۵) اس امر کو تسلیم کرنا کہ آخر کار ہمیں اللہ کے حضور میں حاضر ہونا اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے

ان پانچ بنیادی باتوں کو مان کر ایک مومن و مسلم کے لئے صحیح طرز عمل اس کے سوا کیا ہوسکتا ہے کہ جو حکم اللہ کی طرف سے اسکے رسول اور کتابوں کے ذریعے پہنچے اسے بے چون و چرا تسلیم کرے، اسکی تعمیل کرے اور اپنے حسنِ عمل پر غرّہ نہ کرے بلکہ اس سے عفو و درگذر کی درخواست کرتا رہے ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا

لَا يُكَلِّفُ	اللّٰهُ	نَفْسًا	اِلَّا	وُسْعَهَا	لَهَا	مَا	كَسَبَتْ	وَ عَلَيْهَا	مَا
نہیں تکلیف دیتا	اللہ	کسی کو	مگر	اسکی گنجائش	اسکے لئے	جو	اس نے کمایا	اور اس پر	جو

اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی گنجائش (کے مطابق) اس کے لئے (اجر) ہے جو اس نے کمایا اور اس پر (عذاب)

اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا

اكْتَسَبَتْ	رَبَّنَا	لَا تُؤَاخِذْنَا	اِنْ	نَّسِيْنَا	اَوْ	اَخْطَاْنَا	رَبَّنَا	وَ لَا
اس نے کمایا	اے ہمارے رب	نہ پکڑ ہمیں	اگر	ہم بھول جائیں	یا	ہم چوکیں	اے ہمارے رب	اور نہ

ہے جو اس نے کمایا، اے ہمارے رب! ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھول جائیں یا ہم چوکیں۔ اے ہمارے رب! ہم پر

تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا

تَحْمِلْ	عَلَيْنَآ	اِصْرًا	كَمَا	حَمَلْتَهٗ	عَلَى	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِنَا	رَبَّنَا
ڈال	ہم پر	بوجھ	جیسے	تو نے ڈالا	پر	جو لوگ	ہم سے پہلے	اے ہمارے رب

بوجھ نہ ڈال جیسے تو نے ڈالا ہم سے پہلے لوگوں پر۔ اے ہمارے رب! ہم سے

وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَ

وَ لَا	تُحَمِّلْنَا	مَا	لَا	طَاقَةَ	لَنَا	بِهٖ	وَاعْفُ	عَنَّا	وَاغْفِرْ لَنَا	وَ
اور نہ	ہم سے اٹھوا	جو	نہ	طاقت	ہم کو	اسکی	اور درگزر کر	ہم سے	اور بخش دے ہمیں	اور

نہ اٹھوا جس کی ہم کو طاقت نہیں اور در گزر کر ہم سے اور ہمیں بخش دے اور

ع ارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ ع

ارْحَمْنَا	اَنْتَ	مَوْلٰىنَا	فَانْصُرْنَا	عَلَى	الْقَوْمِ	الْكٰفِرِيْنَ
ہم پر رحم کر	تو	ہمارا آقا	پس مدد کر ہماری	پر	قوم	کافر (جمع)

ہم پر رحم کر، تو ہمارا آقا ہے پس ہماری مدد کر کافروں کی قوم پر (آمین)

(۲۸۶) وَلَمَّا نَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ قَبْلَهَا شَكَا
الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ الْوَسْوَسَةِ وَشَقَّ عَلَيْهِمُ
الْمُحَاسَبَةُ بِهَا فَنَزَلَ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ
نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ اَيْ مَا تَسَعُهٗ قُدْرَتُهٗ
لَهَا مَا كَسَبَتْ مِنَ الْخَيْرِ اَيْ ثَوَابُهٗ
وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ مِنَ الشَّرِّ اَيْ وِزْرُهٗ
وَلَا يُؤَاخَذُ اَحَدٌ بِذَنْبِ اَحَدٍ وَلَا بِمَا لَمْ
يَكْسِبْهُ مِمَّا وَسْوَسَتْ بِهٖ نَفْسُهٗ قُوْلُوْا

(۲۸۶) اور جس وقت یہ حکم نازل ہوا کہ جو کچھ جی میں ارادہ برائی کا ہو یا ظاہر گناہ کیا جائے سب کا حساب اور پکڑ ہو گی تو مسلمانوں کو یہ امر نہایت دشوار نظر آیا اور آنحضرتؐ سے شکایت کی وسوسہ کی کہ اس سے بچنا طاقت سے باہر ہے اس پر حق تعالیٰ نے یہ حکم بھیجا لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا الخ اللہ ہر شخص کو اسی قدر تکلیف دیتا ہے جو اس سے اُٹھ سکے اور جس کی طاقت اسمیں ہو جس نے بھلائی کی اس کو اس کا بدلہ اور جس نے گناہ کیا اس کو اس کی سزا ملیگی کسی پر دوسرے کے گناہ کی پکڑ نہ ہو گی اور نہ وسوسہ جو جی میں آوے اس پر مواخذہ ہو گا۔ تم یہ کہو

toobaa-elibrary.blogspot.com

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا بِالْعِقَابِ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ تَرَكْنَا الصَّوَابَ لَا عَنْ عَمْدٍ كَمَا اَخَذْتَ بِهٖ مَنْ قَبْلَنَا وَقَدْ رَفَعَ اللّٰهُ ذٰلِكَ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ فَسُؤَالُهٗ اِعْتِرَافٌ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا اَمْرًا يَثْقُلُ عَلَيْنَا حَمْلُهٗ كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ اَيْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ مِنْ قَتْلِ النَّفْسِ فِي التَّوْبَةِ وَاِخْرَاجِ رُبُعِ الْمَالِ فِي الزَّكٰوةِ وَقَرْضِ مَوْضِعِ النَّجَاسَةِ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ قُوَّةَ لَنَا بِهٖ ۚ مِنَ التَّكَالِيْفِ وَالْبَلَاءِ وَاعْفُ عَنَّا ۗ اُمْحُ ذُنُوْبَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ وَفِيْهِ فِي الرَّحْمَةِ زِيَادَةٌ عَلَى الْمَغْفِرَةِ اَنْتَ مَوْلٰنَا سَيِّدُنَا وَمُتَوَلِّيْ اُمُوْرِنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ بِاِقَامَةِ الْحُجَّةِ وَالْغَلَبَةِ فِيْ قِتَالِهِمْ فَاِنَّ مِنْ شَانِ الْمَوْلٰى اَنْ يَّنْصُرَ مَوَالِيَهٗ عَلَى الْاَعْدَآءِ وَفِي الْحَدِيْثِ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَقَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهٗ عَقِبَ كُلِّ كَلِمَةٍ قَدْ فَعَلْتُ

اے ہمارے رب ہم پر عذاب نہ کر جیسا پہلی امتوں کو عذاب کیا اگر ہم سے بھول یا غلطی بلاارادہ ہو جائے (حدیث سے معلوم ہوا کہ اس امت سے حق تعالیٰ نے بھول اور خطا کو معاف فرمایا اس پر پکڑ نہ ہوگی تو پھر اللہ تعالیٰ کا یہ حکم کہ بھول اور خطا کی پکڑ نہ ہونے کی دعا کرو انعام الٰہی کے ظاہر کرنے کو ہے)۔ اے ہمارے رب جس چیز کا بوجھ ہم سے نہ اٹھ سکے اس کا بوجھ ہم پر نہ ڈال جیسا بنی اسرائیل پر ڈالا کہ ان کو حکم تھا کہ توبہ میں اپنے نفس کو مار ڈالیں اور زکوٰۃ میں چوتھائی مال نکالیں اور جس جگہ نجاست لگ جائے اس کو کاٹ ڈالیں۔ اے ہمارے رب ہم پر وہ مصیبتیں اور تکلیفیں نہ ڈال جن کی قوت ہم میں نہیں اور ہمارے گناہ مٹا اور ہم کو بخش اور ہم پر مہربانی فرما تو ہمارا سردار ہمارے کاموں کا بندوبست فرمانے والا ہے۔ سو ہم کو فتح دے قوم کافر پر کہ ہماری حجت ان پر قائم ہو اور لڑائی میں ہم ان سے غالب رہیں کہ مولا اپنے غلاموں کی امداد فرمایا ہی کرتا ہے اور دشمنوں پر ان کو فتح دیتا ہے۔

جب یہ آیتیں نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو پڑھا۔ آپ کو ہر آیت کے ختم پر حکم ہوا کہ جو تم نے کہا میں نے قبول کیا اور جو مانگا وہ دیا۔

تشریح

(۲۸۶) اللہ تعالیٰ طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے | اللہ کی اطاعت کا مطالبہ ہے۔ مگر یہ بات سمجھنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ خود جانتا ہے کہ میرے بندے کتنا بارِ اطاعت اٹھانے کا تحمل رکھتے ہیں۔ ان کی استطاعت اور مقدرت سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ اطاعت کا مطالبہ نہیں کرتا اور ان پر ذمہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا۔

اس کا قانون یہ بھی ہے کہ ہر شخص اپنے قصور میں پکڑا جائیگا، دوسرے کے قصور پر گرفت نہ ہوگی۔ ایک شخص کی خدمات پر دوسرا انعام نہ پائیگا۔ ہاں اگر کسی نے نیک کام کی بناء رکھی تو اس کے اثرات کی بناء پر نیکی کی بنیاد رکھنے والا اجر و ثواب کا مستحق ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی نے برے کام کی بنیاد ڈالی تو جتنے لوگ اس سے متاثر ہونگے اس کے حساب میں درج ہوگا۔ بہرحال اچھا یا برا پھل انسان کے اپنے کسب و سعی اور اسکی نیت کا نتیجہ ہوگا۔

اہل ایمان کو یہ دعا کرنی چاہیئے کہ:۔

- اے ہمارے رب! ہم سے بھول چوک میں جو قصور ہو جائیں ان پر گرفت نہ فرمائیے۔
- اے ہمارے مالک! ہم سے پہلے لوگ جس ابتلاء و آزمائش میں مبتلا ہوئے اور جن مشکلات سے گذرے ان سے ہمیں بچا لیجیئے۔
- جس بار کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں ہے وہ ہم پر نہ ڈالیئے۔
- ہمارے ساتھ نرمی فرمائیے ○ ہم سے درگذر فرمائیے ○ ہم پر رحم فرمائیے۔
- آپ ہمارے آقا ہیں، منکرین حق کے مقابلے میں ہماری مدد فرمائیے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرَان

ترتیب تلاوت ـــــ ۳	ترتیب نزول ـــــ ۸۹	مکی / مدنی ـــــ مدنی
تعدادِ آیات ـــــ ۲۰۰	تعدادِ حروف ـــــ ۱۵۳۲۶	تعدادِ الفاظ ـــــ ۳۵۴۲
	تعدادِ رکوعات ـــــ ۲۰	

نام حضرت عمران، حضرت مریم کے والد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نانا تھے ـــــ اس سورت میں ایک جگہ حضرت عمران کے گھر والوں کا ذکر آیا ہے ـــــ علامت کے طور پر اس سورت کا نام "آل عمران" رکھا گیا ہے۔

مرکزی مضمون اس پوری سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ ـــــ یہ اللہ کی کتاب قرآن اور وہ رسول جن پر یہ قرآن نازل ہوا ـــــ اسی دین کی دعوت دے رہے ہیں جس کی دعوت شروع سے اللہ کے نبی دیتے آرہے ہیں اور جو اللہ کی بنائی ہوئی فطرت کے مطابق ایک ہی سچا دین ہے ـــــ اس سیدھے سچے راستے سے ہٹ کر جو راستے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) نے اختیار کئے ہیں وہ خود ان کتابوں کے مطابق بھی درست نہیں ہیں جن کو وہ اللہ کی کتابوں کی حیثیت سے مانتے ہیں۔ لہٰذا اس صداقت کو قبول کرو جس کے سچا ہونے سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا۔

جو لوگ اس صداقت کو قبول کر چکے ہیں خود ان کو کیسا ہونا چاہیئے۔؟ ان میں وہ کمزوریاں ہرگز نہ ہونی چاہئیں جنکی وجہ سے پچھلی امتیں برباد ہوئیں۔

پس منظر اس سورت کے مضامین کو سمجھنے کے لئے اس کا پس منظر سامنے رہنا ضروری ہے۔
سورۂ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو متنبہ فرمایا تھا کہ اب تمہیں جن پریشان کن حالات سے دوچار ہونا پڑے گا، اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تمہیں تیار رہنا چاہیئے ـــــ وہ حالات سامنے آنے لگے تھے۔

جنگِ بدر میں اگرچہ اہلِ ایمان کو اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی تھی، مگر اس جنگ نے تمام اسلام مخالف طاقتوں کو چوکنا کردیا ـــــ اور وہ لوگ جو اب تک اسلام کو خاطر میں نہیں لارہے تھے انھوں نے سنجیدگی سے اس نئی ابھرنے والی تحریک کا مقابلہ کرنے کے لئے غور کرنا شروع کردیا۔

مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اطرافِ مدینہ کے یہودی قبیلوں کے ساتھ جو معاہدے کئے تھے انھوں نے اس کا کوئی پاس نہیں کیا ـــــ جنگِ بدر کے موقعہ پر ان کی ہمدردیاں مشرکین کے ساتھ رہیں۔ بدر کے بعد یہ لوگ کھُلم کھُلا قریش اور عرب کے دوسرے قبیلوں کو اہلِ ایمان کے خلاف اکسانے لگے۔ خصوصًا قبیلہ بنی نضیر کے سردار کعب بن اشرف اپنی پُرزور مخالفت میں کمینگی کی سطح تک پہونچ گیا۔ مدینہ والوں کے ساتھ اپنے پرانے تعلقات کا بھی انہوں نے کوئی لحاظ نہ رکھا آخر جب ان کی شرارتیں انتہا کو پہنچ گئیں تو بدر کے چند مہینے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی قبیلوں میں سب سے زیادہ شریر قبیلے بنو قینقاع پر حملہ کردیا اور ان کو مدینہ کے اطراف سے باہر نکالدیا ـــــ دوسرے یہودی قبیلوں میں دشمنی کی آگ بھڑک اٹھی۔ مدینہ کے منافقوں اور مکہ کے مشرکوں کے ساتھ مل کر انھوں نے ہر طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے لئے خطرات پیدا کردئے۔ صحابۂ کرام رضؓ اس زمانے میں عمومًا ہتھیار بند سوتے تھے، شب خون کے ڈر سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

راتوں کو پہرے دئے جاتے تھے۔

بدر کی شکست نے قریش کی آتش انتقام کو بھڑکا دیا تھا۔ اور اس پر مزید تیل یہودیوں نے چھڑکا ـــــ بدر کی جنگ کے ایک سال بعد ہی مکہ سے تین ہزار کا لشکر مدینہ پر حملہ آور ہوگیا اور پہاڑ کے دامن میں وہ لڑائی پیش آئی جو "جنگِ اُحد" کے نام سے مشہور ہے۔ اس جنگ میں مدینہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہزار آدمی نکلے تھے ـــــ تین سو منافق راستے میں آپ کا ساتھ چھوڑ کر مدینے واپس ہو گئے ـــــ جو سات سو آدمی آپ کے ساتھ رہ گئے تھے۔ ان میں بھی منافقین کی ایک چھوٹی سی تعداد موجود تھی جس نے جنگ کے دوران فتنہ برپا کرنے کی کوشش کی ـــــ اس موقعہ پر معلوم ہوا کہ خود مسلمانوں کی جماعت میں اتنی بڑی مقدار میں مارِ آستین موجود ہیں۔

جنگ احد میں مسلمانوں کی شکست کی وجہ اگرچہ منافقین کی تدبیریں تھیں مگر خود مسلمانوں کی کمزوریوں کا بھی اس میں حصہ تھا۔ اس لئے ضروری تھا کہ مسلمانوں کو ان کی کمزوریوں سے آگاہ کیا جائے۔

مضامین

مرکزی مضمون اور پس منظر کو سامنے رکھ کر اس سورت کے مضامین پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ:۔

(۱) آیت ۱ سے ۹ تک تمہید کا انداز ہے جس میں توحید کی بنیادی حقیقت کو سامنے رکھ کر بتایا گیا ہے کہ قرآن اللہ کا فرمان ہے اور تمام معاملات میں "قول فیصل" ہے۔

(۲) آیت ۱۰ سے ۳۲ تک اہل کتاب اور غیر اہل کتاب کو تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر انھوں نے قرآنی ہدایت کو اپنی زندگی کا دستور العمل نہ بنایا تو قیامت میں ظاہری دینداری کسی کام نہ آئے گی۔

(۳) آیت ۳۳ سے ۶۳ تک کی آیتیں ۹ھ میں اس خاص موقعہ پر نازل ہوئیں جب نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس میں حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق واقعات اور حقائق پیش کر کے نصاریٰ کے باطل عقیدوں کی تردید کی گئی ہے۔

(۴) آیت ۶۴ سے ۱۰۱ تک اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ کی گمراہیوں، ان کے اخلاقی اور مذہبی انحطاط پر گرفت کرتے ہوئے اہلِ ایمان کو اس سے بچنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

(۵) آیت ۱۰۲ سے ۱۲۰ تک خطاب اہل ایمان سے ہے اور ان کو ہدایت کی گئی ہے کہ انھیں دین کو مضبوطی سے تھام لینا چاہیئے فتنہ انگیزیوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ قرآنی ہدایتوں کے مطابق اپنی اجتماعی زندگی کو استوار کرنا چاہیئے۔ ان میں ایک مستقل گروہ ایسا ہونا چاہیئے جو دعوت واصلاح کے کام میں مشغول رہے، اللہ کا پیغام اللہ کے بندوں تک پہنچائے۔

(۶) آیت ۱۲۱ سے ۱۸۹ تک غزوۂ احد کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے ان کمزوریوں کی نشاندہی کی گئی ہے جس کی وجہ سے یہ حالات پیش آئے۔ جنگ احد پر یہ قرآنی تبصرہ ان تمام تبصروں سے بالکل مختلف ہے جو دنیاوی جنرل اپنی لڑائیوں کے بعد کیا کرتے ہیں۔

(۷) آیت ۱۹۰ سے ۲۰۰ تک گویا اس پورے کلام کا خاتمہ ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ایمان کوئی اندھ وشواس کا نام نہیں ہے بلکہ عقل وفطرت کی آواز ہے ـــــ اس آواز پر جب انسان لبیک کہتا ہے تو صحیح معنیٰ میں اس کا تعلق اپنے رب سے جڑ جاتا ہے ـــــ اس کے دل سے بے اختیار یہ صدا نکلتی ہے کہ اس کا انجام بخیر ہو۔ اس موقعہ پر اس کا رب اسے بہتر انجام کی خوش خبری سناتا ہے، اسے اطمینان دلاتا ہے کہ راہِ حق میں جو قربانیاں اس نے دی ہیں وہ رائیگاں نہیں جائینگی ـــــ اہل ایمان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انھیں حق وباطل کی کش مکش میں ثابت قدم رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

اس طرح یہ سورت اپنے مختلف اجزاء میں مربوط ومسلسل، سورۂ بقرہ کی تفصیل اور اس کا تتمہ نظر آتی ہے، اور یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس کا فطری مقام بقرہ سے متصل ہی ہے ـــــ بقرہ میں خطاب کا زیادہ رُخ یہودیوں کی طرف تھا تو آل عمران میں نصاریٰ کی طرف ـــــ اس طرح نہ صرف یہ کہ مغضوب علیہم کے ساتھ ضالین کی حیثیت نکھر کر سامنے آتی ہے بلکہ یہ بھی نمایاں ہوتا ہے کہ اہل ایمان کے گروہ کو کس کردار کا حامل ہونا چاہیئے اور یہ کہ یہ گروہ عالم انسانیت کے لئے باعثِ رحمت ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرَانَ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَتَا اٰيَة

سورۂ آل عمران مدنیہ ہے اور اسمیں دو سو آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، رحم کرنے والا ہے۔

الٓمّٓ ⑴ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ⑵ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

الٓمّٓ	اللّٰهُ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا هُوَ	الْحَيُّ	الْقَيُّوْمُ	نَزَّلَ	عَلَيْكَ	الْكِتٰبَ
الف لام میم	اللہ	نہیں	معبود	اسکے سوا	ہمیشہ زندہ	سنبھالنے والا	اس نے اتاری	آپ پر	کتاب

الٓمّٓ، اللہ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہمیشہ زندہ ہے (سب کا) سنبھالنے والا ہے۔ اس نے آپ پر کتاب اتاری

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ⑶

بِالْحَقِّ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	بَيْنَ يَدَيْهِ	وَاَنْزَلَ	التَّوْرٰىةَ	وَالْاِنْجِيْلَ
سچی	تصدیق کرتی	اسکی جو	اس سے پہلی	اور اس نے اتاری	توریت	اور انجیل

سچی، جو اس سے پہلی (کتابوں کی) تصدیق کرتی ہے، اور اس نے توریت اور انجیل اتاری۔

(۱)(۲) الٓمّٓ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمُرَادِهٖ بِذٰلِكَ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ

(۳) اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ نَزَّلَ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

الْكِتٰبَ الْقُرْاٰنَ مُتَلَبِّسًا بِالْحَقِّ بِالصِّدْقِ فِيْ

اَخْبَارِهٖ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ قَبْلَهٗ

مِنَ الْكُتُبِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَ

الْاِنْجِيْلَ

(۱) الٓمّٓ۔ اس سے جو مراد ہے اُسکو اللہ ہی خوب جانتا ہے

(۲) اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ اور اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور زندہ ہے تمام عالم کی تدبیر کرنیوالا سب کا تھامنے والا۔

(۳) اے محمدؐ، تم پر اس نے قرآن اُتارا جس کی خبریں سچی جو اس سے پہلی کتابیں ہیں اُنکی تصدیق کرنیوالا۔ اور اس نے قرآن سے پہلے تورات اور انجیل کو اتارا۔

تشریح

(۱) الف - لام - میم | یہ حروف الگ الگ پڑھے جاتے ہیں، اس لئے ان کو حروف مقطعات کہتے ہیں ـــــ قرآن مجید کی انتیس ۲۹ سورتوں کے شروع میں یہ حروف موجود ہیں۔ یہ اسلوبِ بیان "زبور" میں بھی پایا جاتا ہے۔ زبور کے باب ۱۱۹ میں عبرانی حروف کا بہ کثرت استعمال ہے

(۲) اللہ کے سوا کوئی حقیقی الٰہ نہیں ہے | وہ زندہ جاوید ہستی ـــــ جس کی حیات کسی کی بخشی ہوئی نہیں ہے ـــــ جس کے بل بوتے پر کائنات کا یہ سارا نظام قائم ہے اَللّٰہ ہے، اسکے سوا کوئی "حقیقی الٰہ" نہیں ہے ـــــ اس کو چھوڑ کر یا اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرا کر زمین یا آسمان میں جہاں بھی اللہ کے سوا کسی کو اپنا معبود و الٰہ بنایا جارہا ہے وہ حقیقت کے خلاف ہے، ایک جھوٹ ہے جو گھڑا جارہا ہے۔

(۳) یہ کتاب اللہ نے نازل کی ہے | یہ کتابِ برحق "قرآن" ـــــ لفظاً و عبارتاً (TEXT) کی صورت میں اے محمدؐ تمہارے اوپر اسی الٰہ برحق اللہ نے نازل کی ہے۔ یہ کتاب برحق اس دعوت و تعلیم کی تصدیق کر رہی ہے جو پہلے آئی ہوئی ہے، اس سے پہلے وہ انسانوں کی ہدایت کے لئے تورات اور انجیل نازل کر چکا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۬ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مِنْ قَبْلُ	هُدًى	لِّلنَّاسِ	وَاَنْزَلَ	الْفُرْقَانَ	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
اس سے پہلے	ہدایت	لوگوں کیلئے	اور اتارا	فرقان	بیشک	جنھوں نے	انکار کیا

اس سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے لئے، اور اس نے فرقان (حق کو باطل سے جُدا کرنے والا) اُتارا۔ بیشک جنھوں نے اللہ کی

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ④

بِاٰيٰتِ	اللّٰهِ	لَهُمْ	عَذَابٌ	شَدِيْدٌ	وَاللّٰهُ	عَزِيْزٌ	ذُو انْتِقَامٍ
آیتوں سے	اللہ	انکے لئے	عذاب	سخت	اور اللہ	زبردست	بدلہ لینے والا۔

آیتوں سے انکار کیا، ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ اور اللہ زبردست ہے بدلہ لینے والا

④ مِنْ قَبْلُ اَیْ قَبْلَ تَنْزِیْلِهٖ هُدًى
حَالٌ بِمَعْنٰی هَادِیَیْنِ مِنَ الضَّلَالَةِ
لِّلنَّاسِ مِمَّنْ تَبِعَهُمَا وَعَبَّرَ فِیْهِمَا
بِاَنْزَلَ وَفِی الْقُرْاٰنِ بِنَزَّلَ الْمُقْتَضِیْ
لِلتَّكْرِیْرِ لِاَنَّهُمَا اُنْزِلَا دَفْعَةً وَّاحِدَةً
بِخِلَافِهٖ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ بِمَعْنَی
الْكُتُبِ الْفَارِقَةِ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَذَكَرَ
بَعْدَ ذِكْرِ الثَّلَاثَةِ لِیَعُمَّ مَا عَدَاهَا اِنَّ
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ الْقُرْاٰنِ وَغَیْرِهٖ
لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ
غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِهٖ فَلَا یَمْنَعُهٗ شَیْءٌ مِّنْ
اِنْجَازِ وَعِیْدِهٖ وَوَعْدِهٖ ---------
ذُو انْتِقَامٍ ○ عُقُوْبَةٍ شَدِیْدَةٍ
مِمَّنْ عَصَاهُ لَا یَقْدِرُ عَلٰی مِثْلِهَا
اَحَدٌ

④ .... جوراہ پر لانیوالی ہیں گمراہی سے ان ان لوگوں کو جو اُن کی پیروی کرتے ہیں (توریت و انجیل کے بارے میں حق تعالےٰ نے "اَنْزَلَ" کا لفظ فرمایا اور قرآن شریف کے بارے میں "نَزَّلَ" کہ جو تکرار نازل ہونے کو چاہتا ہے اس لئے کہ قرآن شریف بتدریج بار بار نازل ہوا اور وہ دونوں ایکبار نازل ہوئیں) اور اللہ تعالےٰ نے ایسی کتابیں بھیجیں جو حق و باطل کو جُدا کر دینے والی ہیں۔ یعنی قرآن شریف اور توریت اور انجیل اور تمام کتابیں اور صحیفۂ آسمانی بیشک جو لوگ قرآن شریف وغیرہ کے منکر ہیں انکو عذاب سخت میں گرفتار ہونا ہے اور اللہ غالب ہے جو چاہے کرے کوئی اُسکو عذاب و ثواب دینے سے روکنے والا نہیں نافرمانوں کو ایسا عذاب سخت دینے والا ہے جو کسی کی قدرت میں نہیں۔

تشریح

④ اللہ تعالےٰ کو سزا دینے سے کوئی نہیں روک سکتا اس سے پہلے بھی اللہ نے ہر زمانے کے مناسب ایسی چیزیں اتاریں جو حق و باطل، حلال و حرام جھوٹ اور سچ کو الگ کرکے دکھادیں تاکہ حق و باطل کے سمجھنے میں کسی کو دشواری پیش نہ آئے۔ ان تمام انتظام واہتمام کے باوجود جو ہر زمانے میں ہوتا رہا اور آج بھی ہو رہا ہے۔ جو لوگ اللہ کے فرامین واحکام کو ماننے سے انکار کریں تو ان کا انجام یہی ہونا چاہیئے کہ ان کو سخت سزا دی جائے۔ اور اللہ کو سزا دینے سے کونسی طاقت روک سکتی ہے وہ ہر چیز پر غالب ہے۔ اور یہ بات بالکل برحق ہے کہ برائی کا بدلہ برائی کرنے والے کو ملنا چاہیئے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ﴿۵﴾

إِنَّ	اللّٰهَ	لَا يَخْفٰى	عَلَيْهِ	شَيْءٌ	فِي الْأَرْضِ	وَلَا	فِي السَّمَاءِ
بیشک	اللہ	نہیں چھپی ہوئی	اس پر	کوئی چیز	زمین میں	اور نہ	آسمان میں

بیشک اللہ پر چھپی ہوئی نہیں کوئی چیز ، زمین میں اور نہ آسمان میں

هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ لَا إِلٰهَ

هُوَ	الَّذِي	يُصَوِّرُكُمْ	فِي	الْأَرْحَامِ	كَيْفَ	يَشَاءُ	لَا إِلٰهَ
وہی ہے	جو کہ	صورت بناتا ہے تمہاری	میں	رحم	جیسے	وہ چاہے	نہیں معبود

وہی تو ہے جو تمہاری صورت ونقشہ بناتا ہے (ماں کے) رحم میں جیسے وہ چاہے ، اس کے سوا

إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۶﴾

إِلَّا هُوَ	الْعَزِيزُ	الْحَكِيمُ
اس کے سوا	زبردست	حکمت والا

کوئی معبود نہیں زبردست ہے ، حکمت والا ۔

(۵) إِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ كَائِنٌ
فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۝ لِعِلْمِهِ
بِمَا يَقَعُ فِي الْعَالَمِ مِنْ كُلِّيٍّ وَ
جُزْئِيٍّ وَخَصَّهُمَا بِالذِّكْرِ لِأَنَّ الْحِسَّ
(۶) لَا يَتَجَاوَزُهُمَا هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ
فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ ۖ مِنْ ذُكُورَةٍ
وَأُنُوثَةٍ وَبَيَاضٍ وَسَوَادٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ لَا إِلٰهَ
إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ فِي مُلْكِهِ الْحَكِيمُ ۝ فِي صُنْعِهِ

(۵) بیشک اللہ پر کوئی چیز جو زمین میں ہے یا آسمان میں پوشیدہ نہیں۔ کیونکہ جو کچھ عالم میں چھوٹا بڑا امر ہونے والا ہے اس کو سب معلوم ہے (زمین وآسمان کا ذکر بالتخصیص اس لئے ہے کہ خیال اور نظر اس سے
(۶) تجاوز نہیں کرتے) وہ ایسا قدرت والا ہے کہ رحم مادر میں تم کو جیسا چاہتا ہے بناتا ہے۔ کسی کو مرد کسی کو عورت ، سیاہ وسفید وغیرہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غالب ہے، اپنی بادشاہت میں اس کے سب کام حکمت اور کاریگری کے ساتھ ہیں۔

تشریح

(۵) اللہ مکمل اختیار کا مالک ہے | جس طرح اللہ کا اقتدار واختیار کامل ومکمل ہے اسی طرح اس کا علم بھی کامل ومکمل ہے۔ زمین وآسمان میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو اس سے چھپی ہو۔ بھلا کسی مخلوق میں چاہے وہ اللہ کے نبی کیوں نہ ہوں یہ کامل اقتدار واختیار اور یہ مکمل علم ہو سکتا ہے ـــــ پھر کسی مخلوق کو خالق کے برابر لا کھڑا کرنا اس کو الوہیت کا مرتبہ دینا کہاں کا انصاف ہے ؟۔

(۶) اللہ تعالیٰ حکمت والا ہے | وہ تمہاری ماؤں کے پیٹ میں تمہاری صورتیں جیسی چاہے بنا دیتا ہے، پھر تمہاری فطرت سے جتنا واقف وہ ہے دوسرا کون ہو سکتا ہے۔ اسکی رہنمائی اور ہدایت پر اعتماد کے بغیر اور چارہ ہی کیا ہے ـــــ حمل ٹھیرنے سے لیکر بعد کے مرحلوں تک جو تمہاری تمام ضرورتوں کو پورا کرتا ہے، کیا وہ اس ضرورت کا خیال نہ کریگا کہ تمہاری رہنمائی کا انتظام کیا جائے جس کے تم سب سے زیادہ محتاج ہو ـــــ وہی زبردست ہے جو یہ انتظام کر سکتا ہے، وہی حکمت والا ہے، جو تمہاری ہر ضرورت سے واقف ہے ـــــ اس سوا معبود ہو ہی کون سکتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

هُوَ الَّذِیٓ اَنۡزَلَ عَلَیۡكَ الۡكِتٰبَ مِنۡهُ اٰیٰتٌ مُّحۡكَمٰتٌ هُنَّ

هُوَ	الَّذِیٓ	اَنۡزَلَ	عَلَیۡكَ	الۡكِتٰبَ	مِنۡهُ	اٰیٰتٌ	مُّحۡكَمٰتٌ	هُنَّ
وہی	جس	نازل کی	آپ پر	کتاب	اس سے (میں)	آیتیں	محکم (پختہ)	وہ

وہی تو ہے جس نے آپ پر کتاب نازل کی، اس میں محکم (پختہ) آیتیں ہیں۔ وہ کتاب

اُمُّ الۡكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ زَیۡغٌ

اُمُّ الۡكِتٰبِ	وَاُخَرُ	مُتَشٰبِهٰتٌ	فَاَمَّا	الَّذِیۡنَ	فِیۡ	قُلُوۡبِهِمۡ	زَیۡغٌ
کتاب کی اصل	اور دوسری	متشابہ	پس جو	جو لوگ	میں	انکے دل	کجی

کی اصل ہیں، اور دوسری متشابہ (کئی معنی دینے والی) پس جن لوگوں کے دل میں کجی ہے سو وہ

فَیَتَّبِعُوۡنَ مَا تَشَابَهَ مِنۡهُ ابۡتِغَآءَ الۡفِتۡنَةِ وَابۡتِغَآءَ تَاۡوِیۡلِهٖ ۚ وَمَا

فَیَتَّبِعُوۡنَ	مَا تَشَابَهَ	مِنۡهُ	ابۡتِغَآءَ	الۡفِتۡنَةِ	وَابۡتِغَآءَ	تَاۡوِیۡلِهٖ	وَمَا
سو وہ پیروی کرتے ہیں	متشابہات	اس سے	چاہنا (غرض)	فساد۔ گمراہی	اور ڈھونڈنا	اس کا مطلب	اور نہیں

اس سے متشابہات کی پیروی کرتے ہیں، فساد (گمراہی) کی غرض سے اور اس کا (غلط) مطلب ڈھونڈنے کی غرض سے، اور اس

یَعۡلَمُ تَاۡوِیۡلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ؔۘ وَالرّٰسِخُوۡنَ فِی الۡعِلۡمِ یَقُوۡلُوۡنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ

یَعۡلَمُ	تَاۡوِیۡلَهٗۤ	اِلَّا	اللّٰهُ	وَالرّٰسِخُوۡنَ	فِی الۡعِلۡمِ	یَقُوۡلُوۡنَ	اٰمَنَّا	بِهٖ
جانتا	اس کا مطلب	سوائے	اللہ	اور مضبوط	علم میں	کہتے ہیں	ہم ایمان لائے	اس پر

کا مطلب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور مضبوط (پختہ) علم والے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے

كُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿۷﴾

كُلٌّ	مِّنۡ عِنۡدِ	رَبِّنَا	وَمَا	یَذَّكَّرُ	اِلَّاۤ	اُولُوا الۡاَلۡبَابِ
سب	سے۔ پاس۔ (طرف)	ہمارا رب	اور نہیں	سمجھتے	مگر	عقل والے

سب ہمارے رب کی طرف سے ہے۔ اور نہیں سمجھتے مگر عقل والے (صرف عقل والے سمجھتے ہیں)

﴿۷﴾ هُوَ الَّذِیٓ اَنۡزَلَ عَلَیۡكَ الۡكِتَابَ مِنۡهُ اٰیٰتٌ مُّحۡكَمَاتٌ وَاضِحَاتُ الدَّلَالَةِ هُنَّ اُمُّ الۡكِتٰبِ اَصۡلُهٗ الۡمُعۡتَمَدُ عَلَیۡهِ فِی الۡاَحۡكَامِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ لَا یُفۡهَمُ مَعَانِیۡهَا كَاَوَائِلِ السُّوَرِ۔ وَجَعَلَهٗ كُلَّهٗ مُحۡكَمًا فِیۡ قَوۡلِهٖ تَعَالٰی ”اُحۡكِمَتۡ اٰیَاتُهٗ“، بِمَعۡنٰی اَنَّهٗ لَیۡسَ فِیۡهِ عَیۡبٌ۔ وَمُتَشَابِهًا فِیۡ قَوۡلِهٖ ”كِتَابًا مُتَشَابِهًا“، بِمَعۡنٰی اَنَّهٗ یُشۡبِهُ بَعۡضُهٗ بَعۡضًا

﴿۷﴾ وہ، وہ ذات ہے کہ اس نے تم پر اے محمد قرآن اُتارا جس میں بہت آیتیں ہیں ظاہر جن کے سمجھنے میں دِقت نہیں۔ وہ اصل کتاب ہیں، انہیں پر مدار احکام کا ہے اور بعض آیتیں ایسی ہیں کہ انکے معنی سمجھ میں نہیں آتے جیسے شروع بعض سورتوں کا (جیسے الم، حم، طس، طسم وغیرہ) (اس جگہ حق تعالٰی نے قرآن شریف کی بعض آیات کو محکم اور بعض کو متشابہ فرمایا جسکی مراد لکھی گئی) دوسری جگہ اللہ تعالٰی نے کل قرآن کو محکم فرمایا وہ اس

toobaa-elibrary.blogspot.com

فِی الْحُسْنِ وَالصِّدْقِ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ زَیْغٌ مَیْلٌ عَنِ الْحَقِّ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ ابْتِغَآءَ طَلَبَ الْفِتْنَۃِ لِجُھَّالِھِمْ لِوُقُوْعِھِمْ فِی الشُّبُھَاتِ وَاللَّبْسِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِہٖ تَفْسِیْرِہٖ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗٓ اِلَّا اللّٰہُ ۘ وَحْدَہٗ وَالرّٰسِخُوْنَ الثَّابِتُوْنَ الْمُتَمَکِّنُوْنَ فِی الْعِلْمِ مُبْتَدَأٌ خَبَرُہٗ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِہٖ اَیْ بِالْمُتَشَابِہِ اَنَّہٗ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَلَا نَعْلَمُ مَعْنَاہُ کُلٌّ مِّنَ الْمُحْکَمِ وَالْمُتَشَابِہِ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا یَذَّکَّرُ بِاِدْغَامِ التَّاءِ فِی الْاَصْلِ فِی الذَّالِ اَیْ یَتَّعِظُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○ اَصْحَابُ الْعُقُوْلِ

اعتبار سے کہ محکم کے معنی بے عیب کے ہیں تو چونکہ کل قرآن شریف عیب سے پاک ہے اس لئے محکم ہوا۔ اور جس جگہ اللہ تعالیٰ نے کل قرآن شریف کو متشابہ فرمایا اس کا مطلب یہ کہ قرآن شریف کی کل آیات خوبی اور سچی ہونے میں ایک دوسرے کے مشابہ ہیں۔ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ زَیْغٌ سو جن کے دلوں میں کجی اور حق تعالیٰ کا انکار ہے وہ متشابہات کے پیچھے پڑتے ہیں کہ جاہلوں کو فتنے میں ڈالیں جس سے وہ شبہ میں پڑ جائیں اور اس غرض سے کہ متشابہات کی تفسیر معلوم کرلیں حالانکہ معنی اسکے بجز اللہ اکیلے کے کوئی نہیں جانتا اور جنکو علم پورا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم کو اس پر ایمان ہے کہ متشابہ بھی اللہ کی طرف سے ہے۔ جو کچھ اللہ کی مراد ہے وہی اس کو جانتا ہے ہم نہیں سمجھتے۔ محکم ہو یا متشابہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے۔ اور عقل والے ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔

تشریح

(۷) قرآن مجید کا مطالعہ محکم آیتوں کی روشنی میں کرنا چاہیئے | چنانچہ اس نے یہ انتظام کیا اور اس کیلئے اے محمد تم پر اپنی کتاب نازل کی ـــــ اس کتاب میں ایک تو محکم اور پختہ آیات ہیں جن کی زبان و مفہوم بالکل واضح اور صاف ہے، قرآن جس غرض کے لئے نازل ہوا ہے وہ ان آیتوں سے بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ مثلاً عقائد، عبادات، اخلاق، فرائض، اوامر و نہی کے احکام ـــــ دوسری قسم کی وہ آیتیں ہیں جن میں کائنات کی حقیقت، اس کا آغاز و انجام، اس میں انسان کی حیثیت کے متعلق وہ باتیں بتائی گئی ہیں جو انسان کے حواس کی گرفت میں نہیں آتیں۔ اصل حقیقت سے قریب ترین مشابہت رکھنے والے الفاظ کے ذریعہ وہ باتیں بتائی گئی ہیں ـــــ تو صحیح طریقہ یہ ہے کہ ہم ایسی تعبیرات کو محکم آیات کے ساتھ ملا کر اس کی تعبیر کو سمجھ لیں۔

مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں صاف طور پر بتا دیا کہ اِنْ ھُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَیْہِ (وہ ہمارے ایک بندے ہیں جن پر ہم نے اپنا انعام کیا) اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ (عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم کی سی ہے جن کو اللہ نے مٹی سے پیدا کیا) نہ ان کے باپ تھے نہ ان کی ماں تھیں ـــــ یا فرمایا۔ ذٰلِکَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْہِ یَمْتَرُوْنَ. مَا کَانَ لِلّٰہِ اَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ سُبْحٰنَہٗ (یہ عیسیٰ ابن مریم ہیں۔ حق بات، جس میں وہ چکر لگا رہے ہیں۔ اللہ اس سے پاک ہے کہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے۔)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح کی الوہیت (ان کے خدا ہونے) اور ان کے اللہ کا بیٹا ہونے کو صاف طور پر رد کر دیا۔ تو اب کَلِمَتُہٗ اَلْقٰھَآ اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ" جیسی تعبیر کو محکم آیتوں کی روشنی میں دیکھنا چاہیئے۔ نہ یہ کہ کلمۃ اللہ اور روح اللہ کے ایسے معنی لینے لگیں جو بلا وجہ الجھن پیدا کرنے والے ہوں اور کتاب کی واضح تصریحات کے خلاف ہوں یہ فکر و نظر کی وہ کجی ہے جس سے پناہ مانگی گئی ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ

رَبَّنَا	لَا	تُزِغْ	قُلُوْبَنَا	بَعْدَ	اِذْ	هَدَيْتَنَا	وَهَبْ	لَنَا	مِنْ	لَّدُنْكَ
اے ہمارے رب	نہ	پھیر	ہمارے دل	بعد	جب	تونے ہمیں ہدایت دی	اور عنایت فرما	ہمیں	سے	اپنے پاس

اے ہمارے رب! ہمارے دل نہ پھیر اس کے بعد جب کہ تونے ہمیں ہدایت دی، اور ہمیں عنایت فرما اپنے پاس سے

رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ⑧ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ

رَحْمَةً	اِنَّكَ	اَنْتَ	الْوَهَّابُ	رَبَّنَآ	اِنَّكَ	جَامِعُ	النَّاسِ
رحمت	بیشک تو	تو	سب سے بڑا دینے والا	اے ہمارے رب	بیشک تو	جمع کرنیوالا	لوگ

رحمت۔ بیشک تو سب سے بڑا دینے والا ہے۔ اے ہمارے رب! بیشک تو لوگوں کو اس دن جمع

ع ۹/۹ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ⑨

لِيَوْمٍ	لَّا رَيْبَ	فِيْهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يُخْلِفُ	الْمِيْعَادَ
اس دن	نہیں شک	اس میں	بیشک	اللہ	نہیں خلاف کرتا	وعدہ

کرنیوالا ہے کوئی شک نہیں اس میں (جس میں) بیشک اللہ وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

⑧ وَيَقُوْلُوْنَ اَيْضًا اِذَا رَأَوْا مَنْ
يَتَّبِعُهُ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا
تُمِلْهَا عَنِ الْحَقِّ بِابْتِغَاءِ تَاْوِيْلِهِ
الَّذِىْ لَا يَلِيْقُ بِنَا كَمَا اَزَغْتَ قُلُوْبَ
اُولٰٓئِكَ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا اَرْشَدْتَنَا
اِلَيْهِ وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ مِنْ
عِنْدِكَ رَحْمَةً ۚ تَثْبِيْتًا اِنَّكَ
اَنْتَ الْوَهَّابُ ○

⑨ يَا رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ تَجْمَعُهُمْ
لِيَوْمٍ اَىْ فِىْ يَوْمٍ لَّا رَيْبَ شَكَّ
فِيْهِ ۭ هُوَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ فَتُجَازِيْهِمْ
بِاَعْمَالِهِمْ كَمَا وَعَدْتَ بِذٰلِكَ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○ مَوْعِدَهُ
بِالْبَعْثِ۔ فِيْهِ اِلْتِفَاتٌ عَنِ الْخِطَابِ
وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ مِنْ كَلَامِهِ تَعَالٰى
وَالْغَرَضُ مِنَ الدُّعَاءِ بِذٰلِكَ بَيَانُ
اَنَّ هَمَّهُمْ اَمْرُ الْاٰخِرَةِ وَلِذٰلِكَ

⑧ اور وہی کامل علم والے جب ان لوگوں کو دیکھتے ہیں جو متشابہات کے پیچھے پڑتے ہیں یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو حق بات سے کج نہ کر بعد اس کے کہ تونے ہم کو حق کا راستہ دکھلایا کہ ہم متشابہات کی تاویل میں غیر مناسب پڑ کر بے راہ ہو جاویں جیسا وہ لوگ بے راہ ہوئے جنھوں نے متشابہات کی تاویل غیر مناسب کی اور انکے دل حق سے کج ہوگئے اور ہم پر انعام فرما کہ ہم حق پر ثابت قدم رہیں بیشک تو انعام فرمانے والا ہے۔

⑨ اے ہمارے رب بیشک تو سب آدمیوں کو قیامت کے دن جمع فرمادیگا پھر سب کو انکے اعمال کے مطابق بدلہ دیگا۔ بیشک اللہ کا وعدہ ضرور پورا ہوتا ہے جو کچھ اس نے فرمایا کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ہے سب کو۔ اس میں خلاف نہیں ہوگا (دعا میں اُن کا اس کو ذکر کرنا اس غرض سے ہے کہ ظاہر ہو جاوے کہ ان کا قصد بالکل امر آخرت ہے وہاں کا دھیان ان کو لگا رہتا ہے اسی لئے انہوں نے یہ سوال کیا کہ حق پر ہم کو ثابت قدم رکھ کہ آخرت میں ثواب سے بہرہ یاب ہوں (بخاری و مسلم نے حضرت

toobaa-elibrary.blogspot.com

سَأَلُوا الثَّبَاتَ عَلَى الْهِدَايَةِ
لِيَنَالُوا ثَوَابَهَا. رَوَى الشَّيْخَانِ عَنْ
عَائِشَةَ رض قَالَتْ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ
الْاٰيَةَ " هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ " اِلٰى اٰخِرِهَا وَقَالَ
فَاِذَا رَأَيْتَ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ
مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ سَمَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
فَاحْذَرُوْهُمْ وَرَوَى الطَّبَرَانِيُّ
فِي الْكَبِيْرِ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ
الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ
اِلَّا ثَلَاثَ خِلَالٍ وَذَكَرَ مِنْهَا
اَنْ يُّفْتَحَ لَهُمُ الْكِتٰبُ فَيَاْخُذُهُ
الْمُؤْمِنُ يَبْتَغِيْ تَاْوِيْلَهُ
وَلَيْسَ يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهُ اِلَّا اللّٰهُ
وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ
اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ
رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا
الْاَلْبَابِ. الحديث.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی " هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ " تک ۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ جب دیکھو تم ان لوگوں کو کہ متشابہات کی تاویل کے پیچھے پڑتے ہیں اور گمراہ ہوتے ہیں ۔ سو جان لینا کہ یہ وہی لوگ ہیں جنکے دلوں میں حق تعالے نے زیغ اور کجی ہونا فرمایا ہے ۔ پس ایسے لوگوں سے بچتے رہو ۔
اور طبرانی نے اپنی کتاب کبیر میں ابو مالک اشعری سے روایت کیا کہ ابو مالک اشعری نے سنا ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مجھے اپنی امت پر تین باتوں کا بہت خوف ہے کہ اتنا کسی اور بات کا نہیں ۔ ان تین باتوں میں سے آپ نے ایک یہ بات بیان فرمائی کہ مجھے ڈر ہے کہ میری امت کے لوگ اہل ایمان قرآن شریف کو یاد کرنے اور مطالب سمجھنے کے بعد متشابہات کی تاویل کے پیچھے نہ پڑ جائیں ۔ حالانکہ تاویل متشابہ کی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو علم میں گہرے اور پختہ ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم سب آیتوں پر ایمان لائے تمام آیات محکم ہوں یا متشابہ اللہ کی بھیجی ہوئی ہیں اور نصیحت عقل والوں کو ہی ہوتی ہے ۔

تشریح

(۸) ہدایت اللہ کے قبضہ میں ہے | جنکو اللہ نے صحیح فکر و نظر عطا کیا ہے وہ تو ہمیشہ اللہ سے یہی دعا کرتے ہیں کہ ہمارے پروردگار حصول ہدایت کے بعد اب ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ کیجیو، وہ ہمیشہ استقامت اور اللہ کے فضل کے طلب گار رہتے ہیں کہ کہیں ساری کمائی ہوئی پونجی ضائع نہ ہو جائے ____ حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی جامع دعا منقول ہے:۔ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ (اے دلوں کے مالک میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھیو۔)

(۹) ایک دن سب کو اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے | وہ جانتے ہیں کہ ایک دن سب کو پروردگار کے حضور میں حاضر ہونا ہے ۔ پیشی کا وہ دن، فیصلے کا وہ دن بلا شبہ آ کر رہے گا ____ اللہ کا پکا وعدہ ہے جس کے خلاف وہ نہیں کرتا ____ اس دن سارے اختلافات کا فیصلہ ہو جائیگا ہر کج رو کو اپنی کج روی کی، ہر ہٹ دھرم کو اپنی ہٹ دھرمی کی سزا مل کر رہے گی ____ ہمارا حق کے اس راستہ پر چلنا آخرت کی فلاح کے لئے ہے ۔ بدنیتی اور نفسانیت کا اس میں دخل نہیں ہے ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ

إِنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	لَنْ	تُغْنِيَ	عَنْهُمْ	أَمْوَالُهُمْ	وَلَا	أَوْلَادُهُمْ	مِنَ
بیشک	وہ لوگ جو	انہوں نے کفر کیا	ہرگز نہ	کام آئینگے	ان کے	ان کے مال	اور نہ	ان کی اولاد	سے

بیشک جن لوگوں نے کفر کیا، ہرگز نہ انکے مال ان کے کام آئیں گے، اور نہ ان کی اولاد،

اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ ⑩ كَدَأْبِ آلِ

اللَّهِ	شَيْئًا	وَأُولَٰئِكَ	هُمْ	وَقُودُ	النَّارِ	كَدَأْبِ	آلِ
اللہ	کچھ	اور وہی	وہ	ایندھن	آگ (دوزخ)	جیسے ـ معاملہ	والے

اللہ کے سامنے کچھ بھی، اور وہی وہ دوزخ کا ایندھن ہیں جیسے فرعون والوں کا معاملہ

فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ج فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ

فِرْعَوْنَ	وَالَّذِينَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	كَذَّبُوا	بِآيَاتِنَا	فَأَخَذَهُمُ	اللَّهُ
فرعون	اور وہ جو کہ	سے ـ ان سے پہلے	انہوں نے جھٹلایا	ہماری آیتیں	سو انہیں پکڑا	اللہ

ہُوا، اور وہ جو اُن سے پہلے تھے ـ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو اللہ نے انہیں ان کے

بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ⑪ قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا

بِذُنُوبِهِمْ	وَاللَّهُ	شَدِيدُ	الْعِقَابِ	قُلْ	لِلَّذِينَ	كَفَرُوا
ان کے گناہوں پر	اور اللہ	سخت	عذاب	کہدیں	وہ جو کہ	انہوں نے کفر کیا

گناہوں پر پکڑا، اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ـ جن لوگوں نے کفر کیا انہیں کہہ دیں

سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ⑫

سَتُغْلَبُونَ	وَتُحْشَرُونَ	إِلَىٰ	جَهَنَّمَ	وَ	بِئْسَ	الْمِهَادُ
عنقریب تم مغلوب ہوگے	اور تم ہانکے جاؤ گے	طرف	جہنم	اور	برا	ٹھکانہ

تم عنقریب مغلوب ہوگے اور جہنم کی طرف ہانکے جاؤ گے ـ اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے ـ

(۱۰) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ
تَدْفَعَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا
أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ أَيْ عَذَابِهِ
شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ
بِفَتْحِ الْوَاوِ مَا يُوقَدُ بِهِ دَأْبُهُمْ
(۱۱) كَدَأْبِ كَعَادَةِ آلِ فِرْعَوْنَ وَ

(۱۰) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا الخ البتہ جو لوگ کافر ہوئے ان کی اولاد اور مال ان سے عذابِ الٰہی کو نہیں دفع کر سکتے اور وہی ہیں دوزخ کا ایندھن.

(۱۱) ان لوگوں کی عادت آیات کے جھٹلانے میں ایسی ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ط مِنَ الْاُمَمِ كَعَادٍ وَثَمُوْدَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ اَهْلَكَهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَالْجُمْلَةُ مُفَسِّرَةٌ بِمَا قَبْلَهَا وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○

جیسی فرعون اور اس کے اتباع اور ان جماعتوں کی جو اُن سے پہلے گذریں جیسے قوم عاد قوم ثمود کہ ان سب نے ہماری آیتوں اور حکموں کو جھٹلایا سو ان کو اللہ نے ہلاک کیا ان کے گناہوں کی شامت سے اور اللہ کا عذاب نہایت سخت ہے۔

(۱۲) وَنَزَلَ لَمَّا اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُوْدَ بِالْاِسْلَامِ فِيْ مَرْجِعِهِ مِنْ بَدْرٍ فَقَالُوْا لَهُ لَا يَغُرَّنَّكَ اَنْ قَتَلْتَ نَفَرًا مِنْ قُرَيْشٍ اِغْمَارًا لَا يَعْرِفُوْنَ الْقِتَالَ قُلْ يَا مُحَمَّدُ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ الْيَهُوْدِ سَتُغْلَبُوْنَ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ فِي الدُّنْيَا بِالْقَتْلِ وَالْاِسْرِ وَضَرْبِ الْجِزْيَةِ وَقَدْ وَقَعَ ذٰلِكَ وَتُحْشَرُوْنَ بِالْوَجْهَيْنِ فِي الْاٰخِرَةِ اِلٰى جَهَنَّمَ فَتَدْخُلُوْنَهَا وَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ الْفِرَاشُ هِيَ

(۱۲) حضرت ﷺ نے جبکہ بدر سے لوٹ کر یہودیوں سے فرمایا کہ مسلمان ہو جاؤ۔ انھوں نے کہا آپ یہ نہ سمجھیں کہ جیسے قریشیوں کو جو لڑائی میں بالکل ناتجربہ کار اور ناواقف تھے تم نے مغلوب کر لیا ہمیں بھی کر لو گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ الخ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہدو ان لوگوں سے جو کافر ہوئے یعنی یہود سے کہ عنقریب تم دنیا میں بھی مغلوب ہوگے کہ مارے جاؤ گے اور قید کئے جاؤ گے اور تم پر جزیہ مقرر کیا جائیگا (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اور آخرت میں جہنم میں داخل کئے جاؤ گے اور دوزخ برا بچھاؤنا ہے۔

تشریح

(۱۰) دل سے اللہ کی اطاعت کرو | صحیح رویہ یہ ہے کہ جس نے ہمیں پیدا کیا ہے، ہمیں وجود بخشا ہے، وہ ہمارا خالق بھی ہے اور ہمارا مالک و آقا بھی اس کی اطاعت کے لئے سر تسلیم خم کر دیا جائے۔ دل اس کی محبت، اس کی اطاعت اس کی احسان شناسی کے جذبے سے لبریز ہو ـــــ اس کے مقابلے میں کفر کا رویہ ایسا ہی ہے جیسے روشنی کے مقابلے میں اندھیرا ـــــ اگر دنیا کی چند روزہ زندگی میں عیش و آرام کے سامان، مال و دولت مل بھی جائیں اور یہ چیزیں ایمان کا رویہ اپنانے میں آڑے آئیں تو یہ وہ چیزیں ہیں جو فائدے کے بجائے نقصان کا باعث بنیں گی اور اللہ کے عذاب سے یہ چیزیں بچا نہ سکیں گی۔ نہ وہاں مال کام آئے گا نہ اولاد کام آئے گی۔

(۱۱) نافرمانوں کے انجام سے عبرت حاصل کرو | جو لوگ ایمان کی روش چھوڑ کر کفر کا رویہ اپناتے ہیں ـــــ آخرت کے مقابلے میں دنیا کو ترجیح دیتے ہیں۔ اسی دنیا کو سب کچھ سمجھتے ہیں، عبرت کے لئے ان کو فرعون اور اس کے ساتھیوں کا اور ان سے پہلے لوگوں کا انجام سامنے رکھنا چاہیے انھوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا، اللہ کے رسول کی تکذیب کی، حکومت و اقتدار کے نشے میں اپنی حیثیت کو بھول گئے ـــــ خدا کے بندے بننے کے بجائے بندوں کے خدا بن بیٹھے ـــــ آخر اپنی نافرمانیوں کی سزا میں پکڑے گئے ـــــ اللہ کی سخت سزا سے کون بچ سکتا ہے۔

(۱۲) اللہ کے نافرمان ذلیل و خوار ہوں گے | اے محمد ﷺ! آپ اللہ کے ان نافرمانوں سے کہدیں کہ وہ دن دور نہیں جب تم مغلوب ہو گے، حق غالب آئیگا اور تم ایک برے ٹھکانے آتش جہنم کی طرف ہنکائے جاؤ گے ـــــ دنیا میں بھی ذلیل و خوار اور آخرت میں بھی رسوا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِىْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِىْ سَبِيْلِ

قَدْ	كَانَ	لَكُمْ	اٰيَةٌ	فِىْ	فِئَتَيْنِ	الْتَقَتَا	فِئَةٌ	تُقَاتِلُ	فِىْ	سَبِيْلِ
البتہ	ہے	تمہارے لئے	ایک نشانی	میں	دو گروہ	وہ باہم مقابل ہوئے	ایک گروہ	لڑتا تھا	میں	راہ

البتہ تمہارے لئے ان دو گروہوں میں نشانی ہے جو باہم مقابل ہوئے۔ ایک گروہ لڑتا تھا اللہ کی

اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْىَ الْعَيْنِ ؕ وَاللّٰهُ

اللّٰهِ	وَ	اُخْرٰى	كَافِرَةٌ	يَّرَوْنَهُمْ	مِّثْلَيْهِمْ	رَاْىَ الْعَيْنِ	وَ	اللّٰهُ
اللہ	اور	دوسرا	کافر	وہ انھیں دکھائی دیتے	ان کے دوچند	کھلی آنکھیں	اور	اللہ

راہ میں اور دوسرا کافر تھا، وہ انھیں کھلی آنکھوں سے اپنے سے دوچند دکھائی دیتے تھے اور اللہ

يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِى الْاَبْصَارِ ⑬

يُؤَيِّدُ	بِنَصْرِهٖ	مَنْ	يَّشَآءُ	اِنَّ	فِىْ	ذٰلِكَ	لَعِبْرَةً	لِّاُولِى الْاَبْصَارِ
زور دیتا ہے	اپنی مدد	جسے	وہ چاہتا ہے	بیشک	میں	اس	ایک عبرت	دیکھنے والوں کے لئے

اپنی مدد سے جسے چاہتا ہے زور دیتا ہے۔ بیشک اس میں دیکھنے والوں (عقلمندوں) کے لئے ایک عبرت ہے

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ

زُيِّنَ	لِلنَّاسِ	حُبُّ	الشَّهَوٰتِ	مِنَ	النِّسَآءِ	وَالْبَنِيْنَ	وَ	الْقَنَاطِيْرِ
خوشنما کردی گئی	لوگوں کے لئے	محبت	مرغوب چیزیں	سے (مثلاً)	عورتیں	اور بیٹے	اور	ڈھیر

اور لوگوں کے لئے مرغوب چیزوں کی محبت خوشنما کردی گئی مثلاً عورتیں اور بیٹے اور ڈھیر جمع کئے

الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ

الْمُقَنْطَرَةِ	مِنَ	الذَّهَبِ	وَالْفِضَّةِ	وَالْخَيْلِ	الْمُسَوَّمَةِ	وَالْاَنْعَامِ
جمع کئے ہوئے	سے	سونا	اور چاندی	اور گھوڑے	نشان زدہ	اور مویشی

ہوئے سونے اور چاندی کے، اور نشان زدہ گھوڑے، اور مویشی اور

وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ⑭

وَالْحَرْثِ	ذٰلِكَ	مَتَاعُ	الْحَيٰوةِ	الدُّنْيَا	وَاللّٰهُ	عِنْدَهٗ	حُسْنُ	الْمَاٰبِ
اور کھیتی	یہ	سازوسامان	زندگی	دنیا	اور اللہ	اسکے پاس	اچھا	ٹھکانہ۔

کھیتی، یہ دنیا کی زندگی کا سازوسامان ہے، اور اللہ کے پاس اچھا ٹھکانہ ہے

⑬ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ عِبْرَةٌ وَّذِكْرٌ الْفِعْلُ لِلْفَصْلِ فِىْ فِئَتَيْنِ فِرْقَتَيْنِ الْتَقَتَا يَوْمَ بَدْرٍ لِلْقِتَالِ فِئَةٌ تُقَاتِلُ

⑬ بیشک تم کو عبرت پکڑنی چاہیئے ان دو جماعتوں سے کہ جو بدر کے دن باہم لڑے۔ ان میں سے ایک جماعت راہِ خدا میں اور اس کی اطاعت میں لڑتی تھی یعنی رسول اللہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

فِي سَبِيْلِ اللهِ اي طاعته وهم النبي
صلى الله عليه وسلم واصحابه و
كانوا ثلاثمائة وثلاثة عشر رجلا
معهم فرسان وست ادرع وثمانية سيوف
واكثرهم رجالة وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ
بالياء والتاء اي الكفار مِثْلَيْهِمْ اي المسلمين
اي اكثر منهم كانوا نحو الف رَاْيَ الْعَيْنِ
اي رؤية ظاهرة معاينة وقد نصرهم
الله تعالى مع قلتهم وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ
يقوي بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ نصره اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ المذكور لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ○
لذوي البصائر افلا تعتبرون بذلك
فتؤمنون۔

(۱۴) زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ ما تشتهيه
النفس وتدعو اليه زينها الله تعالى
ابتلاء او الشيطان مِنَ النِّسَاۗءِ وَ
الْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الاموال الكثيرة
الْمُقَنْطَرَةِ المجمعة مِنَ الذَّهَبِ وَ
الْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ الحسان
وَالْاَنْعَامِ اي الابل والبقر والغنم
وَالْحَرْثِ الزرع ذٰلِكَ المذكور
مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا يتمتع به فيها ثم يفنى
وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ○ المرجع وهو
الجنة فينبغي الرغبة فيه دون غيره۔

صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کہ یہ سب تین سو
تیرہ مرد تھے ان کے ساتھ کل دو گھوڑے اور چھ زرہ
اور آٹھ تلواریں تھیں اور اکثر پیادہ ہی تھے۔ اور
دوسری جماعت کفار کی تھی کہ وہ بقدر دو حصہ کے
مسلمانوں سے معلوم ہوتی تھی ظاہر نظر میں کہ مقدار
ان کی قریب ایک ہزار کے تھی اور باوجود اس کے
حق تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی کافروں پر تو یہ
عبرت کی جگہ ہے۔ اور اللہ جس کو چاہے اپنی مدد سے
قوت عطا فرماتا ہے بیشک اس میں سمجھ بوجھ والوں
کو نصیحت و عبرت ہے۔ سو کیا تم کو عبرت نہیں
ہوتی کہ تم ایمان کی رغبت کرو۔

(۱۴) آدمی کو وہ چیز بھلی لگتی ہے جس کو جی چاہے اور
نفس کی خواہش ہو یعنی یہ کہ بیویاں اور بیٹے
اور بہت سے مال ہوں جمع کئے گئے سونے اور
چاندی سے اور عمدہ گھوڑے اور اونٹ
اور گائے اور بیل اور بکری اور کھیتی۔
یہ سب دنیا کی زندگی کا سامان اور
نفع اٹھانے کی چیزیں ہیں ان کو بقا
نہیں سب فنا ہو جائیں گے اور جنت اللہ
ہی کے پاس ہے جو عمدہ ٹھکانا ہے
سو اس کی طرف توجہ چاہئے نہ کہ اسباب
دنیا کی طرف۔

تشریح

(۱۳) غلبے کیلئے تعداد کی کمی بیشی کوئی معنی نہیں رکھتی | حق کے غلبے کیلئے تعداد کی کمی بیشی کوئی معنی نہیں رکھتی ـــ بدر کی جنگ ایک نشانِ عبرت تھی۔ ایک
طرف وہ گروہ تھا جو اپنی ظاہری قوت پر نازاں تھا، دیکھنے والوں کو صاف نظر آرہا تھا کہ کثرت اور قوت کے اعتبار
سے ان دونوں اہلِ ایمان اور اہلِ کفر کے گروہوں کا کوئی مقابلہ ہی نہیں ہے مگر نتیجہ سامنے آیا تو یہ کہ ایک کم تعداد
اور کمزور گروہ اللہ کی مدد سے بڑی تعداد والے گروہ پر غالب آچکا تھا۔

(۱۴) دنیا چند روزہ ہے | کامیاب مستقبل اور ابدی فلاح: اس میں ہے کہ انسان اپنے رب کے بتائے ہوئے راستے پر قدم بڑھائے ـــ
متاعِ دنیا بظاہر خوش آیند ضرور ہے مگر یہ چند روزہ دنیا کے فائدے کے لئے ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ

قُلْ	اَؤُنَبِّئُكُمْ	بِخَيْرٍ	مِّنْ	ذٰلِكُمْ	لِلَّذِيْنَ	اتَّقَوْا	عِنْدَ	رَبِّهِمْ	جَنّٰتٌ
کہدیں	کیا میں تمہیں بتاؤں	بہتر	سے	اس	ان لوگوں کے لئے جو	پرہیزگار ہیں	پاس	ان کا رب	باغات

کہدیں کیا میں تمہیں اس سے بہتر بتاؤں ؟ ان لوگوں کے لئے جو پرہیزگار ہیں، ان کے رب کے پاس

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ

تَجْرِيْ	مِنْ	تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	وَاَزْوَاجٌ	مُّطَهَّرَةٌ
جاری ہیں	سے	انکے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہیں گے	اس میں	اور بیبیاں	پاک

باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری (رواں) ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور پاک بیبیاں اور

وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝۱۵

وَّرِضْوَانٌ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَاللّٰهُ	بَصِيْرٌ	بِالْعِبَادِ
اور خوشنودی	سے	اللہ	اور اللہ	دیکھنے والا	بندوں کو

اللہ کی خوشنودی ، اور اللہ بندوں کو دیکھنے والا ہے۔

(۱۵) قُلْ يَا مُحَمَّدُ لِقَوْمِكَ اَؤُنَبِّئُكُمْ اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ الْمَذْكُوْرِ مِنَ الشَّهَوَاتِ اِسْتِفْهَامُ تَقْرِيْرٍ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا الشِّرْكَ عِنْدَ رَبِّهِمْ خَبَرٌ مُبْتَدَؤُهُ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ اَيْ مُقَدِّرِيْنَ الْخُلُوْدَ فِيْهَا اِذَا دَخَلُوْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ مِنَ الْحَيْضِ وَغَيْرِهٖ مِمَّا يُسْتَقْذَرُ وَّرِضْوَانٌ بِكَسْرِ اَوَّلِهٖ وَضَمِّهٖ لُغَتَانِ اَيْ رِضًى كَثِيْرٌ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ عَالِمٌ بِالْعِبَادِ ۝ فَيُجَازِيْ كُلًّا مِّنْهُمْ بِعَمَلِهٖ

(۱۵) قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ الخ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی قوم سے کہدو میں تمہیں ایسی بات بتلادوں جو اس خواہشِ نفس اور رغبتِ مال و اولاد وغیرہ سے بہتر ہے۔ جو لوگ شرک سے بچتے ہیں اللہ سے ڈرتے ہیں ان کے لئے اُنکے رب نے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہروں میں پانی بہتا ہے وہ انمیں داخل ہونگے اور کبھی نہ نکلیں گے۔ اور ان کے واسطے وہ بیویاں ہیں جو حیض اور تمام پلیدیوں سے پاک وصاف ہیں اور اللہ کی خوشنودی ان پر ہوگی حق تعالیٰ ان سے راضی ہوگا اور اللہ اپنے بندوں کا حال دیکھتا جانتا ہے ہر ایک کو اس کے عملوں کے موافق جزا و سزا دیوے گا۔

تشریح

(۱۵) اللہ کی جنت اللہ کے فرمانبرداروں کے لئے ہے | آؤ ہم تمہیں بتائیں کہ دنیا کے دل فریب سامان سے بڑھ کر ابدی فلاح کی ضامن کیا چیز ہے ـــــ وہ ہے اہل تقویٰ کے لئے اللہ کی جنت، جنت کے وہ باغ جن میں رواں دواں نہریں ہیں، پاکیزہ بیویوں کی رفاقت رضائے الٰہی کی سرفرازی ـــــ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں کے اعمال پر گہری نظر رکھتا ہے جو بندے واقعتاً ان نعمتوں کے حقدار ہونگے ان ہی کو وہ یہ نعمتیں عطا فرمائے گا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا

اَلَّذِیْنَ	یَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَآ	اِنَّنَآ	اٰمَنَّا	فَاغْفِرْ	لَنَا	ذُنُوْبَنَا	وَقِنَا
جو لوگ	کہتے ہیں	اے ہمارے رب	بیشک ہم	ایمان لائے	سو بخشدے	ہمیں	ہمارے گناہ	اور ہمیں بچا

جو لوگ کہتے ہیں اے ہمارے رب! بیشک ہم ایمان لائے سو ہمیں ہمارے گناہ بخشدے اور ہمیں

عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ

عَذَابَ	النَّارِ	اَلصّٰبِرِیْنَ	وَ	الصّٰدِقِیْنَ	وَالْقٰنِتِیْنَ
عذاب	دوزخ	صبر کرنے والے	اور	سچے	اور حکم بجالانے والے

دوزخ کے عذاب سے بچا۔ صبر کرنے والے، سچے، حکم بجا لانے والے،

وَالْمُنْفِقِیْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾

وَ	الْمُنْفِقِیْنَ	وَ	الْمُسْتَغْفِرِیْنَ	بِالْاَسْحَارِ
اور	خرچ کرنیوالے	اور	بخشش مانگنے والے	پچھلی رات میں

خرچ کرنے والے اور بخشش مانگنے والے پچھلی رات میں۔

(۱۶) اَلَّذِیْنَ نَعْتٌ اَوْبَدْلٌ مِنَ الَّذِیْنَ قَبْلَهٗ یَقُوْلُوْنَ یَا رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا صَدَّقْنَا بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

(۱۷) اَلصّٰبِرِیْنَ عَلَى الطَّاعَةِ وَعَنِ الْمَعْصِیَةِ نَعْتٌ وَالصّٰدِقِیْنَ فِی الْاِیْمَانِ وَالْقٰنِتِیْنَ الْمُطِیْعِیْنَ لِلّٰهِ وَالْمُنْفِقِیْنَ اَلْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ اللّٰهَ بِاَنْ یَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا بِالْاَسْحَارِ ○ اَوَاخِرِ اللَّیْلِ خُصَّتْ بِالذِّكْرِ لِاَنَّهَا وَقْتُ الْغَفْلَةِ وَلَذَّةِ النَّوْمِ

(۱۶) یہ جنتی وہ لوگ ہیں جو یہ کہتے رہتے ہیں اے ہمارے رب ہم تجھ پر ایمان لائے، تو ایک تیرا پیغمبر برحق جو ہم سے قصور ہوئے معاف فرمانا اور عذاب دوزخ سے پناہ دے۔

(۱۷) یہ لوگ ایسے پختہ اور فرماں بردار ہیں کہ عبادت الٰہی پر برابر مستقیم ہیں۔ کبھی حکم الٰہی سے روگردانی نہیں کرتے اور گناہ کے پاس نہیں جاتے اور ایمان میں سچے اور اللہ کے مطیع اور صدقہ کرنے والے اور آخر شب میں جو غفلت کا وقت ہے اور نیند اچھی معلوم ہوتی ہے اللہ سے بخشش مانگنے والے کہ اے اللہ ہمارے گناہ معاف فرما۔

تشریح

(۱۶) اہل ایمان ثابت قدم رہتے ہیں | یہ اہلِ تقویٰ اللہ کی جنت کے مستحق کون لوگ ہیں؟ جو حق کی راہ میں ثابت قدم، کسی نقصان یا مصیبت سے ہمت نہیں ہارتے کسی ناکامی سے دل شکستہ ہو کر حق کا راستہ چھوڑ نہیں بیٹھتے، کسی بڑے سے بڑے لالچ کی پرواہ نہیں کرتے، مشکل سے مشکل حالات میں حق کا دامن تھامے رکھتے ہیں وہ اپنے پروردگار پر کامل یقین اور اس پر بھروسہ رکھتے ہیں، اپنی کوتاہیوں کیلئے مغفرتِ حق کے طلبگار رہتے ہیں، عذابِ حق سے ڈرتے رہتے ہیں۔

(۱۷) اہل ایمان صابر و شاکر ہوتے ہیں | ہر مشکل پر صابر و شاکر، راست باز، فرماں بردار، اللہ کی راہ میں خرچ کے لئے فیاض، شب کی آخری گھڑیوں میں جاگ کر مغفرت کی دعائیں مانگنے والے اہل ایمان و صاحبِ تقویٰ لوگوں کی یہ صفات ہیں۔ یہ اللہ کی جنت میں جگہ پانے والے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ

وَاُولُوا الْعِلْمِ	الْمَلٰٓئِكَةُ	وَ	اِلَّا هُوَ	لَآ اِلٰهَ	اَنَّهٗ	اللّٰهُ	شَهِدَ
اور علم والے	فرشتے	اور	سوائے اُس	نہیں معبود	کہ وہ	اللہ	گواہی دی

اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور فرشتوں اور علم والوں نے (بھی)

قَآئِمًاۢ بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾

الْحَكِيْمُ	الْعَزِيْزُ	اِلَّا هُوَ	لَآ اِلٰهَ	بِالْقِسْطِ	قَآئِمًا
حکمت والا۔	زبردست	سوائے اُس	نہیں معبود	انصاف کے ساتھ	قائم (حاکم)

(وہی) حاکم ہے انصاف کے ساتھ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زبردست، حکمت والا ہے۔

(۱۸) شَهِدَ اللّٰهُ بَيَّنَ لِخَلْقِهٖ بِالدَّلَائِلِ وَالْاٰيَاتِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ لَا مَعْبُوْدَ بِحَقٍّ فِي الْوُجُوْدِ اِلَّا هُوَ ۙ وَشَهِدَ بِذٰلِكَ الْمَلٰٓئِكَةُ بِالْاِقْرَارِ وَاُولُوا الْعِلْمِ مِنَ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ بِالْاِعْتِقَادِ وَاللَّفْظِ قَآئِمًا بِتَدْبِيْرِ مَصْنُوْعَاتِهٖ وَنَصْبُهٗ عَلَى الْحَالِ وَالْعَامِلُ فِيْهَا مَعْنَى الْجُمْلَةِ اَيْ تَفَرَّدَ بِالْقِسْطِ بِالْعَدْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كَرَّرَهٗ تَاكِيْدًا الْعَزِيْزُ فِيْ مُلْكِهٖ الْحَكِيْمُ ۝ فِيْ صُنْعِهٖ۔

(۱۸) اللہ نے اپنی نشانیوں اور دلیلوں سے اپنی مخلوق کو بتا دیا اور ظاہر فرما دیا کہ اس کے سوا کوئی لائق پرستش کے نہیں اور تمام فرشتے اور پیغمبر اور تمام مسلمان اسی کا اقرار رکھتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں وہی اکیلا تمام مخلوقات کی تدبیر فرماتا رہتا ہے اور ہر چیز کا انصاف فرماتا ہے اس کے سوائے کوئی معبود برحق نہیں وہ اپنی بادشاہت میں غالب اور اس کے سب کام حکمت کے ہیں۔

تشریح

(۱۸) اللہ تعالیٰ بغیر واسطے کے ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ اللہ جو کائنات کی تمام حقیقتوں کا بغیر کسی واسطے کے براہِ راست علم رکھتا ہے ——— فرشتے جو شب و روز اسی کی تسبیح و تقدیس میں مشغول ہیں اور اس کے احکام کی بجا آوری کر رہے ہیں ——— مخلوقات میں سے اہلِ علم بھی راستی اور انصاف کے ساتھ اس کے گواہ ہیں کہ اس پوری کائنات میں اس زبردست حکیم کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ

إِنَّ	الدِّيْنَ	عِنْدَ اللّٰهِ	الْإِسْلَامُ	وَمَا	اخْتَلَفَ	الَّذِيْنَ
بیشک	دین	اللہ کے نزدیک	اسلام	اور نہیں	اختلاف کیا	وہ جنہیں

بیشک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے، اور جنھیں کتاب دی گئی (اہلِ کتاب) نے اختلاف

أُوْتُوا الْكِتٰبَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا

أُوْتُوا	الْكِتٰبَ	إِلَّا	مِنْ بَعْدِ	مَا جَآءَهُمُ	الْعِلْمُ	بَغْيًا
دی گئی	کتاب	مگر	بعد سے	جب آگیا ان کے پاس	علم	ضد

نہیں کیا، مگر اس کے بعد جبکہ ان کے پاس آگیا علم، آپس کی ضد سے

بَيْنَهُمْ ۗ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ⑲

بَيْنَهُمْ	وَمَنْ	يَّكْفُرْ	بِاٰيٰتِ	اللّٰهِ	فَإِنَّ	اللّٰهَ	سَرِيْعُ	الْحِسَابِ
آپس میں	اور جو	انکار کرے	حکم (جمع)	اللہ	تو بیشک	اللہ	جلد	حساب

اور جو اللہ کے حکموں کا انکار کرے تو بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

(۱۹) إِنَّ الدِّيْنَ الْمَرْضِيَّ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ الْإِسْلَامُ أَيِ الشَّرْعُ الْمَبْعُوْثُ بِهِ الرُّسُلُ الْمَبْنِيُّ عَلَى التَّوْحِيْدِ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِفَتْحِ أَنَّ بَدَلٌ مِنْ أَنَّهُ إلخ بَدَلُ اشْتِمَالٍ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فِي الدِّيْنِ بِأَنْ وَحَّدَ بَعْضٌ وَكَفَرَ بَعْضٌ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بِالتَّوْحِيْدِ بَغْيًا مِنَ الْكٰفِرِيْنَ بَيْنَهُمْ ۗ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ أَيِ الْمُجَازَاةِ لَهُ۔

(۱۹) بیشک اللہ کے نزدیک پسندیدہ مذہب اور شریعت مشتمل بر توحیدِ خدا تعالیٰ کہ پیغمبر جس کی تعلیم کے لئے بھیجے گئے یہی مذہب اسلام ہے۔ اس مذہب کے سوا اللہ کے نزدیک کوئی دین مقبول نہیں اور یہود و نصاریٰ نے باوجود علمِ توحیدِ حق اس میں ازراہِ سرکشی و تکبر اختلاف کیا۔ بعض مردود ہوئے توحید کے انکار سے اور بعض مومن موحد رہے۔ اور جو کوئی اللہ کی آیتوں کا انکار کرے بیشک اللہ اس سے بہت جلد بدلہ لے سکتا ہے۔

تشریح

(۱۹) انسان کے لئے صحیح راہِ عمل اللہ کی اطاعت ہے | جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ توحید اس کائنات کی سب سے بڑی حقیقت ہے تو اللہ کے نزدیک صرف ایک ہی نظامِ زندگی صحیح و درست ہے کہ انسان اللہ کو اپنا مالک و معبود تسلیم کرے اور اپنے آپ کو اسکی بندگی اور غلامی میں پوری طرح سپرد کردے۔ یہی اختلافِ مذاہب کی وجہ لوگوں کی اپنی خواہشِ نفس ہے۔ ایک دوسرے پر زیادتی کرنے کے لئے مختلف طریقوں سے لوگوں کو اپنا مذاہب کی وجہ لوگوں کی اپنی خواہشِ نفس ہے۔ ایک دوسرے پر زیادتی کرنے کے لئے، مختلف طریقوں سے لوگوں کو اپنا تابع بنانے کے لئے انھوں نے مذہب کے نام پر کچھ باتیں گھڑ لیں —— اس علمِ صحیح کے باوجود جو کوئی اللہ کے احکام و ہدایات سے انکار کرے گا تو سمجھ لے کہ اللہ کو حساب چکاتے دیر نہیں لگتی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَاِنْ حَاجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ

فَاِنْ	حَاجُّوْكَ	فَقُلْ	اَسْلَمْتُ	وَجْهِيَ	لِلّٰهِ	وَمَنِ	اتَّبَعَنِ	وَقُلْ
پھر اگر	وہ آپ سے جھگڑیں	تو کہدیں	میں نے جھکا دیا	اپنا منہ	اللہ کیلئے	اور جو جس	میری پیروی کی	اور کہدیں

پھر اگر وہ آپ سے جھگڑیں تو کہدیں میں نے اپنا منہ اللہ کے لئے جھکا دیا اور جس نے میری پیروی کی اور آپ

لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ

لِّلَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	وَالْاُمِّيّٖنَ	ءَاَسْلَمْتُمْ	فَاِنْ	اَسْلَمُوْا	فَقَدِ اهْتَدَوْا
وہ جو کہ	کتاب دیئے گئے (اہل کتاب)		اور ان پڑھ	کیا تم اسلام لائے	پس اگر	وہ اسلام لائے	تو انہوں نے راہ پالی

اہل کتاب اور ان پڑھوں سے کہدیں کیا تم اسلام لائے؟ پس اگر وہ اسلام لے آئے تو انہوں نے راہ پالی

ع ۲/۱۰ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰﴾

وَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَاِنَّمَا	عَلَيْكَ	الْبَلٰغُ	وَاللّٰهُ	بَصِيْرٌ	بِالْعِبَادِ
اور اگر	وہ منہ پھیریں	تو صرف	آپ پر	پہنچا دینا	اور اللہ	دیکھنے والا	بندوں کو

اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو آپ پر صرف پہنچا دینا ہے اور اللہ دیکھنے والا ہے اپنے بندوں کو۔

(۲۰) فَاِنْ حَاجُّوْكَ خاصمك الكفار يا محمد
فِي الدين فَقُلْ لهم اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ
لِلّٰهِ انقدت له انا وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ
وخص الوجه بالذكر لشرفه فغيره
أولى وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
اليهود والنصرى وَالْاُمِّيّٖنَ مشركي
العرب ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ اي اسلموا
فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ من
الضلال وَاِنْ تَوَلَّوْا عن الاسلام
فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ التبليغ للرسالة
وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ فيجازيهم
بأعمالهم وهذا قبل الأمر بالقتال

(۲۰) تم سے اے محمدؐ اگر کافر لوگ مذہب کے بارے میں کچھ جھگڑا کریں ان سے صاف کہدو کہ میں اور میرے پیرو تو اللہ کے فرماں بردار ہیں اسی کے سامنے ذلیل ہوتے ہیں پیشانی رگڑتے ہیں۔ اور یہود و نصاریٰ و مشرکین عرب سے کہدو کہ مسلمان ہو جاؤ، سو اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو گمراہی سے نکلے راہ پر آئے۔ اور جو اسلام سے منہ پھیریں تو تمہارا کام پیغام پہونچا دینا ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں کا حال دیکھتا ہے موافق عمل کے ہر ایک کو بدلہ دیویگا۔ یہ حکم امر جہاد سے پہلا ہے۔

تشریح

(۲۰) حق بالکل واضح ہے | حق کے پوری طرح واضح ہونے کے بعد بھی اگر یہ لوگ تم سے حجت بازی کریں تو اے محمدؐ ان سے کہدو کہ میں اور میری پیروی کرنے والے تو اس دین کے قائل ہو چکے ہیں جو اللہ کا حقیقی دین ہے۔ پھر اہل کتاب اور غیر اہل کتاب سے پوچھو کیا تم بھی اللہ کے حقیقی دین کے آگے سر جھکاتے ہو، اگر وہ مان جائیں تو سمجھو وہ راہِ راست پا گئے ——— اور اگر وہ روگردانی کرتے ہیں تو آپ پر اللہ کا پیغام پہنچانے کی ذمہ داری تھی وہ آپ نے پوری کردی، اب اللہ ان سے خود نمٹ لیگا۔ کیونکہ وہ اپنے بندوں کے معاملات کو خوب دیکھ رہا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ

النَّبِيِّينَ	وَيَقْتُلُونَ	اللَّهِ	بِآيَاتِ	يَكْفُرُونَ	الَّذِينَ	إِنَّ
نبیوں کو	اور قتل کرتے ہیں	اللہ	آیتوں کا	انکار کرتے ہیں	وہ جو	بیشک

بیشک جو لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔ اور نبیوں کو قتل کرتے ہیں

بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ

مِنَ النَّاسِ	بِالْقِسْطِ	يَأْمُرُونَ	الَّذِينَ	وَيَقْتُلُونَ	بِغَيْرِ حَقٍّ
لوگوں سے	انصاف کا	حکم کرتے ہیں	جو لوگ	اور قتل کرتے ہیں	ناحق

ناحق اور انہیں قتل کرتے ہیں جو لوگ انصاف کا حکم کرتے ہیں۔

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢١﴾

أَلِيمٍ	بِعَذَابٍ	فَبَشِّرْهُمْ
دردناک	عذاب	سو انھیں خوشخبری دیں

سو انھیں دردناک عذاب کی خوشخبری دیں

(۲۱) إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ وَفِي قِرَاءَةٍ يُقَاتِلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ بِالْعَدْلِ مِنَ النَّاسِ وَهُمُ الْيَهُودُ رُوِيَ أَنَّهُمْ قَتَلُوا ثَلَاثَةً وَأَرْبَعِينَ نَبِيًّا فَنَهَاهُمْ مِائَةٌ وَسَبْعُونَ مِنْ عُبَّادِهِمْ فَقَتَلُوهُمْ فِي يَوْمِهِمْ فَبَشِّرْهُمْ أَعْلِمْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ○ مُؤْلِمٍ وَذِكْرُ الْبِشَارَةِ تَهَكُّمٌ لَهُمْ وَدَخَلَتِ الْفَاءُ فِي خَبَرِ إِنَّ لِشِبْهِ اسْمِهَا الْمَوْصُولِ بِالشَّرْطِ

(۲۱) إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ الخ بیشک جو لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور پیغامبروں کو قتل کرتے ہیں اور جو لوگ انصاف کی بات کہیں ان کو بھی قتل کر ڈالتے ہیں۔ (یہ حال یہود کا ہے کہ انہوں نے تینتالیس پیغمبروں کو ایک دن میں شہید کیا۔ اچھے لوگوں میں سے ایک سو ستر لوگوں نے ان کو منع کیا، ان کو بھی اسی دن مار ڈالا) سو اُن کو خبر دو ایسے عذاب کی جو نہایت تکلیف پہنچا دے گا۔

تشریح

(۲۱) نافرمانوں کو دردناک سزا کی بشارت دے دو | جو لوگ اللہ کے احکام اور اس کی ہدایتوں کو ماننے سے انکار کرتے ہیں اور اللہ کے نبیوں کو ناحق قتل کرتے ہیں اور خلقِ خدا میں سے جو لوگ عدل و راستی کا حکم دینے کے لئے اٹھتے ہیں ان کی جان کے درپے ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ طنزیہ انداز میں فرماتے ہیں کہ ایسے نابکاروں کو دردناک سزا کی بشارت دو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ

أُولَٰئِكَ	الَّذِينَ	حَبِطَتْ	أَعْمَالُهُمْ	فِي الدُّنْيَا	وَالْآخِرَةِ	وَمَا	لَهُمْ
یہی	وہ جو کہ	ضائع ہوگئے	ان کے عمل	دنیا میں	اور آخرت	اور نہیں	انکا

یہی وہ لوگ ہیں جن کے عمل ضائع ہوگئے دنیا میں اور آخرت میں اور ان کا کوئی

مِنْ نَاصِرِينَ ﴿۲۲﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ

مِنْ	نَاصِرِينَ	أَلَمْ تَرَ	إِلَى	الَّذِينَ	أُوتُوا	نَصِيبًا	مِنَ	الْكِتَابِ
کوئی	مددگار	کیا نہیں دیکھا	طرف (کو)	وہ لوگ جو	دیا گیا	ایک حصہ	سے	کتاب

مددگار نہیں۔ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنھیں دیا گیا کتاب کا ایک حصہ۔ وہ

يُدْعَوْنَ إِلَىٰ كِتَابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِنْهُمْ

يُدْعَوْنَ	إِلَىٰ	كِتَابِ اللَّهِ	لِيَحْكُمَ	بَيْنَهُمْ	ثُمَّ	يَتَوَلَّىٰ	فَرِيقٌ	مِنْهُمْ
بلائے جاتے ہیں	طرف	اللہ کی کتاب	تاکہ وہ فیصلہ کرے	انکے درمیان	پھر	پھرجاتا ہے	ایک فریق	ان سے

اللہ کی کتاب کی طرف بلائے جاتے ہیں تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے۔ پھر ان کا ایک فریق پھر جاتا ہے

وَهُمْ مُعْرِضُونَ ﴿۲۳﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ

وَهُمْ	مُعْرِضُونَ	ذَٰلِكَ	بِأَنَّهُمْ	قَالُوا	لَنْ تَمَسَّنَا	النَّارُ
اور وہ	منھ پھیرنے والے	یہ	اسلئے کہ وہ	کہتے ہیں	ہمیں ہرگز نہ چھوئے گی	آگ

اور وہ منھ پھیرنے والے ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ وہ کہتے ہیں ہمیں (دوزخ کی) آگ ہرگز نہ چھوئے گی۔

إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ ۖ وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۲۴﴾

إِلَّا	أَيَّامًا	مَعْدُودَاتٍ	وَغَرَّهُمْ	فِي	دِينِهِمْ	مَا	كَانُوا يَفْتَرُونَ
مگر	چند دن	گنتی کے	اور انہیں دھوکہ میں ڈالدیا	میں	ان کا دین	جو	وہ گھڑتے تھے۔

مگر گنتی کے چند دن۔ اور انہیں انکے دین کے (بارہ میں) دھوکہ میں ڈالدیا اس نے جو وہ گھڑتے تھے۔

(۲۲) أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ بَطَلَتْ أَعْمَالُهُمْ مَا عَمِلُوهُ مِنْ خَيْرٍ كَصَدَقَةٍ وَصِلَةِ رَحِمٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ فَلَا اعْتِدَادَ بِهَا لِعَدَمِ شَرْطِهَا وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ○ مَانِعِينَ لَهُمْ مِنَ الْعَذَابِ

(۲۳) أَلَمْ تَرَ تَنْظُرْ إِلَى الَّذِينَ

(۲۲) وہی لوگ ہیں جن کے عمل خیر مثل صدقہ اور صلہ رحمی کرنے کے دین و دنیا میں باطل ہوئے۔ نہ دنیا میں ان کا اعتبار نہ آخرت میں ان پر ثواب کیونکہ جب ایمان ہی نہیں تو عمل خیر کیا پکار کر سکتے ہیں اور کیا کام آسکتے ہیں اور کوئی ان کو عذاب الٰہی سے بچا نہیں سکے گا۔

(۲۳) تم نے ان لوگوں کو دیکھا کہ جن کو

toobaa-elibrary.blogspot.com

اُوْتُوْا نَصِیْبًا حَظًّا مِّنَ الْکِتٰبِ التَّوْرٰىةِ یُدْعَوْنَ حَالٌ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ یَتَوَلّٰى فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ عَنْ قَبُوْلِ حُكْمِهٖ. نَزَلَ فِی الْیَهُوْدِ زَنٰى مِنْهُمُ اثْنَانِ فَتَحَاكَمُوْٓا اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَكَمَ عَلَیْهِمَا بِالرَّجْمِ فَاَبَوْا فَجِیْءَ بِالتَّوْرٰىةِ فَوُجِدَ فِیْهَا فَرُجِمَا فَغَضِبُوْا.

کچھ توراۃ یاد ہے۔ اور اس سے کچھ حصہ ان کو ملا ہے کہ وہ اس طرف بلائے جاتے ہیں کہ جو حکم تورات میں ہو اس کے موافق کرو، تو ان میں سے ایک جماعت توریت کے حکم سے منھ پھیر کر بھاگتی ہے (یہ حال یہود کا ہے۔ ان میں سے دو نے زنا کیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ اور حکم چاہا۔ آپ م نے سنگساری کا حکم فرمایا۔ انہوں نے نہ مانا۔ پھر توریت منگائی گئی۔ اس میں بھی وہی حکم نکلا۔ تب ان کو پتھروں سے مارا گیا۔ اس پر یہود غصہ ہو گئے۔)

۲۴ ذٰلِكَ التَّوَلِّیْ وَالْاِعْرَاضُ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا اَیْ بِسَبَبِ قَوْلِهِمْ لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ص اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا مُدَّةَ عِبَادَةِ اٰبَائِهِمُ الْعِجْلَ ثُمَّ تَزُوْلُ عَنْهُمْ وَغَرَّهُمْ فِیْ دِیْنِهِمْ مُتَعَلِّقٌ بِقَوْلِهٖ مَا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ○ مِنْ قَوْلِهِمْ ذٰلِكَ

۲۴ یہ روگردانی اور اعراض اس وجہ سے ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم کو چالیس دن سے زیادہ عذاب نہ ہوگا کہ اتنی مدت کا عذاب اس وجہ سے ہے کہ ہمارے باپ دادوں نے بچھڑے کو اسی قدر مدت پوجا تھا۔ اور اسی افترا پردازی اور جھوٹے دعوے نے ان کو دھوکہ میں ڈالا اور دین میں مغرور کیا۔

تشریح

(۲۲) وہ راہ جو بربادی کی طرف لیجاتی ہے | انہوں نے اپنی کوششیں ایسی راہ پر لگائیں جس کا نتیجہ دنیا میں بھی خراب ہے اور ان کی آخرت بھی برباد ہے۔ کوئی ایسی طاقت نہیں ہے جو انکو اس بدانجامی سے بچا سکے۔

(۲۳) یہ اپنی کتابوں کو نہیں مانتے تو اس کتاب کو کیا مانیں گے | یہود و نصاریٰ جنکو اللہ کی کتاب توراۃ و انجیل کا کچھ علم دیا گیا اور وہ ان کتابوں پر ایمان لائے انکی بدعملی بدکرداری اور حق سے اعراض و روگردانی کا عالم یہ ہے کہ وہ ان کتابوں کو بھی جن پر ایمان لانے کے دعوے دار ہیں آخری سند ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ان کتابوں سے جو حق ثابت ہوتا ہے اس کو حق — اور جو ناحق ثابت ہوتا ہے اس کو ناحق ماننے کے لئے آمادہ نہیں ہیں — پھر وہ قرآن کو کیا مانیں گے — جس پر ان کا ایمان بھی نہیں ہے — معلوم ہوا کہ ان کے یہاں معاملہ اتباع ہدیٰ کا نہیں ہے اتباع ہویٰ کا ہے۔

(۲۴) یہودی اپنے آپ کو جیتا سمجھتے ہیں | فکر و عمل کی اس کجی کی وجہ یہ خام خیالی ہے کہ ہم اللہ کے چہیتے ہیں ہمیں عذاب نہیں دیا جائیگا، ان کے خود ساختہ عقیدوں نے انکو اپنے دین کے معاملے میں بڑی غلط فہمیوں میں ڈال رکھا ہے۔ انہوں نے مذہب کو نسلی بنا کر رکھ دیا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ ۚ وَوُفِّيَتْ كُلُّ

فَكَيْفَ	إِذَا	جَمَعْنٰهُمْ	لِيَوْمٍ	لَّا رَيْبَ	فِيهِ	وَ	وُفِّيَتْ	كُلُّ
سو کیا	جب	انہیں ہم جمع کریں گے	اس دن	نہیں شک	اس میں	اور	پورا پایا جائے گا	ہر

سو کیا (حال ہوگا) جب ہم انھیں اس دن جمع کریں گے جس میں کوئی شک نہیں۔ اور ہر شخص پورا پورا

نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ

نَفْسٍ	مَّا	كَسَبَتْ	وَهُمْ	لَا يُظْلَمُونَ	قُلِ	اللّٰهُمَّ
شخص	جو	اس نے کمایا	اور وہ	حق تلفی نہ ہوگی	آپ کہیں	اے اللہ

پائے گا جو اس نے کمایا اور ان کی حق تلفی نہ ہوگی۔ آپ کہیں اے اللہ، تو

مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ

مٰلِكَ	الْمُلْكِ	تُؤْتِي	الْمُلْكَ	مَنْ	تَشَاءُ	وَتَنْزِعُ	الْمُلْكَ
مالک	مُلک	تو دے	مُلک	جسے	تو چاہے	اور چھین لے	ملک

مالک ہے ملک کا۔ جسے چاہے تو ملک دے، اور چھین لے جس سے تو

مِمَّنْ تَشَاءُ ۖ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ ۖ بِيَدِكَ

مِمَّنْ	تَشَاءُ	وَتُعِزُّ	مَنْ	تَشَاءُ	وَتُذِلُّ	مَنْ	تَشَاءُ	بِيَدِكَ
جس سے	تو چاہے	اور عزت دے	جسے	تو چاہے	اور ذلیل کر دے	جسے	تو چاہے	تیرے ہاتھ میں

چاہے، اور جسے چاہے تو عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کر دے۔ تیرے ہاتھ میں

الْخَيْرُ ۖ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٦﴾

الْخَيْرُ	إِنَّكَ	عَلٰى	كُلِّ	شَيْءٍ	قَدِيرٌ
تمام بھلائی	بیشک تو	پر	ہر	چیز	قادر۔

تمام بھلائی ہے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

﴿٢٥﴾ فَكَيْفَ حَالُهُمْ إِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ أَيْ فِي يَوْمٍ لَّا رَيْبَ شَكَّ فِيهِ هُوَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَغَيْرِهِمْ جَزَاءَ مَا كَسَبَتْ عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ وَشَرٍّ وَهُمْ أَيِ النَّاسُ لَا يُظْلَمُونَ ○ بِنَقْصِ حَسَنَةٍ

﴿٢٥﴾ سو کیا حال ہوگا ان کا جب ہم ان کو قیامت کے دن جس میں کچھ شک و شبہ نہیں اکٹھا کریں گے۔ اور ہر آدمی اہل کتاب میں سے ہو یا اور کوئی اپنے بھلے، برے کاموں کا بدلہ پورا پورا پاوے گا اور ان پر کچھ ظلم نہ ہوگا کہ نیکی کم کر دی جائے یا دوسرے کے گناہ اس کے ذمہ لگا دیے جائیں۔ اور جب کہ آنحضرت

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَوْ زِیَادَۃٍ سَیِّئَۃٍ وَنَزَلَ لَمَّا وَعَدَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمَّتَہٗ مُلْکَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ فَقَالَ الْمُنٰفِقُوْنَ ھَیْھَاتَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت سے فارس وروم کی بادشاہت وحکومت کا وعدہ فرمایا کہ یہ ملک تم کو ملیں گے تو منافقوں نے کہا یہ کہاں ہو سکتا ہے۔ سب جھوٹی باتیں ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۲۶) قُلِ اللّٰھُمَّ یَا اَللّٰہُ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی تُعْطِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ مِنْ خَلْقِکَ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ بِاِیْتَائِہٖ اِیَّاہُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِنَزْعِہٖ مِنْہُ بِیَدِکَ بِقُدْرَتِکَ الْخَیْرُ اَیْ وَالشَّرُّ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

(۲۶) قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ الخ
کہدو اے اللہ تمام جہاں کے مالک تو اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہے ملک عطا فرمادے اور جس سے چاہے چھین لیوے اور ملک دے کر جس کو چاہے عزت بخشے اور ملک چھین کر جس کو چاہے ذلیل کرے تیری قدرت میں خیر اور شر دونوں ہیں نفع پہنچانے اور نقصان ڈالنے کا تو مالک ہے بے شک تو ہر چیز پر قدرت والا ہے۔

تشریح

(۲۵) اللہ کے یہاں نسلی امتیاز کوئی چیز نہیں ہے | لیکن اللہ کے یہاں سب انسان برابر ہیں، خاص نسل میں پیدا ہونے کی وجہ سے کوئی رعایت نہیں رکھی گئی ـــــ ہر ایک کو اس کی کمائی کا بدلہ بنا کسی کمی بیشی کے ملے گا ـــــ فیصلے کے دن جب سب انسان جمع کیے جائینگے یہ سب کچھ سامنے آجائیگا۔

(۲۶) اللہ کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے | انسان کے سامنے کبھی جب یہ منظر آتا ہے کہ ایک رب کے ماننے والے اہل ایمان دنیاوی جاہ واقتدار سے محروم بے بسی کی زندگی گذار رہے ہیں ـــــ مال وزر سے محروم، فقر وفاقے اور آلام ومصائب کا شکار ہیں ـــــ دوسری طرف رب کے نافرمان اور اس کے باغی پھل پھول رہے ہیں اقتدار اور وسائل پر ان کا قبضہ ہے ـــــ تو بہت سے سوالات اس کے دماغ میں ابھرنے لگتے ہیں ـــــ لطیف پیرائے میں یہ ان سوالات کا جواب بھی ہے، پیشین گوئی بھی ہے جو پوری ہو کر رہی۔
ـــــ آپ یہ دعا کریں اور اس حقیقت کو سمجھائیں کہ:۔

○ اے اللہ اے اقتدار کے مالک ـــــ ہر قسم کے اقتدار اور اختیارات کا تنہا بلاشرکتِ غیرے مالک وحاکم صرف اللہ ہے۔ دنیا کا ظاہری اقتدار چاہے کسی صورت میں ہو یہ حقیقی ملکیت نہیں ہے اصل مالک کی امانت کی حیثیت رکھتا ہے۔

○ تو جسے چاہے حکومت دے اور جس سے چاہے چھین لے ـــــ جسکو بھی دنیا میں حکومت اور اقتدار ملتا ہے اللہ کے عطا کرنے سے ملتا ہے اور اس کے چھیننے سے چھنتا ہے ـــــ اشخاص ہوں یا گروہ وہ اپنی حکمت کے تحت اقتدار دیتا ہے اور لیتا ہے۔

○ تو جس کو چاہے عزت دے جس کو چاہے ذلیل کردے ـــــ عزت ہے تو اس کی بخشی ہوئی اور ذلت ورسوائی ہے تو اس کی طرف سے، لہٰذا ہر حال میں اس سے رجوع کرنا چاہیے۔

○ بھلائی تیرے اختیار میں ہے ـــــ سب خوبی تیرے قبضے میں ہے ـــــ ہر بھلائی تیرے در سے ملتی ہے ـــــ اور یہ کہ تیرے در سے بھلائی ہی بھلائی ملتی ہے اگر بظاہر کوئی صورت ناگواری کی بھی ہو اس میں کوئی نہ کوئی خیر چھپی ہوتی ہے ـــــ اللہ کی مقدس ذات بھلائیوں کا ہی سرچشمہ ہے۔

○ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے ـــــ تیری قدرت کامل ہے تو جو چاہے کر سکتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

تُولِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ ز وَتُخْرِجُ

تُولِجُ	الَّيْلَ	فِى النَّهَارِ	وَتُولِجُ	النَّهَارَ	فِى الَّيْلِ	وَ تُخْرِجُ
تو داخل کرتا ہے	رات	دن میں	اور داخل کرتا ہے	دن	رات میں	اور تو نکالتا ہے

تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے، اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں، اور تو بے جان سے

الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَىِّ ز

الْحَىَّ	مِنَ	الْمَيِّتِ	وَ	تُخْرِجُ	الْمَيِّتَ	مِنَ	الْحَىِّ
جاندار	سے	بے جان	اور	تو نکالتا ہے	بے جان	سے	جان دار

جاندار نکالتا ہے اور جاندار سے بے جان نکالتا ہے۔

وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾

وَ تَرْزُقُ	مَنْ	تَشَآءُ	بِغَيْرِ حِسَابٍ
اور تو رزق دیتا ہے	جسے	تو چاہے	بے شمار

اور جسے چاہے بے شمار رزق دیتا ہے۔

(۲۷) تُولِجُ تُدْخِلُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ تُدْخِلُهُ فِى الَّيْلِ ز فَيَزِيْدُ كُلٌّ مِنْهُمَا بِمَا نَقَصَ مِنَ الْاٰخَرِ وَتُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ كَالْاِنْسَانِ وَالطَّائِرِ مِنَ النُّطْفَةِ وَالْبَيْضَةِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ كَالنُّطْفَةِ وَالْبَيْضَةِ مِنَ الْحَىِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ اَىْ رِزْقًا وَاسِعًا۔

(۲۷) تو ایسی قدرت والا ہے کہ رات کا حصہ دن میں داخل کر کے دن کو بڑھاتا ہے۔ اور دن کا کچھ حصہ رات میں ڈال کر رات کو زیادہ فرماتا ہے، اور زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے چنانچہ آدمی کو نطفہ سے اور پرند جانور کو بیضہ سے بناتا ہے۔ اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے جیسے نطفہ آدمی سے اور بیضہ جانور سے نکلتا ہے اور جس کو چاہے بے حساب فراغت کا رزق دیتا ہے۔

تشریح

(۲۷) رات اور دن کیطرح پریشانیاں بھی آتی جاتی رہتی ہیں ○ تو، رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں ـــــ یہ شب و روز کا آنا، یہ رات دن کا گھٹنا بڑھنا یہ الٹ پھیر سب تیرے اختیار میں ہے کیونکہ چاند سورج بغیر تیرے حکم کے حرکت نہیں کر سکتے وہ تیرے فرمان کے پابند ہیں ـــــ رات دن کے آنے کی طرح پریشانیوں کا آنا جانا بھی ہے۔ آج حالات کی تنگی ہے تو کل آسانی ہے۔

○ جاندار میں سے بے جان کو نکالتا ہے اور بے جان میں سے جاندار کو ـــــ مرغی سے انڈے کو جو بے جان ہے ـــ اور انڈے سے مرغی کو، آدمی کو نطفہ سے جو بے جان ہے اور جاندار آدمی سے بے جان نطفہ کو پیدا کرنا تیری ہی قدرت کا کام ہے۔

○ اور جس کو چاہے حسی اور معنوی ہر طرح کا بے حساب رزق عطا فرمائے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكَافِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ

لَا يَتَّخِذِ	الْمُؤْمِنُوْنَ	الْكَافِرِيْنَ	اَوْلِيَآءَ	مِنْ دُوْنِ
نہ بنائیں	مومن (جمع)	کافر (جمع)	دوست (جمع)	علاوہ (چھوڑکر)

مومن نہ بنائیں، مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست

الْمُؤْمِنِيْنَ ج وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ

الْمُؤْمِنِيْنَ	وَمَنْ	يَّفْعَلْ	ذٰلِكَ	فَلَيْسَ	مِنَ	اللّٰهِ	فِيْ شَيْءٍ
مومن (جمع)	اور جو	کرے	ایسا	تو نہیں	سے	اللہ	کوئی تعلق

اور جو ایسا کرے تو اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں،

اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ط وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ط وَاِلَى

اِلَّآ	اَنْ	تَتَّقُوْا	مِنْهُمْ	تُقٰىةً	وَ	يُحَذِّرُكُمُ	اللّٰهُ	نَفْسَهٗ	وَاِلَى
سوائے	کہ	بہانہ کرو	ان سے	بچاؤ	اور	ڈراتا ہے تمہیں	اللہ	اپنی ذات	اور طرف

سوائے اس کے کہ تم ان سے بچاؤ کرو اور اللہ تمہیں ڈراتا ہے اپنی ذات سے، اور

اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸﴾ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ط وَ

اللّٰهِ	الْمَصِيْرُ	قُلْ	اِنْ	تُخْفُوْا	مَا	فِيْ	صُدُوْرِكُمْ	اَوْ	تُبْدُوْهُ	يَعْلَمْهُ	اللّٰهُ	وَ
اللہ	لوٹ جانا	کہدیں	اگر	تم چھپاؤ	جو	میں	تمہارے سینے (دل)	یا	تم ظاہر کرو	اسے جانتا ہے	اللہ	اور

اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ کہدیں جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اگر تم چھپاؤ یا ظاہر کرو، اللہ اسے جانتا ہے۔ اور

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾

يَعْلَمُ	مَا	فِي	السَّمٰوٰتِ	وَمَا	فِي الْاَرْضِ	وَاللّٰهُ	عَلٰى	كُلِّ	شَيْءٍ	قَدِيْرٌ
وہ جانتا ہے	جو	میں	آسمانوں	اور جو	زمین میں	اور اللہ	پر	ہر	چیز	قادر

وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے

﴿۲۸﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكَافِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ يُوَالُوْنَهُمْ مِنْ دُوْنِ اَيْ غَيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ اَيْ يُوَالِيْهِمْ فَلَيْسَ مِنْ دِيْنِ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً مَصْدَرٌ

﴿۲۸﴾ مسلمانوں کو چاہیئے کہ مسلمانوں کے سوا کسی کافر سے دوستی نہ کریں اور جو ایسا کرے اور دل سے ان کا دوست ہو جائے تو وہ اللہ کے دین میں نہ رہا لیکن اگر بوجہ کسی خوف کے از راہِ تقیہ زبان سے اقرار دوستی کا کر لیا جاوے اور دل

toobaa-elibrary.blogspot.com

تَقِيَّةً اَیْ تَخَافُوْا مَخَافَةً
فَلَكُمْ مُوَالَاتُهُمْ بِاللِّسَانِ دُوْنَ
الْقَلْبِ وَهٰذَا قَبْلَ عِزَّةِ الْاِسْلَامِ
وَيَجْرِیْ فِیْ مَنْ فِیْ بَلَدٍ
لَيْسَ قَوِيًّا فِيْهَا وَيُحَذِّرُكُمُ
يُخَوِّفُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ اَیْ
اَنْ يَّغْضَبَ عَلَيْكُمْ اِنْ وَالَيْتُمُوْهُمْ
وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ○ الْمَرْجِعُ
فَيُجَازِيْكُمْ۔
۲۹ قُلْ لَّهُمْ اِنْ تُخْفُوْا مَا
فِیْ صُدُوْرِكُمْ قُلُوْبِكُمْ
مِنْ مُوَالَاتِهِمْ اَوْ تُبْدُوْهُ
تُظْهِرُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ط
وَهُوَ يَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِی الْاَرْضِ ط وَاللّٰهُ عَلٰى
كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ○ وَمِنْهُ
تَعْذِيْبُ مَنْ وَالَاهُمْ

میں اس کا بغض اور دشمنی رہے تو اس کا کچھ حرج نہیں۔ (یہ حکم غلبۂ اسلام سے پہلا ہے اور جس جگہ اسلام نے پوری قوت نہیں پکڑی وہاں اب بھی یہ حکم باقی ہے کہ کافروں سے دوستی دلی نہ چاہیئے اور اللہ تم کو اپنے غصہ اور قہر سے ڈراتا ہے کہ کافر کی دوستی موجب قہر اور غضب الٰہی ہے اور اللہ ہی کی طرف جانا ہے وہ تم کو عوض دیویگا۔

۲۹ ان سے کہدو کہ اگر تم ظاہر نہ کرو ان کی دوستی کو جو تمہارے دلوں میں ہے بلکہ پوشیدہ رکھو یا ظاہر کردو اللہ کو سب خبر ہے۔ اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ اس کو جانتا ہے اور اس کو سب قدرت ہے۔ کافر کے دوستوں کا عذاب دینا اس کے اختیار میں ہے۔

تشریح

۲۸ اللہ کے دشمنوں سے دوستی نہیں ہوسکتی | انسانی سماج میں انسانوں کا ایک دوسرے سے واسطہ ناگزیر ہے۔ اس کے لئے انسانی بھائی چارہ ضروری ہے ـــ ایک دوسرے کی خیر خواہی، ہمدردی انسانی فطرت کا تقاضا ہے ـــ اب اس سے اوپر ایک معاملہ ہے ایمان وکفر کا۔ ایمان وکفر اجالے اور اندھیرے کی طرح دو مختلف نظریات ہیں۔ ایمان جب انفرادی زندگی سے نکل کر پورے سسٹم کو بدلنے کی طرف قدم بڑھاتا ہے تو ہر مرحلہ پر کفر سے اس کا ٹکراؤ یقیناً ہوگا ـــ کیا نظریاتی کش مکش کے اس نازک مرحلے پر ہمارا یہ سوچنا درست ہوگا کہ جن سے ہم ٹکرا رہے ہیں وہ ہمارے رفیق اور دوست ہوں گے ـــ کیا ان سے دوستی کا دم بھرنا اللہ کو پسند ہوگا ـــ یا تو اللہ کو اپنا دوست بنا لیا جائے یا غیر اللہ کو ـــ ہمیں بہرحال دونوں میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہوگا ـــ ہاں یہ الگ بات ہے کہ ابھی وہ کمزور ہے اور براہِ راست ٹکرانے کی طاقت نہیں رکھتا تو ابھی وہ نرم روی سے کام لیتا ہے۔ مگر دل کے جذبات ایمانی وقت اور موقعہ پر اظہار کے لئے مضطرب رہنے چاہئیں۔ انسانوں کا خوف اللہ کے خوف پر غالب نہ آنے پائے۔ آخر حاضر تو اسی کے حضور ہونا ہے جو دل کی کیفیت سے خوب واقف ہے۔

۲۹ انسان کا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے جو ہر چیز سے باخبر ہے | اے نبی! آپ اہل ایمان کو خبردار کردیں کہ تمہارا معاملہ ایسی ہستی کے ساتھ ہے جو ڈھکے چھپے تمہارے ہر حال کو خوب جانتا ہے، اس کا علم زمین وآسمان کی ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے اور اس کا اقتدار ہر چیز پر ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۛ وَّمَا عَمِلَتْ

يَوْمَ	تَجِدُ	كُلُّ	نَفْسٍ	مَّا	عَمِلَتْ	مِنْ	خَيْرٍ	مُّحْضَرًا	وَّمَا	عَمِلَتْ
دن	پائیگا	ہر	شخص	جو	اس نے کی	سے (کوئی)	نیکی	موجود	اور جو	اس نے کی

جس دن ہر شخص موجود پائے گا جو اس نے کی کوئی نیکی ، اور جو اس نے کوئی

مِنْ سُوْٓءٍ ۛ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا بَعِيْدًا ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ

مِنْ	سُوْٓءٍ	تَوَدُّ	لَوْ اَنَّ	بَيْنَهَا	وَبَيْنَهٗٓ	اَمَدًا	بَعِيْدًا	وَ	يُحَذِّرُكُمُ
سے (کوئی)	برائی	آرزو کریگا	کاش کہ	اسکے درمیان	اور اسکے درمیان	فاصلہ	دُور	اور	تمہیں ڈراتا ہے

برائی کی وہ آرزو کریگا کاش اسکے درمیان اور اس (برائی) کے درمیان دُور کا فاصلہ ہوتا ، اور اللہ

اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾ ع ۱۱

اللّٰهُ	نَفْسَهٗ	وَ اللّٰهُ	رَءُوْفٌ	بِالْعِبَادِ
اللہ	اپنی ذات	اور اللہ	شفقت کرنے والا	بندوں پر

تمہیں ڈراتا ہے اپنی ذات سے ، اور اللہ شفقت کرنے والا ہے بندوں پر

(۳۰) وَاذْكُرْ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۛ وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۛ مُبْتَدَاٌ خَبَرُهٗ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا بَعِيْدًا ۭ غَايَةٌ فِيْ نِهَايَةِ الْبُعْدِ فَلَا يَصِلُ اِلَيْهَا وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ كَرَّرَهٗ لِلتَّاكِيْدِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

(۳۰) اور یاد رکھو اس دن کو کہ ہر ایک نے جو بھلائی کی اس کے سامنے ہوگی اور جو برائی کی۔ اس کو یہ چاہے گا کہ کاش یہ بدی میرے پاس نہ آوے۔ مجھ میں اور اس میں بہت فاصلہ اور دوری ہو جائے۔ اور اللہ تم کو اپنے عذاب سے ڈراتا ہے اور اللہ بندوں پر نہایت مہربان ہے

تشریح

(۳۰) فیصلے کا دن آکر رہیگا فیصلے کا ایک دن وہ آئے گا جب ہر ایک کے کئے کا پھل اس کے سامنے ہوگا ـــــ اس دن آدمی یہ تمنا کرے گا کہ کاش، یہ دن نہ آتا ـــــ اللہ تمہیں متنبہ کرتا ہے اور وہ اپنے بندوں کا بڑا خیر خواہ ہے کہ وہ قبل از وقت انجام سے باخبر کر رہا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

قُلْ	إِنْ	كُنْتُمْ	تُحِبُّوْنَ	اللّٰهَ	فَاتَّبِعُوْنِيْ	يُحْبِبْكُمُ	اللّٰهُ	وَيَغْفِرْ - لَكُمْ
آپ کہدیں	اگر	تم ہو	محبت رکھتے	اللہ	تو میری پیروی کرو	تم سے محبت کریگا	اللہ	اور بخشدیگا

آپ کہہ دیں اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور بخشدے گا

ذُنُوْبَكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۳۱) قُلْ أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ج

ذُنُوْبَكُمْ	وَاللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ	قُلْ	أَطِيْعُوا	اللّٰهَ	وَالرَّسُوْلَ
گناہ تمہارے	اور اللہ	بخشنے والا	مہربان	آپ کہدیں	تم اطاعت کرو	اللہ	اور رسول

تمہارے گناہ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ آپ کہدیں تم اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِيْنَ (۳۲)

فَإِنْ	تَوَلَّوْا	فَإِنَّ	اللّٰهَ	لَا يُحِبُّ	الْكَافِرِيْنَ
پھر اگر	وہ پھر جائیں	تو بیشک	اللہ	نہیں دوست رکھتا	کافر (جمع)

پھر اگر وہ پھر جائیں تو بیشک اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔

(۳۱) وَنَزَلَ لَمَّا قَالُوْا مَا نَعْبُدُ الْأَصْنَامَ إِلَّا حُبًّا لِلّٰهِ لِيُقَرِّبُوْنَا إِلَيْهِ قُلْ لَهُمْ يَا مُحَمَّدُ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ بِمَعْنٰى أَنَّهُ يُثِيْبُكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ لِمَنِ اتَّبَعَنِيْ مَا سَلَفَ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ رَّحِيْمٌ ○ بِهٖ

(۳۲) قُلْ لَهُمْ أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فِيْمَا يَأْمُرُكُمْ بِهٖ مِنَ التَّوْحِيْدِ فَإِنْ تَوَلَّوْا أَعْرَضُوْا عَنِ الطَّاعَةِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِيْنَ ○ فِيْهِ إِقَامَةُ الظَّاهِرِ مَقَامَ الْمُضْمَرِ أَيْ لَا يُحِبُّهُمْ بِمَعْنٰى أَنَّهُ يُعَاقِبُهُمْ

(۳۱) قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ الخ وجہ نازل ہونے ان آیتوں کی یہ ہے کہ کفار نے کہا کہ ہم پرستش بتوں کی اس واسطے کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اللہ کا مقرب کردیں۔ اے محمد ان سے کہدو اگر تم کو اللہ کی محبت ہے تو میری پیروی کرو کہ اللہ تمکو ثواب عطا فرمائے اور تم سے خوش ہو اور تمہارے گناہ بخشدیوے اور جو میری پیروی کرتے ہیں اللہ انکے سب پچھلے گناہ بخشتا ہے ان پر مہربان ہے۔

(۳۲) ان سے کہدو کہ اللہ اور اسکے رسول کا کہا مانو توحید الٰہی کو نہ چھوڑو، سو اگر وہ طاعت خدا سے منہ پھیریں تو اللہ ان سے خوش نہ ہوگا سخت عذاب میں گرفتار فرماویگا۔

تشریح

(۳۱) اللہ سے محبت عقل اور فطرت کا تقاضہ ہے | جسطرح اولاد کو اپنے والدین سے محبت فطری بھی اور عقلی بھی ـــــ اسی طرح مخلوق کو اپنے خالق سے بندے کو اپنے پروردگار سے محبت کا ہونا عقل اور فطرت کا تقاضا ہے ـــــ اللہ کی محبت کی راہ نبی کی محبت سے ہوکر گذرتی ہے، جسکو اللہ سے محبت ہے، اسکو نبی ﷺ سے محبت ہوگی، محبت حقیقت میں وہ ہے جسمیں پیروی بھی ہے، اتباع اور پیروی نہ ہو تو زبانی محبت ہے، جس کی کوئی قیمت نہیں۔ محبت اطاعت اور احترام یہ تینوں باتیں ایک دوسرے سے جڑی ہیں ـــــ اطاعت رسول کے تقاضوں میں بھولے سے بھی چوک ہوجائے اور محبت کا حق ادا نہ ہوسکے تو مایوس ہوکر نہ بیٹھنا چاہیئے فوراً ندامت کے ساتھ توبہ کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والے اور رحیم ہیں۔ نافرمانی دل سے نہ ہو تو ایسی کوتاہیاں درگذر کردی جاتی ہیں۔

(۳۲) رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے | رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے، اور جو رسول کی اطاعت سے انکار کرے تو ایسے منکرین حق کو اللہ دوست نہیں رکھتا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (۳۳)

إِنَّ	اللّٰهَ	اصْطَفٰٓى	اٰدَمَ	وَنُوْحًا	وَّاٰلَ + اِبْرٰهِيْمَ	وَاٰلَ + عِمْرٰنَ	عَلٰى	الْعٰلَمِيْنَ
بیشک	اللہ	چن لیا	آدم	اور نوح	اور ابراہیم کا گھرانہ	اور عمران کا گھرانہ	پر	سارے جہان

بیشک اللہ نے چن لیا آدمؑ اور نوحؑ کو اور ابراہیمؑ و عمران کے گھرانے کو سارے جہان پر

ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (۳۴)

ذُرِّيَّةً	بَعْضُهَا	مِنْ	بَعْضٍ	وَاللّٰهُ	سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ
اولاد	وہ ایک	سے	دوسرے	اور اللہ	سننے والا	جاننے والا۔

وہ اولاد تھے ایک دوسرے کی، اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

(۳۳) إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اِخْتَارَ اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ بِمَعْنٰى اَنْفُسِهِمَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○ بِجَعْلِ الْاَنْبِيَاۗءِ مِنْ نَّسْلِهِمْ۔

(۳۴) ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْ وُّلْدِ بَعْضٍ مِنْهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○

(۳۳) بیشک اللہ نے آدمؑ اور نوحؑ اور ابراہیمؑ اور عمران کو پسند کیا اور برگزیدہ فرمایا تمام جہان کے لوگوں پر کہ پیغمبر ان کی نسل سے ہوئے۔

(۳۴) یہ سب ذریۃ ہیں کہ بعض ان میں بعض سے نکلتے ہیں اور سلسلہ ان سب کا باہم ملتا ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

تشریح

(۳۳) نصاریٰ کی بنیادی گمراہی یہ ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا مانتے ہیں | حجاز اور یمن کے درمیان ایک علاقہ تھا جسکو "نجران" کہا جاتا تھا۔ اس علاقے میں ۷۳ بستیاں شامل تھیں ساری آبادی عیسائی تھی اور یہ تین سرداروں کے ماتحت تھی۔ ایک عاقب جو امیر سمجھا جاتا تھا۔ دوسرا سید جو تمدنی اور سیاسی امور کا نگراں ہوتا تھا۔ تیسرا اُسقف (بشپ) جو مذہبی پیشوا ہوتا تھا۔ ۹ھ میں تینوں سرداروں کے ساتھ نجران کے ساٹھ عیسائیوں کا وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ حاضر ہوا۔ فتح مکہ کے بعد عرب کے مختلف حصوں سے وفود آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہے تھے۔ اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے یہ خطبہ نازل فرمایا تاکہ اس کے ذریعہ وفد نجران کو اسلام کی دعوت دی جائے۔ خطبہ کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ اللہ نے آدمؑ، نوحؑ، آل ابراہیمؑ اور آل عمران کو تمام دنیا والوں پر ترجیح دی اور ان کو اپنی رسالت کے لئے منتخب کیا۔

نصاریٰ کی بنیادی گمراہی یہ ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ماننے کے بجائے ان کو اللہ کا بیٹا اور الوہیت میں اللہ کا شریک مانتے ہیں اگر یہ بنیادی غلطی دور ہو جائے تو خالص اور صحیح اسلام کی طرف ان کا پلٹنا دشوار نہیں ہے۔ اس لئے اس خطبہ کی تمہید اس انداز سے اٹھائی گئی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک یہ سب انسان تھے، رسول تھے، ایک دوسرے کی نسل سے پیدا ہوتے رہے۔ انکی خصوصیت بس یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رسالت کے لئے منتخب کرتا رہا۔

(۳۴) اللہ کے رسولوں میں الوہی صفات نہیں ہوتیں | آدم، نوح، ابراہیم، آل عمران یہ سب ایک ہی سلسلہ کے لوگ تھے۔ ایک دوسرے کی نسل سے پیدا ہوئے تھے جنکو اللہ نے اپنی رسالت کے لئے منتخب کیا تھا۔ یہ سب اللہ کے بندے اور رسول تھے ان میں الوہی صفات کا کوئی مطلب نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ اگر تم ناروا بات ان شخصیتوں کی طرف منسوب کروگے اور کذب بیانی کروگے تو اللہ اس سے باخبر ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا

اِذْ	قَالَتِ	امْرَاَتُ + عِمْرٰنَ	رَبِّ	اِنِّیْ	نَذَرْتُ	لَكَ	مَا	فِیْ بَطْنِیْ	مُحَرَّرًا
جب	کہا	بی بی عمران	اے میرے رب	بیشک	نذر کیا میں نے	تیرے لئے	جو	میرے پیٹ میں	آزاد کیا ہوا

جب عمران کی بی بی نے کہا اے میرے رب جو میرے پیٹ میں ہے، میں نے تیری نذر کیا (سب سے) آزاد

فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ج اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ

فَتَقَبَّلْ	مِنِّیْ	اِنَّكَ	اَنْتَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ	فَلَمَّا	وَضَعَتْهَا	قَالَتْ
سو تو قبول کرلے	مجھ سے	بیشک تو	تو	سننے والا	جاننے والا	سو جب	اس نے جنم دیا اسکو	اس نے کہا

رکھ کر، سو تو مجھ سے قبول کرلے بیشک تو سننے والا، جاننے والا ہے۔ سو جب اس نے اسکو (مریم کو) جنم دیا تو وہ بولی

رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ط وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ط وَلَیْسَ

رَبِّ	اِنِّیْ	وَضَعْتُهَا	اُنْثٰى	وَ اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	وَضَعَتْ	وَ لَیْسَ
اے میرے رب	میں نے	جنم دی	لڑکی	اور اللہ	خوب جانتا ہے	جو	اس نے جنا	اور نہیں

اے میرے رب میں نے جنم دی ہے لڑکی، اور اللہ خوب جانتا ہے جو اس نے جنم دیا ہے اور بیٹا بیٹی کے

الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ج وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْٓ اُعِیْذُهَا بِكَ

الذَّكَرُ	كَالْاُنْثٰى	وَاِنِّیْ	سَمَّیْتُهَا	مَرْیَمَ	وَاِنِّیْٓ + اُعِیْذُهَا	بِكَ
بیٹا	مانند بیٹی	اور میں	اس کا نام رکھا	مریم	اور میں پناہ میں دیتی ہوں اسکو	تیری

مانند نہیں ہوتا اور میں نے اس کا نام مریم رکھا اور میں اس کو اور اس کی اولاد کو تیری

وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿۳۶﴾

وَذُرِّیَّتَهَا	مِنَ	الشَّیْطٰنِ	الرَّجِیْمِ
اور اس کی اولاد	سے	شیطان	مردود

پناہ میں دیتی ہوں شیطان مردود سے۔

﴿۳۵﴾ اُذْكُرْ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ
حَنَّةُ لَمَّا اَسَنَّتْ وَاشْتَاقَتْ لِلْوَلَدِ
فَدَعَتِ اللّٰهَ وَاَحَسَّتْ بِالْحَمْلِ یَا
رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ اَنْ اَجْعَلَ لَكَ مَا
فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا عَتِیْقًا خَالِصًا مِنْ
شَوَاغِلِ الدُّنْیَا لِخِدْمَةِ بَیْتِكَ
الْمُقَدَّسِ فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ج اِنَّكَ
اَنْتَ السَّمِیْعُ لِلدُّعَاءِ الْعَلِیْمُ ○ بِالنِّیَّاتِ

﴿۳۵﴾ یاد کرو جب عمران کی بیوی حنّہ کی عمر
زیادہ ہوگئی اور وہ اولاد کے مشتاق
ہوئے تو اس نے اللہ سے اولاد کیلئے دعا مانگی،
اور حمل ہونا اس کو محسوس ہونے لگا تو یہ کہا اے
میرے رب میں نے یہ منت مانی ہے کہ جو میرے پیٹ میں بچہ ہے
اسکو خالص تیرے لئے کردوں کوئی شغلہ دنیا کا اس کے
سپرد نہ ہو سب علائق سے جدا ہو کر تیرے گھر پاک (بیت المقدس)
کی خدمت کیا کرے۔ سو تو مجھ سے یہ نذر قبول فرما بیشک تو دعا سننے والا،

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۳۶) وَهَلَكَ عِمْرَانُ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمَّا
وَضَعَتْهَا وَلَدَتْهَا جَارِيَةً وَكَانَتْ
تَرْجُوْا اَنْ يَكُوْنَ غُلَامًا اِذْ لَمْ
يَكُنْ يُحَرَّرُ اِلَّا الْغِلْمَانُ
قَالَتْ مُعْتَذِرَةً يَا رَبِّ اِنِّيْ
وَضَعْتُهَا اُنْثٰى ط وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
اَيْ عَالِمٌ بِمَا وَضَعَتْ ط جُمْلَةُ
اِعْتِرَاضٍ مِنْ كَلَامِهٖ تَعَالٰى وَفِيْ
قِرَاءَةٍ بِضَمِّ التَّاءِ وَلَيْسَ الذَّكَرُ
الَّذِيْ طَلَبَتْ كَالْاُنْثٰى ج الَّتِيْ
وُهِبَتْ لِاَنَّهٗ يَقْصُدُ لِلْخِدْمَةِ
وَهِيَ لَا تَصْلُحُ لَهَا لِضُعْفِهَا
وَعَوْرَتِهَا وَمَا يَعْتَرِيْهَا مِنَ
الْحَيْضِ وَنَحْوِهٖ وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا
مَرْيَمَ وَاِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ
وَذُرِّيَّتَهَا اَوْلَادَهَا مِنَ
الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○
الْمَطْرُوْدِ فِي الْحَدِيْثِ مَا مِنْ
مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّا مَسَّهُ
الشَّيْطٰنُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ
صَارِخًا اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا
رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

(۳۶) عمران کی بیوی ابھی حاملہ ہی تھی کہ عمران نے انتقال کیا سو جب حنہ نے اس لڑکی کو جنا اور اس کو یہ امید تھی کہ لڑکا ہوگا۔ کیونکہ خدمتِ بیت المقدس کے لئے لڑکوں ہی کو خاص کیا کرتے تھے۔ اس وقت بطور معذرت یہ عرض کیا حالانکہ اللہ تعالےٰ زیادہ واقف ہے جو اس نے جنا کہ اے میرے رب میرے لڑکی پیدا ہوئی ہے اور لڑکا لڑکی برابر نہیں ہو سکتے کہ لڑکا خدمتِ بیت المقدس کے لائق ہے۔ عورت اس کام کی صلاحیت نہیں رکھتی کہ ضعیف ہوتی ہے اور اس کے لئے اکثر بدن کا ستر ضروری ہوتا ہے اور کاروبارِ خدمتِ بیت المقدس میں ہر وقت تمام بدن کا ستر دشوار ہے اسکے سوا حیض وغیرہ کی وجہ سے لمبا اوقات عورت مسجد میں جانے کے قابل نہیں ہوتی پس ایسی حالت میں عورت خدمتِ بیت المقدس کی کیوں کر کر سکتی ہے) اور میں نے اس کا نام مریم رکھا اور میں اسکو اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں کرتی ہوں کہ شیطان مردود کے اثر سے محفوظ رہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو بچہ پیدا ہوتا ہے اس کو شیطان ضرور چھوتا ہے اور اس پر اپنا اثر پہنچاتا ہے جب وہ پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ بچہ چیخ کر آواز کرتا ہے سوا مریم اور اسکے فرزند کے بخاری و مسلم نے اس کو روایت کیا۔

تشریح

(۳۵) حضرت عمران کی نذر | وہ اسوقت بھی سُن رہا تھا جب عمران کی عورت نے کہا تھا کہ اے میرے پروردگار جو بچہ میرے پیٹ میں ہے تیری نذر کرتی ہوں۔ وہ تیرے ہی کام کے لئے وقف ہوگا۔ آپ میری اس نذر کو قبول فرمالیں، بے شک آپ سب کچھ سننے اور جاننے والے ہیں۔

(۳۶) حضرت عمران کی بیوی نے کہا، یہ لڑکی ہوئی اب نذر کا کیا ہوگا | جب وہ بچی (مریم والدہ حضرت عیسیٰ) پیدا ہوئی تو عمران کی عورت نے کہا، مالک! میرے ہاں تو لڑکی پیدا ہوگئی ——— حالانکہ جو کچھ اس نے جنا تھا اللہ کو اس کی خبر تھی ——— اور وہ کہنے لگی لڑکا لڑکی کی طرح نہیں، اگر لڑکا ہوتا تو وہ مقصد جس کے لئے میں اس کو نذر کرنا چاہتی تھی زیادہ اچھی طرح پورا ہوتا کیونکہ لڑکے پر وہ تمدنی پابندیاں نہیں ہوتیں جو لڑکی پر ہوتی ہیں۔ بہر خیر میں نے اس کا نام مریم رکھ دیا ہے۔ اور میں اُسے اور اس کی آئندہ نسل کو شیطان مردود کے فتنے سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا

فَتَقَبَّلَهَا	رَبُّهَا	بِقَبُولٍ	حَسَنٍ	وَّاَنْۢبَتَهَا	نَبَاتًا	حَسَنًا	وَّ	كَفَّلَهَا
تو قبول کیا اسکو	اسکا رب	قبول	اچھا	اور پروان چڑھایا اسکو	بڑھانا	اچھا	اور	سپرد کیا اسکو

تو اس کو اس کے رب نے اچھی طرح قبول کیا اور اس کو اچھی طرح پروان چڑھایا اور اس کو سپرد کیا

زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا

زَكَرِيَّا	كُلَّمَا	دَخَلَ	عَلَيْهَا	زَكَرِيَّا	الْمِحْرَابَ	وَجَدَ	عِنْدَهَا
زکریا	جبوقت	آتا	اسکے پاس	زکریا	محراب (حجرہ)	پایا	اسکے پاس

زکریا کے۔ جب بھی زکریا اس کے پاس حجرہ میں آتے اس کے پاس کھانا

رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۭ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

رِزْقًا	قَالَ	يٰمَرْيَمُ	اَنّٰى	لَكِ	هٰذَا	قَالَتْ	هُوَ	مِنْ	عِنْدِ	اللّٰهِ
کھانا	اس نے کہا	اے مریم	کہاں	تیرے لئے	یہ	اس نے کہا	یہ	سے	پاس	اللہ

پاتے۔ اس نے (زکریاؑ نے) کہا اے مریم! یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟ اس نے کہا یہ اللہ کے پاس سے

اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾

اِنَّ	اللّٰهَ	يَرْزُقُ	مَنْ	يَّشَاۗءُ	بِغَيْرِ + حِسَابٍ
بیشک	اللہ	رزق دیتا ہے	جسے	چاہے	بے حساب

ہے۔ بیشک اللہ جسے چاہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

(۳۷) فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا اَیْ قَبِلَ مَرْیَمَ مِنْ اُمِّهَا
بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ
اَنْشَاَهَا بِخَلْقٍ حَسَنٍ فَکَانَتْ تُنْبِتُ
فِی الْیَوْمِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَوْلُوْدُ فِی
الْعَامِ وَاَتَتْ بِهَا اُمُّهَا الْاَحْبَارَ
سَدَنَةَ بَیْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَتْ
دُوْنَکُمْ هٰذِهِ النَّذِیْرَةُ فَتَنَافَسُوْا
فِیْهَا لِاَنَّهَا بِنْتُ اِمَامِهِمْ فَقَالَ
زَکَرِیَّا اَنَا اَحَقُّ بِهَا لِاَنَّ خَالَتَهَا
عِنْدِیْ فَقَالُوْا لَا حَتّٰی نَقْتَرِعَ
فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ
اِلٰی نَهْرِ الْاُرْدُنِ وَاَلْقَوْا اَقْلَامَهُمْ

(۳۷) سو اللہ نے مریم کو اس کی ماں سے قبول کیا اچھا قبول کرنا اور اس کو بڑھایا اچھی طرح کہ وہ ایک دن میں اتنی بڑھتی تھی جتنا اور بچہ سال بھر میں بڑھے اور مریم کی ماں اس کو عالموں کی خدمت میں جو بیت المقدس کے خادم تھے لائی پھر کہا لو اس لڑکی کو اس پر یہی منت مانی گئی ہے یہاں رہ کر خدمت بیت المقدس کرے سو اس کے لینے کی سب کو رغبت ہوئی کہ وہ انکے مقتدا کی بیٹی تھی۔ زکریا بولے کہ میں اس کے لینے کا زیادہ حقدار ہوں کہ اس کی خالہ میری بیوی ہے۔ سب نے کہا یہ نہیں ہو سکے گا ہم قرعہ ڈالتے ہیں جس کا نام قرعہ میں آوے وہ ہی لے لیوے وہ سب چلے نہر اردن کی طرف اور وہ انتیس۲۹ آدمی تھے ان میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

عَلٰى اَنَّ مَنْ ثَبَتَ قَلَمُهٗ فِى الْمَاءِ وَصَعَدَ فَهُوَ اَوْلٰى بِهَا فَثَبَتَ قَلَمُ زَكَرِيَّا فَاَخَذَهَا وَبَنٰى لَهَا غُرْفَةً فِى الْمَسْجِدِ بِسُلَّمٍ لَا يَصْعَدُ اِلَيْهَا غَيْرُهٗ وَكَانَ يَاْتِيْهَا بِاَكْلِهَا وَشُرْبِهَا وَدُهْنِهَا فَيَجِدُ عِنْدَهَا فَاكِهَةَ الشِّتَاءِ فِى الصَّيْفِ وَفَاكِهَةَ الصَّيْفِ فِى الشِّتَاءِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ؕ ضَمَّهَا اِلَيْهِ وَفِىْ قِرَاءَةٍ بِالتَّشْدِيْدِ وَنَصْبِ زَكَرِيَّاءَ مَمْدُوْدًا وَمَقْصُوْرًا وَالْفَاعِلُ اَللّٰهُ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ الْغُرْفَةَ وَهِىَ اَشْرَفُ الْمَجَالِسِ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ وَهِىَ صَغِيْرَةٌ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ يَاْتِيْنِىْ بِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ رِزْقًا وَاسِعًا بِلَا تَبِعَةٍ۔

یہ امر قرار پایا کہ ہم سب اپنی قلموں کو نہر میں ڈالیں اس شرط سے کہ جس کا قلم پانی میں ثابت وقائم رہے اور اوپر چڑھ آوے وہی مستحق مریم کا سمجھا جاوے۔ سو زکریا کا قلم ثابت رہا اور اوپر اُٹھ آیا۔ انہوں نے مریم کو لے لیا اور اسکے واسطے مسجد کے اوپر ایک مکان بنوا دیا کہ بدون سیڑھی اس پر کوئی نہ چڑھ سکے اور زکریا کے سوا وہاں کوئی نہ جاتا تھا زکریا ہی اس کے واسطے کھانا پانی تیل لاتے تھے۔ سو زکریا اس کے پاس جاڑے کے میوے گرمی میں اور گرمی کے میوے جاڑے میں پاتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا اور مریم کو زکریا نے لے لیا اور اپنے پاس رکھا جب زکریا اس کے پاس اس اونچی جگہ میں جہاں وہ رہتی تھی جاتے تو مریم کے پاس رزق پاتے یعنی پھل وغیرہ۔
کہتے اے مریم تجھے یہ کہاں سے ملا۔ وہ کہتی اور اس کی عمر ابھی تھوڑی ہی تھی کہ یہ میوہ اللہ میرے لئے جنت سے بھیجتا ہے۔
بیشک اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب فراغت سے روزی دیتا ہے کہ اس پر کچھ پکڑ نہیں ہوتی۔

تشریح

۳۷ اللہ نے عمران کی بیوی کی نذر (حضرت مریم) کو قبول کیا اللہ تعالیٰ نے عمران کی عورت کی نذر اس بچی مریم کو بخوشی قبول فرمالیا ـــــ اسے بڑی اچھی لڑکی بنا کر اٹھایا اور زکریا کو اسکا سرپرست بنادیا ـــــ حضرت مریم سن رُشد کو پہونچ گئیں اور بیت المقدس کی عبادت گاہ جسکو ہیکل کہتے ہیں اسمیں داخل کردی گئیں۔ شب و روز اللہ کی عبادت میں مشغول رہنے لگیں۔ حضرت زکریا جو اُن کے سرپرست تھے غالبًا رشتے میں ان کے خالو لگتے تھے، حضرت زکریا بھی ہیکل کے مجاوروں میں تھے ـــــ یہ بات ذہن میں رہنی چاہیئے کہ یہ زکریا وہ زکریا نبی نہیں ہیں جن کے قتل کا ذکر بائبل کے پرانے عہدنامے میں ملتا ہے۔

زکریا جب کبھی ان کے اس کمرے میں جاتے جو عبادت گاہ کے مجاوروں اور معتکفین کے لئے بنے ہوئے تھے اور جن کمروں کو محراب کہا جاتا تھا تو ان کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے پینے کا سامان ملتا، زکریا حضرت مریم سے پوچھتے یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا۔؟ وہ جواب دیتیں میرے رب کے پاس سے آیا ہے، وہ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے ـــــ اس واقعہ سے حضرت مریم کی عبادت گذاری پاکیزگی اور مقبولیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ

هُنَالِكَ	دَعَا	زَكَرِيَّا	رَبَّهٗ	قَالَ	رَبِّ	هَبْ + لِيْ	مِنْ	لَّدُنْكَ	ذُرِّيَّةً	طَيِّبَةً
وہیں	دعا کی	زکریا	اپنا رب	اس نے کہا	اے میرے رب	عطا کر مجھے	سے	اپنے پاس	اولاد	پاک

وہیں زکریا نے اپنے رب سے دعا کی۔ اس نے کہا اے میرے رب! مجھے اپنے پاس سے پاک اولاد عطا کر۔

اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ

اِنَّكَ	سَمِيْعُ	الدُّعَآءِ	فَنَادَتْهُ	الْمَلٰٓئِكَةُ	وَهُوَ	قَآئِمٌ	يُّصَلِّيْ	فِيْ	الْمِحْرَابِ
بیشک تو	سننے والا	دعا	تو آواز دی اس کو	فرشتہ	اور وہ	کھڑے ہوئے	نماز پڑھتے	میں	محراب (حجرہ)

تو بیشک دُعا سننے والا ہے۔ تو انہیں آواز دی فرشتے نے جب وہ حجرے میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔

اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّ

اَنَّ اللّٰهَ	يُبَشِّرُكَ	بِيَحْيٰى	مُصَدِّقًا	بِكَلِمَةٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَسَيِّدًا	وَّحَصُوْرًا	وَّ
کہ اللہ	تمہیں خوشخبری دیتا ہے	یحییٰ کی	تصدیق کرنیوالا	حکم	سے	اللہ	اور سردار	اور نفس کو قابو رکھنے والا	اور

کہ اللہ تمہیں یحییٰ کی خوشخبری دیتا ہے اللہ کے حکم کی تصدیق کرنے والا، سردار اور نفس کو قابو رکھنے والا۔ اور

نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ

نَبِيًّا	مِّنَ	الصّٰلِحِيْنَ	قَالَ	رَبِّ	اَنّٰى	يَكُوْنُ	لِيْ	غُلٰمٌ	وَّقَدْ + بَلَغَنِيَ
نبی	سے	نیکوکار (جمع)	اس نے کہا	اے میرے رب	کہاں	ہوگا	میرے لئے	لڑکا	جبکہ مجھے پہنچ گیا

نبی (ہوگا) نیکوکاروں میں سے۔ اس نے کہا اے میرے رب! میرے لڑکا کہاں سے ہوگا؟ جبکہ مجھے بڑھاپا

الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۴۰﴾ قَالَ رَبِّ

الْكِبَرُ	وَامْرَاَتِيْ	عَاقِرٌ	قَالَ	كَذٰلِكَ	اللّٰهُ	يَفْعَلُ	مَا يَشَآءُ	قَالَ	رَبِّ
بڑھاپا	اور میری عورت	بانجھ	اس نے کہا	اسی طرح	اللہ	کرتا ہے	جو وہ چاہتا ہے	اس نے کہا	اے میرے رب

پہنچ چکا ہے اور میری عورت بانجھ ہے، اس نے کہا اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس نے کہا اے میرے رب

اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۭ وَاذْكُرْ

اجْعَلْ	لِّيْٓ	اٰيَةً	قَالَ	اٰيَتُكَ	اَلَّا	تُكَلِّمَ	النَّاسَ	ثَلٰثَةَ	اَيَّامٍ	اِلَّا	رَمْزًا	وَاذْكُرْ
مقرر فرمادے	میرے لئے	کوئی نشانی	اس نے کہا	تیری نشانی	کہ نہ	بات کریگا	لوگ	تین	دن	مگر	اشارہ	اور تو یاد کر

مقرر فرمادے میرے لئے کوئی نشانی۔ اس نے کہا تیری نشانی یہ ہے کہ تو لوگوں سے تین دن بات نہ کرے گا مگر اشارہ سے اور تو اپنے

ع ۱۲ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾ ع

رَّبَّكَ	كَثِيْرًا	وَّسَبِّحْ	بِالْعَشِيِّ	وَالْاِبْكَارِ
اپنا رب	بہت	اور تسبیح کر	شام	اور صبح

رب کو بہت یاد کر، اور صبح و شام تسبیح کر۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۳۸) هُنَالِكَ اَیْ لَمَّا رَاٰی زَكَرِيَّا ذٰلِكَ وَعَلِمَ اَنَّ الْقَادِرَ عَلَی الْاِتْيَانِ بِالشَّیْءِ فِیْ غَيْرِ حِيْنِهٖ قَادِرٌ عَلَی الْاِتْيَانِ بِالْوَلَدِ عَلَی الْكِبَرِ وَكَانَ اَهْلُ بَيْتِهٖ اِنْقَرَضُوْا دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ج لَمَّا دَخَلَ الْمِحْرَابَ لِلصَّلٰوةِ جَوْفَ اللَّيْلِ قَالَ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ مِنْ عِنْدِكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ج وَلَدًا صَالِحًا اِنَّكَ سَمِيْعُ مُجِيْبُ الدُّعَآءِ ○

(۳۸) زکریا نے جب یہ قصہ دیکھا اور سمجھے کہ اللہ جو اس کی قدرت رکھتا ہے کہ غیر موسم کا پھل لا دے وہ اس پر بھی قادر ہے کہ بڑھاپے میں اولاد دیدے اور ان کے کوئی بال بچہ باقی نہ رہا تھا زکریا جب عبادت کے واسطے آدھی رات کو محراب میں داخل ہوئے اللہ سے دعا کی یہ عرض کیا کہ اے میرے رب مجھے اپنے پاس سے ولد صالح عطا فرما بیشک تو سننے والا، دعا قبول کرنے والا ہے۔

(۳۹) فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَیْ جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّیْ فِی الْمِحْرَابِ اَیِ الْمَسْجِدِ اَنَّ اَیْ بِاَنَّ وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِالْكَسْرِ بِتَقْدِيْرِ الْقَوْلِ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ مُثَقَّلًا وَ مُخَفَّفًا بِيَحْيٰی مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ كَائِنَةٍ مِّنَ اللّٰهِ اَیْ بِعِيْسٰی اَنَّهٗ رُوْحُ اللّٰهِ وَسُمِّیَ كَلِمَةً لِاَنَّهٗ خُلِقَ بِكَلِمَةِ كُنْ وَسَيِّدًا مَتْبُوْعًا وَّحَصُوْرًا مَّمْنُوْعًا عَنِ النِّسَآءِ وَنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ رُوِیَ اَنَّهٗ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيْئَةً وَلَمْ يَهُمَّ بِهَا۔

(۳۹) فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ الخ سو جبریل نے زکریا کو پکارا جب کہ وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے یہ کہا کہ اللہ تم کو یحییٰ کے پیدا ہونے کی خوشخبری دیتا ہے کہ جو عیسیٰ کے روح اللہ ہونے کو مانتے ہیں (عیسیٰ کو کلمۃ اللہ اس واسطے کہا گیا کہ وہ صرف کلمہ کُن کے کہنے سے پیدا ہوگئے) اور یحییٰ لوگوں کے مقتدا ہوں گے۔ اور عورتوں سے روکے گئے اور پیغمبر صالح ہونگے۔

(مروی ہے کہ یحییٰ علیہ السلام نے نہ گناہ کیا نہ کبھی گناہ کا ارادہ کیا۔)

(۴۰) قَالَ رَبِّ اَنّٰی كَيْفَ يَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَلَدٌ وَّقَدْ بَلَغَنِیَ الْكِبَرُ اَیْ بَلَغْتُ نِهَايَةَ السِّنِّ مِائَةً وَعِشْرِيْنَ سَنَةً وَّامْرَاَتِیْ عَاقِرٌ ط بَلَغَتْ ثَمَانِیْ وَتِسْعِيْنَ قَالَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ غُلَامًا مِّنْكُمَا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ○ لَا يُعْجِزُهٗ عَنْهُ شَیْءٌ وَ لِاِظْهَارِ هٰذِهِ الْقُدْرَةِ الْعَظِيْمَةِ اَلْهَمَهُ اللّٰهُ السُّؤَالَ لِيُجَابَ بِهَا

(۴۰) زکریا بولے اے میرے رب میرے لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ میں نہایت بوڑھا ایک سو بیس (۱۲۰) برس کی عمر میں آگیا اور میری عورت بانجھ کہ اٹھانوے برس کی اس کی عمر ہوگئی۔ اللہ نے فرمایا بات یوں ہی ہے۔ تم دونوں سے بچہ پیدا ہووے گا۔ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس کو کوئی چیز عاجز نہیں کرتی (اور زکریا کے دل میں جو اللہ نے ڈالا کہ انہوں نے عرض کیا کہ میرے بچہ کیونکر ہوگا یہ اسی لئے کہ حق تعالٰی اس کا جواب اس طرح دیوے اور قدرت ظاہر فرما دے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۴۱) وَلَمَّا تَاقَتْ نَفْسُهُ إِلَى سُرْعَةِ الْمُبَشَّرِ بِهِ۔
قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْ آيَةً أَيْ عَلَامَةً عَلَى حَمْلِ امْرَأَتِيْ
قَالَ آيَتُكَ عَلَيْهِ أَنْ لَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ أَيْ تَمْتَنِعَ مِنْ كَلَامِهِمْ بِخِلَافِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ أَيْ بِلَيَالِيْهَا إِلَّا رَمْزًا ط إِشَارَةً وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ صَلِّ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ۞ أَوَاخِرَ النَّهَارِ وَأَوَائِلَهُ۔

(۴۱) اور جب زکریا کو شوق ہوا کہ جس لڑکے کی بشارت دی گئی ہے وہ جلد پیدا ہوجائے تو اللہ سے عرض کیا کہ اے میرے رب مجھے کوئی علامت بتلا جس سے میں اپنی بیوی کا حاملہ ہونا سمجھوں۔ اللہ نے فرمایا کہ تمہارے واسطے عورت کے حاملہ ہونے کی یہ نشانی ہے کہ تم کسی سے تین دن تک بات نہ کرسکوگے سوا ذکرِ الٰہی کے اور بات جو کرنا چاہوگے اشارہ سے کرسکوگے زبان سے بات نہ کرسکوگے اور ذکر کرتے رہو اپنے رب کا بہت اور صبح شام نماز پڑھتے رہو۔

تشریح

(۳۸) حضرت زکریا کی اولاد کیلئے تمنا | حضرت زکریا اس وقت تک بے اولاد تھے، اس صالح دوشیزہ کو دیکھ کر ان کے دل میں یہ تمنا پیدا ہوئی کاش میرا رب مجھے بھی ایسی نیک اولاد عطا فرمادے —— اور انھوں نے اپنے رب سے درخواست کی اے میرے رب مجھے اپنی قدرت سے نیک اولاد عطا فرمادیجئے آپ ہی دعا کے سننے والے ہیں۔

(۳۹) حضرت زکریا کو اولاد کی بشارت | حضرت زکریا جب محراب میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے تو انکی دعا کے جواب میں فرشتوں نے انکو آواز دی کہ اللہ تجھے ایک لڑکے یحییٰ کی بشارت دیتا ہے —— وہ اللہ کی طرف سے "کلمۃٌ من اللہ" اللہ کے ایک فرمان یعنی حضرت عیسیٰ کی تصدیق کرنے والا بن کر آئے گا۔ اس میں سرداری اور بزرگی کی شان ہوگی، کمال درجہ کا ضابط ہوگا، نبوت سے سرفراز ہوگا اور صالحین میں شمار کیا جائے گا —— "کلمۃ من اللہ" حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس لئے کہا گیا کہ وہ اللہ کے ایک غیر معمولی فرمان سے خرقِ عادت کے طور پر بغیر باپ کے پیدا ہونگے۔

(۴۰) یہ کیسے ہوگا میں بوڑھا ہوں اور بیوی بانجھ ہے | زکریا نے کہا پروردگار اس کی شکل کیا ہوگی جبکہ میں بوڑھا اور میری بیوی بانجھ ہے۔ جواب ملا ایسا ہی ہوگا تیرے بڑھاپے اور بیوی کے بانجھ ہونے کے باوجود اللہ تجھے بیٹا دیگا، کیونکہ جب اللہ کی مشیت ہوتی ہے اور وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو ظاہری اسباب آڑے نہیں آتے —— عالمِ اسباب پر بھی اسی کی حکمرانی ہے —— حضرت زکریا کا یہ واقعہ حضرت عیسیٰ کے واقعے کی تمہید سمجھئے حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش بغیر باپ کے ہوئی تھی تو حضرت یحییٰ کی پیدائش بھی ایک بوڑھے اور بانجھ جوڑے سے ہوئی —— حضرت عیسیٰ کا واقعہ غیر معمولی ہے تو یہ واقعہ بھی غیر معمولی ہے —— اور غیر معمولی پن کی وجہ سے حضرت یحییٰ کو خدائی کا درجہ نہیں دیا تو حضرت عیسیٰؑ کی غیر معمولی ولادت کی بنا پر انھیں خدائی کا درجہ کیوں دیا جائے۔؟

(۴۱) اللہ کی طرف سے غیر معمولی نشانی | زکریا نے عرض کیا پروردگار کوئی ایسی نشانی مقرر فرمادیجئے کہ جب یہ غیر معمولی واقعہ پیش آنے والا ہو تو مجھے اس کی پہلے سے خبر ہوجائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کی نشانی یہ ہے کہ تم تین دن تک اشارہ کے سوا کوئی بات نہ کرسکوگے، البتہ ذکر و تسبیح کے لئے تمہاری زبان کھلے گی —— غیر معمولی واقعہ کے لئے یہ نشانی بھی غیر معمولی تھی کہ وہی زبان جو ذکر و تسبیح کے لئے کھلے گی دوسری گفتگو کے لئے بند ہوجائے گی۔ اس وقت خوب خوب اپنے رب کو یاد کرنا اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہنا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰکِ وَطَھَّرَکِ وَ

وَاِذْ	قَالَتِ	الْمَلٰٓئِکَۃُ	یٰمَرْیَمُ	اِنَّ اللّٰہَ	اصْطَفٰکِ	وَ	طَھَّرَکِ	وَ
اور جب	کہا	فرشتہ	اے مریم	بیشک اللہ	چُن لیا تجھ کو	اور	پاک کیا تجھ کو	اور

اور جب فرشتہ نے کہا اے مریم! بیشک اللہ نے تجھ کو چُن لیا، اور تجھ کو پاک کیا، اور

اصْطَفٰکِ عَلٰی نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ (۴۲) یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّکِ وَاسْجُدِیْ

اصْطَفٰکِ	عَلٰی	نِسَآءِ	الْعٰلَمِیْنَ	یٰمَرْیَمُ	اقْنُتِیْ	لِرَبِّکِ	وَاسْجُدِیْ
برگزیدہ کیا تجھ کو	پر	عورتیں	تمام جہان	اے مریم	تو فرمانبرداری کر	اپنے رب کی	اور سجدہ کر

تجھ کو برگزیدہ کیا عورتوں پر تمام جہان کی۔ اے مریم تو اپنے رب کی فرماں برداری کر اور سجدہ کر

وَارْکَعِیْ مَعَ الرّٰکِعِیْنَ (۴۳)

وَارْکَعِیْ	مَعَ	الرّٰکِعِیْنَ۔
اور رکوع کر	ساتھ	رکوع کرنے والے

اور رکوع کر رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔

(۴۲) وَ اذْکُرْ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَیْ جِبْرَءِیْلُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰکِ اِخْتَارَکِ وَطَھَّرَکِ مِنْ مَسِیْسِ الرِّجَالِ وَ اصْطَفٰکِ عَلٰی نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ ○ وَاَھْلِ زَمَانِکِ

(۴۳) یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّکِ اَطِیْعِیْہِ وَاسْجُدِیْ وَارْکَعِیْ مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ○ اَیْ صَلِّیْ مَعَ الْمُصَلِّیْنَ۔

(۴۲) وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ الخ اور یاد کرو جب جبرئیل نے مریم سے کہا کہ بیشک اللہ نے تجھ کو برگزیدہ فرمایا اور مرد کے قریب ہونے سے پاک کیا اور تیرے زمانے کی عورتوں میں تجھ کو بڑائی دی، اور پسند فرمایا۔

(۴۳) اے مریم اپنے رب کی فرماں بردار ہو اور نماز پڑھنے والوں کے ساتھ نماز پڑھ۔

تشریح

(۴۲) حضرت مریم کی پاکیزگی | پھر وہ وقت بھی آیا جب فرشتوں نے حضرت مریم سے آکر کہا کہ اے مریم اللہ نے تجھے برگزیدہ کیا، پاکیزگی عطا کی اور تمام دنیا کی عورتوں پر تجھ کو ترجیح دے کر اپنی خدمت کے لئے چُن لیا ——— اللہ نے حضرت مریم کو اپنی ایک بڑی نشانی کے ظہور کے لئے منتخب فرمایا تھا۔ حضرت مریم کو یہ شرفِ عظیم حاصل ہوا جس کی وجہ سے ان کو دنیا کی عورتوں میں ایک ممتاز مرتبہ ملا۔

(۴۳) حضرت مریم کی شکرگزاری | لہٰذا اے مریم اس نعمت پر اللہ کی شکر گزار بن کر رہنا کہ اللہ نے تمہیں اتنی بڑی فضیلت عطا کی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْكَ ؕ وَ مَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ

لَدَیْهِمْ	وَمَا كُنْتَ	اِلَیْكَ	نُوْحِیْهِ	الْغَیْبِ	اَنْۢبَآءِ	مِنْ	ذٰلِكَ
انکے پاس	اور تو نہ تھا	تیری طرف	ہم بھیجتے ہیں یہ	غیب	خبریں	سے	یہ

یہ غیب کی خبریں ہیں، ہم آپکی طرف بھیجتے ہیں، اور آپ ان کے پاس نہ تھے

اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَیُّهُمْ یَكْفُلُ مَرْیَمَ ۪ وَمَا

وَمَا	مَرْیَمَ	یَكْفُلُ	اَیُّهُمْ	اَقْلَامَهُمْ	یُلْقُوْنَ	اِذْ
اور نہ	مریم	پرورش کریگا	کون۔ اُن	اپنے قلم	وہ ڈالتے تھے	جب

جب وہ (قرعہ کے لئے) اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ اُن میں سے کون مریم کی پرورش کرے گا؟ اور آپ

كُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾

یَخْتَصِمُوْنَ	اِذْ	لَدَیْهِمْ	كُنْتَ
وہ جھگڑتے تھے۔	جب	ان کے پاس	تو نہ تھا

ان کے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑتے تھے۔

﴿۴۴﴾ ذٰلِكَ المذکور مِنْ اَمرِ زکریّا وَمَرْیَمَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ اخبارِ ما غاب عنك نُوْحِیْهِ اِلَیْكَ یا محمّد وَمَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ فی الماء یقترعون لیظهر لهم اَیُّهُمْ یَكْفُلُ یربّی مَرْیَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ ○ فی كفالتها فتعرف ذٰلك فتخبر به و انّما عرفته من جهة الوحی۔

﴿۴۴﴾ یہ جو کچھ زکریا اور مریم کا حال بیان ہوا یہ سب غیب کی خبریں ہیں جو ہم نے تمہاری طرف اے محمد وحی کی اور اس ذریعہ سے تم کو خبر دی اور تم قرعہ ڈالنے کے وقت ان کے پاس نہ تھے جو اس غرض سے ڈالا تھا کہ کون مریم کو پرورش کرے گا اور نہ تم اس وقت انکے پاس تھے جب وہ مریم کے لینے اور ذمہ داری میں جھگڑا کر رہے تھے۔ پس اے محمد تم کو اطلاع اس قصہ کی بجز وحی کے اور کس طرح ہو سکتی ہے۔

تشریح

﴿۴۴﴾ یہ غیب کی باتیں نبی کی صداقت کی دلیل ہیں | اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ غیب کی وہ باتیں جو ہم تمہیں بتا رہے ہیں، نہ تو تم اس وقت موجود تھے جب یہ واقعات پیش آرہے تھے اور نہ یہ واقعات ان تفصیلات کے ساتھ پچھلی کتابوں میں ہیں۔ لہذا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن اس عالم الغیب ہستی کی نازل کردہ کتاب ہے جو اگلی پچھلی ہر بات کا علم رکھتا ہے اور یہ واضح دلیل ہے کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے سچے رسول ہیں ـــ ان روشن نشانیوں کے باوجود قرآن اور رسول پر ایمان نہ لانا ہٹ دھرمی ہے یا تعصب ـــ حق پرستی تو ہے نہیں۔

حضرت مریم کو ان کی والدہ نے ہیکل کی نذر کر دیا تھا ان کے لڑکی ہونے کی وجہ سے یہ ایک نازک مسئلہ بن گیا تھا کہ ہیکل کے مجاوروں میں سے وہ کس کی سرپرستی میں رہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۙ

اِذْ قَالَتِ	الْمَلٰٓئِكَةُ	يٰمَرْيَمُ	اِنَّ	اللّٰهَ	يُبَشِّرُكِ	بِكَلِمَةٍ	مِّنْهُ
جب کہا	فرشتے	اے مریم	بیشک	اللہ	تجھے بشارت دیتا ہے	ایک کلمہ کی	اپنے

جب فرشتوں نے کہا اے مریم! بیشک اللہ تجھے اپنے ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے۔

اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

اسْمُهُ	الْمَسِيْحُ	عِيْسَى	ابْنُ مَرْيَمَ	وَجِيْهًا	فِي	الدُّنْيَا	وَالْاٰخِرَةِ
اس کا نام	مسیح	عیسیٰ	پسر مریم	باآبرو	میں	دنیا	اور آخرت

اس کا نام مسیح ؑ عیسیٰ ؑ پسر مریم ہے، دنیا اور آخرت میں باآبرو

وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾

وَمِنَ	الْمُقَرَّبِيْنَ	وَيُكَلِّمُ	النَّاسَ	فِي الْمَهْدِ	وَكَهْلًا	وَّمِنَ	الصّٰلِحِيْنَ
اور سے	مقرب (جمع)	اور باتیں کریگا	لوگ	گہوارہ میں	اور پختہ عمر	اور سے	نیکو کار۔

اور مقربوں سے ہوگا، اور لوگوں سے گہوارہ اور پختہ عمر میں باتیں کرے گا اور نیکو کاروں سے ہوگا۔

(۴۵) اُذْكُرْ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ اَیْ جِبْرَئِيْلُ يٰمَرْيَمُ
اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۙ اَیْ وَلَدٍ
اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ
خَاطَبَهَا بِنِسْبَتِهٖ اِلَيْهَا تَنْبِيْهًا عَلٰى اَنَّهَا
تَلِدُهٗ بِلَا اَبٍ اِذْ عَادَةُ الرِّجَالِ نِسْبَتُهُمْ
اِلٰى اٰبَاءِهِمْ وَجِيْهًا ذَا جَاهٍ فِي الدُّنْيَا
بِالنُّبُوَّةِ وَالْاٰخِرَةِ بِالشَّفَاعَةِ وَالدَّرَجَاتِ
الْعُلٰى وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ عِنْدَ اللّٰهِ
(۴۶) وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ اَیْ طِفْلًا قَبْلَ
وَقْتِ الْكَلَامِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

(۴۵) اور یاد کرو جب جبرئیل نے کہا اے مریم بیشک اللہ تم کو ایک ولد کی اپنی طرف سے بشارت دیتا ہے جس کا نام عیسیٰ مسیح مریم کا بیٹا (اللہ تعالیٰ نے مریم کی طرف عیسیٰ کو نسبت کیا تھا کہ مریم جان لیوے کہ عیسیٰ بغیر باپ کے پیدا ہونگے ورنہ باپ کے ہوتے ہوئے باپ کی طرف اولاد کو نسبت کیا جاتا ہے۔ وہ دنیا میں عزت و مرتبہ والے ہیں بوجہ نبوت کے اور آخرت میں بوجہ شفاعت عطا ہونے کے اور بڑے بڑے درجوں کے

(۴۶) اور لڑکپن میں لوگوں سے بولیں گے کہ اس وقت جو وقت بولنے کا عادتاً نہیں ہوتا اور بڑے ہوکر بھی کہ اس وقت سبھی بولتے ہیں اور وہ نیک لوگوں میں سے ہونگے۔

تشریح

(۴۵) حضرت مریم کو اولاد کی بشارت | اور جب فرشتوں نے کہا "اے مریم! اللہ تجھے اپنے "ایک فرمان" کی بشارت دیتا ہے، اس کا نام مسیح ابن مریم ہوگا ــــ چونکہ حضرت عیسیٰ اللہ کے فرمان اور اس کے حکم سے بغیر والد کے پیدا ہوئے اسلئے انکی نسبت والدہ کیطرف کرکے "مسیح ابن مریم" فرمایا گیا ــــ اسلئے انکو "ابن اللہ" کہنا واقعہ کے خلاف ہے ــــ صحیح بات یہ ہے کہ وہ کلمۃ اللہ، اللہ کی نشانی تھے ــــ اس کے باوجود کہ وہ عام طریقے کے خلاف بغیر باپ کے پیدا ہوئے وہ دنیا اور آخرت میں معزز ہونگے اور ان کا شمار اللہ کے مقرب بندوں میں ہوگا

(۴۶) حضرت مسیح اللہ کی نشانی ہیں | یہ بھی اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے کہ عام دستور کے خلاف مسیح ابن مریم گہوارے میں کلام کرینگے اور بڑی عمر کو پہنچ کر بھی۔ ان کا شمار صالحین میں ہوگا ــــ وہ خدا نہیں، خدا کے نیک بندے ہونگے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ ط قَالَ

وہ بولی	اے میرے رب	کیسے	ہوگا میرے ہاں	بیٹا	اور نہیں	ہاتھ لگایا مجھے	کوئی مرد	اس نے کہا
قَالَتْ	رَبِّ	اَنّٰی	یَکُوْنُ + لِیْ	وَلَدٌ	وَّلَمْ	یَمْسَسْنِیْ	بَشَرٌ	قَالَ

وہ بولی اے میرے رب! میرے ہاں بیٹا کیسے ہوگا؟ اور کسی مرد نے مجھے ہاتھ نہیں لگایا، اس نے کہا

کَذٰلِكِ اللّٰهُ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ط اِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا

كَذٰلِكِ	اللّٰهُ	یَخْلُقُ	مَا	یَشَآءُ	اِذَا	قَضٰٓی	اَمْرًا	فَاِنَّمَا
اسی طرح	اللہ	پیدا کرتا ہے	جو	وہ چاہتا ہے	جب	وہ ارادہ کرتا ہے	کوئی کام	تو

اسی طرح اللہ جو چاہے پیدا کرتا ہے، جب وہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو وہ

یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ (۴۷) وَیُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ

یَقُوْلُ	لَهٗ	كُنْ	فَیَكُوْنُ	وَ	یُعَلِّمُهُ	الْكِتٰبَ
وہ کہتا ہے	اس کو	ہو جا	سو وہ ہو جاتا ہے	اور	وہ سکھائیگا اس کو	کتاب

کہتا ہے اس کو "ہو جا" سو وہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس کو سکھائے گا کتاب اور

وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ (۴۸)

وَالْحِكْمَةَ	وَالتَّوْرٰىةَ	وَالْاِنْجِیْلَ
اور دانائی	اور توریت	اور انجیل

دانائی اور توریت اور انجیل

(۴۷) قَالَتْ رَبِّ اَنّٰی كَیْفَ یَكُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ
بَشَرٌ بِتَزَوُّجٍ وَّلَا غَیْرِهٖ قَالَ الْاَمْرُ كَذٰلِكِ مِنْ
خَلْقِ وَلَدٍ مِّنْكِ بِلَا اَبٍ اللّٰهُ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ
اِذَا قَضٰٓی اَمْرًا اَرَادَ خَلْقَهٗ فَاِنَّمَا یَقُوْلُ
لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۝ اَیْ فَهُوَ یَكُوْنُ۔

(۴۷) مریم نے عرض کیا کہ اے میرے رب میرے بچہ کیونکر ہوگا حالانکہ مجھ سے کسی مرد نے صحبت نہیں کی نہ نکاح کر کے نہ بدون نکاح کے اللہ نے فرمایا یہ بات یونہی ہے تجھ سے بچہ بدون باپ کے ہی پیدا ہوگا اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جب کسی چیز کو بنانا چاہتا ہے تو اسکو یہ فرما دیتا ہے کہ ہو جا وہ شے ہو جاتی ہے۔

(۴۸) وَیُعَلِّمُهُ بِالنُّوْنِ وَالْیَآءِ الْكِتٰبَ الْخَطَّ
وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ ۝

(۴۸) اور عیسیٰ کو ہم لکھنا سکھائیں گے اور حکمت کی باتیں عطا کرینگے اور توراۃ و انجیل یاد کراوینگے۔

تشریح

(۴۷) بغیر باپ کے بچہ کیسے ہوگا | قَالَ كَذٰلِكِ۔ کہا ایسا ہی ہوگا ــــ یہی الفاظ حضرت یحییٰ کی پیدائش کے سلسلہ میں حضرت زکریا سے فرمائے گئے دونوں جگہ ایک ہی مفہوم ہے اور دونوں واقعات چھ مہینے کے فاصلے سے معجزانہ طور پر پیش آئے۔

(۴۸) حضرت عیسیٰؑ حکیمانہ انداز میں اللہ کے دین کی تعلیم دینگے | اللہ تعالیٰ اس بچے "مسیح ابن مریم" کو کتاب یعنی توراۃ اور حکمت روح دین یعنی انجیل کی تعلیم دیگا ــــ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شریعت میں توراۃ کے پیرو تھے وہ کوئی نئی شریعت لیکر نہیں آئے تھے ــــ البتہ انہوں نے روح شریعت کو بڑے مؤثر انداز میں پیش فرمایا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ

وَرَسُوْلًا	اِلٰى	بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	اَنِّيْ	قَدْ جِئْتُكُمْ	بِاٰيَةٍ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ
اور ایک رسول	طرف	بنی اسرائیل	کہ میں	آیا ہوں تمہاری طرف	ایک نشانی کیساتھ	سے	تمہارا رب

اور بنی اسرائیل کی طرف ایک رسول (بھیجے گا) کہ میں تمہاری طرف ایک نشانی کے ساتھ آیا ہوں تمہارے رب کیطرف سے

اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ

اَنِّيْٓ	اَخْلُقُ	لَكُمْ	مِّنَ	الطِّيْنِ	كَهَيْـَٔةِ	الطَّيْرِ	فَاَنْفُخُ	فِيْهِ
کہ میں	بناتا ہوں	تمہارے لئے	سے	گارا	مانند شکل	پرندہ	پھر پھونک مارتا ہوں	اس میں

میں تمہارے لئے گارے سے پرندہ جیسی شکل بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں

فَيَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ

فَيَكُوْنُ	طَيْرًا	بِاِذْنِ	اللّٰهِ	وَاُبْرِئُ	الْاَكْمَهَ	وَالْاَبْرَصَ	وَاُحْيِ
تو وہ ہوجاتاہے	پرندہ	حکم سے	اللہ	اور میں اچھا کرتاہوں	مادرزاد اندھا	اور کوڑھی	اور میں زندہ کرتاہوں

تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ ہوجاتا ہے۔ اور میں اچھا کرتاہوں مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اور میں

الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ

الْمَوْتٰى	بِاِذْنِ	اللّٰهِ	وَاُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	تَاْكُلُوْنَ	وَمَا	تَدَّخِرُوْنَ	فِيْ
مُردے	حکم سے	اللہ	اور تمہیں بتاتا ہوں	جو	تم کھاتے ہو	اور جو	تم ذخیرہ کرتے ہو	میں

اللہ کے حکم سے مُردے زندہ کرتاہوں، اور تمہیں بتاتاہوں جو تم کھاتے ہو اور جو تم اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے

بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۴۹﴾

بُيُوْتِكُمْ	اِنَّ	فِيْ	ذٰلِكَ	لَاٰيَةً	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ
گھروں اپنے	بیشک	میں	اس	ایک نشانی	تمہارے لئے	اگر	تم ہو	ایمان والے

ہو بیشک اس میں تمہارے لئے ایک نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو

(۴۹) وَنَجْعَلُهٗ رَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَائِيْلَ فِي الصِّبَا اَوْ بَعْدَ الْبُلُوْغِ فَنَفَخَ جِبْرَئِيْلُ فِيْ جَيْبِ دِرْعِهَا فَحَمَلَتْ وَكَانَ مِنْ اَمْرِهَا مَا ذُكِرَ فِيْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ فَلَمَّا بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ لَهُمْ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ اَنِّيْ اَيْ بِاَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ عَلَامَةٍ عَلٰى صِدْقِيْ مِّنْ رَّبِّكُمْ هِيَ اَنِّيْ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِالْكَسْرِ اِسْتِيْنَافًا اَخْلُقُ اُصَوِّرُ

(۴۹) اور ان کو لڑکپن میں ہی یا بالغ ہونے کے بعد بنی اسرائیل کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجینگے۔ سو جبرئیل نے مریم کے کُرتے کے گریبان میں پھونک ماری، مریم فوراً حاملہ ہوگئی جس کا مفصل قصہ سورۂ مریم میں مذکور ہے۔ سو جب عیسیٰ کو اللہ نے بنی اسرائیل کی طرف بھیجا انہوں نے بنی اسرائیل سے کہا کہ میں بیشک تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں اس طرح کہ میں اپنے سچے ہونے کی ایک نشانی تمہارے

toobaa-elibrary.blogspot.com

لَكُمْ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ مِثْلَ صُوْرَتِهِ وَالْكَافُ اِسْمُ مَفْعُوْلٍ فَاَنْفُخُ فِيْهِ الضَّمِيْرُ لِلْكَافِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا وَفِيْ قِرَاءَةٍ طَائِرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ج بِاِرَادَتِهِ فَخَلَقَ لَهُمُ الْخُفَّاشَ لِاَنَّهُ اَكْمَلُ الطَّيْرِ خَلْقًا فَكَانَ يَطِيْرُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَهُ فَاِذَا غَابَ مِنْ اَعْيُنِهِمْ سَقَطَ مَيِّتًا وَاُبْرِئُ اَشْفِي الْاَكْمَهَ الَّذِيْ وُلِدَ اَعْمٰى وَالْاَبْرَصَ وَخُصَّا لِاَنَّهُمَا دَاءَانِ اَعْيَيَا الْاَطِبَّاءَ وَكَانَ بَعْثُهُ فِيْ زَمَنِ الطِّبِّ فَاَبْرَاَ فِيْ يَوْمٍ خَمْسِيْنَ اَلْفًا بِالدُّعَاءِ بِشَرْطِ الْاِيْمَانِ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ج بِاِرَادَتِهِ كَرَّرَهُ لِنَفْيِ تَوَهُّمِ الْاُلُوْهِيَّةِ فِيْهِ فَاَحْيَا عَاذَرَ صَدِيْقًا لَهُ وَابْنَ الْعَجُوْزِ وَابْنَةَ الْعَاشِرِ فَعَاشُوْا وَوُلِدَ لَهُمْ وَسَامَ بْنَ نُوْحٍ وَمَاتَ فِي الْحَالِ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ تَخْبَاُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِمَّا لَمْ اُعَايِنْهُ فَكَانَ يُخْبِرُ الشَّخْصَ بِمَا اَكَلَ وَمَا يَاْكُلُ بَعْدُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ الْمَذْكُوْرِ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

رب کی طرف سے لایا ہوں وہ یہ کہ میں تمہارے لئے مٹی سے ایک پرند کی سی تصویر بناؤں پھر اسمیں پھونک ماروں کہ اللہ کے ارادہ سے وہ پرند اڑنے والا ہو جائے سو عیسیٰ نے ان کے واسطے ایک شب پرک بنائی کہ یہ جانور اوروں کی نسبت پورا ہے پیدائش میں بہت سی وہ باتیں جو اور جانوروں میں نہیں اسمیں ہیں جیسے دانت، اور کان۔ سو وہ جانور اُڑتا تھا جہانتک ان کی نظر پہنچے، پھر جب انکی آنکھوں سے پوشیدہ ہوجاتا مرکر گر پڑتا۔ اور میں بحکم الٰہی اندھے مادر زاد کو تندرست اور بینا کرتا ہوں اور جذامی کو اچھا کرتا ہوں۔ ان دو بیماریوں کی تخصیص اس وجہ سے کی کہ یہ ایسی بیماریاں ہیں کہ طبیب ان کے علاج سے عاجز ہیں عیسٰے جس وقت پیغمبر ہوکر آئے طب کا زور و شور تھا اس لیئے ان کو اس قسم کا معجزہ عطا ہوا۔ سو انہوں نے ایک دن میں پچاس ہزار کو اپنی دعا سے اچھا کیا اس شرط سے کہ وہ مومن ہوں۔ اور میں مُردوں کو زندہ کرتا ہوں حکم الٰہی سے (ہر جگہ بحکم الٰہی ہونا ذکر کیا تھا کہ کسی کو یہ شبہ نہ ہو کہ عیسیٰ ؑ خدا ہیں) سو عیسیٰ ؑ نے آذر کو جو اُن کا دوست تھا زندہ کیا۔ اور ایک بڑھیا کے بیٹے کو اور ایک زکوٰۃ لینے والے کی دختر کو سو یہ سب ایک مدت تک زندہ رہے اور ان کے اولاد ہوئی۔ اور سام بن نوح کو بھی زندہ کیا۔ مگر وہ اسی وقت پھر مر گئے) اور میں تم کو خبر دیتا ہوں اسکی جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں چھپا کر رکھتے ہو وہ جو میں نے نہیں دیکھا سو تھے عیسیٰ کہ خبر دیتے تھے بعض شخص کو اسکی جو اس نے کھایا اور جو آئندہ کھاویگا۔ بیشک اس میں جو بیان ہوا بڑی نشانی ہے تمہارے واسطے اگر تم ایمان والے ہو۔

تشریح

(۴۹) حضرت عیسیٰ اللہ تعالیٰ کے رسول ہونگے | اور اس کو بنی اسرائیل کی طرف اپنا رسول مقرر کرے گا۔ اس لئے کہ ان کے اوّلین مخاطب بنی اسرائیل تھے، اگرچہ اسلام کی دعوت محدود نہیں ہے ـــــ رسول ہونے کی حیثیت سے ان کو جو معجزے عطا کئے گئے وہ اس امر کا اطمینان دلانے کے لئے کافی تھے کہ وہ جس رب کے بھیجے ہوئے ہیں وہ کائنات کا خالق اور حاکم ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فیصل

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِأُحِلَّ لَكُمْ

وَ مُصَدِّقًا	لِّمَا	بَيْنَ + يَدَيَّ	مِنَ	التَّوْرٰىةِ	وَلِأُحِلَّ	لَكُمْ
اور تصدیق کرنے والا	جو	اپنے سے پہلی	سے	توریت	اور تاکہ حلال کردوں	تمہارے لئے

اور میں اپنے سے پہلی (کتاب) توریت کی تصدیق کرنے والا ہوں اور تاکہ تمہارے لئے بعض

بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ

بَعْضَ	الَّذِيْ	حُرِّمَ	عَلَيْكُمْ	وَ جِئْتُكُمْ	بِاٰيَةٍ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ
بعض	وہ جو کہ	حرام کی گئی	تم پر	اور آیا ہوں تمہارے پاس	ایک نشانی	سے	تمہارا رب

وہ چیزیں حلال کردوں جو تم پر حرام کی گئی تھی۔ اور تمہارے پاس ایک نشانی کے ساتھ آیا ہوں تمہارے رب سے

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۵۰﴾

فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَاَطِيْعُوْنِ
سوتم ڈرو	اللہ	اور میرا کہا مانو

سوتم اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔

(۵۰) وَجِئْتُكُمْ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ قَبْلِيْ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِأُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ فِيْهَا فَاَحَلَّ لَهُمْ مِنَ السَّمَكِ وَالطَّيْرِ مَا لَا صِيْصِيَةَ لَهٗ وَقِيْلَ اَحَلَّ الْجَمِيْعَ فَبَعْضُ بِمَعْنٰى كُلٍّ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ كَرَّرَهٗ تَاكِيْدًا وَلِيَبْنِيَ عَلَيْهِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ فِيْمَا اٰمُرُكُمْ بِهٖ مِنْ تَوْحِيْدِ اللّٰهِ وَطَاعَتِهٖ۔

(۵۰) اور میں تمہارے پاس آیا اس حال میں کہ توراۃ کو جو مجھ سے پہلی کتاب ہے سچا سمجھتا ہوں اور اس لئے آیا کہ بعض چیزوں کو جو تم پر حرام تھی حلال کردوں۔ سو اُن کے لئے مچھلی اور پرند جس کے کانٹا نہ ہو حلال کردیا۔ اور بعض کا قول ہے کہ عیسیٰ ؑ نے کُل چیزیں جو اُن پر حرام تھیں حلال کردیں سو اس وقت لفظ بعض کُل کے معنی میں ہے اور میں تمہارے پاس ایک نشان لایا ہوں تمہارے رب کی طرف سے۔ سو اللہ سے ڈرو اور جو میں نے تم کو حکم کیا توحید خدا تعالیٰ اور اسکی عبادت کا اسکو مانو اور تسلیم کرو۔

تشریح

(۵۰) **حضرت عیسیٰ نے توراۃ کی تصدیق کی** | یہ حضرت مسیح علیہ السلام کے فرستادۂ رب ہونے کا ایک اور ثبوت ہے کہ وہ کسی نئے مذہب کی بنیاد نہیں ڈال رہے ہیں بلکہ اس ہدایتِ ربانی کی تصدیق کررہے ہیں جو تورات کی شکل میں اس وقت موجود ہے۔ اور تمہارے جاہلوں نے، تمہارے فقیہوں نے اور تمہارے رہبانیت پسند لوگوں نے اصل شریعتِ موسوی سے ہٹ کر بلا وجہ جن چیزوں کو حرام کردیا ہے وہ تمہارے لئے اصل شریعت کے مطابق حلال کردوں۔ میں تمہارے لئے تمہارے رب کی نشانیاں لے کر آیا ہوں، لہٰذا تم رب سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ ھٰذَا صِرَاطٌ

إِنَّ	اللّٰهَ	رَبِّيْ	وَ	رَبُّكُمْ	فَاعْبُدُوْهُ	ھٰذَا	صِرَاطٌ
بیشک	اللہ	میرا رب	اور	تمہارا رب	سو تم عبادت کرو اس کی	یہ	راستہ

بے شک اللہ (ہی) میرا اور تمہارا رب ہے سو تم اس کی عبادت کرو یہ سیدھا

مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۵۱﴾ فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ

مُّسْتَقِيْمٌ	فَلَمَّا	اَحَسَّ	عِيْسٰى	مِنْهُمُ	الْكُفْرَ	قَالَ	مَنْ
سیدھا	پھر جب	معلوم کیا	عیسیٰ	ان سے	کفر	اسنے کہا	کون

راستہ ہے پھر جب عیسیٰ نے معلوم کیا ان سے کفر (تو) کہا کون ہے اللہ کی طرف

اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ

اَنْصَارِيْٓ	اِلَى	اللّٰهِ	قَالَ	الْحَوَارِيُّوْنَ	نَحْنُ	اَنْصَارُ	اللّٰهِ
میری مدد کرنے والا	طرف	اللہ	کہا	حواری (جمع)	ہم	مددکرنیوالے	اللہ

میری مدد کرنے والا؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کی مدد کرنے والے ہیں۔

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ

اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	وَاشْهَدْ	بِاَنَّا	مُسْلِمُوْنَ	رَبَّنَآ	اٰمَنَّا	بِمَآ
ہم ایمان لائے	اللہ پر	تو گواہ رہ	کہ ہم	فرماں بردار	اے ہمارے رب	ہم ایمان لائے	جو

ہم اللہ پر ایمان لائے ۔ اور گواہ رہ کہ ہم فرماں بردار ہیں۔ اے ہمارے رب! ہم اس پر ایمان لائے

اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۳﴾

اَنْزَلْتَ	وَاتَّبَعْنَا	الرَّسُوْلَ	فَاكْتُبْنَا	مَعَ	الشّٰهِدِيْنَ
تونے نازل کیا	اور ہم نے پیروی کی	رسول	سو تو ہمیں لکھ لے	ساتھ	گواہی دینے والے

جو تونے نازل کیا اور ہم نے رسول کی پیروی کی سو تو ہمیں گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے۔

(۵۱) إِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ
فَاعْبُدُوْهُ ۭ ھٰذَا الَّذِيْ اٰمُرُكُمْ
بِهٖ صِرَاطٌ طَرِيْقٌ مُّسْتَقِيْمٌ ○
فَكَذَّبُوْهُ وَلَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖ۔
(۵۲) فَلَمَّآ اَحَسَّ عَلِمَ عِيْسٰى مِنْهُمُ
الْكُفْرَ وَاَرَادُوْا قَتْلَهٗ قَالَ
مَنْ اَنْصَارِيْٓ اَعْوَانِيْ ذَاهِبًا
اِلَى اللّٰهِ لِاَنْصُرَ دِيْنَهٗ قَالَ

(۵۱) بیشک میرا اور تمہارا رب اللہ ہے سوای کو پوجو۔ سیدھا راستہ یہی ہے جو میں تم کو حکم کرتا ہوں پھر بھی انہوں نے عیسیٰ کو جھوٹا کہا اور ایمان نہ لائے۔

(۵۲) سو جب عیسیٰ نے جانا کہ یہ لوگ کفر پر رہینگے ایمان نہ لاویں گے اور عیسیٰ کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا تب عیسیٰ نے کہا کہ تم میں کون میرا مددگار ہے جو اللہ کی طرف متوجہ ہو۔ تاکہ اس کی اعانت سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

الحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ ج
اَعْوَانُ دِیْنِہٖ وَھُمْ اَصْفِیَاءُ
عِیْسٰی اَوَّلُ مَنْ اٰمَنَ بِہٖ وَ
کَانُوْا اِثْنَیْ عَشَرَ رَجُلًا مِنَ
الحُوْرِ وَھُوَ الْبَیَاضُ الخَالِصُ
وَقِیْلَ کَانُوْا قَصَّارِیْنَ یُحَوِّرُوْنَ
الثِّیَابَ اَیْ یُبَیِّضُوْنَھَا اٰمَنَّا
صَدَّقْنَا بِاللّٰہِ ج وَاشْھَدْ یَا
عِیْسٰی بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ○
۵۲ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ
مِنَ الْاِنْجِیْلِ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ
عِیْسٰی فَاکْتُبْنَا مَعَ الشّٰھِدِیْنَ ○
لَکَ بِالْوَحْدَانِیَّۃِ وَلِرَسُوْلِکَ
بِالصِّدْقِ ۔

میں اللہ کے دین کی مدد کروں۔ حواریوں نے کہا ہم ہیں اللہ کے دین کے مددگار۔ ہم سب اللہ پر ایمان لائے اور اے عیسیٰ تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔ یہ بارہ آدمی تھے عیسیٰ کے خواص میں سے جو اُن پر اول ایمان لائے تھے۔ حوارین حور سے مشتق ہے جس کے معنی سفیدی خالص کے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ وہ سب دھوبی تھے کپڑے دھوتے تھے اسلئے انکو حوارین کہا۔

۵۳ اے ہمارے رب ہم ایمان لائے انجیل پر جو تو نے نازل کی اور ہم عیسیٰ کے پیرو ہیں سو ہم کو ان لوگوں میں لکھ جو تیری وحدانیت کے مقر اور تیرے رسول کو سچا جانتے ہیں۔

تشریح

۵۱ سب کا رب اللہ ہے | بے شک اللہ ہی تمہارا رب ہے اور میرا بھی، اسی کی عبادت کرو، سیدھا راستہ یہی ہے۔ بندگیٔ رب کی وہی دعوت حضرت عیسیٰ نے بھی دی جس کی دعوت پچھلے تمام نبی اور رسول دیتے آئے تھے۔

۵۲ حضرت عیسیٰ نے دین کی نصرت کے لئے پکارا | اس کے باوجود کہ حضرت عیسیٰ کی دعوت کوئی الگ قسم کی دعوت نہ تھی، جب آپ نے دیکھا کہ بنی اسرائیل کفر و انکار پر آمادہ ہیں تو انہوں نے اپنے انصار و حوارین مخلص ساتھیوں اور شاگردوں سے کہا کہ ان حالات میں کون اللہ کی راہ میں میرا مددگار ہوتا ہے؟ آپ کے انصار و حوارین نے کہا کہ ہم ہیں اللہ کے مددگار ـــــــ ہم اللہ پر ایمان لائے اور گواہ رہو کہ ہم مُسلِم اللہ کے فرماں بردار ہیں۔

زندگی کے جس حصے میں اللہ نے انسان کو ارادے اور عمل کی آزادی دی ہے، اس اختیاری حصے میں اللہ تعالیٰ بندے کو مجبور نہیں کرتے کہ وہ ہماری اطاعت کرے، اس کے بجائے دلیل و نصیحت سے اس کو آمادہ کرتے ہیں اس طرح فہمائش و نصیحت سے بندوں کو راہ راست پر لانے کی تدبیر کرنا یہ اللہ کا کام ہے اور جو بندے اس کام میں اللہ کا ساتھ دیں ان کو اللہ تعالیٰ اپنا رفیق و مددگار قرار دیتا ہے۔ ـــــــ عبادت میں تو بندہ اللہ کا غلام ہوتا ہے اور دین کو قائم کرنے میں وہ اس کا رفیق ہوتا ہے ـــــــ بندے کے لئے رب کی رفاقت ایک مقام بلند ہے۔

"یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا۔"

۵۳ شہادت حق کے گواہ | پروردگار جو قرآن آپ نے نازل کیا ہم نے اسے مان لیا، رسول کی پیروی ہم نے قبول کی، شہادت حق کے گواہوں میں ہمارا نام درج فرمایئے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿٥٤﴾

وَ مَكَرُوْا	وَمَكَرَ	اللّٰهُ	وَاللّٰهُ	خَيْرُ	الْمٰكِرِيْنَ
اور انہوں نے مکر کیا	اور خفیہ تدبیر کی	اللہ	اور اللہ	بہتر	تدبیر کرنے والے ہیں

اور انھوں نے مکر کیا اور اللہ نے خفیہ تدبیر کی اور اللہ (سب) تدبیر کرنے والوں سے بہتر ہے

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَ

اِذْ	قَالَ	اللّٰهُ	يٰعِيْسٰٓى	اِنِّىْ	مُتَوَفِّيْكَ	وَرَافِعُكَ	اِلَىَّ	وَ
جب	کہا	اللہ	اے عیسی	میں	قبض کرلونگا تجھے	اور اٹھا لونگا تجھے	اپنی طرف	اور

جب اللہ نے کہا اے عیسیٰؑ میں تجھے قبض کرلوں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھا لوں گا اور تجھے

مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ

مُطَهِّرُكَ	مِنَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَجَاعِلُ	الَّذِيْنَ	اتَّبَعُوْكَ
پاک کردونگا تجھے	سے	وہ لوگ جو	انہوں نے کفر کیا	اور رکھوں گا	وہ جنھوں نے	تیری پیروی کی

پاک کردونگا ان لوگوں سے جنھوں نے کفر کیا، اور جنھوں نے تیری پیروی کی انھیں انکے اوپر

فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ

فَوْقَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْٓا	اِلٰى	يَوْمِ	الْقِيٰمَةِ	ثُمَّ	اِلَىَّ
اوپر	جنھوں نے	کفر کیا	تک	دن	قیامت	پھر	میری طرف

(غالب) رکھوں گا جنھوں نے کفر کیا، قیامت کے دن تک پھر تمہیں میری طرف لوٹ کر

مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٥٥﴾

مَرْجِعُكُمْ	فَاَحْكُمُ	بَيْنَكُمْ	فِيْمَا	كُنْتُمْ	فِيْهِ	تَخْتَلِفُوْنَ
تمہیں لوٹ کر آنا ہے	پھر میں فیصلہ کرونگا	تمہارے درمیان	جسمیں	تم تھے	اسمیں	اختلاف کرتے۔

آنا ہے پھر میں تمہارے درمیان فیصلہ کروں گا جس (بارہ) میں تم اختلاف کرتے تھے۔

(٥٤) قَالَ تَعَالٰى وَمَكَرُوْا اَىْ كُفَّارُ بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ بِعِيْسٰى اِذْ وَكَّلُوْا بِهٖ مَنْ يَّقْتُلُهٗ غِيْلَةً وَمَكَرَ اللّٰهُ بِهِمْ بِاَنْ اَلْقٰى شِبْهَ عِيْسٰى عَلٰى مَنْ قَصَدَ قَتْلَهٗ فَقَتَلُوْهُ وَرَفَعَ عِيْسٰى وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ○ اَعْلَمُهُمْ بِهٖ۔

(٥٤) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور بنی اسرائیل نے عیسیٰؑ کے ساتھ فریب کیا کہ ان کے مار ڈالنے کے لئے آدمی مقرر کئے کہ بے خبری میں ان کو مار ڈالیں۔ اور اللہ نے ان سے فریب کیا اس طرح کہ جس نے عیسیٰؑ کے قتل کا ارادہ کیا تھا اسکو عیسیٰ کے مشابہ کر دیا سو کفار نے اسکو عیسیٰ سمجھ کر مار ڈالا اور عیسیٰ کو اللہ نے زندہ آسمان پر اٹھا لیا اور اللہ ان سے زیادہ مکر کرنا جانتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۵۵) اُذْکُرْ اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ تَا بِضُكَ وَ رَافِعُكَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا مِنْ غَیْرِ مَوْتٍ وَمُطَهِّرُكَ مُبْعِدُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ صَدَّقُوْا نُبُوَّتَكَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالنَّصَارٰی فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا بِكَ وَهُمُ الْیَهُوْدُ یَعْلُوْنَهُمْ بِالْحُجَّةِ وَالسَّیْفِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَیْنَكُمْ فِیْمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ○ مِنْ اَمْرِ الدِّیْنِ

(۵۵) اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰی الخ یاد کرو جبکہ فرمایا اللہ نے اے عیسیٰ بیشک میں تم کو اپنے پاس سے لینے والا اور دنیا سے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں بدون موت کے اور کافروں سے تم کو دور کرنے والا اور تمہاری پیروی کرنے والوں کو جنہوں نے تمہاری پیغمبری کا اقرار کیا مسلمان ہوں یا نصرانی یہودیوں سے جو کافر ہوئے اوپر کرنے والا ہوں کہ قیامت تک تمہارے پیرو دلیل سے اور تلوار سے یہودیوں پر غالب رہیں گے کبھی مغلوب نہ ہونگے۔ پھر تم سب کو میری طرف کو لوٹنا ہے تو میں فیصلہ کردوں گا تم میں ان امور کا جن میں تم اختلاف کررہے ہو مذہب کے بارے میں۔

تشریح

(۵۴) حضرت عیسیٰ کی مخالفت | پھر بنی اسرائیل میں سے حضرت مسیح کے مخالف لگے خفیہ تدبیریں اور سازشیں کرنے ـــ انکی سازش یہ تھی کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ پر الزام لگایا کہ یہ شخص قیصر روم کو خراج دینے سے روکتا ہے اور خود بادشاہ بننا چاہتا ہے۔ آپ کے خلاف حکومت کو بھڑکانے کی کوشش کی۔ اللہ نے بھی اپنی خفیہ تدبیر کی جس کی تفصیل آرہی ہے۔

(۵۵) حضرت عیسیٰؑ کے خلاف سازش | بنی اسرائیل کی سرکشی اور نافرمانی کا سلسلہ صدیوں سے جاری تھا، باربار کی تنبیہ کے باوجود ان کی روش بگڑتی ہی جارہی تھی۔ پے درپے کئی نبیوں کو قتل کرچکے تھے، جو انہیں نیکی کے راستے کی دعوت دیتا اسکے خون کے پیاسے ہوجاتے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے انھیں ایک آخری موقعہ دینے کے لئے بیک وقت دو نبیوں حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ کو مبعوث فرمایا۔ دونوں کی ولادت معجزانہ انداز میں ہوئی جو اُن کے مامور من اللہ ہونے کی کھلی نشانی تھی، مگر بنی اسرائیل نے یہ آخری موقعہ بھی گنوادیا، ان کے رئیس نے ایک رقاصہ کی فرمائش پر حضرت یحییٰ کا سر کٹوادیا، اور ان کے علماء اور فقہاء نے سازش کرکے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو سزائے موت دلوانے کی کوشش کی، اب ان پر مزید وقت خرچ کرنا فضول تھا اس لئے اپنے رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جسم سمیت زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ یہودیوں کے اس سازشی ماحول سے نکال کر ملاء اعلیٰ کے پاکیزہ ماحول میں بلا لیا اور بنی اسرائیل کے لئے قیامت تک کے لئے ذلت کا فیصلہ لکھدیا۔

آیت میں مُتَوَفِّیْكَ کا لفظ استعمال ہوا ہے جو تَوَفّیٰ سے فاعل کا صیغہ ہے اور اس کے اصل معنیٰ پورا پورا لینے اور وصول کرنے کے ہیں۔ اس کا مفہوم وہی ہے جو انگریزی کے لفظ TO RECALL کا ہے یعنی کسی عہدے دار کو اس کے منصب سے واپس بلا لینا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي

فِي	شَدِيْدًا	عَذَابًا	فَاُعَذِّبُهُمْ	كَفَرُوْا	الَّذِيْنَ	فَاَمَّا
میں	سخت	عذاب	سو انہیں عذاب دوں گا	کفر کیا	جن لوگوں نے	پس

پس جن لوگوں نے کفر کیا، سو انہیں سخت عذاب دوں گا

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَاَمَّا

اَمَّا	وَ	نّٰصِرِيْنَ	مِّنْ	لَهُمْ	وَمَا	وَالْاٰخِرَةِ	الدُّنْيَا
جو	اور	مددگار	سے	ان کا	اور نہیں	اور آخرت	دنیا

دنیا اور آخرت میں اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ اور جو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ

لَا يُحِبُّ	وَاللّٰهُ	اُجُوْرَهُمْ	فَيُوَفِّيْهِمْ	الصّٰلِحٰتِ	وَعَمِلُوا	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ
دوست نہیں رکھتا	اور اللہ	ان کے اجر	تو پورا دیگا	نیک	اور انہوں نے کام کئے	ایمان لائے	لوگ

لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو اللہ ان کے اجر انہیں پورے دیگا اور اللہ دوست نہیں

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٧﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿٥٨﴾

الْحَكِيْمِ	وَالذِّكْرِ	الْاٰيٰتِ	مِنَ	عَلَيْكَ	نَتْلُوْهُ	ذٰلِكَ	الظّٰلِمِيْنَ
حکمت والی	اور نصیحت	آیتیں	سے	آپ پر	ہم پڑھتے ہیں	یہ	ظالم

رکھتا ظالموں کو۔ ہم آپ پر یہ آیتیں اور حکمت والی نصیحتیں پڑھتے ہیں۔

﴿٥٦﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا...... فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا بِالْقَتْلِ وَالسَّبْيِ وَالْجِزْيَةِ وَالْاٰخِرَةِ بِالنَّارِ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ○ مَانِعِيْنَ مِنْهُ.

﴿٥٦﴾ پھر کافروں کو سخت عذاب میں مبتلا کروں گا کہ دنیا میں قتل اور قید کی مصیبت میں گرفتار ہونگے اور آخرت میں آگ میں جلینگے اور ان کو عذاب الٰہی سے کوئی نہ بچا سکے گا

﴿٥٧﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ بِالْيَاءِ وَالنُّوْنِ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ○ اَيْ يُعَاقِبُهُمْ رُوِيَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَرْسَلَ اِلَيْهِ سَحَابَةً فَرَفَعَتْهُ فَتَعَلَّقَتْ

﴿٥٧﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے ان کو پورا اجر ملے گا اور اللہ کو نا انصاف آدمی نہیں بھاتے ان کو عذاب میں گرفتار کرے گا۔

مروی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ایک بدلی بھیجی کہ اس

toobaa-elibrary.blogspot.com

بِهٖ اُمُّهٗ وَبَكَتْ فَقَالَ لَهَا اَنَّ الْقِيٰمَةَ تَجْمَعُنَا وَكَانَ ذٰلِكَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ وَلَهٗ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ سَنَةً وَعَاشَتْ اُمُّهٗ بَعْدَهٗ سِتَّ سِنِيْنَ وَرَوَى الشَّيْخَانِ حَدِيْثَ اَنَّهٗ يَنْزِلُ قُرْبَ السَّاعَةِ وَيَحْكُمُ بِشَرِيْعَةِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ وَالْخِنْزِيْرَ وَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ مُسْلِمٍ اَنَّهٗ يَمْكُثُ سَبْعَ سِنِيْنَ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيِّ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَيُتَوَفّٰى وَيُصَلّٰى عَلَيْهِ فَيَحْتَمِلُ اَنَّ الْمُرَادَ مَجْمُوْعُ لُبْثِهٖ فِي الْاَرْضِ قَبْلَ الرَّفْعِ وَبَعْدَهٗ

نے عیسیٰؑ کو اٹھا لیا ان کی والدہ ان کو پکڑ کر رونے لگیں سو عیسیٰ نے ان سے کہا کہ قیامت میں، میں اور تو سب اکٹھے ہونگے اور یہ قصہ شب قدر کو ہوا بیت المقدس میں اور عیسیٰؑ کی عمر اس وقت تینتیس ۳۳ برس کی تھی ان کی والدہ ان کے اٹھنے کے بعد چھ ۶ برس زندہ رہی۔ بخاری اور مسلم نے ایک حدیث روایت کی جسمیں یہ مذکور ہے کہ عیسیٰؑ قرب قیامت میں آسمان سے اُترینگے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے موافق حکم کرینگے اور دجال کو اور خنزیر کو قتل کرینگے اور صلیب کو توڑیں گے اور جزیہ موقوف کرینگے۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ وہ سات برس زمین میں رہیں گے اور ابوداؤد طیالسی کی روایت میں ہے کہ چالیس برس رہینگے پھر وفات پاوینگے اور ان کے جنازے کی نماز پڑھی جائیگی سو ابوداؤد کی روایت کا یہ مطلب ہوسکتا ہے کہ چالیس برس کل مدت انکی زندہ رہنے کی مراد ہو اٹھائے جانے سے پہلے اور اترنے کے بعد کی مدت کل چالیس برس ہو۔

(۵۸) ذٰلِكَ الْمَذْكُوْرُ مِنْ اَمْرِ عِيْسٰى نَتْلُوْهُ نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مِنَ الْاٰيٰتِ حَالٌ مِّنَ الْهَاءِ فِيْ نَتْلُوْهُ وَعَامِلُهٗ مَا فِيْ ذٰلِكَ مِنْ مَعْنَى الْاِشَارَةِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ○ الْمُحْكَمِ اَيِ الْقُرْاٰنِ۔

(۵۸) یہ جو کچھ عیسیٰ کا حال مذکور ہوا ہم تم پر اے محمدؐ اس کو بیان کرتے ہیں کہ یہ ظاہر نشانیاں ہیں اور قرآن کے احکام ہیں

تشریح

(۵۶) انکار کرنے والے بچ نہیں سکیں گے | اس اتمام حجت کے بعد جن لوگوں نے کفر وانکار کی روش اختیار کی انہیں دنیا اور آخرت میں سخت عذاب بھگتنا ہوگا اور کوئی ان کی مدد کے لئے بھی نہ آئے گا۔

(۵۷) ایمان وعمل کا اجر ضرور ملیگا | اس کے برخلاف جن لوگوں نے ایمان وعمل صالح کا راستہ اختیار کیا ان کی اس نیک چلنی کا پورا پورا اجر ملیگا۔ حد سے گذرنے والوں کو اللہ تعالیٰ ہرگز پسند نہیں فرماتے۔

(۵۸) ان تذکروں میں حکمت ہے | یہ حکمت سے لبریز تذکرے اے محمدؐ ہم تمہیں سنا رہے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِنَّ مَثَلَ عِيسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۖ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ

إِنَّ	مَثَلَ	عِيسٰى	عِنْدَ + اللّٰهِ	كَمَثَلِ	اٰدَمَ	خَلَقَهٗ	مِنْ	تُرَابٍ	ثُمَّ	قَالَ
بیشک	مثال	عیسیٰ	اللہ کے نزدیک	مثال جیسی	آدم	اسکو پیدا کیا	سے	مٹی	پھر	کہا

بیشک اللہ کے نزدیک عیسیٰؑ کی مثال آدمؑ جیسی ہے، اسے مٹی سے پیدا کیا، پھر کہا

لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (۵۹) اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ (۶۰)

لَهٗ	كُنْ	فَيَكُوْنُ	اَلْحَقُّ	مِنْ	رَّبِّكَ	فَلَا تَكُنْ	مِّنَ	الْمُمْتَرِيْنَ
اسکو	ہوجا	سو وہ ہوگیا	حق	سے	آپکا رب	پس نہ ہو	سے	شک کرنے والے

اس کو "ہوجا" تو وہ ہوگیا۔ حق آپ کے رب کی طرف سے ہے، پس شک کرنے والوں سے نہ ہونا۔

(۵۹) إِنَّ مَثَلَ عِيسٰى شَانُهُ الْغَرِيْبُ
عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۖ كَشَانِهٖ
فِىْ خَلْقِهٖ مِنْ غَيْرِ اَبٍ
وَهُوَ مِنْ تَشْبِيْهِ الْغَرِيْبِ
بِالْاَغْرَبِ لِيَكُوْنَ اَقْطَعَ لِلْخَصْمِ
وَاَوْقَعَ فِى النَّفْسِ خَلَقَهٗ اَىْ اٰدَمَ
اَىْ قَالَبَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ
قَالَ لَهٗ كُنْ بَشَرًا فَيَكُوْنُ ○
اَىْ فَكَانَ وَكَذٰلِكَ عِيسٰى قَالَ لَهٗ
كُنْ مِنْ غَيْرِ اَبٍ فَكَانَ
(۶۰) اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ خَبَرُ مُبْتَدَاٍ
مَحْذُوْفٍ اَىْ اَمْرُ عِيسٰى
فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ○
اَلشَّاكِّيْنَ فِيْهِ

(۵۹) بیشک عیسیٰ کی عجیب حالت ایسی ہے جیسے آدم کی کہ جیسے ان کو بدون ماں باپ کے پیدا کیا ایسے ہی عیسیٰ کو بدون باپ کے پیدا کیا۔ اس جگہ حق تعالیٰ نے عجیب و نادر حالت کو زیادہ تر عجیب و غریب حالت سے تشبیہ دی تاکہ ذہن میں خوب آجاوے اور مقابل کے جھگڑے کا دفعیہ پوری طرح ہوجائے کیونکہ عیسیٰ کے بغیر باپ پیدا ہونے میں کیوں انکار و استعجاب ہے، آدمؑ تو بغیر باپ اور ماں کے پیدا ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آدم کو مٹی سے بنایا۔ پھر فرمایا بشر ہوجاؤ وہ ہوگیا۔ ایسے ہی عیسیٰ کو فرمایا بدون باپ کے ہوجا وہ ہوگیا۔

(۶۰) عیسےٰ کا حال ٹھیک ٹھیک حق تعالےٰ نے فرمادیا سو تم اے محمدؐ ان کے بارے میں کچھ شک و تردد دل میں نہ لاؤ۔

تشریح

(۵۹) حضرت آدم بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تھے | آدم کو ہم نے باپ اور ماں کے بغیر پیدا کیا تھا ——— اگر بغیر باپ کے پیدا ہونا "الوہیت" یا "ابن اللہ" ہونے کا نشان ہے تو پھر آدم کے بارے میں کیا خیال ہے۔

(۶۰) حضرت مسیح نہ خدا تھے نہ خدا کے بیٹے | یہ اصل حقیقت ہے جو تمہیں تمہارے رب کی طرف سے بتائی جارہی ہے کہ مسیح نہ خدا تھے نہ خدا کے شریک، نہ خدا کے بیٹے۔ وہ ایک بندے اور رسول تھے اور خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی۔ ان کی ولادت کا عجیب و غریب واقعہ تھا، تم ان لوگوں میں شامل نہ ہونا جو بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا رہتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا

فَمَنْ	حَاجَّكَ	فِيهِ	مِنْ + بَعْدِ	مَا	جَاءَكَ	مِنَ	الْعِلْمِ	فَقُلْ	تَعَالَوْا
سو جو	آپ سے جھگڑے	اسمیں	بعد	جب	آگیا	سے	علم	تو کہدیں	تم آؤ

جو آپ سے اس بارہ میں جھگڑے اس کے بعد جبکہ آپ کے پاس علم آگیا تو کہدیں آؤ

نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ

نَدْعُ	أَبْنَاءَنَا	وَأَبْنَاءَكُمْ	وَنِسَاءَنَا	وَنِسَاءَكُمْ	وَأَنْفُسَنَا	وَأَنْفُسَكُمْ
ہم بلائیں	اپنے بیٹے	اور تمہارے بیٹے	اور اپنی عورتیں	اور تمہاری عورتیں	اور ہم خود	اور تم خود

ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور ہم خود اور تم خود (بھی)

ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ﴿٦١﴾

ثُمَّ	نَبْتَهِلْ	فَنَجْعَلْ	لَعْنَتَ	اللَّهِ	عَلَى	الْكَاذِبِينَ۔
پھر	ہم التجا کریں	پھر کریں (ڈالیں)	لعنت	اللہ	پر	جھوٹے

پھر ہم سب التجا کریں، پھر جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔

(٦١) فَمَنْ حَاجَّكَ جَادَلَكَ مِنَ
النَّصَارٰى فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا
جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ بِأَمْرِهِ
فَقُلْ لَهُمْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا
وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ
وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ فَنَجْمَعُهُمْ
ثُمَّ نَبْتَهِلْ نَتَضَرَّعْ فِي الدُّعَاءِ
فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى
الْكَاذِبِينَ ○ بِأَنْ نَقُولَ
اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَاذِبَ فِي شَأْنِ
عِيسٰى وَقَدْ دَعَا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ نَجْرَانَ
لِذٰلِكَ لَمَّا حَاجُّوْهُ فِيهِ
فَقَالُوْا حَتّٰى نَنْظُرَ فِي أَمْرِنَا
ثُمَّ نَأْتِيكَ فَقَالَ ذُوْ رَأْيِهِمْ
لَقَدْ عَرَفْتُمْ نُبُوَّتَهُ وَ
أَنَّهُ مَا بَاهَلَ قَوْمٌ نَبِيًّا

(٦١) پھر اگر نصاریٰ میں سے کوئی تم سے جھگڑا کرے بعد اس کے کہ تم عیسے کے حال سے خوب واقف ہوگئے ہو تو ان سے کہدو کہ آؤ ہم اور ہمارے بیٹے اور عورتیں اور تم اور تمہارے بیٹے اور عورتیں سب اکٹھے ہو کر عاجزی کے ساتھ حق تعالےٰ سے دعا کریں اور کہیں کہ اے اللہ عیسےؑ کے بارے میں جو ناحق پر اور جھوٹا ہو اس پر لعنت فرما (چنانچہ نصرانی نجران کے رہنے والوں کو آپ نے مباہلہ کے لئے بلایا جب کہ انہوں نے دربارۂ عیسےٰ آپ سے جھگڑا اور خلاف کیا۔ نصرانیوں نے جواب دیا کہ ابھی ٹھیرو ہم اس بات میں غور و فکر اور مشورہ کریں پھر تمہارے پاس آوینگے۔ ان میں جو عقلمند تھے انھوں نے یہ رائے دی کہ تم جانتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہیں اور پیغمبروں سے جس قوم نے مباہلہ کیا ضرور ہلاک ہوئے بہتر یہ ہے کہ ان سے صلح کرلو۔ یہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اِلَّا هَلَكُوْ فَوَادَعُوا الرَّجُلَ وَانْصَرَفُوْا فَاَتَوْهُ وَقَدْ خَرَجَ وَمَعَهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَفَاطِمَةُ وَعَلِىٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَقَالَ لَهُمْ اِذَا دَعَوْتُ فَاَمِّنُوْا فَاَبَوْا اَنْ يُّلَاعِنُوْا وَصَالَحُوْهُ عَلَى الْجِزْيَةِ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ وَرَوَى اَبُوْدَاوُدَ اَنَّهُمْ صَالَحُوْهُ عَلَى اَلْفَىْ حُلَّةٍ اَلنِّصْفُ فِىْ صَفَرٍ وَالْبَقِيَّةُ فِىْ رَجَبَ وَثَلٰثِيْنَ دِرْعًا وَثَلٰثِيْنَ فَرَسًا وَثَلٰثِيْنَ بَعِيْرًا وَثَلٰثِيْنَ مِنْ كُلِّ صِنْفٍ مِّنْ اَصْنَافِ السِّلَاحِ وَرَوٰى اَحْمَدُ فِىْ مُسْنَدِهٖ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَوْ خَرَجَ الَّذِيْنَ يُبَاهِلُوْنَهٗ لَرَجَعُوْا لَا يَجِدُوْنَ مَالًا وَلَا اَهْلًا وَرَوَى الطَّبَرَانِىُّ مَرْفُوْعًا لَوْ خَرَجُوْا لَاحْتَرَقُوْا۔

مشورہ کر کے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ مباہلہ کے واسطے حسن اور حسین اور فاطمہ وعلی رضی اللہ عنہم کو ساتھ لیکر باہر تشریف رکھتے تھے آپؐ نے ان سے فرمایا کہ جب میں دعا کروں تو تم آمین کہو سو اہل نجران نے مباہلہ سے انکار کیا اور جزیہ دینا قبول کر کے صلح کر لی یہ روایت ابونعیم نے دلائل النبوت میں نقل کی اور ابوداؤد نے روایت کیا کہ صلح اس پر کی کہ ہم دوہزار جوڑے آپ کو دیں گے، آدھے صفر میں، آدھے رجب میں اور تیس درع اور تیس گھوڑے اور تیس اونٹ اور تیس ہر ایک قسم کے ہتھیار دینگے۔ امام احمد نے اپنی سند میں روایت کی کہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اگر اہل نجران مباہلہ کرتے تو ان کا مال اور کنبہ کچھ باقی نہ رہتا سب تباہ ہو جاتا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اگر نکلتے تو سب جل جاتے۔

تشریح

(۶۱) نجران کے پادریوں کو مباہلے کی دعوت | اس صحیح حقیقت کے اظہار کے بعد بھی اگر کوئی تم سے حجت بازی کرے تو ان کو مباہلے کی دعوت دو کہ آؤ ہم مع اپنے اہل وعیال کے اکٹھے ہوں اور اللہ سے دعا کریں کہ جو جھوٹا ہو اس پر اللہ کی لعنت ـــــ نجران کے پادریوں کا وفد مباہلے کے لئے آمادہ نہ ہوا۔ اور تمام عرب کے سامنے یہ بات کھل گئی کہ نجرانی مسیحیت کے پیشوا جن کے تقدس کا دور دور چرچا ہے ایسے عقیدوں کی پیروی کر رہے ہیں جن کی صداقت پر خود انھیں بھی اعتماد نہیں ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ إِلٰهٍ

إِنَّ	هٰذَا	لَهُوَ	الْقَصَصُ	الْحَقُّ	وَ	مَا	مِنْ إِلٰهٍ
بیشک	یہ	یہی	بیان	سچا	اور	نہیں	کوئی معبود

بے شک یہی سچا بیان ہے۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود

إِلَّا اللّٰهُ ۚ وَإِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٦٢﴾ فَإِنْ

إِلَّا اللّٰهُ	وَإِنَّ	اللّٰهَ	لَهُوَ	الْعَزِيزُ	الْحَكِيمُ	فَإِنْ
اللہ کے سوا	اور بیشک	اللہ	وہی	غالب	حکمت والا	پھر اگر

نہیں اور بے شک اللہ ہی غالب حکمت والا ہے پھر اگر

تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ ﴿٦٣﴾ ع ۹ ۱۴

تَوَلَّوْا	فَإِنَّ	اللّٰهَ	عَلِيمٌ	بِالْمُفْسِدِينَ
وہ پھر جائیں	تو بیشک	اللہ	جاننے والا	فساد کرنے والوں کو۔

وہ پھر جائیں تو بے شک اللہ فساد کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔

(۶۲) إِنَّ هٰذَا الْمَذْكُورَ لَهُوَ الْقَصَصُ الْخَبَرُ الْحَقُّ الَّذِي لَا شَكَّ فِيهِ وَمَا مِنْ زَائِدَةٌ إِلٰهٍ إِلَّا اللّٰهُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ فِي مُلْكِهِ الْحَكِيمُ ○ فِي صُنْعِهِ

(۶۳) فَإِنْ تَوَلَّوْا أَعْرَضُوا عَنِ الْإِيمَانِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ ○ فَيُجَازِيهِمْ وَفِيهِ وَضْعُ الظَّاهِرِ مَوْضِعَ الْمُضْمَرِ

(۶۲) إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ الخ یہ جو بیان ہوا بیشک صحیح صحیح قصہ ہے اس میں کچھ تردد نہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بے شک اللہ ہی اپنے ملک میں غالب اور اپنے کاموں میں حکمت والا ہے۔

(۶۳) سو اگر وہ لوگ ایمان سے منہ پھیریں تو بیشک اللہ فساد والوں کو جانتا ہے ان کو اس کا بدلہ دیویگا۔

تشریح

(۶۲) مطلب یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے | یہ سچے واقعات ہیں اور حقیقت یہی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے اور اللہ ہی ہے جس کی طاقت سب سے بالا ہے اور جس کی حکمت نظامِ عالم میں کارفرما ہے۔

(۶۳) نجران کے عیسائی مباہلے سے پھر گئے | اگر یہ لوگ مقابلے سے منہ موڑیں تو انکا مفسد ہونا کھل جائے گا اللہ تو مفسدوں کو خوب جانتا ہی ہے ــــ یہاں تک خطاب نصاریٰ سے تھا جس کا نزول وفد نجران کی آمد کے موقعہ پر ہوا تھا ـــــ اب آگے خطاب کا رُخ زیادہ تر یہودیوں سے ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا

قُلْ	يٰٓاَهْلَ + الْكِتٰبِ	تَعَالَوْا	اِلٰى	كَلِمَةٍ	سَوَآءٍ	بَيْنَنَا	وَبَيْنَكُمْ	اَلَّا
آپ کہدیں	اے اہلِ کتاب	آؤ	طرف (پر)	ایک کلمہ	برابر	ہمارے درمیان	اور تمہارے درمیان	کہ نہ

آپ کہہ دیں اے اہلِ کتاب ! اس ایک بات پر آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر (مشترک) ہے

نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔـا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ

نَعْبُدَ	اِلَّا	اللّٰهَ	وَلَا نُشْرِكَ	بِهٖ	شَيْـًٔـا	وَّلَا يَتَّخِذَ	بَعْضُنَا	بَعْضًا	اَرْبَابًا	مِّنْ
ہم عبادت کریں	سوائے	اللہ	اور نہ ہم شریک کریں	اسکے ساتھ	کچھ	اور نہ بنائے	ہم میں سے کوئی	کسی کو	رب (جمع)	

کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور ہم میں سے کوئی کسی کو نہ بنائے

دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾

دُوْنِ	اللّٰهِ	فَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَقُوْلُوا	اشْهَدُوْا	بِاَنَّا	مُسْلِمُوْنَ
سوائے	اللہ	پھر اگر	وہ پھر جائیں	تو کہدو	تم گواہ رہو	کہ ہم	مسلم (فرماں بردار)

رب اللہ کے سوا، پھر اگر وہ پھر جائیں تو کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلم (فرماں بردار) ہیں

(٦٤) قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ الْيَهُوْدَ
وَالنَّصَارٰى تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ
سَوَآءٍ مَصْدَرٌ بِمَعْنٰى مُسْتَوٍ
اَمْرُهَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ هِيَ
اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ
بِهٖ شَيْـًٔـا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا
بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ ۭ كَمَا اتَّخَذْتُمُ الْاَحْبَارَ
وَالرُّهْبَانَ فَاِنْ تَوَلَّوْا
اَعْرَضُوْا عَنِ التَّوْحِيْدِ فَقُوْلُوْا
اَنْتُمْ لَهُمُ اشْهَدُوْا بِاَنَّا
مُسْلِمُوْنَ ۝ مُوَحِّدُوْنَ

(٦٤) قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ الخ کہدو اے محمدؐ کہ اے یہود اور نصاریٰ ایسی بات کو مانو اور اس کی طرف متوجہ ہو جس میں ہم اور تم برابر ہیں۔ کہ اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہ کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بنائیں اور ہم میں بعض، بعض آدمیوں کو خداتعالیٰ کے سوا رب نہ بنائیں جیسا تم نے کر رکھا ہے اپنے علماء اور زاہدوں کو خدا سمجھتے ہو۔ سو اگر وہ توحید سے منہ پھیریں تو تم ان سے کہدو کہ گواہ رہو ہم بے شک مسلمان ہیں۔ خدا تعالیٰ کو اکیلا جانتے ہیں۔

تشریح

(٦٤) آؤ ہم سب مل کر توحید پر متفق ہو جائیں | آؤ ایسے بنیادی عقیدہ پر ہم سے اتفاق کر لو جو تمام نبیوں کی دعوت کا نقطۂ آغاز ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں۔ اس کی ذات وصفات میں دوسری کسی ہستی کو ساجھی نہ بنائیں اور اللہ کے سوا ہم میں سے کسی کو کوئی اپنا رب نہ بنائے ـــــ اس عقیدۂ توحید پر آؤ ہم سب اکٹھے ہو جائیں ـــــ اگر اہل کتاب اس کو تسلیم نہ کریں تو صاف کہدو کہ ہم تو صرف ایک رب کے مسلم ہیں۔ عقیدۂ توحید میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

یٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ

یٰٓ	اَهْلَ الْكِتٰبِ	لِمَ	تُحَآجُّوْنَ	فِیْٓ	اِبْرٰهِیْمَ	وَمَآ	اُنْزِلَتِ
اے	اہل کتاب	کیوں	تم جھگڑتے ہو	میں	ابراہیم	اور نہیں	نازل کی گئی

اے اہل کتاب ! تم ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو ؟ اور نہیں نازل کی گئی

التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِیْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (۶۵)

التَّوْرٰىةُ	وَ	الْاِنْجِیْلُ	اِلَّا	مِنْۢ بَعْدِهٖ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ
توریت	اور	انجیل	مگر	اسکے بعد	تو کیا تم عقل نہیں رکھتے

توریت اور انجیل مگر ان کے بعد ، تو کیا تم عقل نہیں رکھتے ؟

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِیْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ

هٰٓاَنْتُمْ	هٰٓؤُلَآءِ	حَاجَجْتُمْ	فِیْمَا	لَكُمْ	بِهٖ	عِلْمٌ	فَلِمَ	تُحَآجُّوْنَ
ہاں تم	وہ لوگ	تم نے جھگڑا کیا	جسمیں	تمہیں	اس کا	علم	اب کیوں	تم جھگڑتے ہو

ہاں ! تم ہی وہ لوگ ہو تم نے اس (بارہ) میں جھگڑا کیا جس کا تمہیں علم تھا تو اب کیوں جھگڑتے

فِیْمَا لَیْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (۶۶)

فِیْمَا	لَیْسَ	لَكُمْ	بِهٖ	عِلْمٌ	وَاللّٰهُ	یَعْلَمُ	وَاَنْتُمْ	لَا	تَعْلَمُوْنَ
اسمیں	نہیں	تمہیں	اس کا	کچھ علم	اور اللہ	جانتا ہے	اور تم	نہیں	جانتے

ہو اس (بارہ) میں جس کا تمہیں کچھ علم نہیں۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

مَا كَانَ اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِیْفًا

مَا كَانَ	اِبْرٰهِیْمُ	یَهُوْدِیًّا	وَّلَا	نَصْرَانِیًّا	وَّلٰكِنْ	كَانَ	حَنِیْفًا
نہ تھے	ابراہیم	یہودی	اور نہ	نصرانی	اور لیکن	وہ تھے	ایک رخ

ابراہیم نہ یہودی تھے، نہ نصرانی (بلکہ) وہ حنیف (سب سے رخ موڑ کر اللہ کے ہوجانے والے)

مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ (۶۷)

مُّسْلِمًا	وَمَا	كَانَ	مِنَ	الْمُشْرِكِیْنَ
مسلم (فرماں بردار)	اور نہیں	تھے	سے	مشرک (جمع)

مسلم (فرماں بردار) تھے وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

(۶۵) وَنَزَلَ لَمَّا قَالَتِ الْیَهُوْدُ اِبْرَاهِیْمُ یَهُوْدِیٌّ وَنَحْنُ عَلٰی دِیْنِهٖ وَقَالَتِ النَّصَارٰی

(۶۵) جب یہود نے یہ کہا کہ ابراہیم بھی یہودی تھے اور ہم انہیں کے مذہب پر ہیں اور یہی دعویٰ نصاریٰ نے کیا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی ــــــ

toobaa-elibrary.blogspot.com

كَذٰلِكَ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ
لِمَ تُحَآجُّوْنَ تُخَاصِمُوْنَ
فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ بِزَعْمِكُمْ اَنَّهٗ
عَلٰى دِيْنِكُمْ وَمَآ اُنْزِلَتِ
التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا
مِنْ بَعْدِهٖ بِزَمَنٍ طَوِيْلٍ
وَبَعْدَ نُزُوْلِهِمَا حَدَثَتِ
الْيَهُوْدِيَّةُ وَالنَّصْرَانِيَّةُ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ بُطْلَانَ
قَوْلِكُمْ۔

اے اہل کتاب ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو۔ ہر ایک یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ابراہیم ہمارے مذہب پر تھے حالانکہ توراۃ اور انجیل ان کے بعد بہت زمانہ پیچھے نازل ہوئیں اور یہودی ہونا نصرانی ہونا توراۃ اور انجیل کے آنے کے بعد پیدا ہوا کیا تم اپنی بات کی غلطی سے واقف نہیں۔ اور سمجھتے نہیں کہ ابراہیم کیونکر یہودی اور نصرانی ہوسکتے ہیں۔

۶۶ هَا لِلتَّنْبِيْهِ اَنْتُمْ مُبْتَدَاٌ يَا
هٰٓؤُلَآءِ وَالْخَبَرُ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ
عِلْمٌ مِنْ اَمْرِ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَزَعَمْتُمْ
اَنَّكُمْ عَلٰى دِيْنِهِمَا فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ
فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ مِنْ
شَانِ اِبْرٰهِيْمَ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ شَانَهٗ
وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ قَالَ تَعَالٰى تَبْرِئَةً لِاِبْرٰهِيْمَ

۶۶ خبردار جس امر کا تم کو علم ہے اس میں گفتگو کرنا تو خیر تمہارا کام ہے کہ موسیٰ و عیسیٰ کے بارے میں جو کچھ تم بحث و تکرار کرتے ہو اور ان کی پیروی کا دعویٰ کرتے ہو۔ یہ تو جائے تعجب نہیں کہ تم ان کے حال سے کچھ واقف بھی ہو۔ پھر جس امر کا تم کو علم نہیں یعنی ابراہیم کے حال کا اسمیں کیوں جھگڑا کرتے ہو۔ اور ابراہیم کا حال اللہ خوب جانتا ہے تم واقف نہیں۔

۶۷ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا
وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مَائِلًا عَنِ الْاَدْيَانِ
كُلِّهَا اِلَى الدِّيْنِ الْقَيِّمِ مُّسْلِمًا مُوَحِّدًا
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○

۶۷ ابراہیم نہ یہودی تھے نہ نصرانی اور نہ مشرکوں میں سے تھے بلکہ وہ پورے مسلمان موحد سب مذہبوں سے پھر کر مذہب حق اور دین مستقیم کی طرف متوجہ ہونے والے تھے۔

تشریح

۶۵ کیا ابراہیم یہودی یا عیسائی تھے | اے اہل کتاب بتاؤ ابراہیم جنکو تم سب اپنا پیشوا مانتے ہو ان کا دین کیا تھا، کیا وہ یہودی تھے — کیا وہ عیسائی تھے — کیا ابراہیم راہ راست پر نہ تھے۔ یہودیت اور عیسائیت تو بعد کی پیداوار ہے۔ پھر نجات یافتہ ہونے کا مدار یہودیت اور عیسائیت کی پیروی پر کیوں موقوف ہوگا — کیا اتنی بات بھی تمہاری سمجھ میں نہیں آتی ؟

۶۶ تم حضرت ابراہیم کی شریعت کو نہیں جانتے | حضرت مسیح اور حضرت موسیٰ کے بارے میں جتنا تمہیں تھوڑا بہت، غلط صحیح علم تھا اس کے متعلق تم بہت کچھ حجت بازیاں کر چکے ہو۔ مگر حضرت ابراہیم ؑ کی شریعت کیا تھی اس کی تمہیں ہوا بھی نہیں لگی۔ تو جس بات کا تمہیں کچھ بھی علم نہیں ہے اسکے بارے میں کج بحثیاں کیوں کرتے ہو اور وہ بھی اللہ کے مقابلے میں جس کا علم کامل ہے — اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

۶۷ حضرت ابراہیم خالص مُوَحّد تھے | ابراہیم نہ یہودی تھے نہ عیسائی وہ تو ایک خالص مسلم تھے۔ اور نہ وہ مشرک تھے، جب کہ تم شرک تک میں مبتلا ہو کہ حضرت عُزیر کو، حضرت عیسیٰ کو اللہ کے بیٹے اور الوہیت میں شریک مانتے ہو — یہی حال مکہ کے ان مشرکین کا ہے کہ بت پرستی میں مبتلا ہوتے ہوئے دعویٰ یہ کہ ہم دین ابراہیمی پر ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرٰهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ

إِنَّ	أَوْلَى + النَّاسِ	بِإِبْرٰهِيمَ	لَلَّذِينَ	اتَّبَعُوهُ	وَهٰذَا	النَّبِيُّ	وَالَّذِينَ
بیشک	سب سے زیادہ مناسب لوگ	ابراہیم سے	وہ لوگ	انہوں نے پیروی کی انکی	اور اس	نبی	اور وہ لوگ جو

بے شک سب لوگوں سے زیادہ مناسبت ہے ابراہیمؑ سے ان لوگوں کو جنہوں نے ان کی پیروی کی، اور اس نبی کو اور وہ

اٰمَنُوا ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٨﴾ وَدَّتْ طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ

اٰمَنُوا	وَاللّٰهُ	وَلِيُّ	الْمُؤْمِنِينَ	وَدَّتْ	طَّائِفَةٌ	مِّنْ	أَهْلِ الْكِتٰبِ	لَوْ
ایمان لائے	اور اللہ	کارساز	مومن (جمع)	چاہتی ہے	ایک جماعت	سے (کی)	اہل کتاب	کاش

لوگ جو ایمان لائے اور اللہ مومنوں کا کارساز ہے۔ اہل کتاب کی ایک جماعت چاہتی ہے کاش! وہ

يُضِلُّونَكُمْ ۖ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٦٩﴾

يُضِلُّونَكُمْ	وَمَا	يُضِلُّونَ	إِلَّا	أَنْفُسَهُمْ	وَمَا	يَشْعُرُونَ
وہ گمراہ کردیں تمہیں	اور نہیں	وہ گمراہ کرتے	مگر	اپنے آپ	اور نہیں	وہ سمجھتے۔

تمہیں گمراہ کردیں اور وہ اپنے سوا کسی کو گمراہ نہیں کرتے۔ اور وہ سمجھتے نہیں۔

(۶۸) إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ أَحَقَّهُمْ بِإِبْرٰهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي زَمَانِهِ وَهٰذَا النَّبِيُّ مُحَمَّدٌ لِمُوَافَقَتِهِ لَهُ فِي أَكْثَرِ شَرْعِهِ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا مِنْ أُمَّتِهِ فَهُمُ الَّذِينَ يَنْبَغِي أَنْ يَقُولُوا نَحْنُ عَلٰى دِينِهِ لَا أَنْتُمْ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ○ نَاصِرُهُمْ وَحَافِظُهُمْ۔

(۶۹) وَنَزَلَ لَمَّا دَعَا الْيَهُودُ مُعَاذًا وَحُذَيْفَةَ وَعَمَّارًا إِلٰى دِينِهِمْ وَدَّتْ طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّونَكُمْ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ لِأَنَّ إِثْمَ إِضْلَالِهِمْ عَلَيْهِمْ وَالْمُؤْمِنُونَ لَا يُطِيعُونَهُمْ فِيهِ وَمَا يَشْعُرُونَ ○ بِذٰلِكَ

(۶۸) بیشک ابراہیم کی پیروی اور ان کے دین میں ہونے کا دعویٰ وہ لوگ کریں تو بجا ہے جو انکے وقت میں ان پر ایمان لائے ان کی پیروی کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کے مسلمان کہ یہ دین میں انکے موافق ہیں ان کا دعویٰ بھی سچا ہے اور اللہ مسلمانوں کا نگہبان اور مددگار ہے۔

(۶۹) یہود نے جب معاذ اور حذیفہ اور عمار کو جو صحابی تھے اپنے مذہب کی طرف بلایا یہ آیت نازل ہوئی وَدَّتْ طَّائِفَةٌ الخ اہل کتاب میں سے ایک جماعت یہ چاہتی ہے کہ اے مسلمانو! تم کو گمراہ کردے حالانکہ وہ اپنی جانوں کو ہی گمراہ اور تباہ کرتے ہیں کہ وبال اس کا ان پر لوٹیگا اور مسلمان ان کا کہنا نہ مانیں گے تو دین و دنیا میں وہی روسیاہ رہے اور ان کو اس کی خبر نہیں۔

تشریح

(۶۸) أمت محمدیہ حقیقت میں ملت ابراہیمی ہے | اصل میں تو دین ابراہیمی پر وہ لوگ ہیں جنہوں نے ابراہیم کے طریقے کی پیروی کی اور یہ نبی آخرالزماں اور ان پر ایمان لانے والے اس نسبت کے حقدار ہیں اللہ تو ان ہی کا حامی و مددگار رہے۔

(۶۹) اہل کتاب کی باتوں میں مت آنا | اصل میں اے ایمان والو! اہل کتاب کا ایک گروہ تمہیں اس طرح کی باتیں کرکے راہِ راست سے ہٹانا چاہتا ہے حالانکہ لاشعوری طور پر وہ کسی اور کو نہیں خود اپنے آپ کو گمراہی میں مبتلا کر رہے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

يَاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۷۰﴾

يَاَهْلَ الْكِتٰبِ	لِمَ	تَكْفُرُوْنَ	بِاٰيٰتِ	اللّٰهِ	وَاَنْتُمْ	تَشْهَدُوْنَ
اے اہل کتاب	کیوں	تم انکار کرتے ہو	آیتوں کا	اللہ	حالانکہ تم	گواہ ہو۔

اے اہل کتاب ! تم کیوں انکار کرتے ہو اللہ کی آیتوں کا ؟ حالانکہ تم گواہ ہو

يَاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ

يَاَهْلَ الْكِتٰبِ	لِمَ	تَلْبِسُوْنَ	الْحَقَّ	بِالْبَاطِلِ	وَتَكْتُمُوْنَ	الْحَقَّ	وَاَنْتُمْ
اے اہل کتاب	کیوں	تم ملاتے ہو	سچ	جھوٹ کے ساتھ	اورتم چھپاتے ہو	حق	حالانکہ تم

اے اہل کتاب ! تم کیوں ملاتے ہو سچ کو جھوٹ کے ساتھ اورتم حق کو چھپاتے ہو حالاں کہ تم .

ع ۸ ۱۵ تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِىْٓ

تَعْلَمُوْنَ	وَقَالَتْ	طَّآئِفَةٌ	مِّنْ	اَهْلِ الْكِتٰبِ	اٰمِنُوْا	بِالَّذِىْٓ
جانتے ہو	اور کہا	ایک جماعت	سے (کی)	اہل کتاب	تم مان لو	جو کچھ

جانتے ہو ! اور ایک جماعت نے کہا اہل کتاب کی کہ جو کچھ مسلمانوں پر نازل

اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۷۲﴾

اُنْزِلَ	عَلَى	الَّذِيْنَ + اٰمَنُوْا	وَجْهَ النَّهَارِ	وَاكْفُرُوْٓا	اٰخِرَهٗ	لَعَلَّهُمْ	يَرْجِعُوْنَ
نازل کیا گیا	پر	جو لوگ ایمان لائے (مسلمان)	اول حصۂ دن	اور منکر ہو جاؤ	اسکا آخر (شام)	شاید وہ	پھر جائیں

کیا گیا ہے اسے دن کے اول حصہ میں مان لو اور منکر ہو جاؤ اسکے آخر حصہ میں (شام کو) شاید کہ وہ پھر جاویں۔

وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ

وَلَا	تُؤْمِنُوْٓا	اِلَّا	لِمَنْ	تَبِعَ	دِيْنَكُمْ	قُلْ	اِنَّ	الْهُدٰى	هُدٰى	اللّٰهِ	اَنْ
اور نہ	مانو	سوائے	اسکی جو	پیروی کرے	تمہارا دین	کہدیں	بیشک	ہدایت	ہدایت	اللہ	کہ

اور کسی کی بات) نہ مانو سوائے اسکے جو پیروی کرے تمہارے دین کی، آپ کہدیں بیشک ہدایت اللہ ہی کی ہدایت ہے کہ

يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ

يُّؤْتٰٓى	اَحَدٌ	مِّثْلَ	مَآ	اُوْتِيْتُمْ	اَوْ	يُحَآجُّوْكُمْ	عِنْدَ	رَبِّكُمْ	قُلْ	اِنَّ	الْفَضْلَ
دیا گیا	کسی کو	جیسا	کچھ	تمہیں دیا گیا	یا	وہ حجت کریں تم سے	سامنے	تمہارا رب	کہدیں	بیشک	فضل

کسی کو دیا گیا جیسا کہ تمہیں دیا گیا یا وہ تم سے تمہارے رب کے سامنے حجت کریں۔ آپ کہدیں بیشک فضل اللہ کے

بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾

بِيَدِ اللّٰهِ	يُؤْتِيْهِ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَاللّٰهُ	وَاسِعٌ	عَلِيْمٌ
اللہ کے ہاتھ میں	وہ دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور اللہ	وسعت والا	جاننے والا

ہاتھ میں ہے وہ دیتا ہے جس کو وہ چاہتا ہے، اور اللہ وسعت والا جاننے والا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

۷۰ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اَلْقُرْاٰنِ الْمُشْتَمِلِ
عَلٰى نَعْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝
تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ حَقٌّ

۷۰ اے اہل کتاب قرآن کا جسمیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کے اوصاف موجود ہیں کیوں انکار کرتے
ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ وہ صحیح ہے۔

۷۱ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ
تَخْلِطُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ بِالتَّحْرِيْفِ
وَالتَّزْوِيْرِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ
اَیْ نَعْتَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ع اَنَّهٗ حَقٌّ۔

۷۱ اے کتاب والو کیوں حق کو باطل کے ساتھ
ملاتے ہو کہ آیتوں کو بدلتے ہو اور کچھ سے کچھ
مطلب نکالتے ہو اور نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو جو سراسر حق ہے چھپاتے ہو حالانکہ تم اسکو
ٹھیک جانتے ہو۔

۷۲ وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ
الْكِتٰبِ اَلْيَهُوْدِ لِبَعْضِهِمْ اٰمِنُوْا
بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اَیِ الْقُرْاٰنِ وَجْهَ النَّهَارِ اَوَّلَهٗ
وَاكْفُرُوْٓا بِهٖ اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ اَیِ
الْمُؤْمِنِيْنَ يَرْجِعُوْنَ ۝ج عَنْ دِيْنِهِمْ
اِذْ يَقُوْلُوْنَ مَا رَجَعَ هٰٓؤُلَآءِ عَنْهُ بَعْدَ
دُخُوْلِهِمْ فِيْهِ وَهُمْ اُولُوْ عِلْمٍ اِلَّا
لِعِلْمِهِمْ بُطْلَانَهٗ

۷۲ وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ الخ بعض یہود نے بعض سے کہا
اور باہم پھر صلاح کی کہ کچھ آدمی تم میں سے قرآن
پر ایمان لاؤ شروع دن میں اور شام کے وقت
پھر جاؤ اور انکار کردو تاکہ مسلمان بھی اپنے دین
سے پھر جاویں اور یوں خیال کریں کہ یہود جو
مسلمان ہو کر پھرے تو ضرور ان کو مذہب اسلام
کا باطل ہونا محقق ہوا ورنہ باوجود اہل علم ہونے
کے یہ کیوں اسلام سے پھرتے۔

۷۳ وَقَالُوْٓا اَيْضًا وَلَا تُؤْمِنُوْٓا تُصَدِّقُوْٓا
اِلَّا لِمَنْ اَللَّامُ زَائِدَةٌ تَبِعَ وَافَقَ
دِيْنَكُمْ قَالَ تَعَالٰى قُلْ لَهُمْ يَا
مُحَمَّدُ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ الَّذِیْ
هُوَ الْاِسْلَامُ وَمَا عَدَاهُ ضَلَالٌ
وَالْجُمْلَةُ اِعْتِرَاضٌ اَنْ اَیْ بِاَنْ
يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ
مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ وَالْفَضَائِلِ
وَاَنْ مَفْعُوْلُ تُؤْمِنُوْا وَالْمُسْتَثْنٰى مِنْهُ
اَحَدٌ قُدِّمَ عَلَيْهِ الْمُسْتَثْنٰى اَلْمَعْنٰى
لَا تُقِرُّوْا بِاَنَّ اَحَدًا يُّؤْتٰى ذٰلِكَ
اِلَّا مَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ اَوْ بِاَنْ

۷۳ اور یہ بھی یہود نے باہم کہا کہ دل سے سوا اپنے
مذہب والے کے کسی کو نہ مانو اور سچا نہ سمجھو۔ اے
محمد ان سے کہدو کہ ٹھیک راہ وہی ہے جو اللہ
کی راہ ہے یعنی اسلام اور اس کے سوا سب گمراہی
ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

يُحَاجُّوكُمْ أَيِ الْمُؤْمِنُونَ يَغْلِبُوكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِأَنَّكُمْ أَصَحُّ دِيْنًا وَ فِيْ قِرَاءَةٍ أَأَنْ بِهَمْزَةِ التَّوْبِيْخِ أَيْ إِيْتَاءَ أَحَدٍ مِثْلَهُ يُقِرُّوْنَ بِهِ قَالَ تَعَالٰى قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ج يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط فَمِنْ أَيْنَ لَكُمْ أَنَّهُ لَا يُؤْتٰى أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُوْتِيْتُمْ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ كَثِيْرُ الْفَضْلِ عَلِيْمٌ ج بِمَنْ هُوَ أَهْلُهُ

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ کہدو کہ بیشک بزرگی دینا اللہ کے قبضہ میں ہے وہ جس کو چاہے فضیلت دے تم کو یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ تمہاری برابر کسی کو کتاب اور فضیلت نہ ملے گی اور اللہ کا فضل بڑا ہے جو اس کے لائق ہے وہ اس کو جانتا ہے۔

تشریح

(۷۰) نبیؐ کی زندگی سچائی کی دلیل ہے | نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت، آپ کی پاکیزہ زندگی، آپکی تعلیم و تربیت کے صحابہ کی زندگی پر اثرات، قرآن کے بلند پایہ مضامین یہ سب چیزیں روزِ روشن کی طرح پکار پکار کر کہہ رہی تھیں کہ حق یہی ہے، ان کو جھٹلانا نفس کی شرارت کے سوا کچھ نہ تھا۔ اس لئے قرآن ان کو الزام دیتا ہے کہ اے اہل کتاب کیوں اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہو جب کہ تم خود اپنی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کر رہے ہو اور اس کے گواہ ہو۔

(۷۱) حق پر باطل کا رنگ مت چڑھاؤ | اے اہل کتاب جانتے بوجھتے کیوں حق پر باطل کا رنگ چڑھا کر حق کو مشتبہ بنانے کی کوشش کرتے ہو۔

(۷۲) اسلام کے خلاف ایک اور سازش | مدینہ کے قرب و جوار میں رہنے والے یہودیوں کے رہنماؤں نے اسلام کی دعوت کو کمزور کرنیکے لئے ایک اور چال چلی کہ خفیہ طور پر کچھ لوگوں کو تیار کیا کہ وہ پہلے اعلانیہ اسلام قبول کریں اور پھر مرتد ہو جائیں اور یہ مشہور کریں کہ ہم نے اسلام اور پیغمبر اسلام میں یہ یہ خرابیاں دیکھیں ہیں اس لئے ہم نے یہ دین چھوڑ دیا ہے۔ تا کہ اس طریقے پر ہم اس دین کے پھیلاؤ کو روک سکیں۔ اور جو لوگ اس دین کو قبول کر چکے ہیں ان کو واپس لاسکیں —— اسلامی حکومت میں مرتد کی سزا قتل، جن لوگوں کے سمجھ میں نہیں وہ یہ نہیں جانتے کہ اسلامی حکومت کیونکہ ایک نظریاتی حکومت ہے اسلئے، مرتد ہونا دراصل حکومتِ وقت کے خلاف بغاوت اور اس کی نظریاتی بنیادوں کو کمزور کرنا ہے —— یہ حریتِ فکر کا معاملہ نہیں ہے جس کا علم بردار اسلام ہے۔

(۷۳) حق میں تنگ نظری نہیں ہوتی | حق کبھی تنگ نظر نہیں ہوتا۔ اہل کتاب حق سے ہٹے تو ان میں تنگ نظری اور تنگ خیالی آگئی —— یہ سمجھنے لگے کہ بس حق ہم ہی ہم ہیں۔ کہنے لگے کہ بس اپنے ہم مذہبوں کی سنو اور کسی کی نہ سنو —— ان کی بداعمالیوں کی بدولت ان کو امامت کے منصب سے ہٹایا گیا، بجائے اس کے کہ اپنا احتساب کرتے، بغض و حسد میں مبتلا ہو گئے کہ یہ مقام جو ہمارا تھا دوسروں کو کیوں مل گیا —— اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پروردگار تمہاری طرح تنگ نظر نہیں ہے وہ جس کو ہدایت دیتا ہے اور وہ اس کو قبول کر لیتا ہے تو وہ اسی کو نوازتا ہے۔ کیونکہ یہ ہدایت تو وہی ہے جو اللہ کی ہدایت ہے۔ تمہارے خیالات ہدایت کا بدل نہیں ہیں —— وہ جانتا ہے کون شرف و فضل کا مستحق ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (٧٤)

يَخْتَصُّ	بِرَحْمَتِهِ	مَنْ	يَشَاءُ	وَاللَّهُ	ذُو الْفَضْلِ	الْعَظِيمِ
وہ خاص کر لیتا ہے	اپنی رحمت سے	جس کو	وہ چاہتا ہے	اور اللہ	فضل والا	بڑا - بڑے

وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص کر دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے

وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ إِنْ تَأْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ وَمِنْهُمْ

وَمِنْ	أَهْلِ الْكِتَابِ	مَنْ	إِنْ	تَأْمَنْهُ	بِقِنْطَارٍ	يُؤَدِّهِ	إِلَيْكَ	وَمِنْهُمْ
اور سے	اہل کتاب	جو	اگر	امانت رکھیں اسکو	ڈھیر مال	ادا کر دے	آپ کو	اور ان سے

اور اہل کتاب میں کوئی (ایسا ہے) کہ اگر آپ اس کے پاس امانت رکھیں ڈھیروں مال تو وہ آپ کو ادا کر دے

مَنْ إِنْ تَأْمَنْهُ بِدِينَارٍ لَا يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ إِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ

مَنْ	إِنْ + تَأْمَنْهُ	بِدِينَارٍ	لَا يُؤَدِّهِ	إِلَيْكَ	إِلَّا	مَا دُمْتَ	عَلَيْهِ
جو	اگر آپ امانت رکھیں اسکو	ایک اشرفی	وہ ادا نہ کرے	آپ کو	مگر	جب تک رہیں	اس پر

اور انہیں کوئی (ایسا ہے) اگر آپ اسکے پاس ایک اشرفی امانت رکھیں تو وہ آپ کو ادا نہ کرے گا جب تک آپ اسکے سر پر

قَائِمًا ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْأُمِّيِّينَ سَبِيلٌ ۚ

قَائِمًا	ذَٰلِكَ	بِأَنَّهُمْ	قَالُوا	لَيْسَ	عَلَيْنَا	فِي	الْأُمِّيِّينَ	سَبِيلٌ
کھڑے	یہ	اسلئے کہ	انہوں نے کہا	نہیں	ہم پر	میں	اُمّی (جمع)	(الزام کی) کوئی راہ نہیں

کھڑے رہیں یہ اسلئے ہے کہ انہوں نے کہا ہم پر اُمّیوں کے (بارے) میں (الزام کی) کوئی راہ نہیں

وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (٧٥)

وَيَقُولُونَ	عَلَى	اللَّهِ	الْكَذِبَ	وَهُمْ	يَعْلَمُونَ
اور وہ بولتے ہیں	پر	اللہ	جھوٹ	اور وہ	جانتے ہیں

اور وہ اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں، اور وہ جانتے ہیں۔

(٧٤) يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ○

(٧٥) وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ إِنْ تَأْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ أَيْ بِمَالٍ كَثِيرٍ يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ ۚ لِأَمَانَتِهِ كَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ أَوْدَعَهُ

(٧٤) اپنی رحمت کے ساتھ جس کو چاہتا ہے خاص فرماتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

(٧٥) اور بعض اہل کتاب میں ایسے بھی ہیں کہ اگر ان کے پاس بہت سا مال امانت رکھو تو وہ بلا کم وکاست واپس کر دیں جیسے عبداللہ بن سلام کہ کسی نے ان کے پاس ایک ہزار دو سو اوقیہ سونے کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

رَجُلٌ اَلْفًا وَمِائَتَيْ أُوقِيَةً ذَهَبًا
فَأَدَّاهَا إِلَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ
إِنْ تَأْمَنْهُ بِدِينَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ
إِلَيْكَ لِخِيَانَتِهٖ إِلَّا مَا دُمْتَ
عَلَيْهِ قَآئِمًا لَا تُفَارِقُهُ فَمَتٰى
فَارَقْتَهُ أَنْكَرَهُ كَكَعْبِ بْنِ
الْأَشْرَفِ اِسْتَوْدَعَهُ قُرَيْشِيٌّ
دِيْنَارًا فَجَحَدَهُ ذٰلِكَ أَيْ
تَرْكُ الْأَدَاءِ بِأَنَّهُمْ قَالُوْا بِسَبَبِ
قَوْلِهِمْ لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْأُمِّيِّيْنَ
أَيِ الْعَرَبِ سَبِيْلٌ أَيْ
إِثْمٌ لِاِسْتِحْلَالِهِمْ ظُلْمَ
مَنْ خَالَفَ دِيْنَهُمْ وَنَسَبُوْهُ
إِلَيْهِ تَعَالٰى قَالَ تَعَالٰى
وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ
فِيْ نِسْبَةِ ذٰلِكَ إِلَيْهِ
وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ أَنَّهُمْ
كَاذِبُوْنَ ۔

امانت رکھے۔ انھوں نے وہ بجنسہ اس کو واپس کر دئے۔ اور بعض اہل کتاب ایسے ہیں کہ اگر اس کے پاس ایک دینار بھی امانت رکھا جائے تو واپس نہ کریں خیانت کرلیویں مگر جب تک اس سے جُدا نہ ہو تو دیدے۔ جہاں اس سے جُدا ہو صاف انکار کردے کہ میرے پاس کب رکھا تھا۔ جیسے کعب بن اشرف کہ اس کے پاس ایک قریشی نے ایک دینار امانت رکھا اس نے اس کا انکار کردیا اور نہ دیا یہ نہ دینا اور خیانت کرنا اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ عرب کے تکلیف دینے اور ستانے میں ہم پر کچھ مؤاخذہ اور گناہ نہیں کہ ان کے گمان فاسد میں یہ آیا ہوا ہے کہ جو دین میں ہمارا مخالف ہے اس پر ظلم اور زیادتی کرنا درست ہے اور اس کو اللہ کا حکم بتلاتے ہیں اور اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں اور افترا کرتے ہیں کہ اسکو خداتعالیٰ کا حکم بتلاتے ہیں اور حالانکہ وہ اپنے جھوٹ کو جانتے ہیں۔

تشریح

(۷۴) ہدایت اللہ کے فضل سے ملتی ہے وہ جس کو چاہتا ہے اس کے قبول ہدایت کی وجہ سے اپنی رحمت سے نوازتا ہے۔ اس کا فضل بہت بڑا ہے۔

(۷۵) اہل کتاب میں اچھے بُرے دونوں طرح کے لوگ تھے اہل کتاب (یہودیوں اور عیسائیوں) میں دو طرح کے لوگ تھے ایک تو حق پسند اور دیانت وامانت والے تھے۔ بڑی سے بڑی دولت میں خیانت نہیں کرتے تھے۔

دوسری قسم کے لوگ وہ تھے جو خائن اور بد دیانت تھے چھوٹی سے چھوٹی رقم پر بھی ان کی رال ٹپکتی تھی۔
ان دوسری قسم کے لوگوں کی اخلاقی گراوٹ کی ایک خاص وجہ یہ تھی کہ ان کا عقیدہ تعصب کی وجہ سے یہ ہوگیا تھا کہ غیر یہودی (اُمّی) کے ساتھ بد دیانتی جائز ہے اور غیر یہودی کو نقصان پہونچانے میں کوئی حرج نہیں ہے ــــ کیونکہ یہ لوگ اپنے علاوہ دوسروں کو کمتر سمجھتے تھے ــــ نسل پرستی کی یہ بیماری اور انسانوں، انسانوں کے درمیان یہ فرق دوسرے نسلی مذاہب میں بھی پایا جاتا ہے یہاں تک کہ ان کی مذہبی کتابوں میں بھی یہ باتیں ملتی ہیں ــــ اور یہ جھوٹ گھڑ کر اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ یہ اللہ کا حکم ہے حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ اللہ نے ایسی کوئی بات نہیں فرمائی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

بَلٰی مَنۡ اَوۡفٰی بِعَہۡدِہٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿٧٦﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَشۡتَرُوۡنَ

بَلٰی	مَنۡ	اَوۡفٰی	بِعَہۡدِہٖ	وَاتَّقٰی	فَاِنَّ	اللّٰہَ	یُحِبُّ	الۡمُتَّقِیۡنَ	اِنَّ	الَّذِیۡنَ	یَشۡتَرُوۡنَ
کیوں نہیں	جو	پورا کرے	اپنا اقرار	اور پرہیزگار رہے	تو بیشک	اللہ	دوست رکھتا ہے	پرہیزگار	بیشک	جو لوگ	خریدتے (حاصل کرتے) ہیں

کیوں نہیں؟ جو کوئی اپنا اقرار پورا کرے اور پرہیزگار رہے تو بیشک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔ بیشک جو لوگ اللہ کے اقرار اور اپنی

بِعَہۡدِ اللّٰہِ وَاَیۡمَانِہِمۡ ثَمَنًا قَلِیۡلًا اُولٰٓئِکَ لَاخَلَاقَ لَہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ وَلَا یُکَلِّمُہُمُ

بِعَہۡدِ اللّٰہِ	وَاَیۡمَانِہِمۡ	ثَمَنًا	قَلِیۡلًا	اُولٰٓئِکَ	لَاخَلَاقَ	لَہُمۡ	فِی	الۡاٰخِرَۃِ	وَلَا	یُکَلِّمُہُمُ
اللہ کا اقرار	اور اپنی قسمیں	قیمت	تھوڑی	یہی لوگ	نہیں حصہ	انکے لئے	میں	آخرت	اور نہ	ان سے کلام کریگا

قسموں سے حاصل کرتے ہیں قیمت تھوڑی یہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ ان سے کلام

اللّٰہُ وَلَا یَنۡظُرُ اِلَیۡہِمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیۡہِمۡ وَلَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿٧٧﴾ وَ

اللّٰہُ	وَلَا یَنۡظُرُ	اِلَیۡہِمۡ	یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ	وَلَا یُزَکِّیۡہِمۡ	وَلَہُمۡ	عَذَابٌ	اَلِیۡمٌ	وَ
اللہ	اور نہ نظر کرے گا	انکی طرف	قیامت کے دن	اور نہ انہیں پاک کرے گا	اور انکے لئے	عذاب	دردناک	اور

کریگا، اور نہ انکی طرف نظر کریگا قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کریگا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور

اِنَّ مِنۡہُمۡ لَفَرِیۡقًا یَّلۡوٗنَ اَلۡسِنَتَہُمۡ بِالۡکِتٰبِ لِتَحۡسَبُوۡہُ مِنَ الۡکِتٰبِ

اِنَّ	مِنۡہُمۡ	لَفَرِیۡقًا	یَلۡوٗنَ	اَلۡسِنَتَہُمۡ	بِالۡکِتٰبِ	لِتَحۡسَبُوۡہُ	مِنَ	الۡکِتٰبِ
بیشک	ان سے (انمیں)	ایک فریق	مروڑتے ہیں	اپنی زبانیں	کتاب میں	تاکہ تم سمجھو	سے	کتاب

بیشک ان میں ایک فریق ہے جو کتاب (پڑھتے وقت) اپنی زبانیں مروڑتے ہیں تاکہ تم سمجھو وہ کتاب سے ہے۔

وَمَا ہُوَ مِنَ الۡکِتٰبِ ۚ وَیَقُوۡلُوۡنَ ہُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ وَمَا ہُوَ مِنۡ

وَمَا	ہُوَ	مِنَ	الۡکِتٰبِ	وَیَقُوۡلُوۡنَ	ہُوَ	مِنۡ	عِنۡدِ	اللّٰہِ	وَمَا	ہُوَ	مِنۡ
حالانکہ نہیں	وہ	سے	کتاب	اور وہ کہتے ہیں	وہ	سے	طرف	اللہ	حالانکہ نہیں	وہ	سے

حالانکہ وہ کتاب سے نہیں (ہوتا) اور وہ کہتے ہیں کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ نہیں

عِنۡدِ اللّٰہِ ۚ وَیَقُوۡلُوۡنَ عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ وَہُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿٧٨﴾

عِنۡدِ	اللّٰہِ	وَیَقُوۡلُوۡنَ	عَلَی	اللّٰہِ	الۡکَذِبَ	وَہُمۡ	یَعۡلَمُوۡنَ
طرف	اللہ	اور بولتے ہیں	پر	اللہ	جھوٹ	اور وہ	جانتے ہیں۔

اللہ کی طرف سے، اور اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں۔ اور وہ جانتے ہیں۔

﴿٧٦﴾ بَلٰی عَلَیۡہِمۡ فِیۡہِمۡ سَبِیۡلٌ مَنۡ اَوۡفٰی بِعَہۡدِہٖ اَلَّذِیۡ
عَاہَدَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ اَوۡ بِعَہۡدِ اللّٰہِ عَلَیۡہِ مِنۡ اَدَاءِ
الۡاَمَانَۃِ وَغَیۡرِہٖ وَاتَّقَی اللّٰہَ بِتَرۡکِ الۡمَعَاصِیۡ
وَعَمَلِ الطَّاعَاتِ فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُتَّقِیۡنَ ○
فِیۡہِ وَضۡعُ الظَّاہِرِ مَوۡضِعَ الۡمُضۡمَرِ اَیۡ یُحِبُّہُمۡ بِمَعۡنٰی
یُثِیۡبُہُمۡ۔

﴿٧٦﴾ بلکہ بالضرور ان سے مواخذہ ہوگا اور ظلم وتعدی کرنے پر پکڑ ہوگی۔ جس نے اللہ کا حکم پورا کیا اور امانت ادا کی اور اللہ کے خوف سے گناہوں سے بچا نیک کام کئے، سو بیشک اللہ انکو دوست رکھتا ہے یعنی ان کو ثواب عطا فرمائے گا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۷۷) وَنَزَلَ فِی الْیَهُوْدِ لَمَّا بَدَّلُوْا نَعْتَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَهْدَ اللّٰهِ اِلَیْهِمْ فِی التَّوْرٰىةِ اَوْفِیْمَنْ حَلَفَ كَاذِبًا فِیْ دَعْوٰی اَوْفِیْ بَیْعِ سِلْعَةٍ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ یَسْتَبْدِلُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ اِلَیْهِمْ فِی الْاِیْمَانِ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ وَاَیْمَانِهِمْ حَلْفِهِمْ بِهٖ تَعَالٰی كَاذِبًا ثَمَنًا قَلِیْلًا مِّنَ الدُّنْیَا اُولٰٓئِكَ لَاخَلَاقَ نَصِیْبَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَلَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ غَضَبًا عَلَیْهِمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَرْحَمُهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ یُطَهِّرُهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ مُؤْلِمٌ۔

(۷۸) وَاِنَّ مِنْهُمْ اَیْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَفَرِیْقًا طَائِفَةً كَكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ یَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ اَیْ یَعْطِفُوْنَهَا بِقِرَاءَتِهٖ عَنِ الْمُنَزَّلِ اِلٰی مَاحَرَّفُوْهُ مِنْ نَعْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْوِهٖ لِتَحْسَبُوْهُ اَیِ الْمُحَرَّفَ مِنَ الْكِتٰبِ الَّذِیْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ج وَیَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ج وَیَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ○ اَنَّهُمْ كَاذِبُوْنَ۔

(۷۷) اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ الخ یہ آیت یہود کے بارے میں نازل ہوئی جب انہوں نے نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں تبدیلی کردی اور توراۃ میں اللہ نے ان سے جو عہد لیا تھا اسکو بدل ڈالا۔ یا اس شخص کے متعلق جس نے دعوی میں جھوٹی قسم کھائی تھی یا بیع سلعہ کے بارے میں۔
فرمایا جو لوگ اللہ کے اس عہد کو جو اس نے انکی طرف کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیو اور امانت ادا کریو دنیا کے تھوڑے سے مال سے بدلتے ہیں اور جھوٹی قسمیں کھا کر لوگوں کا مال لیتے ہیں ان کو آخرت میں کچھ حصہ نہ ملیگا اور اللہ ان سے ازراہِ غصہ و غضب کلام نہ کریگا اور نظر رحمت سے قیامت میں ان کو نہ دیکھے گا اور نہ انکو گناہوں سے پاک کریگا اور ان کو عذاب ہوگا نہایت تکلیف دینے والا۔

(۷۸) اور اہل کتاب میں بعض ایسی جماعت ہے جیسے کعب بن اشرف کہ کتاب اللہ میں اپنی طرف سے وہ عبارتیں پڑھتے ہیں جو بنائی ہوئی ہیں اور خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی نہیں۔ نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ اور عبارت بدل کر پڑھتے ہیں اور زبان کو ایسی طرح موڑتے اور پھیرتے ہیں کہ تم یہ سمجھو کہ جو کچھ یہ پڑھتے ہیں کتاب اللہ ہی میں سے ہے اللہ کا بھیجا ہوا ہے حالانکہ وہ کتاب میں نہیں وہ کہتے ہیں یہ اللہ کا بھیجا ہوا حکم ہے حالانکہ وہ اللہ کا حکم نہیں اور جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں۔

تشریح

(۷۶) جھوٹے لوگوں سے بازپرس ہوگی | آخر ایسے بد دیانت جھوٹے لوگوں سے بازپرس کیوں نہ ہوگی ۔۔۔ اللہ کا محبوب وہ بنے گا جو اپنے عہد کو پورا کریگا اور برائی سے بچکر رہیگا۔

(۷۷) جھوٹے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں | ایسے بد دیانت اور بد عہد لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنے ایمان کو دنیا کے لالچ میں بیچ ڈالتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ ایسے ایسے اخلاقی جرائم کے باوجود ان کے دماغوں میں یہ غلط خیال بیٹھا ہوا ہے کہ قیامت کے روز اللہ کے مقرب وہی ہوں گے۔ وہ سُن لیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے بات کرنا اور ان کی طرف دیکھنا بھی پسند نہ کریگا نہ انکو پاک کریگا۔ ایسے لوگوں کے لئے تو دردناک سزا ہے۔

(۷۸) اللہ کی کتاب میں ملاوٹ کرنیکا ایک طریقہ | اہل کتاب کے ایک گروہ کا حال یہ ہو چکا تھا کہ وہ اللہ کی کتابوں کی عبارت میں اس طرح زبان کا الٹ پھیر کرتے تھے کہ سننے والا یہ سمجھتا تھا کہ یہ بات بھی اللہ کی کتاب میں ہے حالانکہ وہ بات کتاب میں نہیں ہوتی تھی۔ اور جان بوجھ کر اللہ پر بہتان باندھتے تھے کہ یہ بات اللہ کی طرف سے آئی ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہوتی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ

مَا كَانَ	لِبَشَرٍ	اَنْ	يُّؤْتِيَهُ	اللّٰهُ	الْكِتٰبَ	وَالْحُكْمَ	وَالنُّبُوَّةَ	ثُمَّ	يَقُوْلَ
نہیں	کسی آدمی کیلئے	کہ	اسے عطا کرے	اللہ	کتاب	اور حکمت	اور نبوت	پھر	وہ کہے

کسی آدمی کے لئے (یہ شایاں) نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں

لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا

لِلنَّاسِ	كُوْنُوْا	عِبَادًا	لِّيْ	مِنْ + دُوْنِ	اللّٰهِ	وَلٰكِنْ	كُوْنُوْا
لوگوں کو	تم ہو جاؤ	بندے	میرے	سوا (بجائے)	اللہ	اور لیکن	تم ہو جاؤ

کو کہے کہ تم اللہ کے بجائے میرے بندے ہو جاؤ، لیکن (چاہیئے کہ کہے) تم

رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾

رَبّٰنِيّٖنَ	بِمَا	كُنْتُمْ + تُعَلِّمُوْنَ	الْكِتٰبَ	وَبِمَا	كُنْتُمْ	تَدْرُسُوْنَ
اللہ والے	اسلئے کہ	تم سکھاتے ہو	کتاب	اور جیسے	ہو تم	پڑھتے۔

اللہ والے ہو جاؤ۔ اسلئے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور تم خود بھی پڑھتے ہو۔

(۷۹) وَنَزَلَ لَمَّا قَالَ نَصَارٰى نَجْرَانَ اَنَّ عِيْسٰى
اَمَرَهُمْ اَنْ يَّتَّخِذُوْهُ رَبًّا اَوْ لَمَّا طَلَبَ
بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ السُّجُوْدَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لِبَشَرٍ
اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ
اَيِ الْفَهْمَ لِلشَّرِيْعَةِ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ
لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ
عُلَمَاءَ عَامِلِيْنَ مَنْسُوْبٌ اِلَى الرَّبِّ
بِزِيَادَةِ الْاَلِفِ وَالنُّوْنِ تَفْخِيْمًا بِمَا كُنْتُمْ
تُعَلِّمُوْنَ بِالتَّخْفِيْفِ وَالتَّشْدِيْدِ
الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝
اَيْ بِسَبَبِ ذٰلِكَ فَاِنَّ فَائِدَتَهٗ
اَنْ تَعْمَلُوْا

(۷۹) جب نجران کے نصرانیوں نے یہ کہا کہ ہم سے عیسیٰ کہہ گئے ہیں کہ مجھ کو خدا کہنا۔ یا جب بعض مسلمانوں نے یہ چاہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کریں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ آدمی کو یہ بات سزاوار نہیں کہ اسکو اللہ اپنی کتاب سکھلاوے اور شریعت میں سمجھ عطا فرماوے اور نبوت دے پھر وہ لوگوں سے یہ کہنے لگے کہ میرے بندے ہو جاؤ میری عبادت کرو اللہ کی نہ کرو۔ بلکہ وہ یہ کہتا ہے کہ اللہ والے ہو جاؤ علم پڑھ کر اس پر عمل کرو کہ تم جو کتاب اللہ پڑھتے ہو اور سیکھتے سکھاتے ہو اس کا نفع یہ ہے کہ اس پر عمل کرو

تشریح

(۷۹) رسول لوگوں کو اللہ کا بندہ بنانے کیلئے آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں اور رسولوں کو اس لئے مقرر کرتا ہے کہ وہ لوگوں کو اللہ کا بندہ بنائیں، انھیں اللہ کی بندگی اور اطاعت کی تعلیم دیں۔ نہ کہ نبیوں اور کتابوں کی آڑ میں لوگوں کو اپنا بندہ بنایا جائے ـــــ کیا یہ مذہبی عہدے داروں اور صحیح معنیٰ میں ربانیین کا کام ہے اور کیا اس کتاب کی تعلیم کا تقاضا ہے جسے پڑھتے پڑھاتے ہو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلَا یَاْمُرَکُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِکَۃَ وَالنَّبِیّٖنَ اَرْبَابًا ط اَیَاْمُرُکُمْ

وَ	لَایَاْمُرَکُمْ	اَنْ	تَتَّخِذُوا	الْمَلٰٓئِکَۃَ	وَالنَّبِیّٖنَ	اَرْبَابًا	اَیَاْمُرُکُمْ
اور	نہ حکم دیگا تمہیں	کہ	تم ٹھہراؤ	فرشتے	اور نبی	پروردگار	کیا وہ تمہیں حکم دیگا

اور نہ وہ تمہیں حکم دیگا کہ تم فرشتوں اور نبیوں کو پروردگار ٹھہراؤ، کیا وہ تمہیں حکم دیگا

ع ۹ ۱۶

بِالْکُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ

بِالْکُفْرِ	بَعْدَ	اِذْ	اَنْتُمْ	مُّسْلِمُوْنَ	وَاِذْ	اَخَذَ	اللّٰہُ	مِیْثَاقَ
کفر کا	بعد	جب	تم	مسلمان	اور جب	لیا	اللہ	عہد

کفر کا؟ اس کے بعد کہ تم مسلمان (فرماں بردار) ہو چکے۔ اور جب اللہ نے عہد لیا

النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ

النَّبِیّٖنَ	لَمَآ	اٰتَیْتُکُمْ	مِّنْ	کِتٰبٍ	وَّ	حِکْمَۃٍ	ثُمَّ	جَآءَکُمْ	رَسُوْلٌ
نبی (جمع)	جو کچھ	میں تمہیں دوں	سے	کتاب	اور	حکمت	پھر	آئے تم	رسول

نبیوں سے کہ جو کچھ میں تمہیں کتاب اور حکمت دوں پھر تمہارے پاس رسول آئے

مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ

مُّصَدِّقٌ	لِّمَا	مَعَکُمْ	لَتُؤْمِنُنَّ	بِہٖ	وَ	لَتَنْصُرُنَّہٗ	قَالَ	ءَاَقْرَرْتُمْ
تصدیق کرتا ہوا	جو	تمہارے پاس	تم ضرور ایمان لاؤ گے	اس پر	اور	تم ضرور مدد کرو گے اسکی	اسنے فرمایا	کیا تم نے اقرار کیا

اس کی تصدیق کرتے ہوئے جو تمہارے پاس ہے تو تم اس پر ضرور ایمان لاؤ گے اور ضرور اسکی مدد کرو گے۔ اسنے فرمایا کیا تم

وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ ط قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ط قَالَ

وَاَخَذْتُمْ	عَلٰی	ذٰلِکُمْ	اِصْرِیْ	قَالُوْٓا	اَقْرَرْنَا	قَالَ
اور تم نے قبول کیا	پر	اس	میرا عہد	انہوں نے کہا	ہم نے اقرار کیا	اس نے فرمایا

نے اقرار کیا؟ اور تم نے اس پر میرا عہد قبول کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اقرار کیا۔ اس نے فرمایا

فَاشْھَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ ﴿۸۱﴾

فَاشْھَدُوْا	وَاَنَا	مَعَکُمْ	مِّنَ	الشّٰھِدِیْنَ
پس تم گواہ رہو	اور میں	تمہارے ساتھ	سے	گواہ (جمع)

پس تم گواہ رہو اور میں تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

﴿۸۰﴾ وَلَایَاْمُرَکُمْ بِالرَّفْعِ اِسْتِیْنَافٌ اَیْ اللّٰہُ وَالنَّصَبِ عَطْفًا عَلٰی یَقُوْلُ اَیِ الْبَشَرُ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِکَۃَ وَالنَّبِیّٖنَ اَرْبَابًا کَمَا اتَّخَذَتِ الصَّابِئَۃُ الْمَلٰٓئِکَۃَ وَالْیَھُوْدُ عُزَیْرَ وَالنَّصٰرٰی

﴿۸۰﴾ اور وہ آدمی اور تم کو یہ کبھی نہ کہے گا (یا اللہ کا یہ حکم نہیں) کہ تم فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا کہو جیسا فرقہ صابیہ نے فرشتوں کو اور یہود نے عزیر کو اور نصاریٰ نے عیسیٰ کو خدا کہا۔ کیا وہ تم کو اسلام کے بعد کفر کا حکم کرے گا یہ کسی طرح اس کو

toobaa-elibrary.blogspot.com

عِیْسٰی اَیَاْمُرُکُمْ بِالْکُفْرِ بَعْدَ
اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ لَا یَنْبَغِیْ
لَہٗ ھٰذَا۔

(۸۱) وَاذْکُرْ اِذْ حِیْنَ اَخَذَ اللّٰہُ
مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ عَھْدَھُمْ لَمَآ
بِفَتْحِ اللَّامِ لِلْاِبْتِدَاءِ وَتَوْکِیْدِ
مَعْنَی الْقَسَمِ الَّذِیْ فِیْ اَخْذِ
الْمِیْثَاقِ وَکَسْرِھَا مُتَعَلِّقَۃٌ
بِاَخَذَ وَمَا مَوْصُوْلَۃٌ عَلَی
الْوَجْھَیْنِ اَیْ لِلَّذِیْ اٰتَیْتُکُمْ
اِیَّاہُ وَفِیْ قِرَاءَۃٍ اٰتَیْنٰکُمْ
مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ
رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ
مِنَ الْکِتَابِ وَالْحِکْمَۃِ وَھُوَ
مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ
جَوَابُ الْقَسَمِ اِنْ اَدْرَکْتُمُوْہُ وَ
اُمَمُھُمْ تَبَعٌ لَّھُمْ فِیْ ذٰلِکَ
قَالَ تَعَالٰی ءَاَقْرَرْتُمْ بِذٰلِکَ
وَاَخَذْتُمْ تَقَبَّلْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ
اِصْرِیْ عَھْدِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا
قَالَ فَاشْھَدُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ وَ
اَتْبَاعِکُمْ بِذٰلِکَ وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ
الشّٰھِدِیْنَ ۝ عَلَیْکُمْ وَعَلَیْھِمْ۔

لائق نہیں۔

(۸۱) وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ الخ
اور یاد کرو اس وقت کو جب اللہ نے پیغمبروں سے یہ اقرار لیا کہ جو کچھ میں نے تم کو کتاب اور احکام شریعت عطا کئے پھر کوئی پیغمبر آوے جو تمہاری کتابوں کو سچا کہے (وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں) تو اگر تم اس پیغمبر کو پاؤ تو اس پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو۔ جب پیغمبروں کو یہ حکم ہے، تو ان کی امتوں کو بھی بالتبع یہی حکم ہے کہ ہمارے پیغمبرؐ پر ضرور ایمان لاویں۔

اللہ ان سے فرماتا ہے کیا تم نے اس کا اقرار کرلیا اور میرا عہد اور حکم مان لیا۔ ان سب نے عرض کیا ہم نے قبول کیا اور اقرار کرلیا۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا تو اپنی جانوں اور اپنی پیروی کرنیوالوں پر اس اقرار کے گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ تم پر اور ان پر گواہ ہوں۔

تشریح

(۸۰) اسلام کی تعلیم صرف اللہ کی اطاعت کی ہے جو صحیح معنیٰ میں ربانی (DIVINE) ہوگا وہ ہرگز یہ نہ کہے گا کہ فرشتوں کو یا رسولوں کو اپنا رب بناؤ وہ تو اسلام کی یعنی اطاعت الٰہی کی تعلیم دے گا نہ کہ کفر کی۔

(۸۱) رسول کی مدد کا عہد لیا جاتا رہا ہے ہر نبی اور رسول سے اس بات کا عہد لیا جاتا رہا۔ جو اس نبی کی اُمت پر بھی لازم ہوجاتا ہے ـــــ کہ جو ہمارا نمائندہ اس دین کو لیکر آئے جو تمہیں دیا گیا ہے تمہیں اور تمہارے پیروکاروں پر یہ لازم ہوگا کہ اس کا ساتھ دیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہر نبی سے یہ عہد لیا جاتا رہا ـــــ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عہد نہیں لیا گیا کیونکہ آپ کے بعد کسی نبی یا رسول کو آنا نہیں تھا اس عہد پر وہ نبی بھی گواہ رہے اور خود اللہ تعالےٰ بھی گواہ ہوئے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ اَفَغَيْرَ دِيْنِ

فَمَنْ	تَوَلّٰى	بَعْدَ	ذٰلِكَ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْفٰسِقُوْنَ	اَفَغَيْرَ	دِيْنِ
پھر جو	پھر جائے	بعد	اس	تو وہی	وہ	نافرمان	کیا؟ سوا	دین

پھر جو اس کے بعد پھر جائے تو وہی نافرمان ہیں، کیا وہ اللہ کے دین کے سوا

اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اللّٰهِ	يَبْغُوْنَ	وَلَهٗٓ	اَسْلَمَ	مَنْ	فِي	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ
اللہ	وہ ڈھونڈتے ہیں	اور اسکے لئے	فرماں بردار ہے	جو	میں	آسمانوں	اور زمین

(کوئی اور دین) ڈھونڈتے ہیں؟ اور اسی کا فرماں بردار ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے

طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

طَوْعًا	وَّكَرْهًا	وَّاِلَيْهِ	يُرْجَعُوْنَ
خوشی سے	اور ناخوشی سے	اور اس کی طرف	وہ لوٹائے جائیں گے۔

خوشی سے اور ناخوشی سے اور اسی کی طرف وہ لوٹائے جائیں گے۔

(۸۲) فَمَنْ تَوَلّٰى اَعْرَضَ بَعْدَ ذٰلِكَ
الْمِيْثَاقِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْفٰسِقُوْنَ ○

(۸۲) سو جو کوئی بعد اس اقرار کے اعراض کرے تو وہی لوگ ہیں فاسق۔

(۸۳) اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ
يَبْغُوْنَ اَيِ الْمُتَوَلُّوْنَ وَالتَّاءِ
وَلَهٗٓ اَسْلَمَ اِنْقَادَ مَنْ فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا
بِلَا اِبَاءٍ وَّكَرْهًا بِالسَّيْفِ وَ
مُعَايَنَةِ مَا يُلْجِئُ اِلَيْهِ وَّاِلَيْهِ
يُرْجَعُوْنَ ○ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ وَالْهَمْزَةُ لِلْاِنْكَارِ

(۸۳) کیا یہ اعراض کرنے والے اللہ کے دین کے سوا اور کچھ چاہتے ہیں حالانکہ جو آسمان میں ہے اور جو زمین میں وہ اللہ کا تابع ہے اور اس کا فرماں بردار ہے خوشی سے بلا انکار یا مجبوری کو تلوار کے زور سے مسلمان ہوتا ہے اور فرماں بردار بنتا ہے۔ اور اللہ کیطرف سب کو جانا ہے۔

تشریح

(۸۲) نبیؐ کی مخالفت عہد شکنی ہے| اب تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرکے اللہ کے اس عہد کو توڑ رہے ہو۔ تم عہد شکن ہو کر اللہ کی اطاعت سے نکل گئے اور تم نے نافرمانی کی راہ اختیار کرلی۔

(۸۳) اپنے اختیار سے اللہ کی فرمانبرداری کرو| زمین و آسمان میں ہر چیز مجبوراً اللہ کی فرماں بردار ہے ـــــ تمہیں اپنے اختیار اور ارادے سے اللہ کی فرماں برداری کرنی چاہیئے، جس کی طرف تمہیں دنیا کی زندگی کے بعد لوٹ کر جانا ہے ـــــ پھر کیا اس طریقہ کو چھوڑ کر تم کوئی اور طریقہ، زندگی اختیار کرنا چاہتے ہو۔؟

toobaa-elibrary.blogspot.com

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ

قُلْ	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	وَمَآ	اُنْزِلَ	عَلَيْنَا	وَمَآ	اُنْزِلَ	عَلٰى	اِبْرٰهِيْمَ
کہدیں	ہم ایمان لائے	اللہ پر	اور جو	نازل کیا گیا	ہم پر	اور جو	نازل کیا گیا	پر	ابراہیم

کہہ دیں ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو ہم پر نازل کیا گیا اور جو نازل کیا گیا ابراہیم ؑ پر

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ

وَ	اِسْمٰعِيْلَ	وَاِسْحٰقَ	وَيَعْقُوْبَ	وَالْاَسْبَاطِ	وَمَآ	اُوْتِيَ
اور	اسمٰعیل	اور اسحٰق	اور یعقوب	اور اولاد	اور جو	دیا گیا

اور اسماعیل ؑ اور اسحٰق ؑ اور یعقوب ؑ پر اور ان کی اولاد پر اور جو دیا گیا

مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۪ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ

مُوْسٰى	وَعِيْسٰى	وَالنَّبِيُّوْنَ	مِنْ	رَّبِّهِمْ	لَا نُفَرِّقُ	بَيْنَ
موسیٰ	اور عیسیٰ	اور نبی (جمع)	سے	ان کا رب	فرق نہیں کرتے ہم	درمیان

موسیٰ ؑ اور عیسیٰ ؑ اور نبیوں کو، ان کے رب کی طرف سے۔ ہم فرق نہیں کرتے ان میں

اَحَدٍ مِّنْهُمْ ز وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾

اَحَدٍ	مِّنْهُمْ	وَنَحْنُ	لَهٗ	مُسْلِمُوْنَ
کوئی ایک	ان سے	اور ہم	اسی کے	فرماں بردار

سے کسی ایک کے درمیان اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں۔

﴿۸۴﴾ قُلْ لَّهُمْ يَا مُحَمَّدُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ اَوْلَادِهٖ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ بِالتَّصْدِيْقِ وَالتَّكْذِيْبِ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ مُخْلِصُوْنَ فِي الْعِبَادَةِ۔

﴿۸۴﴾ اے محمد ﷺ ان سے کہدو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو کتاب ہم پر اُتری اور جو صحیفہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور ان کی اولاد کو عطا ہوئے اور جو کتاب موسیٰ اور عیسیٰ کو ملی اور تمام پیغمبروں کو جو کچھ ان کے رب کی طرف سے عطا ہوا سب پر ہم ایمان لائے۔ ان میں باہم یہ فرق نہیں کرتے کہ کسی کو مانیں کسی کو نہ مانیں بلکہ جھٹلاویں اور ہم خالص اللہ کی بندگی کرتے ہیں۔

تشریح

﴿۸۴﴾ **ہم سب نبیوں پر ایمان لاتے ہیں** اے نبی ﷺ آپ تو صاف کہہ دیں کہ ہمارا طریقہ یہ نہیں ہے کہ اللہ کے کسی نبی کو مانیں اور کسی کو نہ مانیں ہم تو اللہ کے فرماں بردار مسلم ہیں اس لئے بلا تفریق ہم اللہ کے تمام پیغمبروں کو اور ان پر جو اللہ کا کلام نازل ہوا اس کو صدق دل سے تسلیم کرتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي

وَمَنْ	يَّبْتَغِ	غَيْرَ	الْاِسْلَامِ	دِيْنًا	فَلَنْ	يُّقْبَلَ	مِنْهُ	وَهُوَ	فِي
اور جو	چاہے گا	سوا	اسلام	کوئی دین	تو ہرگز نہ	قبول کیا جائیگا	اس سے	اور وہ	میں

اور جو کوئی چاہے گا اسلام کے سوا کوئی اور دین تو اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائیگا اور وہ

الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ

الْاٰخِرَةِ	مِنَ	الْخٰسِرِيْنَ	كَيْفَ	يَهْدِي	اللّٰهُ	قَوْمًا + كَفَرُوْا	بَعْدَ
آخرت	سے	نقصان اٹھانے والے	کیونکر	ہدایت دیگا	اللہ	ایسے لوگ جو کافر ہوئے	بعد

آخرت میں نقصان اٹھانے والوں سے ہوگا۔ اللہ ایسے لوگوں کو کیونکر ہدایت دے گا؟ جو کافر ہوگئے، اپنے

اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَ

اِيْمَانِهِمْ	وَ	شَهِدُوْٓا	اَنَّ	الرَّسُوْلَ	حَقٌّ	وَّجَآءَهُمُ	الْبَيِّنٰتُ	وَ
ان کا (اپنا) ایمان	اور	انہوں نے گواہی	کہ	رسول	سچے	اور آئیں ان	کھلی نشانیاں	اور

ایمان کے بعد اور گواہی دے چکے کہ یہ رسول سچے ہیں۔ اور ان کے پاس کھلی نشانیاں آگئیں اور

اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾

اللّٰهُ	لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ	الظّٰلِمِيْنَ
اللہ	ہدایت نہیں دیتا	لوگ	ظالم (جمع)

اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

(۸۵) وَنَزَلَ فِيْمَنْ اِرْتَدَّ وَلَحِقَ بِالْكُفَّارِ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ لِمَصِيْرِهٖ اِلَى النَّارِ الْمُؤَبَّدَةِ عَلَيْهِ

(۸۵) اور نازل ہوئی اگلی آیت اس شخص کے بارے میں جو دین اسلام سے پھر کر کافروں سے جا ملا۔ اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور مذہب تلاش کرے اور اس طرف متوجہ ہو تو وہ مذہب اس کا ہرگز قبول نہ ہوگا اور آخرت میں وہ ٹوٹے میں رہیگا کہ ہمیشہ کو آگ میں جلے گا۔

(۸۶) كَيْفَ اَيْ لَا يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَيْ وَشَهَادَتُهُمْ اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّقَدْ جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ الْحُجَجُ الظَّاهِرَاتُ عَلٰى صِدْقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ الْكَافِرِيْنَ

(۸۶) اللہ اس قوم کو راہ پر نہیں لاتا جو ایمان لانے اور پیغمبر کے سچے ہونے کی گواہی کے بعد دین سے پھر جائے اور کفر اختیار کرے حالانکہ اس کے پاس ظاہر دلیلیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے ہونے کی آئیں اور اللہ ظالموں اور کافروں کو راہ نہیں بتاتا۔

تشریح

(۸۵) اسلام کے علاوہ اور کوئی طریقۂ زندگی قابل قبول نہیں | اور اللہ کے بتلائے ہوئے اس طریقے "اسلام" کو چھوڑ کر کوئی دوسرا طریقہ اور مذہب قابل قبول نہیں ہے ایسے لوگ جو اسلام کو چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کرینگے وہ آخرت میں ناکام و نامراد ہونگے۔

(۸۶) یہودی علماء نبی ﷺ کی سچائی کو خوب جانتے تھے | یہودی علماء اچھی طرح جان چکے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق ہیں۔ اور آپ کی تعلیم وہی ہے جو پچھلے تمام نبیوں کی رہی ہے۔ اس کے بعد بھی تعصب اور دشمنی کی وجہ سے ان کا انکار کرنا ظلم کے سوا کچھ نہیں ہے۔ جو لوگ سب کچھ معلوم ہو جانے اور ثابت ہو جانے کے بعد بھی انکار کی روش اختیار کرتے ہیں وہ ہدایت کیسے پا سکتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿٨٧﴾

اولئک	جزاؤھم	ان	علیھم	لعنۃ	اللہ	والملئکۃ	والناس	اجمعین
ایسے لوگ	ان کی سزا	کہ	ان پر	لعنت	اللہ	اور فرشتے	اور لوگ	تمام

ایسے لوگوں کی سزا ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ کی، اور فرشتوں کی، اور تمام لوگوں کی

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٨﴾

خلدین	فیھا	لا یخفف	عنھم	العذاب	ولا	ھم	ینظرون
ہمیشہ رہینگے	اسمیں	نہ ہلکا کیا جائیگا	ان سے	عذاب	اور نہ	انہیں	مہلت دی جائے گی

وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے نہ اسے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۖ فَاِنَّ

الا	الذین	تابوا	من + بعد	ذلک	واصلحوا	فان
مگر	جو لوگ	توبہ کی	بعد	اس	اور اصلاح کی	تو بیشک

مگر جن لوگوں نے ان کے بعد توبہ کی اور اصلاح کی تو بے شک

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٨٩﴾

اللہ	غفور	رحیم
اللہ	بخشنے والا	رحم کرنے والا ہے

اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

٨٧ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝

٨٨ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ اَيِ اللَّعْنَةِ اَوِ النَّارِ الْمَدْلُوْلِ بِهَا عَلَيْهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ يُمْهَلُوْنَ۔

٨٩ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ عَمَلَهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ لَهُمْ رَّحِيْمٌ ۝ بِهِمْ

٨٧ وہی لوگ ہیں جن کی سزا یہ ہے کہ ان پر ہمیشہ کو اللہ کی اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی پھٹکار۔

٨٨ اور ہمیشہ کو انکے لئے آگ ہے کسی وقت ان سے عذاب کم نہ ہوگا اور نہ وہ مہلت دئے جائیں گے۔

٨٩ مگر جو لوگ پھر توبہ کریں اور اچھے عمل کریں تو ان کو اللہ بخشنے والا ان پر مہربان ہے۔

تشریح

٨٧ **بدبختوں کی سزا** | ایسے بدبختوں کی سزا یہ ہے کہ اللہ، اس کے فرشتے اور تمام انسانوں کی ان پر پھٹکار ہے۔

٨٨ **یہ لوگ ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہیں گے** | یہ لوگ ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہیں گے، نہ ان کے عذاب میں کمی ہوگی اور نہ انکو مہلت ملے گی۔

٨٩ **توبہ کرنیوالوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں گے** | ہاں جو لوگ کفر کی اس روش کو چھوڑ کر توبہ کریں گے اور اپنی اصلاح کریں گے وہ اللہ کے عذاب سے محفوظ رہیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ بہت بخشنے والے بڑے مہربان ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَنْ

إِنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	بَعْدَ	إِيمَانِهِمْ	ثُمَّ	ازْدَادُوا	كُفْرًا لَنْ
بیشک	جو لوگ	کافر ہو گئے	بعد	اپنے ایمان	پھر	بڑھتے گئے	کفر میں ہرگز نہ

بے شک جو لوگ کافر ہو گئے اپنے ایمان کے بعد پھر بڑھتے گئے کفر میں ان کی

تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ ﴿٩٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ

تُقْبَلَ	تَوْبَتُهُمْ	وَأُولَٰئِكَ	هُمُ	الضَّالُّونَ	إِنَّ	الَّذِينَ
قبول کی جائیگی	ان کی توبہ	اور وہی لوگ	وہ	گمراہ	بیشک	جو لوگ

توبہ ہرگز نہ قبول کی جائے گی اور وہی لوگ گمراہ ہیں۔ بے شک جن لوگوں

كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ

كَفَرُوا	وَمَاتُوا	وَهُمْ	كُفَّارٌ	فَلَنْ يُقْبَلَ	مِنْ	أَحَدِهِمْ
کفر کیا	اور وہ مر گئے	اور وہ	حالتِ کفر	تو ہرگز قبول نہ کیا جائیگا	سے	ان کوئی

نے کفر کیا، اور وہ مر گئے حالتِ کفر میں، تو ہرگز نہ قبول کیا جائے گا ان میں سے کسی سے

مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَىٰ بِهِ ۗ أُولَٰئِكَ لَهُمْ

مِلْءُ + الْأَرْضِ	ذَهَبًا	وَلَوِ	افْتَدَىٰ	بِهِ	أُولَٰئِكَ	لَهُمْ
بھرا ہوا زمین	سونا	اگرچہ	بدلہ دے	اس کو	یہی لوگ	انکے لئے

زمین بھر سونا بھی، اگرچہ وہ اس کو بدلہ میں دے یہی لوگ ہیں ان کے لئے دردناک

عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ﴿٩١﴾ ع ۹ / ۱۷

عَذَابٌ	أَلِيمٌ	وَمَا	لَهُمْ	مِنْ	نَاصِرِينَ
عذاب	دردناک	اور نہیں	انکے لئے	کوئی	مددگار

عذاب ہے۔ اور ان کے لئے کوئی مددگار نہیں۔

(۹۰) وَنَزَلَ فِي الْيَهُودِ إِنَّ الَّذِينَ
كَفَرُوا بِعِيسَىٰ بَعْدَ إِيمَانِهِمْ
بِمُوسَىٰ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا
بِمُحَمَّدٍ لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ
إِذَا غَرْغَرُوا أَوْ مَاتُوا
كُفَّارًا وَأُولَٰئِكَ هُمُ
الضَّالُّونَ ○

(۹۰) یہود کے بارے میں نازل ہوئی یہ آیت
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ الخ
بیشک جو لوگ عیسیٰ کے منکر ہوئے بعد
اس کے کہ موسیٰ پر ایمان لائے پھر کفر میں
اور زیادہ بڑھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہ مانا
تو ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی جب وہ کفر پر مر گئے یا قریب
موت کے ہوئے اور وہی ہیں گمراہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۹۱) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّ لَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝

مِقْدَار مَا يَمْلَاُهَا ۔ اُدْخِلَ الْفَاءُ فِيْ خَبَرِ اِنَّ لِشِبْهِ الَّذِيْنَ بِالشَّرْطِ وَاِيْذَانًا بِتَسَبُّبِ عَدَمِ الْقَبُوْلِ عَنِ الْمَوْتِ عَلَى الْكُفْرِ ۔ مُؤْلِمٌ ۔ مَانِعِيْنَ مِنْهُ ۔

(۹۱) بیشک جو لوگ کافر ہوئے اور کفر ہی پر مرے تو ان میں سے اگر کوئی تمام زمین کی برابر سونا دے کر عذاب سے چھوٹنا چاہے وہ ہرگز ان سے نہ لیا جائے گا اور ان کو عذاب سخت تکلیف والے میں گرفتاری رہے گی۔ اور کوئی عذاب الٰہی سے ان کو نہ بچا سکے گا۔

تشریح

(۹۰) دوسروں کو بھی حق سے روکا جرم اتنا ہی نہ تھا کہ انہوں نے خود کفر کی روش اختیار کی بلکہ لوگوں کو حق سے روکنے کے لئے سازشیں کیں یہ کفر پر کفر ہے ــــــ ایسے لوگ تو پکے گمراہ ہیں ان کو توبہ کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔

(۹۱) مال و دولت آخرت میں کچھ کام نہ آئے گا اس کفر کی حالت پر ہی جو لوگ مر گئے کہ توبہ بھی نہ کی۔ اگر یہ لوگ آخرت میں زمین بھر سونا دیکر بھی عذاب سے چھوٹنا چاہیں گے تو ان کو چھوڑا نہ جائیگا ــــــ یہی مال و دولت جس کے یہ لوگ رسیا ہیں ان کے کچھ کام نہ آئے گا۔ ان لوگوں کے لئے دردناک سزا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ وَمَا تُنْفِقُوْا

لَنْ تَنَالُوْا	الْبِرَّ	حَتّٰى	تُنْفِقُوْا	مِمَّا	تُحِبُّوْنَ	وَمَا	تُنْفِقُوْا
تم ہرگز نہ پہنچو گے	نیکی	جب تک	تم خرچ کرو	اُس سے جو	تم محبت رکھتے ہو	اور جو	تم خرچ کروگے

تم ہرگز نیکی کو نہ پہنچو گے، جب تک کہ اس میں سے خرچ نہ کرو جس سے تم محبت رکھتے ہو۔ اور جو تم خرچ کروگے

مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ الطَّعَامِ

مِنْ + شَیْءٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	بِهٖ	عَلِیْمٌ	كُلُّ	الطَّعَامِ
سے (کوئی) چیز	تو بیشک	اللہ	اس کو	جاننے والا	تمام	کھانے

کوئی چیز تو بیشک اللہ اُس کو جاننے والا ہے۔ تمام کھانے

كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ

كَانَ	حِلًّا	لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ	اِلَّا	مَا حَرَّمَ	اِسْرَآءِیْلُ
تھے	حلال	بنی اسرائیل کے لئے	مگر	جو حرام کرلیا	اسرائیل (یعقوبؑ)

حلال تھے بنی اسرائیل کے لئے، مگر جو یعقوبؑ نے اپنے آپ پر حرام

عَلٰی نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ

عَلٰی	نَفْسِهٖ	مِنْ	قَبْلِ	اَنْ	تُنَزَّلَ	التَّوْرٰىةُ	قُلْ	فَاْتُوْا	بِالتَّوْرٰىةِ
پر	اپنی جان	سے	قبل	کہ	نازل کیجائے (اُترے)	توریت	آپ کہدیں	سو تم لاؤ	توریت

کرلیا تھا اِس سے قبل کہ توریت اُترے، آپ کہہ دیں کہ تم توریت لاؤ

فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۹۳﴾

فَاتْلُوْهَا	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِیْنَ	
پھر اس کو پڑھو	اگر	تم ہو	سچے	

پھر اُس کو پڑھو اگر تم سچے ہو۔

﴿۹۲﴾ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ اَیْ ثَوَابَهٗ وَهُوَ الْجَنَّةُ
حَتّٰى تُنْفِقُوْا تَصَدَّقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬
مِنْ اَمْوَالِكُمْ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ
فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ○ فَیُجَازِیْ
عَلَیْهِ وَنَزَلَ لَمَّا قَالَ الْیَهُوْدُ اَنَّكَ

﴿۹۲﴾ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ الخ ہرگز تم کو نیکی کا عوض یعنی جنت نہ ملے گی جب تک تم وہ مال نہ صدقہ کروگے جو تم مرغوب اور محبوب ہیں۔ اور جو چیز تم خرچ کرو اللہ اس کو جانتا اس کا عوض دیوے گا۔ یہود نے جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا کہ تم ملتِ ابراہیم کی پیروی کا دعویٰ کرتے ہو، وہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

تَزْعَمُ اَنَّكَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ وَكَانَ
لَا يَاكُلُ لُحُوْمَ الْاِبِلِ وَاَلْبَانِهَا

اونٹ کا گوشت اور اس کا دودھ نہ کھاتے پیتے تھے پھر تم کیوں ان کا خلاف کرتے ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

٩٣ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ يَعْقُوْبُ عَلٰى نَفْسِهٖ
وَهُوَ الْاِبِلُ لَمَّا حَصَلَ لَهٗ عِرْقُ النَّسَا بِالْفَتْحِ وَالْقَصْرِ فَنَذَرَ اِنْ شُفِيَ لَا يَاكُلُهَا فَحُرِّمَ عَلَيْهِ
مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ۚ وَذٰلِكَ بَعْدَ اِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ تَكُنْ عَلٰى عَهْدِهٖ حَرَامًا كَمَا زَعَمُوْا
قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَا لِيَتَبَيَّنَ صِدْقُ قَوْلِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○
فِيْهِ فَبُهِتُوْا وَلَمْ يَاتُوْا بِهَا۔

٩٣ سب کھانے بنی اسرائیل کو حلال تھے مگر وہ جو یعقوب علیہ السلام نے مرض عرق النساء کی وجہ سے اپنے اوپر حرام کرلیا تھا (یعقوبؑ کو جب مرض عرق النساء لاحق ہوا (یہ ایک درد ہے) سرین سے گھٹنہ تک کبھی ٹخنہ تک پہنچ جاتاہے) توانھوں نے نذرمانی کہ اگر اس مرض سے صحت پائی تو اونٹ نہ کھاؤنگا تو یہ اُن پر حرام ہوگیا۔ تورات کے نازل ہونے سے پہلے اور ابراہیمؑ کے زمانہ کے بعد تو یہ کہنا کہ ابراہیم کے زمانہ میں یہ حرام تھا محض لغو ہے۔ اُن سے کہدو اگر تم سچے ہو تو تورات لاکر پڑھو تاکہ تمہارا سچ معلوم ہوجاوے۔ تو وہ حیران ہوگئے اور تورات نہ لائے۔

تشریح

٩٢ ایمان کا اعلیٰ درجہ ـــــ محبوب چیز اللہ کے راستے میں دینا | نیکی کی اصل روح اپنے پروردگار کی محبت ہے۔ اللہ کی محبت اتنی چھاجائے کہ اس کے مقابلے میں کوئی چیز عزیز نہ رہے۔ جتنا جس چیز سے دل کو لگاؤ ہو اُس کو اللہ کے راستے میں اللہ کی رضا کے لئے اللہ کے حکم کے مطابق صرف اس کی رضا کے لئے پورے خلوص اور حُسنِ نیت کے ساتھ اللہ کے راستے میں پیش کردینا یہ ایمان کا اعلیٰ درجہ ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کو ہمارے دلوں کا حال اور ہماری نیت کی کیفیت اچھی طرح معلوم ہے۔

٩٣ محبوب چیز چھوڑدینا | قرآن اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیادی تعلیمات وہی تھیں جو اس سے پہلے آسمانی کتابوں اور پیغمبروں کی تھیں۔ اسی لئے امتِ محمدیہ کو ملتِ ابراہیم یعنی حضرت ابراہیمؑ کے دین پر کہا گیا ہے ـــــ بنی اسرائیل کے علماء جب اصولی تعلیم میں کوئی فرق تلاش نہ کرسکے توانھوں نے فقہی اعتراضات شروع کردئے۔ اس میں پہلا اعتراض یہ تھا کہ حضرت محمدؐ نے کھانے پینے کی بعض چیزوں کو حلال قرار دیا ہے جبکہ وہ پچھلے پیغمبروں کے زمانے میں حرام تھیں۔ قرآن مجید کی اس آیت میں اُنکے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ جتنی چیزیں اب حلال ہیں وہ ابراہیمؑ کے زمانے سے لے کر تورات کے نازل ہونے تک حلال تھیں۔ اور اگر تم سچے ہو تو لاؤ تورات اور اس کی کوئی عبارت پیش کرو۔ معلوم ہوا کہ بائبل میں اونٹ اور خرگوش کے حرام ہونے کا حکم اصل تورات میں نہیں ہے۔ بعد میں اسے داخل کیا گیا ہے۔ ورنہ یہودی علماء فوراً تورات لاکر پیش کرسکتے تھے۔ رہا اونٹ کے گوشت کا معاملہ تو وہ اصل میں حرام نہیں تھا مگر ہُوا یہ کہ یعقوبؑ یعنی اسرائیل نے جن کو اونٹ کا گوشت مرغوب تھا قسم کھالی تھی کہ اگر میرا عرق النساء کا درد ٹھیک ہوگیا تو میں اپنی مرغوب غذا چھوڑ دونگا۔ حضرت یعقوبؑ کو اونٹ کا گوشت اور دودھ بہت پسند تھا۔ اس نذر کی وجہ سے انھوں نے حلال ہونے کے باوجود اسکو استعمال کرنا چھوڑدیا تھا۔ ان حلال چیزوں کو حرام نہیں قرار دیا تھا۔ ان کی پیروی میں انکی اولاد نے بھی اونٹ کے گوشت کا استعمال ترک کردیا۔ شریعت محمدیہ کے مطابق اگر کسی حلال چیز کے استعمال نہ کرنے کی نذر مان لے اور قسم کھالے تو کفارہ اداکر کے قسم کو توڑدینا چاہیئے جیسا کہ سورۂ تحریم میں ہے:۔
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ (اے نبیؐ جو چیز آپ کے لئے اللہ نے حلال کی ہے اُسے حرام کیوں قرار دیتے ہیں۔؟)

اوپر کی آیت میں محبوب چیز کے خرچ کرنے کا بیان تھا اور اس آیت میں محبوب چیز کے چھوڑدینے کا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ

فَمَنِ	افْتَرٰى	عَلَى	اللّٰهِ	الْكَذِبَ	مِنْۢ بَعْدِ	ذٰلِكَ	فَاُولٰٓئِكَ
پھر جو	جھوٹ باندھے	پر	اللہ	جھوٹ	سے ۔ بعد	اس	تو وہی لوگ

پھر جو کوئی اللہ پر اس کے بعد جھوٹ باندھے تو وہی لوگ

هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ

هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ	قُلْ	صَدَقَ	اللّٰهُ	فَاتَّبِعُوْا	مِلَّةَ
وہ	ظالم (جمع)	آپ کہدیں	سچ فرمایا	اللہ	اب پیروی کرو	دین

ظالم ہیں ۔ آپ کہہ دیں اللہ نے سچ فرمایا ، اب تم ابراہیم حنیف (ایک کے ہوجانیوالے)

اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۵﴾

اِبْرٰهِيْمَ	حَنِيْفًا	وَمَا	كَانَ	مِنَ	الْمُشْرِكِيْنَ
ابراہیمؑ	حنیف	اور نہ	تھے	سے	مشرک (جمع)

کے دین کی پیروی کرو اور وہ مشرکوں سے نہ تھے ۔

(۹۴) قال تعالٰی فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ اَیْ ظُهُوْرِ الْحُجَّةِ بِاَنَّ التَّحْرِيْمَ اِنَّمَا كَانَ مِنْ جِهَةِ يَعْقُوْبَ لَا عَلٰى عَهْدِ اِبْرَاهِيْمَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ اَلْمُتَجَاوِزُوْنَ الْحَقَّ اِلَى الْبَاطِلِ۔

(۹۴) اللہ تعالٰی نے فرمایا سو جو کوئی بعد اس دلیل کے ظاہر ہونے کے بھی کہ حرمت اوں کی یعقوبؑ کی وجہ سے ہوئی، ابراہیمؑ کے عہد میں یہ حرام نہ تھا۔ اللہ پر جھوٹ بولے تو وہی ہیں ناانصاف حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف متوجہ ہونے والے۔

(۹۵) قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فِیْ هٰذَا كَجَمِيْعِ مَا اَخْبَرَ بِهٖ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ الَّتِیْ اَنَا عَلَيْهَا حَنِيْفًا مَائِلًا عَنْ كُلِّ دِيْنٍ اِلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○

(۹۵) تم ان سے کہدو کہ اللہ نے جو خبر دی وہ سب سچی ہے سو تم بھی مذہب ابراہیم کی پیروی کرو جس پر میں ہوں ابراہیم سب دینوں کو چھوڑ کر دین اسلام کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور مشرک نہ تھے۔

تشریح

(۹۴) من گھڑت باتوں کو اللہ کی طرف منسوب مت کرو | اس کے بعد بھی اپنی غلط بات پر اڑے رہنا اور اپنی گھڑی ہوئی باتوں کو اللہ کی طرف منسوب کرنا اور یہ کہنا کہ یہ چیزیں حضرت ابراہیمؑ کے زمانے سے حرام ہیں اور دین ابراہیمی پر چلنے والے اصل میں ہم ہیں۔ یہ بڑی زیادتی کی بات ہوگی۔

(۹۵) ابراہیم سچے خدا پرست تھے | پس اے بنی اسرائیل اب تمہیں بھی اللہ کی صداقت کو دل سے تسلیم کر لینا چاہیئے۔ ہر طرف سے یکسو ہو کر امت محمدیہ کی طرح اصل دین ابراہیمی کی اور اس کے اصولوں کی پیروی کرنی چاہیئے، جن میں سب سے اہم اصول توحید الٰہی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ پکے توحید پرست اور مسلم تھے وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنیوالے نہ تھے۔ تم بھی عزیر، مسیح اور اپنے دینی رہنماؤں کی پرستش چھوڑ کر صرف اللہ کے پرستار بن جاؤ کیونکہ اصل دین تو خدائے واحد کی بندگی ہے۔ نہ کہ یہ فقہی موشگافیاں جو تمہارے علماء نے بعد میں پیدا کی ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ

بِبَكَّةَ	لَلَّذِي	لِلنَّاسِ	وُّضِعَ	بَيْتٍ	أَوَّلَ	إِنَّ
مکہ میں	جو	لوگوں کے لئے	مقرر کیا گیا	گھر	پہلا	بیشک

بے شک سب سے پہلے جو گھر مقرر کیا گیا لوگوں کے لئے وہ جو مکہ میں ہے

مُبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۶﴾

لِّلْعٰلَمِيْنَ	وَّهُدًى	مُبَارَكًا
تمام جہانوں کے لئے	اور ہدایت	برکت والا

برکت والا، اور سارے جہانوں کے لئے ہدایت۔

﴿۹۶﴾ وَنَزَلَ لَمَّا قَالُوْا قِبْلَتُنَا قَبْلَ قِبْلَتِكُمْ إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ مُتَعَبَّدًا لِلنَّاسِ فِي الْأَرْضِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ بِالْبَاءِ لُغَةٌ فِي مَكَّةَ سُمِّيَتْ بِذٰلِكَ لِأَنَّهَا تَبُكُّ أَعْنَاقَ الْجَبَابِرَةِ أَيْ تَدُقُّهَا. بَنَاهُ الْمَلٰئِكَةُ قَبْلَ خَلْقِ اٰدَمَ وَوُضِعَ بَعْدَهُ الْأَقْصٰى وَبَيْنَهُمَا أَرْبَعُوْنَ سَنَةً كَمَا فِي حَدِيْثِ الصَّحِيْحَيْنِ وَفِي حَدِيْثٍ أَنَّهُ أَوَّلُ مَا ظَهَرَ عَلٰى وَجْهِ الْمَاءِ عِنْدَ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ زُبْدَةٌ بَيْضَاءُ فَدُحِيَتِ الْأَرْضُ مِنْ تَحْتِهِ مُبٰرَكًا حَالٌ مِّنَ الَّذِي أَيْ ذَا بَرَكَةٍ وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ لِأَنَّهُ قِبْلَتُهُمْ

﴿۹۶﴾ اور جب یہود نے کہا کہ ہمارا قبلہ پہلا ہے تو حق تعالیٰ نے یہ نازل فرمایا إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ الخ بیشک سب میں پہلا گھر جو زمین لوگوں کے لئے جائے عبادت بنایا گیا وہ گھر ہے جو مکہ میں ہے۔ (مکہ کو بکہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ظالموں جباروں کی گردنیں توڑتا ہے۔ کوئی ظالم اس کا قصد نہیں کرسکتا۔ بیت اللہ کو آدمؑ کے پیدا ہونے سے پہلے فرشتوں نے بنایا اس کے بعد مسجد اقصیٰ کی بنیاد رکھی گئی۔ ان دونوں کے درمیان چالیس سال کا فصل ہے جیسے بخاری و مسلم میں ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ آسمان و زمین کے بنانے کے وقت جو پانی پر اول ظاہر ہوا سفید جھاگ تھا۔ اس کے نیچے سے زمین پھیلائی گئی۔

وہ گھر جو مکہ میں ہے برکت والا اور تمام جہان کے واسطے باعث ہدایت ہے۔ کہ ان کا قبلہ ہے۔

تشریح

﴿۹۶﴾ سب سے پہلی عبادت گاہ، برکتوں کی آماجگاہ | دنیا کی سب سے پہلی عبادتگاہ جس کو حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کی مدد سے مکے میں تعمیر کیا وہی ہے جس کا نام بیت اللہ اور کعبہ ہے۔ بیت المقدس کی تعمیر حضرت موسیٰؑ کے ساڑھے چار سو برس کے بعد حضرت سلیمانؑ کے ہاتھوں ہوئی۔ حضرت سلیمانؑ کے زمانے میں کعبہ کے بجائے بیت المقدس کو اہل ایمان کا قبلہ قرار دیا گیا۔ اسلئے قبلۂ اول بیت المقدس نہیں بلکہ بیت اللہ یعنی کعبہ ہے۔ اللہ کا یہ گھر شروع سے مرکز ہدایت اور خیر و برکت کی آماجگاہ رہا ہے۔ حج کے ارکان اسی گھر میں ادا ہوتے رہے ہیں اور تمام انبیاء کرام اسی مقام کا حج کرتے رہے ہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

فِيهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ

فِيهِ	اٰيٰتٌ	بَيِّنٰتٌ	مَقَامُ	اِبْرٰهِيْمَ	وَمَنْ	دَخَلَهٗ	كَانَ
اس میں	نشانیاں	کھلی	مقام	ابراہیم	اور جو	داخل ہوا اسمیں	ہوگیا

اس میں نشانیاں ہیں کھلی (جیسے) مقامِ ابراہیمؑ اور جو اس میں داخل ہوا وہ امن

اٰمِنًا ۗ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ

اٰمِنًا	وَلِلّٰهِ	عَلَى	النَّاسِ	حِجُّ الْبَيْتِ	مَنِ	اسْتَطَاعَ
امن میں	اور اللہ کے لئے	پر	لوگ	خانہ کعبہ کا حج کرنا	جو	قدرت رکھتا ہو

میں ہوگیا، اور اللہ کے لئے (اللہ کا حق ہے) لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج کرنا، جو اس کی طرف راہ چلنے کی

اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۗ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۷﴾

اِلَيْهِ	سَبِيْلًا	وَمَنْ	كَفَرَ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَنِيٌّ	عَنِ	الْعٰلَمِيْنَ
اسکی طرف	راہ	اور جو۔جس	کفر کیا	تو بیشک	اللہ	بے نیاز	سے	جہان والے

قدرت رکھتا ہو۔ اور جس نے کفر کیا، تو بیشک اللہ جہان والوں سے بے نیاز ہے۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ

قُلْ	يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ	لِمَ	تَكْفُرُوْنَ	بِاٰيٰتِ	اللّٰهِ
کہدیں	اے اہل کتاب	کیوں	تم انکار کرتے ہو	آیتیں	اللہ

آپؐ کہدیں، اے اہل کتاب! تم کیوں اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہو؟

وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ

وَاللّٰهُ	شَهِيْدٌ	عَلٰى	مَا تَعْمَلُوْنَ	قُلْ	يٰٓاَهْلَ
اور اللہ	گواہ	پر	تم کرتے ہو	کہہ دیں	اے اہل

اور اللہ اس پر گواہ ہے (باخبر ہے) جو تم کرتے ہو۔ آپؐ کہہ دیں اے اہلِ

الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ

الْكِتٰبِ	لِمَ تَصُدُّوْنَ	عَنْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	مَنْ
کتاب	کیوں روکتے ہو؟	سے	اللہ کا راستہ	جو

کتاب! تم اللہ کے راستے سے کیوں روکتے ہو (اس کو)؟۔ جو اللہ پر

اٰمَنَ تَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا وَّ اَنۡتُمۡ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ

بِغَافِلٍ	اللّٰهُ	وَمَا	شُهَدَآءُ	وَّ اَنۡتُمۡ	عِوَجًا	تَبۡغُوۡنَهَا	اٰمَنَ
بے خبر	اللہ	اور نہیں	گواہ	اور تم خود	کجی	تم ڈھونڈتے ہواسکے	ایمان لائے

ایمان لائے ، تم اس میں کجی ڈھونڈتے ہو ، اور تم خود گواہ ہو ، اور اللہ اس سے بے خبر نہیں

عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۹﴾

تَعۡمَلُوۡنَ	عَمَّا
تم کرتے ہو	سے ۔ جو

جو تم کرتے ہو ۔

﴿۹۷﴾ فِيۡهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ مِنۡهَا مَقَامُ اِبۡرٰهِيۡمَ ج
اَىِ الۡحَجَرُ الَّذِىۡ قَامَ عَلَيۡهِ عِنۡدَ بِنَاءِ
الۡبَيۡتِ فَاَثَرَ قَدَمَاهُ فِيۡهِ وَبَقِىَ
اِلَى الۡاٰنِ مَعَ تَطَاوُلِ الزَّمَانِ وَتَدَاوُلِ
الۡاَيۡدِىۡ عَلَيۡهِ وَمِنۡهَا تَضۡعِيۡفُ الۡحَسَنَاتِ
فِيۡهِ وَاَنَّ الطَّيۡرَ لَا يَعۡلُوۡهُ وَمَنۡ
دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا لَا يَتَعَرَّضُ لَهٗ بِقَتۡلٍ
اَوۡ ظُلۡمٍ اَوۡ غَيۡرِ ذٰلِكَ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ
حِجُّ الۡبَيۡتِ وَاجِبٌ بِكَسۡرِ الۡحَاءِ وَفَتۡحِهَا
لُغَتَانِ فِىۡ مَصۡدَرِ حَجَّ بِمَعۡنٰى قَصَدَ
وَيُبۡدَلُ مِنَ النَّاسِ مَنِ اسۡتَطَاعَ
اِلَيۡهِ سَبِيۡلًا ط طَرِيۡقًا فَسَّرَهٗ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ بِالزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ رَوَاهُ
الۡحَاكِمُ وَغَيۡرُهٗ وَمَنۡ كَفَرَ
اَوۡ بِمَا فَرَضَهٗ مِنَ الۡحَجِّ فَاِنَّ
اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الۡعٰلَمِيۡنَ ○
اَلۡاِنۡسِ وَالۡجِنِّ وَالۡمَلَائِكَةِ وَ
عَنۡ عِبَادَتِهِمۡ ۔

﴿۹۷﴾ اس میں ظاہر نشانیاں ہیں اُن میں سے ایک نشانی مقام ابراہیم ہے ۔ یہ وہ پتھر ہے جس پر ابراہیمؑ خانہ کعبہ کو بناتے وقت کھڑے ہوتے تھے اور ان کے قدموں کا نشان اس میں ہوگیا جو اب تک موجود ہے ۔ باوجود اس قدر زمانہ گذرنے کے اور کثرت سے اس پر ہاتھ لگنے کے وہ نشان نہیں مٹا اور بعض نشانیوں میں سے یہ کہ مکہ میں نیکیوں کا ثواب بہت زیادہ ملتا ہے ایک کا لاکھ تک ثواب حاصل ہوتا ہے اور یہ بھی نشانیوں میں سے ہے کہ کوئی پرندہ بیت اللہ کے اوپر کو نہیں اُڑتا اِدہر اُدہر کو ہوجاتا ہے ۔ اور جو کوئی وہاں چلا جاوے وہ قتل اور ظلم وغیرہ سے امن میں ہوجائے کوئی اس سے کچھ تعرض نہ کرے ۔ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الۡبَيۡتِ ۔ اور لوگوں پر فرض ہے کہ اللہ کے واسطے بیت اللہ کا حج کریں جس کے پاس سواری اور کھانے پینے کا خرچ ہو اس کو حج کرنا چاہیئے ۔ اور جو اللہ کے حکم کو نہ مانے حج کا انکار کرے تو جان لو کہ اللہ سب سے بے پرواہ ہے ۔ اس کو آدمی ، جن اور فرشتوں کی عبادت کی حاجت نہیں ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۹۸) قُلْ یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ لِمَ تَکْفُرُوْنَ
بِاٰیٰتِ اللّٰہِ اَلْقُرْاٰنِ وَاللّٰہُ
شَہِیْدٌ عَلٰی مَا تَعْمَلُوْنَ ○
فَیُجَازِیْکُمْ عَلَیْہِ۔

(۹۸) کہدو، اے اہل کتاب کیوں قرآن کا انکار کرتے ہو۔ حالانکہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو سب معلوم ہے وہ تم کو اس کا بدلہ دے گا۔

(۹۹) قُلْ یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ لِمَ
تَصُدُّوْنَ تُصَرِّفُوْنَ عَنْ
سَبِیْلِ اللّٰہِ اَیْ دِیْنِہٖ مَنْ
اٰمَنَ بِتَکْذِیْبِکُمُ النَّبِیَّ وَ
کَتْمِ نَعْتِہٖ تَبْغُوْنَھَا اَیْ
تَطْلُبُوْنَ السَّبِیْلَ عِوَجًا مَصْدَرٌ
بِمَعْنٰی مُعْوَجَّۃً اَیْ مَائِلَۃً
عَنِ الْحَقِّ وَّ اَنْتُمْ شُھَدَآءُ ط
عَالِمُوْنَ بِاَنَّ الدِّیْنَ الْمَرْضِیَّ
۱۶ ھُوَ الْقَیِّمُ دِیْنُ الْاِسْلَامِ کَمَا فِیْ
کِتَابِکُمْ وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ ○ مِنَ الْکُفْرِ وَ
التَّکْذِیْبِ وَاِنَّمَا یُؤَخِّرُکُمْ
اِلٰی وَقْتِکُمْ فَیُجَازِیْکُمْ

(۹۹) کہدو، اے اہل کتاب ایمان والوں کو اللہ کے دین سے کیوں روکتے ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلاتے ہو اور ان کی صفت جو تمہاری کتاب میں ہے، چھپاتے ہو اور حق کے خلاف رستہ چلتے ہو۔

وَاَنْتُمْ شُھَدَآءُ حالانکہ تم گواہ ہو اس بات پر کہ راہِ راست اور دین پسندیدہ اسلام ہے اور وصیت ابراہیم ویعقوب سے معلوم کر چکے ہو

اللہ اُس سے غافل نہیں صرف تم کو مہلت دے رکھی ہے مرنے تک اُس کے بعد اپنے کئے کو بھگتو گے۔

تشریح

(۹۷) اہلِ عالم کو حج بیت اللہ کا حکم | اللہ کے اس گھر میں مقبولیت کی کھلی نشانیاں موجود ہیں۔ ابراہیمؑ کی عبادت کی جگہ اور وہ پتھر جس پر کھڑے ہو کر ابراہیمؑ نے کعبہ کی تعمیر کی تھی موجود ہے۔ اس پر انکے نشانِ قدم بھی آج تک ہیں۔ ایک لق ودق صحرا میں اس کو بنایا گیا۔ یہاں کے رہنے والوں کے لئے اللہ نے رزق کا انتظام کیا۔ جب ہر طرف بدامنی تھی تب بھی یہ امن کا گہوارہ رہا۔ اس لئے لوگوں پر لازم ہے کہ جو اس گھر تک پہونچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اللہ کی رضا کے لئے زندگی میں ایک بار ضرور اس گھر کا حج کرے اور اگر کوئی اللہ کے اس حکم کی پیروی سے انکار کرتا ہے تو اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ اہلِ عالم سے بے نیاز ہے۔

(۹۸) اہلِ کتاب کا کفر | اہل کتاب یعنی یہودی اور عیسائی جن کے پاس اللہ کی کتاب ہے اور وہ جانتے ہیں کہ یہ قرآن تورات وانجیل کی طرح اللہ کا کلام ہے اور حضرت محمدؐ پیغمبر برحق ہیں۔ ان کا انکار کرنا اور سچائی سے منہ موڑنا باعثِ حیرت ہے۔ جبکہ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حرکتوں سے باخبر ہے۔

(۹۹) دوسروں کو حق وصداقت سے روکنا | یہ اہل کتاب نہ صرف یہ کہ خود سچائی سے روگردانی کر رہے ہیں بلکہ جو ماننا چاہتا ہے اس کو بھی روکنے کی کوشش کرتے ہیں یعنی خود بھی گمراہ ہیں اور چاہتے ہیں کہ دوسرے بھی گمراہی میں مبتلا رہیں۔ فرضی باتیں اسلام کی طرف منسوب کر کے لوگوں کو شک وشبہ میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ لوگ خود اپنی حرکتوں کو اچھی طرح جانتے ہیں اور اللہ تعالےٰ اُن سے بے خبر نہیں ہے مناسب وقت پر ان کو سزا مل کر رہے گی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

يَآيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اِنْ	تُطِيْعُوْا	فَرِيْقًا	مِّنَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ
اے	وہ جو کہ	ایمان لائے	اگر	تم کہا مانو گے	ایک گروہ	سے	وہ لوگ جو	دی گئی	کتاب

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (اے ایمان والو!) اگر کہا مانو گے ان لوگوں کے ایک فریق کا جنہیں کتاب دی گئی (اہل کتاب)

يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى

يَرُدُّوْكُمْ	بَعْدَ	اِيْمَانِكُمْ	كٰفِرِيْنَ	وَكَيْفَ	تَكْفُرُوْنَ	وَاَنْتُمْ	تُتْلٰى
وہ پھیر دیں گے تمہیں	بعد	تمہارے ایمان کے	حالتِ کفر	اور کیسے	تم کفر کرتے ہو	جبکہ تم	پڑھی جاتی ہیں

وہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں (حالت) کفر میں پھیر دینگے۔ اور تم کیسے کفر کرتے ہو؟ جبکہ تم پر اللہ کی

عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ

عَلَيْكُمْ	اٰيٰتُ	اللّٰهِ	وَفِيْكُمْ	رَسُوْلُهٗ	وَمَنْ	يَّعْتَصِمْ	بِاللّٰهِ	فَقَدْ
تم پر	آیتیں	اللہ	اور تمہارے درمیان	اس کا رسول	اور جو	مضبوط پکڑے گا	اللہ کو	تو اسے

آیتیں پڑھی جاتی ہیں۔ اور تمہارے درمیان اس کا رسول موجود ہے۔ اور جو کوئی مضبوطی سے پکڑے گا اللہ (کی رسّی) کو تو اُسے

ع ۱۰ | ۱

هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا

هُدِيَ	اِلٰى	صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ	يَآيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	اتَّقُوا
ہدایت دی گئی	طرف	سیدھا راستہ۔	اے	وہ جو کہ	ایمان لائے	تم ڈرو

سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی گئی۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (اے ایمان والو) اللہ سے ڈرو

اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

اللّٰهَ	حَقَّ	تُقٰتِهٖ	وَلَا تَمُوْتُنَّ	اِلَّا	وَاَنْتُمْ	مُّسْلِمُوْنَ
اللہ	حق	اس سے ڈرنا	اور تم ہرگز نہ مرنا	مگر	اور تم	مسلمان (جمع)

جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور تم ہرگز نہ مرنا مگر (اس حال میں) کہ تم مسلمان ہو۔

(۱۰۰) وَنَزَلَ لَمَّا مَرَّ بَعْضُ الْيَهُوْدِ عَلَى الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ فَغَاظَهٗ تَاَلُّفُهُمْ فَذَكَّرَهُمْ بِمَا كَانَ بَيْنَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنَ الْفِتَنِ فَتَشَاجَرُوْا وَكَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ○

(۱۰۰) بعض یہودیوں نے جب اوس اور خزرج کو دیکھا کہ کیسی باہم الفت و محبت رکھتے ہیں اور اسلام لانے کے بعد سب پہلی دشمنی جاتی رہی تو اس یہودی کو یہ امر نہایت ناگوار ہوا پہلی باتوں کو جو اوس اور خزرج میں باہم جھگڑے تھے یاد دلا کر انمیں لڑائی کرادی یہاں تک کہ قریب تھا کہ نوبت قتل و قتال تک آجائے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اے ایمان والو تم اگر اہل کتاب کی جماعت کا کہا

(۱۰۱) وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ اِسْتِفْهَامُ تَعْجِيْبٍ وَتَوْبِيْخٍ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ يَتَمَسَّكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

(۱۰۱) اور تم کو کیونکر یہ پسند ہے کہ کافر ہو جاؤ اور کب تم کو یہ لائق ہے حالانکہ تم پر اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور تم میں اس کا نبی موجود ہے اور جو کوئی اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور اس کے غیر کو چھوڑ کر اسی کے دین کو اختیار کیا تو اس نے سیدھے راستے کو پالیا اور مطلب اپنا حاصل کرلیا۔

(۱۰۲) يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ

(۱۰۲) اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا ڈرنا چاہیے اور جو حق خوف الٰہی کا ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

بِاَنْ یُطَاعَ وَلَا یُعْصٰی وَیُشْکَرُ فَلَا
یُکْفَرُ وَیُذْکَرُ فَلَا یُنْسٰی فَقَالُوْا
یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَنْ یَقْوٰی
عَلٰی ھٰذَا فَنُسِخَ بِقَوْلِہٖ فَاتَّقُوا
اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَلَا تَمُوْتُنَّ
اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ مُوَحِّدُوْنَ

وہ حال کرو کہ اللہ کی اطاعت کے ساتھ معصیت نہ کرو اور ایسا شکر کرو کہ ناشکری کا نام نہ آوے اور اللہ کی ایسی یادگاری چاہیئے کہ کسی وقت اس کو نہ بھولو (صحابہ نے عرض کیا یہ کس سے ہوسکتا ہے تو یہ حکم منسوخ ہوگیا اس آیت سے فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ یعنی ڈرو اللہ سے جس قدر تمہاری طاقت میں ہے۔ اور تم کو موت آوے مگر حالتِ اسلام میں اور مرتے دم تک توحید پر جمے رہو

تشریح

(۱۰۰) اہل کتاب سے چوکنا رہنے کی ہدایت | اہل کتاب کے فتنہ پرداز لوگ اہل ایمان کو گمراہ کرنے کی کوشش میں لگے رہتے تھے۔ مسلمانوں کو چوکنا کیا جارہا ہے کہ دیکھو ان کی باتوں میں مت آجانا ورنہ جس کفر کے اندھیرے سے نکل کر ایمان کی روشنی میں آئے ہو یہ تمہیں دوبارہ اُسی تاریکی میں دھکیل دیں گے۔ اسلئے تمہیں ایسے لوگوں سے چوکنا رہنا چاہیئے۔

(۱۰۱) ایمان کے بعد پھر کفر میں آنے کا کیا موقع ہے ؟ | قرآن تمہارے سامنے نازل ہورہا ہے۔ اللہ کی آیات تمہارے سامنے تلاوت کی جارہی ہیں اور وہ رسول تمہارے درمیان ہے جو حق و صداقت کی مجسم دلیل ہے۔ پھر تمہارے لئے ایمان سے نکل کر کفر میں جانے کا کوئی موقع ہی نہیں ہے۔ مگر یہ ضرور ہے کہ تمہیں اللہ کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھنا چاہیئے۔ کیوں کہ جو ہر طرف سے قطع نظر کرکے اللہ پر اعتماد اور بھروسہ کرتا ہے اُسے کوئی طاقت صحیح راستے سے ہٹا نہیں سکتی۔ یہ گمراہی انسان کے اپنے اندر کی کمزوری سے آتی ہے اسلئے اپنے دل کو جمائے رکھے اور فتنہ پردازوں کی باتوں سے متاثر نہ ہو۔ مدینے کے دو بڑے قبیلے تھے اوس اور خزرج، ان دونوں قبیلوں میں باہم سخت دشمنی تھی۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر جنگ کا بازار گرم ہوجاتا تھا۔ ان دونوں کی مشہور لڑائی ہے جو جنگ بُعاث کے نام سے مشہور ہے۔ یہ لڑائی ۱۲۰ سال تک جاری رہی پھر نبیؐ کی تعلیم و تربیت نے ان دونوں دشمن قبیلوں کو شیر و شکر کردیا اور انمیں باہمی اخوت قائم ہوگئی۔ مدینے کے یہودیوں کو ان دونوں قبیلوں کی یگانگت اور دونوں کا مل کر اسلام کی خدمت کرنا ایک آنکھ نہ بھاتا تھا۔ ایک اندھا یہودی تھا شماس ابن قیس۔ یہ بڑا فتنہ پرداز قسم کا آدمی تھا۔ ایک روز جب اوس اور خزرج دونوں قبیلوں کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے تو شماس ابن قیس ان کی مجلس میں پہونچ گیا اور بعاث کی لڑائی کو تازہ کرنے والے اشعار سنانے شروع کردیے جس سے دونوں کے جذبات بھڑک اٹھے اور قریب تھا کہ اتفاق و اتحاد کی کڑیاں ٹوٹ کر ایک بار پھر جنگ کی دبی ہوئی چنگاریاں سُلگ جائیں۔ نبیؐ کو معلوم ہوا تو آپ وہاں پہنچے اور آپؐ نے اللہ کے کلام کی یہ آیتیں پڑھ کر سُنائیں جس سے شماس ابن قیس کی فتنہ پردازی کا سحر ٹوٹ گیا اور دونوں قبیلوں کے لوگ ایک دوسرے سے مل کر رونے لگے۔ اللہ تعالےٰ نے ان آیات میں یاد دلایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے کس طرح تمہارے دلوں کو جوڑا ہے اور تم بھائی بھائی بن گئے ہو کیا پھر تم دشمنی کی آگ میں جلنا چاہتے ہو

(۱۰۲) دِل کی پرہیزگاری | ہر مومن کے دل میں اللہ کا خوف ہونا چاہیئے۔ اللہ سے ڈرنا چاہیئے۔ اور مرتے دم تک اللہ کا فرماں بردار اور وفادار رہنا چاہیئے۔ اللہ کا خوف ایسا ہونا چاہیئے کہ اُس کے ڈر کے ساتھ اُس کی محبت بھی ہو ـــــ جس طرح انسان ماں باپ سے ڈرتا بھی ہے اور محبت بھی کرتا ہے۔ وہ خوف مطلوب نہیں ہے جو خوفناک جانوروں سے ہوتا ہے کہ اُس میں خوف ہوتا ہے محبت نہیں ہوتی۔ اللہ کے خوف کا حق یہ ہے کہ سامنے اور پیچھے، ظاہر و باطن، کھلے اور چھپے ہر حال میں اللہ سے ڈرتا رہے۔ اس کا تقویٰ اختیار کرے۔

---

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ

وَ اعْتَصِمُوْا	بِحَبْلِ	اللّٰهِ	جَمِيْعًا	وَّ لَا تَفَرَّقُوْا	وَاذْكُرُوْا	نِعْمَتَ
اور مضبوطی سے پکڑلو	رسّی کو	اللہ	سب مل کر	اور نہ آپس میں پھوٹ ڈالو	اور یاد کرو	نعمت

اور مضبوطی سے پکڑلو اللہ کی رسّی کو سب مل کر، اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو، اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ

اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	اِذْ	كُنْتُمْ	اَعْدَآءً	فَاَلَّفَ	بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ	فَاَصْبَحْتُمْ
اللہ	تم پر	جب	تم تھے	دشمن	تو الفت ڈالدی	تمہارے دلوں میں	تو تم ہوگئے

یاد کرو۔ جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈالدی، تو تم اس کے

بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ

بِنِعْمَتِهٖ	اِخْوَانًا	وَكُنْتُمْ	عَلٰى	شَفَا	حُفْرَةٍ	مِّنَ	النَّارِ	فَاَنْقَذَكُمْ
اس کے فضل سے	بھائی بھائی	اور تم تھے	پر	کنارہ	گڑھا	سے (کے)	آگ	تو تمہیں بچا لیا

فضل سے بھائی بھائی ہوگئے، اور تم آگ کے گڑھے کے کنارہ پر تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچایا

مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَلْتَكُنْ

مِّنْهَا	كَذٰلِكَ	يُبَيِّنُ	اللّٰهُ	لَكُمْ	اٰيٰتِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ	وَلْتَكُنْ
اس سے	اسی طرح	واضح کرتا ہے	اللہ	تمہارے لئے	اپنی آیات	تاکہ تم	ہدایت پاؤ	اور چاہیئے رہے

اسی طرح وہ تمہارے لئے اپنی آیات واضح کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ اور چاہیئے کہ تم میں

مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

مِّنْكُمْ	اُمَّةٌ	يَّدْعُوْنَ	اِلَى	الْخَيْرِ	وَيَاْمُرُوْنَ	بِالْمَعْرُوْفِ
تم سے (میں)	ایک جماعت	وہ بلائے	طرف	بھلائی	اور وہ حکم دے	اچھے کاموں کا

سے ایک جماعت رہے، وہ بھلائی کی طرف بلائے اور اچھے کاموں کا حکم دے،

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

وَيَنْهَوْنَ	عَنِ الْمُنْكَرِ	وَاُولٰۗىِٕكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ
اور وہ روکے	برائی سے	اور یہی لوگ	وہ	کامیاب ہونے والے

اور برائی سے روکے۔ اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۰۳) وَاعْتَصِمُوْا تَمَسَّكُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ اَیْ دِیْنِهٖ جَمِیْعًا
وَّلَا تَفَرَّقُوْا بَعْدَ الْاِسْلَامِ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ
اللّٰهِ اِنْعَامَهٗ عَلَیْكُمْ یَا مَعْشَرَ الْاَوْسِ
وَالْخَزْرَجِ اِذْ كُنْتُمْ قَبْلَ الْاِسْلَامِ
اَعْدَآءً فَاَلَّفَ جَمَعَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ
بِالْاِسْلَامِ فَاَصْبَحْتُمْ فَصِرْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ
اِخْوَانًا فِی الدِّیْنِ وَالْوِلَایَةِ وَكُنْتُمْ
عَلٰی شَفَا طَرَفِ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ
لَیْسَ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ الْوُقُوْعِ فِیْهَا اِلَّا
اَنْ تَمُوْتُوْا كُفَّارًا فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا
بِالْاِیْمَانِ كَذٰلِكَ كَمَا بَیَّنَ لَكُمْ مَا
ذُكِرَ یُبَیِّنُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○
(۱۰۴) وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی
الْخَیْرِ الْاِسْلَامِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ
الدَّاعُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ النَّاهُوْنَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ○ الْفَائِزُوْنَ وَمِنْ لِلتَّبْعِیْضِ
لِاَنَّ مَا ذُكِرَ فَرْضُ كِفَایَةٍ لَا یَلْزَمُ كُلَّ الْاُمَّةِ وَلَا یَلِیْقُ
بِكُلِّ اَحَدٍ كَالْجَاهِلِ وَقِیْلَ زَائِدَةٌ اَیْ لِتَكُوْنُوْا اُمَّةً

(۱۰۳) اور اللہ کے دین کو سب اکٹھے ہو کر مضبوط پکڑلو اور
اسلام لانے کے بعد متفرق نہ ہو اور اختلاف نہ کرو۔ اور
اے جماعت اوس وخزرج کی اللہ کے انعام کو جو تم پر ہوا یاد کرو
کہ تم اسلام سے پہلے باہم کیسے دشمن اور ایک دوسرے
کے خلاف پر تھے سو اللہ نے اسلام کی وجہ سے تمہارے دل ملادئے
پس اُس کے انعام سے تم دینی بھائی ہو گئے اور ایک دوسرے
کا دوست ہو گیا۔ اور تم اس سے پہلے دوزخ کے گڑھے
کے کنارے پر تھے کہ دوزخ میں گرنے کی اتنی ہی کسر
باقی رہی تھی کہ کفر پر مر جاتے۔ پر اللہ نے تم کو بدولت
ایمان کے آگ سے نکالا جیسا یہ بیان کیا اسی طرح اللہ
تم پر اپنے احکام ظاہر فرماتا ہے تاکہ تم راہ پر رہو۔

(۱۰۴) اور چاہیئے کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی رہے جو اسلام
کی طرف لوگوں کو بلائے بھلائی کا حکم کرے برائی سے
منع کرے۔ یہ ہی لوگ جو خدا کی طرف بلاتے ہیں اور امر
بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہیں نجات پانے والے ہیں۔ (امر
بالمعروف وغیرہ کا حکم بعض کو فرمایا کیونکہ یہ فرض کفایہ ہے سب پر واجب نہیں۔
ایک کے کرلینے سے سب سے ساقط ہو جاتا ہے اور امر بالمعروف وغیرہ ہر ایک
آدمی کے کرنے کے لائق بھی نہیں مثلاً جاہل کیا امر بالمعروف وغیرہ کرسکتا ہے" او خویشتن گم است

[illegible]

تشریح

(۱۰۳) اللہ کے دین کو تھامے رہو | اللہ کی رسّی یعنی اس کے دین اور اس کی کتاب کو مضبوطی کیساتھ تھامے رہو۔ یہ اللہ کی رسّی یعنی اس کا دین اور کتاب اتنی مضبوط اور
مستحکم ہے کہ ٹوٹ نہیں سکتی۔ ہاں اگر تم کمزوری دکھاؤ گے تو چھوٹ سکتی ہے اور پھر تم اسی طرح تفرقے میں پڑ جاؤ گے منتشر ہو جاؤ گے اور تمہارے فرقے
فرقے ہو جائیں گے۔ اللہ کے اُس احسان کو یاد رکھو کہ اس نے کس طرح تمہیں ایک دین پر جمع کر دیا۔ تمہاری ملت بنا دی ہے۔ تمہارے دلوں کو جوڑ دیا ہے تمہارے
دلوں سے دشمنی اور کدورت کو نکال دیا ہے اور اس دین کے صدقے میں تم بھائی بھائی بن گئے ہو جس سے تم میں آپس میں مودت اور رحمت اور الفت کے رشتے بن گئے
ہیں۔ ورنہ تمہاری عداوتوں اور آپس کی لڑائیوں نے تمہیں تباہی کے کنارے پہنچا دیا تھا۔ اگر تمہاری آنکھیں ہیں تو تم اللہ کی نشانیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے
ہو اس ہدایت کی قدر کرو جو اللہ نے تمہیں عطا فرمائی ہے اور اس کامیابی کے راستے کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھو۔

(۱۰۴) بھلائی کا حکم دینا برائیوں سے روکنا | اور بات اتنی ہی نہیں ہے کہ تم خود اللہ کی ہدایت پر قائم رہو بلکہ یہ بھی تمہاری ذمہ داری ہے کہ تم میں سے کچھ نہ کچھ لوگ
جو ظاہر ہے تم میں سے صاحبِ علم ہونگے وہ مستقل طور پر دعوت واشاعت کے کام میں لگے رہیں۔ بھلائیوں کا حکم دیں اور برائیوں سے روکیں
اس کے بغیر اسلامی زندگی ممکن نہیں ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یعنی بھلائیوں کی تعلیم دینا اور برائیوں سے روکنا یہ طاقت کے ذریعے
اور قانون کے نفاذ کے ذریعے حاکموں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اللہ کے قانون کو لوگوں پر جاری کریں لوگوں کو بھلائیوں پر چلائیں اور برائیوں
سے روکیں۔ زبان سے کہنا اور وعظ وتلقین کرنا یہ علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ حکمت اور موعظت ونصیحت کے ساتھ لوگوں کو صحیح راستے
پر چلائیں اور گمراہی سے بچائیں اور عوام کا کام ہے کہ وہ اس کو سُنیں اور عمل کریں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا

وَلَا تَكُونُوا	كَالَّذِينَ	تَفَرَّقُوا	وَاخْتَلَفُوا	مِنْ بَعْدِ	مَا
اور نہ ہو جاؤ	ان کی طرح جو	متفرق ہو گئے	اور باہم اختلاف کرنے لگے	اس کے بعد	کہ

اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو متفرق ہو گئے اور باہم اختلاف کرنے لگے اس کے بعد کہ ان کے پاس

جَاءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۚ وَأُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۱۰۵﴾ يَوْمَ تَبْيَضُّ

جَاءَهُمُ	الْبَيِّنٰتُ	وَأُولٰٓئِكَ	لَهُمْ	عَذَابٌ	عَظِيمٌ	يَوْمَ	تَبْيَضُّ
ان کے پاس آ گئے	واضح حکم	اور یہی لوگ	انکے لئے	عذاب	بڑا	دن	سفید ہونگے

واضح حکم آ گئے، اور یہی لوگ ہیں ان کے لئے ہے عذاب بہت بڑا۔ جس دن بعض چہرے

وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ ۚ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ

وُجُوهٌ	وَتَسْوَدُّ	وُجُوهٌ	فَأَمَّا	الَّذِينَ	اسْوَدَّتْ	وُجُوهُهُمْ	أَكَفَرْتُمْ	بَعْدَ
بعض چہرے	اور سیاہ ہونگے	بعض چہرے	پس جو	لوگ	سیاہ ہوئے	اُن کے چہرے	کیا تم نے کفر کیا	بعد

سفید ہونگے، اور بعض چہرے سیاہ ہونگے پس جن لوگوں کے سیاہ ہوئے چہرے (اُن سے کہا جائے گا) کیا تم نے

إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿۱۰۶﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ

إِيمَانِكُمْ	فَذُوقُوا	الْعَذَابَ	بِمَا كُنْتُمْ	تَكْفُرُونَ	وَأَمَّا	الَّذِينَ	ابْيَضَّتْ
اپنے ایمان	تو چکھو	عذاب	کیونکہ تم تھے	کفر کرتے	اور البتہ	وہ لوگ جو	سفید ہونگے

اپنے ایمان کے بعد کفر کیا؟ تو اب عذاب چکھو، کیونکہ تم کفر کرتے تھے۔ اور البتہ جن لوگوں کے چہرے سفید ہوں گے، وہ اللہ کی

وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللّٰهِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿۱۰۷﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ

وُجُوهُهُمْ	فَفِي	رَحْمَةِ اللّٰهِ	هُمْ	فِيهَا	خٰلِدُونَ	تِلْكَ	اٰيٰتُ اللّٰهِ
ان کے چہرے	سو میں	اللہ کی رحمت	وہ	اسمیں	ہمیشہ رہیں گے	یہ	اللہ کی آیات

رحمت میں ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کی آیات ہیں

نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۗ وَمَا اللّٰهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِينَ ﴿۱۰۸﴾

نَتْلُوهَا	عَلَيْكَ	بِالْحَقِّ	وَمَا اللّٰهُ	يُرِيدُ	ظُلْمًا	لِّلْعٰلَمِينَ
ہم پڑھتے ہیں	آپ پر	ٹھیک ٹھیک	اور نہیں اللہ	چاہتا	کوئی ظلم	جہان والوں کے لئے

ہم آپ پر ٹھیک ٹھیک پڑھتے ہیں۔ اور اللہ جہان والوں پر کوئی ظلم نہیں چاہتا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱۰۵ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ (ای الیہود والنصاریٰ) وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ○

۱۰۵ اور تم ایسے نہ ہو جاؤ جیسے یہود و نصاریٰ کہ انہوں نے دین میں اختلاف کیا اور تفرقہ ڈالا اور وہی ہیں جن کے لئے بڑا عذاب ہوگا

۱۰۶ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ (ای یوم القیٰمۃ) فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ (وہم الکافرون فیلقون فی النار ویقال لہم توبیخا) أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ (یوم اخذ المیثاق) فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ○

۱۰۶ اس دن جس وقت بہت چہرے سفید ہونگے اور بہت منہ سیاہ ہوں گے پھر وہ لوگ جن کے منہ سیاہ ہوئے یعنی کافر وہ آگ میں ڈالے جائیں گے اور اُن کو ازراہِ سرزنش یہ کہا جائے گا کیا تم کافر ہوئے بعد اس کے کہ تم نے عالمِ ارواح میں عہد کیا تھا ایمان لانے کا سو چکھو عذاب اپنے کفر کے سبب۔

۱۰۷ وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ (وہم المؤمنون) فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ (ای جنتہ) هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○

۱۰۷ اور وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہونگے یعنی اہلِ ایمان وہ اللہ کی رحمت میں اور جنت میں ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

۱۰۸ تِلْكَ (ای ہذہ الآیات) آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ (یا محمد) بِالْحَقِّ ۗ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِلْعَالَمِينَ ○ (بان یاخذہم بغیر جرم)

۱۰۸ یہ اللہ کے احکام ہیں جو ٹھیک ٹھیک ہم نے تم کو اے محمدؐ سنا دیئے اور اللہ جہان والوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا کہ بغیر جرم کے ان کو پکڑے۔

تشریح

۱۰۵ **اختلاف میں مت پڑ جانا** | ان پچھلی امتوں کی طرح مت ہو جانا جن کو اللہ تعالیٰ نے دین کی سچی اور سیدھی سادھی تعلیمات عطا کیں مگر ایک مدت گذرنے کے بعد انھوں نے عقیدے اور اخلاق کے ان بنیادی اصولوں کو جن پر انسان کی کامیابی کا مدار ہے ایک طرف رکھ دیا اور ضمنی اور فروعی مسائل میں اُلجھ کر فرقے فرقے ہو گئے۔ اور اس طرح اللہ کے عذاب کے مستحق بن گئے۔ آخرت بھی ہاتھ سے گئی اور دنیا بھی چھوٹی۔

۱۰۶ **آخرت کا عذاب** | اس طرح دین کو پامال کرنے والوں کا حال روز قیامت یہ ہوگا کہ ان کے منہ کالے ہونگے اور اُن سے کہا جائے گا کہ ایمان کی نعمت پانے کے بعد بھی تم نے کفر کی روش اختیار کی اب اس ناشکری کے بدلے میں عذاب کا مزا چکھو۔ جبکہ کچھ لوگ جو دین کو مضبوطی سے پکڑنے والے ہیں اُس دن سب کے سامنے سرخرو ہونگے۔

۱۰۷ **اللہ کی رحمت کے مستحق** | ایسے سُرخرو چمک دار چہرے والے اللہ کی رحمت میں جگہ پائیں گے اور ہمیشہ اللہ کی رحمت کے سائے میں رہیں گے۔

۱۰۸ **اللہ کی طرف سے حق کی ہدایت** | کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ اور ان پر زیادتی کرنا نہیں چاہتا اس لئے وہ سچی اور ٹھیک ٹھیک باتیں تمہارے سامنے رکھ رہا ہے تاکہ تم ان پر عمل کر کے اللہ کی رحمت کے سزاوار بنو اور غلط طرزِ عمل اختیار نہ کرو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ

تُرْجَعُ	اِلَى اللّٰهِ	وَ	فِي الْاَرْضِ	وَمَا	فِي السَّمٰوٰتِ	مَا	وَلِلّٰهِ
لوٹائے جائیں گے	اللہ کی طرف	اور	زمین میں	اور جو	آسمانوں میں	جو	اور اللہ کیلئے

اور اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے، اور تمام کام اللہ کی طرف لوٹائے

ع۸ ۲

الْاُمُوْرُ ۚ(۱۰۹) كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

بِالْمَعْرُوْفِ	تَاْمُرُوْنَ	لِلنَّاسِ	اُخْرِجَتْ	اُمَّةٍ	خَيْرَ	كُنْتُمْ	الْاُمُوْرُ
اچھے کاموں کا	تم حکم کرتے ہو	لوگوں کے لئے	بھیجی گئی	اُمّت	بہترین	تم ہو	تمام کام

جائیں گے۔ تم بہترین اُمّت ہو جو لوگوں کے لئے بھیجی گئی (پیدا کی گئی) تم اچھے کاموں کا حکم کرتے ہو

وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۭ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ

اَهْلُ الْكِتٰبِ	اٰمَنَ	وَلَوْ	بِاللّٰهِ	وَتُؤْمِنُوْنَ	الْمُنْكَرِ	عَنِ	وَتَنْهَوْنَ
اہلِ کتاب	ایمان لے آتے	اور اگر	اللہ پر	اور ایمان لاتے ہو	بُرے کام	سے	اور منع کرتے ہو

اور بُرے کاموں سے منع کرتے ہو، اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔ اور اگر اہلِ کتاب ایمان لے آتے تو

لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ (۱۱۰)

الْفٰسِقُوْنَ	وَاَكْثَرُهُمُ	الْمُؤْمِنُوْنَ	مِنْهُمُ	لَّهُمْ	خَيْرًا	لَكَانَ
نافرمان	اور ان کے اکثر	ایمان والے	ان سے	ان کے لئے	بہتر	تو تھا

اُن کے لئے بہتر تھا، ان میں (کچھ) ایمان والے ہیں اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ

يُوَلُّوْكُمُ	يُّقَاتِلُوْكُمْ	وَاِنْ	اَذًى	اِلَّآ	يَّضُرُّوْكُمْ	لَنْ
پیٹھ دکھائیں گے	تم سے لڑیں گے	اور اگر	ستانا	سوائے	نہ بگاڑ سکیں گے تمہارا	ہرگز

وہ ستانے کے سوا تمہارا ہرگز کچھ نہ بگاڑ سکیں گے، اور اگر وہ تم سے لڑیں گے تو وہ تمہیں پیٹھ

الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ (۱۱۱)

لَا يُنْصَرُوْنَ	ثُمَّ	الْاَدْبَارَ
ان کی مدد نہ ہوگی۔	پھر	پیٹھ (جمع)

دکھائیں گے، پھر ان کی مدد نہ ہوگی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مِلْكًا وَخَلْقًا وَعَبِيدًا وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ تَصِيرُ الْأُمُورُ ○

اُسی کی مخلوق اُسی کے بندے ہیں اور اللہ کی طرف سب کام لوٹیں گے

۱۱۰ كُنْتُمْ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ فِي عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالَى خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ أُظْهِرَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ ۭ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ بِاللّٰهِ لَكَانَ الْإِيمَانُ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ كَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَأَصْحَابِهِ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ الْكَافِرُونَ۔

۱۱۰ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ الخ تم اے امتِ محمد علم الٰہی میں بہتر جماعت تھی جو لوگوں کے واسطے ظاہر کی گئی تمہارا کام یہ ہے کہ بھلے کام کا حکم کرو اور بُرے فعل سے روکو اور اللہ پر ایمان لاؤ۔

اگر اہل کتاب اللہ پر ایمان لاتے تو ایمان اُن کا اُن کے حق میں بہتر تھا۔ اُن میں سے بعض جیسے عبداللہ بن سلام اور اُن کے ساتھی مسلمان ہوئے اور اکثر اُن میں سے کافر و فاسق رہے۔

۱۱۱ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ أَيِ الْيَهُودُ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ بِشَيْءٍ إِلَّآ اَذًى ۭ بِاللِّسَانِ مِنْ سَبٍّ وَوَعِيدٍ وَإِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ مُنْهَزِمِينَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ○ عَلَيْكُمْ بَلْ لَكُمُ النَّصْرُ عَلَيْهِمْ۔

۱۱۱ اے مسلمانو، تم کو یہود کچھ مضرت نہیں پہنچا سکتے۔ سوا اس کے کہ زبان سے گالی دیں یا دھمکاویں۔

اور اگر لڑائی کی نوبت آوے تو ہرگز تمہارے مقابلہ میں نہ ٹھیریں پیٹھ دے کر بھاگیں پھر تم کو ہی فتح ہو وہ کبھی غالب نہ آسکیں۔

تشریح

۱۰۹ ہر چیز کا مالک اللہ ہے | کیونکہ اللہ تعالے زمین و آسمان اور اُس میں ساری مخلوقات کا پیدا کرنے والا اور سب کا پالن ہار ہے اس لئے حقیقت میں ہر چیز کا اصلی مالک بھی وہی ہے اور یہ اس کی ملکیت برحق ہے۔ اور تمام معاملات کا فیصلہ کرنے والا بھی وہی ہے اس لئے اس کی اطاعت گزاری اس کی فرماں برداری اور بندگی اور ہر طرف سے یکسو ہو کر صرف اسی ایک کا ہو جانا برحق ہے۔

۱۱۰ امت محمدیہ کی فضیلت | اللہ تعالےٰ نے دنیا کی امامت اور قوموں کی رہنمائی کا منصب بنی اسرائیل کو عطا کیا تھا مگر ان کی نااہلی کی وجہ سے ان کو اس منصب سے معزول کر دیا گیا اور اب امتِ محمدیہ کو یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ وہ دنیا کی رہنمائی کریں خود بھی حق و صداقت پر قائم رہیں اور دنیا کو بھی اس کی دعوت دیتے رہیں ــــ فرمایا اگرچہ بنی اسرائیل میں اب بھی کچھ لوگ صاحب ایمان ہیں مگر ان کے زیادہ تر لوگ نافرمانی کی روش اختیار کر چکے ہیں۔ اگرچہ ایمان لانا اور سچائی کو قبول کرنا خود انہی کے حق میں بہتر تھا۔

۱۱۱ امتِ محمدیہ ہی غالب ہوگی | اگرچہ انمیں اکثریت نافرمانوں کی ہے مگر تمہیں انکی اکثریت اور مادی ساز و سامان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکیں گے زیادہ سے زیادہ کچھ تکلیفیں پہنچا سکتے ہیں مگر جب مقابلہ ہوگا تو پیٹھ دکھا کر بھاگیں گے اور ان کو کہیں سے مدد بھی نہ ملے گی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ

ضُرِبَتْ	عَلَيْهِمُ	الذِّلَّةُ	اَيْنَ مَا	ثُقِفُوْٓا	اِلَّا	بِحَبْلٍ	مِّنَ اللّٰهِ
چسپاں کردی گئی	اُن پر	ذلت	جہاں کہیں	وہ پائے جائیں	سوائے	اس (عہد)	اللہ سے

اُن پر ذلت چسپاں کردی گئی، جہاں کہیں وہ پائے جائیں، سوائے اس کے کہ اللہ کے عہد میں آجائیں

وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ

وَحَبْلٍ	مِّنَ النَّاسِ	وَبَآءُوْ	بِغَضَبٍ	مِّنَ اللّٰهِ	وَضُرِبَتْ	عَلَيْهِمُ
اور اس (عہد)	لوگوں سے	وہ لوٹے	غضب کے ساتھ	اللہ سے (کے)	اور چسپاں کردی گئی	ان پر

اور لوگوں کے عہد میں، وہ لوٹے اللہ کے غضب کے ساتھ، اور ان پر چسپاں کردی گئی

الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ

الْمَسْكَنَةُ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	كَانُوْا	يَكْفُرُوْنَ	بِاٰيٰتِ	اللّٰهِ	وَيَقْتُلُوْنَ
محتاجی	یہ	اسلئے کہ وہ	تھے	انکار کرتے	آیتیں	اللہ	اور قتل کرتے تھے

محتاجی، یہ اسلئے کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے، اور نبیوں کو

الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

الْاَنْۢبِيَآءَ	بِغَيْرِ حَقٍّ	ذٰلِكَ	بِمَا	عَصَوْا	وَّكَانُوْا	يَعْتَدُوْنَ
نبی (جمع)	ناحق	یہ	اسلئے کہ	انہوں نے نافرمانی کی	اور تھے	حد سے بڑھ جاتے

ناحق قتل کرتے تھے، یہ اس لئے (تھا) کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے بڑھ جاتے تھے۔

لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ

لَيْسُوْا	سَوَآءً	مِنْ	اَهْلِ الْكِتٰبِ	اُمَّةٌ	قَآئِمَةٌ	يَّتْلُوْنَ
نہیں	برابر	سے (میں)	اہل کتاب	ایک جماعت	قائم	وہ پڑھتے ہیں

اہل کتاب میں سب برابر نہیں۔ ایک جماعت (سیدھی راہ پر) قائم ہے، اور رات کے اوقات

اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

اٰيٰتِ اللّٰهِ	اٰنَآءَ	الَّيْلِ	وَهُمْ	يَسْجُدُوْنَ
اللہ کی آیات	اوقات	رات	اور وہ	سجدہ کرتے ہیں۔

اللہ کی آیات پڑھتے ہیں، اور وہ سجدہ کرتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۱۲) ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَمَا ثُقِفُوْا
حَيْثُمَا وُجِدُوْا فَلَا عِزَّ لَهُمْ وَ
لَا اِعْتِصَامَ اِلَّا كَائِنِيْنَ بِحَبْلٍ مِّنَ
اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَهُوَ عَهْدُهُمْ اِلَيْهِمْ بِالْاَمَانِ
عَلٰى اَدَاءِ الْجِزْيَةِ اَىْ لَا عِصْمَةَ لَهُمْ
غَيْرُ ذٰلِكَ وَبَآءُوْ رَجَعُوْا بِغَضَبٍ
مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اَىْ بِسَبَبِ اَنَّهُمْ كَانُوْا
يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ
الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ذٰلِكَ تَاكِيْدٌ
بِمَا عَصَوْا اَمْرَ اللّٰهِ وَّكَانُوْا
يَعْتَدُوْنَ ۝ يَتَجَاوَزُوْنَ الْحَلَالَ
اِلَى الْحَرَامِ

(۱۱۲) وہ جہاں کہیں رہیں ذلت اور خواری ان کو لازم ہے ان کو کچھ عزت کہیں نصیب نہیں اور نہ ان کو کوئی بچاؤ بجز اس کے کہ جزیہ دیکر امان میں رہیں

اور وہ اللہ کے غضب کے مستحق ہوئے اور ان پر فقر و خواری کی مہر لگ گئی۔ یہ اس وجہ سے کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے تھے یہ اس کی سزا ہے کہ انہوں نے احکام الٰہی کو نہ مانا نافرمان رہے اور حد سے بڑھے حلال کو چھوڑ کر حرام اختیار کیا۔

(۱۱۳) لَيْسُوْا اَىْ اَهْلُ الْكِتٰبِ سَوَآءً
مُسْتَوِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ مُّسْتَقِيْمَةٌ ثَابِتَةٌ
عَلَى الْحَقِّ كَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَ
اَصْحَابِهٖ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ
الَّيْلِ اَىْ فِىْ سَاعَاتِهٖ وَهُمْ
يَسْجُدُوْنَ ۝ يُصَلُّوْنَ حَالٌ

(۱۱۳) لَیْسُوْا سَوَآءً الخ سب اہل کتاب برابر نہیں ان میں ایسی جماعت بھی ہے جو حق پر قائم ہے جیسے عبداللہ بن سلام اور اُن کے ساتھی کہ وہ رات کے وقت اور نماز میں آیاتِ الٰہی کو پڑھتے رہتے ہیں۔

تشریح

(۱۱۲) **اہل کتاب کی ذلت** اہل کتاب میں سے خاص طور پر یہودیوں پر اللہ کی مار ہے۔ انہیں دنیا میں کہیں بھی چین سے رہنا نصیب نہیں ہے، اور اگر کہیں ہیں بھی تو دوسروں کی حمایت اور مہربانی کے نتیجے میں نہ کہ اپنے بل بوتے پر۔ یہ اسلئے ہوا ہے کہ یہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے رہے ہیں۔ معصوم پیغمبروں کے قتل پر آمادہ ہو گئے ہیں اور نافرمانی میں حد سے آگے بڑھ گئے ہیں۔ اپنی عیاریوں اور مکاریوں کی وجہ سے ...... جس ملک میں رہے ذلیل ہو کر رہے اور اگر کوئی علاقہ اُن کو نصیب بھی ہوا تو دوسروں کی مدد سے۔

(۱۱۳) **اہل کتاب میں صاحب ایمان بھی ہیں** اہل کتاب میں ایسے بھی لوگ ہیں جو صحیح راستے پر ہیں۔ انہوں نے آگے بڑھ کر سچائی کے راستے کو قبول کرلیا ہے۔ اللہ کے فرماں بردار اور اس کے عبادت گذار ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

يُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ	وَالْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَيَاْمُرُوْنَ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَيَنْهَوْنَ	عَنِ	الْمُنْكَرِ
ایمان رکھتے ہیں	اللہ پر	اور دن	آخرت	اور حکم کرتے ہیں	اچھی بات کا	اور منع کرتے ہیں	سے	برے کام

وہ ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور آخرت کے دن پر، وہ اچھی بات کا حکم کرتے ہیں، اور بُرے کام سے روکتے ہیں۔

وَيُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ

وَ يُسَارِعُوْنَ	فِى	الْخَيْرٰتِ	وَ	اُولٰٓئِكَ	مِن	الصّٰلِحِيْنَ	وَمَا	يَفْعَلُوْا	مِنْ
اور وہ دوڑتے ہیں	میں	نیک کام	اور	یہی لوگ	سے	نیکوکار (جمع)	اور جو	وہ کرینگے	سے (کوئی)

اور وہ نیک کاموں میں دوڑتے ہیں، اور یہی لوگ نیکوکاروں میں سے ہیں۔ اور وہ جو کرینگے کوئی نیکی

خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

خَيْرٍ	فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ	وَاللّٰهُ	عَلِيْمٌ	بِالْمُتَّقِيْنَ
نیکی	تو ہرگز ناقدری نہ ہوگی اسکی	اور اللہ	جاننے والا	پرہیزگاروں کو

تو ہرگز اس کی ناقدری نہ ہوگی، اور اللہ پرہیزگاروں کو جاننے والا ہے۔

۱۱۴ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرَاتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ الْمَوْصُوْفُوْنَ بِمَا ذُكِرَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَمِنْهُمْ مَنْ لَيْسُوْا كَذٰلِكَ وَلَيْسُوْا مِنَ الصّٰلِحِيْنَ۔

۱۱۴ اور اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور بھلائی کا حکم اور برائی سے منع کرتے ہیں، اور اچھے کاموں میں جلدی کرتے ہیں جن کا یہ وصف ہے وہی ہیں نیکوکار۔ اور بعض اہلِ کتاب وہ ہیں جو ایسے نہیں اور نہ وہ نیکوکار ھیں۔

۱۱۵ وَمَا تَفْعَلُوْا بِالتَّاءِ اَيَّتُهَا الْاُمَّةُ وَبِالْيَاءِ اَىِ الْاُمَّةُ الْقَائِمَةُ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ بِالْوَجْهَيْنِ اَىْ تُعْدَمُوْا ثَوَابَهٗ بَلْ تُجَازُوْنَ عَلَيْهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝

۱۱۵ اور تم جو بھلائی کروگے اس کی ناشکری نہ کیجائے گی اور ثواب اس کا باطل نہ ہوگا بلکہ اس کا عوض دیا جائے گا اور اللہ جانتا ہے پرہیزگاروں کو۔

تشریح

۱۱۴ صاحبِ ایمان اہلِ کتاب کی صفات | اہلِ کتاب میں جو صاحبِ ایمان ہیں اور اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتے ہیں وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔ کسی بھلائی کے لئے پکارا جائے تو دوڑ کر آگے بڑھتے ہیں۔ یہ نیک بخت لوگ ہیں جیسے حضرت عبداللہ بن سلام جو ایک یہودی عالم تھے اور پہلی ہی ملاقات میں حضرت محمدؐ کی رسالت پر ایمان لے آئے اور پوچھنے پر کہا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے آدمی کا نہیں ہوسکتا۔

۱۱۵ صاحبِ ایمان اہلِ کتاب کی اللہ کے یہاں قدر و منزلت | یہ اہلِ کتاب جنہوں نے آگے بڑھ کر سچائی کو قبول کیا تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں ان کی بڑی قدر و منزلت ہے اور ان کو دوگنا اجر ملے گا۔ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا۔ (قصص)

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَآ أَوْلَادُهُمْ

إِنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	لَنْ تُغْنِيَ	عَنْهُمْ	أَمْوَالُهُمْ	وَلَا	أَوْلَادُهُمْ
بیشک	وہ لوگ جو	کفر کیا	ہرگز کام نہ آئے گا	اُن سے (کے)	اُن کے مال	اور نہ	انکی اولاد

بیشک جن لوگوں نے کفر کیا، ہرگز اللہ کے آگے اُن کے مال اور نہ ان کی اولاد کچھ بھی

مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۗ وَأُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا

مِّنَ اللّٰهِ	شَيْئًا	وَأُولٰٓئِكَ	أَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِيهَا
اللہ سے (آگے)	کچھ	اور یہی لوگ	آگ (دوزخ) والے	وہ	اس میں

کام آئیں گے۔ اور یہی لوگ دوزخ والے ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ

خٰلِدُونَ ﴿۱۱۶﴾ مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ فِي هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

خٰلِدُونَ	مَثَلُ	مَا	يُنْفِقُونَ	فِي	هٰذِهِ	الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
ہمیشہ رہیں گے	مثال	جو	خرچ کرتے ہیں	میں	اس	زندگی۔ دُنیا

رہیں گے۔ ان کی مثال جو خرچ کرتے ہیں اس دُنیا میں ایسی

كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوٓا أَنْفُسَهُمْ

كَمَثَلِ	رِيحٍ	فِيهَا	صِرٌّ	أَصَابَتْ	حَرْثَ	قَوْمٍ	ظَلَمُوٓا	أَنْفُسَهُمْ
ایسی۔ جیسے	ہَوا	اس میں	پالا	وہ جا لگے	کھیتی	قوم	انہوں نے ظلم کیا	جانیں۔ اپنی

ہے جیسے ہَوا ہو، اس میں پالا ہو، وہ جا لگے کھیتی کو اس قوم کی جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا

فَأَهْلَكَتْهُ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿۱۱۷﴾

فَأَهْلَكَتْهُ	وَمَا ظَلَمَهُمُ	اللّٰهُ	وَلٰكِنْ	أَنْفُسَهُمْ	يَظْلِمُونَ
پھر اسکو ہلاک کردے	اور ظلم نہیں کیا اُن پر	اللہ	بلکہ	اپنی جانیں	وہ ظلم کرتے ہیں

پھر اس کو تباہ کردے۔ اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ اپنی جانوں پر خود ظلم کرتے ہیں۔

﴿۱۱۶﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ
تُدْفَعَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا
أَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ أَيْ عَذَابَهُ
شَيْئًا ۚ وَخَصَّهُمَا بِالذِّكْرِ لِأَنَّ
الْإِنْسَانَ يَدْفَعُ عَنْ نَفْسِهِ

﴿۱۱۶﴾ بے شک جو لوگ کافر ہوئے ان کی اولاد اور مال
ان سے عذاب الٰہی کو کچھ دفع نہ کرسکیں گے۔
جیسے دنیا میں کبھی مال دے کر چھوٹ جاتے
ہیں۔ اور کبھی اولاد سے مدد چاہتے ہیں
اور وہ ان کو دشمن سے چھڑا لیتے ہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

تَارَةً بِفِدَاءِ الْمَالِ وَتَارَةً
بِالْاِسْتِعَانَةِ بِالْاَوْلَادِ وَ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

اللہ کے عذاب کو کوئی دفع نہ کر سکے گا نہ مال نہ اولاد اور نہ اور کوئی چیز ——— اور وہی ہیں دوزخی وہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے

---

۱۱۷ مَثَلُ صِفَةُ مَا يُنْفِقُوْنَ اَيِ الْكُفَّارُ
فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِيْ عَدَاوَةِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَوْ صَدَقَةٌ وَنَحْوُهَا كَمَثَلِ
رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ حَرٌّ اَوْ بَرْدٌ
شَدِيْدٌ اَصَابَتْ حَرْثَ زَرْعِ
قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِالْكُفْرِ
وَالْمَعْصِيَةِ فَاَهْلَكَتْهُ ط فَلَمْ
يَنْتَفِعُوْا بِهٖ فَكَذٰلِكَ نَفَقَاتُهُمْ
ذَاهِبَةٌ لَا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا وَمَا
ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ بِضِيَاعِ نَفَقَاتِهِمْ
وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○
بِالْكُفْرِ الْمُوْجِبِ لِضِيَاعِهَا

۱۱۷ کفار جو کچھ دنیا میں صدقہ وغیرہ دیتے ہیں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں مال خرچ کرتے ہیں اس کا حال ایسا ہے جیسا کسی گروہ نافرمان وکافر کی کھیتی کو آندھی اور اولے خراب کر دیں۔ تو جیسے وہ گروہ اپنی کھیتی سے کچھ نفع نہیں اٹھا سکتے ایسے ہی ان کافروں کے صدقات وغیرہ نکمے ہیں کچھ نفع نہ دیں گے۔ اور اللہ نے از راہِ ظلم اُن کے صدقات کو باطل نہیں فرمایا بلکہ انہوں نے ہی کفر اختیار کر کے اپنے صدقات کو ضائع کیا۔

تشریح

۱۱۶ **کفر کا انجام** | اللہ پر ایمان نہ لانا اور کفر کا رویہ اختیار کرنا دراصل بندے کی اللہ کے ساتھ بغاوت ہے۔ دُنیا میں اگر اللہ نے ایسے لوگوں کو مال اور اولاد جیسی چیزیں دے دی ہیں تو یہ چیزیں اللہ کے عذاب سے بچا نہیں سکتیں۔ جو لوگ کفر پر قائم رہے اور اسی حالت میں ان کو موت آ گئی وہ ہمیشہ اللہ کے عذاب میں گرفتار رہیں گے۔

۱۱۷ **کفر کے ہوتے ہوئے کارِ خیر میں خرچ کرنا** | کفر و شرک کا رویہ ایسا ظالمانہ رویہ ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے یہ برائے نام خیر خیرات آخرت میں کام آنے والے نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو ایک مثال سے سمجھاتے ہیں کہ دیکھو ایک کھیت ہے۔ ہوا چل رہی ہے مگر ہوا میں پالا ہے جو کھیتی کو بڑھانے کے بجائے اس کو برباد کرنے والا ہے۔ اسی طرح وہ بھلائی کا جذبہ جو اوپر اوپر سے اٹھا ہے اس زندگی کی کھیتی کو بڑھانے والا نہیں ہے بلکہ جس طرح پالے سے کھیتی مرجاتی ہے اسی طرح کفر کے ساتھ یہ جذبۂ خیر وہ پالے والی ہوا ہے جو ساری کوششوں کو رائیگاں کر رہی ہے کیوں کہ یہ جتنا مال و دولت اور زندگی کا سامان بندوں کے پاس ہے یہ سب پروردگار کا دیا ہوا اور اس کی ملکیت ہے جو شخص پروردگار پر ایمان ہی نہیں رکھتا اور اس کو اپنا رب اور معبود نہیں مانتا اسکو کیا حق ہے کہ اسکے دئے ہوئے مال میں تصرف کرے اگر کوئی نوکر اپنے آقا کی اجازت کے بغیر اسکے خزانے کو خرچ کرے تو کیا اسکو قابلِ انعام کہا جاسکتا ہے۔ کفر کیساتھ کسی نیکی کا قبول نہ کرنا یہ کوئی ظلم کی بات نہیں ظلم تو وہ لوگ خود اپنے اوپر کر رہے ہیں جو اس سچائی کو تسلیم نہیں کرتے کہ ایک اللہ ہی ان کا رب ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	لَا تَتَّخِذُوْا	بِطَانَةً	مِّنْ	دُوْنِكُمْ	لَا يَاْلُوْنَكُمْ	خَبَالًا	وَدُّوْا	مَا	عَنِتُّمْ
اے	جو ایمان لائے (ایمان والو)	نہ بناؤ	دوست (رازدار)	سے	سوائے۔ اپنے	وہ کمی نہیں کرتے	خرابی	وہ چاہتے ہیں	کہ	تم تکلیف اٹھاؤ

اے ایمان والو اپنوں کے سوا کسی کو رازدار نہ بناؤ۔ وہ تمہاری خرابی میں کمی نہیں کرتے وہ چاہتے ہیں کہ تم تکلیف

قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاۗءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ښ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُھُمْ اَكْبَرُ ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ

قَدْ بَدَتِ	الْبَغْضَاۗءُ	مِنْ	اَفْوَاهِهِمْ	وَمَا	تُخْفِيْ	صُدُوْرُھُمْ	اَكْبَرُ	قَدْ بَيَّنَّا	لَكُمُ
البتہ ظاہر ہوچکی	دشمنی	سے	انکے منہ	اور جو	چھپا ہوا	انکے سینے	بڑا	ہم نے کھول کر بیان کردیا	تمہارے لئے

اٹھاؤ (ان کی) دشمنی ظاہر ہوچکی ہے اُنکے مُنہ سے اور جو اُن کے سینوں میں چھپا ہوا ہے وہ (اس سے بھی) بڑا ہے۔ ہم نے تمہارے لئے آیات کھول کر

الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ھٰٓاَنْتُمْ اُولَاۗءِ تُحِبُّوْنَھُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ

الْاٰيٰتِ	اِنْ	كُنْتُمْ	تَعْقِلُوْنَ	ھٰٓاَنْتُمْ	اُولَاۗءِ	تُحِبُّوْنَھُمْ	وَلَا	يُحِبُّوْنَكُمْ
آیات	اگر	تم ہو	عقل رکھتے	سن لو۔ تم	وہ لوگ	تم دوست رکھتے ہو انکو	اور نہیں	وہ دوست رکھتے تمہیں

بیان کردی ہیں اگر تم عقل رکھتے ہو۔ سن لو! تم وہ لوگ ہو جو اُن کو دوست رکھتے ہو اور وہ تمہیں دوست نہیں رکھتے

وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّھٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ڻ وَاِذَا خَلَوْا

وَتُؤْمِنُوْنَ	بِالْكِتٰبِ	كُلِّھٖ	وَاِذَا	لَقُوْكُمْ	قَالُوْٓا	اٰمَنَّا	وَاِذَا	خَلَوْا
اور تم ایمان رکھتے ہو	کتاب پر	سب	اور جب	وہ تم سے ملتے ہو	کہتے ہیں	ہم ایمان لائے	اور جب	اکیلے ہوتے ہیں

اور تم سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہو۔ اور جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب اکیلے ہوتے ہیں

عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۭ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ۭ اِنَّ

عَضُّوْا	عَلَيْكُمُ	الْاَنَامِلَ	مِنَ	الْغَيْظِ	قُلْ	مُوْتُوْا	بِغَيْظِكُمْ	اِنَّ
وہ کاٹتے ہیں	تم پر	انگلیاں	سے	غصہ	کہدیجئے	تم مرجاؤ	اپنے غصہ میں	بیشک

تو وہ تم پر غصہ سے انگلیاں کاٹتے ہیں۔ کہدیجئے! تم اپنے غصہ میں مرجاؤ۔ بیشک

اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾

اللّٰهَ	عَلِيْمٌ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ
اللہ	جاننے والا	سینے والی (دل کی باتیں)

اللہ دل کی باتوں کو (خوب) جاننے والا ہے۔

(۱۱۸) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً اَصْفِيَاءَ تَطَّلِعُوْنَهُمْ عَلٰى سِرِّكُمْ مِّنْ دُوْنِكُمْ اَىْ غَيْرِكُمْ مِنَ الْيَهُوْدِ وَالْمُنَافِقِيْنَ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا نُصِبَ بِنَزْعِ الْخَافِضِ اَىْ لَا يُقَصِّرُوْنَ لَكُمْ جُهْدَ هُمْ فِى الْفَسَادِ وَدُّوْا تَمَنَّوْا مَا عَنِتُّمْ اَىْ عَنَتَكُمْ وَهُوَ شِدَّةُ الضَّرَرِ قَدْ بَدَتِ ظَهَرَتِ الْبَغْضَاۗءُ الْعَدَاوَةُ لَكُمْ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ

(۱۱۸) اے ایمان والو مسلمانوں کو چھوڑ کر یہودی اور منافقوں کو اپنا خالص دوست نہ بناؤ کہ جن پر اپنے بھید ظاہر کردو وہ اپنی طاقت کے موافق تمہاری خرابی اور فساد میں کوتاہی نہیں کرتے تمہاری سخت مضرت اور مشقت کی آرزو کرتے ہیں۔ تمہارا بغض اور دشمنی ان کی زبان سے بھی ظاہر ہوگئی کہ تم میں طعن اور تمہاری عیب جوئی کرتے ہیں اور مشرکوں

toobaa-elibrary.blogspot.com

بِالْوَقِيعَةِ فِيكُمْ وَاطِّلَاعِ الْمُشْرِكِينَ عَلٰى سِرِّكُمْ
وَمَا تُخْفِي صُدُوْرُهُمْ مِنَ الْعَدَاوَةِ أَكْبَرُ ط
قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ عَلٰى عَدَاوَتِهِمْ إِنْ كُنْتُمْ
تَعْقِلُوْنَ ○ ذٰلِكَ فَلَا تُوَالُوْهُمْ۔
۱۱۹ هَآ لِلتَّنْبِيهِ أَنْتُمْ يَا أُوْلَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ
لِقَرَابَتِهِمْ مِنْكُمْ وَصَدَاقَتِهِمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ
لِمُخَالَفَتِهِمْ لَكُمْ فِي الدِّيْنِ وَتُؤْمِنُوْنَ
بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ج أَيْ بِالْكُتُبِ كُلِّهَا وَلَا يُؤْمِنُوْنَ
بِكِتَابِكُمْ وَإِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَإِذَا
خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ أَطْرَافَ الْاَصَابِعِ
مِنَ الْغَيْظِ ط شِدَّةِ الْغَضَبِ لِمَا يَرَوْنَ مِنْ
ائْتِلَافِكُمْ وَيُعَبَّرُ عَنْ شِدَّةِ الْغَضَبِ بِعَضِّ
الْاَنَامِلِ مَجَازًا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ ثَمَّ عَضٌّ قُلْ
مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ط أَيْ اٰبْقُوْا عَلَيْهِ إِلَى الْمَوْتِ
فَلَنْ تَرَوْا مَا يَسُرُّكُمْ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ○ بِمَا فِي الْقُلُوْبِ وَمِنْهُ مَا يُضْمِرُهٗ
هٰٓؤُلَآءِ۔

سے تمہارے بھید کی باتیں کہہ دیتے ہیں۔ اور جو کچھ ان کے دلوں میں تمہاری عداوت مخفی ہے وہ نہایت زیادہ ہے ہم نے ان کی عداوت کی نشانیاں تم کو بتلا دیں۔ اگر تم سمجھدار ہو تو ان سے دوستی نہ کرو۔

۱۱۹ آگاہ رہو کہ تم تو ان سے بوجہ رشتہ داری اور دوستی کے محبت رکھتے ہو اور وہ تم سے محبت نہیں رکھتے بوجہ اختلاف مذہب کے، اور تم سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہو اور وہ تمہاری کتاب پر ایمان نہیں رکھتے۔
اور جب وہ تم سے ملتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور جب علیحدہ ہوتے ہیں تو تمہاری باہمی الفت اور محبت دیکھ کر نہایت غصہ سے انگلیوں کے پورے کاٹتے ہیں یعنی بہت غصہ ہوتے ہیں۔ ان سے کہدو کہ مرتے دم تک تم اسی غصہ اور رشک میں جلو تم ہرگز ایسی بات نہ دیکھو گے جس سے خوش ہو یعنی اہل اسلام میں نااتفاقی نہ ہوگی جو تمہاری خواہش ہے بیشک اللہ دلوں کی بات جانتا ہے اور جو کچھ یہ کافر بغض و دشمنی دل میں رکھتے ہیں اس کو بھی جانتا ہے۔

تشریح

۱۱۸ یہودیوں کی منافقانہ روش سے اہل ایمان محتاط رہیں۔ | مدینے کے آس پاس یہودی آباد تھے۔ ان کے تعلقات مدینے کے دو بڑے قبیلوں اوس و خزرج کے ساتھ قدیم زمانوں سے چلے آرہے تھے۔ نبی ؐ کے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ ہجرت کرنے کے بعد اوس و خزرج کے لوگ ایمان لے آئے مگر یہودیوں کے ساتھ ان کے جو پرانے تعلقات تھے وہ بدستور قائم رہے اور اہل ایمان اسی خلوص و محبت کے ساتھ اپنے پرانے دوستوں کے ساتھ پیش آتے رہے۔ مگر یہودیوں کے دلوں میں نبی ؐ اور اسلام کی دشمنی ایسی رچی ہوئی تھی کہ وہ بظاہر تو اسلام کے مددگاروں کے ساتھ ملتے جلتے تھے مگر اندر اندر مسلمانوں کے راز معلوم کرکے دشمنی کے موقع سے فائدہ اٹھانے میں چوکتے نہیں تھے۔ اللہ تعالےٰ نے اہل ایمان خبردار کیا کہ تم ایسے لوگوں کو اپنا راز دار مت بناؤ جو تمہارے خلاف دلوں میں بغض و حسد رکھتے ہیں۔

۱۱۹ اہل ایمان پچھلی کتابوں پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ | اہل ایمان تو اس قرآن مجید پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور ان کتابوں پر بھی جو قرآن مجید سے پہلے نازل ہوئیں یعنی توراۃ و انجیل وغیرہ اسلئے اہل ایمان تو اہل کتاب کو اپنا دوست سمجھتے ہیں مگر اہل کتاب ان کو اپنا دوست نہیں سمجھتے۔ یہ جب اہل ایمان سے ملتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے۔ اور ان کا مطلب ہوتا ہے اپنی کتابوں پر ایمان لانا۔ اور اکیلے میں غصے میں اپنی انگلیاں کاٹتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نبی ؐ کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تم اہل کتاب سے کہدو کہ تم مر جاؤ اپنے غصے میں جو اللہ تعالےٰ کو اسلام کو ترقی و فتوحات دینی ہیں وہ تو دیکر رہیگا اور تمہارے دلوں کا حال اللہ کو خوب معلوم ہے۔ اسلئے اللہ نے اہل ایمان کو ان کے جذبات سے مطلع کردیا ہے تاکہ وہ چوکنا رہیں اور ان کی سازشوں سے خبردار رہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ز وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ

سَيِّئَةٌ	تُصِبْكُمْ	وَإِنْ	تَسُؤْهُمْ	حَسَنَةٌ	تَمْسَسْكُمْ	إِنْ
کوئی برائی	تمہیں پہنچے	اور اگر	انہیں بری لگتی ہے	کوئی بھلائی	پہنچے تمہیں	اگر

اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں بری لگتی ہے اور اگر تمہیں کوئی برائی پہنچے تو وہ

يَفْرَحُوا بِهَا ط وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ

كَيْدُهُمْ	لَا يَضُرُّكُمْ	وَتَتَّقُوا	تَصْبِرُوا	وَإِنْ	بِهَا	يَفْرَحُوا
ان کا فریب	نہ بگاڑ سکے گا	اور پرہیزگاری کرو	تم صبر کرو	اور اگر	اس سے	وہ خوش ہوتے ہیں

اس سے خوش ہوتے ہیں، اور اگر تم صبر کرو، اور پرہیزگاری کرو تمہارا نہ بگاڑ سکے گا ان کا فریب

ع ۱۲ ۱۱ ۲ شَيْئًا ط إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ع ﴿۱۲۰﴾

مُحِيطٌ	يَعْمَلُونَ	بِمَا	اللَّهَ	إِنَّ	شَيْئًا
گھیرے ہوئے ہے۔	وہ کرتے ہیں	جو کچھ	اللہ	بیشک	کچھ

کچھ بھی، بیشک جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اُسے گھیرے ہوئے ہے۔

۱۲۰ إِنْ تَمْسَسْكُمْ تُصِبْكُمْ حَسَنَةٌ نِعْمَةٌ كَنَصْرٍ وَغَنِيمَةٍ تَسُؤْهُمْ تَحْزُنْهُمْ وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ كَهَزِيمَةٍ وَجَدْبٍ يَفْرَحُوا بِهَا وَجُمْلَةُ الشَّرْطِيَّةِ مُتَّصِلَةٌ بِالشَّرْطِ قَبْلُ وَمَا بَيْنَهُمَا اِعْتِرَاضٌ وَالْمَعْنَى أَنَّهُمْ مُتَنَاهُونَ فِي عَدَاوَتِكُمْ فَلِمَ تُوَالُونَهُمْ فَاجْتَنِبُوهُمْ وَإِنْ تَصْبِرُوا عَلَى أَذَاهُمْ وَتَتَّقُوا اللَّهَ فِي مُوَالَاتِهِمْ وَغَيْرِهَا لَا يَضُرُّكُمْ بِكَسْرِ الضَّادِ وَسُكُونِ الرَّاءِ وَضَمِّهَا وَتَشْدِيدِهَا كَيْدُهُمْ شَيْئًا ط إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بِالْيَاءِ وَالتَّاءِ مُحِيطٌ ع عَالِمٌ فَيُجَازِيهِمْ

۱۲۰ تم کو اگر کوئی نعمت نصیب ہوتی ہے فتح پاتے ہو یا مال غنیمت ملتا ہے تو کافر اس سے رنجیدہ ہوتے ہیں. اور جو شکست پاتے ہو اور قحط میں تم مبتلا ہوتے ہو تو اس سے وہ خوش ہوتے ہیں۔ پھر جب ان کی دشمنی تم سے اس درجہ ہے تو ان سے دوستی کیوں کرتے ہو پس چاہیئے کہ ان سے بالکل قطع تعلق کرو اور اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو ہر امر میں اور کفار کی تکلیف پر صبر کرو تو ان کا مکروفریب تم کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ جو وہ کرتے ہیں بے شک اللہ اس کو جانتا ہے۔ اس کا بدلہ ان کو دے گا۔

پہ

تشریح

۱۲۰ اہل ایمان صبر و تقویٰ سے کام لیں۔ ان اہل کتاب خاص طور پر یہودیوں کا یہ عالم ہے کہ اگر اہل ایمان کو کوئی بھلائی ملتی ہے تو حسد کی وجہ سے جل بھن کر رہ جاتے ہیں اور کوئی پریشانی آتی ہے تو بڑے خوش ہوتے ہیں. ان کی حاسدانہ روش اور سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اہل ایمان کو ہدایت کی جارہی ہے کہ وہ صبر اور تقویٰ کا طریقہ اختیار کریں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو دشمن ان کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکے گا اور اس بات کا یقین رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ دست گیری کرنے والے ہیں اور ہر چیز ان کے احاطۂ قدرت میں ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ

وَاِذْ	غَدَوْتَ	مِنْ	اَهْلِكَ	تُبَوِّئُ	الْمُؤْمِنِيْنَ	مَقَاعِدَ
اور جب	آپ صبح سویرے نکلے	سے	اپنے گھر	بٹھانے لگے	مومن (جمع)	ٹھکانے

اور جب آپ صبح سویرے نکلے اپنے گھر سے، مومنوں کو جنگ کے مورچوں پر بٹھانے

لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ﴿۱۲۱﴾

لِلْقِتَالِ	وَاللّٰهُ	سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ
جنگ کے	اور اللہ	سننے والا	جاننے والا۔

لگے، اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

(۱۲۱) وَاذْكُرْ يَا مُحَمَّدُ اِذْ غَدَوْتَ
مِنْ اَهْلِكَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ
تُبَوِّئُ تُنَزِّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ
مَقَاعِدَ مَرَاكِزَ يَقِفُوْنَ فِيْهَا
لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ بِاَقْوَالِكُمْ
عَلِيْمٌ ○ بِاَحْوَالِكُمْ وَهُوَ يَوْمُ
اُحُدٍ خَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِاَلْفٍ اَوْ اِلَّا خَمْسِيْنَ رَجُلًا وَ
الْمُشْرِكُوْنَ ثَلَاثَةُ اٰلَافٍ
وَنَزَلَ بِالشِّعْبِ يَوْمَ السَّبْتِ
سَابِعِ شَوَّالَ سَنَةَ ثَلَاثٍ
مِنَ الْهِجْرَةِ وَجَعَلَ ظَهْرَهٗ وَ
عَسْكَرَهٗ اِلٰى اُحُدٍ وَسَوّٰى صُفُوْفَهُمْ
وَاَجْلَسَ جَيْشًا مِّنَ الرُّمَاةِ
وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ
بْنَ جُبَيْرٍ بِسَفْحِ الْجَبَلِ وَ
قَالَ اِنْضِحُوْا عَنَّا بِالنَّبْلِ

(۱۲۱) وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ الخ اور یاد کرو اے محمدؐ جب تم اُحد کی لڑائی میں صبح کے وقت مدینہ سے باہر نکلے درآنحالیکہ مسلمانوں کو کھڑا کرتے تھے ان موقعوں پر جہاں وہ لڑنے کے لئے ٹھیریں۔ ہر ایک کو اس کے کھڑے ہونے اور لڑنے کی جگہ بتلاتے تھے اور اللہ تمہاری باتوں کو سُنتا ہے تمہارے حالات جانتا ہے۔ اُحد کے دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہزار یا نوسو پچاس آدمی لیکر باہر تشریف لائے اور مشرکین تین ہزار تھے اور آپ گھاٹی میں اُترے۔ ہفتہ کا دن ساتویں شوال کی تیسرا برس ہجرت کا تھا کہ یہ واقعہ ہوا۔

اور آپنے اپنی اور لشکر کی پشت اُحد پہاڑ کی طرف کرلی اور لشکر کی صف بندی فرمائی اور تیر اندازوں کو آپنے پہاڑ پر ایک طرف بٹھا دیا۔ عبداللہ بن جبیر کو ان پر حاکم کیا اور ان سے یہ فرما دیا کہ تم تیر مارتے رہو دشمنوں کو ہمارے پاس نہ آنے دو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

لَا یَاْتُوْنَا مِنْ وَرَائِنَا وَلَا تَبْرَحُوْا غُلِبْنَا اَوْ نُصِرْنَا۔	ایسا نہ ہو کہ پیچھے سے وہ آ جاویں اور تم اپنی جگہ سے نہ ٹلو ہم غالب ہوں یا مغلوب۔

تشریح

(۱۲۱) غزوۂ احد کے بعد اللہ تعالیٰ کا خطاب | اے پیغمبر مسلمانوں کو اس وقت کی یاد دلاؤ جب تم سویرے سویرے میدانِ اُحد کے لئے گھر سے نکلے تھے اور احد کے میدان میں مسلمانوں کو جگہ جگہ جنگ کے لئے مامور کر رہے تھے جنگ کی تیاری کی جا رہی تھی جنگ کی صفیں بنائی جا رہی تھیں۔ اور اللہ تعالیٰ سب باتیں سنتے اور جانتے ہیں۔ ان سے کوئی بات پوشیدہ نہیں ہے۔

اوپر ذکر ہوا تھا کہ یہودیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے صبر و تقویٰ کی ضرورت ہے۔ غزوۂ احد کے موقع پر محسوس کیا گیا کہ ابھی تک اہل ایمان میں صبر اور تقویٰ کا وہ مطلوبہ معیار پیدا نہیں ہوا ہے جو حق کے غلبے کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے اس موقعہ پر غزوۂ احد کا ذکر کیا گیا۔

غزوۂ احد کا واقعہ شوال ۳ھ کے آغاز میں پیش آیا ہے۔ قریش تین ہزار کا لشکر جرار لے کر بدر کے انتقام کے جوش میں مدینہ پر حملہ آور ہوئے۔ ان کی تعداد بھی زیادہ تھی اور سامانِ جنگ میں بھی ان کا پلڑا بھاری تھا۔ نبیؐ اور دوسرے تجربہ کار اصحاب کی رائے یہ تھی کہ مدینہ میں رہ کر ہی اپنی مدافعت کی جائے مگر کچھ لوگ جن کو غزوۂ بدر میں حصہ لینے کا موقع نہیں ملا تھا اور جذبۂ شہادت ان کے دلوں میں موجزن تھا ان کا اصرار یہ تھا کہ باہر نکل کر دشمن سے دو دو ہاتھ کئے جائیں۔ ان کے اصرار سے مجبور ہو کر نبیؐ نے باہر نکلنے کا فیصلہ فرمایا۔ ایک ہزار کا لشکر آپؐ کے ساتھ تھا مگر شوط کے مقام پر پہنچ کر عبداللہ بن اُبَیُ اپنے تین سو ساتھیوں کے ساتھ بہانہ بنا کر الگ ہو گیا اور واپس چلا گیا۔ نبیؐ باقی ماندہ سات سو آدمیوں کے ساتھ احد کے مقام میں پہنچے جو کہ مدینہ سے چار میل کے فاصلے پر ہے۔ آپ نے اپنی فوج کو اس طرح صف آرا کیا کہ احد پہاڑ آپ کی پشت پر تھا اور قریش کا لشکر سامنے تھا۔ پہلو میں ایک درّہ ایسا تھا جہاں سے حملے کا ڈر تھا۔ آپ نے عبداللہ بن جُبیر کی قیادت میں پچاس تیر انداز درّے پر مقرر کر دئے اور ان کو تاکید کر دی کہ یہاں سے ہرگز مت ہلنا۔ جنگ شروع ہوئی تو مسلمانوں کا پلڑا بھاری رہا اور دشمن کے لشکر میں افراتفری پھیل گئی۔ مسلمان مال غنیمت لُوٹنے میں لگ گئے اور وہ تیر انداز جن کو نبیؐ نے درّے پر بٹھایا تھا انھوں نے دشمن کو بھاگتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی مال غنیمت سمیٹنے میں لگ گئے عبداللہ بن جبیر نے نبیؐ کا تاکیدی حکم یاد دلایا مگر چند آدمیوں کے سوا کوئی نہیں رُکا۔ حضرت خالد بن ولید جو اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے اور دشمن کے لشکر کی کمان کر رہے تھے انہوں نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور پہاڑی کا چکر کاٹ کر اس درّے سے حملہ کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن جبیر کے ساتھ صرف چند لوگ رہے تھے اس لئے وہ مقابلہ نہ کر سکے۔ دشمنوں نے جب لڑائی کا پانسہ پلٹتے ہوئے دیکھا تو بھاگنے والے بھی واپس آ گئے اور پلٹ کر حملہ آور ہوئے۔ مسلمان اس غیر متوقع صورتِ حال سے انتہائی سراسیمہ ہو گئے۔ اتنے میں کہیں سے یہ افواہ اُڑ گئی کہ نبیؐ شہید ہو گئے۔ یہ خبر مسلمانوں پر بجلی بن کر گری اور اُن کے ہوش و حواس گم ہو گئے۔ نبیؐ کے گرد صرف چند جاں نثار رہ گئے تھے جو ہر طرح آپ کی حفاظت کر رہے تھے اور شمع نبوت پر پروانوں کی طرح نثار ہو رہے تھے۔ قریب تھا کہ شکست آخری مرحلے پر پہنچ جائے کہ اہل ایمان کو معلوم ہو گیا کہ حضورؐ صحیح سلامت ہیں اور وہ ہر طرف سے سمٹ کر آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ اب اس کو نصرت غیبی نہ کہئے تو کیا کہئے کہ مکّے کے کفار میدان چھوڑ کر نہ جانے کس طرح واپس چلے گئے اور یہ شکست فتح میں بدل گئی ——— اب اس پس منظر کو ذہن میں رکھئے اور آنے والی آیات پر غور کیجئے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتَانِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلَا ۙ وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا ۗ

إِذْ	هَمَّتْ	طَّآئِفَتَانِ	مِنكُمْ	أَن	تَفْشَلَا	وَاللَّهُ	وَلِيُّهُمَا
جب	ارادہ کیا	دو گروہ	تم سے	کہ	ہمت ہار دیں	اور اللہ	ان کا مددگار

جب تم میں سے دو گروہوں نے ارادہ کیا کہ ہمت ہار دیں، اور اللہ ان کا مددگار تھا

وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٢٢﴾

وَ	عَلَى اللَّهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ	الْمُؤْمِنُونَ
اور	اللہ پر	چاہیئے بھروسہ کریں	مومن

اور اللہ پر چاہیئے کہ مومن بھروسہ کریں۔

(۱۲۲) إِذْ بَدَلٌ مِنْ إِذْ قَبْلَهُ هَمَّتْ
طَآئِفَتَانِ مِنكُمْ بَنُو سَلِمَةَ
وَبَنُو حَارِثَةَ جَنَاحَا الْعَسْكَرِ
أَن تَفْشَلَا تَجْبُنَا عَنِ الْقِتَالِ
وَتَرْجِعَا لَمَّا رَجَعَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنِ أُبَيٍّ الْمُنَافِقُ وَأَصْحَابُهُ
وَقَالَ عَلَامَ نَقْتُلُ أَنفُسَنَا وَ
أَوْلَادَنَا وَقَالَ لِأَبِي حَاتِمٍ
السَّلَمِيِّ الْقَائِلِ لَهُ أَنشُدُكُمُ
اللَّهَ فِي نَبِيِّكُمْ وَأَنفُسِكُمْ لَوْ
نَعْلَمُ قِتَالًا لَاتَّبَعْنَاكُمْ
فَثَبَّتَهُمَا اللَّهُ تَعَالَى وَلَمْ يَنصَرِفَا
وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا ۗ نَاصِرُهُمَا وَعَلَى اللَّهِ
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ لِيَثِقُوا بِهِ دُونَ
غَيْرِهِ

(۱۲۲) اے محمدؐ یاد کرو اس حالت کو جب تم میں سے دو جماعت بنوسلمہ اور بنو حارثہ نے جو لشکر کے دونوں طرف تھی بھاگنے کا ارادہ کیا اور نامرد ہونے لگے اور جیسے عبداللہ بن اُبی منافق اور اس کے ساتھی یہ کہہ کر لوٹ گئے تھے کہ ہم کیوں اپنی جانوں اور اولاد کو ہلاکی میں ڈالیں۔ اور جب ابو حاتم سلمی نے عبداللہ وغیرہ سے یہ کہا کہ میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ اپنے پیغمبر اور اپنے لوگوں کو چھوڑکر نہ بھاگو، ان کا ساتھ دو تو اس منافق نے یہ جواب دیا کہ ہم اگر جانتے کہ لڑائی ہوگی تو ہم بھی تمہارے ساتھ رہتے اب کاہے کے لئے ٹھیریں ایسے ہی بنی سلمہ اور بنی حارثہ نے بھی ارادہ کیا مگر اللہ نے انکو ثابت قدم رکھا اور وہ نہ لوٹے۔ اور اللہ انکا مددگار ہے سو چاہیئے کہ مسلمان اللہ ہی پر بھروسہ کریں نہ غیر پر۔

تشریح

(۱۲۲) **مسلمانوں کے دو قبیلوں کی کمزوری** | جب عبداللہ بن اُبی اپنے تین سو ساتھیوں کے ساتھ مقام شوط سے واپس ہوا تو دو قبیلے بنو حارثہ اور بنو سلمہ کے دلوں میں کمزوری پیدا ہوئی۔ قریب تھا کہ وہ ہمت ہار بیٹھیں کہ بعض صحابہ کرام کے حوصلہ دلانے سے ان میں حوصلہ پیدا ہوا ان کو سمجھنا چاہیئے تھا کہ ہمارا ولی و مددگار اللہ ہے اور اہل ایمان کا بھروسہ اللہ پر ہونا ہی چاہیئے یہی ان کی سب سے بڑی قوت اور طاقت کا راز ہے۔ "مومن ہو تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی۔"

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ

وَلَقَدْ	نَصَرَكُمُ	اللّٰهُ	بِبَدْرٍ	وَّاَنْتُمْ	اَذِلَّةٌ	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ
اور البتہ	مدد کرچکا تمہاری	اللہ	بدر میں	جب کہ تم	کمزور	تو ڈرو	اللہ	تاکہ تم

اور البتہ اللہ تمہاری بدر میں مدد کرچکا ہے، جبکہ تم کمزور (سمجھے جاتے) تھے۔ تو اللہ سے ڈرو تاکہ تم

تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ

تَشْكُرُوْنَ	اِذْ	تَقُوْلُ	لِلْمُؤْمِنِيْنَ	اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ
شکرگذار ہو	جب	آپ کہنے لگے	مومنوں کو	کیا کافی نہیں تمہارے لئے

شکرگذار ہو۔ جب آپ مومنوں کو کہتے تھے کیا تمہارے لئے یہ کافی نہیں؟ کہ

اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾

اَنْ	يُّمِدَّكُمْ	رَبُّكُمْ	بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ	مِّنَ	الْمَلٰٓئِكَةِ	مُنْزَلِيْنَ
کہ	مدد کرے تمہاری	تمہارا رب	تین ہزار	سے	فرشتے	اتارے ہوئے

تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتوں سے اتارے ہوئے۔

(۱۲۳) وَنَزَلَ لَمَّا هَزَمُوْا تَذْكِيْرًا لَّهُمْ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ مَوْضَعٌ بَيْنَ
مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ط
بِقِلَّةِ الْعَدَدِ وَالسِّلَاحِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ نِعَمَهٗ۔
(۱۲۴) اِذْ ظَرْفٌ لِنَصَرَكُمْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
تُوْعِدُهُمْ تَطْمِيْنًا لِقُلُوْبِهِمْ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ
اَنْ يُّمِدَّكُمْ يُعِيْنُكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ
اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ۝
بِالتَّخْفِيْفِ وَالتَّشْدِيْدِ۔

(۱۲۳) اور جب کچھ مسلمان بھاگے تو پہلی نعمت ان کو یاد دلانے کو یہ آیت نازل ہوئی وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ الخ اور بیشک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی حالانکہ تم ذلیل اور حقیر تھے تمہارا مجمع تھوڑا تھا اور ہتھیار پاس نہ تھے (بدر ایک جگہ ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے) سو اللہ سے ڈرو تاکہ تم اسکے انعام کا شکر ادا کرو۔

(۱۲۴) جبکہ تم اے محمدؐ بدر میں مسلمانوں سے ان کی تسلی کرنے کو کہتے تھے کہ کیا تم کو یہ کافی نہیں کہ کیا تمہارا رب تین ہزار فرشتے آسمان سے اُتار کر تمہاری مدد کرے۔

تشریح

(۱۲۳) اللہ نے بدر میں بھی مدد کی تھی | آخر اللہ کی نصرت کا منظر اہل ایمان غزوۂ بدر میں اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں کہ وہ کتنے کمزور تھے اور دشمن ان کے مقابلے میں کتنا طاقتور تھا۔ پس جس طرح تم اس وقت دشمن سے نہیں ڈرے اسی طرح تم کو اب بھی اور آئندہ بھی کسی سے نہیں بس اللہ سے ڈرنا چاہیئے اور اسی کا شکرگذار اور احسان مند ہونا چاہیئے۔

(۱۲۴) غزوۂ بدر میں فرشتوں کا آنا | جب مسلمانوں نے دیکھا کہ غزوۂ احد میں ہمارے مقابلے پر تین ہزار کا لشکر ہے اور وہ بھی جوش انتقام میں بھرا ہوا۔ ادھر ہمارے ایک ہزار میں سے بھی تین سو چلے گئے ہیں اور سات سو باقی رہ گئے ہیں تو ان کے دل ٹوٹنے لگے۔ ہمتیں پست ہونے لگیں۔ نبیؐ نے ان کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ کیا اللہ نے غزوۂ بدر میں فرشتوں کے ذریعہ تمہاری مدد نہیں کی تھی اور کیا وہ اب بھی تین ہزار دشمن کے مقابلے کے لئے تین ہزار فرشتے آسمان سے نہیں اتار سکتا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

بَلٰۤی ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا وَ یَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا

بَلٰۤی	اِنْ	تَصْبِرُوْا	وَتَتَّقُوْا	وَیَاْتُوْكُمْ	مِّنْ	فَوْرِهِمْ	هٰذَا
کیوں نہیں	اگر	تم صبر کرو	اور پرہیزگاری کرو	اور تم پر آئیں	سے	فوراً ۔ وہ	یہ

کیوں نہیں اگر تم صبر کرو، اور پرہیزگاری کرو، اور وہ تم پر فوراً چڑھ آئیں تو

یُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِیْنَ ﴿۱۲۵﴾

یُمْدِدْكُمْ	رَبُّكُمْ	بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ	مِّنَ	الْمَلٰٓئِكَةِ	مُسَوِّمِیْنَ
مدد کرے گا تمہاری	تمہارا رب	پانچ ہزار سے	سے	فرشتے	نشان زدہ

تمہارا رب یہ تمہاری مدد کرے گا پانچ ہزار نشان زدہ فرشتوں سے

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰی لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۚ وَمَا

وَمَا	جَعَلَهُ	اللّٰهُ	اِلَّا	بُشْرٰی	لَكُمْ	وَلِتَطْمَئِنَّ	قُلُوْبُكُمْ	بِهٖ	وَمَا
اور نہیں	کیا ۔ یہ	اللہ	مگر (صرف)	خوشخبری	تمہارے لئے	اور اسلئے اطمینان ہو	تمہارے دل	اس سے	اور نہیں

اور یہ اللہ نے صرف تمہاری خوشخبری کے لئے کیا، اور یہ اس لئے کہ اس سے تمہارے دلوں کو اطمینان

النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ﴿۱۲۶﴾ لِیَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ

النَّصْرُ	اِلَّا	مِنْ	عِنْدِ اللّٰهِ	الْعَزِیْزِ	الْحَكِیْمِ	لِیَقْطَعَ	طَرَفًا	مِّنَ
مدد	مگر (سوائے)	سے	اللہ کے پاس	غالب	حکمت والا	تاکہ کاٹ ڈالے	گروہ	سے

ہو، اور نہیں مدد مگر (صرف) اللہ کے پاس سے ہے جو غالب، حکمت والا ہے۔ تاکہ وہ ان لوگوں کے ایک گروہ کو کاٹ

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اَوْ یَكْبِتَهُمْ فَیَنْقَلِبُوْا خَآئِبِیْنَ ﴿۱۲۷﴾

الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	اَوْ	یَكْبِتَهُمْ	فَیَنْقَلِبُوْا	خَآئِبِیْنَ ۔
وہ لوگ جو	انہوں نے کفر کیا	یا	انہیں ذلیل کرے	تو وہ لوٹ جائیں	نامراد

ڈالے جنہوں نے کفر کیا۔ یا انہیں ذلیل کردے، تو وہ نامراد لوٹ جائیں۔

﴿۱۲۵﴾ بَلٰۤی یَكْفِیْكُمْ ذٰلِكَ وَفِی الْاَنْفَالِ بِاَلْفٍ لِاَنَّهٗ اَمَدَّهُمْ اَوَّلًا بِهَا ثُمَّ صَارَتْ ثَلٰثَةً ثُمَّ صَارَتْ خَمْسَةً كَمَا قَالَ تَعَالٰی اِنْ تَصْبِرُوْا عَلَی اللِّقَاءِ

﴿۱۲۵﴾ بے شک کافی ہے (سورہ انفال میں ایک ہزار مذکور ہیں کیونکہ اول ایک ہزار فرشتے مدد کے لئے آئے اور پھر تین ہزار ہوگئے پھر پانچ ہزار ہوگئے جیسا اللہ تعالےٰ آگے فرماتا ہے) اگر تم دشمنوں کے مقابلہ میں صبر کرو اور اللہ سے ڈرو

toobaa-elibrary.blogspot.com

الْعَدُوِّ وَتَتَّقُوا اللّٰهَ فِي الْمُخَالَفَةِ
وَيَأْتُوكُمْ أَيِ الْمُشْرِكُونَ
مِنْ فَوْرِهِمْ وَقْتِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ
بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ
مُسَوِّمِينَ ○ بِكَسْرِ الْوَاوِ وَفَتْحِهَا
أَيْ مُعَلَّمِينَ وَقَدْ صَبَرُوا وَأَنْجَزَ
اللّٰهُ وَعْدَهُمْ بِأَنْ قَاتَلَتْ
مَعَهُمُ الْمَلٰئِكَةُ عَلَى خَيْلٍ بُلْقٍ
عَلَيْهِمْ عَمَائِمُ صُفْرٌ أَوْ بِيضٌ أَرْسَلُوهَا بَيْنَ
أَكْتَافِهِمْ

اس کے حکم کا خلاف نہ کرو تو اسوقت چاہے کتنے ہی جمع ہو کر تم پر چڑھائی کریں اللہ تمہاری مدد فرمائے گا پانچ ہزار فرشتے بھیج کر جن کے گھوڑوں پر اور خود ان پر نشان لگائے گئے ہیں...... اور مسلمانوں نے چونکہ صبر کیا اور لڑنے سے نہ گھبرائے تو اللہ نے بھی اپنا وعدہ پورا کیا مسلمانوں کے ساتھ ہو کر فرشتے لڑے اور دشمنوں کو مارا فرشتے ابلق گھوڑوں پر سوار تھے۔ زرد یا سفید عمامے ان کے سروں پر تھے جنکے شملے کمر پر چھوٹے ہوئے تھے

۱۲۶ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ أَيِ الْإِمْدَادَ إِلَّا بُشْرٰى
لَكُمْ بِالنَّصْرِ وَلِتَطْمَئِنَّ تَسْكُنَ قُلُوبُكُمْ
بِهٖ فَلَا تَجْزَعُ مِنْ كَثْرَةِ الْعَدُوِّ
وَقِلَّتِكُمْ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ○ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَلَيْسَ
بِكَثْرَةِ الْجُنْدِ.

۱۲۶ اور اللہ نے اس مدد کو تمہارے واسطے فتحیابی کی خوشخبری کی اور اس لئے مدد فرمائی کہ تمہارے دل مطمئن رہیں دشمنوں کی زیادتی اور اپنی کمی سے نہ گھبراویں اور فتحیابی اور غلبہ اللہ ہی کی طرف سے ہے جو غالب اور حکمت والا ہے جس کو چاہے فتح دے لشکر کی کثرت پر موقوف نہیں۔

۱۲۷ لِيَقْطَعَ مُتَعَلِّقٌ بِنَصَرَكُمْ أَيْ لِيُهْلِكَ
طَرَفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْقَتْلِ وَ
الْأَسْرِ أَوْ يَكْبِتَهُمْ يُذِلَّهُمْ بِالْهَزِيمَةِ
فَيَنْقَلِبُوا يَرْجِعُوا خَائِبِينَ ○ لَمْ يَنَالُوا
مَا رَامُوهُ

۱۲۷ اللہ نے یہ مدد اس لئے فرمائی کہ دشمنوں کی جماعت کو ہلاک کرے قتل ہوں اور قید کئے جائیں یا ان کو شکست دیکر ذلیل کرے کہ وہ بے نیل و مرام پسپا ہوں

تشریح

۱۲۵ **تین ہزار کیا پانچ ہزار فرشتے بھی آسکتے ہیں۔** شرط یہ ہے کہ تم صبر و استقامت تقویٰ اور خوف خدا اختیار کرو تو اسی دم پانچ ہزار فرشتے نشان زدہ گھوڑوں پر تمہاری مدد کے لئے آسکتے ہیں۔

۱۲۶ **اصل نصرت الٰہی ہے** یہ تین یا پانچ ہزار فرشتوں کی بات تمہاری تسلی، دلوں کی ڈھارس کے لئے ہے ورنہ جہاں تک اللہ کی مدد کا تعلق ہے وہ صرف فرشتوں کے ذریعے ہی نہیں بلکہ دوسرے طریقوں سے بھی مدد کرتا ہے مثلاً دشمن کے دل میں تمہارا رعب پیدا کردے۔ تم کم تعداد ہوتے بھی دشمن کو زیادہ محسوس ہو۔ اللہ تعالیٰ بڑے زبردست ہیں اور اس کیساتھ حکمت والے بھی ہیں۔ اس کے تکوینی رازوں کو کون سمجھ سکتا ہے۔

۱۲۷ **جہاد کا مقصد** اس جہاد اور تمہاری نصرت کا مقصد یہ ہے کہ ظلم کا زور ٹوٹے، ظالم ذلیل ہوں اور رسوائی اور ناکامی کے ساتھ واپس ہوں تاکہ انسانی آزادی کی راہ ہموار ہوجائے اور ان کی مذہبی آزادی کے راستے میں رکاوٹ باقی نہ رہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ

لَيْسَ	لَكَ	مِنَ	الْاَمْرِ	شَيْءٌ	اَوْ يَتُوْبَ	عَلَيْهِمْ	اَوْ	يُعَذِّبَهُمْ	فَاِنَّهُمْ
نہیں	آپکے لئے	سے	کام (دخل)	کچھ	خواہ توبہ قبول کرے	ان کی	یا	انہیں عذاب دے	کیونکہ وہ

آپ کا اس میں دخل نہیں کچھ بھی خواہ (اللہ) ان کی توبہ قبول کرے یا انہیں عذاب دے کیونکہ وہ

ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ

ظٰلِمُوْنَ	وَلِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَمَا	فِي الْاَرْضِ	يَغْفِرُ
ظالم (جمع)	اور اللہ کے لئے	جو	آسمانوں میں	اور جو	زمین میں	وہ بخشدے

ظالم ہیں۔ اور اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے۔ اور جس کو

ع ۱۳ ۹ ۴ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾

لِمَنْ	يَّشَآءُ	وَيُعَذِّبُ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَاللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ
جس کو	چاہے	اور عذاب دے	جس	چاہے	اور اللہ	بخشنے والا	مہربان

چاہے بخشدے، اور عذاب دے جس کو چاہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۲۸) وَنَزَلَ لَمَّا كُسِرَتْ رُبَاعِيَّتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ شُجَّ وَجْهُهُ يَوْمَ اُحُدٍ وَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ خَضَبُوْا وَجْهَ نَبِيِّهِمْ بِالدَّمِ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ بَلِ الْاَمْرُ لِلّٰهِ فَاصْبِرْ اَوْ بِمَعْنٰى اِلٰى اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ بِالْاِسْلَامِ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ بِالْكُفْرِ۔

(۱۲۹) وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مُلْكًا وَخَلْقًا وَعَبِيْدًا يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ الْمَغْفِرَةَ لَهُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ تَعْذِيْبَهُ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ لِاَوْلِيَائِهِ رَحِيْمٌ ○ بِاَهْلِ طَاعَتِهِ۔

(۱۲۸) جب حضرت ﷺ کا سامنے کا دانت شہید ہوا اور آپ ﷺ کا چہرہ زخمی ہوا اُحد کی لڑائی میں اور آپ نے یہ فرمایا کہ وہ لوگ کیونکر نجات پاویں گے جنہوں نے اپنے پیغمبر کے چہرے پر خون بہا یا تو یہ آیت نازل ہوئی لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ الخ تمکو کسی امر میں کچھ اختیار نہیں۔ سب کام اللہ کے قبضہ میں ہیں تم صبر کرو اللہ چاہے انکو توبہ نصیب کرے کہ وہ مسلمان ہوجاویں یا اس وجہ سے کہ وہ کافر ہیں انکو عذاب دے۔

(۱۲۹) اور جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اللہ کی ملک اور اسی کی مخلوق اور اسی کے بندے ہیں وہ جسکو بخشنا چاہے بخشے اور جس کو عذاب دینا چاہے عذاب دے اور اللہ اپنے دوستوں کو بخشنے والا ہے اہل طاعت اور فرماں برداروں پر مہربان ہے۔

تشریح

(۱۲۸) فیصلے کا اختیار صرف اللہ کو ہے | اب رہا یہ فیصلہ کہ جو جہاد میں قیدی بنا کر لائے گئے ہیں۔ اور وہ لوگ جنہوں نے مسلمانوں کے ساتھ انتہائی ظالمانہ برتاؤ کیا ہے جس سے مسلمانوں کے دل چھلنی ہیں ظالموں کی ان زیادتیوں کے باوجود ان کے بارے میں فیصلہ کرنے کا حق اللہ تعالٰی کو ہے کیونکہ وہ ہر ہر چیز کا مالک ہے اور وہ جس چیز کو چاہے معاف کردے اور جس کو چاہے سزا دے۔

(۱۲۹) ہر چیز کا مالک اللہ ہے | زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے ان سب کا مالک اللہ ہے۔ ہر چیز اس کی پیدا کی ہوئی ہے اور وہ ہر چیز کا بلاشرکت غیرے مالک ہے ہر ہر چیز پر اس کا مکمل اختیار ہے جس کی چاہے وہ بخشش کرے صحیح راستے پر چلنے کی توفیق دے اور جب بندہ اپنے اختیار کا صحیح استعمال نہ کرے اور غلط راستے پر قدم رکھے تو اللہ تعالٰی اس کو سزا دے۔ اور وہ بہت معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اے پیغمبر آپ کو بھی رحیم و کریم ہونا چاہیئے اور کسی کے لئے بددعا نہیں کرنی چاہیئے چاہے وہ کتنا ہی ستم کرے مگر آپ اس کے لئے ہدایت کی دعا کریں۔ یہی آپ کی شان کے مناسب اور لائق ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً

يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ آمَنُوا	لَا تَأْكُلُوا	الرِّبَوا	أَضْعَافًا	مُّضَاعَفَةً
اے	جو ایمان لائے (ایمان والے)	نہ کھاؤ	سود	دُوگنا	دُوگنا ہوا (چوگنا)

اے ایمان والو! نہ کھاؤ سود دُوگنا، چوگنا۔

وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿۱۳۰﴾ وَاتَّقُوا النَّارَ

وَاتَّقُوا	اللَّهَ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُونَ	وَاتَّقُوا	النَّارَ
اور ڈرو	اللہ	تاکہ تم	فلاح پاؤ	اور ڈرو	آگ

اور اللہ سے ڈرو، تاکہ تم فلاح پاؤ اور ڈرو اس آگ سے

الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ﴿۱۳۱﴾

الَّتِي	أُعِدَّتْ	لِلْكَافِرِينَ
جوکہ	تیار کی گئی	کافروں کے لئے

جو کافروں کے لئے تیار کی گئی

(۱۳۰) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَوا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً ۔ بِالْفِ وَدُونَهَا بِاَنْ تَزِيْدُوْا فِي الْمَالِ عِنْدَ حُلُوْلِ الْاَجَلِ وَتُؤَخِّرُوا الطَّلَبَ وَاتَّقُوا اللَّهَ بِتَرْكِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○ تَفُوْزُوْنَ

(۱۳۱) وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ○ اِنْ تُعَذِّبُوْا بِهَا

(۱۳۰) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا الخ اے ایمان والو سود نہ لو کہ چند گونہ مال حاصل کرو اس طرح کہ جب مدت مقرر پوری ہو تو سود پر بھی سود لگاؤ اور مدیون سے قرض کا مطالبہ نہ کرو اسی غرض سے کہ زیادہ بڑھ جاوے اور اللہ سے ڈرو سود کو چھوڑ دو تاکہ تم نجات پاؤ۔

(۱۳۱) اور آگ کے عذاب سے ڈرو جو کافروں کے لئے تیار ہوئی ہے

تشریح

(۱۳۰) **سود کی ممانعت** سود انسان میں مال کا لالچ پیدا کرتا ہے، انسانی ہمدردی کے جذبات کو ختم کر دیتا ہے۔ سود خوار مال کی حرص میں مبتلا ہو کر تمام انسانی قدروں کو پس پشت ڈال دیتا ہے۔ جنگ احد میں ناکامی کی ایک وجہ مال غنیمت کی طرف مسلمانوں کا جھکاؤ بھی تھا اس لئے اس موقعہ پر اللہ تعالےٰ نے وہ چیز جو مال کی طرف جھکاؤ پیدا کرتی ہے اسکے حرام کرنے کا حکم صادر فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ سود در سود مت کھاؤ۔ یہ سود کی انتہائی برائی کو ظاہر کرنے کا ایک انداز ہے جیسے کوئی شخص کہے کہ مسجد میں گالیاں مت دو تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ غیر مسجد میں گالی دی جا سکتی ہے اس طرح سود در سود کا مطلب یہ ہے کہ سود لینے سے پھر مزید سود لینے کی حرص پیدا ہو جاتی ہے اسلئے سود اخلاقی اعتبار سے بھی نہایت بری چیز ہے۔

سود کی ممانعت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ سود لینے والا اپنے مال کے بل بوتے پر ہر حال میں نفع کماتا ہے اور اس میں کوئی رسک (RISK) نہیں ہوتا جبکہ تجارت میں نفع نقصان دونوں ساتھ لگے رہتے ہیں۔ اب یہ ناانصافی ہوگی کہ تجارت کرنے والا اور محنت کرنے والا یہ دونوں تو اندیشوں میں مبتلا رہیں اور پیسے والا ہر حال میں نفع ہی نفع کمائے ۔ سود انسان کے اندر بزدلی بھی پیدا کرتا ہے اور اس سے شجاعت کی صفت کو چھین لیتا ہے اور جنگ کے موقع پر بزدلی دکھانا اپنی شکست کو دعوت دینا ہے۔

(۱۳۱) **سود کا عذاب** سود کھانے والے کو وہی عذاب ہوگا جو ایک کافر کو ہوگا۔ کیونکہ سود خوار بھی اللہ کے حکم کو توڑتا ہے۔ اور سود کھانے والے کو اللہ اور رسول سے جنگ کرنے والا کہا گیا ہے۔ جو اللہ اور رسول سے جنگ کرے وہ اللہ کے عذاب کا مستحق ہوگا نہ کہ اس کے انعام کا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ

وَاَطِيْعُوا	اللّٰهَ	وَالرَّسُوْلَ	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُوْنَ	وَسَارِعُوْٓا	اِلٰى	مَغْفِرَةٍ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ
اور حکم مانو	اللہ	اور رسول	تا کہ تم پر	رحم کیا جائے	اور دوڑو	طرف	بخشش	سے	اپنا رب

اور اللہ اور رسولؐ کا حکم مانو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور دوڑو اپنے رب کی بخشش

وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٣﴾ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي

وَجَنَّةٍ	عَرْضُهَا	السَّمٰوٰتُ	وَالْاَرْضُ	اُعِدَّتْ	لِلْمُتَّقِيْنَ	الَّذِيْنَ	يُنْفِقُوْنَ	فِي
اور جنت	اس کا عرض	آسمان (جمع)	اور زمین	تیار کی گئی	پرہیزگاروں کیلئے	جو لوگ	خرچ کرتے ہیں	میں

اور جنت کی طرف، جس کا عرض آسمانوں اور زمین (کے برابر) ہے، تیار کی گئی ہے پرہیزگاروں کیلئے۔ جو خرچ کرتے ہیں خوشی

السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ

السَّرَّآءِ	وَالضَّرَّآءِ	وَالْكٰظِمِيْنَ	الْغَيْظَ	وَالْعَافِيْنَ	عَنِ	النَّاسِ	وَاللّٰهُ	يُحِبُّ
خوشی	اور تکلیف	اور پی جاتے ہیں	غصہ	اور معاف کرتے ہیں	سے	جو لوگ	اور اللہ	دوست رکھتا ہے

(خوشحالی) میں اور تکلیف میں اور پی جاتے ہیں غصہ، اور معاف کر دیتے ہیں لوگوں کو، اور اللہ دوست رکھتا ہے

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣٤﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ

الْمُحْسِنِيْنَ	وَالَّذِيْنَ	اِذَا	فَعَلُوْا	فَاحِشَةً	اَوْ	ظَلَمُوْٓا	اَنْفُسَھُمْ	ذَكَرُوا اللّٰهَ
احسان کرنے والے	اور وہ لوگ جو	جب	وہ کریں	کوئی بےحیائی	یا	ظلم کریں	اپنے تئیں	وہ اللہ کو یاد کریں

احسان کرنے والوں کو۔ اور وہ لوگ جو کوئی بےحیائی کریں یا اپنے تئیں کوئی ظلم کر بیٹھیں، تو وہ اللہ کو یاد کریں

فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ڞ وَلَمْ يُصِرُّوْا

فَاسْتَغْفَرُوْا	لِذُنُوْبِهِمْ	وَمَنْ	يَّغْفِرُ	الذُّنُوْبَ	اِلَّا اللّٰهُ	وَلَمْ	يُصِرُّوْا
پھر بخشش مانگیں	اپنے گناہوں کیلئے	اور کون	بخشتا ہے	گناہ	اللہ کے سوا	اور نہ	وہ اڑیں

پھر اپنے گناہوں کے لئے بخشش مانگیں۔ اور کون گناہ بخشتا ہے اللہ کے سوا؟ اور جو

عَلٰي مَا فَعَلُوْا وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٥﴾

عَلٰي	مَا	فَعَلُوْا	وَھُمْ	يَعْلَمُوْنَ
پر	جو	انہوں نے کیا	اور وہ	جانتے ہیں

انھوں نے کیا اس پر نہ اڑیں اور وہ جانتے ہیں۔

(١٣٢) وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○

(١٣٣) وَسَارِعُوْٓا بِوَاوٍ وَدُوْنَهَا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اَيْ كَعَرْضِهِمَا لَوْ وَصَلَتْ اِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَالْعَرْضُ السَّعَةُ

(١٣٢) اور اللہ اور اسکے رسول کی فرمانبرداری کرو تاکہ تم پر رحمت ہو۔

(١٣٣) اور بخشش الٰہی کی طرف جلدی کرو اور ایسی جنّت کی طرف جس کی وسعت اس قدر ہے کہ اس قدر آسمان اور زمین مل کر ہو، جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں، نیک عمل کرتے ہیں، اور گناہ سے بچے

toobaa-elibrary.blogspot.com

أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ○ اللّٰهِ بِعَمَلِ الطّٰعَاتِ وَتَرْكِ الْمَعَاصِيْ

ہیں اُن کے لئے وہ تیار کی گئی ہے۔

(۱۳۴) اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ اَيْ الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ اَلْكَافِّيْنَ عَنْ اِمْضَائِهٖ مَعَ الْقُدْرَةِ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ، مِمَّنْ ظَلَمَهُمْ اَيْ التَّارِكِيْنَ عَقُوْبَتَهٗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○ بِهٰذِهِ الْاَفْعَالِ اَيْ يُثِيْبُهُمْ

(۱۳۴) وہ لوگ جو راہ خدا میں مال برابر خرچ کرتے رہتے ہیں۔ تنگی ہو یا فراغت اور باوجود قدرت اور طاقت کے غصہ کو روکتے ہیں اور جو کوئی ان پر زیادتی ظلم کرے اس کو معاف کرتے ہیں اس کو سزا نہیں دیتے۔
اور اللہ ایسے ہی اچھے کام کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ان کو عوض نیک عطا فرما دے گا۔

(۱۳۵) وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً ذَنْبًا قَبِيْحًا كَالزِّنَا اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا دُوْنَهٗ كَالْقُبْلَةِ ذَكَرُوا اللّٰهَ اَيْ وَعِيْدَهٗ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ اَيْ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا يُدِيْمُوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا بَلْ اَقْلَعُوْا عَنْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ اَنَّ الَّذِيْ اَتَوْهُ مَعْصِيَةٌ۔

(۱۳۵) وہ لوگ جس وقت کوئی بدفعل زنا وغیرہ اُن سے سرزد ہو جاتا ہے یا اور کوئی چھوٹا گناہ مثل بوسہ وکنار اجنبی عورت کے ساتھ ان سے واقع ہو جاتا ہے فوراً اللہ کے عذاب کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور اللہ کے سوا کون گناہ بخشتا ہے اور ان سے جو گناہ سرزد ہو گیا اس پر اصرار اور ہمیشگی نہیں کرتے بلکہ بعد تنبہ فوراً رک جاتے ہیں

تشریح

(۱۳۲) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت | مُطاعِ حقیقی یعنی جس کی اطاعت کی جائے وہ حقیقت میں اللہ تعالٰے ہے اور رسول کی اطاعت بھی درحقیقت اللہ ہی کی اطاعت ہے کیونکہ رسول اس زمین پر اللہ کا نمائندہ ہے۔ عبادت اللہ کے سوا کسی کی نہیں کی جاسکتی۔ لیکن عبادت اور اطاعت میں فرق ہے۔ اللہ کی رحمت اور فلاح وکامیابی کی اُمید اسی وقت کی جاسکتی ہے جب اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کی جائے انکی نافرمانی میں دنیا اور آخرت کی بربادی ہے۔

(۱۳۳) جنت کی وسعتیں | اللہ اور رسول کی اطاعت میں دلی شوق اور جذبہ بھی شامل ہونا چاہیئے۔ اور اس راہ پر تیزی سے قدم رکھنا چاہیئے۔ ایسے نیک لوگوں کے لئے اللہ کی وہ جنت منتظر ہے جس میں زمین و آسمان کی وسعتیں بھی کم پڑجاتی ہیں۔ آخرت کا یہ انعام نیکوکار لوگوں کے لئے ہے نہ کہ نافرمانوں کے لئے

(۱۳۴) نیک بندوں کی صفات | اللہ کے نیکوکار بندے جن کو اللہ تعالٰے پسند کرتے ہیں جو تنگی وفراخی ہر حال میں اللہ کے راستے میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں جب کہ سود انسان میں بخل خود غرضی اور حرص وطمع پیدا کرتا ہے۔ دوسرے اللہ کے نیکوکار بندے غصّے کو پینے والے ہوتے ہیں۔ تیسرے وہ وسیع القلب ہوتے ہیں دوسروں کے قصور معاف کردیتے ہیں۔ اشارہ یہ بھی ہے کہ جن لوگوں نے غزوۂ اُحد میں نبیؐ کے حکم کے خلاف کیا تھا آپ ان کے حق میں عفو و احسان کا معاملہ فرمائیں۔

(۱۳۵) نیک بندے گناہوں پر اصرار نہیں کرتے | اللہ کے نیک بندوں کا حال یہ ہوتا ہے کہ اگر ان سے کوئی کھلا گناہ ہو جاتا ہے جس کا اثر دوسروں تک بھی پہونچتا ہے یا کسی گناہ کا ارتکاب کرکے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں جس کا نقصان انہی کی ذات تک محدود رہتا ہے۔ تو ان کو فوراً تنبیہ ہوتی ہے — اللہ یاد آتا ہے اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ اللہ کے سوا کوئی ان کے گناہ معاف نہیں کرسکتا اور وہ جان بوجھ کر اپنے کئے پر اصرار نہیں کرتے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

أُولَٰئِكَ جَزَآؤُهُم مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّٰتٌ تَجْرِي مِن

أُولَٰئِكَ	جَزَآؤُهُم	مَغْفِرَةٌ	مِّنْ	رَّبِّهِمْ	وَجَنَّٰتٌ	تَجْرِي	مِنْ
یہی لوگ	اُن کی جزا	بخشش	سے	ان کا رب	اور باغات	بہتی ہیں	سے

ایسے ہی لوگوں کی جزا اُن کے رب کی طرف سے بخشش، اور باغات ہیں جن کے نیچے نہریں

تَحْتِهَا الْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۚ وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَٰمِلِينَ (۱۳۶)

تَحْتِهَا	الْأَنْهَٰرُ	خَٰلِدِينَ	فِيهَا	وَنِعْمَ	أَجْرُ	الْعَٰمِلِينَ
اس کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہیں گے	اس میں	اور کیسا اچھا	بدلہ	کام کرنے والے

بہتی ہیں، وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے، اور کیسا اچھا بدلہ ہے کام کرنے والوں کا

قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا

قَدْ خَلَتْ	مِن قَبْلِكُمْ	سُنَنٌ	فَسِيرُوا	فِي الْأَرْضِ	فَانظُرُوا
گزر چکی	تم سے پہلے	واقعات	تو چلو پھرو	زمین میں	پھر دیکھو

گزر چکے ہیں تم سے پہلے طریقے (واقعات) تو زمین میں چلو پھرو۔ پھر دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ (۱۳۷) هَٰذَا بَيَانٌ

كَيْفَ	كَانَ	عَٰقِبَةُ	الْمُكَذِّبِينَ	هَٰذَا	بَيَانٌ
کیسا	ہوا	انجام	جھٹلانے والے	یہ	بیان

کیسا ہوا انجام جھٹلانے والوں کا۔! یہ بیان ہے لوگوں

لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ (۱۳۸) وَلَا تَهِنُوا وَلَا

لِّلنَّاسِ	وَهُدًى	وَمَوْعِظَةٌ	لِّلْمُتَّقِينَ	وَلَا تَهِنُوا
لوگوں کے لئے	اور ہدایت	اور نصیحت	پرہیزگاروں کے لئے	اور سست نہ پڑو

کے لئے اور ہدایت، اور نصیحت پرہیزگاروں کے لئے۔ اور تم سست نہ پڑو

تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (۱۳۹)

وَلَا تَحْزَنُوا	وَأَنتُمُ	الْأَعْلَوْنَ	إِن كُنتُم	مُّؤْمِنِينَ۔
اور غم نہ کھاؤ	اور تم	غالب	اگر تم ہو	ایمان والے۔

اور غم نہ کھاؤ، اور تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایمان والے ہو۔

(۱۳۶) أُولَٰئِكَ جَزَآؤُهُم مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّٰتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ حَالٌ مُقَدَّرَةٌ أَيْ مُقَدَّرِينَ

(۱۳۶) یہی لوگ ہیں کہ ان کا بدلہ ان کے رب کی بخشش اور رحمت ہے اور ان کے لئے ایسے باغ ہیں جنکے نہروں میں پانی بہتا ہے۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

الْخُلُوْدَ فِیْهَا اِذْ دَخَلُوْهَا وَ نِعْمَ اَجْرُ
الْعٰمِلِیْنَ ○ بِالطَّاعَةِ هٰذَا الْاَجْرِ

اور بندگی کرنے والوں کو اچھا بدلہ دیا جاتا ہے ۔

(۱۳۷) وَنَزَلَ فِیْ هَزِیْمَةِ اُحُدٍ قَدْ خَلَتْ مَضَتْ
مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ طَرَائِقُ فِی الْكُفَّارِ
بِاِمْهَالِهِمْ ثُمَّ اَخْذِهِمْ فَسِیْرُوْا اَیُّهَا
الْمُؤْمِنُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ○ الرُّسُلَ
اَیْ اٰخِرُ اَمْرِهِمْ مِنَ الْهَلَاكِ فَلَا
تَحْزَنُوْا لِغَلَبَتِهِمْ فَاَنَا اُمْهِلُهُمْ لِوَقْتِهِمْ

(۱۳۷) اُحد میں جو مسلمانوں کو شکست ہوئی اسکے بارے میں آیت نازل ہوئی قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ بیشک تم سے پہلی امتوں پر بھی یہی طریقہ گزرا ہے کہ کفار کو اول مہلت دی پھر پکڑا ۔ سو چلو اے مسلمانو، پھرو زمین میں ۔ پس دیکھو کہ پیغمبروں کے جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا کہ وہ کیسے ہلاک ہوئے سو تم کافروں کا غلبہ دیکھ کر رنجیدہ نہ ہو یہ ان کو ڈھیل ہے ایک وقت مقرر تک ان کو مہلت دی جاتی ہے پھر پکڑے جاویں گے ۔

(۱۳۸) هٰذَا الْقُرْاٰنُ بَیَانٌ لِّلنَّاسِ كُلِّهِمْ وَ
هُدًى مِّنَ الضَّلَالَةِ وَّ مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ○
مِنْهُمْ

(۱۳۸) هٰذَا الْقُرْاٰنُ بَیَانٌ الخ یہ قرآن احکامِ الٰہی بیان کرتا ہے سب آدمیوں کے واسطے اور گمراہی سے راہ پر لاتا ہے اور پرہیزگاروں کو نصیحت ہے ۔

(۱۳۹) وَلَا تَهِنُوْا تَضْعُفُوْا عَنْ قِتَالِ الْكُفَّارِ
وَلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا اَصَابَكُمْ بِاُحُدٍ
وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ بِالْغَلَبَةِ عَلَیْهِمْ
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ حَقًّا وَ
جَوَابُهٗ دَلَّ عَلَیْهِ مَجْمُوْعُ مَا
قَبْلَهٗ

(۱۳۹) اور تم کفار کی لڑائی سے سست نہ ہو جاؤ اور اُحد میں جو کچھ تم کو تکلیف پہنچی اس کا غم نہ کرو حالانکہ اگر تم ایمان پر رہو گے تو تمہیں ان پر غلب اور اونچے رہو گے ۔

تشریح

(۱۳۶) نیک بندوں کی جزا | ایسے نیک بندوں کو اللہ تعالےٰ معاف کر دیتے ہیں اور انھیں جنت کے باغوں میں داخل کریں گے ایسے باغ کہ جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی کہ نیک لوگ وہاں ہمیشہ رہیں گے ان کی توبہ اور نیک عمل کا کیا خوب بدلہ ہے جو اللہ تعالےٰ انکو عطا فرمائیں گے ۔

(۱۳۷) تاریخ کا سبق | تاریخ ایسے لوگوں سے بھری ہوئی ہے جنھوں نے اللہ کی ہدایات کو جھٹلایا جو زمین پر عبرت کا ایک نمونہ بن کر رہ گئے ۔ زمین میں چل پھر کر دیکھو تم سے پہلے کتنی ایسی قومیں گذری ہیں ۔

(۱۳۸) سامانِ عبرت | یہ سب واقعات لوگوں کے لئے کھلی تنبیہ ہیں ۔ قرآن میں ان مضامین کو اس لئے بیان کیا جا رہا ہے تاکہ لوگ ان سے نصیحت حاصل کریں ۔ یہ اللہ سے ڈرنے والے لوگوں کے لئے ہدایت اور نصیحت کے مضامین ہیں ۔

(۱۳۹) مومن ہی غالب رہیں گے | غزوۂ احد میں مسلم مجاہدین زخموں سے چُور چُور تھے ۔ ان کے جانباز بہادروں کی لاشیں مُثلہ کی ہوئی سامنے پڑی تھیں ۔ ان دلفگار حالات کے باوجود اللہ تعالےٰ حوصلہ دے رہے ہیں کہ تم دل شکستہ نہ ہو ۔ رنج و غم مت کرو ایمان کے اوپر مضبوطی سے جمے رہو اگر تم اپنے ایمان پر پختہ رہو گے تو انجام کار غلبہ تمہارا ہی ہوگا اور دنیا نے دیکھا کہ یہ سب جھوٹی تسلی ہی نہیں تھی بلکہ تاریخ کی یہ سچائی ہے کہ وہ لوگ جو جانیں بچا کر اپنے وطن سے نکلے تھے قوت ایمانی اور اللہ کی ہدایت پر مضبوطی سے قائم رہنے کی بدولت فاتح بن کر نکلے ۔ ایسے حالات اور واقعات ہر دور میں پیش آتے رہتے ہیں اور ہمیں غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ ۚ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ

إِنْ	يَمْسَسْكُمْ	قَرْحٌ	فَقَدْ	مَسَّ	الْقَوْمَ	قَرْحٌ	مِّثْلُهُ	وَتِلْكَ	الْأَيَّامُ
اگر	تمہیں پہنچا	زخم	تو البتہ	پہونچا	قوم	زخم	اس جیسا	اور یہ	ایام

اگر تم کو زخم پہنچا تو البتہ پہونچا ہے اس قوم کو (بھی) اس جیسا ہی زخم۔ اور یہ دن ہیں ہم لوگوں کے

نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ

نُدَاوِلُهَا	بَيْنَ النَّاسِ	وَلِيَعْلَمَ	اللَّهُ	الَّذِينَ	آمَنُوا	وَيَتَّخِذَ
ہم باری باری بدلتے ہیں	لوگوں کے درمیان	اور تاکہ معلوم کرلے	اللہ	جو لوگ	ایمان لائے	اور بنائے

درمیان باری باری بدلتے رہتے ہیں، اور تاکہ اللہ معلوم کر لے ان لوگوں کو جو ایمان لائے، اور تم میں سے

مِنكُمْ شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ (۱۴۰)

مِنكُمْ	شُهَدَاءَ	وَاللَّهُ	لَا يُحِبُّ	الظَّالِمِينَ
تم سے	شہید (جمع)	اور اللہ	دوست نہیں رکھتا	ظالم (جمع)

(بعض کو) شہید بنائے (درجۂ شہادت دے) اور اللہ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا۔

(۱۴۰) إِن يَمْسَسْكُمْ يُصِبْكُمْ بِأُحُدٍ قَرْحٌ بِفَتْحِ
الْقَافِ وَضَمِّهَا جَهْدٌ مِنْ جُرْحٍ وَنَحْوِهِ فَقَدْ
مَسَّ الْقَوْمَ الْكُفَّارَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ بِبَدْرٍ وَ
تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا نُصَرِّفُهَا بَيْنَ النَّاسِ
يَوْمًا لِفِرْقَةٍ وَيَوْمًا لِأُخْرَى لِيَتَّعِظُوا وَ
لِيَعْلَمَ اللَّهُ عِلْمَ ظُهُورٍ الَّذِينَ آمَنُوا
أَخْلَصُوا فِي إِيمَانِهِمْ مِنْ غَيْرِهِمْ وَيَتَّخِذَ
مِنكُمْ شُهَدَاءَ يُكْرِمُهُمْ بِالشَّهَادَةِ وَاللَّهُ
لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝ الْكَافِرِينَ
أَيْ يُعَاقِبُهُمْ وَمَا يُنْعِمُ بِهِ عَلَيْهِمْ
اسْتِدْرَاجٌ

(۱۴۰) اگر احد میں تم کو تکلیف زخم وغیرہ کی پہونچی تو بدر میں قوم کفار کو ایسی قدر اذیت پہنچی ہے۔ اور ہم زمانہ کے دنوں کو درمیان لوگوں کے پھیرتے اور بدلتے رہتے ہیں۔ کسی دن ایک جماعت غالب ہے، دوسرے دن دوسرے کو غلبہ ہوتا ہے کہ آدمی نصیحت اور عبرت پکڑیں۔ اور تاکہ اللہ ظاہر فرماوے خالص ایمان والوں کو ان کے غیر سے۔ اور تاکہ ان کو شہادت کے ساتھ سرفرازی دے اور اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا ان کو مبتلائے عذاب فرمائے گا۔ دنیا میں ان پر جو کچھ نعمت اور عیش دیکھتے ہو یہ استدراج ہے کہ ان کو ایک دفعہ ہی پکڑ لیا جاوے گا ابھی چھوڑ رکھا ہے۔

تشریح

(۱۴۰) **یہ آزمائشیں کیوں پیش آتی ہیں** | اگر آج تمہیں چوٹ پہنچی ہے تو اس سے پہلے غزوہ بدر میں ایسی ہی چوٹ تمہارے مخالف کو بھی لگ چکی ہے وہ چوٹ کھا کر پست ہمت نہیں ہوئے اور دوبارہ تمہارے مقابلہ پر آ گئے تو تم حق پر ہوتے ہوئے آج کیوں پست ہمت ہوتے ہو۔ اہل حق کے ساتھ اس طرح کی آزمائشیں پیش آتی رہتی ہیں اور اس میں اللہ کی حکمت یہ ہوتی ہے کہ کھرے اور کھوٹے الگ الگ ہو جائیں۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ ان آزمائشوں کے ذریعے کچھ لوگوں کے مراتب بلند کرنا چاہتا ہے اور ان کو شہادت کی عزت بخشنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان آزمائشوں کے ذریعہ حق کا گواہ بنا کر اس بلند رتبے پر فائز کرنا چاہتا ہے جو اللہ کے یہاں صرف اس کے پسندیدہ لوگوں کو ملتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾

وَلِيُمَحِّصَ	اللّٰهُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَيَمْحَقَ	الْكٰفِرِيْنَ
اور تاکہ پاک صاف کردے	اللہ	جو لوگ	ایمان لائے	اور مٹادے	کافر (جمع)

اور تاکہ اللہ پاک صاف کردے ان لوگوں کو جو ایمان لائے، اور مٹا دے کافروں کو

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

اَمْ	حَسِبْتُمْ	اَنْ	تَدْخُلُوْا	الْجَنَّةَ	وَلَمَّا	يَعْلَمِ اللّٰهُ	الَّذِيْنَ
کیا	تم سمجھتے ہو؟	کہ	تم داخل ہوگے	جنت	اور ابھی نہیں	اللہ نے معلوم کیا	جو لوگ

کیا تم یہ سمجھتے ہو؟ کہ تم جنت میں داخل ہوگے اور ابھی اللہ نے معلوم نہیں کیا (امتحان لیا) جو تم میں سے

جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾

جٰهَدُوْا	مِنْكُمْ	وَيَعْلَمَ	الصّٰبِرِيْنَ
جہاد کرنے والے	تم میں سے	اور معلوم کیا	صبر کرنے والے

جہاد کرنے والے ہیں اور صبر کرنے والے ہیں۔

﴿۱۴۱﴾ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
يُطَهِّرُهُمْ مِنَ الذُّنُوْبِ بِمَا يُصِيْبُهُمْ
وَيَمْحَقَ يُهْلِكُ الْكَافِرِيْنَ ○
﴿۱۴۲﴾ اَمْ بَلْ اَ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ
وَلَمَّا لَمْ يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا
مِنْكُمْ عِلْمَ ظُهُوْرٍ وَيَعْلَمَ
الصَّابِرِيْنَ ○ فِي الشَّدَائِدِ

﴿۱۴۱﴾ اور اُحد میں تم کو اس لئے تکلیف پہنچائی کہ اللہ تم کو اے ایمان والو گناہوں سے پاک کردے اور ان مصائب کو کفارۂ سیئات فرماوے اور کافروں کو ہلاک فرماوے۔

﴿۱۴۲﴾ بلکہ تم نے یہ خیال کرلیا کہ جنت میں بدون آزمائش کے داخل ہوجاؤگے حالانکہ ابھی اللہ نے ظاہر نہیں فرمایا انکو جو تم میں سے جہاد کرنے والے اور تکلیفوں پر صبر کرنے والے ہیں۔

تشریح

﴿۱۴۱﴾ سونے کو بھٹی میں تپایا جاتا ہے | سنار سونے کو بھٹی میں تپاتا ہے تاکہ خالص سونا کھوٹ سے الگ ہوجائے اسی طرح اللہ تعالےٰ اہل حق کو آزمائش کی بھٹی میں تپاتے ہیں تاکہ ان کو پاک وصاف کردیں اور اللہ کی ہدایت کا انکار کرنے والوں کا زور ٹوٹ جائے اور انسانی آزادی کے لئے راہ ہموار ہوجائے۔

﴿۱۴۲﴾ بلند مراتب مشکل سے حاصل ہوتے ہیں | دنیا میں بھی مرتبوں کی بلندی کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے ـــــ تبھی انسان بلند مراتب حاصل کرتا ہے آخرت میں کامیابی ہو یا دنیا کی بامرادی محنت اور صبر ان کے لئے لازم ہے اور اللہ تعالےٰ ان حالات کے ذریعے انہی مقاصد کو حاصل کرتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ

وَلَقَدْ	كُنْتُمْ	تَمَنَّوْنَ	الْمَوْتَ	مِنْ قَبْلِ	اَنْ	تَلْقَوْهُ
اور البتہ	تم تھے	تمنا کرتے	موت	سے قبل	کہ	تم اس سے ملو

اور البتہ تم اس سے ملنے سے قبل موت کی تمنّا کرتے تھے

ع ۱۴ ۵ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾ وَمَا مُحَمَّدٌ

فَقَدْ	رَاَيْتُمُوْهُ	وَاَنْتُمْ	تَنْظُرُوْنَ	وَمَا	مُحَمَّدٌ
تو اب	تم نے اسے دیکھ لیا	اور تم	دیکھتے ہو	اور نہیں	محمد

تو اب تم نے اُسے (موت کو) دیکھ لیا اور تم اُسے (اپنی آنکھوں سے) دیکھ رہے ہو۔ اور محمد تو ایک

اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَا۠ئِنْ

اِلَّا	رَسُوْلٌ	قَدْ خَلَتْ	مِنْ قَبْلِهِ	الرُّسُلُ	اَفَا۠ئِنْ
مگر (تو)	ایک رسول	البتہ گزرے	ان سے پہلے	رسول (جمع)	کیا پھر اگر

رسول ہیں۔ البتہ گزر چکے ہیں ان سے پہلے بہت سے رسول۔ پھر اگر وہ

مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ

مَّاتَ	اَوْ	قُتِلَ	انْقَلَبْتُمْ	عَلٰى اَعْقَابِكُمْ	وَمَنْ	يَّنْقَلِبْ	عَلٰى عَقِبَيْهِ
وہ وفات پالیں	یا	قتل ہو جائیں	تم پھر جاؤ گے	اپنی ایڑیوں پر	اور جو	پھر جائے	اپنی ایڑیوں پر

وفات پالیں یا قتل ہو جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں پر (الٹے پاؤں) لوٹ جاؤ گے؟ اور جو اپنی ایڑیوں پر (الٹے پاؤں) پھر جائے

فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

فَلَنْ يَّضُرَّ	اللّٰهَ	شَيْئًا	وَ	سَيَجْزِى	اللّٰهُ	الشّٰكِرِيْنَ
تو ہرگز نہ بگاڑے گا	اللہ	کچھ بھی	اور	جلد جزا دے گا	اللہ	شکر کرنے والے

تو وہ ہرگز اللہ کا کچھ نہ بگاڑے گا۔ اور اللہ جلد جزا دے گا شکر کرنے والوں کو۔

﴿۱۴۳﴾ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ فِيْهِ حَذْفُ اِحْدَى التَّائَيْنِ فِى الْاَصْلِ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ حَيْثُ قُلْتُمْ لَيْتَ لَنَا يَوْمًا كَيَوْمِ الْبَدْرِ لِنَنَالَ مَا نَالَ شُهَدَآءُهٗ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ اَىْ سَبَبَهٗ وَهُوَ

﴿۱۴۳﴾ اور بیشک تم موت کی آرزو کرتے تھے پہلے اس سے کہ موت سے ملو یعنی لڑائی کی اور شہید ہونے کی تمنا کرتے تھے کہ کاش ایسا دن آوے جیسا بدر کا دن کہ ہم بھی بدر کے شہیدوں کا سا ثواب حاصل کریں سو تم نے موت کا سبب یعنی لڑائی دیکھ لی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

الْجُوْبُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ○ اَیْ بُصَرَاءُ تَتَاَمَّلُوْنَ الْحَالَ کَیْفَ هِیَ فَلِمَ انْهَزَمْتُمْ۔

(۱۴۴) وَنَزَلَ فِیْ هَزِیْمَتِهِمْ لَمَّا اُشِیْعَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُتِلَ وَقَالَ لَهُمُ الْمُنَافِقُوْنَ اِنْ کَانَ قُتِلَ فَارْجِعُوْا اِلٰی دِیْنِکُمْ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۗ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ کَغَیْرِهٖ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ رَجَعْتُمْ اِلَی الْکُفْرِ وَالْجُمْلَةُ الْاَخِیْرَةُ مَحَلُّ الْاِسْتِفْهَامِ الْاِنْکَارِیِّ اَیْ مَا کَانَ مَعْبُوْدًا فَتَرْجِعُوْا وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْهِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰهَ شَیْئًا ۗ وَاِنَّمَا یَضُرُّ نَفْسَهٗ وَسَیَجْزِی اللّٰهُ الشّٰکِرِیْنَ ○ نِعَمَهٗ بِالثَّبَاتِ۔

اور تم صاحب بینائی ہو حالت لڑائی کو بھی دیکھتے ہو۔ پھر کیوں بھاگے۔

(۱۴۴) اور جب یہ خبر مشہور ہو گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے اور مسلمانوں کو شکست ہوئی تو منافقوں نے مسلمانوں سے کہا کہ اگر واقعی حضرت شہید ہو گئے تو اپنا پہلا مذہب پھر اختیار کر لو اسلام چھوڑ کر کافر بنجاؤ حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ الخ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک پیغمبر ہی ہیں ان سے پہلے اور پیغمبر گذر چکے ہیں تو اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو جائے یا وہ شہید ہو جاویں جیسے اور پیغمبروں کو یہ امر پیش آیا کیا تم کفر کی طرف پھر جاوگے، اور مرتد ہو جاؤ گے حاصل یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم معبود تو نہیں جو انکے مرنے سے تم دین سے پھر جاؤ گے۔ اور جو کوئی مرتد ہو ویگا وہ اللہ کو کچھ نقصان نہ پہونچاوے گا اپنی ہی جان کو مضرت میں ڈالتا ہے اور عنقریب اللہ تعالیٰ عوض عطا فرمائے گا ان کو جو اس کی نعمتوں کا شکر کرتے ہیں دین پر ثابت رہنے والے ہیں۔

تشریح

(۱۴۳) **دشمن سے ٹکراو کی آرزو مت کرو** | اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ اپنی طرف سے دشمن سے ٹکرانے کی تمنا مت کرو۔ مشکلات کو دعوت مت دو لیکن اگر مشکلات سامنے آ ہی جائیں تو پھر ڈٹ کر مقابلہ کرو۔ غزوۂ بدر میں کامیابی کے بعد مجاہدین کے فضائل سُن سُن کر وہ لوگ جو اس میں شریک نہیں ہو سکے تھے یہ تمنا کرتے تھے کہ ہمیں بھی یہ مرتبے حاصل ہوں۔ غزوۂ احد کا موقع آیا تو ان لوگوں نے اصرار کیا کہ ہم باہر نکل کر دشمن کا مقابلہ کریں گے۔ جب کہ نبی ؐ چاہتے تھے کہ مدینہ میں رہ کر ہی اپنا دفاع کیا جائے۔ مگر ان لوگوں کے اصرار پر آپ نے ان کی رائے کو ترجیح دی اب جب یہ حالات پیش آئے اور موت سامنے آئی تو یہ لوگ گھبرا گئے۔ فرمایا دیکھ لیا نہ تم نے کہ موت کیسی ہوتی ہے اب جب سامنے آ ہی گئی ہے تو ڈٹ کر مقابلہ کرو۔

(۱۴۴) **اسلام میں رسول کی حیثیت** | اسلام میں رسول کی حیثیت یہ ہے کہ وہ زمین پر اللہ کا نمائندہ ہوتا ہے۔ انسان ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ اس پر اپنا کلام نازل فرماتے ہیں وہ اپنے تمام کاموں میں کھانے پینے میں موت وحیات میں عام انسانوں کی طرح ایک انسان ہوتا ہے۔ اس کا امتیاز اور خصوصیت یہی ہے کہ وہ انسان ہوتے ہوئے اللہ کا رسول ہوتا ہے۔ غزوۂ احد میں نبی ؐ کے قتل کی خبر سنکر آپ کے ساتھی حواس باختہ ہو گئے اس پر اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں ان سے پہلے بھی بہت سے رسول آ چکے ہیں اور اپنا وقت پورا کر کے دنیا سے جا چکے ہیں اگر آپ وفات پا جائیں یا قتل کر دئے جائیں تو کیا تم اس دین کو چھوڑ دو گے جو اُن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے۔ بہر حال اللہ کے سوا ہر چیز فانی ہے اور اسلام میں عبادت اللہ کی ہے نہ کہ رسول کی۔ اللہ نے تمہیں یہ دین اپنی نعمت کے طور پر عطا کیا ہے اگر تم اس کو چھوڑ دو گے تو اس میں اللہ کا کوئی نقصان نہیں ہے البتہ اللہ تعالیٰ اپنے شکر گزار بندوں کو ان کے اعمال کا بہترین بدلہ عطا فرمائیں گے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا

وَمَا كَانَ	لِنَفْسٍ	اَنْ	تَمُوْتَ	اِلَّا	بِاِذْنِ	اللّٰهِ	كِتٰبًا	مُّؤَجَّلًا
اور نہیں	کسی شخص کیلئے	کہ وہ	مرے	بغیر	حکم سے	اللہ	لکھا ہوا	مقررہ وقت

اور کسی شخص کے لئے (ممکن) نہیں کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر مرجائے، لکھا ہوا ہے ایک مقررہ وقت،

وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ

وَمَنْ	يُّرِدْ	ثَوَابَ	الدُّنْيَا	نُؤْتِهٖ	مِنْهَا	وَمَنْ	يُّرِدْ	ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ
اور جو	چاہے گا	بدلہ	دنیا	ہم دینگے اسکو	اس سے	اور جو	چاہے گا	بدلہ آخرت

اور جو دنیا کا بدلہ چاہے گا ہم اُسے اس میں سے دیں گے۔ اور جو چاہے گا آخرت کا بدلہ،

نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۗ وَسَنَجْزِی الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

نُؤْتِهٖ	مِنْهَا	وَسَنَجْزِی	الشّٰكِرِيْنَ
ہم دینگے اس کو	اس سے	اور ہم جلد جزا دینگے	شکر کرنے والے

ہم اُسے اُس میں سے دینگے اور ہم شکر کرنے والوں کو جلد جزا دیں گے۔

﴿۱۴۵﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ بِقَضَائِهٖ كِتٰبًا مَصْدَرٌ اَیْ كَتَبَ اللّٰهُ ذٰلِكَ مُؤَجَّلًا مُوَقَّتًا لَا يَتَقَدَّمُ وَلَا يَتَاَخَّرُ فَلِمَ انْهَزَمْتُمْ وَالْهَزِيْمَةُ لَا تَدْفَعُ الْمَوْتَ وَالثَّبَاتُ لَا يَقْطَعُ الْحَيٰوةَ وَمَنْ يُّرِدْ بِعَمَلِهٖ ثَوَابَ الدُّنْيَا اَیْ جَزَاءً مِنْهَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا مَا قُسِمَ لَهٗ وَلَا حَظَّ لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا اَیْ مِنْ ثَوَابِهَا وَسَنَجْزِی الشّٰكِرِيْنَ ○

﴿۱۴۵﴾ اور کوئی آدمی نہیں مرتا مگر اللہ کے حکم سے اللہ نے ہر ایک کی مدت لکھدی اس سے نہ آگے بڑھے نہ پیچھے رہے۔ پھر بھاگنے سے کیا نفع، موت کا وقت بھاگنے سے نہیں ٹلتا اور ثابت قدم رہنا زندگی کو منقطع نہیں کرتا۔ اور جو شخص اپنے عملوں سے دنیا کا عوض چاہتا ہے اس کو ہم دنیا میں جو اس کا حصہ مقرر ہو چکا ہے دیتے ہیں۔ آخرت میں وہ محروم رہیگا۔ اور جو شخص آخرت کا بدلہ چاہے اس کو وہی دیتے ہیں۔ اور ہم شکر گزاروں کو اور زیادہ ثواب دیں گے۔

تشریح

﴿۱۴۵﴾ **موت اللہ کے اختیار میں ہے** | اللہ تعالٰے نے موت کا جو وقت مقرر کر دیا ہے وہ اس وقت آکر رہے گی۔ اس لئے موت سے ڈرنا یا بھاگنا اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ رہا اعمال کا معاملہ کہ جو دنیا کے لئے عمل کرے گا اس کو دنیا ملے گی اور جو آخرت کے لئے کریگا اس کو وہاں کا حصہ ملے گا۔ جو اللہ کی نعمت کے قدرشناس ہیں اور سمجھتے ہیں کہ دنیا ہی سب کچھ نہیں ہے بلکہ اصل زندگی آخرت کی ہے۔ ان کو ہم ان کے کاموں کا بدلہ ضرور دیں گے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ

وَكَاَيِّنْ	مِّنْ نَّبِيٍّ	قٰتَلَ	مَعَهٗ	رِبِّيُّوْنَ	كَثِيْرٌ	فَمَا	وَهَنُوْا	لِمَا	اَصَابَهُمْ	فِيْ
اور بہت سے	نبی	لڑے	انکے ساتھ	اللہ والے	بہت	پس نہ	سُست پڑے	بسبب جو	انہیں پہونچے	میں

اور بہت سے نبی (ہوئے ہیں) ان کے ساتھ (مل کر) بہت سے اللہ والے لڑے، پس وہ سُست نہ پڑے (اُن مصیبتوں) کے سبب جو

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَ

سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَمَا	ضَعُفُوْا	وَمَا اسْتَكَانُوْا	وَاللّٰهُ	يُحِبُّ	الصّٰبِرِيْنَ	وَ
اللہ کی راہ	اور نہ	انہوں نے کمزوری کی	اور نہ دب گئے	اور اللہ	دوست رکھتا ہے	صبر کرنے والوں	اور

انہیں اللہ کی راہ میں پہنچی اور نہ انہوں نے کمزوری (ظاہر) کی اور نہ دب گئے اور اللہ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ۔ اور

مَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَ

مَا كَانَ	قَوْلَهُمْ	اِلَّآ	اَنْ	قَالُوْا	رَبَّنَا	اغْفِرْ لَنَا	ذُنُوْبَنَا	وَاِسْرَافَنَا	فِيْٓ اَمْرِنَا	وَ
نہ تھا	ان کا کہنا	سوائے	کہ	انہوں نے دعا کی	اے ہمارے رب	بخشدے ہم کو	ہمارے گناہ	اور ہماری زیادتی	ہمارے کام میں	اور

ان کا کہنا نہ تھا اس کے سوائے کہ انہوں نے دعا کی، اے ہمارے رب ہمیں بخشدے ہمارے گناہ، اور ہماری زیادتی ہمارے کام میں اور

ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ

ثَبِّتْ	اَقْدَامَنَا	وَانْصُرْنَا	عَلَى	الْقَوْمِ	الْكٰفِرِيْنَ	فَاٰتٰىهُمُ	اللّٰهُ	ثَوَابَ
ثابت رکھ	ہمارے قدم	اور ہماری مدد فرما	پر	قوم	کافر (جمع)	تو انہیں دیا	اللہ	انعام

ثابت رکھ ہمارے قدم، اور کافروں کی قوم پر ہماری مدد فرما۔ تو اللہ نے انہیں انعام دیا

ع ۱۵ ۶ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾

الدُّنْيَا	وَحُسْنَ	ثَوَابِ	الْاٰخِرَةِ	وَاللّٰهُ	يُحِبُّ	الْمُحْسِنِيْنَ
دنیا	اور اچھا	انعام	آخرت	اور اللہ	دوست رکھتا ہے	احسان کرنے والے

دنیا کا اور آخرت کا اچھا انعام اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ۔

﴿۱۴۶﴾ وَكَاَيِّنْ كَمْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ وَفِيْ قِرَاءَةٍ قُتِلَ وَالْفَاعِلُ ضَمِيْرُهٗ مَعَهٗ خَبَرٌ مُبْتَدَؤُهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ جُمُوْعٌ كَثِيْرَةٌ فَمَا وَهَنُوْا جَبُنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنَ الْجِرَاحِ وَقَتْلِ اَنْبِيَاۗئِهِمْ

﴿۱۴۶﴾ اور بہت سے پیغمبر خدا کی راہ میں لڑے اور مقتول ہوئے جنکے ہمراہ بہت سے اللہ کے بندے تھے۔ سو وہ ہمراہ ہے اپنے پیغمبروں کے۔ مقتول ہونے اور زخم لگنے کی وجہ سے نامرد نہ ہوئے اور نہ جہاد میں سُستی کی نہ دشمن سے زیر ہوئے۔ جیسے تم

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاَصْحَابِہِمْ وَمَا ضَعُفُوْا عَنِ الْجِہَادِ
وَمَا اسْتَكَانُوْا خَضَعُوْا لِعَدُوِّہِمْ
كَمَا فَعَلْتُمْ حِيْنَ قِيْلَ قُتِلَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ○
عَلَى الْبَلَاءِ اَیْ يُثِيْبُہُمْ
(۱۴۷) وَمَا كَانَ قَوْلَہُمْ عِنْدَ قَتْلِ نَبِيِّہِمْ
مَعَ ثَبَاتِہِمْ وَصَبْرِہِمْ اِلَّآ اَنْ
قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا
تَجَاوُزَنَا الْحَدَّ فِیْٓ اَمْرِنَا اِيْذَانًا
بِاَنَّ مَا اَصَابَہُمْ لِسُوْءِ فِعْلِہِمْ وَهَضْمًا
لِاَنْفُسِہِمْ وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا بِالْقُوَّةِ
عَلَى الْجِہَادِ وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
الْكٰفِرِيْنَ ○
(۱۴۸) فَاٰتٰہُمُ اللّٰہُ ثَوَابَ الدُّنْيَا
اَلنَّصْرَ وَالْغَنِيْمَةَ وَحُسْنَ
ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ اَیِ الْجَنَّةَ وَ
حُسْنُہٗ اَلتَّفَضُّلُ فَوْقَ الْاِسْتِحْقَاقِ
وَاللّٰہُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○ ع

اپنے پیغمبر کے قتل کی خبر سنکر ضعیف ہو گئے۔
اور جو لوگ مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں اللہ اُن کو دوست رکھتا ہے اُن کو اچھا بدلہ عطا فرماوے گا۔
(۱۴۷) ان پہلے مجاہدین کا یہ حال تھا کہ باوجود انکے پیغمبروں کے شہید ہو جانے کے وہ اس پر صبر کرتے اور لڑائی میں جمے رہتے اور یہ کہتے کہ اے ہمارے رب ہمارے گناہ معاف فرما۔ اور جو کچھ ہم سے زیادتی ہوئی اور بیجا امر سرزد ہوئے ان کو معاف کر کہ ہماری شامتِ اعمال سے ہمارے پیغمبر شہید ہوئے۔ (ازراہِ کسرِ نفسی اپنا ہی قصور سمجھتے تھے اور بخشش چاہتے تھے جو اچھے لوگوں کا طریقہ ہے) اور ہم کو ثابت قدم رکھ جہاد کی قوت دے اور کافروں پر ہمکو فتح دے
(۱۴۸) سو اللہ نے انکو دنیا میں بھی عوض عطا فرمایا، فتح اور غنیمت ان کو ملی اور آخرت میں ان کے لئے جنت ہے اور استحقاق سے زیادہ بدلہ ان کو عطا ہو گا۔
اور اللہ اچھے عمل والوں کو دوست رکھتا ہے۔

تشریح

(۱۴۶) صبر و استقامت کی اہمیت | آج اگر اللہ کے دین پر چلنے والے مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں تو اس سے پہلے بھی بہت سے خدا پرست ہیں جنھوں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اللہ کے راستے میں تکلیفیں اٹھائیں مگر انھوں نے صبر و ہمت سے کام لیا اور دل شکستہ نہیں ہوئے آخرکار کامیابی نے اُن کے قدم چومے۔ تمہیں بھی تاریخ کے ایسے نمونوں کو سامنے رکھنا چاہیئے۔

(۱۴۷) خدا پرستوں کا اپنے رب سے تعلق | خدا پرست بندے اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور اللہ کے راستے میں سب کچھ قربان کر کے بھی اُن کی زبان پر یہی ہوتا ہے کہ اے پروردگار ہماری کوتاہیوں کو معاف کر دیجئو اور ہم سے جو زیادتی ہوئی اُسے نظر انداز فرما دیجئے۔ ہمیں ثابت قدمی عطا فرمائیے اور منکرین حق کے مقابلے میں کامیاب فرمائیے۔

(۱۴۸) خدا پرستوں کو دنیا اور آخرت کی جزا | ایسے خدا پرستوں کو اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی ان کے صبر و استقامت کا بدلہ دیتا ہے۔ اور آخرت میں اس سے اور بہتر ان کو عطا کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے نیک عمل بندوں کو پسند فرماتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

یَاَیُّھَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْٓا	اِنْ	تُطِیْعُوا	الَّذِیْنَ	کَفَرُوْا
اے	وہ لوگ	جو ایمان لائے	اگر	تم کہا مانو گے	جن لوگوں	کفر کیا (کافر)

اے ایمان والو! اگر تم کافروں کا کہا مانو گے۔ تو وہ

يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ

یَرُدُّوْکُمْ	عَلٰٓی	اَعْقَابِکُمْ	فَتَنْقَلِبُوْا	خٰسِرِیْنَ	بَلِ
وہ تمہیں پھیر دیں گے	پر	تمہاری ایڑیاں	پھر تم پلٹ جاؤ گے	گھاٹے میں	بلکہ

تمہیں تمہاری ایڑیوں پر (الٹے پاؤں) پھیر دینگے پھر تم گھاٹے میں پلٹ جاؤ گے۔ بلکہ

اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾

اللّٰہُ	مَوْلٰکُمْ	وَھُوَ	خَیْرُ	النّٰصِرِیْنَ
اللہ	تمہارا مددگار	اور وہ	بہتر	مددگار (جمع)

اللہ تمہارا مددگار ہے اور وہ سب سے بہتر مدد گار ہے۔

۱۴۹ یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ
تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْمَا
یَاْمُرُوْنَکُمْ بِہٖ یَرُدُّوْکُمْ عَلٰٓی
اَعْقَابِکُمْ اِلَی الْکُفْرِ فَتَنْقَلِبُوْا
خٰسِرِیْنَ ○

۱۵۰ بَلِ اللّٰہُ مَوْلٰکُمْ نَاصِرُکُمْ وَھُوَ
خَیْرُ النَّاصِرِیْنَ ○ فَاَطِیْعُوْہُ دُوْنَھُمْ

۱۴۹ یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا الخ اے ایمان والو اگر تم کافروں کا کہا مانو گے انکے حکم کی اطاعت کرو گے تو وہ تم کو کفر کی طرف پھیر لیں گے پھر تم ٹوٹے والے ہو جاؤ گے۔

۱۵۰ بلکہ اللہ تمہارا مددگار ہے اور اچھا مددگار ہے۔ اسی کی اطاعت کرو نہ کفار کی۔

تشریح

۱۴۹ دشمنانِ خدا کے مشوروں پر عمل مت کرو | منکرین حق اور دشمنانِ خدا دل سے چاہتے ہیں کہ یہ اہلِ حق سچائی روشنی کو چھوڑ کر پھر باطل کے اندھیروں میں لوٹ آئیں۔ وہ مشکل حالات سے فائدہ اُٹھا کر اس طرح کے نفسیاتی حربے استعمال کرتے ہیں۔ اگر ان کے مشورے پر عمل کیا تو دین حق کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جائے گا اور آخر کار نامرادی کے سوا کچھ نہ ملے گا۔

۱۵۰ اہل حق کا مددگار اللہ ہے | حقیقت یہ ہے کہ سچائی پر چلنے والوں کا حامی اور مددگار اللہ تعالےٰ ہے۔ اس سے بہتر مدد اور کس کی ہو سکتی ہے۔ اُسی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے اس لئے کہ ہمارا مولا اور آقا اللہ کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔ وہ اپنے بتوں عزیٰ اور ہبل کی جے جے پکارتے رہیں۔ لیکن اللہ پر ایمان لانے والے اللہ کے سوا کسی کی مدد پر بھروسہ نہیں کرتے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا

سَنُلْقِيْ	فِيْ	قُلُوْبِ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	الرُّعْبَ	بِمَآ اَشْرَكُوْا
عنقریب ہم ڈالدینگے	میں	دل (جمع)	جنہوں نے	کفر کیا (کافر)	ہیبت	اسلئے کہ انہوں نے شرک کیا

ہم عنقریب کافروں کے دِلوں میں ہیبت ڈال دیں گے اس لئے کہ انہوں نے اللہ کا شریک کیا

بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ

بِاللّٰهِ	مَا	لَمْ يُنَزِّلْ	بِهٖ	سُلْطٰنًا	وَمَاْوٰىهُمُ	النَّارُ
اللہ کا	جس	نہیں اتاری	اس کی	کوئی سند	اور ان کا ٹھکانہ	دوزخ

جس کی اس نے کوئی سند نہیں اتاری ، اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے

وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾

وَبِئْسَ	مَثْوَى	الظّٰلِمِيْنَ
اور بُرا	ٹھکانا	ظالم (جمع)

اور بُرا ٹھکانا ہے ظالموں کا

(۱۵۱) سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ
بِسُكُوْنِ الْعَيْنِ وَضَمِّهَا اَلْخَوْفُ
وَقَدْ عَزَمُوْا بَعْدَ اِرْتِحَالِهِمْ مِنْ
اُحُدٍ عَلَى الْعَوْدِ وَاِسْتِيْصَالِ الْمُسْلِمِيْنَ
فَرُعِبُوْا وَلَمْ يَرْجِعُوْا بِمَآ اَشْرَكُوْا
بِسَبَبِ اِشْرَاكِهِمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ
يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ حُجَّةٌ عَلٰى
عِبَادَتِهٖ وَهُوَ الْاَصْنَامُ وَمَاْوٰىهُمُ
النَّارُ ؕ وَبِئْسَ مَثْوَى مَاْوَى
الظّٰلِمِيْنَ ○ اَلْكَافِرِيْنَ هِيَ

(۱۵۱) عنقریب ہم کافروں کے دلوں میں خوف اور رُعب ڈالدینگے کہ وہ بلا دلیل اللہ کا شریک بناتے ہیں۔ اور بتوں کو پوجتے ہیں جو اللہ نے حکم نہیں فرمایا (چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب کفار نے احد کی لڑائی اور انکے غلبہ کے بعد پھر مسلمانوں پر حملہ کرنا چاہا اور ارادہ کیا کہ مسلمان اب ضعیف شکستہ ہیں ان کو اب بالکل نیست و نابود کر دینا چاہیئے تو اللہ نے انکے دلوں میں خوف ڈالدیا جس سے وہ مرعوب ہوکر اپنے ارادے سے بازرہے) اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ کافروں کا بُرا ٹھکانا ہے۔

تشریح

(۱۵۱) **شرک بے دلیل ہے** شرک کی کوئی دلیل نہیں ہے جبکہ توحید ایک مدلّل سچائی اور حقیقت ہے۔ سچائی میں خود ایک طاقت ہوتی ہے جس کا رعب مشرکین پر پڑکر رہتا ہے۔ شرک کا انجام اللہ کا عذاب ہے اور ایسے ظالم جو اللہ کے ساتھ دوسروں کو ساجھی اور شریک کرتے ہیں ان کا آخری ٹھکانہ جہنم کے سوا کچھ نہیں ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰىٓ اِذَا

وَ	لَقَدْ	صَدَقَكُمُ	اللّٰهُ	وَعْدَهٗٓ	اِذْ	تَحُسُّوْنَهُمْ	بِاِذْنِهٖ	حَتّٰىٓ	اِذَا
اور	البتہ	سچا کر دیا تم سے	اللہ	اپنا وعدہ	جب	تم قتل کرنے لگے انہیں	اسکے حکم سے	یہاں تک کہ	جب

اور البتہ اللہ نے تم سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا جب تم انہیں اس کے حکم سے قتل کرنے لگے یہاں تک کہ جب

فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا

فَشِلْتُمْ	وَتَنَازَعْتُمْ	فِي الْاَمْرِ	وَعَصَيْتُمْ	مِّنْۢ بَعْدِ	مَآ اَرٰىكُمْ	مَّا
تم نے بزدلی کی	اور جھگڑا کیا	کام میں	اور تم نے نافرمانی کی	اس کے بعد	جب تمہیں دکھا دیا	جو

تم نے بزدلی کی اور کام میں جھگڑا کیا، اور اس کے بعد نافرمانی کی، جبکہ تمہیں دکھا دیا جو تم

تُحِبُّوْنَ ۭ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ

تُحِبُّوْنَ	مِنْكُمْ	مَّنْ يُّرِيْدُ	الدُّنْيَا	وَمِنْكُمْ	مَّنْ يُّرِيْدُ	الْاٰخِرَةَ
تم چاہتے تھے	تم سے	جو چاہتا تھا	دنیا	اور تم سے	جو چاہتا تھا	آخرت

چاہتے تھے۔ تم میں سے کوئی دنیا چاہتا تھا۔ اور تم سے کوئی آخرت چاہتا تھا۔

ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۭ

ثُمَّ	صَرَفَكُمْ	عَنْهُمْ	لِيَبْتَلِيَكُمْ	وَلَقَدْ	عَفَا	عَنْكُمْ
پھر	تمہیں پھیر دیا	ان سے	تاکہ تمہیں آزمائے	اور تحقیق	معاف کیا	تم سے (تمہیں)

پھر اس نے تمہیں اُن سے پھیر دیا تاکہ تمہیں آزمائے، اور تحقیق اس نے تمہیں معاف کر دیا

وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ (۱۵۲)

وَاللّٰهُ	ذُوْ فَضْلٍ	عَلَي	الْمُؤْمِنِيْنَ
اور اللہ	فضل کرنے والا	پر	مومن (جمع)

اور اللہ مومنوں پر فضل کرنے والا ہے۔

(۱۵۲) وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِيَّاكُمْ بِالنَّصْرِ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ تَقْتُلُوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ بِاِرَادَتِهٖ حَتّٰىٓ اِذَا فَشِلْتُمْ جَبُنْتُمْ عَنِ الْقِتَالِ وَتَنَازَعْتُمْ اِخْتَلَفْتُمْ فِي الْاَمْرِ اَيْ اَمْرِ النَّبِيِّ بِالْمُقَامِ فِيْ سَفْحِ الْجَبَلِ لِلرَّمْيِ فَقَالَ بَعْضُكُمْ نَذْهَبُ فَقَدْ نُصِرَ اَصْحَابُنَا وَبَعْضُكُمْ لَا نُخَالِفُ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَصَيْتُمْ اَمْرَهٗ فَتَرَكْتُمْ

(۱۵۲) وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ الخ اور اللہ نے جو تم سے فتح کا وعدہ کیا تھا وہ سچا ہوا کہ تم نے بحکم خدا کافروں کو خوب قتل کیا۔ باقی تم کو جو آخر میں شکست ہوئی اور بھاگے وہ تمہارے گناہوں اور پیغمبر کے حکم کے خلاف کا نتیجہ ہے کہ تم نے باہم جھگڑا کیا اور جس جگہ تم کو پیغمبر نے بٹھا دیا تھا اس جگہ کو تم نے چھوڑ دیا۔ کسی نے کہا اب کیا ضرورت یہاں ٹھہرنے کی ہے مسلمانوں کو فتح اور غلبہ نصیب ہوا چلو غنیمت لوٹیں اور بعض نے کہا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاف نہ کرنا چاہیئے۔ بہرحال اس جھگڑے اور خلاف حکم کرنے کی وجہ سے تم نامرد

toobaa-elibrary.blogspot.com

الْمَرْكَزَ لِطَلَبِ الْغَنِيمَةِ مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمُ اللهُ مَا تُحِبُّونَ مِنَ النَّصْرِ وَجَوَابُ إِذَا دَلَّ عَلَيْهِ مَا قَبْلَهُ أَيْ مَنَعَكُمْ نَصْرَهُ مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا فَتَرَكَ الْمَرْكَزَ لِلْغَنِيمَةِ وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ فَثَبَتَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ كَعَبْدِ اللهِ بْنِ جُبَيْرٍ وَأَصْحَابِهِ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَطْفٌ عَلَى جَوَابِ إِذَا الْمُقَدَّرِ رَدَّكُمْ بِالْهَزِيمَةِ عَنْهُمْ أَيِ الْكُفَّارِ لِيَبْتَلِيَكُمْ لِيَمْتَحِنَكُمْ فَيُظْهِرَ الْمُخْلِصَ مِنْ غَيْرِهِ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ مَا ارْتَكَبْتُمُوهُ وَاللهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ○ بِالْعَفْوِ

ہو گئے اور شکست ہوئی اگر ایسا نہ کرتے تو تم غالب ہو ہی چکے تھے مگر جب تم نے آثارِ فتح دیکھ کر نافرمانی پیغمبر کی اور اپنی جگہ کو چھوڑ دیا تو اللہ نے تم سے اپنی مدد روک لی، اور فتحمند نہ کیا۔

مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا الخ تم میں سے وہ ہیں جو دنیا چاہتے ہیں چنانچہ مال غنیمت کے لالچ میں جگہ مقرر کو چھوڑ کر لوٹنے پر پڑ گئے اور بعض تم میں سے وہ ہیں جو آخرت کو چاہتے ہیں جیسے عبداللہ بن جبیر اور اُن کے اتباع کہ وہ اپنی جگہ سے نہ ٹلے اور شہید ہو گئے۔ پھر تمہارے منہ کفار سے پھیر دئے اور تم بھاگے کہ تم کو آزماوے اور خالص ایمان والا ظاہر ہو جاوے غیر خالص سے۔

وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ اور البتہ اللہ نے تم سے معاف کیا جو تم نے حکم کا خلاف کیا۔ اور اللہ مسلمانوں پر فضل فرمانے والا اور معاف کرنے والا ہے۔

تشریح

۱۵۲ غزوۂ احد میں عارضی شکست کی وجہ غزوۂ اُحد کے واقعات کی تفصیل میں یہ بات آچکی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی فوجوں کی خود ترتیب فرمائی۔ اور اس طرح آپ نے اسلامی فوجوں کو مرتب کیا کہ احد پہاڑ آپ کی پشت پر رہے تاکہ پیچھے سے حملہ نہ ہو سکے۔ مگر اس پہاڑ میں ایک درّہ تھا جس سے دشمن کے حملے کا خوف تھا۔ آپ نے حضرت عبداللہ بن جبیر کی سرکردگی میں پچاس تیراندازوں کو مقرر فرما دیا اور تاکید فرما دی کہ کسی حال میں بھی وہ اس جگہ کو نہ چھوڑیں۔ غزوۂ احد میں اول اول فتحیاب ہوئے اور دشمن بدحواس ہو کر بھاگنے لگے۔ لشکرِ اسلام کی فتح کو دیکھ کر یہ تیرانداز جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی سختی سے تاکید کی تھی کہ اس جگہ کو کسی حال میں مت چھوڑنا، وہ بھی مال غنیمت کے لوٹنے میں شامل ہو گئے۔ حضرت خالد بن ولید جنہوں نے اس وقت تک اسلام قبول نہیں کیا تھا انہوں نے موقعہ پا کر اس درّے کی طرف سے حملہ کر دیا۔ کہاں تو مسلمان کامیاب ہو رہے تھے اور کہاں جنگ کے میدان کا نقشہ پلٹ گیا اور قریب تھا کہ مسلمان مکمل طور پر شکست کھا جائیں مگر اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے جنگ کا نقشہ بدل دیا۔ دشمن میدان چھوڑ کر بھاگنے لگے، اور مسلمانوں نے دُور تک اُن کا پیچھا کیا۔ ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے ان واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اہل اسلام کو ان کی کمزوریوں پر تنبیہ فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ اللہ نے تو اپنا وعدہ پُورا کر دکھایا کہ تم میدانِ جنگ میں کامیاب ہو رہے تھے مگر جب تم نے نافرمانی کی اور کمزوری دکھائی تو پھر صورتِ حال کچھ اور ہی ہو گئی۔ تم میں دو طرح کے لوگ ہیں ایک طالب دنیا ہیں دوسرے طالبِ آخرت ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے پھر جنگ کا نقشہ پلٹ دیا اور تمہاری کوتاہیوں کو معاف کر دیا اور وہ بڑا صاحب فضل ہے اس کے عتاب میں بھی لطف و شفقت کا پہلو موجود رہتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَىٰ أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ

اِذْ	تُصْعِدُوْنَ	وَلَا تَلْوٗنَ	عَلٰٓى اَحَدٍ	وَالرَّسُوْلُ	يَدْعُوْكُمْ	فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ
جب	تم چڑھتے تھے	اور مُڑ کر نہ دیکھتے تھے	کسی کو	اور رسول ﷺ	تمہیں پکارتے تھے	تمہارے پیچھے سے

جب تم (منہ اُٹھا کر) چڑھتے جاتے تھے اور کسی کو پیچھے مڑ کر نہ دیکھتے تھے اور رسول ﷺ تمہارے پیچھے سے تمہیں پکارتے تھے۔

فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ

فَاَثَابَكُمْ	غَمًّا بِغَمٍّ	لِكَيْلَا	تَحْزَنُوْا	عَلٰى	مَا فَاتَكُمْ	وَلَا	مَا	اَصَابَكُمْ
پھر تمہیں پہنچایا	غم کے عوض غم	تاکہ نہ	تم غم کرو	پر	جو تم سے نکل گیا	اور نہ	جو	تمہیں پیش آئے

پھر تمہیں غم کے عوض غم پہونچایا، تاکہ تم غم نہ کرو اس پر جو (تمہارے ہاتھ سے) نکل گیا۔ اور نہ (اس پر) جو تمہیں پیش آئے

وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۱۵۳﴾

وَاللّٰهُ	خَبِيْرٌ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
اور اللہ	باخبر	اس سے جو	تم کرتے ہو

اور اللہ اس سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔

(۱۵۳) اُذْكُرُوْا اِذْ تُصْعِدُوْنَ تُبْعِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ
هَارِبِيْنَ وَلَا تَلْوٗنَ تُعَرِّجُوْنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ
يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ اَيْ مِنْ وَّرَآئِكُمْ يَقُوْلُ
اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ فَاَثَابَكُمْ فَجَازَاكُمْ
غَمًّا بِالْهَزِيْمَةِ بِغَمٍّ بِسَبَبِ غَمِّكُمُ الرَّسُوْلَ
بِالْمُخَالَفَةِ۔ وَقِيْلَ اَلْبَاءُ بِمَعْنٰى
عَلٰى اَيْ مُضَاعَفًا عَلٰى غَمِّ فَوْتِ
الْغَنِيْمَةِ لِكَيْلَا مُتَعَلِّقٌ بِعَفَا اَوْ
بِاَثَابَكُمْ فَلَا زَائِدَةٌ تَحْزَنُوْا
عَلٰى مَا فَاتَكُمْ مِنَ الْغَنِيْمَةِ
وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ مِنَ الْقَتْلِ
وَالْهَزِيْمَةِ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ ○

(۱۵۳) یاد کرو جب تم بھاگے چلے جاتے تھے اور کسی کی طرف مُڑ کر نہیں دیکھتے تھے اور پیغمبر خدا تم کو پیچھے سے آواز دیتے تھے کہ اے اللہ کے بندو ادھر آؤ، میرے پاس آؤ۔ سو چونکہ تم نے پیغمبر خدا کو رنج دیا تو اللہ نے تم کو غم میں مبتلا کیا، کہ تم کو شکست ہوئی اور بھاگ نکلے۔ یا یہ مطلب ہے کہ تم دوہرے رنج میں مبتلا ہوئے مال غنیمت نہ ملنے کا رنج اور شکست کا صدمہ۔ اللہ نے معاف فرمایا تاکہ تم کو غنیمت نہ ملنے اور شکست کی وجہ سے ملال باقی نہ رہے۔

اور جو تم کرتے ہو اللہ کو سب خبر ہے۔

تشریح

(۱۵۳) **عارضی شکست کی ایک اور وجہ** | غزوۂ احد میں جو عارضی طور پر پہلے اسلام کو ہزیمت اٹھانی پڑی۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مسلمانوں نے اپنی گھبراہٹ میں رسول اللہ ﷺ کی اپنی آواز پر توجہ نہیں دی۔ آپ بھاگنے والوں کو پکار رہے تھے اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ اللہ کے بندو میری طرف آؤ۔ لیکن گھبراہٹ میں کسی کو ہوش نہ تھا کچھ لوگ مدینے کی طرف بھاگ رہے تھے کچھ احد پہاڑ پر چڑھ گئے اس کا نتیجہ یہ غم پہ غم پڑتے گئے۔ اپنی شکست کا غم رسول پاک ﷺ کی شہادت کا رنج، اپنے لوگوں کے قتل ہونے کا اور زخمی ہونے کا رنج اور اس بات کا اب ہمارے گھروں کی بھی خیر نہیں دشمن ہمارے گھروں میں گھسیں گے اور سب کچھ تباہ کر دینگے۔ یہ رنج پر رنج اسلئے دئے گئے کہ تمہیں احساس ہو کہ یہ سب کچھ تمہارا اپنا کیا دھرا ہے تعالیٰ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ثُمَّ اَنۡزَلَ عَلَيۡكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ الۡغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغۡشٰى طَآئِفَةً

ثُمَّ	اَنۡزَلَ	عَلَيۡكُمۡ	مِّنۡۢ بَعۡدِ	الۡغَمِّ	اَمَنَةً	نُّعَاسًا	يَّغۡشٰى	طَآئِفَةً
پھر	اس نے اتارا	تم پر	بعد	غم	امن	اونگھ	ڈھانک لیا	ایک جماعت

پھر اس نے تم پر غم کے بعد امن، اونگھ (کی صورت میں) اُتاری، ایک جماعت کو ڈھانک لیا

مِّنۡكُمۡ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدۡ اَهَمَّتۡهُمۡ اَنۡفُسُهُمۡ يَظُنُّوۡنَ بِاللّٰهِ غَيۡرَ الۡحَقِّ

مِّنۡكُمۡ	وَطَآئِفَةٌ	قَدۡ اَهَمَّتۡهُمۡ	اَنۡفُسُهُمۡ	يَظُنُّوۡنَ	بِاللّٰهِ	غَيۡرَ الۡحَقِّ
تم میں سے	اور ایک جماعت	انہیں فکر پڑی تھی	اپنی جانیں	وہ گمان کرتے تھے	اللہ کے بارے میں	بے حقیقت

تم میں سے اور ایک جماعت کو اپنی جان کی فکر پڑی تھی، وہ اللہ کے بارے میں بے حقیقت گمان کرتے

ظَنَّ الۡجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوۡلُوۡنَ هَلۡ لَّنَا مِنَ الۡاَمۡرِ مِنۡ شَىۡءٍ ؕ قُلۡ

ظَنَّ	الۡجَاهِلِيَّةِ	يَقُوۡلُوۡنَ	هَلۡ	لَّنَا	مِنَ	الۡاَمۡرِ	مِنۡ شَىۡءٍ	قُلۡ
گمان	جاہلیت	وہ کہتے تھے	کیا	ہمارے لئے	سے	کام	کچھ	آپ کہدیں

تھے جاہلیت کے گمان، وہ کہتے تھے کیا کوئی کام کچھ ہمارے لئے (ہمارے اختیار میں) ہے؟ آپ کہدیں

اِنَّ الۡاَمۡرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخۡفُوۡنَ فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ مَّا لَا يُبۡدُوۡنَ لَكَ ؕ

اِنَّ	الۡاَمۡرَ	كُلَّهٗ	لِلّٰهِ	يُخۡفُوۡنَ	فِىۡ	اَنۡفُسِهِمۡ	مَّا	لَا يُبۡدُوۡنَ	لَكَ
کہ	کام	تمام	اللہ کیلئے	وہ چھپاتے ہیں	میں	اپنے دل	جو	ظاہر نہیں کرتے	آپکے لئے (پر)

کہ تمام کام اللہ کے لئے (اللہ کے اختیار میں) ہے، وہ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں جو آپ کے لئے (آپ پر) ظاہر نہیں کرتے

يَقُوۡلُوۡنَ لَوۡ كَانَ لَنَا مِنَ الۡاَمۡرِ شَىۡءٌ مَّا قُتِلۡنَا هٰهُنَا ؕ قُلۡ لَّوۡ

يَقُوۡلُوۡنَ	لَوۡ كَانَ	لَنَا	مِنَ الۡاَمۡرِ	شَىۡءٌ	مَّا قُتِلۡنَا	هٰهُنَا	قُلۡ	لَّوۡ
وہ کہتے ہیں	اگر ہوتا	ہمارے لئے	سے ۔ کام	کچھ	ہم نہ مارے جاتے	یہاں	آپ کہدیں	اگر

وہ کہتے ہیں اگر کچھ کام ہمارے لئے (ہمارے اختیار میں) ہوتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے۔ آپ کہہ دیں اگر

كُنۡتُمۡ فِىۡ بُيُوۡتِكُمۡ لَبَرَزَ الَّذِيۡنَ كُتِبَ عَلَيۡهِمُ الۡقَتۡلُ

كُنۡتُمۡ	فِىۡ	بُيُوۡتِكُمۡ	لَبَرَزَ	الَّذِيۡنَ	كُتِبَ	عَلَيۡهِمُ	الۡقَتۡلُ
تم ہوتے	میں	اپنے گھر (جمع)	ضرور نکل کھڑے ہوتے	وہ لوگ	لکھا تھا	ان پر	مارا جانا

تم اپنے گھروں میں ہوتے تو جن پر (جن کی قسمت میں) مارا جانا لکھا تھا وہ ضرور نکل کھڑے ہوتے

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ ۖ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ

إِلَىٰ	مَضَاجِعِهِمْ	وَلِيَبْتَلِيَ	اللَّهُ	مَا	فِي صُدُورِكُمْ	وَلِيُمَحِّصَ
طرف	اپنے قتل گاہ (جمع)	اور تاکہ آزمائے	اللہ	جو	تمہارے سینوں میں	اور تاکہ صاف کرے

اپنی قتل گاہوں کی طرف، تاکہ اللہ آزمائے جو تمہارے سینوں میں ہے، اور تاکہ صاف کردے

مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١٥٤﴾

مَا	فِي قُلُوبِكُمْ	وَاللَّهُ	عَلِيمٌ	بِذَاتِ الصُّدُورِ
جو	میں تمہارے دل	اور اللہ	جاننے والا	سینوں والے (دلوں کے بھید)

جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ دلوں کے بھید خوب جاننے والا ہے

﴿١٥٤﴾ ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ
أَمَنَةً أَمْنًا نُعَاسًا يَغْشَىٰ بِالْيَاءِ
وَالتَّاءِ طَائِفَةً مِنْكُمْ وَهُمُ
الْمُؤْمِنُونَ فَكَانُوا يَمِيدُونَ
تَحْتَ الْحُجَفِ وَتَسْقُطُ السُّيُوفُ
مِنْهُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ
أَنْفُسُهُمْ أَيْ حَمَلَتْهُمْ عَلَى الْهَمِّ
فَلَا رَغْبَةَ لَهُمْ إِلَّا نَجَاتُهَا دُونَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ
فَلَمْ يَنَامُوا وَهُمُ الْمُنَافِقُونَ
يَظُنُّونَ بِاللَّهِ ظَنًّا غَيْرَ الظَّنِّ الْحَقِّ
ظَنَّ أَيْ كَظَنِّ الْجَاهِلِيَّةِ ۖ حَيْثُ
اعْتَقَدُوا أَنَّ النَّبِيَّ قُتِلَ أَوْ لَا
يُنْصَرُ يَقُولُونَ هَلْ مَا لَنَا مِنَ
الْأَمْرِ أَيِ النَّصْرِ الَّذِي وَعَدْنَاهُ
مِنْ زَائِدَةٌ شَيْءٍ ۗ قُلْ لَهُمْ
إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ بِالنَّصْبِ تَوْكِيدٌ
أَوِ الرَّفْعِ مُبْتَدَأٌ خَبَرُهُ لِلَّهِ أَيِ
الْقَضَاءُ لَهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ يُخْفُونَ
فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ

﴿١٥٤﴾ پھر غم اور ملال کے بعد اللہ نے تمہارے اوپر نیند کو مسلط کیا اور خوف سے امن دیا۔ مسلمانوں کو اس حالت میں نیند آنے لگی یہاں تک کہ اِدھر اُدھر کو جھکتے تھے اور تلواریں ہاتھوں سے گرتی تھیں۔

⁂

اور منافقوں کو اپنی جانوں کا غم تھا۔ ان کو یہی فکر تھا کہ کسی طرح ہم کو نجات ہو۔ پیغمبر خدا اور مسلمانوں پر جو کچھ گذرے سو گذرے۔ ان کو نیند نہ آئی، اور اطمینان حاصل نہ ہوا۔

⁂

وہ اللہ پر غلط گمان کرتے تھے اور جاہلیت اور کفر کا خیال دل میں رکھتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ مدد اور فتح کا ہم سے وعدہ تھا وہ کہاں ہے یعنی یہ سب جھوٹ تھا۔ اے محمدؐ کہہ دو سب کام اللہ کے قبضہ میں ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے یہ منافق لوگ اپنے دلوں میں وہ خیالات پوشیدہ رکھتے ہیں جو ظاہر نہیں کرتے۔

⁂

يُظْهِرُوْنَ لَكَ ۖ يَقُوْلُوْنَ بَيَانٌ
لِمَا قَبْلَهٗ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ
شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا اَيْ لَوْ كَانَ
الْاِخْتِيَارُ اِلَيْنَا لَمْ نَخْرُجْ فَلَمْ
نُقْتَلْ لٰكِنْ اُخْرِجْنَا كَرْهًا قُلْ
لَّهُمْ لَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ
وَفِيْكُمْ مَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
الْقَتْلَ لَبَرَزَ خَرَجَ الَّذِيْنَ
كُتِبَ قُضِيَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ مِنْكُمْ
اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ مَصَارِعِهِمْ
فَيُقْتَلُوْا وَلَمْ يُنْجِهِمْ قُعُوْدُهُمْ
لِاَنَّ قَضَاءَهٗ تَعَالٰى كَائِنٌ
لَا مُحَالَةَ وَفَعَلَ مَا فَعَلَ
بِاُحُدٍ وَلِيَبْتَلِيَ يَخْتَبِرَ اللّٰهُ
مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ قُلُوْبِكُمْ
مِنَ الْاِخْلَاصِ وَالنِّفَاقِ وَ
لِيُمَحِّصَ يُمَيِّزَ مَا فِيْ
قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ۝ بِمَا فِي الْقُلُوْبِ
لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ وَاِنَّمَا يَبْتَلِيْ
لِيُظْهِرَ لِلنَّاسِ۔

یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر ہم کو اختیار ہوتا تو کبھی لڑائی کے لئے نکل کر نہ مارے جاتے زبردستی ہم کو نکالا۔

ان سے کہدو کہ اگر تم اپنے گھروں میں بیٹھے رہتے تو جس کی تقدیر میں مرنا تھا وہ خواہ مخواہ نکلکر مارا جاتا کہ حکم الٰہی ٹلتا نہیں۔

اور اللہ نے جو کچھ جنگ اُحد میں کیا اس لئے کیا کہ تمہارے دلوں کا اخلاص اور نفاق کھل جاوے اور برائی بھلائی دلوں کی ظاہر ہو جاوے۔

اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے یہ آزمائش اس لئے کی کہ لوگوں پر بھی تمہارا حال کھل جائے۔

تشریح

۱۵۴ اللہ کی طرف سے عجیب وغریب نصرت کا مظاہرہ | اب ان حالات میں اللہ کی نصرت بھی دیکھئے کیسے آتی ہے کہ **مخلص مسلمان** جو میدانِ جنگ میں جمے رہے تھے بجائے کسی خوف وہراس کے، ان کے اطمینان قلب کا یہ عالم ہے کہ ان پر غنودگی طاری ہو گئی ہے۔ بعض صحابہ کے ہاتھوں سے تلوار چھوٹی جا رہی ہے۔ مومنین کے قلب پر اطمینان کی یہ کیفیت اللہ کی نصرت کے سوا کچھ اور نہ تھی۔ دوسری طرف ایک گروہ وہ بھی تھا جس کو بس اپنا ہی مفاد عزیز تھا۔ وہ اللہ کے متعلق طرح طرح کی بدگمانیوں میں مبتلا تھے۔ سمجھتے تھے کہ شکست کے بعد کامیابی میں ہمارا بھی حصہ ہے۔ حالانکہ ان کا کیا حصہ ہوتا۔ سب کچھ کرنے والے اللہ تعالےٰ ہیں۔ شہید ہونے والوں کے بارے میں وہ یہ سمجھتے تھے کہ لشکر کی قیادت میں) اگر ہمیں حصے دار بنایا ہوتا تو لوگ اس طرح مارے نہ جاتے حالانکہ موت و حیات اللہ کے اختیار میں ہے یہ حالات تو صرف آزمائش کے لئے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ دلوں کے کھوٹ کو باہر نکال دینا چاہتا ہے۔ کیونکہ وہ دلوں کا حال خوب جانتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا

اِنَّ	الَّذِیْنَ	تَوَلَّوْا	مِنْكُمْ	یَوْمَ	الْتَقَى	الْجَمْعٰنِ	اِنَّمَا
بیشک	جو لوگ	پیٹھ پھیرینگے	تم میں سے	دن	آمنے سامنے ہوئیں	دو جماعتیں	درحقیقت

بیشک جو لوگ تم میں سے پیٹھ پھیر گئے، جس دن دو جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں۔ درحقیقت

اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ

اسْتَزَلَّهُمُ	الشَّیْطٰنُ	بِبَعْضِ	مَا كَسَبُوْا	وَلَقَدْ	عَفَا	اللّٰهُ
ان کو پھسلایا	شیطان	بعض کی وجہ	جو انھوں نے کمایا اعمال	اور البتہ	معاف کردیا	اللہ

انھیں شیطان نے پھسلایا ان کے بعض اعمال کی وجہ سے، اور البتہ اللہ نے انہیں معاف کردیا

ع

عَنْهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ﴿۱۵۵﴾

عَنْهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	حَلِیْمٌ
ان سے	بیشک	اللہ	بخشنے والا	حلم والا

بیشک اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔

(۱۵۵) اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ عَنِ الْقِتَالِ یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ جَمْعُ الْمُسْلِمِیْنَ وَجَمْعُ الْكَافِرِیْنَ بِاُحُدٍ وَهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَّا اثْنَیْ عَشَرَ رَجُلًا اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ اَزَلَّهُمْ بِوَسْوَسَةٍ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا مِنَ الذُّنُوْبِ وَهُوَ مُخَالَفَةُ اَمْرِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ حَلِیْمٌ ۧ لَا یُعَجِّلُ عَلَى الْعُصَاةِ

(۱۵۵) بے شک جو لوگ تم میں سے بھاگے جب احد میں مسلمان اور کفار کا مقابلہ ہوا (سوا بارہ آدمیوں کے کہ وہ ثابت قدم رہے)۔

انکو شیطان نے ڈگا یا وسوسہ ڈال کر۔ بسبب شامت گناہوں کے جو اُن سے خلاف حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرزد ہوا اور بیشک اللہ نے ان کا قصور معاف فرمایا بے شک اللہ مسلمانوں کو بخشنے والا ہے۔ نافرمانوں کے پکڑنے میں جلدی نہیں کرتا۔

تشریح

(۱۵۵) **مخلصین کا معاملہ** | مخلص مسلمانوں سے بھی خطا ہوئی۔ شیطان نے اُن کے قدم ڈگمگا دئے مگر اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ جو کچھ ہوا وہ جان بوجھ کر نہیں ہوا۔ جو تیز انداز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے درّے پر مقرر کئے تھے ان سے اجتہادی خطا سرزد ہوئی مگر ان کے دل میں کوئی کھوٹ نہ تھا۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی اس تقصیر کو معاف کردیا، اللہ تعالےٰ بخشنے والے اور بڑے بردبار ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا

يَاَيُّهَا	الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	لَا تَكُوْنُوْا	كَالَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَقَالُوْا
اے	ایمان والو	نہ ہو جاؤ	ان کی طرح	جو کافر ہوئے	اور وہ کہتے ہیں

اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو کافر ہوئے اور وہ کہتے ہیں

لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا

لِاِخْوَانِهِمْ	اِذَا	ضَرَبُوْا + فِي + الْاَرْضِ	اَوْ	كَانُوْا غُزًّى	لَوْ كَانُوْا
اپنے بھائیوں کو	جب	وہ سفر کریں	یا	جہاد میں ہوں	اگر وہ ہوتے

اپنے بھائیوں کو جب وہ سفر کریں یا جہاد میں ہوں، اگر وہ ہوتے

عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ

عِنْدَنَا	مَا	مَاتُوْا	وَمَا قُتِلُوْا	لِيَجْعَلَ	اللّٰهُ	ذٰلِكَ	حَسْرَةً	فِيْ
ہمارے پاس	نہ	وہ مرتے	اور نہ مارے جاتے	تاکہ بنا دے	اللہ	یہ - اس	حسرت	میں

ہمارے پاس تو وہ نہ مرتے اور نہ مارے جاتے، تاکہ اللہ اس کو حسرت بنا دے

قُلُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

قُلُوْبِهِمْ	وَاللّٰهُ	يُحْيٖ	وَيُمِيْتُ	وَاللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
ان کے دل	اور اللہ	زندہ کرتا ہے	اور مارتا ہے	اور اللہ	جو کچھ	تم کرتے ہو

ان کے دلوں میں، اور اللہ ہی زندہ کرتا ہے، اور مارتا ہے، اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ

بَصِيْرٌ ﴿۱۵۶﴾ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ

بَصِيْرٌ	وَلَئِنْ	قُتِلْتُمْ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	اَوْ	مُتُّمْ	لَمَغْفِرَةٌ
دیکھنے والا	اور البتہ اگر	تم مارے جاؤ	میں	اللہ کی راہ	یا	تم مر جاؤ	یقیناً بخشش

دیکھنے والا ہے۔ اور اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا تم مر جاؤ تو یقیناً بخشش

مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

مِّنَ	اللّٰهِ	وَرَحْمَةٌ	خَيْرٌ	مِّمَّا	يَجْمَعُوْنَ
سے	اللہ	اور رحمت	بہتر	اس سے جو	وہ جمع کرتے ہیں

اور رحمت ہے اللہ کی طرف سے (یہ) اس سے بہتر ہے جو وہ (دولت) جمع کرتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(١٥٦) يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَيِ الْمُنَافِقِيْنَ وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اَىْ فِىْ شَاْنِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا سَافَرُوْا فِى الْاَرْضِ فَمَاتُوْا اَوْ كَانُوْا غُزًّى جَمْعُ غَازٍ فَقُتِلُوْا لَوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا اَىْ لَا تَقُوْلُوْا كَقَوْلِهِمْ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْقَوْلَ فِىْ عَاقِبَةِ اَمْرِهِمْ حَسْرَةً فِىْ قُلُوْبِهِمْ وَاللّٰهُ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ فَلَا يَمْنَعُ عَنِ الْمَوْتِ قُعُوْدٌ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ بَصِيْرٌ ○ فَيُجَازِيْكُمْ بِهٖ

(١٥٧) وَلَئِنْ لَامُ قَسَمٍ قُتِلْتُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَيِ الْجِهَادِ اَوْ مُتُّمْ بِضَمِّ الْمِيْمِ وَكَسْرِهَا مِنْ مَاتَ يَمُوْتُ وَيَمَاتُ اَىْ اَتَاكُمُ الْمَوْتُ فِيْهِ لَمَغْفِرَةٌ كَائِنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ لِذُنُوْبِكُمْ وَرَحْمَةٌ مِّنْهُ لَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ وَاللَّامُ وَمَدْخُوْلُهَا جَوَابُ الْقَسَمِ وَهُوَ فِىْ مَوْضِعِ الْفِعْلِ مُبْتَدَاٌ خَبَرُهٗ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○ مِنَ الدُّنْيَا بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ۔

(١٥٦) يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا الخ اے ایمان والو تم منافقین کی مثل نہ ہو جاؤ جیسا انہوں نے اپنے بھائی مسلمانوں کی شان میں کہا تھا تم ایسا نہ کہو جب وہ سفر میں جاکر مر گئے یا جہاد میں شہید ہوئے کہ اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ شہید ہوتے۔

یہ قول ان کا اللہ نے انجام کار انکے لئے باعث حسرت کیا اور ان نے دلوں میں یہ افسوس رہا کہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے۔ حالانکہ اللہ ہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے بیٹھ رہنا موت سے نہیں بچاتا اور جو کچھ تم کرتے یا وہ کرتے ہیں اللہ اس کو دیکھتا ہے، سب کا عوض دے گا۔

(١٥٧) اور البتہ اگر تم جہاد میں مارے جاؤ یا اپنی موت مرو تو اس پر جو اللہ کی رحمت اور بخشش ہونے والی ہے وہ بہتر ہے اس سے جو وہ مالِ دنیا جمع کرتے ہیں۔ یا جو تم اکھٹا کرتے ہو۔

تشریح

(١٥٦) موت کے بارے میں قضاء و قدر کا فیصلہ اٹل ہے | یہ حقیقت ہے کہ موت و حیات کا مالک اللہ ہے۔ موت کا جو وقت لکھا ہوتا ہے وہ آکر رہتا ہے۔ جن لوگوں کے دلوں میں ایمان نہیں ہے اور وہ تقدیر کے بجائے اپنی تدبیر کو ہی سب کچھ سمجھتے ہیں اگر وہ حادثے سے کبھی دوچار ہو جائیں یا ان کے کسی شخص کو موت کا سامنا کرنا پڑے تو سمجھتے ہیں کہ اگر یہ باہر نہ نکلتے تو یوں مارے نہ جاتے۔ اس طرح ان کی حسرت اور بڑھ جاتی ہے حالانکہ مارنے جلانے والا اللہ ہے اور وہ تمہاری تمام حرکات کو دیکھ رہا ہے۔

(١٥٧) شہادت کا اجر | اگر اللہ کے راستے میں موت آجائے یا شہادت نصیب ہو جائے تو اللہ کی بخشش اور رحمت انسان کی جمع کی ہوئی تمام راحتوں سے کہیں بہتر ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِ۠لَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ

وَلَئِنْ	مُّتُّمْ	اَوْ	قُتِلْتُمْ	لَاِلَى اللّٰهِ	تُحْشَرُوْنَ	فَبِمَا	رَحْمَةٍ
اور اگر	تم مرگئے	یا	تم مارے گئے	یقیناً اللہ کی طرف	تم اکٹھے کئے جاؤ گے	پس۔ سے	رحمت

اور اگر تم مرگئے یا مارے گئے تو یقیناً اللہ کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے۔ پس اللہ کی رحمت (ہی) سے ہے

مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ

مِّنَ	اللّٰهِ	لِنْتَ	لَهُمْ	وَلَوْ	كُنْتَ	فَظًّا	غَلِيْظَ	الْقَلْبِ	لَا نْفَضُّوْا	مِنْ
سے	اللہ	نرم دل	انکے لئے	اور اگر	آپ ہوتے	تندخو	سخت	دل	تو وہ منتشر ہوجاتے	سے

کہ آپ ان کے لئے نرم دل ہیں۔ اور اگر تندخو سخت دل ہوتے تو وہ آپ کے پاس سے منتشر ہو جاتے

حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ

حَوْلِكَ	فَاعْفُ	عَنْهُمْ	وَاسْتَغْفِرْ	لَهُمْ	وَشَاوِرْهُمْ	فِي	الْاَمْرِ
آپ کے پاس	پس آپ معاف کردیں	اُن سے	اور بخشش مانگیں	ان کے لئے	اور مشورہ کریں اُن سے	میں	کام

پس آپ معاف کردیں انہیں اور اُن کے لئے بخشش مانگیں اور کام میں اُن سے مشورہ کرلیا کریں

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾

فَاِذَا	عَزَمْتَ	فَتَوَكَّلْ	عَلَى اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ	الْمُتَوَكِّلِيْنَ
پھر جب	آپ ارادہ کرلیں	تو بھروسہ کریں	اللہ پر	بیشک	اللہ	دوست رکھتا ہے	بھروسہ کرنے والے

پھر جب آپ (پختہ) ارادہ کرلیں تو اللہ پر بھروسہ کریں، بیشک اللہ بھروسہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ

اِنْ	يَّنْصُرْكُمُ	اللّٰهُ	فَلَا غَالِبَ	لَكُمْ	وَاِنْ	يَّخْذُلْكُمْ	فَمَنْ
اگر	وہ مدد کرے تمہاری	اللہ	تو نہیں غالب آنیوالا	تم پر	اور اگر	وہ تمہیں چھوڑ دے	تو کون؟

اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب آنے والا نہیں، اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو کون ہے

ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾

ذَا	الَّذِيْ	يَنْصُرُكُمْ	مِّنْۢ بَعْدِهٖ	وَ	عَلَى اللّٰهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ	الْمُؤْمِنُوْنَ
وہ	جو کہ	وہ تمہاری مدد کرے	اسکے بعد	اور	اللہ پر	چاہیے کہ بھروسہ کریں	ایمان والے۔

جو تمہاری مدد کرے؟ اس کے بعد اور چاہیے کہ ایمان والے اللہ پر بھروسہ کریں۔

(۱۵۸) وَلَئِنْ لَامُ قَسَمٍ مُّتُّمْ بِالْوَجْهَيْنِ
اَوْ قُتِلْتُمْ فِي الْجِهَادِ اَوْ غَيْرِهٖ لَاِلَى
اللّٰهِ لَا اِلٰى غَيْرِهٖ تُحْشَرُوْنَ ○
فِي الْاٰخِرَةِ فَيُجَازِيْكُمْ۔

(۱۵۸) اور بیشک اگر تم مرو یا جہاد میں مقتول ہو
ہر حال میں تم کو اللہ کی طرف جانا ہے وہاں
اپنے کئے کا بدلہ پاؤ گے۔

(۱۵۹) فَبِمَا مَا زَائِدَةٌ رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ

(۱۵۹) پس یہ اللہ کی رحمت ہے کہ تمہارے اخلاق

toobaa-elibrary.blogspot.com

لِنْتَ يَا مُحَمَّدُ لَهُمْ اَىْ سَهَّلْتَ
اَخْلَاقَكَ اِذْ خَالَفُوْكَ وَلَوْ كُنْتَ
فَظًّا سَيِّئُ الْخُلُقِ غَلِيْظَ الْقَلْبِ جَافِيًا
فَاَغْلَظْتَ لَهُمْ لَا انْفَضُّوْا تَفَرَّقُوْا
مِنْ حَوْلِكَ ۠ فَاعْفُ تَجَاوَزْ عَنْهُمْ
مَا اَتَوْهُ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ ذُنُوْبَهُمْ
حَتّٰى اَغْفِرَ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ
اِسْتَخْرِجْ اٰرَائَهُمْ فِى الْاَمْرِ
اَىْ شَانِكَ مِنَ الْحَرْبِ وَغَيْرِهٖ
تَطْيِيْبًا لِّقُلُوْبِهِمْ وَلِيَسْتَنَّ
بِكَ وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَثِيْرُ الْمُشَاوَرَةِ لَهُمْ فَاِذَا عَزَمْتَ
عَلٰى اِمْضَاءِ مَا تُرِيْدُ بَعْدَ
الْمُشَاوَرَةِ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط ثِقْ
بِهٖ لَا بِالْمُشَاوَرَةِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُتَوَكِّلِيْنَ ○ عَلَيْهِ
(۱۶۰) اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ يُعِنْكُمْ عَلٰى عَدُوِّكُمْ كَيَوْمِ
الْبَدْرِ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ يَتْرُكْ
نَصْرَكُمْ كَيَوْمِ اُحُدٍ فَمَنْ ذَا الَّذِىْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ
بَعْدِهٖ اَىْ بَعْدَ خُذْلَانِهٖ اَىْ لَا نَاصِرَ لَكُمْ وَعَلَى
اللّٰهِ لَا غَيْرِهٖ فَلْيَتَوَكَّلِ لِيَثِقَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○

اے محمد نرم ہوئے اور باوجود مخالفت دشمنوں
کافروں کے نرمی ہی کرتے ہو۔ اور اگر تم بدخلق
سخت دل ہوتے تو تمہارے پاس سے سب
لوگ متفرق ہو جاتے۔
پس معاف کرو جو اُن سے سرزد ہوا اور ان
کے لئے بخشش کی دعا کرو تا کہ میں اُن کے
گناہ بخشوں۔ اور لڑائی وغیرہ دیگر امور میں اُن
سے مشورہ لیا کرو۔ جو کچھ ان کی رائے ہو اس کو
پوچھا کرو کہ یہ امر ان کی تسلی اور اطمینان و
فرحت کا باعث ہے اور آئندہ تمہاری امت
کے لوگ تم سے اس کو سیکھیں گے۔ (آپ کی عادت
اکثر مشورہ لینے کی تھی۔) پھر جب مشورہ کے بعد کسی کام کو
کرنے کا ارادہ پختہ کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو مشورہ
پر بھروسہ نہ کرو۔
بے شک اللہ پر بھروسہ کرنے والوں کو اللہ دوست
رکھتا ہے۔
(۱۶۰) اگر اللہ تم کو دشمنوں پر غلبہ دے اور تمہاری اعانت
فرماوے جیسے جنگ بدر میں کی تو تم پر کوئی غالب
نہیں آسکتا۔ اور جو اللہ تمہاری امداد نہ فرمادے،
جیسے اُحد میں تو پھر تمہارا کون مددگار ہو سکتا ہے اگر وہ مدد نہ کرے اور
مسلمانوں کو چاہیئے کہ اللہ ہی پر بھروسہ کریں نہ اس کے غیر پر۔

تشریح

(۱۵۸) جانا سب کو اللہ کے پاس ہے | اب چاہے اللہ کے راستے میں شہید کئے جاؤ یا ایسے ہی موت آجائے تو بہرحال سب کو سمٹ کر جانا تو اللہ ہی کے پاس ہے
چوں آہنگِ رفتن کند جانِ پاک ؞ چہ بر تخت مردن چہ برروئے خاک
جب جان نکلنے لگے تو میدانِ جنگ کی شہادت ہو یا گھر میں بستر پر پڑے پڑے مرنا دونوں برابر ہیں کہ موت تو بہرحال آئیگی چاہے یوں چاہے ووں۔ اسواسطے مومن کبھی موت سے نہیں گھبراتا۔

(۱۵۹) نبی کی نرم خوئی | یہ اللہ کی رحمت ہے کہ اُس نے اے نبی آپ کو نرم مزاج بنایا ہے اگر آپ تُندخو اور سخت دل ہوتے تو یہ سب لوگ جو آپ کے اردگرد جمع ہیں چھٹ جاتے۔ اس لئے اے پیغمبر ان کی خطاؤں کو معاف فرمائیں انکے لئے اللہ سے بخشش طلب کریں۔ معاملات میں ان سے مشورہ کرتے رہا کریں اور جب مشورے کے بعد ایک رائے قائم ہو جائے تو بس اللہ پر بھروسہ کریں اور جو کرنا ہے کر ڈالیں۔ اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں کو بہت پسند کرتے ہیں جو اپنے معاملات میں اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔

(۱۶۰) سب کچھ اللہ کے قبضے میں ہے | حقیقت یہ ہے کہ انسان کے تمام معاملات اللہ کے قبضے میں ہیں۔ اگر اللہ مددگار ہے تو کس کی طاقت ہے کہ نیچا دکھا سکے اور اگر اللہ چھوڑ دے تو کون ہے جو اس کی مدد کرسکے بس اہل ایمان کو اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیئے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ

وَمَا	كَانَ	لِنَبِيٍّ	اَنْ	يَّغُلَّ	وَمَنْ	يَّغْلُلْ	يَاْتِ
اور نہیں	تھا۔ ہے	نبی کے لئے	کہ	چھپائے	اور جو	چھپائے گا	لائے گا

اور نبی کے لئے (شایان شان) نہیں کہ وہ چھپائے، اور جو چھپائے گا وہ اپنی چھپائی ہوئی چیز

بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ

بِمَا غَلَّ	يَوْمَ	الْقِيٰمَةِ	ثُمَّ	تُوَفّٰى	كُلُّ	نَفْسٍ
جو اس نے چھپایا	دن	قیامت	پھر	پورا پائے گا	ہر	شخص

قیامت کے دن لائے گا، پھر پورا پورا پائے گا ہر شخص

مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾

مَّا	كَسَبَتْ	وَهُمْ	لَا يُظْلَمُوْنَ
جو	اس نے کمایا	اور وہ	ظلم نہ کئے جائیں گے

جو اس نے کمایا (یا عمل کیا) اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

(۱۶۱) وَنَزَلَ لَمَّا فُقِدَتْ قَطِيْفَةٌ حَمْرَاءُ يَوْمَ بَدْرٍ
فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا وَمَا كَانَ يَنْبَغِيْ
لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ـ يَخُوْنَ فِي الْغَنِيْمَةِ فَلَا
تَظُنُّوْا بِهٖ ذٰلِكَ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِالْبِنَا
لِلْمَفْعُوْلِ اَيْ يُنْسَبُ اِلَى الْغُلُوْلِ
وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَامِلًا
لَهٗ عَلٰى عُنُقِهٖ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ الْغَالِّ
وَغَيْرِهٖ جَزَاءَ مَا كَسَبَتْ عَمِلَتْ وَ
هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ شَيْئًا۔

(۱۶۱) جنگ بدر میں ایک چادر سرخ گم ہوگئی تھی تو بعض لوگوں نے گمان کیا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لی ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ الخ اور پیغمبر کو سزاوار نہیں کہ وہ مال غنیمت میں خیانت کرے، ان پر ایسا گمان نہ کرنا چاہیئے۔

اور جو کوئی خیانت کرتا ہے قیامت کو وہ اس کی گردن پر سوار ہو کر آوے گا۔ پھر ہر ایک آدمی خائن اور غیر خائن اپنے کئے کا بدلہ پاوے گا۔ اور کسی پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔

تشریح

(۱۶۱) نبی ؐ کبھی خیانت نہیں کرسکتے | جن لوگوں کو اللہ کے رسول ؐ نے غزوۂ احد میں درّے کی حفاظت کے لئے مقرر کیا تھا۔ جب جنگ کے بعد نبی ؐ نے ان کو بلا کر پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا تو اُن لوگوں نے مختلف قسم کے حیلے بہانے بنانے کی کوشش کی اِس پر نبیؐ نے فرمایا کہ اصل میں تمہارے دل میں یہ بات تھی کہ ہمیں تقسیم میں پورا حصہ نہیں ملے گا۔ حالانکہ نبی کبھی کسی کا حق ختم نہیں کرسکتا۔ اسکی طرف اللہ تعالٰے نے اشارہ فرمایا ہے کہ نبی خیانت کرجائے یہ کیسے ہوسکتا ہے اور جو خیانت کریگا تو بغیر کسی زیادتی کے اللہ کے یہاں اسکو پورا پورا بدلہ مل جائیگا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ

اَفَمَنِ	اتَّبَعَ	رِضْوَانَ	اللّٰهِ	كَمَنْۢ	بَآءَ	بِسَخَطٍ	مِّنَ اللّٰهِ
تو کیا جس	پیروی کی	رضا (خوشنودی)	اللہ	مانند۔ جو	لوٹا	غصہ کے ساتھ	اللہ کے

تو کیا جس نے پیروی کی رضائے الٰہی (اللہ کی خوشنودی) کی اسکے مانند ہے جو اللہ کے غصہ کے ساتھ لوٹا؟

وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٦٢﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ

وَمَاْوٰىهُ	جَهَنَّمُ	وَبِئْسَ	الْمَصِيْرُ	هُمْ	دَرَجٰتٌ	عِنْدَ
اور اس کا ٹھکانا	جہنم	اور برا	ٹھکانا	وہ۔ ان	درجے	پاس

اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور (بہت) برا ٹھکانہ ہے۔ ان کے مختلف درجے ہیں اللہ

اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٣﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى

اللّٰهِ	وَاللّٰهُ	بَصِيْرٌ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ	لَقَدْ	مَنَّ	اللّٰهُ	عَلَى
اللہ	اور اللہ	دیکھنے والا	جو	وہ کرتے ہیں	البتہ بیشک	احسان کیا	اللہ	پر

کے پاس، اور وہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ دیکھنے والا ہے۔ بیشک اللہ نے ایمان والوں (مومنوں) پر احسان

الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا

الْمُؤْمِنِيْنَ	اِذْ	بَعَثَ	فِيْهِمْ	رَسُوْلًا	مِّنْ	اَنْفُسِهِمْ	يَتْلُوْا
ایمان والے (مومن)	جب	بھیجا	ان میں	ایک رسول	سے	انکی جانیں (انکے درمیان)	وہ پڑھتا ہے

کیا جب ان میں ایک رسول بھیجا اُن میں سے۔ وہ ان پر اسکی آیتیں

عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

عَلَيْهِمْ	اٰيٰتِهٖ	وَيُزَكِّيْهِمْ	وَيُعَلِّمُهُمُ	الْكِتٰبَ	وَالْحِكْمَةَ
ان پر	اسکی آیتیں	اور انہیں پاک کرتا ہے	اور انہیں سکھاتا ہے	کتاب	اور حکمت

پڑھتا ہے، اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٦٤﴾

وَاِنْ	كَانُوْا	مِنْ قَبْلُ	لَفِيْ	ضَلٰلٍ	مُّبِيْنٍ
اور بیشک	وہ تھے	اس سے قبل	البتہ میں	گمراہی	کھلی

اور بیشک وہ اس سے قبل البتہ کھلی گمراہی میں تھے

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۶۲) اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ فَاَطَاعَ وَلَمْ
يَغُلَّ كَمَنْۢ بَآءَ رَجَعَ بِسَخَطٍ مِّنَ
اللّٰهِ بِمَعْصِيَتِهٖ وَغُلُوْلِهٖ وَمَاْوٰىهُ
جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اَلْمَرْجِعُ
هِيَ لَا

(۱۶۲) پھر کیا وہ شخص جو اللہ کی رضا حاصل کرے اور خیانت نہ
کرے اور حکم الٰہی بجالاوے اس کی برابر ہو سکتا ہے جو اللہ کے حکم
کی نافرمانی اور خیانت کرکے مستحق عذاب الٰہی کا ہو ہرگز نہیں
نافرمان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے۔

(۱۶۳) هُمْ دَرَجٰتٌ اَیْ اَصْحٰبُ دَرَجٰتٍ عِنْدَ
اللّٰهِ ؕ اَیْ مُخْتَلِفُوا الْمَنَازِلِ فَلِمَنِ
اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ الثَّوَابُ وَلِمَنْ بَاءَ
بِسَخَطِهِ الْعِقَابُ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا
يَعْمَلُوْنَ ۝ فَيُجَازِيْهِمْ بِهٖ

(۱۶۳) اللہ کے نزدیک ان کے مختلف درجے ہیں۔ فرماں بردار
رضائے الٰہی کے تابع کو ثواب اور نافرمان مستحق غضب الٰہی
کے لئے عذاب ہے۔ اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ
اس کو دیکھتا ہے۔ اس کا عوض ان کو دے گا۔

(۱۶۴) لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ
اَیْ عَرَبِيًّا مِّثْلَهُمْ لِيَفْهَمُوْا عَنْهُ وَ
يُشَرَّفُوْا بِهٖ لَا مَلَكًا وَّلَا عَجَمِيًّا يَتْلُوْا
عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ الْقُرْاٰنِ وَيُزَكِّيْهِمْ
يُطَهِّرُهُمْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَيُعَلِّمُهُمُ
الْكِتٰبَ الْقُرْاٰنَ وَالْحِكْمَةَ السُّنَّةَ
وَاِنْ مُخَفَّفَةٌ اَیْ اَنَّهُمْ كَانُوْا
مِنْ قَبْلُ اَیْ قَبْلَ بَعْثِهٖ لَفِيْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ بَيِّنٍ

(۱۶۴) بیشک اللہ نے ایمان والوں پر احسان فرمایا
کہ ان میں انہی جیسا عرب کا پیغمبر بھیجا کہ اس کی زبان
سمجھیں اور شرف حاصل کریں۔ فرشتہ یا آدمی عجم
کا نہیں بھیجا۔ وہ پیغمبر ان کو قرآن سناتا ہے اور
گناہوں سے پاک کرتا ہے۔
اور احکام قرآن اور مسائل حدیث سکھلاتا ہے
اور بے شک وہ لوگ اس پیغمبر کے آنے
سے پہلے ظاہر بے راہی پر تھے۔

تشریح

(۱۶۲) **خائن اور امین برابر نہیں ہو سکتے** | جو شخص ہمیشہ اللہ کی رضا پر چلتا ہے بھلا وہ اس شخص جیسے کام کیسے کرسکتا ہے جو اللہ کے غضب میں گھرا ہوا ہو۔ ایسے شخص کا تو بدترین ٹھکانہ جہنم ہے۔

(۱۶۳) **نیک و بد میں بڑا فرق ہے** | نیک اور بد میں اللہ کے نزدیک بڑا فرق ہے۔ اللہ سب کے اعمال پر نظر رکھتے ہیں۔

(۱۶۴) **اللہ کے احسان کی قدر کرنی چاہیئے** | مومنین کو تو اللہ کے اس احسان کی قدر کرنی چاہیئے کہ اس نے اُن ہی میں سے ایک رسول مقرر کیا جو اُنہیں اللہ کی آیتیں سُناتا ہے اُن کی زندگیاں سنوارتا ہے اور ان کو حکمت اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے حالانکہ رسول کے آنے سے پہلے یہ لوگ کھلی گمراہیوں میں مبتلا تھے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَوَ لَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ

مِّثْلَيْهَا	اَصَبْتُمْ	قَدْ	مُّصِيْبَةٌ	اَصَابَتْكُمْ	لَمَّآ	اَوَ
اس سے دوچند	تم نے پہنچائی	البتہ	کوئی مصیبت	تمہیں پہنچی	جب	کیا

کیا جب تمہیں پہونچی کوئی مصیبت، البتہ تم اُس سے دوچند پہنچا چکے تھے۔

قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ

اَنْفُسِكُمْ	عِنْدِ	مِنْ	هُوَ	قُلْ	اَنّٰى هٰذَا	قُلْتُمْ
تمہاری جانیں (اپنے پاس)	پاس	سے	وہ	آپ کہدیں	کہاں سے یہ؟	تم کہتے ہو

تم کہتے ہو یہ کہاں سے آئی؟ تم کہدو وہ تمہارے اپنے (ہی) پاس سے،

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۶۵﴾

قَدِيْرٌ	شَىْءٍ	كُلِّ	عَلٰى	اللّٰهَ	اِنَّ
قادر	شے	ہر	پر	اللہ	بیشک

بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

﴿۱۶۵﴾ اَوَ لَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ بِاُحُدٍ بِقَتْلِ سَبْعِيْنَ مِنْكُمْ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا بِبَدْرٍ بِقَتْلِ سَبْعِيْنَ وَاَسْرِ سَبْعِيْنَ مِنْهُمْ قُلْتُمْ مُتَعَجِّبِيْنَ اَنّٰى مِنْ اَيْنَ لَنَا هٰذَا الْخُذْلَانُ وَ نَحْنُ مُسْلِمُوْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْنَا وَالْجُمْلَةُ الْاَخِيْرَةُ فِىْ مَحَلِّ الْاِسْتِفْهَامِ الْاِنْكَارِيْ قُلْ لَهُمْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ لِاَنَّكُمْ تَرَكْتُمُ الْمَرْكَزَ فَخُذِلْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○ وَمِنْهُ النَّصْرُ وَمَنْعُهُ وَقَدْ جَازَاكُمْ بِخِلَافِكُمْ

﴿۱۶۵﴾ کیا جب تم کو اے مسلمانو اُحد میں مصیبت پہونچی کہ تم میں سے ستر آدمی مقتول ہوئے حالانکہ بدر میں تم نے ان میں سے ستر کو قتل کیا اور ستر کو قید کرلیا۔ یہ کہنے لگے کہ یہ مغلوبی اور تکلیف ہم کو کیوں ہوئی، ہم تو مسلمان ہیں اور ہم میں پیغمبر خدا ہیں۔

ان سے کہدو کہ یہ تمہارے کئے کی سزا ہے کہ تم نے خلاف حکم پیغمبر کے اپنی جگہ چھوڑی بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ فتح دینا اور مغلوب کرنا اسکے اختیار میں ہے۔ تمکو تمہارے خلاف کرنیکی سزا دی۔

تشریح

﴿۱۶۵﴾ مصائب پر شکوہ مت کرو! اُحد میں ابتدائی طور پر جو مسلمانوں کو شکست ہوئی تو بعض لوگ اس سے بددل ہو اٹھے اور شکوہ کرنے لگے کہ ہمارے درمیان رسول کے ہوتے ہوئے یہ مصیبت کہاں سے آگئی۔ اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ جتنی چوٹ مخالفوں سے تم کو پہنچی ہے اس سے زیادہ تم ان کو بدر میں نقصان پہنچا چکے ہو۔ دوسری بات یہ کہ یہ تمہاری شکست بھی تمہاری اپنی کمزوریوں اور بے صبری کا نتیجہ ہے۔ اللہ فتح کی بھی قدرت رکھتے ہیں اور شکست کی بھی اس لئے پریشانی کے شکوے کے بجائے تمہیں اپنی کمزوریوں کی اصلاح کرنی چاہیئے اور اللہ کیساتھ تعلق کو استوار کرنا چاہیئے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ

وَمَآ	اَصَابَكُمْ	يَوْمَ	الْتَقَى	الْجَمْعٰنِ	فَبِاِذْنِ	اللّٰهِ	وَلِيَعْلَمَ
اور جو	تمہیں پہنچا	دن	مڈبھیڑ ہوئی	دو جماعتیں	تو حکم سے	اللہ	اور تاکہ وہ معلوم کرے

اور تمہیں جو (تکلیف) پہنچی جس دن دو جماعتوں میں مڈبھیڑ ہوئی تو اللہ کے حکم سے (پہنچی) تاکہ وہ معلوم کرے

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚ وَقِيْلَ لَهُمْ

الْمُؤْمِنِيْنَ	وَلِيَعْلَمَ	الَّذِيْنَ	نَافَقُوْا	وَقِيْلَ	لَهُمْ
ایمان والے	اور تاکہ جان لے	وہ جو کہ	منافق ہوئے	اور کہا گیا	انہیں

ایمان والوں کو اور تاکہ جان لے ان لوگوں کو جو منافق ہوئے اور انہیں کہا گیا

تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ۭ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ

تَعَالَوْا	قَاتِلُوْا	فِيْ	سَبِيْلِ	اللّٰهِ	اَوِ	ادْفَعُوْا	قَالُوْا	لَوْ نَعْلَمُ
آؤ	لڑو	میں	راہ	اللہ	یا	دفاع کرو	وہ بولے	اگر ہم جانتے

آؤ اللہ کی راہ میں لڑو یا دفاع کرو، تو وہ بولے اگر ہم جنگ جانتے

قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ۭ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَىِٕذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ

قِتَالًا	لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ	هُمْ	لِلْكُفْرِ	يَوْمَىِٕذٍ	اَقْرَبُ	مِنْهُمْ
جنگ	ضرور تمہارا ساتھ دیتے	وہ	کفر کیلئے (کفر سے)	اس دن	زیادہ قریب	ان سے

تو ضرور تمہارا ساتھ دیتے، وہ اس دن کفر سے زیادہ قریب تھے بہ نسبت

لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ

لِلْاِيْمَانِ	يَقُوْلُوْنَ	بِاَفْوَاهِهِمْ	مَا	لَيْسَ	فِيْ
بہ نسبت ایمان	وہ کہتے ہیں	اپنے منہ سے	جو	نہیں	میں

ایمان کے، وہ اپنے منہ سے کہتے ہیں جو اُن کے دلوں میں

قُلُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۷﴾

قُلُوْبِهِمْ	وَاللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	يَكْتُمُوْنَ
ان کے دل (جمع)	اور اللہ	خوب جاننے والا	جو	وہ چھپاتے ہیں۔

نہیں - اور اللہ خوب جاننے والا ہے جو وہ چھپاتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۶۶) وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ بِاِرَادَتِهٖ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ عِلْمَ ظُهُوْرٍ الْمُؤْمِنِيْنَ حَقًّا ۝

(۱۶۷) وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا وَالَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ لَمَّا انْصَرَفُوْا عَنِ الْقِتَالِ وَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ وَاَصْحَابُهٗ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَعْدَاءَهٗ اَوِ ادْفَعُوْا عَنَّا الْقَوْمَ بِتَكْثِيْرِ سَوَادِكُمْ اِنْ لَمْ تُقَاتِلُوْا قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ نُحْسِنُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنٰكُمْ قَالَ تَعَالٰى تَكْذِيْبًا لَهُمْ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ بِمَا اَظْهَرُوْا مِنْ خِذْلَانِهِمْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَكَانُوْا قَبْلُ اَقْرَبَ اِلَى الْاِيْمَانِ مِنْ حَيْثُ الظَّاهِرِ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَلَوْ عَلِمُوْا قِتَالًا لَّمْ يَتَّبِعُوْكُمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۝ مِنَ النِّفَاقِ۔

(۱۶۶) اور وہ جو تم کو پیش آیا جس دن مسلمان اور کافر ملے یہ سب اللہ کے حکم سے ہوا اور اس لئے کہ اللہ منافقوں کو ظاہر کر دے۔

(۱۶۷) اور ان کو جن کو یہ کہا گیا تھا جب وہ لڑائی سے الگ ہوئے کہ آؤ اللہ کے راستہ میں اس کے دشمنوں سے لڑو تو یا اگر نہ لڑو تو ہمارا مجمع بڑھانے کو ہی آکھڑے ہو کہ دشمن ہمارا زیادہ مجمع دیکھ کر بھاگ جاویں تو انھوں نے یہ جواب دیا کہ۔

* * *

اگر ہم جانتے اور دیکھتے کہ لڑائی کا موقعہ ہے اور فی الواقع لڑائی ہے تو ہم تمہارے ساتھ ہوتے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو جھوٹا کرنے کو فرمایا وہ لوگ اس وقت کفر کے زیادہ قریب ہیں بہ نسبت ایمان کے کہ ظاہر میں مسلمانوں کو چھوڑ کر علیحدہ ہو گئے۔ اور اس سے پہلے باعتبار ظاہری اقرار کے اسلام سے زیادہ قریب تھے اگرچہ دل سے پہلے بھی ایمان نہ لائے تھے مگر ظاہر میں تو دعویٰ کرتے تھے اب تو ان کا حال بالکل کھل گیا اور جو دل میں تھا ظاہر ہو گیا وہ اپنی زبان سے وہ باتیں کرتے ہیں جو اُن کے دلوں میں نہیں در حقیقت اگر وہ لڑائی کا ہونا بھی جان لیتے تو بھی ساتھ نہ دیتے اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ دل میں نفاق پوشیدہ رکھتے ہیں۔

تشریح

(۱۶۶) تمہارے نقصان میں بھی اللہ کی حکمت تھی | اور یہ نقصان جو دو فوجوں کے مقابلے کے وقت اٹھانا پڑا ہے اس میں بھی اللہ کی حکمت یہ تھی کہ اللہ تعالےٰ دیکھ لے کہ صحیح معنیٰ میں مومن کون ہے اور منافق کون؟

(۱۶۷) منافقت سامنے آگئی | عبداللہ بن ابیؔ جب اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر راستے سے واپس ہونے لگا تو بعض لوگوں نے اسے سمجھانے کی کوشش کی مگر اس نے ٹالنے کے لئے کہا کہ آج جنگ نہیں ہو گی ورنہ ہم تمہارے ساتھ ضرور چلتے۔ اس وقت وہ ایمان کے مقابلے کفر کے زیادہ قریب تھے۔ ان کے دلوں میں کچھ ہوتا ہے اور زبان پر کچھ اور۔ مگر جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

الَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا

اَلَّذِيْنَ	قَالُوْا	لِاِخْوَانِهِمْ	وَقَعَدُوْا	لَوْ	اَطَاعُوْنَا	مَا قُتِلُوْا
وہ لوگ جو	انہوں نے کہا	اپنے بھائیوں کے بارے میں	اور وہ بیٹھے رہے	اگر	وہ ہماری مانتے	وہ نہ مارے جاتے

وہ لوگ جنہوں نے اپنے بھائیوں کے بارے میں کہا اور خود بیٹھے رہے اگر وہ ہماری بات مانتے تو وہ نہ مارے جاتے

قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾

قُلْ	فَادْرَءُوْا	عَنْ	اَنْفُسِكُمُ	الْمَوْتَ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ
کہدیجیے	تم ہٹادو	سے	اپنی جانیں	موت	اگر	تم ہو	سچے۔

کہدیجیے! تم اپنی جانوں سے موت کو ہٹادو اگر تم سچے ہو۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۚ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ

وَلَا	تَحْسَبَنَّ	الَّذِيْنَ	قُتِلُوْا	فِيْ	سَبِيْلِ	اللّٰهِ	اَمْوَاتًا	بَلْ	اَحْيَآءٌ	عِنْدَ
اور نہ	ہرگز خیال کرو	جولوگ	مارے گئے	میں	راستہ	اللہ	مردہ (جمع)	بلکہ	زندہ (جمع)	پاس

جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے انہیں ہرگز خیال نہ کرو مُردہ بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے

رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَ

رَبِّهِمْ	يُرْزَقُوْنَ	فَرِحِيْنَ	بِمَآ	اٰتٰهُمُ	اللّٰهُ	مِنْ فَضْلِهٖ
اپنا رب	وہ رزق دیے جاتے ہیں	خوش	سے جو	انہیں دیا	اللہ	اپنے فضل سے

رب کے پاس سے وہ رزق پاتے ہیں۔ خوش ہیں اس سے جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دیا۔

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا

يَسْتَبْشِرُوْنَ	بِالَّذِيْنَ	لَمْ يَلْحَقُوْا	بِهِمْ	مِنْ	خَلْفِهِمْ	اَلَّا
اور خوش وقت ہیں	ان کی طرف سے جو	نہیں ملے	ان سے	سے	انکے پیچھے	یہ کہ نہیں

اور وہ ان لوگوں کی طرف سے خوش وقت ہیں جو نہیں ملے ان سے ان کے پیچھے۔ ان پر

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وقف لازم

خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَلَا هُمْ	يَحْزَنُوْنَ
کوئی خوف	ان پر	اور نہ وہ	غمگین ہوں گے۔

نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(۱۶۸) اَلَّذِيْنَ بدل مِنَ الَّذِيْنَ قبلہٗ اَوْ نعتٌ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ فِي الدِّيْنِ وَقَدْ قَعَدُوْا عَنِ الْجِهَادِ لَوْ اَطَاعُوْنَا اَيْ شُهَدَاءُ اُحُدٍ اَوْ

(۱۶۸) یہ منافق ایسے ہیں کہ خود جہاد سے بیٹھ رہے اور جو مسلمان بھائی کافروں سے لڑے اور شہید ہوئے ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ اگر وہ ہمارا کہا مانتے تو مارے نہ جاتے۔ ان سے کہد و اگر تم اس

toobaa-elibrary.blogspot.com

اِخْوَانُنَا فِی الْقُعُوْدِ مَا قُتِلُوْا قُلْ لَّهُمْ فَادْرَءُوْا اِدْفَعُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ فِیْ اَنَّ الْقُعُوْدَ يُنْجِیْ مِنْهُ

بات میں سچے ہو کہ لڑائی میں نہ شریک ہونا مرنے سے بچاتا ہے تو اپنی موت کو روک لو اور پاس نہ آنے دو۔

(۱۶۹) وَنَزَلَ فِی الشُّهَدَاءِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا بِالتَّخْفِيْفِ وَالتَّشْدِيْدِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَیْ لِاَجْلِ دِيْنِهٖ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ هُمْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ اَرْوَاحُهُمْ فِیْ حَوَاصِلِ طُيُوْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِی الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ كَمَا وَرَدَ فِیْ حَدِيْثٍ يُرْزَقُوْنَ ○ يَاْكُلُوْنَ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ۔

(۱۶۹) اور جو لوگ خدا کی راہ میں اس کے دین کے اونچا کرنے کے لئے لڑکر شہید ہوئے اُن کو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اُن کی روحیں سبز جانوروں کے پوٹوں میں ہیں جنت میں جہاں چاہیں کھاتے پھرتے ہیں (جیساکہ حدیث میں وارد ہے) وہ جنت کے پھل کھاتے ہیں۔

(۱۷۰) فَرِحِيْنَ حَالٌ مِنْ ضَمِيْرِ يُرْزَقُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ يَفْرَحُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ مِنْ اِخْوَانِهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيُبْدَلُ مِنَ الَّذِيْنَ اَنْ اَیْ بِاَنْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ اَیْ اَلَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ فِی الْاٰخِرَةِ اَلْمَعْنٰى يَفْرَحُوْنَ بِاَمْنِهِمْ وَفَرَحِهِمْ۔

(۱۷۰) اور خوش ہیں اُس سے جو کچھ اللہ نے ان کو دیا اپنے فضل سے۔
اور جو اُن کے بھائی مسلمان ابھی ان سے نہیں ملے، دنیا میں ہیں۔ ان کے مامون اور بے خوف اور شاداں ہونے سے خوش ہوتے ہیں یعنی مسلمان بھائیوں کی خوشی سے خوش ہوتے ہیں۔

تشریح

(۱۶۸) موت کو ٹال سکتے ہو تو ٹال کر دکھاؤ | یہ وہی لوگ ہیں کہ خود تو بزدلی کیوجہ سے گھروں میں بیٹھے رہے اور جو لوگ جنگ میں شہید ہو گئے ان پر طعنہ زنی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر یہ لوگ ہماری بات مان لیتے تو آج یوں اپنی جان نہ گنواتے۔ اے پیغمبر آپ ان کو کہیئے کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی موت کو ٹال کر دکھاؤ۔ موت تو اپنے وقت پر آکر رہیگی۔ شہادت کی اور عزت کی موت بہتر ہے یا گھر میں بزدلی کی موت؟

(۱۶۹) شہید کا رتبہ | اللہ کے راستہ میں شہادت حیاتِ جاودانی کا نام ہے اسلئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان شہید ہونے والوں کو مردہ مت کہو کیونکہ موت کا لفظ نفسیاتی طور پر پست شکنی پیدا کرتا ہے۔ اسلئے اللہ کی طرف سے ہدایت کیگئی کہ شہید کے بارے میں حیاتِ جاودانی کا تصور رکھیں نہ کہ موت کا۔

(۱۷۰) شہادت پُرلطف زندگی کا نام ہے | شہید مرنیکے بعد ایسی پُرکیف زندگی گذارتا ہے کہ جس کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ اور شہادت میں شہید کو وہ لذت ملتی ہے کہ اس جیسی لذت کسی اور چیز میں نہیں ہے۔ مسند احمد میں نبیؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ شہید تمنا کرتا ہے کہ پھر دنیا میں بھیجا جائے اور پھر اللہ کے راستے میں جان دینے کا لطف اُٹھائے شہیدوں کو معلوم ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا، اسلئے جو لوگ ابھی دنیا میں زندہ ہیں انکے بارے میں مطمئن ہیں کہ ایمان کی بدولت انکے لئے بھی کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ

يَسْتَبْشِرُوْنَ	بِنِعْمَةٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَفَضْلٍ	وَّاَنَّ	اللّٰهَ	لَا يُضِيْعُ	اَجْرَ
وہ خوشیاں منا رہے ہیں	نعمت سے	سے	اللہ	اور فضل	اور یہ کہ	اللہ	ضائع نہیں کرتا	اجر

وہ خوشیاں منا رہے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے ، اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا ایمان

ع

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ

الْمُؤْمِنِيْنَ	اَلَّذِيْنَ	اسْتَجَابُوْا	لِلّٰهِ	وَالرَّسُوْلِ	مِنْۢ بَعْدِ	مَآ
ایمان والے	جن لوگوں نے	قبول کیا	اللہ کا	اور رسول	بعد	کہ

والوں کا اجر ۔ جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کا (حکم) قبول کیا اس کے بعد کہ

اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۲﴾ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ

اَصَابَهُمُ	الْقَرْحُ	لِلَّذِيْنَ	اَحْسَنُوْا	مِنْهُمْ	وَاتَّقَوْا	اَجْرٌ	عَظِيْمٌ	اَلَّذِيْنَ	قَالَ	لَهُمُ
پہونچا انہیں	زخم	انکے لئے جو	انہوں نے نیکی کی	انمیں سے	اور پرہیزگاری کی	اجر	بڑا	وہ لوگ جو	کہا	انکے لئے

انہیں زخم پہونچا ، ان میں سے جن لوگوں نے نیکی اور پرہیزگاری کی انکے لئے بڑا اجر ہے ۔ جنہیں لوگوں نے کہا

النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖۗ وَّ

النَّاسُ	اِنَّ	النَّاسَ	قَدْ جَمَعُوْا	لَكُمْ	فَاخْشَوْهُمْ	فَزَادَهُمْ	اِيْمَانًا	وَّ
لوگ	کہ	لوگ	جمع کیا ہے	تمہارے لئے	پس ان سے ڈرو	تو زیادہ ہوا ان کا	ایمان	اور

کہ لوگوں نے تمہارے (مقابلے کے لئے سامان) جمع کرلیا ہے پس ان سے ڈرو تو ان کا ایمان زیادہ ہوا اور

قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾

قَالُوْا	حَسْبُنَا	اللّٰهُ	وَ نِعْمَ	الْوَكِيْلُ
انہوں نے کہا	ہمارے لئے کافی	اللہ	اور کیسا اچھا	کارساز

انہوں نے کہا اللہ ہمارے لئے کافی ہے اور وہ کیسا اچھا کارساز ہے۔

(۱۷۱) يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ ثَوَابٍ مِّنَ اللّٰهِ
وَ فَضْلٍ زِيَادَةٍ عَلَيْهِ وَّاَنَّ بِالْفَتْحِ
عَطْفًا عَلٰى نِعْمَةٍ وَالْكَسْرِ اِسْتِئْنَافًا
اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ بَلْ
يَاْجُرُهُمْ۔

(۱۷۱) اللہ کے انعام اور زیادتی ثواب کو دیکھ کر اور اس کو دیکھ کر کہ اللہ مسلمانوں کا ثواب ضائع نہیں کرتا۔ خوش ہوتے ہیں۔

(۱۷۲) اَلَّذِيْنَ مُبْتَدَأٌ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ
وَالرَّسُوْلِ دُعَاءَهٗ بِالْخُرُوْجِ لِلْقِتَالِ
لَمَّا اَرَادَ اَبُوْسُفْيَانَ وَاَصْحَابُهٗ
الْعَوْدَ وَتَوَاعَدُوْا مَعَ النَّبِيِّ

(۱۷۲) اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ الخ
جن لوگوں نے اللہ اور رسول کا کہا مانا اور ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کے مقابلہ کے لئے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا تو انہوں اسکو قبول کیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْقَ بَدْرٍ
الْعَامِ الْمُقْبِلِ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ
مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ
بِاُحُدٍ وَخَبَرُ الْمُبْتَدَأِ لِلَّذِيْنَ
اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ بِطَاعَتِهٖ وَاتَّقَوْا
مُخَالَفَتَهٗ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ هُوَ
الْجَنَّةُ۔

(۱۷۲) اَلَّذِيْنَ بَدَلٌ مِنَ الَّذِيْنَ قَبْلَهٗ
اَوْ نَعْتٌ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اَىْ نُعَيْمُ
بْنُ مَسْعُوْدٍ الْاَشْجَعِىُّ اِنَّ النَّاسَ
اَبَا سُفْيَانَ وَاَصْحَابَهٗ قَدْ
جَمَعُوْا لَكُمُ الْجُمُوْعَ لِيَسْتَاصِلُوْكُمْ
فَاخْشَوْهُمْ وَلَا تَاْتُوْهُمْ فَزَادَهُمْ
ذٰلِكَ الْقَوْلُ اِيْمَانًا تَصْدِيْقًا بِاللّٰهِ
وَيَقِيْنًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ كَافِيْنَا
اَمْرَهُمْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ اَلْمُفَوَّضُ اِلَيْهِ
الْاَمْرُ هُوَ

اور لڑنے کے لئے نکلے بعد اس کے کہ اُن کو احد میں تکالیف اور زخم پہونچے ہوئے تھے۔ (ابوسفیان اور اسکے ہمراہیوں نے جب پھر لڑنے کا ارادہ کیا اور لوٹنا چاہا اور حضرت سے یہ امر قرار پایا کہ بدر کے بازار میں مقابلہ ہو۔ یہ قصہ جنگ احد سے اگلے سال ہوا تو اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ پر یہ امر ظاہر فرمایا اور انکو لڑنے کی رغبت دی صحابہ نے تسلیم کیا اور لڑنے پر مستعد ہوئے جیسا اللہ تعالیٰ نے ان آیتوں میں اسکو بیان فرمایا) جو لوگ انہیں سے اللہ کے مطیع اور نیکوکار بنے اور خلاف حکم کرنے سے ڈرتے ہیں انکے لئے بڑا ثواب اور جنت تیار ہے۔

(۱۷۳) یہ وہ لوگ ہیں کہ جب انکو نعیم ابن مسعود اشجعی وغیرہ نے یہ کہہ کر ڈرایا کہ ابوسفیان اور اسکے ہمراہیوں نے تمہارے مقابلے کے لئے بڑا لشکر تیار کیا ہے ان سے ڈرتے رہو تو یہ سنکر ان کو کچھ ہراس نہ ہوا اور اللہ کے وعدہ پر ان کو زیادہ یقین ہوا اور قوتِ ایمانی بڑھی اور یہ کہا کہ ہم کو اللہ کا امر کافی ہے۔ اور اللہ پر اپنے کام سونپتے ہیں وہی بہتر کارساز ہے۔

٭ ٭ ٭

تشریح

(۱۷۱) شہداء اپنے بعد والوں کی حالت پر مطمئن ہوتے ہیں | شہداء کو یہ بھی اطمینان ہوتا ہے کہ جب اللہ نے ہماری خدمت کو ضائع نہیں فرمایا اور ہمیں اجر عظیم سے نوازا ہے تو وہ مومن جن کو ابھی شہادت کی سعادت نصیب نہیں ہوئی ہے وہ بھی اپنے ایمان کا اجر پا کر رہیں گے۔

(۱۷۲) رسول اللہ کی پکار پر لبیک کہنے والے | نبی ؐ کو اندیشہ تھا کہ مخالفین کا لشکر اگرچہ میدان چھوڑ کر بھاگ گیا ہے مگر ایسا نہ ہو کہ دوبارہ پھر حملہ کردے۔ آپ نے دوسرے ہی دن مسلمانوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ ہمیں دشمن کا پیچھا کرنا چاہیئے۔ زخم خوردہ جاں نثار آپ کے فرمانے پر تیار ہو گئے اور مدینہ کے آٹھ میل کے فاصلہ پر حمراء الاسد کے مقام تک آپ نے پیچھا کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسے فداکاروں اور پرہیزگاروں کے لئے ہمارے پاس بڑا اجر ہے۔

(۱۷۳) اہل ایمان کا اللہ پر بھروسہ | ابوسفیان اپنے لشکر کے ساتھ اُحد کے میدان سے واپس تو چلے گئے اور راستہ میں انکو خیال بھی آیا کہ پھر دوبارہ حملہ کریں" دوبارہ مقابلہ کی جرائت نہیں ہوئی۔ البتہ انہوں نے ایک چال چلی کہ عبدالقیس کا ایک تجارتی قافلہ مدینہ آرہا تھا۔ ابوسفیان نے ان کو کچھ دے دلا کر اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ مدینہ پہونچ کر ایسی خبریں پھیلائیں جس سے مسلمانوں پر ہمارا رعب طاری ہوجائے اور وہ خوفزدہ ہوجائیں۔ عبدالقیس نے مدینہ پہونچ کر یہ بات پھیلانی شروع کی کہ مکے والے بڑا زبردست لشکر مسلمانوں کے مقابلے کے لئے تیار کررہے ہیں۔ ان باتوں کو سنکر مسلمان مرعوب تو کیا ہوتے اُلٹا ان کا جوش جہاد زیادہ ہوگیا اور ان کی ایمان کی قوت بڑھ گئی اور کہنے لگے کہ اللہ ہمارے لئے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ یہی وہ توکل اور اللہ پر بھروسہ ہے جو ایمان والوں کی اصل طاقت ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّ اتَّبَعُوْا

فَانْقَلَبُوْا	بِنِعْمَةٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَفَضْلٍ	لَّمْ يَمْسَسْهُمْ	سُوْٓءٌ	وَّاتَّبَعُوْا
پھر وہ لوٹے	نعمت کے ساتھ	سے	اللہ	اور فضل	انہیں نہیں پہونچی	کوئی برائی	اور انہوں نے پیروی کی

پھر وہ لوٹے اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ، انہیں کوئی برائی نہ پہنچی اور انہوں نے پیروی کی

رِضْوَانَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿١٧٤﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۠

رِضْوَانَ	اللّٰهِ	وَاللّٰهُ	ذُوْفَضْلٍ	عَظِيْمٍ	اِنَّمَا	ذٰلِكُمُ	الشَّيْطٰنُ	يُخَوِّفُ	اَوْلِيَآءَهٗ
رضا	اللہ	اور اللہ	فضل والا	بڑا	اسکے سوا نہیں	یہ تمہیں	شیطان	ڈراتا ہے	اپنے دوست

رضائے الٰہی کی اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ اس کے سوا نہیں کہ شیطان تمہیں ڈراتا ہے اپنے دوستوں سے

فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧٥﴾

فَلَا	تَخَافُوْهُمْ	وَخَافُوْنِ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ
سو نہ	ان سے ڈرو	اور ڈرو مجھ سے	اگر	تم ہو	ایمان والے

سو تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو۔

١٧٤ وَخَرَجُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَافَوْا سُوْقَ بَدْرٍ وَاَلْقَى اللّٰهُ الرُّعْبَ فِيْ قَلْبِ اَبِيْ سُفْيَانَ وَ اَصْحَابِهٖ فَلَمْ يَاْتُوْا وَكَانَ مَعَهُمْ تِجَارَاتٌ فَبَاعُوْا وَرَبِحُوْا قَالَ تَعَالٰى فَانْقَلَبُوْا رَجَعُوْا مِنْ بَدْرٍ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ بِسَلَامَةٍ وَ رِبْحٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ مِنْ قَتْلٍ اَوْ جُرْحٍ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ بِطَاعَتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ فِي الْخُرُوْجِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ○ عَلٰٓى اَهْلِ طَاعَتِهٖ۔

١٧٤ اور یہ کہکر حضرت کے ساتھ ہو کر لڑائی کے لئے نکلے اور بدر کے بازار میں پہنچے اور اللہ نے ابوسفیان اور اس کے ہمراہیوں کے دل میں خوف غالب کردیا کہ وہ ڈر کر وہاں نہ آئے۔ اور آنحضرت ﷺ کے اصحاب کے پاس تجارت کا سامان تھا اسکو وہاں بیچ کر نفع حاصل کیا جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ پس صحابہ بدر سے لوٹے صحیح وسالم نفع حاصل کرکے کہ ان کو کچھ تکلیف قتل وزخم کی پیش نہ آئی۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری سے خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی اور جو اللہ کی بندگی کرتے ہیں اللہ ان پر نہایت مہربان اور انعام فرماتا ہے۔

١٧٥ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الْقَائِلُ لَكُمْ اِنَّ النَّاسَ اِلٰى اٰخِرِهٖ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُكُمْ اَوْلِيَآءَهُ الْكُفَّارَ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَ خَافُوْنِ فِيْ تَرْكِ اَمْرِيْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ حَقًّا

١٧٥ بیشک یہ شخص جس نے تم کو ابوسفیان وغیرہ کے لشکر سے ڈرایا تھا شیطان ہے کہ تم کو اپنے دوستوں یعنی کافروں سے ڈراتا ہے سو تم ان سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو میرے حکم کا خلاف نہ کرو اگر تم سچے مسلمان ہو۔

تشریح

١٧٤ اللہ کے فضل سے مالی منافع | احد کی شکست کے بعد ابوسفیان نے کہا تھا کہ اگلے سال بدر میں ہمارا ..... تم سے مقابلہ ہوگا اور اب کی دفعہ ہم تمہیں دیکھ لیں گے۔ جب اگلا سال آیا تو نبی ﷺ نے لوگوں سے کہا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کے لئے نکلیں۔ چنانچہ نبی ﷺ لوگوں کو لیکر بدر پہنچے۔ ابوسفیان تو وہاں نہیں آیا مگر بدر میں بہت بڑا بازار لگتا تھا وہاں مسلمانوں کو کاروبار میں خوب نفع ہوا اور وہ بغیر کسی نقصان کے منافع لیکر گھر واپس آئے۔ یہ اللہ کے رسول کی تابعداری کا انعام تھا اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں۔ اسکو بدر صغریٰ بھی کہا جاتا ہے اور غزوۂ حمراء الاسد میں بھی اسی طرح مسلمانوں کو کاروباری نفع حاصل ہوا تھا۔ اس آیت میں اس کی طرف بھی اشارہ ہے۔

١٧٥ شیطان خوف پھیلاتا ہے | شیطان کا ایک ہتھیار یہ بھی ہے کہ وہ پہلے سے ہی ڈر اور خوف کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن جو صحیح معنی میں مومن ہیں وہ اللہ سے ڈرتے ہیں اور ایسی باتوں سے خوفزدہ نہیں ہوتے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ

اِنَّهُمْ	الْكُفْرِ	فِى	يُسَارِعُوْنَ	الَّذِيْنَ	يَحْزُنْكَ	وَلَا
یقیناً وہ	کفر	میں	جلدی کرتے ہیں	جو لوگ	آپ کو غمگین کریں	اور نہ

اور آپ کو غمگین نہ کریں وہ لوگ جو کفر میں جلدی کرتے ہیں، یقیناً وہ ہرگز اللہ کا

لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا

حَظًّا	لَهُمْ	يَجْعَلَ	اَلَّا	اللّٰهُ	يُرِيْدُ	شَيْئًا	اللّٰهَ	يَّضُرُّوا	لَنْ
کوئی حصہ	ان کو	دے	کہ نہ	اللہ	چاہتا ہے	کچھ	اللہ	بگاڑ سکیں گے	ہرگز نہ

نہ بگاڑ سکیں گے کچھ۔ اللہ چاہتا ہے کہ ان کو آخرت میں کچھ

فِى الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾

عَظِيْمٌ	عَذَابٌ	وَلَهُمْ	الْاٰخِرَةِ	فِى
بڑا	عذاب	اور ان کیلئے	آخرت	میں

نہ دے۔ اور ان کے لئے عذاب ہے بڑا۔

(۱۷۶) وَلَا يَحْزُنْكَ بِضَمِّ الْيَاءِ وَكَسْرِ الزَّاىِ وَ بِفَتْحِهَا وَضَمِّ الزَّاىِ مِنْ حَزَنَهُ لُغَةٌ فِىْ اَحْزَنَهُ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ يَقَعُوْنَ فِيْهِ سَرِيْعًا بِنُصْرَتِهٖ وَهُمْ اَهْلُ مَكَّةَ اَوِ الْمُنَافِقُوْنَ اَىْ لَا تَهْتَمَّ لِكُفْرِهِمْ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا بِفِعْلِهِمْ وَاِنَّمَا يَضُرُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا نَصِيْبًا فِى الْاٰخِرَةِ اَىِ الْجَنَّةِ فَلِذٰلِكَ خَذَلَهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ فِى النَّارِ۔

(۱۷۶) اور تم اے محمد کفار مکہ اور منافقوں کے کفر کے سبب غمگین نہ ہو۔ بیشک وہ لوگ اللہ کو کچھ نقصان نہیں پہنچاتے اپنے کفر سے بلکہ اپنی جانوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

اللہ یہ چاہتا ہے کہ ان کو جنت میں سے کچھ حصہ نہ ملے۔ اسی لئے ان کو ایمان کی توفیق نہ دی اور ان کو دوزخ میں بڑا عذاب ہونے والا ہے۔

تشریح

(۱۷۶) **منافقوں کی باتوں سے غمگین نہ ہوں** اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو ڈھارس دی کہ آپ ان منافقین کی باتوں سے جو کفر کی طرف دوڑے چلے جارہے ہیں غمگین نہ ہوا کریں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ہاں ایسی حرکتیں کرکے اپنی آخرت برباد کرتے ہیں اور عذاب کے مستحق ہو جاتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اِنَّ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْـًٔا ۚ وَ

اِنَّ	الَّذِیْنَ	اشْتَرَوُا	الْكُفْرَ	بِالْاِیْمَانِ	لَنْ	یَّضُرُّوا	اللّٰهَ	شَیْـًٔا	وَ
بیشک	وہ لوگ جو	انہوں نے مول لیا	کفر	ایمان کے بدلے	ہرگز نہیں	بگاڑ سکتے	اللہ	کچھ	اور

بیشک جن لوگوں نے ایمان کے بدلے کفر مول لیا وہ ہرگز نہیں بگاڑ سکتے اللہ کا کچھ اور

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۷۷﴾ وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ خَیْرٌ

لَهُمْ	عَذَابٌ	اَلِیْمٌ	وَلَا	یَحْسَبَنَّ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	اَنَّمَا	نُمْلِیْ لَهُمْ	خَیْرٌ
انکے لئے	عذاب	دردناک	اور نہ	ہرگز گمان کریں	جن لوگوں نے	کفر کیا	یہ کہ	ہم ڈھیل دیتے ہیں انہیں	بہتر

ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ ہرگز گمان نہ کریں کہ ہم جو انہیں ڈھیل دے رہے ہیں

لِّاَنْفُسِهِمْ ؕ اِنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ لِیَزْدَادُوْۤا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿۱۷۸﴾

لِاَنْفُسِهِمْ	اِنَّمَا	نُمْلِیْ لَهُمْ	لِیَزْدَادُوْا	اِثْمًا	وَلَهُمْ	عَذَابٌ	مُّهِیْنٌ
انکے لئے	درحقیقت	ہم ڈھیل دیتے ہیں انہیں	تاکہ وہ بڑھ جائیں	گناہ	اور انکے لئے	عذاب	ذلیل کرنے والا

یہ انکے لئے بہتر ہے، درحقیقت ہم انہیں ڈھیل دیتے ہیں تاکہ وہ گناہ میں بڑھ جائیں اور ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔

﴿۱۷۷﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ اَیْ اَخَذُوْهُ بَدَلَهٗ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ بِكُفْرِهِمْ شَیْـًٔا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ مُؤْلِمٌ

﴿۱۷۸﴾ وَلَا یَحْسَبَنَّ بِالْیَاءِ وَالتَّاءِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّمَا نُمْلِیْ اَیْ اِمْلَاءَنَا لَهُمْ بِتَطْوِیْلِ الْاَعْمَارِ وَتَاْخِیْرِهِمْ خَیْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ وَاَنَّ وَمَعْمُوْلُهَا سَدَّتْ مَسَدَّ الْمَفْعُوْلَیْنِ فِیْ قِرَاءَةِ التَّحْتَانِیَّةِ وَمَسَدَّ الثَّانِیْ فِی الْاُخْرٰی اِنَّمَا نُمْلِیْ نُمْهِلُ لَهُمْ لِیَزْدَادُوْۤا اِثْمًا بِكَثْرَةِ الْمَعَاصِیْ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ○ ذُوْ اِهَانَةٍ فِی الْاٰخِرَةِ

﴿۱۷۷﴾ بیشک جو لوگ ایمان کے بدلے کفر اختیار کرتے ہیں وہ اپنے کفر کے سبب اللہ کو کچھ ضرر نہیں پہنچاتے اور ان کو سخت عذاب پرُ تکلیف پیش آنے والا ہے۔

﴿۱۷۸﴾ اور جو لوگ کافر ہوئے وہ اس مہلت اور تاخیر کو جو ہم نے ان کو دی کہ ان کی عمریں دراز کیں اور جلدی پکڑ نہ کی اپنے لئے بہتر نہ سمجھیں بلکہ ہم نے ان کو اسلئے ڈھیل دے رکھی ہے کہ زیادہ گناہ کر کے مستحق بڑے عذاب کے جو اُن کے لئے زیادہ ذلت اور حقارت کا باعث ہو ہو جاویں۔

تشریح

﴿۱۷۷﴾ ایمان کے بدلے کفر نہ خریدیں | جو لوگ اپنے ایمان کو گنوا کر کفر خرید رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اپنا ہی نقصان کرتے ہیں، اور دردناک عذاب کے مستحق بنتے ہیں۔

﴿۱۷۸﴾ اللہ کی طرف سے ڈھیل کفار کی بھلائی کے لئے نہیں ہے | اللہ کے دین کا انکار کرنے والوں کی ظاہری خوشحالی دیکھ کر بعض اوقات یہ خیال ہوتا ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ ان سے راضی نہیں ہے تو دنیا میں یہ اچھی حالت میں کیوں ہیں۔ اللہ کی طرف سے یہ ڈھیل اسلئے ہے کہ وہ یہ سمجھتے رہیں کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں ٹھیک کر رہے ہیں حالانکہ یہ ظاہری خوشحالی ان کے گناہوں کو اور بڑھاتی ہے۔ اور ان کو ذلت آمیز عذاب میں گرفتار کرتی ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ

مَا كَانَ	اللّٰهُ	لِيَذَرَ	الْمُؤْمِنِيْنَ	عَلٰى	مَآ	اَنْتُمْ	عَلَيْهِ	حَتّٰى	يَمِيْزَ
نہیں ہے	اللہ	کہ چھوڑے	ایمان والے	پر	جو	تم	اس پر	یہاں تک کہ	جدا کردے

اللہ (ایسا) نہیں ہے کہ ایمان والوں کو (اس حال پر) چھوڑ دے جس پر تم ہو۔ یہاں تک کہ ناپاک کو

الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ

الْخَبِيْثَ	مِنَ	الطَّيِّبِ	وَمَا كَانَ	اللّٰهُ	لِيُطْلِعَكُمْ	عَلَى	الْغَيْبِ
ناپاک	سے	پاک	اور نہیں ہے	اللہ	کہ تمہیں خبر دے	پر	غیب

پاک سے جدا کردے، اور اللہ (ایسا) نہیں ہے کہ تمہیں غیب کی خبر دے۔ لیکن

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ

وَلٰكِنَّ	اللّٰهَ	يَجْتَبِيْ	مِنْ	رُّسُلِهٖ	مَنْ	يَّشَآءُ	فَاٰمِنُوْا	بِاللّٰهِ
اور لیکن	اللہ	چن لیتا ہے	سے	اپنے رسول	جس کو	وہ چاہے	تو تم ایمان لاؤ	اللہ پر

اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہے چن لیتا ہے۔ تو تم اللہ اور اس کے رسولوں پر

وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ

وَرُسُلِهٖ	وَاِنْ	تُؤْمِنُوْا	وَتَتَّقُوْا	فَلَكُمْ	اَجْرٌ	عَظِيْمٌ	وَلَا يَحْسَبَنَّ
اور اس کے رسول	اور اگر	تم ایمان لاؤ	اور پرہیزگاری کرو	تو تمہارے لئے	اجر	بڑا	اور نہ ہرگز خیال کریں

ایمان لاؤ۔ اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے لئے بڑا اجر ہے اور وہ لوگ یہ ہرگز خیال

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ

الَّذِيْنَ	يَبْخَلُوْنَ	بِمَآ	اٰتٰهُمُ	اللّٰهُ	مِنْ فَضْلِهٖ	هُوَ	خَيْرًا	لَّهُمْ	بَلْ	هُوَ	شَرٌّ
جو لوگ	بخل کرتے ہیں	میں-جو	انہیں دیا	اللہ	اپنے فضل سے	وہ	بہتر	انکے لئے	بلکہ	وہ	برا

نہ کریں، جو اس (مال) میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا کہ وہ بہتر ہے انکے لئے بلکہ وہ برا ہے

لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ

لَّهُمْ	سَيُطَوَّقُوْنَ	مَا	بَخِلُوْا	بِهٖ	يَوْمَ	الْقِيٰمَةِ	وَلِلّٰهِ	مِيْرَاثُ	السَّمٰوٰتِ
انکے لئے	عنقریب طوق پہنایا جائیگا	جو	انہوں نے بخل کیا	اسی	دن	قیامت	اور اللہ کیلئے	وارث	آسمانوں

انکے لئے جس (مال) میں انہوں نے بخل کیا عنقریب قیامت کے دن طوق (بناکر) پہنایا جائیگا۔ اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں کا

۱۸ ع ۹ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ ع

وَالْاَرْضِ	وَاللّٰهُ	بِمَا تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرٌ
اور زمین	اور اللہ	جو تم کرتے ہو	باخبر

اور زمین کا، اور جو تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۷۹) مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ لِيَتْرُكَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ
اَنْتُمْ اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْهِ مِنْ اِخْتِلَاطِ الْمُخْلِصِ
بِغَيْرِهٖ حَتّٰى يَمِيْزَ بِالتَّخْفِيْفِ وَالتَّشْدِيْدِ يُفَصِّلَ
الْخَبِيْثَ الْمُنَافِقَ مِنَ الطَّيِّبِ الْمُؤْمِنِ
بِالتَّكَالِيْفِ الشَّاقَّةِ الْمُبَيِّنَةِ لِذٰلِكَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ
يَوْمَ اُحُدٍ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ
فَتَعْرِفُوا الْمُنَافِقَ مِنْ غَيْرِهٖ قَبْلَ التَّمْيِيْزِ وَ
لٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ يَخْتَارُ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ
يَّشَاۗءُ فَيُطْلِعُهٗ عَلٰى غَيْبِهٖ كَمَا اَطْلَعَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَالِ الْمُنَافِقِيْنَ فَاٰمِنُوْا
بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوا النِّفَاقَ
فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○

(۱۸۰) وَلَا يَحْسَبَنَّ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ
بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اَيْ بِزَكٰتِهٖ
هُوَ اَيْ بُخْلُهُمْ خَيْرًا لَّهُمْ مَفْعُوْلٌ ثَانٍ وَ
الضَّمِيْرُ لِلْفَصْلِ وَالْاَوَّلُ بُخْلُهُمْ مُقَدَّرًا قَبْلَ الْمَوْصُوْلِ
عَلَى الْفَوْقَانِيَّةِ وَقَبْلَ الضَّمِيْرِ عَلَى التَّحْتَانِيَّةِ بَلْ هُوَ
شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ اَيْ
بِزَكٰتِهٖ مِنَ الْمَالِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَنْ يُّجْعَلَ
حَيَّةً فِيْ عُنُقِهٖ تَنْهَشُهٗ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ
وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَرِثُهُمَا بَعْدَ
فَنَاءِ اَهْلِهِمَا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ
خَبِيْرٌ ○ فَيُجَازِيْكُمْ بِهٖ

(۱۷۹) اور اللہ مسلمانوں کو جس حالت پر تم ہو نہ چھوڑے گا کہ خالص ایمان والے اہل نفاق سے مجدے . اور ظاہر نہ ہوں بلکہ وہ منافق کو مومن سے جدا کر دے گا بڑی تکالیف میں مبتلا فرما دے گا کہ جن پر مومن مخلص ہی صبر کرسکتا ہے منافق گھبرا کر کلمۂ کفر زبان سے نکالدیتا ہے جس سے اسکا کفر مخفی ظاہر ہوجائیگا سو اللہ نے جنگ احد میں ایسا ہی کیا کہ آزمائش کیلئے تکالیف ڈالی منافقوں کا حال کھل گیا۔ اور اللہ تم کو بلا واسطہ غیب پر اطلاع نہیں دیتا کہ منافقوں کو غیر منافقوں سے تمیز کرلو بدون اس کے کہ اللہ کی طرف سے تمیز ہو ولیکن وہ جسکو چاہتا ہے اپنا برگزیدہ کرتا ہے اور پیغمبری کے واسطے خاص فرماتا ہے پھر اسکو غیب کی اطلاع فرمادیتا ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقوں کے حال کی اطلاع کی گئی سو تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر ایمان پر مستقیم رہوگے اور نفاق سے بچتے رہوگے تو تمہارے لئے بڑا ثواب ہے .

(۱۸۰) اور جو لوگ اللہ کے مال دئے ہوئے ہیں جو اُن کو اللہ نے اپنے فضل اور انعام سے دیا بخل کرتے ہیں اور زکوٰۃ نہیں نکالتے تو ان کے بخل کو ان کے حق میں بہتر نہ سمجھو بلکہ یہ زکوٰۃ نہ دینا انکے حق میں بہت برا ہے۔ عنقریب ان کا یہ مال جس کی وہ زکوۃ نہیں نکالتے سانپ بنا کر ان کے گلے میں پہنایا جائے گا۔ جو ہر طرف سے ان کو ڈسے گا اور گوشت نوچے گا جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے .

اور آسمان اور زمین کا وارث سب مخلوق کے نیست و نابود ہونے کے بعد اللہ ہی ہے اور جو تم کرتے ہو اللہ کو خبر ہے ہر فعل کا بدلہ دے گا۔

تشریح

(۱۷۹) اچھے اور بُرے کو الگ کرنے کا اللہ کا اپنا طریقہ ہے | اللہ تعالیٰ کی اپنی ایک عام عادت اور سنت ہے کہ وہ اپنے بندوں کو غیب کی باتوں سے اس طرح باخبر نہیں کرتا کہ فلاں آدمی پکا مومن ہے اور فلاں منافق ہے۔ بلکہ وہ ایسے حالات پیدا کرتا ہے اور ایسی آزمائشوں میں ڈالتا ہے کہ کھرا کھوٹا خود الگ ہوجائے اسلئے اہل ایمان کو اپنی فکر رہنی چاہئے کہ وہ اللہ اور رسول کی باتوں پر یقین رکھتے ہوئے پرہیزگاری کی روش پر قائم رہیں۔

(۱۸۰) اللہ کا دیا ہوا مال بچا بچا کر رکھنے کے لئے نہیں | جو لوگ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے سے گریز کرتے ہیں وہ خود اپنے حق میں اچھا نہیں کرتے کیونکہ یہ مال کل ان کے گلے کا طوق بن جائیگا۔ اصل بات یہ ہے کہ تمام چیزیں اللہ کی ملکیت ہیں مخلوق کا ان پر تصرف عارضی ہے اسلئے جو اللہ کی دی ہوئی چیز اللہ کے راستے میں لگاتا ہے وہ خود اپنے حق میں ہی بہتر کرتا ہے۔ یہود اور منافقوں کی عادت یہ تھی کہ وہ جہاد سے بھی بھاگتے تھے اور اللہ کے راستے میں خرچ کرنے سے جی چراتے تھے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ

لَقَدْ	سَمِعَ	اللّٰهُ	قَوْلَ	الَّذِيْنَ	قَالُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	فَقِيْرٌ	وَّنَحْنُ
البتہ	سُن لیا	اللہ	قول (بات)	جن لوگوں نے	کہا	کہ	اللہ	فقیر	اور ہم

البتہ اللہ نے ان کی بات سُن لی جن لوگوں نے کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم

اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّ

اَغْنِيَآءُ	سَنَكْتُبُ	مَا قَالُوْا	وَقَتْلَهُمُ	الْاَنْۢبِيَآءَ	بِغَيْرِ	حَقٍّ	وَّ
مالدار	اب ہم لکھ رکھیں گے	جوانہوں نے کہا	اور ان کا قتل کرنا	نبی (جمع)	نا حق		اور

مالدار ہیں۔ جو انھوں نے کہا، اور ان کا نبیوں کو نا حق قتل کرنا اب ہم لکھ رکھیں گے اور

نَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾

نَقُوْلُ	ذُوْقُوْا	عَذَابَ	الْحَرِيْقِ
ہم کہیں گے	تم چکھو	عذاب	جلانے والا

کہیں گے چکھو جلانے والا عذاب۔

(۱۸۱) لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ
اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِيَآءُ وَهُمُ الْيَهُوْدُ
قَالُوْهُ لَمَّا نَزَلَ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
وَقَالُوْا لَوْ كَانَ غَنِيًّا مَا اسْتَقْرَضَنَا سَنَكْتُبُ نَامُرُ
بِكَتْبِ مَا قَالُوْا فِيْ صَحَائِفِ اَعْمَالِهِمْ لِيُجَازُوْا
عَلَيْهِ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِالْيَاءِ مَبْنِيًّا لِلْمَفْعُوْلِ وَ
نَكْتُبُ قَتْلَهُمُ بِالنَّصْبِ وَالرَّفْعِ الْاَنْۢبِيَآءَ
بِغَيْرِ حَقٍّ وَّنَقُوْلُ بِالنُّوْنِ وَالْيَاءِ اَيِ اللّٰهُ لَهُمْ
فِي الْاٰخِرَةِ عَلٰى لِسَانِ الْمَلٰٓئِكَةِ ذُوْقُوْا
عَذَابَ الْحَرِيْقِ ○ النَّارِ۔

(۱۸۱) لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ الخ
بیشک اللہ نے سن لی انکی بات جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ محتاج ہے اور ہم تونگر ہیں۔ یہ یہود نے کہا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ الخ تو یہود نے کہا اگر اللہ غنی ہوتا تو ہم سے قرض نہ مانگتا۔ عنقریب ہم فرشتوں کو حکم کرینگے کہ جو کچھ انہوں نے کہا انکے نامۂ اعمال میں لکھدیں تاکہ اس کی سزا انکو دیجاوے۔ اور ان کا ناحق پیغمبروں کو قتل کرنا بھی لکھدیں کہ اسکی سزا کو بھی وہ پہنچیں اور قیامت کو ہم فرشتوں سے انکو کہلادیں گے کہ دوزخ کا عذاب چکھو

تشریح

(۱۸۱) اللہ کی راہ میں دینے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مال کے محتاج ہیں

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جگہ جگہ ترغیب دلائی ہے کہ اللہ کا دیا ہوا مال اللہ کے راستے میں کھلے دل سے خرچ کرو۔ اور اس خرچ کرنے کو اللہ تعالیٰ نے ازراہِ اکرام یہ فرمایا ہے کہ یہ تمہارا ہمارے راستے میں دینا گویا ہمارے اوپر ایک قرض ہے جو ہم کئی گنا کر کے لوٹا دیں گے ظاہر ہے جو ہم اللہ کے راستے میں دیتے ہیں وہ سب اللہ ہی کا ہے اور خرچ کرنے کی ترغیب ہمارے فائدے کے لئے ہے کہ ہمارے دلوں میں مال کی محبت پیدا نہ ہو اور اس کے اخلاقی و اخروی فائدے ہمیں حاصل ہوں مگر اہل کتاب کی گستاخی دیکھیئے کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر کہ تمہارا خرچ کرنا گویا قرض دینا ہے، کان تو کیا دھرتے الٹا مذاق اُڑانے لگے کہ اللہ تعالیٰ گویا محتاج ہیں اور ہم غنی و مالدار ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے انکی باتیں سُن لی ہیں اور ریکارڈ کر لی گئی ہیں۔ انہوں نے ہمارے نبیوں کو ناحق قتل کیا۔ یہ جرم بھی انکے نامۂ اعمال میں ثبت ہو چکا ہے جب وقت آئیگا اور فیصلہ ہو گا تو ہم کہیں گے کہ لو چکھو جہنم کے عذاب کا مزا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۲﴾

ذٰلِكَ	بِمَا	قَدَّمَتْ	اَيْدِيْكُمْ	وَاَنَّ	اللّٰهَ	لَيْسَ	بِظَلَّامٍ	لِّلْعَبِيْدِ
یہ	بدلہ جو	آگے بھیجا	تمہارے ہاتھ	اور یہ کہ	اللہ	نہیں	ظلم کرنے والا	بندوں پر

یہ اس کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور یہ کہ اللہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى

اَلَّذِيْنَ	قَالُوْٓا	اِنَّ	اللّٰهَ	عَهِدَ	اِلَيْنَا	اَلَّا	نُؤْمِنَ	لِرَسُوْلٍ	حَتّٰى
جن لوگوں نے	کہا	کہ	اللہ	عہد کیا	ہم سے	کہ نہ	ہم ایمان لائیں	کسی رسول پر	یہاں تک

جن لوگوں نے کہا کہ اللہ نے ہم سے عہد کر رکھا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں یہاں تک کہ

يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ

يَاْتِيَنَا	بِقُرْبَانٍ	تَاْكُلُهُ	النَّارُ	قُلْ	قَدْ	جَآءَكُمْ
وہ لائے ہمارے پاس	قربانی	جسے کھالے	آگ	آپ کہیں	البتہ	تمہارے پاس آئے

وہ ہمارے پاس قربانی لائے جسے آگ کھا لے۔ آپ کہہ دیں البتہ تمہارے پاس مجھ سے پہلے

رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ

رُسُلٌ	مِّنْ	قَبْلِيْ	بِالْبَيِّنٰتِ	وَبِالَّذِيْ	قُلْتُمْ	فَلِمَ	قَتَلْتُمُوْهُمْ
بہت سے رسول	سے	مجھ پہلے	نشانیوں کیساتھ	اور اسکے ساتھ جو	تم کہتے ہو	پھر کیوں	تم نے انہیں قتل کیا

بہت رسول آئے نشانیوں کے ساتھ، اور اس کے ساتھ بھی جو تم کہتے ہو، پھر کیوں تم نے انہیں قتل کیا؟

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ

اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ	فَاِنْ	كَذَّبُوْكَ	فَقَدْ	كُذِّبَ	رُسُلٌ	مِّنْ
اگر	تم ہو	سچے	پھر اگر	وہ جھٹلائیں آپ کو	تو البتہ	جھٹلائے گئے	بہت سے رسول	سے

اگر تم سچے ہو۔ پھر اگر وہ آپ کو جھٹلائیں تو البتہ جھٹلائے گئے ہیں آپ سے پہلے بہت سے

قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۱۸۴﴾

قَبْلِكَ	جَآءُوْ	بِالْبَيِّنٰتِ	وَالزُّبُرِ	وَالْكِتٰبِ	الْمُنِيْرِ
آپ پہلے	وہ آئے	کھلی نشانیوں کیساتھ	اور صحیفے	اور کتاب	روشن

رسول، جو آئے کھلی نشانیوں کے ساتھ اور صحیفے اور روشن کتاب (لے کر)

﴿۱۸۲﴾ وَيُقَالُ لَهُمْ اِذَا اُلْقُوْا فِيْهَا ذٰلِكَ الْعَذَابُ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ عَبَّرَ بِهِمَا عَنِ الْاِنْسَانِ لِاَنَّ اَكْثَرَ الْاَفْعَالِ تُزَاوَلُ بِهِمَا وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ اَيْ بِذِيْ ظُلْمٍ لِلْعَبِيْدِ ○ فَيُعَذِّبُهُمْ

﴿۱۸۲﴾ اور جب وہ دوزخ میں ڈال دیئے جاویں گے تو ان کو کہا جاویگا کہ یہ اس کی سزا ہے جو تم نے بدعمل کئے اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا کہ بغیر گناہ کے ان کو عذاب دے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

بِغَيْرِ ذَنْبٍ۔

(۱۸۳) اَلَّذِيْنَ نَعْتٌ لِلَّذِيْنَ قَبْلَهُ قَالُوْٓا لِمُحَمَّدٍ
اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَا فِي التَّوْرٰىةِ اَلَّا
نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ نُصَدِّقَهُ حَتّٰى يَاْتِيَنَا
بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ فَلَا نُؤْمِنُ
لَكَ حَتّٰى تَاْتِيَنَا بِهٖ وَهُوَ مَا يَتَقَرَّبُ بِهٖ اِلَى
اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ نِعَمٍ وَغَيْرِهَا فَاِنْ قُبِلَ
جَاءَتْ نَارٌ بَيْضَاءُ مِنَ السَّمَاءِ فَاَحْرَقَتْهُ وَاِلَّا
بَقِيَ مَكَانَهُ وَعُهِدَ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ذٰلِكَ اِلَّا
فِي الْمَسِيْحِ وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَالٰى
قُلْ لَهُمْ تَوْبِيْخًا قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ
بِالْبَيِّنٰتِ بِالْمُعْجِزَاتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ
كَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى فَقَتَلْتُمُوْهُمْ وَالْخِطَابُ لِمَنْ
فِيْ زَمَنِ نَبِيِّنَا وَاِنْ كَانَ الْفِعْلُ لِاَجْدَادِهِمْ
لِرِضَاهُمْ بِهٖ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ○ فِيْٓ اَنَّكُمْ تُؤْمِنُوْنَ عِنْدَ الْاِتْيَانِ بِهٖ۔

(۱۸۴) فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ
جَآءُوْا بِالْبَيِّنٰتِ الْمُعْجِزَاتِ وَالزُّبُرِ كَصُحُفِ
اِبْرٰهِيْمَ وَالْكِتٰبِ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِاِثْبَاتِ الْيَاءِ فِيْهِمَا
الْمُنِيْرِ ○ اَلْوَاضِحِ هُوَ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرُوْا۔

(۱۸۳) یہ وہی ہیں جنہوں نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ بیشک اللہ نے ہم کو توراۃ میں حکم کیا ہے کہ کسی پیغمبر کو نہ مانیں جب تک وہ ہمارے پاس ایسی قربانی نہ لادیں جسکو آگ جلاوے۔ مقبولیت کی علامت تھی کہ اگر وہ قربانی اللہ کے نزدیک مقبول ہوتی تھی تو اس کو آگ جلادیتی تھی ورنہ اپنی جگہ قربانی رہتی۔ بنی اسرائیل کو بیشک یہ حکم تھا مگر عیسیٰ علیہ السلام اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ حکم نہ تھا ان پر ایمان لانا بدون اس نشان کے بھی لازم تھا۔

اے محمدؐ تم ان سے کہہ دو کہ مجھ سے پہلے اور رسول جیسے زکریا اور یحییٰ تمہارے پاس معجزے لائے اور یہ بھی جو تم کہتے ہو یعنی قربانی مقبول پھر بھی تم نے ان کو مار ڈالا اور ایمان نہ لائے۔ سو اگر تم اس دعوے میں سچے ہو کہ قربانی مذکور کے لانے پر ہم ایمان لاویں گے تو ان پیغمبروں کو کیوں قتل کیا۔ اور کیوں نہ ایمان لائے۔

(۱۸۴) پھر اے محمدؐ اگر وہ تم کو جھٹلادیں تو تم سے پہلے بھی پیغمبر جھٹلائے گئے ہیں جو ظاہر معجزے لائے اور ان کو صحیفے دئے گئے (جیسے ابراہیم کے صحیفے) اور کتاب روشن دی گئی جیسے توراۃ وانجیل۔ سو جیسے انہوں نے صبر کیا تم بھی صبر کرو۔

تشریح

(۱۸۲) عذاب الٰہی خود اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے | اور اس وقت جو عذاب ہوگا وہ خود ان کے اعمال کی بدولت ہوگا ان کے ہاتھوں کی کمائی کا نتیجہ ہوگا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تو کسی پر بھی ذرہ برابر ظلم نہیں کرتے۔

(۱۸۳) اہل کتاب کی بہانہ بازیاں | پچھلے بعض پیغمبروں کے زمانے میں یہ طریقہ رہا ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ کے راستے میں قربانی دیتا تھا یا صدقہ خیرات کرتا تھا تو اس کی قبولیت کی علامت یہ تھی کہ آسمان سے ایک آگ آتی تھی اور اسکو جلادیتی تھی چنانچہ بنی اسرائیل میں سے بھی بعض انبیاء نے آتشی قربانی کا معجزہ دکھایا تھا۔ اب اہل کتاب نے بہانہ بنایا کہ ہم اس لئے ایمان نہیں لاتے کہ ان کے ذریعے وہ آگ جو قربانی کو بھسم کردے آسمان سے ظاہر نہیں ہورہی ہے۔ حالانکہ جن پیغمبروں نے یہ معجزہ دکھایا تھا بنی اسرائیل نے ان کو بھی نہیں مانا بلکہ اُلٹا اُن کی جان کے درپے ہوگئے۔ معلوم ہوا کہ یہ ایمان نہ لانے کے جھوٹے بہانے ہیں۔

(۱۸۴) اے نبیؐ آپ دل شکستہ نہ ہوں | جن لوگوں کی یہ عادت رہی کہ پیغمبروں کو قتل تک کردیا، کھلی کھلی نشانیاں اور روشن صحیفوں کے باوجود پیغمبروں کو جھٹلاتے رہے۔ اگر وہ آج تمہیں جھٹلاتے ہیں تو آپ اس سے دل گرفتہ اور ملول نہ ہوں۔ ایسے جھٹلانے والوں کی آپ بالکل پرواہ نہ کریں اور اپنا کام کرتے چلے جائیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ

كُلُّ	نَفْسٍ	ذَآئِقَةُ	الْمَوْتِ	وَاِنَّمَا	تُوَفَّوْنَ	اُجُوْرَكُمْ	يَوْمَ
ہر	جان	چکھنا	موت	اور بیشک	پورے پورے ملیں گے	تمہارے اجر	دن

ہر جان کو موت (کا ذائقہ) چکھنا ہے اور قیامت کے دن تمہارے اجر پورے پورے

الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا

الْقِيٰمَةِ	فَمَنْ	زُحْزِحَ	عَنِ	النَّارِ	وَاُدْخِلَ	الْجَنَّةَ	فَقَدْ فَازَ	وَمَا
قیامت	پھر جو	دُور کیا گیا	سے	دوزخ	اور داخل کیا گیا	جنت	پس مراد کو پہونچا	اور نہیں

ملیں گے ، پھر جو کوئی دوزخ سے دور کیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا بس وہ مراد کو پہنچا۔ اور

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾

الْحَيٰوةُ	الدُّنْيَآ	اِلَّا	مَتَاعُ	الْغُرُوْرِ
زندگی	دنیا	سوائے	سودا	دھوکا

دنیا کی زندگی (کچھ) نہیں ایک دھوکے کے سودے کے سوا

(۱۸۵) كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ جَزَاءَ اَعْمَالِكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ بُعِدَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ نَالَ غَايَةَ مَطْلُوْبِهٖ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اَىِ الْعَيْشُ فِيْهَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○ اَلْبَاطِلِ يُتَمَتَّعُ بِهٖ قَلِيْلًا ثُمَّ يَفْنٰى۔

(۱۸۵) ہر ایک آدمی اور جاندار مرنے والا ہے قیامت کے دن تم کو تمہارے عملوں کا بدلہ ملجاوے گا سو جو شخص دوزخ سے بچایا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا تو وہ اپنے مطلب کو پہنچا۔ اور دنیا میں جینا دھوکے کی پونجی ہے
کہ تھوڑے دنوں فائدہ
اٹھاکر پھر فنا ہے

تشریح

(۱۸۵) اصل کامیابی آخرت کی ہے۔ یہاں دنیا میں انسان جو کچھ کر رہا ہے اس کا بدلہ موت کے بعد دوسری دنیا میں اس کو مل جائیگا موت سے کوئی بچ نہیں سکتا۔ مرنے کے بعد جو کامیاب رہا وہ حقیقت میں کامیاب ہے۔ دنیا کی زندگی ظاہر فریب ہے اس پر فریفتہ ہونا اور اس کو زندگی کا مقصد بنا لینا کوئی عقل مندی کی بات نہیں ہے۔ دنیا کی زندگی میں جو نتیجے سامنے آتے ہیں وہ آخری نتیجے نہیں ہیں اور یہاں کسی کو راحت کا سامان مل جانا اس کا ثبوت نہیں ہے کہ وہ حق پر بھی ہے۔ دنیا میں مصائب اور مشکلات کا پیش آنا یہ معنی نہیں رکھتا کہ فی شخص باطل پر ہے غرض یہ کہ اصل اعتبار آخری نتیجوں کا ہے جو موت کے بعد قیامت کے دن پیش آئیں گے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۣ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

لَتُبْلَوُنَّ	فِیْ	اَمْوَالِكُمْ	وَ اَنْفُسِكُمْ	وَلَتَسْمَعُنَّ	مِنَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا
تم ضرور آزمائے جاؤگے	میں	اپنے مال	اور اپنی جانیں	اور ضرور سنوگے	سے	وہ لوگ جنہیں	دیگئی

تم اپنے مالوں اور اپنی جانوں میں ضرور آزمائے جاؤگے ، اور تم ضرور سنوگے ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۭ وَاِنْ

الْكِتٰبَ	مِنْ قَبْلِكُمْ	وَ مِنَ	الَّذِيْنَ	اَشْرَكُوْٓا	اَذًى	كَثِيْرًا	وَاِنْ
کتاب	تم سے پہلے	اور ۔ سے	جن لوگوں نے	شرک کیا (مشرک)	دکھ دینے والی	بہت	اور اگر

کتاب دی گئی ، اور مشرکوں سے (بھی) دُکھ دینے والی (باتیں) بہت سی ۔ اور اگر

تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿١٨٦﴾

تَصْبِرُوْا	وَتَتَّقُوْا	فَاِنَّ	ذٰلِكَ	مِنْ	عَزْمِ	الْاُمُوْرِ
تم صبر کرو	اور پرہیزگاری کرو	تو بیشک	یہ	سے	ہمت	کام (جمع)

تم صبر کرو اور پرہیزگاری کرو تو بےشک یہ بڑے ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

(١٨٦) لَتُبْلَوُنَّ حُذِفَ مِنْهُ نُوْنُ الرَّفْعِ لِتَوَالِی النُّوْنَاتِ
وَالْوَاوُ ضَمِيْرُ الْجَمْعِ لِاِلْتِقَاءِ السَّاكِنَيْنِ لَتُخْتَبَرُنَّ
فِیْٓ اَمْوَالِكُمْ بِالْفَرَائِضِ فِيْهَا وَالْجَوَائِحِ وَاَنْفُسِكُمْ
بِالْعِبَادَاتِ وَالْبَلَاءِ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى
وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا مِنَ الْعَرَبِ
اَذًى كَثِيْرًا ۭ مِنَ السَّبِّ وَالطَّعْنِ وَ
التَّشْبِيْبِ بِنِسَائِكُمْ وَاِنْ تَصْبِرُوْا عَلٰى
ذٰلِكَ وَتَتَّقُوا اللّٰهَ فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ
عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○ اَیْ مِنْ مَعْزُوْمَاتِهَا
الَّتِیْ يُعْزَمُ عَلَيْهَا لِوُجُوْبِهَا۔

(١٨٦) تم پر آزمائش کی جاوے گی کہ تمہارے مالوں پر زکوٰۃ مقرر ہوگی کہ دیتے ہو یا نہیں ۔ اور طرح طرح کی آفتیں ڈالی جائیں گی اور تم پر عبادات نماز روزہ وغیرہ مقرر کر کے آزمائش ہوگی کہ تعمیل حکم کرتے ہو یا نہیں اور مصیبتیں اور تکالیف ڈالی جاوینگی کہ ان پر صبر کرتے ہو یا نہیں ۔ اور اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ اور عرب کے مشرکین تم کو گالیاں دینگے اور طعن و تشنیع کرینگے تمہاری عورتوں پر زبان درازی کریں گے اور طرح طرح کی آزمائشیں تم پر ہونگی اگر تم اس پر صبر کروگے اور اللہ سے ڈروگے تو یہ بڑا کام ہے اور ان امور میں سے ہے جن کا کرنا لازم و واجب ہے

تشریح

(١٨٦) دنیا کی زندگی کی آزمائشیں | دنیا کی زندگی میں بہت سی آزمائشیں پیش آتی ہیں ۔ یہ دراصل کھرے کھوٹے کو الگ کرنے کے لئے ہوتی ہے مسلمانوں تمہیں بھی اہل کتاب اور مشرکین سے بہت سی تکلیف دہ چیزیں سامنے آئیں گی اگر تم صبر کرو اور خدا ترسی کی روش پر قائم رہو اور ثابت قدمی سے ان سختیوں کا مقابلہ کرو تو یہ بڑے حوصلے کا کام ہوگا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ

وَاِذْ	اَخَذَ	اللّٰهُ	مِيْثَاقَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	لَتُبَيِّنُنَّهٗ
اور جب	لیا	اللہ	عہد	وہ لوگ جنہیں	دی گئی	کتاب	اسے ضرور بیان کردینا

اور (یاد کرو) جب اللہ نے اہل کتاب سے عہد لیا کہ تم اسے لوگوں کے لئے ضرور بیان

لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۫ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَ

لِلنَّاسِ	وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ	فَنَبَذُوْهُ	وَرَآءَ	ظُهُوْرِهِمْ	وَ
لوگوں کے لئے	اور نہ چھپانا اسے	تو انھوں نے اسے پھینک دیا	پیچھے	اپنی پیٹھ (جمع)	اور

کروگے اور اسے نہ چھپانا، انھوں نے اُسے اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دیا اور اس کے

اشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ (١٨٧)

اشْتَرَوْا	بِهٖ	ثَمَنًا	قَلِيْلًا	فَبِئْسَ	مَا	يَشْتَرُوْنَ
حاصل کی	اسکے بدلے	قیمت	تھوڑی	تو کتنا برا ہے	جو	وہ خریدتے ہیں۔

بدلے تھوڑی قیمت حاصل کی، تو کتنا برا ہے جو وہ خریدتے ہیں۔

(١٨٧) وَ اذْكُرْ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اَيِ الْعَهْدَ عَلَيْهِمْ فِي التَّوْرٰىةِ لَتُبَيِّنُنَّهٗ اَيِ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ فِي الْفِعْلَيْنِ فَنَبَذُوْهُ طَرَحُوا الْمِيْثَاقَ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ فَلَمْ يَعْمَلُوْا بِهٖ وَ اشْتَرَوْا بِهٖ اَخَذُوْا بَدَلَهٗ ثَمَنًا قَلِيْلًا مِنَ الدُّنْيَا مِنْ سَفَلَتِهِمْ بِرِيَاسَتِهِمْ فِي الْعِلْمِ فَكَتَمُوْهُ خَوْفَ فَوْتِهٖ عَلَيْهِمْ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۝ شِرَاۗؤُهُمْ هٰذَا

(١٨٧) اور یاد کرو جب اللہ نے اہل کتاب سے توراۃ میں یہ وعدہ لیا اور ان کو حکم فرمایا کہ تم احکام الٰہی کو نہ چھپائیو اور صاف صاف سب پر ظاہر کردیجئو۔ سو انھوں نے اس عہد کو پس پشت ڈالا اور عمل نہ کیا اور اس کے عوض دنیا کا تھوڑا سا مال و متاع کمینوں رذیلوں سے لیا کہ علم کی ریاست ان کو حاصل تھی عوام سے مال لے کر غلط مسئلے بتائے اور حکم الٰہی کو چھپایا کہ ظاہر کرتے تو مال نہ ملتا سو برا ہے جو انہوں نے خریدا کہ دین کے بدلے دنیا کو لیا۔

تشریح

(١٨٧) اہل کتاب نے اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈالدیا | اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے علماء سے وعدہ لیا تھا کہ وہ اللہ کے احکام کو چھپائیں گے نہیں اور لوگوں کے سامنے جوں کا توں بیان کریں گے۔ اس عہد کا ذکر بائیبل کی کتاب "استثنا" میں موجود ہے مگر اہل کتاب کے علماء نے ان وعدوں کو بھلا دیا اور اللہ کے احکام کو پس پشت ڈال کر دنیا کی تھوڑی قیمت پر جو آخرت کے مقابلے میں بہرحال تھوڑی ہے اللہ کے دین کو بیچ دیا۔ کتنے گھاٹے کا کام ہے دین کو دنیا کی قیمت پر بیچ ڈالنا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ

وَّيُحِبُّوْنَ	اَتَوْا	بِمَا	يَفْرَحُوْنَ	الَّذِيْنَ	لَا تَحْسَبَنَّ
اور وہ چاہتے ہیں	انہوں نے کیا	اس پر جو	خوش ہوتے ہیں	جو لوگ	آپ ہرگز نہ سمجھیں

آپ ہرگز نہ سمجھیں جو لوگ خوش ہوتے ہیں جو انہوں نے کیا (اپنے کیے پر) اور چاہتے ہیں کہ

اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ

بِمَفَازَةٍ	تَحْسَبَنَّهُمْ	فَلَا	لَمْ يَفْعَلُوْا	بِمَا	يُّحْمَدُوْا	اَنْ
رہا شدہ	سمجھیں آپ انہیں	پس نہ	انہوں نے نہیں کیا	اس پر جو	انکی تعریف کی جائے	کہ

اس پر انکی تعریف کی جائے، جو انہوں نے نہیں کیا۔ پس آپ انہیں رہا شدہ نہ سمجھیں

مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾

اَلِيْمٌ	عَذَابٌ	وَلَهُمْ	الْعَذَابِ	مِّنَ
دردناک	عذاب	اور انکے لئے	عذاب	سے

عذاب سے اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے

﴿۱۸۸﴾ لَا تَحْسَبَنَّ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ
الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا فَعَلُوْا
مِنْ اِضْلَالِ النَّاسِ وَّيُحِبُّوْنَ
اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا
مِنَ التَّمَسُّكِ بِالْحَقِّ وَهُمْ عَلٰى
ضَلَالٍ فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِالْوَجْهَيْنِ
تَاكِيْدٌ بِمَفَازَةٍ بِمَكَانٍ يَنْجُوْنَ
فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فِي الْاٰخِرَةِ
بَلْ هُمْ فِيْ مَكَانٍ يُعَذَّبُوْنَ فِيْهِ
وَهُوَ جَهَنَّمُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ مُؤْلِمٌ
فِيْهَا وَمَفْعُوْلَا يَحْسَبُ الْاُوْلٰى دَلَّ عَلَيْهِمَا
مَفْعُوْلَ الثَّانِيَةِ عَلٰى قِرَاءَةِ التَّحْتَانِيَةِ وَعَلَى
الْفَوْقَانِيَةِ حُذِفَ الثَّانِيْ فَقَطْ

﴿۱۸۸﴾ جو لوگ برے افعال کر کے اور لوگوں کو گمراہی میں ڈال کر اس اپنی حرکت پر خوش ہوتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ لوگ ہماری جھوٹی تعریفیں کریں اور ہم کو حق پر سمجھیں حالانکہ وہ گمراہ ہیں تو ان کو تم نہ سمجھو کہ عذاب سے چھوٹ گئے بلکہ وہ دوزخ کے کندے ہیں۔ ان کو سخت عذاب کی مار ہے۔

تشریح

﴿۱۸۸﴾ دنیا پرست اللہ کے عذاب سے بچ نہ سکیں گے | یہ لوگ جو اپنے کرتوتوں پر خوش ہو رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کی خوب تعریف ہو یہ نہ سمجھیں کہ اللہ کے عذاب سے چھوٹ جائیں گے۔ اللہ کو سب کچھ معلوم ہے اور وہ ایسے لوگوں کو چھوڑے گا نہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى

وَلِلّٰهِ	مُلْكُ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى
اور اللہ کیلئے	بادشاہت	آسمانوں	اور زمین	اور	اللہ	پر

اور اللہ کے لئے ہے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ ہر شے پر

ع ۱۹ ۱۰ كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۸۹﴾ ع اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

كُلِّ	شَیْءٍ	قَدِیْرٌ	اِنَّ	فِیْ	خَلْقِ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ
ہر	شے	قادر	بیشک	میں	پیدائش	آسمانوں (جمع)	اور زمین

قادر ہے ۔ بے شک پیدائش میں آسمانوں کی اور زمین کی

وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾

وَاخْتِلَافِ	الَّیْلِ	وَالنَّهَارِ	لَاٰیٰتٍ	لِّاُولِی الْاَلْبَابِ
اور آنا جانا	رات	اور دن	نشانیاں ہیں	عقل والوں کے لئے

اور رات دن کے آنے جانے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں

(۱۸۹) وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ خَزَائِنُ الْمَطَرِ وَالرِّزْقِ وَ النَّبَاتِ وَغَیْرِهَا وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۟ وَمِنْهُ تَعْذِیْبُ الْكَافِرِیْنَ وَاِنْجَاءُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

(۱۹۰) اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَافِیْهِمَا مِنَ الْعَجَائِبِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ بِالْمَجِیْءِ وَ الذَّهَابِ وَالزِّیَادَةِ وَالنُّقْصَانِ لَاٰیٰتٍ دَلَالَاتٍ عَلٰى قُدْرَتِهٖ تَعَالٰى لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۟ لِذَوِی الْعُقُوْلِ۔

(۱۸۹) آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کو ہے ۔ بارش اور رزق کے خزانے اور درختوں کا اُگانا وغیرہ سب اسی کے قبضہ قدرت میں ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ کافروں کو عذاب دینا اور مسلمانوں کو نجات دینا سب اسکے اختیار میں ہے ۔

(۱۹۰) اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الخ ۔ بیشک آسمانوں اور زمین اور ان کے عجائبات کے پیدا کرنے اور رات دن کے آنے جانے اور کم و بیش ہونے میں عقل والوں کو اللہ کی قدرت کی بڑی نشانی ہیں ۔

تشریح

(۱۸۹) مجرم اللہ کی پکڑ سے بچ نہیں سکتے | زمین و آسمان میں ہر جگہ اللہ ہی کی بادشاہت ہے اور وہ مختارِ کل ہے ہر چیز پر قادر ہے اسلئے مجرم بچ کر کہاں جا سکتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ فوری طور پر سزا نہیں دے رہے ہیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈھیل اسکی حکمت کی وجہ سے ہے اور دنیا میں جو آرام و راحت کے سامان انکے پاس ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی بھی ہے ۔

(۱۹۰) ہر چیز میں اللہ کی نشانی موجود ہے | ایک صاحب عقل کے لئے زمین و آسمان کی بناوٹ میں رات اور دن کے آنے جانے میں وہ نشانیاں موجود ہیں جس سے آدمی سمجھ سکتا ہے کہ اس کائنات پر ایسے قادر و حکیم کی حکومت ہے جو ایک ایک باریکی کا پورا علم رکھتا ہے اگر انسان آنکھیں کھول کر دیکھے تو اسے نظر آئیگا کہ اللہ تعالیٰ نے چھوٹی بڑی ہر مخلوق کی ایسی حد بندی کر دی ہے کہ کیا مجال ہے کہ کوئی اپنے دائرے سے باہر نکل تو جائے ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ

اَلَّذِيْنَ	يَذْكُرُوْنَ	اللّٰهَ	قِيٰمًا	وَّقُعُوْدًا	وَّعَلٰى	جُنُوْبِهِمْ	وَ
جو لوگ	یاد کرتے ہیں	اللہ	کھڑے	اور بیٹھے	اور پر	اپنی کروٹیں	اور

جو لوگ اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر یاد کرتے ہیں۔ اور

يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا

يَتَفَكَّرُوْنَ	فِيْ	خَلْقِ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	رَبَّنَا	مَا	خَلَقْتَ	هٰذَا
وہ غور کرتے ہیں	میں	پیدائش	آسمانوں	اور زمین	اے ہمارے رب	نہیں	تونے پیدا کیا	یہ

غور کرتے ہیں آسمانوں کی اور زمین کی پیدائش میں، اے ہمارے رب تونے یہ بے فائدہ نہیں

بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾

بَاطِلًا	سُبْحٰنَكَ	فَقِنَا	عَذَابَ	النَّارِ
بے فائدہ	تو پاک ہے	تو ہمیں بچالے	عذاب	آگ (دوزخ)

پیدا کیا تو پاک ہے تو بچالے ہمیں دوزخ کے عذاب سے۔

(۱۹۱) اَلَّذِيْنَ نعتٌ لِمَا قَبْلَهٗ اَوْ بَدَلٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ مُضْطَجِعِيْنَ اَيْ فِيْ كُلِّ حَالٍ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يُصَلُّوْنَ كَذٰلِكَ حَسْبَ الطَّاقَةِ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
ع ۱۰ وَالْاَرْضِ لِيَسْتَدِلُّوْا بِهِ عَلٰى قُدْرَةِ صَانِعِهِمَا يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا الْخَلْقَ الَّذِيْ نَرَاهُ بَاطِلًا ۚ حَالٌ عَبَثًا بَلْ دَلِيْلًا عَلٰى كَمَالِ قُدْرَتِكَ سُبْحٰنَكَ تَنْزِيْهًا لَكَ عَنِ الْعَبَثِ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

(۱۹۱) ان لوگوں کو جو کھڑے بیٹھے اور لیٹ کر غرض ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور حسب طاقت نماز ادا کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کے بنائے جانے میں غور و فکر کرتے ہیں اور صانع جل شانہ کی قدرت کا تماشا کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ جو کچھ اے ہمارے رب ہم تیری مخلوقات دیکھ رہے ہیں تو نے اس کو بے فائدہ نہیں بنایا بلکہ تیری بڑی قدرت ان سے معلوم ہوتی ہے۔ تو پاک ہے اس سے کہ بے فائدہ کوئی کام کرے پس ہم کو بچا آگ کی تکلیف سے۔

تشریح

(۱۹۱) اللہ کی تخلیق پر غور کرنے والے | یہ صاحب علم و فکر وہ لوگ ہیں جو اللہ کی تخلیق میں غور و فکر کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ کائنات کا اتنا بڑا کارخانہ اللہ نے بیکار اور بے مقصد نہیں بنایا ہے وہ اٹھتے بیٹھتے اپنے رب کو یاد کرتے ہیں اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اس کے عذاب سے پناہ چاہتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی تخلیق اور اس کی نشانیوں پر غور کرنا وہی بامقصد اور پسندیدہ ہے جو خدا کی یاد اور آخرت کی فکر پیدا کرے اور جس سے بنانے والے کی معرفت حاصل ہو۔ یہ نہیں ہے کہ مصنوعات کے جال میں الجھ کر رہ جائے اور اس سے وہ فائدہ حاصل نہ ہو جس سے معرفتِ کردگار حاصل ہو سکے۔ اس لئے کہ پوری کائنات معرفتِ کردگار کا ایک دفتر ہے، بشرطیکہ ایک طالب بن کر اس پر غور و فکر کیا جائے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ

رَبَّنَآ	اِنَّكَ	مَنْ	تُدْخِلِ	النَّارَ	فَقَدْ	اَخْزَيْتَهٗ	وَمَا	لِلظّٰلِمِيْنَ
اے ہمارے رب	بیشک تو	جو جس	داخل کیا	آگ (دوزخ)	تو ضرور	تونے اسکو رُسوا کیا	اور نہیں	ظالموں کے لئے

اے ہمارے رب تونے جس کو دوزخ میں داخل کیا تو ضرور تونے اس کو رسوا کیا۔ اور ظالموں کا

مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ

مِنْ	اَنْصَارٍ	رَبَّنَآ	اِنَّنَا	سَمِعْنَا	مُنَادِيًا	يُّنَادِيْ	لِلْاِيْمَانِ	اَنْ
کوئی	مددگار	اے ہمارے رب	بیشک ہم نے	سنا	پکارنے والا	پکارتا ہے	ایمان کے لئے	کہ

کوئی مددگار نہیں۔ اے ہمارے رب بیشک ہم نے ایک پکارنے والے کو سُنا وہ ایمان کی طرف پکارتا ہے کہ

اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا

اٰمِنُوْا	بِرَبِّكُمْ	فَاٰمَنَّا	رَبَّنَا	فَاغْفِرْ	لَنَا	ذُنُوْبَنَا	وَكَفِّرْ	عَنَّا	سَيِّاٰتِنَا
ایمان لے آؤ	اپنے رب پر	سو ہم ایمان لائے	اے ہمارے رب	تو بخشدے	ہمیں	ہمارے گناہ	اور دور کردے	ہم سے	ہماری برائیاں

اپنے رب پر ایمان لے آؤ، سو ہم ایمان لائے، اے ہمارے رب! تو ہمیں بخشدے ہمارے گناہ اور ہم سے ہماری برائیاں دُور کردے

وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا

وَتَوَفَّنَا	مَعَ	الْاَبْرَارِ	رَبَّنَا	وَاٰتِنَا	مَا	وَعَدْتَّنَا	عَلٰى	رُسُلِكَ	وَلَا
اور ہمیں موت دے	ساتھ	نیکوں کے	اے ہمارے رب	اور ہمیں دے	جو	تونے ہم سے وعدہ کیا	پر (ذریعہ)	اپنے رسول (جمع)	اور نہ

اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔ اے ہمارے رب اور ہمیں دے جو تونے اپنے رسولوں کے ذریعہ وعدہ کیا اور ہمیں

تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾

تُخْزِنَا	يَوْمَ	الْقِيٰمَةِ	اِنَّكَ	لَا تُخْلِفُ	الْمِيْعَادَ
رسوا کر ہمیں	دن	قیامت	بیشک تو	نہیں خلاف کرتا	وعدہ

قیامت کے دن رسوا نہ کرنا۔ بیشک تو نہیں خلاف کرتا اپنا وعدہ۔

﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ لِلْخُلُوْدِ
فِيْهَا فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ اَهَنْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ
اَلْكَافِرِيْنَ فِيْهِ وُضِعَ الظَّاهِرُ مَوْضَعَ الْمُضْمَرِ
اِشْعَارًا بِتَخْصِيْصِ الْخِزْيِ بِهِمْ مِنْ
زَائِدَةٌ اَنْصَارٍ ○ اَعْوَانٍ يَمْنَعُهُمْ

﴿۱۹۲﴾ اے ہمارے رب بیشک تونے جس کو آگ میں ڈالا اور
ہمیشہ کو گرفتار عذاب کیا اس کو نہایت رسوا اور ذلیل
کیا اور کافروں کا کوئی مددگار نہیں جو
ان کو عذاب الہٰی سے بچا دے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ

(۱۹۳) رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ يَدْعُوا
النَّاسَ لِلْاِيْمَانِ اَیْ اِلَيْهِ وَهُوَ مُحَمَّدٌ
اَوِ الْقُرْاٰنُ اَنْ اَیْ بِاَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ
فَاٰمَنَّا بِهٖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا
وَكَفِّرْ غَطِّ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا فَلَا تُظْهِرْهَا
بِالْعِقَابِ عَلَيْهَا وَ تَوَفَّنَا اَقْبِضْ اَرْوَاحَنَا
مَعَ فِیْ جُمْلَةِ الْاَبْرَارِ ○ اَلْاَنْبِيَاءَ وَ
الصّٰلِحِيْنَ۔

(۱۹۳) اے ہمارے رب ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا کہ وہ ایمان کی طرف بلاتا ہے۔ یہ کہتا ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ (وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں یا قرآن) سو ہم اس پر ایمان لائے۔ سو اے ہمارے رب ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمارے گناہ پوشیدہ فرما ان پر عذاب نہ کر اور ہم کو انبیاء اور صلحا کے ساتھ موت دے اور ان میں محشور کر

(۱۹۴) رَبَّنَا وَاٰتِنَا اَعْطِنَا مَا وَعَدْتَّنَا بِهٖ عَلٰى
اَلْسِنَةِ رُسُلِكَ مِنَ الرَّحْمَةِ وَالْفَضْلِ وَسُؤَالُهُمْ
ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ وَعْدُهٗ تَعَالٰى لَا يُخْلِفُ سُؤَالُ
اَنْ يَّجْعَلَهُمْ مِنْ مُسْتَحِقِّيْهِ لِاَنَّهُمْ لَمْ
يَتَيَقَّنُوْا اِسْتِحْقَاقَهُمْ لَهٗ وَتَكْرِيْرُ رَبَّنَا مُبَالَغَةٌ فِی
التَّضَرُّعِ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ
الْمِيْعَادَ ○ اَلْوَعْدَ بِالْبَعْثِ وَالْجَزَآءِ

(۱۹۴) اور جو کچھ تو نے رسولوں کی معرفت فضل و رحمت کا ہم سے وعدہ فرمایا ہے اس کو پورا فرما (اللہ کا وعدہ بغیر ان کے کہنے کے بھی ضرور پورا ہوتا پھر یہ عرض کرنا کہ جو کچھ ہم سے رحمت کا وعدہ فرمایا ہے اس کو پورا فرما اس لئے ہے کہ اللہ سے یہ بات مانگی کہ ہم کو ان لوگوں میں سے کر جو مستحق اس وعدے کے ہیں کیونکہ انکو یہ یقین نہ تھا کہ ہم بالضرور مستحق اس وعدے کے ہیں) اور ہم کو قیامت میں رسوا نہ کر بیشک جو تیرا وعدہ جزا و سزا حشر و نشر کا ہے سب پورا ہونے والا ہے۔

تشریح

(۱۹۲) دوزخ بڑی رسوائی کی جگہ ہے | یعنی یہ سمجھ والے لوگ جب ان پر نظام کائنات کی حکمت کھلتی ہے اور وہ یہ سمجھ جاتے ہیں کہ جس انسان میں اللہ نے اچھے برے کی تمیز دی ہے اخلاقی حس عطا کی ہے اور تصرف کے اختیارات دیئے ہیں یہ کیسے ممکن ہے کہ اس کے اعمال کی بازپرس نہ ہو اور اسے نیکی و بدی کا بدلہ نہ دیا جائے۔ اس غور و فکر سے انہیں آخرت کا یقین حاصل ہو جاتا ہے وہ اللہ کے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں اور بارگاہ الٰہی میں عرض کرتے ہیں کہ جسے آپ نے دوزخ کے عذاب میں ڈالا وہ حقیقت میں بڑی ذلت اور رسوائی میں پڑ گیا۔ اور وہ جان جاتے ہیں کہ ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

(۱۹۳) رسول پر ایمان | اللہ کی کائنات پر غور و فکر کے نتیجے میں انہیں جو اطمینان حاصل ہوتا ہے جب وہ اسکو پیغمبر کی دعوت اور اس کی تعلیم سے ملاتے ہیں انہیں معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر اس کائنات اور اس کے آغاز و انجام کے متعلق جو نقطۂ نظر پیش کرتے ہیں اور جو راستہ وہ بتاتے ہیں وہ سراسر حق ہے اور وہ پکار اٹھتے ہیں کہ اے رب آپ کے پکارنے والے کی پکار کو ہم نے سنا اور ہم نے اس کی دعوت کو قبول کر لیا پس اے رب ہمارے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیجئے، ہماری برائیوں کو دور کر دیجئے اور اپنے نیک بندوں کے ساتھ ہمارا خاتمہ فرمائیے۔

(۱۹۴) مومنین کی دعا | یہ صاحب ایمان جن کو اللہ کے وعدوں پر پورا یقین ہے مگر یہ اطمینان نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو مغفرت کے وعدے کئے ہیں اس کا مصداق ہم ہوں گے یا نہیں۔ وہ اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب جو آپ نے اپنے پیغمبروں کے ذریعہ وعدے کئے ہیں ان کو ہمارے ساتھ پورا فرمائیے ہمیں حشر کے میدان میں رسوا نہ کیجیے۔ بے شک آپ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتے۔ مگر ہم کوئی ایسا کام نہ کر بیٹھیں کہ آپ کے وعدوں کے مستحق نہ رہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ

فَاسْتَجَابَ	لَهُمْ	رَبُّهُمْ	اَنِّیْ	لَآ اُضِیْعُ	عَمَلَ	عَامِلٍ	مِّنْکُمْ
پس قبول کی	انکے لئے	انکا رب	کہ میں	ضائع نہیں کرتا	محنت	کوئی محنت کرنیوالا	تم میں سے

پس ان کے رب نے (اُن کی دُعا) قبول کی کہ میں کسی محنت کرنے والے کی محنت ضائع نہیں کرتا تم میں سے

مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی ۚ بَعْضُکُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِیْنَ

مِّنْ	ذَکَرٍ	اَوْ	اُنْثٰی	بَعْضُکُمْ	مِّنْ ۔ بَعْضٍ	فَالَّذِیْنَ
سے	مرد	یا	عورت	تم میں سے	سے ۔ بعض (آپس میں)	سو جو لوگ

مرد ہو یا عورت ، تم آپس میں (ایک ہو) سو جن لوگوں نے

هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ

هَاجَرُوْا	وَاُخْرِجُوْا	مِنْ	دِیَارِهِمْ	وَاُوْذُوْا	فِیْ	سَبِیْلِیْ
انہوں نے ہجرت کی	اور نکالے گئے	سے	اپنے شہروں	اور ستائے گئے	میں	میری راہ

ہجرت کی اور اپنے شہروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے

وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُکَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ

وَقٰتَلُوْا	وَقُتِلُوْا	لَاُکَفِّرَنَّ	عَنْهُمْ	سَیِّاٰتِهِمْ	وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ
اور لڑے	اور مارے گئے	میں ضرور دور کروں گا	اُن سے	ان کی برائیاں	اور ضرور انھیں داخل کرونگا

اور لڑے اور مارے گئے ، میں ان کی برائیاں اُن سے ضرور دور کردوں گا ، اور انہیں باغات

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ

جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ	تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	ثَوَابًا	مِّنْ	عِنْدِ اللّٰهِ
باغات	بہتی ہیں	سے	ان کے نیچے	نہریں	ثواب	سے	اللہ کے پاس (طرف)

میں داخل کروں گا بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں (یہ) اللہ کی طرف سے ثواب ہے

وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾

وَاللّٰهُ	عِنْدَهٗ	حُسْنُ	الثَّوَابِ
اور اللہ	اس کے پاس	اچھا	ثواب

اور اللہ کے پاس اچھا ثواب ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۹۵) فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ دُعَاءَهُمْ
أَنِّيْ اَیْ بِاَنِّیْ لَآ أُضِيعُ عَمَلَ
عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ
أَوْ أُنثَىٰ بَعْضُكُم كَائِنٌ مِّنْ
بَعْضٍ ج اَیْ اَلذُّکُوْرُ مِنَ
الْاِنَاثِ وَبِالْعَکْسِ وَالْجُمْلَةُ
مُؤَکِّدَةٌ لِمَا قَبْلَهَا اَیْ هُمْ
سَوَاءٌ فِی الْمُجَازَاتِ بِالْاَعْمَالِ
وَتَرْكِ تَضْیِیْعِهَا. نَزَلَتْ لَمَّا قَالَتْ
اُمُّ سَلَمَةَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اَسْمَعُ
اللّٰهُ ذِکْرَ النِّسَاءِ فِی الْهِجْرَةِ
بِشَیْءٍ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ
مَکَّةَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ وَأُخْرِجُوا
مِن دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي
دِیْنِیْ وَقَاتَلُوْا الْکُفَّارَ وَقُتِلُوا
بِالتَّخْفِیْفِ وَالتَّشْدِیْدِ وَفِیْ
قِرَاءَةٍ بِتَقْدِیْمِهِ لَأُكَفِّرَنَّ
عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ اَسْتُرُهَا بِالْمَغْفِرَةِ
وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي
مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مَصْدَرٌ
مِنْ مَعْنٰی لَاُکَفِّرَنَّ مُؤَکِّدٌ لَهٗ
مِّنْ عِندِ اللَّهِ فِیْهِ اِلْتِفَاتٌ عَنِ التَّکَلُّمِ
وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ ○ الْجَزَاءِ

(۱۹۵) سو ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمائی کہ میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع نہیں کرتا مرد ہو یا عورت اس بارے میں سب برابر ہیں۔

جب ام سلمہ رضؓ نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا وجہ ہجرت میں کہیں ذکر عورتوں کا نہیں آتا تو یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ سے آخر تک۔

سو جن لوگوں نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ اور اپنے گھروں سے نکالے گئے، اور میرے دین میں ان کو تکلیفیں پہونچیں، اور کافروں کو قتل کیا اور شہید ہوئے ہیں ان کے گناہ بخش کر جنت کے باغوں میں پہونچاؤں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ یہ اللہ کے پاس کا بدلہ ہے اور اس کے ہاں عمدہ بدلہ نیکوں کے واسطے تیار ہے۔

تشریح

(۱۹۵) **اللہ کے یہاں کسی کا عمل ضائع نہیں جائیگا** اللہ نے ان مومنین کی دعا کو قبول فرمایا اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی وضاحت کر دی کہ مرد ہوں یا عورتیں ان میں سے کسی کا عمل بھی جو انہوں نے اللہ کے لئے کیا ہے ضائع نہیں جائیگا. کیونکہ مرد اور عورت ایک ہی نوع انسانی کے افراد ہیں ایک آدم سے پیدا ہوئے ہیں ایک اسلامی رشتے میں منسلک ہیں۔ معاشرت میں ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہیں تو اعمال کے نتیجوں میں بھی ایک جیسے ہیں جب اللہ تعالےٰ کسی کے چھوٹے سے چھوٹے عمل کو بھی ضائع نہیں کرتا تو پھر ان کا تو پوچھنا ہی کیا جنہوں نے اللہ کے لئے، ہجرت کی، اپنے وطن چھوڑے اپنے گھروں سے نکالے گئے، میرے راستے میں ستائے گئے میرے لئے لڑے اور مارے گئے۔ یہ وہ بندے ہیں جن کی تمام کوتاہیاں معاف کر دی گئیں اور اللہ کی جنت انکے داخلے کی منتظر ہے اللہ کی طرف سے ان کے اعمال کا بدلہ۔ اور اللہ سے بہتر جزا دینے والا کون ہوسکتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ

لَا يَغُرَّنَّكَ	تَقَلُّبُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فِي	الْبِلَادِ	مَتَاعٌ
نہ دھوکا دے آپ کو	چلنا پھرنا	جن لوگوں نے	کفر کیا	میں	شہر (جمع)	فائدہ

شہروں میں کافروں کا چلنا پھرنا آپ کو دھوکا نہ دے۔ (یہ) تھوڑا سا فائدہ

قَلِيْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ

قَلِيْلٌ	ثُمَّ	مَاْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ	وَبِئْسَ	الْمِهَادُ	لٰكِنِ
تھوڑا	پھر	ان کا ٹھکانا	دوزخ	اور کتنا برا	بچھونا (آرام کرنا)	لیکن

ہے پھر اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ کتنی بری آرامگاہ ہے؟ جو

الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

الَّذِيْنَ	اتَّقَوْا	رَبَّهُمْ	لَهُمْ	جَنّٰتٌ	تَجْرِيْ	مِنْ	تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ
جو لوگ	ڈرتے رہے	اپنا رب	انکے لئے	باغات	بہتی ہیں	سے	انکے نیچے	نہریں

لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ

خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	نُزُلًا	مِّنْ	عِنْدِ اللّٰهِ	وَمَا	عِنْدَ اللّٰهِ	خَيْرٌ
ہمیشہ رہیں گے	اس میں	مہمانی	سے	اللہ کے پاس	اور جو	اللہ کے پاس	بہتر

وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے مہمانی ہے اللہ کے پاس سے، اور جو اللہ کے پاس ہے نیک لوگوں

لِلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ

لِلْاَبْرَارِ	وَ	اِنَّ	مِنْ	اَهْلِ الْكِتٰبِ	لَمَنْ	يُّؤْمِنُ	بِاللّٰهِ	وَ
نیک لوگوں کے لئے	اور	بیشک	سے	اہل کتاب	بعض وہ جو	ایمان لاتے ہیں	اللہ پر	اور

کے لئے بہتر ہے۔ اور بیشک اہل کتاب میں سے بعض وہ ہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ پر۔ اور

مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ

مَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْكُمْ	وَمَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْهِمْ	خٰشِعِيْنَ	لِلّٰهِ	لَا يَشْتَرُوْنَ
جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف	اور جو	نازل کیا گیا	انکی طرف	عاجزی کرتے ہیں	اللہ کے آگے	مول نہیں لیتے

جو تمہاری طرف نازل کیا گیا اور جو اُن کی طرف نازل کیا گیا۔ اللہ کے آگے عاجزی کرتے ہیں۔ اللہ کی

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

بِاٰيٰتِ	اللّٰهِ	ثَمَنًا	قَلِيْلًا	اُولٰۗىِٕكَ	لَهُمْ	اَجْرُهُمْ	عِنْدَ	رَبِّهِمْ
آیتوں کا	اللہ	مول	تھوڑا	یہی لوگ	انکے لئے	ان کا اجر	پاس	انکے رب

آیتوں کے بدلے تھوڑا مول نہیں لیتے یہی لوگ ہیں ان کے لئے اُن کے رب کے پاس اجر ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۞۱۹۹ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا

إِنَّ	اللّٰهَ	سَرِيعُ	الْحِسَابِ	يٰٓأَيُّهَا	الَّذِينَ	اٰمَنُوا	اصْبِرُوا	وَصَابِرُوا
بیشک	اللہ	جلد	حساب	اے	جو لوگ	ایمان لائے	تم صبر کرو	اور مقابلہ میں مضبوط رہو

بیشک اللہ جلد حساب کرنے والا ہے۔ اے ایمان والو تم صبر کرو، اور مقابلہ میں مضبوط رہو

وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۞۲۰۰ ع ۲۰ ۱۱

وَرَابِطُوا	وَاتَّقُوا	اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُونَ
اور جنگ کی تیاری کرو	اور ڈرو	اللہ	تاکہ تم	مراد کو پہنچو

اور جنگ کی تیاری کرو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم مراد کو پہنچو۔

(۱۹۶) وَنَزَلَ لَمَّا قَالَ الْمُسْلِمُونَ أَعْدَاءُ
اللّٰهِ فِيمَا نَرَى مِنَ الْخَيْرِ وَنَحْنُ
فِي الْجَهْدِ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ
كَفَرُوا تَصَرُّفُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۞ بِالتِّجَارَةِ
(۱۹۷) وَالْكَسْبِ هُوَ مَتَاعٌ قَلِيلٌ يَتَمَتَّعُونَ
بِهِ فِي الدُّنْيَا يَسِيرًا وَيَفْنَى ثُمَّ مَأْوٰهُمْ
جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۞ الْفِرَاشُ هِيَ
(۱۹۸) لٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ
جَنّٰتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ
خٰلِدِينَ أَيْ مُقَدَّرِينَ الْخُلُودَ فِيهَا
نُزُلًا هُوَ مَا يُعَدُّ لِلضَّيْفِ وَنَصْبُهُ عَلَى
الْحَالِ مِنْ جَنّٰتٍ وَالْعَامِلُ فِيهَا مَعْنَى
الظَّرْفِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ وَمَا عِنْدَ
اللّٰهِ مِنَ الثَّوَابِ خَيْرٌ لِلْأَبْرَارِ ۞
مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا
(۱۹۹) وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ كَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَأَصْحَابِهِ وَ
النَّجَاشِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ أَيِ الْقُرْاٰنُ
وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ أَيِ التَّوْرٰىةُ وَالْإِنْجِيلُ
خٰشِعِينَ حَالٌ مِنْ ضَمِيرِ يُؤْمِنُ مُرَاعًى

(۱۹۶) لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ الخ وجہ نازل ہونے
ان آیات کی یہ ہے کہ مسلمانوں نے کہا کہ اللہ کے دشمن یعنی کافر تو
ایسے عیش و نعمت میں اور ہم پر یہ تکالیف اور مصیبتیں۔ پس تم کو دھوکہ
نہ ہو اس سے کہ کافر شہروں میں پھرتے ہیں تجارت کرتے اور مال
(۱۹۷) کماتے ہیں یہ دنیا کا چند دنوں کا نفع ہے پھر فنا ہو جائے گا
پھر ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ برا بچھونا ہے۔ یعنی کافروں کی
عیش دنیاوی دیکھکر یوں نہ سمجھو کہ اللہ ان سے خوش ہے۔ آخرت میں
(۱۹۸) بھی انکو ایسا ہی آرام ملے گا۔ لیکن وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے
ہیں انکے لئے ہمیشہ ہمیشہ کو باغ ہیں جنکے نیچے پانی کی نہریں
جاری ہیں۔ یہ اللہ کی مہمانی اور دعوت ہے جو اس نے
اپنے اچھے بندوں کے لئے تیار کی ہے۔ اور اس کے سوا
جو کچھ اللہ کے پاس ہے۔ عوض ملنے والا ہے نیکوں کے
لئے وہ اچھا ہے، دنیا کے مال و اسباب
سے۔

(۱۹۹) اور بے شک بعض اہل کتاب جیسے عبداللہ بن سلام
اور ان کے ہمراہی اور نجاشی اللہ اور قرآن اور توریت
وانجیل پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کے سامنے عاجزی
اور پستی سے رہتے ہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

فِيْهِ مَعْنٰى مِنْ اَىْ مُتَوَاضِعِيْنَ لِلّٰهِ
لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ الَّتِىْ عِنْدَهُمْ
فِى التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ مِنْ نَعْتِ النَّبِىِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَنًا قَلِيْلًا مِنَ
الدُّنْيَا بِاَنْ يَكْتُمُوْهَا خَوْفًا عَلَى الرِّيَاسَةِ
كَفِعْلِ غَيْرِهِمْ مِنَ الْيَهُوْدِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ
اَجْرُهُمْ ثَوَابُ اَعْمَالِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
يُؤْتُوْنَهٗ مَرَّتَيْنِ كَمَا فِى الْقَصَصِ
اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ يُحَاسِبُ
الْخَلْقَ فِىْ قَدْرِ نِصْفِ نَهَارٍ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا
(۲۰۰) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا عَلَى
الطَّاعَاتِ وَالْمَصَائِبِ وَعَنِ الْمَعَاصِىْ
وَصَابِرُوْا الْكُفَّارَ فَلَا يَكُوْنُوْا اَشَدَّ صَبْرًا
مِنْكُمْ وَرَابِطُوْا اَقِيْمُوْا عَلَى الْجِهَادِ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ فِىْ جَمِيْعِ اَحْوَالِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○
تَفُوْزُوْنَ بِالْجَنَّةِ وَتَنْجُوْنَ مِنَ النَّارِ

اور نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بدلے
جو ان کی کتاب میں ہے دنیا کا مال نہیں لیتے
کہ ریاست کے جاتے رہنے کے ڈر سے احکام
الٰہی کو چھپا لیں جیسا اور یہودیوں کا یہ شیوہ ہے
انہیں کے لئے ہے ان کے رب کے
پاس ان کے عملوں کا دوہرا اجر۔
بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے کہ
بقدر آدھے دن کے دنیا کے دنوں سے
حساب خلق کا لے لیوے گا۔

(۲۰۰) اے ایمان والو مصیبتوں پر صبر کرو۔ گناہوں
سے بچو اور عبادت الٰہی پر ثابت رہو اور
کافروں سے بڑھے ہو صبر میں وہ تم سے زیادہ
نہ ہو جاویں اور جہاد پر قائم رہو اور تمام
احوال میں اللہ سے ڈرو تاکہ تم کو جنت ملے، اور
دوزخ سے چھٹکارا پاؤ۔

تشریح

(۱۹۶) نافرمانوں کی چلت پھرت سے دھوکا نہ ہو | اللہ کے نافرمان بندے جو بظاہر دنیا کے ملکوں میں چلتے پھرتے، کاروبار کرتے، دولت کماتے اور عیش کی زندگی بسر کرتے نظر آتے ہیں ان کی اس چمک دمک سے دھوکا نہیں ہونا چاہیئے۔

(۱۹۷) دنیا چند روزہ ہے | یہ دنیا ایک متاعِ قلیل ہے جو اس کو اپنا مقصد بناتا ہے اس کے لئے تھوڑے دن کے لئے مزے ہیں اس کے بعد تو نافرمانوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور اس سے بُرا ٹھکانہ کیا ہو سکتا ہے۔

(۱۹۸) پرہیزگاروں کے لئے جنت کی بہاریں ہیں | لیکن جو اللہ کے نیک اور پرہیزگار بندے ہیں اس سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اگر ان کو دنیا میں کچھ دن کے لئے پریشانیوں کا سامنا کرنا بھی پڑے تو اس دنیا سے جانے کے بعد ان کے لئے جنت کی ہمیشہ رہنے والی بہاریں ہیں جہاں وہ اللہ کے مہمان ہونگے اور اللہ تعالیٰ وہ نعمتیں عطا فرمائیں گے جو کہ نیک لوگوں کے لئے سب سے بہتر نعمتیں ہیں۔

(۱۹۹) اہل کتاب کے نیک لوگ | اہل کتاب میں سے وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے اور اس کتاب یعنی قرآن پر بھی جو محمدؐ پر نازل کی گئی اور اُن کتابوں کو بھی انھوں نے ٹھیک ٹھیک تسلیم کیا جو پچھلے پیغمبروں پر نازل ہوئیں۔ نہ ان کتابوں میں سے کچھ چھپایا اور نہ انکے احکام کو بدلا۔ وہ دوسرے لوگوں کی طرح دنیا حاصل کرنے کے لئے اللہ کی آیتوں کو بیچتے نہیں ہیں ایسے پاکباز نیک اور حق پرست اہل کتاب کے لئے اللہ کے یہاں دوہرا اجر ہے اور اللہ کو حساب چکاتے دیر نہیں لگتی۔ حساب کا دن کچھ دور نہیں ہے۔

(۲۰۰) اہل ایمان کے لئے قیمتی نصیحت | سورۂ آل عمران کے خاتمے پر اللہ تعالےٰ اپنے مومن بندوں کو ایک جامع نصیحت فرما رہے ہیں کہ اے میرے مومن بندو! صبر سے کام لو۔ آخرت کی کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو سختیاں اٹھا کر بھی اطاعت پر کاربند رہو، اللہ سے ڈرتے رہو باطل کے مقابلے میں سینہ سپر ہو کر ڈٹ جاؤ یقیناً تم مراد کو پہنچ کر رہو گے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

سُورۃ النِّسَاء

○ ترتیب تلاوت ــــ ۴ ○ ترتیب نزول ــــ ۲۴ ○ مکی/مدنی ــــ مدنی

○ تعداد آیات ــــ ۱۷۶ ○ تعداد حروف ــــ ۱۶۶۶۶ ○ تعداد الفاظ ــــ ۳۷۲۰

○ تعداد رکوعات ــــ ۲۴

اس سورت کا نام "اَلنِّسَاء" اسی سورت کی ایک آیت میں لفظ نِسَاء سے لیا گیا ہے. کیونکہ اس سورت میں خاندان کی تنظیم کے اصول بتائے گئے ہیں جس کا خاص تعلق عورتوں کے ساتھ ہے۔

اس سورت کے مضامین سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ۳ھ ہجری سے لے کر ۵ھ کے درمیان مختلف موقعوں پر اس کی مختلف آیات نازل ہوئی ہیں۔

ہجرت کے بعد نبیؐ مدینہ طیبہ پہنچے تو جہاں آپ کو مسلم سوسائٹی کو منظم کرنا تھا اور ان کے اخلاق تمدّن معاشرت اور معیشت کو اسلامی بنیادوں پر قائم کرنا تھا اس کے ساتھ ساتھ عرب کے مشرکین، یہودیوں کے قبیلوں اور مدینہ کے منافقین سے مستقل کشمکش کا سلسلہ جاری تھا۔

مسلم سوسائٹی کی تعمیر جن بنیادوں پر ہونی تھی ان میں ایک منظم خاندان کا ہونا ضروری تھا۔ اس لئے نکاح کا قانون بنایا گیا۔ عورت اور مرد کے حقوق متعین کئے گئے۔ وراثت کی تقسیم کا قانون بنایا گیا۔ مسلمانوں کو بداخلاقی سے بچانے کے لئے شراب پر پابندی لگائی گئی۔ مسلمانوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ افواہوں سے پرہیز کریں اور بغیر مکمل تحقیق کے کسی خبر کی سچائی پر یقین نہ کریں، تاکہ مسلم معاشرہ ہر طرح کے انتشار سے محفوظ رہے۔ اسلامی لشکر کو بار بار باہر جانا پڑتا تھا، اور جنگوں سے سابقہ پیش آتا تھا، ایسے راستے بھی آتے تھے جہاں پانی کی کمی ہوتی تھی اسلئے تیمم کے احکام نازل کئے گئے صلوٰۃِ خوف کا طریقہ بتایا گیا اور سب سے اہم بات یہ کہ مسلمانوں کو یہ ہدایت کی گئی کہ ان کا اخلاق اور کردار بے داغ ہونا چاہیئے کیونکہ یہی وہ ہتھیار ہے جس سے اہلِ ایمان دوسروں پر غالب آسکتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

آیاتھا ۱۷۶	سُوْرَۃُ النِّسَآءِ مَدَنِیَّۃٌ ۴۔ ۹۲	رُکُوْعَاتُھَا ۲۴

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ

يٰٓاَيُّهَا	النَّاسُ	اتَّقُوْا	رَبَّكُمُ	الَّذِيْ	خَلَقَكُمْ	مِّنْ	نَّفْسٍ	وَّاحِدَةٍ	وَّخَلَقَ
اے	لوگ	ڈرو	اپنا رب	وہ جس نے	تمہیں پیدا کیا	سے	جان	ایک	اور پیدا کیا

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو وہ جس نے تمہیں ایک جان (آدمؑ) سے پیدا کیا اور اسی سے

مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ

مِنْهَا	زَوْجَهَا	وَبَثَّ	مِنْهُمَا	رِجَالًا	كَثِيْرًا	وَّنِسَآءً	وَاتَّقُوا	اللّٰهَ	الَّذِيْ
اس سے	جوڑا اسکا	اور پھیلائے	دونوں سے	مرد (جمع)	بہت	اور عورتیں	اور ڈرو	اللہ	وہ جو

اس کا جوڑ پیدا کیا، اور ان دونوں سے پھیلائے بہت سے مرد اور عورتیں، اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر

تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ① وَاٰتُوا

تَسَآءَلُوْنَ	بِهٖ	وَالْاَرْحَامَ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلَيْكُمْ	رَقِيْبًا	وَاٰتُوا
آپس میں مانگتے ہو	اس سے (اسکے نام پر)	اور رشتے	بیشک	اللہ	ہے	تم پر	نگہبان	اور دو

تم آپس میں مانگتے ہو اور (خیال رکھو) رشتوں کا، بیشک اللہ ہے تم پر نگہبان۔ اور یتیموں کو

الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۠ وَلَا تَاْكُلُوْٓا

الْيَتٰمٰٓى	اَمْوَالَهُمْ	وَلَا	تَتَبَدَّلُوا	الْخَبِيْثَ	بِالطَّيِّبِ	وَلَا	تَاْكُلُوْٓا
یتیم (جمع)	انکے مال	اور نہ	بدلو	ناپاک	پاک سے	اور نہ	کھاؤ

ان کے مال دو اور نہ بدلو ناپاک (حرام) کو پاک (حلال) سے اور ان کے مال

اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ②

اَمْوَالَهُمْ	اِلٰٓى	اَمْوَالِكُمْ	اِنَّهٗ	كَانَ	حُوْبًا	كَبِيْرًا
ان کے مال	طرف (ساتھ)	اپنے مال	بیشک	ہے	گناہ	بڑا

نہ کھاؤ اپنے مالوں کے ساتھ (ملا کر) بیشک یہ بڑا گناہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

① يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَیْ اَھْلَ مَکَّۃَ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ
اَیْ عِقَابَہٗ بِاَنْ تُطِیْعُوْہُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ
نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ اٰدَمَ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا
حَوَّآءَ بِالْمَدِّ مِنْ ضِلْعٍ مِنْ اَضْلَاعِہِ الْیُسْرٰی
وَبَثَّ فَرَّقَ وَنَشَرَ مِنْهُمَا مِنْ اٰدَمَ وَحَوَّآءَ

سورۂ نساء مدنی ہے ایک سو چھہتر یا ایک سو ستتر آیتیں ہیں۔

① بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ الخ اے مکہ والو! اللہ کے عذاب سے ڈرو اس کی عبادت کرو جس نے تم کو ایک جان (آدم) سے پیدا کیا۔ اور آدمؑ کی بائیں پسلی سے اس کی بیوی حوّا کو پیدا کیا۔ اور آدمؑ و حوا سے بہت مرد اور بہت عورتیں پیدا کر کے عالم میں پھیلائے

toobaa-elibrary.blogspot.com

رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً كَثِيْرَةً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ فِيْهِ اِدْغَامُ التَّاءِ فِى الْاَصْلِ فِى السِّيْنِ وَفِىْ قِرَاءَةٍ بِالتَّخْفِيْفِ بِحَذْفِهَا اَىْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ فِيْمَا بَيْنَكُمْ حَيْثُ يَقُوْلُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ اَسْأَلُكَ بِاللّٰهِ وَاَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ وَ اتَّقُوا الْاَرْحَامَ اَنْ تَقْطَعُوْهَا وَفِىْ قِرَاءَةٍ بِالْجَرِّ عَطْفًا عَلَى الضَّمِيْرِ فِىْ بِهٖ وَكَانُوْا يَتَنَاشَدُوْنَ بِالرَّحِمِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ حَافِظًا لِاَعْمَالِكُمْ فَيُجَازِيْكُمْ بِهَا اَىْ لَمْ يَزَلْ مُتَّصِفًا بِذٰلِكَ

اور اس اللہ سے ڈرو جس کو درمیان میں ڈال کر باہم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو۔ (اس طرح کہ بعض تم میں سے بعض سے یوں کہتے ہیں اَسْئَلُكَ بِاللّٰهِ وَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ کہ میں تجھ سے اللہ کے واسطے مانگتا ہوں اور میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں) اور ڈرو ناتے کے توڑنے سے بیشک اللہ تمہارے کاموں کا نگہبان ہے ہمیشہ سے اس کو تمہارے حال کی خبر ہے سو وہ تم کو عوض دے گا۔

(۲) وَنَزَلَ فِىْ يَتِيْمٍ طَلَبَ مِنْ وَلِيِّهٖ مَالَهٗ فَمَنَعَهٗ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى الصِّغَارَ الْاُلٰى لَا اَبَ لَهُمْ اَمْوَالَهُمْ اِذَا بَلَغُوْا وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ الْحَرَامَ بِالطَّيِّبِ الْحَلَالِ اَىْ تَاْخُذُوْهُ بَدَلَهٗ كَمَا تَفْعَلُوْنَ مِنْ اَخْذِ الْجَيِّدِ مِنْ مَالِ الْيَتِيْمِ وَ جَعْلِ الرَّدِىِّ مِنْ مَالِكُمْ مَكَانَهٗ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ مَضْمُوْمَةً اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ اِنَّهٗ اَىْ اَكْلَهَا كَانَ حُوْبًا ذَنْبًا كَبِيْرًا ۝ عَظِيْمًا۔

(۲) چھوٹے بچے جن کے باپ زندہ نہیں جب وہ بالغ ہوجائیں ان کا مال ان کو دو اور حلال کے بدلہ حرام مال نہ لو جیسے تمہاری عادت تھی کہ یتیم کا اچھا مال خود لے لیا اور اپنا نکما مال اس کی جگہ کہ دیا اور اپنے مال ان کے مالوں کے ساتھ ملاکر نہ کھا جاؤ ان کے مالوں کا کھانا بڑا گناہ ہے

تشریح

(۱) سب انسانوں کی اصل ایک ہے | نوع انسانی کی تخلیق ایک فرد حضرت آدمؑ سے شروع ہوئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہی سے ان کا جوڑا بنایا پھر اس جوڑے سے تمام مردوں اور عورتوں کو دنیا میں پھیلا دیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام انسان ایک ماں باپ کی اولاد ہیں اور تمام انسانوں مردوں وعورتوں میں اخوت بھائی چارے کا رشتہ ہے۔ ایک حدیث میں نبی کریمؐ دعا کے پیرائے میں اعلان فرماتے ہیں اللھم اشھد بان العباد کلھم اخوۃ اے اللہ آپ اس بات کے گواہ ہیں کہ تمام بندے آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ کیونکہ ہم سب کا خالق پروردگار اللہ ہے اسلئے ہم پر اس کی اطاعت لازم ہے اور چونکہ انسانوں کے وجود میں آنے کا سبب ایک ماں اور ایک باپ ہی ہیں اسلئے انسانوں میں جو اُنس اور محبت ہونی چاہیئے اور اس کے نتیجے میں دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک ہونا چاہیئے اور سب کو ایک دوسرے کا حق پہچاننا چاہیئے۔

پھر انسانوں میں جو قرابتیں اور رشتے قائم ہوتے ہیں ان رشتوں کے نتیجے میں ایک دوسرے پر کچھ حقوق اور ذمہ داریاں آتی ہیں اس طرح حقوق اللہ اور حقوق العباد ان دونوں کو پورے خلوص و دیانت کے ساتھ ادا کیا جائے کیونکہ ہمارا خالق ہم سب کی نگرانی کر رہا ہے اور وہ ہمارے تمام اعمال سے واقف ہے۔

(۲) یتیم کا حق | انسانی معاشرے میں سب سے کمزور اور قابلِ رحم وہ بچے ہوتے ہیں جن کے سر سے باپ کا سایہ اٹھ جاتا ہے اور وہ نوعمری میں یتیم ہوجاتے ہیں۔ اس بات کا دھیان رکھا جائے کہ یتیم کی مجبوری سے اور اس کی بے چارگی سے غلط فائدہ نہ اٹھایا جائے اس کا حق اس کو دیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ اس کی چیز لیکر بدلے میں گھٹیا چیز دیدی جائے اور اپنے مال میں ملاکر اس کا مال ہڑپ کرلیا جائے۔ اگر ایسی حرام خوری کروگے تو یتیم پر سخت وبال ہوگا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ

وَاِنْ	خِفْتُمْ	اَلَّا	تُقْسِطُوْا	فِی	الْیَتٰمٰی	فَانْکِحُوْا	مَا	طَابَ
اور اگر	تم ڈرو	کہ نہ	انصاف کرسکو گے	میں	یتیموں	تو نکاح کرلو	جو	پسند ہو

اور اگر تم کو ڈر ہو کہ (یتیم (لڑکیوں کے حق) میں انصاف نہ کرسکو گے تو نکاح کرلو جو عورتیں تمہیں

لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ

لَکُمْ	مِّنَ	النِّسَآءِ	مَثْنٰی	وَثُلٰثَ	وَرُبٰعَ	فَاِنْ	خِفْتُمْ
تمہیں	سے	عورتیں	دو، دو	تین، تین	چار، چار	پھر اگر	تمہیں اندیشہ ہو

بھلی لگیں، دو، دو اور تین، تین اور چار، چار، پھر اگر تمہیں اندیشہ ہو

اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ؕ ذٰلِکَ

اَلَّا	تَعْدِلُوْا	فَوَاحِدَۃً	اَوْ	مَا	مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ	ذٰلِکَ
کہ نہ	انصاف کرسکو گے	تو ایک ہی	یا	جو	لونڈی جس کے تم مالک ہو	یہ

کہ انصاف نہ کرسکو گے تو ایک ہی یا جس لونڈی کے تم مالک ہو۔ یہ اس کے

اَدْنٰٓی اَلَّا تَعُوْلُوْا ③ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَۃً ؕ فَاِنْ

اَدْنٰٓی	اَلَّا	تَعُوْلُوْا	وَاٰتُوا	النِّسَآءَ	صَدُقٰتِهِنَّ	نِحْلَۃً	فَاِنْ
قریب تر	کہ نہ	جھک پڑو	اور دے دو	عورتیں	ان کے مہر	خوشی سے	پھر اگر

قریب تر ہے کہ نہ جھک پڑو اور عورتوں کو ان کے مہر دیدو خوشی سے۔ پھر اگر وہ

طِبْنَ لَکُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَکُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا ④ وَلَا تُؤْتُوا

طِبْنَ	لَکُمْ	عَنْ شَیْءٍ	مِّنْهُ	نَفْسًا	فَکُلُوْهُ	هَنِیْٓـًٔا	مَّرِیْٓـًٔا	وَلَا تُؤْتُوا
خوشی سے چھوڑ دیں	تم کو	کچھ	اس میں سے	دل سے	تو اسے کھاؤ	مزیدار	خوشگوار	اور نہ دو

خوشی سے تمہیں چھوڑ دیں اس میں سے کچھ تو اسے مزیدار خوشگوار سمجھ کر کھاؤ۔ اور نہ دو

السُّفَهَآءَ اَمْوَالَکُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَکُمْ قِیٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ

السُّفَهَآءَ	اَمْوَالَکُمُ	الَّتِیْ	جَعَلَ	اللّٰهُ	لَکُمْ	قِیٰمًا	وَّارْزُقُوْهُمْ
بے عقل (جمع)	اپنے مال	جو	بنایا	اللہ	تمہارے لئے	سہارا	اور انہیں کھلاتے رہو

عقلوں کو اپنے مال جو اللہ نے تمہارے لئے سہارا (گذران کا ذریعہ) بنایا ہے اور انہیں اس سے کھلاتے

فِیْهَا وَاکْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ⑤

فِیْهَا	وَاکْسُوْهُمْ	وَقُوْلُوْا	لَهُمْ	قَوْلًا	مَّعْرُوْفًا
اسمیں	اور انہیں پہناتے رہو	اور کہو	ان سے	بات	معقول

اور پہناتے رہو اور کہو ان سے معقول بات۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

۳ وَلَمَّا نَزَلَتْ تَحَرَّجُوْا مِنْ وِلَايَةِ
الْيَتٰمٰى وَكَانَ فِيْهِمْ مَنْ تَحْتَهُ
الْعَشْرُ اَوِالثَّمَانُ مِنَ الْاَزْوَاجِ فَلَا
يَعْدِلُ بَيْنَهُنَّ فَنَزَلَتْ وَاِنْ
خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا تَعْدِلُوْا فِى
الْيَتٰمٰى فَتَحَرَّجْتُمْ مِنْ اَمْرِهِمْ
فَخَافُوْا اَيْضًا اَلَّا تَعْدِلُوْا بَيْنَ
النِّسَاءِ اِذَا نَكَحْتُمُوْهُنَّ فَانْكِحُوْا
تَزَوَّجُوْا مَا بِمَعْنٰى مَنْ طَابَ لَكُمْ
مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ
اَىْ اِثْنَيْنِ اِثْنَيْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا وَ
اَرْبَعًا اَرْبَعًا وَلَا تَزِيْدُوْا عَلٰى ذٰلِكَ
فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فِيْهِنَّ
بِالنَّفَقَةِ وَالْقَسَمِ فَوَاحِدَةً اَنْكِحُوْهَا
اَوْ اِقْتَصِرُوْا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
مِنَ الْاِمَاءِ اِذْ لَيْسَ لَهُنَّ مِنَ الْحُقُوْقِ
مَا لِلزَّوْجَاتِ ذٰلِكَ اَىْ نِكَاحُ الْاَرْبَعَةِ
فَقَطْ اَوِ الْوَاحِدَةِ اَوِ التَّسَرِّىْ اَدْنٰى
اَقْرَبُ اِلٰى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝ تَجُوْرُوْا
۴ وَاٰتُوا اَعْطُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ
جَمْعُ صَدُقَةٍ مُهُوْرَهُنَّ نِحْلَةً
مَصْدَرٌ عَطِيَّةٍ عَنْ طِيْبِ نَفْسٍ
فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَىْءٍ مِّنْهُ
نَفْسًا تَمْيِيْزٌ مُحَوَّلٌ عَنِ الْفَاعِلِ
اَىْ اِنْ طَابَتْ اَنْفُسُهُنَّ لَكُمْ عَنْ
شَىْءٍ مِنَ الصَّدَاقِ فَوَهَبْنَهُ لَكُمْ
فَكُلُوْهُ هَنِيْٓئًا طَيِّبًا مَّرِيْٓئًا ۝
مَحْمُوْدَ الْعَاقِبَةِ لَا ضَرَرَ فِيْهِ
عَلَيْكُمْ فِى الْاٰخِرَةِ نَزَلَ رَدًّا عَلٰى مَنْ
كَرِهَ ذٰلِكَ.
۵ وَلَا تُؤْتُوا اَيُّهَا الْاَوْلِيَاءُ السُّفَهَآءَ

۳ اس حکم کے آنے کے بعد لوگوں کو یتیموں کی خبر گیری کرنا اور اپنے شریک رکھنا گراں ہوا کیوں کہ بدون ملانے مالوں کے شریک رکھنا دشوار ہے اور مال کے ملانے کو اللہ نے منع فرمایا اور نیز بعض آدمی اکیلا آٹھ دس بیویاں رکھتا تھا اور ان میں برابری نہ کرتا تھا ان سب امور کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا الخ اور اگر تم اس سے خوف کرتے ہو کہ یتیموں کے بارے میں ہم سے پورا انصاف نہیں ہوتا اور ان کا حق ادا نہیں ہوتا اور اس وجہ سے ان کے شریک رکھنے سے تم تنگ ہوتے ہو اور گناہ سمجھتے ہو تو بیویوں میں ناانصافی اور عدم مساوات کرنے سے بھی تو ڈرو۔ جب ان سے نکاح کرو پھر ہر ایک آدمی کو اجازت ہے کہ دو دو، تین تین، چار چار عورتوں سے نکاح کرلے جو پسند اور مرغوب ہوں۔ اس سے زیادہ نہ کرے اور جو جانو کہ ہم سے چند بیویوں میں برابری خرچ کی اور مساوات حصہ میں نہ ہوسکے گی تو ایک عورت سے نکاح کرو زیادہ سے نہ کرو یا صرف باندیوں پر اکتفا کرو کیونکہ باندیوں کے اس قدر حقوق نہیں جس قدر بیویوں کے ہیں۔ یہ صرف چار عورتوں سے نکاح کرنا یا در صورت عدم مساوات ایک بیوی رکھنا یا باندیوں پر اکتفا کرنا تم کو ظلم اور ناانصافی سے دور کرنے والا اور انصاف کے نزدیک کرنے والا ہے۔

۴ اور بیویوں کو ان کے مہر دو خوشی خاطر اور رغبت نفس سے پھر اگر عورتیں کچھ مہر تم کو بخشدیں خوشی خاطر سے بغیر زور زبردستی کے تو اس کو لے لو اور کھاؤ کہ وہ تم کو حلال ہے اور اس کا انجام اچھا ہے آخرت میں اس کا تم کو کچھ نقصان اور وبال نہیں۔ (جو لوگ اس کو برا جانتے تھے ان کے رد کرنے کو یہ حکم آیا۔)

۵ اور تم، اے بچوں اور عورتوں وغیرہ کے سرپرست بیوقوف احمق مردوں

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَلْمُبَذِّرِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ
وَالصِّبْیَانِ اَمْوَالَکُمْ اَیْ اَمْوَالَھُمْ
الَّتِیْ فِیْ اَیْدِیْکُمُ الَّتِیْ جَعَلَ
اللّٰہُ لَکُمْ قِیٰمًا مَصْدَرُ قَامَ اَیْ
تَقُوْمُ بِمَعَاشِکُمْ وَصَلَاحِ اَوْلَادِکُمْ
فَیُضَیِّعُوْھَا فِیْ غَیْرِ وَجْھِھَا وَفِیْ
قِرَاءَۃٍ قِیَمًا جَمْعُ قِیْمَۃٍ مَا تَقُوْمُ
بِہِ الْاَمْتِعَۃُ وَّارْزُقُوْھُمْ فِیْھَا
اَطْعِمُوْھُمْ وَاکْسُوْھُمْ وَقُوْلُوْا
لَھُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ عِدُوْھُمْ
عِدَۃً جَمِیْلَۃً بِاِعْطَائِھِمْ اَمْوَالَھُمْ
اِذَا رَشَدُوْا۔

اسراف کرنے والوں اور بے سمجھ عورتوں اور بچوں کو ان کے مال جو تمہارے قبضہ میں ہیں اور روزی کا سامان اور اولاد کی درستی اُس سے ہوتی ہے نہ دو، اور ان کے حوالے نہ کرو کہ وہ بے موقع بے ضرورت اس کو خرچ کر ڈالیں گے اور کھانے کو ان کو دیتے رہو اور ضرورت ہو تو کپڑے بنا دو اور ان سے نرمی سے کہدو کہ یہ تمہارا ہی مال ہے جب تم ہوشیار سمجھدار ہو جاؤ گے تمہیں کو دے دیں گے ہم کو رکھنا منظور نہیں۔

تشریح

(۳) **چار شادیوں کی اجازت مگر عدل کی شرط کے ساتھ** | یتیم بچوں اور بچیوں کے ساتھ منصفانہ اور شریفانہ رویہ اختیار کرنے کی ہدایت کے ساتھ ایک سے زیادہ شادی کرنے کو چار تک محدود کر دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ بھی یہ شرط لگا دی کہ ایک کرو یا ایک سے زیادہ مگر سب کے ساتھ عدل وانصاف کا رویہ اختیار کرو، سب کے حقوق ادا کرو اور ہر طرح کی معاشرتی بے راہ روی سے بچو۔

(۴) **عورتوں کے مہر خوش دلی سے ادا کرو** | حسن معاشرت میں یہ چیز بھی داخل ہے کہ نکاح کے موقعہ پر شریکِ زندگی کا جو مہر مقرر کیا جائے وہ خوشی خوشی ادا کیا جائے۔

مہر در اصل اس مالیت رکھنے والی چیز کا نام ہے جو مرد کی طرف سے اپنی بیوی کو لازمی تحفے کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ مہر میں عورت کا وقار ہے اور یہ احساس ہے کہ مرد اپنی مالی ذمہ داریوں کو بھی ادا کرنے میں سنجیدہ ہے۔ مہر کی ادائیگی میں تنگ دلی نہیں ہونی چاہیئے۔ اگر عورت اپنی خوشی سے پورا مہر یا مہر کا کچھ حصہ معاف کر دے یا ہبہ کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مہر مقرر کرنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ حسب حیثیت اتنا مہر مقرر کیا جائے جس کو ذرا تکلف سے ادا کیا جا سکے۔ شریعت نے یہ ہدایت کر دی کہ دس درہم یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ یعنی اٹھائیس گرام چھ سو ملی گرام چاندی سے کم کا مہر نہ ہو

(۵) **یتیم کے مال کی حفاظت** | نظامِ معیشت میں مال کی حیثیت بہت اہم ہے کیونکہ یہ بہر حال زندگی کا ایک وسیلہ ہے، اس لئے مال و دولت نادانوں کے ہاتھ میں نہیں جانا چاہیئے۔ اگر وہ بے سمجھ یتیم ہیں اور تم ان کے ولی ہو تو ان کی ضروریات زندگی کا انتظام کرو مگر مال ان کے ہاتھوں میں دے کر ضائع نہ کرو۔ ان کی اچھی تربیت اور نیک ہدایت کرو اور ان کو آگے چل کر اس قابل بناؤ کہ وہ اس دولت کو سنبھال سکیں۔ جب تک وہ اس قابل نہ ہوں ان کے ساتھ حسن سلوک کرو اور ان کو سمجھاؤ کہ ہم تمہارے خیر خواہ ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ

وَابْتَلُوا	الْيَتٰمٰى	حَتّٰٓى	اِذَا	بَلَغُوا	النِّكَاحَ	فَاِنْ	اٰنَسْتُمْ	مِّنْهُمْ
اور آزماتے رہو	یتیم (جمع)	یہاں تک کہ	جب	وہ پہنچیں	نکاح	پھر اگر	تم پاؤ	ان میں

اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں، پھر اگر ان میں صلاحیت

رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا

رُشْدًا	فَادْفَعُوْٓا	اِلَيْهِمْ	اَمْوَالَهُمْ	وَلَا	تَاْكُلُوْهَآ	اِسْرَافًا	وَّبِدَارًا
صلاحیت	تو حوالے کردو	اُن کے	انکے مال	اور نہ	وہ کھاؤ	ضرورت سے زیادہ	اور جلدی جلدی

(حسنِ تدبیر) پاؤ تو ان کے مال اُن کے حوالے کردو، اور ان کا مال نہ کھاؤ ضرورت سے زیادہ اور جلدی

اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ

اَنْ	يَّكْبَرُوْا	وَمَنْ	كَانَ	غَنِيًّا	فَلْيَسْتَعْفِفْ	وَمَنْ	كَانَ
کہ	وہ بڑے ہوجائینگے	اور جو	ہو	غنی	بچتا رہے	اور جو	ہو

(اس خیال سے) کہ وہ بڑے ہوجائینگے، اور جو غنی ہو وہ (مالِ یتیم سے) بچتا رہے۔ اور جو حاجت مند ہو

فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ

فَقِيْرًا	فَلْيَاْكُلْ	بِالْمَعْرُوْفِ	فَاِذَا	دَفَعْتُمْ	اِلَيْهِمْ	اَمْوَالَهُمْ
حاجت مند	تو کھائے	دستور کے مطابق	پھر جب	حوالے کرد	ان کے	ان کے مال

وہ دستور کے مطابق کھائے، پھر جب ان کے مال ان کے حوالے کرد تو ان پر

فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝۶ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا

فَاَشْهِدُوْا	عَلَيْهِمْ	وَكَفٰى	بِاللّٰهِ	حَسِيْبًا	لِلرِّجَالِ	نَصِيْبٌ	مِّمَّا
گواہ کرلو	ان پر	اور کافی	اللہ	حساب لینے والا	مردوں کے لئے	حصہ	اس سے جو

گواہ کرلو، اور اللہ کافی ہے حساب لینے والا۔ مردوں کے لئے حصہ ہے اس میں سے جو

تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۠ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ

تَرَكَ	الْوَالِدٰنِ	وَالْاَقْرَبُوْنَ	وَلِلنِّسَاۗءِ	نَصِيْبٌ	مِّمَّا	تَرَكَ	الْوَالِدٰنِ
چھوڑا	ماں باپ	اور قرابت دار	اور عورتوں کیلئے	حصہ	اس سے جو	چھوڑا	ماں باپ

ماں باپ نے اور قرابت داروں نے چھوڑا۔ اور عورتوں کے لئے حصہ ہے اس میں سے جو ماں باپ نے

وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۭ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝۷

وَالْاَقْرَبُوْنَ	مِمَّا	قَلَّ	مِنْهُ	اَوْ	كَثُرَ	نَصِيْبًا	مَّفْرُوْضًا
اور قرابت دار	اسمیں سے	تھوڑا	اس سے	یا	زیادہ	حصہ	مقرر کیا ہوا

اور قرابت داروں نے چھوڑا خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ حصہ مقرر کیا ہوا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(٦) وَابْتَلُوا اخْتَبِرُوا الْيَتٰمٰى قَبْلَ الْبُلُوْغِ فِيْ دِيْنِهِمْ وَ
تَصَرُّفِهِمْ فِيْ اَحْوَالِهِمْ حَتّٰىٓ اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ اَىْ
صَارُوْا اَهْلًا لَهٗ بِالْاِحْتِلَامِ اَوِ السِّنِّ وَهُوَ اِسْتِكْمَالُ
خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً عِنْدَ الشَّافِعِيِّ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ
اَبْصَرْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا اِصْلَاحًا فِيْ دِيْنِهِمْ وَمَالِهِمْ
فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اَيُّهَا
الْاَوْلِيَاءُ اِسْرَافًا بِغَيْرِ حَقٍّ حَالٌ وَّبِدَارًا اَىْ
مُبَادِرِيْنَ اِلٰى اِنْفَاقِهَا مَخَافَةَ اَنْ يَّكْبَرُوْا ۚ رُشْدًا
فَيَلْزَمُكُمْ تَسْلِيْمُهَا اِلَيْهِمْ وَمَنْ كَانَ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ
غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ اَىْ يَعِفُّ عَنْ مَالِ الْيَتِيْمِ
وَيَمْتَنِعُ مِنْ اَكْلِهٖ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِهٖ
بِالْمَعْرُوْفِ ۚ بِقَدْرِ اُجْرَةِ عَمَلِهٖ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ
اَىْ اِلَى الْيَتٰمٰى اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۚ اَنَّهُمْ
تَسَلَّمُوْهَا وَبَرِئْتُمْ لِئَلَّا يَقَعَ اِخْتِلَافٌ فَتَرْجِعُوْا اِلَى
الْبَيِّنَةِ وَهٰذَا اَمْرُ اِرْشَادٍ وَكَفٰى بِاللّٰهِ اَلْبَاءُ زَائِدَةٌ
حَسِيْبًا ۝ حَافِظًا لِاَعْمَالِ خَلْقِهٖ وَمُحَاسِبَهُمْ
(٧) وَنَزَلَ رَدًّا لِمَا كَانَ عَلَيْهِ الْجَاهِلِيَّةُ مِنْ عَدَمِ تَوْرِيْثِ
النِّسَاءِ وَالصِّغَارِ لِلرِّجَالِ الْاَوْلَادِ وَالْاَقْرِبَاءِ نَصِيْبٌ
حَظٌّ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۚ الْمُتَوَفَّوْنَ
وَلِلنِّسَاءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ
مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَىِ الْمَالِ اَوْ كَثُرَ ۚ جَعَلَهُ اللّٰهُ نَصِيْبًا
مَّفْرُوْضًا ۝ مَقْطُوْعًا بِتَسْلِيْمِهٖ اِلَيْهِمْ

(٦) اور بچوں کو آزماؤ بالغ ہونے سے پہلے کہ ان کو دین کی سمجھ اور بیع و شراء کی عقل آئی یا نہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوجائیں کہ نہانے کی ضرورت ان کو ہونے لگے، یا عمر پندرہ برس کی ہوجائے تو اس وقت اگر دیکھو کہ ان کو دین کی سمجھ اور مال میں تصرف کرنے کی ہوش آگئی تو ان کے مال ان کے حوالے کر دو۔ اور تم ان کے مال ناحق نہ کھاؤ اور اس خوف سے کہ یہ بڑے ہوکر جب سمجھ دار ہوجاوینگے تو اپنا مال لے لینگے جلدی سے اس کو خرچ نہ کر ڈالو۔ اور یتیموں کے سرپرستوں میں سے جو تونگر ہو اس کو چاہیئے کہ یتیم کا مال کھانے سے بچے اور جو غریب مفلس ہو بقدر کام کے مزدوری کے اپنے تصرف میں لائے پھر جب تم یتیموں کو ان کے مال دو تو دینے کے وقت گواہ کرلو کہ ہم دے چکے اور بری الذمہ ہوئے۔ گواہ کرلینا بہتر ہے کہ اگر اختلاف ہو تو شاید گواہوں کی ضرورت ہو اور اللہ کی گواہی کافی ہے وہ مخلوق کے سب کاموں کا نگہبان اور حساب لینے والا ہے۔ اسکے علم وقدرت سے کوئی چیز خارج نہیں۔

(٧) اہل جاہلیت یعنی کفار کا یہ عقیدہ تھا کہ عورتوں اور چھوٹے بچوں کو میراث نہ ملنی چاہیئے اس کے رد کرنے کو حق تعالٰے نے یہ حکم بھیجا۔ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ الخ اولاد اور رشتہ داروں کو حصہ پہنچتا ہے اسمیں سے جو اُن کے ماں باپ اور رشتہ دار مرنے کے بعد مال چھوڑیں اور عورتوں کو بھی حصہ پہنچتا ہے جو اُن کے ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑیں۔ وہ مال جو چھوڑا تھوڑا ہو یا بہت جن کا حصہ اسمیں حق تعالٰے نے مقرر فرمادیا ان کو دینا چاہیئے۔

تشریح

(٦) یتیم کی خیر خواہی | یتیم کی خیر خواہی یہ ہے کہ جب تک وہ بالغ نہ ہوجائے اور اس میں سمجھ بوجھ پیدا نہ ہوجائے اس وقت تک اس کا مال اس کے حوالے نہ کیا جائے۔ جب یہ معلوم ہوجائے کہ اب یہ اپنی دولت کو سنبھالنے کے قابل ہوگیا ہے تو اس کا مال اسکو دیدیا جائے۔ ایسا بھی نہ کرو کہ ان کے بڑے ہونے سے پہلے پہلے ان کا مال جلدی جلدی اس خوف سے خرچ کر ڈالو کہ وہ بڑے ہوکر مطالبہ کریں گے اگر یتیم کا سرپرست مالدار ہے تو بہتر یہی ہے کہ وہ یتیم کا مال اپنے اوپر خرچ کرنے سے پرہیز کرے۔ اور اگر حاجت مند ہے تو وہ ایک مناسب اور معقول معاوضہ اپنی خدمت کا لے سکتا ہے مگر یہ معاوضہ چوری چھپے نہ لے بلکہ علی الاعلان لے اور اس کا حساب رکھے اور جب بڑے ہوکر یتیم کا مال ان کے سپرد کرے تو لوگوں کو اس پر گواہ بنالے تاکہ سب کو معلوم ہوجائے کہ حساب کتاب بالکل صاف ہے باقی اصل حساب تو اللہ کے یہاں ہی ہوگا۔

(٧) وراثت کی تقسیم | میراث کی تقسیم کا اجمالی قانون یہ ہے کہ ماں باپ یا رشتہ داروں کے ترکے میں مرد و عورت بالغ اور نابالغ سب کا حصہ ہے۔ دوسرے یہ کہ وراثت کا قانون ہر قسم کے مال پر خواہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ سب پر جاری ہوگا۔ تیسرے یہ کہ میراث اس وقت ملے گی جب مرنے والا ترکہ چھوڑ کر جائیگا۔ چوتھے یہ کہ قریب کے رشتہ دار کی موجودگی میں دور کے رشتہ دار کو حصہ نہیں ملے گا۔ اس اجمالی قانون کے بعد پھر آگے اس قانون کی تفصیل دی جارہی ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ

وَإِذَا	حَضَرَ	الْقِسْمَةَ	أُولُوا الْقُرْبَىٰ	وَالْيَتَامَىٰ	وَالْمَسَاكِينُ	فَارْزُقُوهُم	مِّنْهُ	وَقُولُوا	لَهُمْ
اور جب	حاضر ہوں	تقسیم کے وقت	رشتہ دار	اور یتیم	اور مسکین	تو انہیں کھلا دو (دیدو)	اس سے	اور کہو	ان سے

اور جب حاضر ہوں تقسیم کے وقت رشتہ دار اور یتیم اور مسکین تو اس میں سے انھیں بھی (کچھ) دے دو اور کہو ان سے

قَوْلًا مَّعْرُوفًا ⑧ وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ

قَوْلًا	مَّعْرُوفًا	وَلْيَخْشَ	الَّذِينَ	لَوْ تَرَكُوا	مِنْ	خَلْفِهِمْ	ذُرِّيَّةً	ضِعَافًا	خَافُوا	عَلَيْهِمْ
بات	اچھی	اور چاہیئے کہ ڈریں	وہ لوگ	اگر چھوڑ جائیں	سے	اپنے پیچھے	اولاد	ناتواں	انہیں فکر ہو	ان کا

اچھی بات اور چاہیئے کہ وہ لوگ ڈریں کہ اگر وہ چھوڑ جائیں اپنے پیچھے ناتواں اولاد ہو تو انہیں ان کی فکر ہو۔ پس

فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ⑨

فَلْيَتَّقُوا	اللَّهَ	وَلْيَقُولُوا	قَوْلًا	سَدِيدًا
پس چاہیئے کہ وہ ڈریں	اللہ	اور چاہیئے کہ کہیں	بات	سیدھی

چاہیئے کہ وہ اللہ سے ڈریں، اور چاہیئے کہ بات کہیں سیدھی۔

⑧ وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ لِلْمِيرَاثِ أُولُوا الْقُرْبَىٰ ذَوُو الْقَرَابَةِ مِمَّنْ لَا يَرِثُ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ شَيْئًا قَبْلَ الْقِسْمَةِ وَقُولُوا أَيُّهَا الْأَوْلِيَاءُ لَهُمْ إِذَا كَانَ الْوَرَثَةُ صِغَارًا قَوْلًا مَعْرُوفًا ○ جَمِيلًا بِأَنْ تَعْتَذِرُوا إِلَيْهِمْ إِنَّكُمْ لَا تَمْلِكُونَهُ وَإِنَّهُ لِلصِّغَارِ وَهٰذَا قِيلَ مَنْسُوخٌ وَقِيلَ لَا وَلٰكِنْ تَهَاوَنَ النَّاسُ فِي تَرْكِهِ وَعَلَيْهِ فَهُوَ نَدْبٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاجِبٌ۔

⑨ وَلْيَخْشَ أَيْ لِيَخَفْ عَلَى الْيَتَامَىٰ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا أَيْ قَارَبُوا أَنْ يَتْرُكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ أَيْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا أَوْلَادًا صِغَارًا خَافُوا عَلَيْهِمُ الضَّيَاعَ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ فِي أَمْرِ الْيَتَامَىٰ وَلْيَأْتُوا إِلَيْهِمْ مَا يُحِبُّونَ أَنْ يُفْعَلَ بِذُرِّيَّتِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمْ وَلْيَقُولُوا لِلْمَيِّتِ قَوْلًا سَدِيدًا ○ صَوَابًا بِأَنْ يَأْمُرُوهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِدُونِ ثُلُثِهِ وَيَدَعَ الْبَاقِيَ لِوَرَثَتِهِ وَلَا يَتْرُكَهُمْ عَالَةً

⑧ اور جب میراث تقسیم ہونے کے وقت موجود ہوں وہ رشتہ دار جو وارث نہیں اور یتیم بچے اور محتاج تو تقسیم سے پہلے اسمیں سے کچھ ان کو بھی دیدو اور سرپرستوں کو چاہیئے جو تقسیم کرتے ہیں کہ ان سے معذرت کریں اور نرمی سے کہدیں کہ یہ مال ہمارا نہیں چھوٹے چھوٹے بچوں کا ہے اس لئے زیادہ نہیں دے سکتے (یہ حکم بعض علماء فرماتے ہیں کہ منسوخ ہو گیا اب جائز نہیں کہ سوا وارثوں کے اور کسی محتاج و یتیم کو دیا جائے اور بعض کا قول ہے کہ منسوخ نہیں اب بھی ایسا کریں تو درست ہے مگر لوگوں نے ایسا کرنا چھوڑ رکھا ہے کیونکہ یہ حکم استحباب

⑨ وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ الخ اور یتیموں کے سرپرستوں کو چاہیئے کہ ان پر ترس کریں اور ناانصافی سے ڈریں جو ان کا حق ہے انکو دیدیں جیسے اپنے بعد چھوٹی اولاد کا خوف کرتے ہیں کہ وہ بھوکے نہ مر جا دیں انکی معیشت کا سامان اور بندوبست کر جاتے ہیں پس جو بات اپنے بچوں کے لئے پسند کرتے ہیں ان یتیموں کے لئے بھی اس کو پسند کریں۔ اور چاہیئے کہ متوفی کو امر حق بتلا دیں اور کہدیں کہ اپنے وارثوں کے لئے بھی مال چھوڑے انکو محتاج نہ چھوڑے کہ اسکے پیچھے مانگتے پھریں۔ اگر صدقہ کرنا چاہے تو تہائی مال سے بھی کم کرے باقی مال وارثوں

تشریح

⑧ میت کے وارث غریبوں کا بھی خیال رکھیں | جب وراثت کی تقسیم کا وقت آئے اور اس موقع پر کچھ غریب یتیم اور مسکین لوگ جمع ہو جائیں تو اگرچہ ان کا حصہ میراث میں نہ ہو مگر ان کو بھی کچھ نہ کچھ دیدو اور کوئی دل شکنی کی بات مت کرو کیونکہ قانونی حقوق کے علاوہ کچھ اخلاقی ذمہ داریاں بھی ہیں اور اسلام حقوق کے تعین کے ساتھ ساتھ اخلاق کی نشوونما بھی کرنا چاہتا ہے اسلئے ہدایت ہے کہ ایسے موقعوں پر تنگ دلی مت دکھاؤ اور وسعت قلبی سے کام لیکر غریبوں کی دعائیں بھی لے لو۔ اور اگر میراث کے مال میں سے کچھ دینے کا موقعہ نہ ہو مثلاً یتیم کا مال ہے اور مرنے والے نے کوئی وصیت بھی نہیں کی ہے تو نرمی کے ساتھ معذرت کر دو۔

⑨ اگر یتیم تمہارے بچے ہوتے | اللہ تعالےٰ یتیموں کے بارے میں خصوصیت کیساتھ توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یوں سوچو کہ اگر یتیم اور ضعیف تمہارے بچے ہوتے تو مرتے وقت تمہیں انکے بارے میں کیسے کیسے خیال نہ آتے لہذا تمہیں اللہ کا خوف کرنا چاہیئے اور راستی کی بات کرنی چاہیئے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِیْ

اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَاْكُلُوْنَ	اَمْوَالَ	الْيَتٰمٰى	ظُلْمًا	اِنَّمَا	يَاْكُلُوْنَ	فِیْ
بیشک	جو لوگ	کھاتے ہیں	مال	یتیموں	ظلم سے	اسکے سوا کچھ نہیں	وہ بھر رہے ہیں	میں

بیشک جو لوگ ظلم سے یتیموں کا مال کھاتے ہیں، اور کچھ نہیں بس وہ اپنے پیٹوں میں

بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ⑩ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِیْٓ اَوْلَادِكُمْ ع ۱۲

بُطُوْنِهِمْ	نَارًا	وَسَيَصْلَوْنَ	سَعِيْرًا	يُوْصِيْكُمُ	اللّٰهُ	فِیْ	اَوْلَادِكُمْ
اپنے پیٹ	آگ	اور عنقریب داخل ہونگے	آگ (دوزخ)	تمہیں وصیت کرتا ہے	اللہ	میں	تمہاری اولاد

آگ بھر رہے ہیں، اور عنقریب دوزخ میں داخل ہونگے۔ اللہ تمہیں وصیت کرتا ہے تمہاری اولاد (کے بارہ)

لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَاۗءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ

لِلذَّكَرِ	مِثْلُ	حَظِّ	الْاُنْثَيَيْنِ	فَاِنْ	كُنَّ	نِسَاۗءً	فَوْقَ	اثْنَتَيْنِ
مرد کو	مانند (برابر)	حصہ	دو عورتیں ،	پھر اگر	ہوں	عورتیں	زیادہ	دو

میں۔ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔ پھر اگر عورتیں ہوں دو سے زیادہ تو ان کے

فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۭ وَلِاَبَوَيْهِ

فَلَهُنَّ	ثُلُثَا	مَا تَرَكَ	وَاِنْ	كَانَتْ	وَاحِدَةً	فَلَهَا	النِّصْفُ	وَلِاَبَوَيْهِ
تو ان کے لئے	دو تہائی	جو چھوڑا (ترکہ)	اور اگر	ہو	ایک	تو اسکے لئے	نصف	اور ماں باپ کیلئے

لئے (اسمیں سے) دو تہائی ہے جو (وارث نے) چھوڑا، اور اگر ایک ہی ہو تو اس کے لئے نصف ہے، اور اسکے ماں باپ

لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ

لِكُلِّ وَاحِدٍ	مِّنْهُمَا	السُّدُسُ	مِمَّا	تَرَكَ	اِنْ كَانَ	لَهٗ	وَلَدٌ
ہر ایک کے لئے	ان دونوں میں سے	چھٹا حصہ $\frac{1}{6}$	اس سے جو	چھوڑا (ترکہ)	اگر ہو	اسکی	اولاد

کیلئے دونوں میں سے ہر ایک چھٹا حصہ ہے اسمیں سے جو (میّت نے) چھوڑا، اگر ان کی اولاد ہو پھر

فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ

فَاِنْ	لَّمْ يَكُنْ	لَّهٗ	وَلَدٌ	وَّوَرِثَهٗٓ	اَبَوٰهُ	فَلِاُمِّهِ	الثُّلُثُ	فَاِنْ
پھر اگر	نہ ہو	اسکے	اولاد	اور اس کے وارث ہوں	ماں باپ	تو اس کی ماں کا	تہائی ($\frac{1}{3}$)	پھر اگر

اگر اس کے اولاد نہ ہو اور ماں باپ ہی اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں کا تہائی حصہ ہے پھر اگر

كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ

كَانَ	لَهٗ	اِخْوَةٌ	فَلِاُمِّهِ	السُّدُسُ	مِنْ	بَعْدِ	وَصِيَّةٍ	يُّوْصِيْ
ہوں	اسکے	کئی بہن بھائی	تو اسکی ماں کا	چھٹا ($\frac{1}{6}$)	سے	بعد	وصیت	وصیت کی ہو

اس (میّت) کے کئی بہن بھائی ہوں تو اس کی ماں کا چھٹا حصہ ہے اس وصیت کے بعد جو وہ کر گیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ

بِهَآ	اَوْ	دَيْنٍ	اٰبَآؤُكُمْ	وَ	اَبْنَآؤُكُمْ	لَا تَدْرُوْنَ	اَيُّهُمْ	اَقْرَبُ
اسکی	یا	قرض	تمہارے باپ	اور	تمہارے بیٹے	تم کو نہیں معلوم	انمیں سے کون	نزدیک تر

یا (بعد ادائے) قرض تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تو تم کو نہیں معلوم ان میں سے کون تمہارے لئے نفع

لَكُمْ نَفْعًا ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ⑪

لَكُمْ	نَفْعًا	فَرِيْضَةً	مِّنَ	اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلِيْمًا	حَكِيْمًا
تمہارے لئے	نفع	حصہ مقرر کیا ہوا	سے	اللہ	بیشک	اللہ	ہے	جاننے والا	حکمت والا

(پہنچانے میں) نزدیک تر ہے یہ اللہ کا مقرر کیا ہوا حصہ ہے۔ بیشک اللہ جاننے والا، حکمت والا ہے۔

⑩ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى
ظُلْمًا بِغَيْرِ حَقٍّ اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ
اَیْ مِلْئَهَا نَارًا لِاَنَّهٗ يُؤَوِّلُ اِلَيْهَا وَسَيَصْلَوْنَ
بِالْبِنَاءِ لِلْفَاعِلِ وَالْمَفْعُوْلِ يَدْخُلُوْنَ سَعِيْرًا ۝ نَارًا
شَدِيْدًا يُحْتَرَقُوْنَ فِيْهِ۔

⑩ بیشک جو لوگ تیموں کے مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں کیونکہ انجام اس کا آگ ہی ہے اور عنقریب وہ آگ میں پڑکر جلیں گے۔

⑪ يُوْصِيْكُمُ يَاْمُرُكُمُ اللّٰهُ فِيْ شَاْنِ اَوْلَادِكُمْ بِمَا
يُذْكَرُ لِلذَّكَرِ مِنْهُمْ مِثْلُ حَظِّ نَصِيْبِ الْاُنْثَيَيْنِ اِذَا
اِجْتَمَعَتَا مَعَهٗ فَلَهٗ نِصْفُ الْمَالِ وَلَهُمَا النِّصْفُ فَاِنْ كَانَ مَعَهٗ
وَاحِدَةٌ فَلَهَا الثُّلُثُ وَلَهُ الثُّلُثَانِ وَاِنِ انْفَرَدَ حَازَ الْمَالَ
فَاِنْ كُنَّ اَیِ الْاَوْلَادُ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا
مَا تَرَكَ ۚ الْمَيِّتُ وَكَذَا الْاِثْنَتَانِ لِاَنَّهٗ لِلْاُخْتَيْنِ بِقَوْلِهٖ
فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ فَهُمَا اَوْلٰى وَلِاَنَّ الْبِنْتَ تَسْتَحِقُّ
الثُّلُثَ مَعَ الذَّكَرِ فَمَعَ الْاُنْثٰى اَوْلٰى وَفَوْقَ قِيْلَ صِلَةٌ وَقِيْلَ
لِدَفْعِ تَوَهُّمِ زِيَادَةِ النَّصِيْبِ بِزِيَادَةِ الْعَدَدِ لِمَا فُهِمَ
اِسْتِحْقَاقِ الْاِثْنَتَيْنِ الثُّلُثَيْنِ مِنْ جَعْلِ الثُّلُثِ لِلْوَاحِدَةِ
مَعَ الذَّكَرِ وَاِنْ كَانَتْ الْمَوْلُوْدَةُ وَاحِدَةً وَفِيْ قِرَاءَةٍ
بِالرَّفْعِ فَكَانَ تَامَّةٌ فَلَهَا النِّصْفُ ۭ وَلِاَبَوَيْهِ
اَیِ الْمَيِّتِ وَيُبْدَلُ مِنْهُمَا لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا
السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ذَكَرٌ اَوْ
اُنْثٰى وَنُكْتَةُ الْبَدَلِ اِفَادَةُ اَنَّهُمَا لَا يَشْتَرِكَانِ فِيْهِ وَ
اُلْحِقَ بِالْوَلَدِ وَلَدُ الْاِبْنِ وَبِالْاَبِ الْجَدُّ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ

⑪ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ الخ اللہ تم کو تمہاری اولاد کے بارے میں یہ حکم فرماتا ہے کہ اولاد میں سے مرد کو مانند دو عورتوں کے حصے کے ہے سو اگر ایک لڑکا اور دو لڑکیاں ہوں تو آدھا اس کا اور آدھا ان دونوں کا اور اگر ایک لڑکی ہو تو ایک اس کا اور دو تہائی لڑکے کا اور جو تنہا لڑکا ہو تو کل مال وہی لے لیویگا۔ سو اگر اولاد میں صرف لڑکیاں ہوں دو یا دو سے زیادہ تو ترکہ میں سے دو تہائی ان کا اور باقی دوسروں کا (اللہ تعالےٰ نے دو سے زیادہ کا حکم بیان فرمایا لیکن دو کا بھی یہی حکم ہے، کیونکہ جب دوسری آیت میں دو بہنوں کے لئے دو تہائی فرمایا تو بیٹیاں زیادہ مستحق ہیں کہ انکو بھی دو تہائی دیا جاوے اسکے سوا یہ کہ جب میت کے لڑکا ہو تو ایک لڑکی کو تہائی اسکے ساتھ ملتا ہے تو دوسری لڑکی اگر ہو تو اسکے ساتھ بدرجۂ اولیٰ تہائی کی حقدار ہے پس دونوں کا دو تہائی ہو گیا۔ اور جو لفظ فوق کو زیادہ کہا جاوے تو وہم پر دو لڑکیوں کے واسطے دو تہائی ہونا صراحتاً ثابت ہو گیا۔ اور اشارہ اسطرف بھی ہو گیا کہ دو سے زیادہ کا بھی یہی حکم ہے) اور اگر صرف ایک لڑکی ہو لڑکا نہ ہو تو لڑکی کو آدھا مال ملیگا اور میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کو ترکہ کا چھٹا حصہ اگر میت کی اولاد ہو لڑکا ہو یا لڑکی۔ پوتا اور پوتی ہو جب بھی ماں باپ کا چھٹا حصہ ہے اور دادے کا حکم مثل باپ کے ہے اور جو میت کے اولاد نہ ہو صرف ماں باپ ہوں

toobaa-elibrary.blogspot.com

لَہٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَہٗٓ اَبَوٰہُ فقط او مع زوج فَلِاُمِّہِ
بِضَمِّ الْھَمْزَۃِ وَبِکَسْرِھَا فِرَارًا مِّنَ الْاِنْتِقَالِ مِنْ ضَمَّۃٍ
اِلٰی کَسْرَۃٍ لِثِقْلِہٖ فِی الْمَوْضِعَیْنِ الثُّلُثُ اَیْ ثُلُثُ الْمَالِ
اَوْ مَا یَبْقٰی بَعْدَ الزَّوْجِ وَالْبَاقِیْ لِلْاَبِ فَاِنْ کَانَ
لَہٗٓ اِخْوَۃٌ اَیْ اِثْنَانِ فَصَاعِدًا ذُکُوْرًا اَوْ اِنَاثًا فَلِاُمِّہِ
السُّدُسُ وَالْبَاقِیْ لِلْاَبِ وَلَا شَیْءَ لِلْاِخْوَۃِ وَرِثَ
مِنْ ذُکِرَ مَعَ ذُکِرَ مِنْۢ بَعْدِ تَنْفِیْذِ وَصِیَّۃٍ یُّوْصٰی
بِالْبِنَاءِ لِلْفَاعِلِ وَالْمَفْعُوْلِ بِھَآ اَوْ قَضَاءِ دَیْنٍ عَلَیْہِ
وَتَقْدِیْمُ الْوَصِیَّۃِ عَلَی الدَّیْنِ وَاِنْ کَانَتْ مُؤَخَّرَۃً عَنْہُ
فِی الْوَفَاءِ لِلْاِھْتِمَامِ بِھَا اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ مُبْتَدَأٌ
خَبَرُہٗ لَا تَدْرُوْنَ اَیُّھُمْ اَقْرَبُ لَکُمْ نَفْعًا فِی
الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ فَظَانٌّ اَنَّ ابْنَہٗ اَنْفَعُ لَہٗ فَیُعْطِیْہِ
الْمِیْرَاثَ فَیَکُوْنُ الْاَبُ اَنْفَعَ وَبِالْعَکْسِ وَاِنَّمَا
الْعَالِمُ بِذٰلِکَ اللّٰہُ فَفَرَضَ لَکُمُ الْمِیْرَاثَ
فَرِیْضَۃً مِّنَ اللّٰہِ ۭ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا
بِخَلْقِہٖ حَکِیْمًا ۝ فِیْمَا دَبَّرَہٗ لَھُمْ اَیْ لَمْ
یَزَلْ مُتَّصِفًا بِذٰلِکَ

احدالزوجین ہوں یا نہ ہوں تو ماں کو تہائی کل مال کا اگر احدالزوجین نہ ہوں اور جو ہو تو اس کا حصہ دیکر باقی کا تہائی اور جو بچے وہ باپ کا اور جو ماں باپ کے ہوتے ہوئے میت کے دو بھائی بہن یا زیادہ ہوں تو ماں کو چھٹا حصہ اور باقی باپ کا، بھائی بہن محروم اور یہ وارثوں کو بطریق مذکور میراث دینا وصیت کے اور قرض کے بعد ہے اگر میت کے ذمہ قرض ہو یا وصیت کر گیا ہو تو پہلے قرض پھر وصیت دی جاوے اس کے بعد میراث تقسیم ہو۔ وصیت سے مقدم قرض کا ادا کرنا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے وصیت کو قرض سے پہلے ذکر فرمایا تو اس غرض سے کہ ایسا نہ ہو کہ وصیت پر عمل نہ کیا جاوے۔

اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَیُّھُمْ اَقْرَبُ لَکُمْ نَفْعًا الخ تم نہیں جانتے کہ باپ سے تم کو زیادہ نفع پہونچے گا یا بیٹے سے۔ تم یہ گمان نہ کرو کہ فلاں کو زیادہ ملنا چاہیئے تھا کہ اس سے نفع کی زیادہ امید ہے اسکو اللہ ہی خوب جانتا ہے پس جس قدر اس نے ہر ایک کا حصہ مقرر فرمادیا اسی پر عمل کرو وہی ٹھیک ہے وہ اپنی مخلوق کے حال سے واقف ہے۔ جو اس نے کیا تدبیر اور حکمت سے کیا محل اعتراض نہیں۔

تشریح

(۱۰) یتیموں کا مال کھانے کی سزا | جو لوگ یتیموں کا مال کھاتے ہیں اور ان کے ساتھ زیادتی کرتے ہیں وہ اپنے پیٹ کو آگ سے بھرتے ہیں اور وہ جہنم کی سزا پا کر رہیں گے۔

(۱۱) میراث کے حصے | ○ لڑکے کا حصہ ــــ اولاد کے بارے میں قانون یہ ہے کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔ مرد کا حصہ عورت سے دگنا اسلئے رکھا گیا ہے کہ خاندانی زندگی میں بیوی اولاد سب کے مصارف کی ذمہ داری مرد پر ہے عورت پر خاندان کی معاشی ذمہ داری نہیں ہے اسلئے یہ انصاف کا تقاضہ ہے کہ عورت کا حصہ مرد سے کم ہو۔ ○ اگر اولاد میں صرف لڑکیاں ہوں اور کوئی لڑکا نہ ہو تو دو یا دو سے زیادہ لڑکیاں ہونے کی صورت میں ترکے کا دو تہائی لڑکیوں کا ہوگا اور باقی ⅓ دوسرے وارثوں میں تقسیم ہوگا ○ اگر میت کی وارث ایک لڑکی ہو تو اس صورت میں ترکے کا آدھا حصہ ملے گا ○ اگر میت صاحب اولاد ہے چاہے بیٹے ہوں یا بیٹیاں اور میت کے ماں باپ بھی ہوں تو والدین میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا ○ اگر میت کے کوئی اولاد نہ ہو اور صرف ماں باپ ہی وارث ہوں تو ماں کو ایک ثُلث ملے گا اور باقی دو ثُلث باپ کو ملیں گے ○ اگر میت کے ایک سے زیادہ بھائی بہن بھی ہوں اور اولاد نہ ہو تو ماں کو چھٹا حصہ ملے گا۔ یہ بھائی بہن چاہے حقیقی ہوں چاہے باپ شریک ہوں چاہے ماں شریک ہوں باقی سب باپ کو ملے گا بھائی بہن کو کچھ نہیں ملے گا کیونکہ اس صورت میں باپ کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں اس لئے ماں کا حصہ کم کر کے باپ کے حصہ میں ڈال دیا گیا۔ والدین کی موجودگی میں بھائی بہنوں کو کوئی حصہ نہیں ملتا۔ ○ ترکے کی تقسیم سے پہلے کفن دفن کے خرچ کے بعد اگر میت کے ذمہ قرض ہے تو قرض ادا کیا جائے گا اور قرض کی ادائیگی کے بعد اگر میت نے وصیت کی ہے تو اس وصیت کو پورا کیا جائیگا بشرطیکہ وصیت ⅓ کی حد تک ہو اور کسی وارث کے حق میں نہ ہو۔ یہ سب اللہ کے مقرر کردہ حصے ہیں اور وہ علیم و حکیم ساری مصلحتوں کا جاننے والا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ

وَلَكُمْ	نِصْفُ	مَا تَرَكَ	أَزْوَاجُكُمْ	إِنْ	لَّمْ يَكُنْ	لَّهُنَّ	وَلَدٌ
اور تمہارے لئے	آدھا	جو چھوڑ مریں	تمہاری بیبیاں	اگر	نہ ہو	انکی	کچھ اولاد

اور تمہارے لئے آدھا ہے جو چھوڑ مریں تمہاری بیبیاں اگر ان کی کچھ اولاد نہ ہو

فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ

فَإِنْ	كَانَ	لَهُنَّ	وَلَدٌ	فَلَكُمُ	الرُّبُعُ	مِمَّا	تَرَكْنَ	مِنْ بَعْدِ
پھر اگر	ہو	انکی	اولاد	تو تمہارے لئے	چوتھائی	اسمیں سےجو	وہ چھوڑ مریں	بعد

پھر اگر ان کی اولاد ہو تو تمہارے لئے اس میں سے جو وہ چھوڑیں وصیت کے بعد چوتھائی حصہ

وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۗ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَّمْ

وَصِيَّةٍ	يُّوْصِيْنَ	بِهَآ	أَوْ	دَيْنٍ	وَلَهُنَّ	الرُّبُعُ	مِمَّا	تَرَكْتُمْ	إِنْ لَّمْ
وصیت	وہ وصیت کرجائیں	اسکی	یا	قرض	اور ان کیلئے	چوتھائی	اسمیں سے جو	تم چھوڑجاؤ	اگر نہ

جس کی وہ وصیت کر جائیں یا (بعد ادائے) قرض اور اس میں سے انکے لئے چوتھائی حصہ ہے جو تم چھوڑ جاؤ ہے

يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ

يَكُنْ	لَّكُمْ	وَلَدٌ	فَإِنْ	كَانَ	لَكُمْ	وَلَدٌ	فَلَهُنَّ	الثُّمُنُ	مِمَّا تَرَكْتُمْ
ہو	تمہاری	اولاد	پھر اگر	ہو	تمہاری	اولاد	توانکے لئے	آٹھواں حصہ	اس سے جو تم چھوڑ جاؤ

اگر نہ ہو تمہاری اولاد ، پھر اگر تمہاری اولاد ہو تو جو تم چھوڑ جاؤ اس میں سے ان کا آٹھواں ($\frac{1}{8}$) حصہ ہے

مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ

مِنْ بَعْدِ	وَصِيَّةٍ	تُوْصُوْنَ	بِهَآ	أَوْ	دَيْنٍ	وَإِنْ	كَانَ	رَجُلٌ	يُّوْرَثُ
بعد	وصیت	تم وصیت کرو	اسکی	یا	قرض	اور اگر	ہو	ایسا مرد	میراث ہو

اس وصیت (کے نکالنے) کے بعد جو تم وصیت کر جاؤ یا (ادائے) قرض ۔ اور اگر ایسے مرد کی میراث ہے

كَلٰلَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَّلَهٗٓ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

كَلٰلَةً	أَوِ	امْرَأَةٌ	وَّلَهٗ	أَخٌ	أَوْ	أُخْتٌ	فَلِكُلِّ	وَاحِدٍ مِّنْهُمَا
جس کا باپ بیٹا نہو	یا	عورت	اور اس	بھائی	یا	بہن	تو تمام کیلئے	ان میں سے ہر ایک

یا ایسی عورت کی جو "کلالہ" ہے (اس کا باپ بیٹا نہیں) اور اس کے بہن بھائی ہوں تو ان دونوں میں سے ہر ایک کا

السُّدُسُ ۚ فَإِنْ كَانُوْٓا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي

السُّدُسُ	فَإِنْ	كَانُوْٓا	أَكْثَرَ	مِنْ ذٰلِكَ	فَهُمْ	شُرَكَآءُ	فِي
چھٹا	پھر اگر	ہوں	زیادہ	اس سے (ایک سے)	تو وہ سب	شریک	میں

چھٹا حصہ ہے ، پھر اگر وہ ایک سے زیادہ ہوں تو وہ سب شریک ہیں ایک

toobaa-elibrary.blogspot.com

الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ

الثلث	من بعد	وصية	يوصى	بها	او	دين	غير مضار
تہائی (⅓)	اس کے بعد	وصیت	وصیت کی جائے	جسکی	یا	قرض	نقصان نہ پہنچانا

تہائی میں اس وصیت کے بعد جو وصیت کردی جائے یا (بعد ادائے) قرض (بشرطیکہ کسی کو) نقصان نہ پہنچایا ہو

وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝١٢

وصية	من	الله	والله	عليم	حليم
حکم	سے	اللہ	اور اللہ	جاننے والا	حلم والا

یہ اللہ کا حکم ہے، اور اللہ جاننے والا حلم والا ہے

(١٢) وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ
اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ مِّنْكُمْ
اَوْ مِنْ غَيْرِكُمْ فَاِنْ كَانَ
لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ
مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ
وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ
دَيْنٍ ۗ وَاُلْحِقَ بِالْوَلَدِ فِيْ
ذٰلِكَ وَلَدُ الْاِبْنِ بِالْاِجْمَاعِ
وَلَهُنَّ اَيِ الزَّوْجَاتِ تَعَدَّدْنَ
اَوْلَا الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ
لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ
لَكُمْ وَلَدٌ مِّنْهُنَّ اَوْ مِنْ غَيْرِهِنَّ
فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ
بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۗ وَوَلَدُ الْاِبْنِ
كَالْوَلَدِ فِيْ ذٰلِكَ اِجْمَاعًا
وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ صِفَةٌ
وَالْخَبَرُ كَلٰلَةً اَيْ لَا وَالِدَ لَهٗ
وَلَا وَلَدَ اَوِ امْرَاَةٌ تُوْرَثُ كَلٰلَةً
وَلَهٗ اَيِ الْمَوْرُوْثِ الْكَلَالَةِ اَخٌ

(١٢) اور جو مال تمہاری بیویاں چھوڑیں اگر کچھ اولاد نہ ہو تو تم کو آدھا ترکہ ملے گا اور جو اولاد ہو خواہ تمہارے نطفہ سے یا پہلے خاوند سے تو تم کو ترکہ کا چوتھائی ملے گا قرض اور وصیت کے ادا کرنے کے بعد۔ اگر وصیت کی ہو یا قرض ہو۔ پوتا پوتی اگر ہو تب بھی خاوند کو چوتھائی ملے گا کہ اس پر اجماع ہوگیا

اور تم مال چھوڑو تو درصورت نہ ہونے اولاد کے تمہاری بیویوں کو چوتھائی ملے گا اور جو تمہاری اولاد بھی ہو یا پوتا پوتی ہو ان سے یا دوسری بیوی سے تو بہرحال بیویوں کو آٹھواں حصہ ملے گا۔ قرض کے دینے کے بعد اگر ہو اور وصیت جاری کرنے کے بعد اگر تم نے کچھ وصیت کی ہو۔

اور جو کوئی مرد یا عورت مرے اور نہ اس کے اولاد ہو اور نہ باپ دادا اور صرف ماں میں شریک بہن یا بھائی ہو۔ تو ہر ایک کو ترکہ چھٹا حصہ پہونچے گا اور جو وہ بھائی بہن ایک سے زیادہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

أَوْ أُخْتٌ أی مِنْ أُمٍّ وَقَرَأَ بِهِ ابْنُ
مَسْعُوْدٍ وَغَيْرُهُ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا
السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ فَإِنْ كَانُوْٓا أَی
الْأُخْوَةُ وَالْأَخَوَاتُ مِنَ الْأُمِّ أَكْثَرَ
مِنْ ذٰلِكَ أی مِنْ وَاحِدٍ فَهُمْ
شُرَكَآءُ فِی الثُّلُثِ يَسْتَوِی فِيْهِ ذُكُوْرُهُمْ
وَإِنَاثُهُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى
بِهَآ أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ حَالٌ مِنْ
ضَمِيْرِ يُوْصٰى أی غَيْرَ مُدْخِلِ الضَّرَرِ
عَلَى الْوَرَثَةِ بِأَنْ يُوْصِىَ بِأَكْثَرَ مِنَ
الثُّلُثِ وَصِيَّةً مَصْدَرٌ مُؤَكِّدٌ لِيُوْصِيْكُمْ
مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِمَا دَبَّرَهُ لِخَلْقِهِ
مِنَ الْفَرَائِضِ حَلِيْمٌ ۝ بِتَاخِيْرِ الْعُقُوْبَةِ
عَمَّنْ خَالَفَهُ. وَخَصَّتِ السُّنَّةُ تَوْرِيْثَ
مَنْ ذُكِرَ بِمَنْ لَيْسَ فِيْهِ مَانِعٌ مِنْ
قَتْلٍ أَوْ اِخْتِلَافِ دِيْنٍ أَوْ رِقٍّ۔

ہوں تو سب کو ایک تہائی۔
مرد اور عورت سب کو وہ تہائی برابر برابر تقسیم ہو جاوے گا، بعد ادائے قرض اور اجرائے وصیت کے دراں حالیکہ وصیت میں وارثوں کو نقصان نہ پہونچایا گیا ہو یعنی تہائی سے زیادہ وصیت نہ کی ہو۔ اگر زیادہ کی تو وہ بدون رضا وارثوں کے قابل عمل نہیں۔ یہ اللہ کا حکم ہے وہ اپنی مخلوق کا حال جانتا ہے جو میراث کے احکام اس نے مقرر فرمائے مناسب طور سے فرمائے وہ بردبار ہے کہ خلافِ حکم کرنے والے کو جلدی نہیں پکڑتا (حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی وارث میراث کا مستحق اسی وقت ہے کہ کوئی بات اس سے ایسی سرزد نہ ہو جو مانع میراث ہے جیسا مورث کو مار ڈالنا یا مذہب میں اختلاف نہ ہو کہ کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا یا وہ وارث غلام ہو وہ بھی محروم ہوتا ہے)۔

(۱۲) زوجین اور اخیافی بھائی | ○ اگر کوئی اولاد نہ ہو تو بیوی کے ترکے میں سے شوہر کو آدھا حصہ ملے گا۔ ○ اگر یہ صاحبِ اولاد ہیں تو بیوی کے ترکے میں سے شوہر کا چوتھائی حصہ ہے اور یہاں بھی وہی شرط ہے کہ تقسیم سے پہلے قرض ادا کر دیا جائے اور وصیت پوری کی جائے۔ ○ اگر کوئی اولاد نہ ہو تو شوہر کے مال میں بیوی کو بھی چوتھائی حصہ ملے گا۔ ○ اگر مرد صاحب اولاد ہے چاہے اس بیوی سے ہو یا دوسری بیوی سے تو شوہر کی میراث میں سے عورت کا حصہ آٹھواں ہوگا اور یہاں بھی وہی شرط ہے کہ پہلے قرض ادا کیا جائے پھر وصیت پوری کی جائے اور پھر مال کی تقسیم کی جائے۔ ○ اگر مرد اور جن کی میراث تقسیم ہونی ہے بے اولاد ہوں اور ان کے ماں باپ بھی زندہ نہ ہوں جن کو کلالہ کہتے ہیں مگر ان کے ایک بھائی یا ایک بہن اخیافی (ماں شریک) ہو تو بھائی/بہن ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا اور اس چھٹے حصہ میں لڑکا لڑکی کا فرق نہیں ہے۔ لڑکے کو بھی چھٹا حصہ ملے گا اور لڑکی کو بھی چھٹا حصہ ملے گا۔ باقی جو $\frac{5}{6}$ یا $\frac{2}{3}$ اگر کوئی اور وارث ہے تو اس کو ملے گا ورنہ اس باقی ملکیت میں وصیت کرنے کا حق ہوگا۔ ○ اور اگر بھائی/بہن ایک سے زیادہ ہوں تو کُل ترکے کے ایک تہائی میں وہ سب شریک ہوں گے۔ ○ اور یہاں بھی وضاحت کر دی گئی کہ پہلے قرض ادا کیا جائے گا اور پھر وصیت پوری کی جائے گی بشرطیکہ وہ وصیت کسی وارث کے حق میں نقصان دہ نہ ہو اور اس سے مستحق رشتہ داروں کے حقوق تلف نہ ہو رہے ہوں۔ اسی طرح کوئی ایسا قرض نہ ہو جس کے ذریعہ صرف حقداروں کو محروم کرنے کے لئے اس قرض کا اقرار کیا گیا ہو اگرچہ ضرر رسانی ہر حال میں گناہ ہے مگر کلالہ کے ذیل میں اسکا ذکر اسلئے کیا کہ جس کے نہ ماں باپ ہوں نہ اولاد ہو تو اس کے اندر یہ میلان پیدا ہو سکتا ہے کہ دور کے رشتہ داروں کو کسی طرح محروم کر دیا جائے۔ میراث کی یہ حکمتیں بیان کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں کہ کس سے تم کو نفع پہونچے گا اور کس سے تمہارا نقصان ہوگا اسلئے جو قانون اللہ نے تمہیں بتا دیا ہے اس کی پابندی کرو کیونکہ اللہ تعالےٰ سب کچھ جاننے والے اور بردبار و حلیم ہیں اس لئے اس کے احکام میں سختی نہیں کی بلکہ اپنے بندوں کی سہولت کا اور ان کے فائدوں کا پورا پورا خیال رکھا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ

تِلْكَ	حُدُوْدُ	اللّٰهِ	وَمَنْ	يُّطِعِ	اللّٰهَ	وَرَسُوْلَهٗ	يُدْخِلْهُ	جَنّٰتٍ
یہ	حدیں	اللہ	اور جو	اطاعت کرے	اللہ	اور اسکے رسول	وہ اُسے داخل کریگا	باغات

یہ اللہ کی (مقرر کردہ) حدیں ہیں اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ اسے باغات میں داخل کریگا

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ

تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	وَ	ذٰلِكَ
بہتی ہیں	انکے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہیں گے	انہیں	اور	یہ

جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہ بڑی

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ

الْفَوْزُ	الْعَظِيْمُ	وَمَنْ	يَّعْصِ	اللّٰهَ	وَرَسُوْلَهٗ	وَيَتَعَدَّ
کامیابی	بڑی	اور جو	نافرمانی	اللہ	اور اس کے رسول کی	اور بڑھ جائے

کامیابی ہے۔ اور جو اللہ اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور بڑھ جائے گا

حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۠ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾

حُدُوْدَهٗ	يُدْخِلْهُ	نَارًا	خَالِدًا	فِيْهَا	وَلَهٗ	عَذَابٌ	مُّهِيْنٌ
اس کی حدیں	وہ اُسے داخل کریگا	آگ	ہمیشہ رہیگا	اسمیں	اور اسکے لئے	عذاب	ذلیل کرنے والا

اس کی حدوں سے تو وہ اسے آگ میں داخل کریگا وہ اسمیں ہمیشہ رہیں گے اور انکے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔

(۱۳) تِلْكَ الْاَحْكَامُ الْمَذْكُوْرَةُ مِنْ اَمْرِ الْيَتٰمٰى وَمَا بَعْدَهٗ حُدُوْدُ اللّٰهِ شَرَائِعُهُ الَّتِيْ حَدَّهَا لِعِبَادِهٖ لِيَعْمَلُوْا بِهَا وَلَا يَعْتَدُوْهَا وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فِيْمَا حَكَمَ بِهٖ يُدْخِلْهُ بِالْيَاءِ وَالنُّوْنِ اِلْتِفَاتًا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○

(۱۴) وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ بِالْوَجْهَيْنِ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ فِيْهَا عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○ ذُوْ اِهَانَةٍ وَرُوْعِيَ فِي الضَّمَائِرِ فِي الْاٰيَتَيْنِ لَفْظُ مَنْ وَفِيْ خٰلِدِيْنَ مَعْنَاهَا

(۱۳) تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ الخ یہ جو احکام میراث کے اور یتیموں کے متعلق مذکور ہوئے اللہ کے مقرر کئے حکم ہیں جو اس نے بندوں کے واسطے مقرر فرمائے کہ وہ ان پر عمل کریں اور کمی بیشی نہ کریں۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے حکم کو مانتا ہے اسکے رہنے کو باغ ہیں جن کے نیچے پانی کی نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہینگے اور یہ بڑی کامیابی اور نجات مانا ہے۔

(۱۴) اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے اور اس کے حکموں کو نہیں مانتا خلاف کرتا ہے اسکے رہنے کو دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ جلے گا۔ اور اس پر ذلت کی مار ہے۔

تشریح

(۱۳) **فرماں برداروں کا انعام** میراث کی تقسیم اور ترکہ کا جو قانون اوپر بیان کیا گیا ہے یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں۔ جو ان حدود کا خیال رکھے گا اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا اللہ تعالیٰ اسکو جنت کے باغوں میں ٹھکانہ عطا فرمائینگے اور وہ جنت کے باغ ایسے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی۔ اور یہ اللہ کا فرماں بردار ہمیشہ وہاں رہیگا کبھی اس کو وہاں سے نکالا نہیں جائے گا اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

(۱۴) **نافرمانوں کو سزا** اور جو اس تقسیم ترکہ میں اللہ کی حدوں سے تجاوز کریگا اور اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کا ارتکاب کریگا۔ اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کی آگ میں ڈالیں گے اور جان بوجھ کر اللہ کی حدوں کو توڑنے والا اور اللہ کے قانون کو بدلنے والا اور اسمیں کتر بیونت کرنے والا ہمیشہ اس رسواکن عذاب میں مبتلا رہے گا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ

وَالّٰتِیْ	یَاْتِیْنَ	الْفَاحِشَةَ	مِنْ	نِّسَآئِكُمْ	فَاسْتَشْهِدُوْا	عَلَيْهِنَّ
اور جو عورتیں	مرتکب ہوں	بدکاری	سے	تمہاری عورتیں	تو گواہ لاؤ	اُن پر

اور تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کی مرتکب ہوں ان پر گواہ لاؤ چار اپنوں

اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰى

اَرْبَعَةً	مِّنْكُمْ	فَاِنْ	شَهِدُوْا	فَاَمْسِكُوْهُنَّ	فِی	الْبُیُوْتِ	حَتّٰى
چار	اپنوں میں سے	پھر اگر	وہ گواہی دیں	انھیں بند رکھو	میں	گھروں	یہاں تک کہ

میں سے، پھر اگر وہ گواہی دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ

یَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا ⑮

یَتَوَفّٰىهُنَّ	الْمَوْتُ	اَوْ	یَجْعَلَ	اللّٰهُ	لَهُنَّ	سَبِیْلًا
انہیں اٹھالے	موت	یا	کردے	اللہ	انکے لئے	کوئی سبیل

موت انہیں اٹھالے یا اللہ ان کے لئے کوئی سبیل کردے (کوئی راہ نکالے)

⑮ وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ اَلزِّنَا مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ اَیْ مِنْ رِجَالِ الْمُسْلِمِیْنَ فَاِنْ شَهِدُوْا عَلَيْهِنَّ بِهَا فَاَمْسِكُوْهُنَّ اِحْبِسُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ وَامْنَعُوْهُنَّ مِنْ مُخَالَطَةِ النَّاسِ حَتّٰى یَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَیْ مَلَائِكَتُهٗ اَوْ اِلٰی اَنْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا ○ طَرِیْقًا اِلَی الْخُرُوْجِ مِنْهَا اُمِرُوْا بِذٰلِكَ اَوَّلَ الْاِسْلَامِ ثُمَّ جَعَلَ لَهُنَّ سَبِیْلًا بِجَلْدِ الْبِكْرِ مِائَةً وَّتَغْرِیْبِهَا عَامًا وَرَجْمِ الْمُحْصَنَةِ وَفِی الْحَدِیْثِ لَمَّا بُیِّنَ الْحَدُّ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا عَنِّیْ خُذُوْا عَنِّیْ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

⑮ وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ الخ اور جو عورتیں زنا میں مبتلا ہوں ان پر چار مرد مسلمان اگر گواہی دیدیں تو ان عورتوں کی یہ سزا ہے کہ ان کو گھروں میں روک لو لوگوں سے نہ ملنے دو یہاں تک کہ اسی حالت میں انکو موت آجاوے یا ان کے لئے کوئی حکم اللہ کا آجاوے (یہ حکم شروع اسلام میں تھا پھر اللہ نے اس کا راستہ کھول دیا۔ یہ حکم آگیا کہ اگر وہ غیر محصنہ ہو یعنی اس کا نکاح نہ ہوا ہو اور یا نکاح ہوا مگر اس کے خاوند نے صحبت نہ کی ہو تو اس کے سو کوڑے مارے جادیں اور ایک برس کو جلا وطن کیا جاوے اور جو محصنہ ہو تو سنگسار کیجاوے۔ (مسلم کی حدیث میں ہے کہ جب انکی حد بیان ہوگئی تو آپ نے فرمایا کہ مجھ سے سیکھ لو اور یاد کرلو عورتوں کا راستہ اللہ نے کھولدیا یعنی حد بیان فرمادی۔

تشریح

⑮ بدکار عورت کی سزا | اگر کوئی عورت بدکاری اور زنا میں مبتلا ہو تو اس کے اس فعل پر چار آدمی گواہ ہونے چاہئیں اور اگر یہ چار آدمی گواہی دیدیں تو تا حکم ثانی اس عورت کو گھر میں قید رکھو۔ یہاں تک کہ اسکو موت آجائے۔ زانیہ عورت کے متعلق یہ پہلا حکم ہے۔ کچھ عرصے بعد سورۂ نور میں زانیہ عورت کی سزا مقرر فرمادی کہ اگر کنواری عورت ہے تو سو کوڑے مارے جائیں اور شادی شدہ ہے تو اسے سنگسار کردیا جائے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا

وَالَّذٰنِ	يَاْتِيٰنِهَا	مِنْكُمْ	فَاٰذُوْهُمَا	فَاِنْ	تَابَا	وَاَصْلَحَا
اور جو دو مرد	مرتکب ہوں	تم میں سے	تو انہیں ایذا دو	پھر اگر	وہ توبہ کریں	اور اصلاح کریں

اور جو دو مرد مرتکب ہوں تم میں سے تو انہیں ایذا دو پھر اگر وہ توبہ کریں اور اپنی اصلاح کریں

فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾

فَاَعْرِضُوْا	عَنْهُمَا	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	تَوَّابًا	رَّحِيْمًا
تو پیچھا چھوڑ دو	ان کا	بیشک	اللہ	ہے	توبہ قبول کرنیوالا	نہایت مہربان

تو ان کا پیچھا چھوڑ دو بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

(۱۶) وَالَّذٰنِ بِتَخْفِيْفِ النُّوْنِ وَتَشْدِيْدِهَا يَاْتِيٰنِهَا
اَيِ الْفَاحِشَةَ اَلزِّنَا اَوِ اللِّوَاطَةَ مِنْكُمْ
اَيْ مِنَ الرِّجَالِ فَاٰذُوْهُمَا بِالسَّبِّ وَالضَّرْبِ
بِالنِّعَالِ فَاِنْ تَابَا مِنْهَا وَاَصْلَحَا الْعَمَلَ فَاَعْرِضُوْا
عَنْهُمَا وَلَا تُؤْذُوْهُمَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا عَلٰى
مَنْ تَابَ رَّحِيْمًا ○ بِهٖ ـ وَهٰذَا مَنْسُوْخٌ بِالْحَدِّ
اِنْ اُرِيْدَ بِهِ الزِّنَا وَكَذَا اِنْ اُرِيْدَ بِهِ اللِّوَاطَةَ
عِنْدَ الشَّافِعِيِّ رح لٰكِنَّ الْمَفْعُوْلَ بِهٖ لَا يُرْجَمُ
عِنْدَهٗ وَاِنْ كَانَ مُحْصِنًا بَلْ يُجْلَدُ وَيُغَرَّبُ
وَاِرَادَةُ اللِّوَاطَةِ اَظْهَرُ بِدَلِيْلِ تَثْنِيَةِ الضَّمِيْرِ
وَالْاَوَّلُ قَالَ اَرَادَ الزَّانِيَ وَالزَّانِيَةَ وَيَرُدُّهٗ
تَبْيِيْنُهُمَا بِمِنَ الْمُتَّصِلَةِ بِضَمِيْرِ الرِّجَالِ وَاشْتِرَاكُهُمَا
فِي الْاَذٰى وَالتَّوْبَةِ وَالْاِعْرَاضِ وَهُوَ مَخْصُوْصٌ بِالرِّجَالِ
لِمَا تَقَدَّمَ فِي النِّسَاءِ مِنَ الْحَبْسِ ـ

(۱۶) اور جو تم میں سے دو مرد زنا یا لواطت کریں تو انکو برا بھلا کہو جوتے مارو پھر اگر وہ اس حرکت سے توبہ کریں اور اچھے عمل کریں تو ان سے اعراض کرو ان کو تکلیف نہ دو۔ بیشک جو توبہ کرتا ہے اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اس پر رحمت فرماتا ہے۔ (یہ حکم بھی منسوخ ہے جبکہ فاحشۃ سے مراد زنا ہو۔ کیونکہ زنا کی حد مقرر ہو گئی اور جو لواطۃ مراد ہو تو شافعی رح کے نزدیک جب بھی یہ حکم منسوخ ہے کیونکہ ان کے نزدیک لواطۃ میں بھی حد ہے مگر مفعول پر رجم نہیں صرف کوڑے اور جلاوطن کرنا ہے۔

تشریح

(۱۶) بدکار مرد و عورت کی سزا | اور اگر بدکاری کرنے والے ایک مرد اور ایک عورت ہوں یا دونوں مرد ہوں تو ان کی سزا یہ ہے کہ ان کو اذیت دی جائے مارا پیٹا جائے بُرا بھلا کہا جائے اور ان کو ذلیل کیا جائے۔ پھر اگر توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں تو ان سے درگذر کرو اللہ تعالٰی توبہ قبول کرنے والے اور مہربان ہیں۔ یہ بھی زنا کے بارے میں ابتدائی حکم ہے۔ کیونکہ اس وقت تک اہل عرب کسی قانون کی پابندی کے عادی نہ تھے اس لئے حکمت کا تقاضا یہ تھا کہ آگے کے قانون کے لئے پہلے ذہنوں کو تیار کیا جائے، اس کے بعد سورۂ نور میں زانی مرد اور عورت کیلئے باقاعدہ قانون نازل ہوا کہ انکو سو سو کوڑے لگائے جائیں اور شادی شدہ ہیں تو انکو سنگسار کیا جائے۔ مرد اور مرد کے ناجائز تعلقات کیلئے کوئی مستقل حکم بیان نہیں ہوا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ

إِنَّمَا	التَّوْبَةُ	عَلٰى اللّٰهِ	لِلَّذِيْنَ	يَعْمَلُوْنَ	السُّوْٓءَ	بِجَهَالَةٍ	ثُمَّ
اسکے سوا نہیں	توبہ قبول کرنا	اللہ پر (اللہ کے ذمے)	ان لوگوں کیلئے	وہ کرتے ہیں	برائی	نادانی سے	پھر

اسکے سوا نہیں کہ توبہ قبول کرنا اللہ کے ذمے ان ہی لوگوں کے لئے ہے جو کرتے ہیں برائی نادانی سے پھر

يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا

يَتُوْبُوْنَ	مِنْ	قَرِيْبٍ	فَاُولٰٓئِكَ	يَتُوْبُ	اللّٰهُ	عَلَيْهِمْ	وَكَانَ	اللّٰهُ	عَلِيْمًا
توبہ کرتے ہیں	سے	جلدی	پس یہی لوگ ہیں	توبہ قبول کرتا ہے	اللہ	ان کی	اور ہے	اللہ	جاننے والا

جلدی سے توبہ کر لیتے ہیں۔ پس یہی لوگ ہیں اللہ توبہ قبول کرتا ہے ان کی اور اللہ جاننے والا

حَكِيْمًا ⑰ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ

حَكِيْمًا	وَلَيْسَتِ	التَّوْبَةُ	لِلَّذِيْنَ	يَعْمَلُوْنَ	السَّيِّاٰتِ	حَتّٰى	اِذَا	حَضَرَ
حکمت والا	اور نہیں	توبہ	انکے لئے (انکی)	وہ کرتے ہیں	برائیاں	یہاں تک	جب	سامنے آجائے

حکمت والا ہے۔ اور ان لوگوں کے لئے توبہ نہیں جو برائیاں (گناہ) کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب

اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَ

اَحَدَهُمُ	الْمَوْتُ	قَالَ	اِنِّىْ	تُبْتُ	الْـٰٔنَ	وَلَا	الَّذِيْنَ	يَمُوْتُوْنَ	وَ
ان میں سے کسی کو	موت	کہے	کہ میں	توبہ کرتا ہوں	اب	اور نہ	وہ لوگ جو	مرجاتے ہیں	اور

موت ان میں سے کسی کے سامنے آجائے تو کہے کہ میں اب توبہ کرتا ہوں۔ اور نہ ان لوگوں کی جو مرجاتے ہیں حالتِ

هُمْ كُفَّارٌ ۭ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ⑱ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

هُمْ	كُفَّارٌ	اُولٰٓئِكَ	اَعْتَدْنَا	لَهُمْ	عَذَابًا	اَلِيْمًا	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ
وہ	کافر	یہی لوگ	ہم نے تیار کیا	انکے لئے	عذاب	دردناک	اے	جو لوگ

کفر میں، یہی لوگ ہیں ہم نے تیار کیا ہے انکے لئے دردناک عذاب۔ اے ایمان والو!

اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَاۗءَ كَرْهًا ۭ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ

اٰمَنُوْا	لَا يَحِلُّ	لَكُمْ	اَنْ تَرِثُوْا	النِّسَاۗءَ	كَرْهًا	وَلَا	تَعْضُلُوْهُنَّ
ایمان لائے	حلال نہیں	تمہارے لئے	کہ وارث بن جاؤ	عورتیں	زبردستی	اور نہ	انہیں روکے رکھو

تمہارے لئے حلال نہیں کہ تم وارث بن جاؤ عورتوں کے زبردستی اور نہ انہیں روکے رکھو کہ

لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ

لِتَذْهَبُوْا	بِبَعْضِ	مَآ	اٰتَيْتُمُوْهُنَّ	اِلَّآ	اَنْ	يَّاْتِيْنَ	بِفَاحِشَةٍ	مُّبَيِّنَةٍ
کر لے لو	کچھ	جو	ان کو دیا ہو	مگر	یہ کہ	مرتکب ہوں	بے حیائی	کھلی ہوئی

ان سے اپنا دیا ہوا کچھ (واپس) لے لو مگر یہ کہ وہ کھلی بے حیائی کی مرتکب ہوں،

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا

اَنْ تَكْرَهُوْا	فَعَسٰٓى	كَرِهْتُمُوْهُنَّ	فَاِنْ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَعَاشِرُوْهُنَّ
کہ تم کو ناپسند ہو	تو ممکن ہے	وہ ناپسند ہوں	پھر اگر	دستور کے مطابق	اور ان سے گذران کرو

اوران عورتوں کے ساتھ دستور کے مطابق گذران کرو. پھر اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو عین ممکن ہے کہ تمہیں ایک چیز

شَيْـًٔـا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ⑲ وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ

اسْتِبْدَالَ	اَرَدْتُّمُ	وَاِنْ	كَثِيْرًا	خَيْرًا	فِيْهِ	اللّٰهُ	يَجْعَلَ	وَّ	شَيْـًٔـا
بدل لینا	تم چاہو	اور اگر	بہت	بھلائی	اسمیں	اللہ	رکھے	اور	ایک چیز

ناپسند ہو اور اللہ رکھے اس میں بہت بھلائی ۔ اور اگر بدل لینا چاہو ایک بی بی

زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔـا

شَيْـًٔـا	مِنْهُ	فَلَا تَاْخُذُوْا	قِنْطَارًا	اِحْدٰىهُنَّ	وَّاٰتَيْتُمْ	زَوْجٍ	مَّكَانَ	زَوْجٍ
کچھ	اُس سے	تو نہ (واپس) لو	خزانہ	انہیں سے ایک کو	اور تم نے دیا ہے	دوسری بی بی	جگہ (بدلے)	ایک بی بی

کی جگہ دوسری بی بی ، اور تم نے ان میں سے کسی ایک کو خزانہ دیا ہے تو اس سے کچھ واپس نہ لو

اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ⑳

مُّبِيْنًا	اِثْمًا	وَّ	بُهْتَانًا	اَتَاْخُذُوْنَهٗ
صریح (کھلا)	گناہ	اور	بہتان	کیا تم وہ لیتے ہو

کیا تم وہ لیتے ہو بہتان لگا کر اور صریح (کھلے) گناہ سے ؟

⑰ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ اَیْ اَلَّتِیْ كَتَبَ عَلٰی نَفْسِهٖ
قُبُوْلَهَا بِفَضْلِهٖ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ اَلْمَعْصِيَةَ
بِجَهَالَةٍ حَالٌ اَیْ جَاهِلِيْنَ اِذْ عَصَوْا رَبَّهُمْ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ
مِنْ زَمَنٍ قَرِيْبٍ قَبْلَ اَنْ يُغَرْغِرُوْا فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ يَقْبَلُ تَوْبَتَهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا بِخَلْقِهٖ حَكِيْمًا ○
فِیْ صُنْعِهٖ بِهِمْ۔

⑱ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَلذُّنُوْبَ
حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ وَاَخَذَ فِی النَّزْعِ قَالَ
عِنْدَ مُشَاهَدَةِ مَا هُوَ فِيْهِ اِنِّیْ تُبْتُ الْـٰٔنَ فَلَا يَنْفَعُهٗ ذٰلِكَ
وَلَا يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ اِذَا تَابُوْا
فِی الْاٰخِرَةِ عِنْدَ مُعَايَنَةِ الْعَذَابِ لَا يُقْبَلُ مِنْهُمْ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا
اَعْدَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ○ مُؤْلِمًا۔

⑲ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ اَیْ

⑰ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ الخ توبہ جو اللہ کے نزدیک مقبول ہے وہ انہیں لوگوں کی توبہ ہے جو ناواقفی سے کوئی گناہ کر بیٹھیں اور پھر جلدی ہی توبہ کرلیں یعنی آثار موت سے پہلے سو اللہ ان کی توبہ قبول فرماتا ہے اور وہ اپنی مخلوق کا حال جانتا ہے جو کرتا ہے حکمت سے کرتا ہے۔

⑱ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ الخ اور ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو برابر گناہ کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب آثار موت ظاہر ہونے لگیں اور حالت نزع میں ہو جاویں اُسوقت کہیں کہ میں اب توبہ کرتا ہوں۔ سو اس وقت کی توبہ سے اس کو کچھ نفع نہیں اور نہ وہ عند اللہ مقبول ہے اور نہ ان لوگوں کی توبہ مقبول ہے جو کفر پر مرے اور قیامت کو جب عذاب دیکھیں گے اسوقت توبہ کریں گے تو وہ توبہ بھی قبول نہ ہوگی

⑲ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ الخ اے ایمان والو تم کو یہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ذٰتِهِنَّ كَرْهًا، بِالْفَتْحِ وَالضَّمِّ لُغَتَانِ اَیْ مُكْرِهِيْهِنَّ عَلٰى ذٰلِكَ
كَانُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَرِثُوْنَ نِسَاءَ اَقْرِبَائِهِمْ فَاِنْ شَاءُوْا تَزَوَّجُوْهَا
بِلَاصَدَاقٍ اَوْزَوَّجُوْهَا وَاَخَذُوْا صَدَاقَهَا اَوْعَضَلُوْهَا حَتّٰى
تَفْتَدِيَ بِمَا وَرِثَتْهُ اَوْتَمُوْتَ فَيَرِثُوْهَا فَنُهُوْا عَنْ ذٰلِكَ وَلَا اَنْ
تَعْضُلُوْهُنَّ اَیْ تَمْنَعُوْا اَزْوَاجَكُمْ عَنْ نِكَاحِ غَيْرِكُمْ
بِاِمْسَاكِهِنَّ وَلَا رَغْبَةَ لَكُمْ فِيْهِنَّ ضِرَارًا لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَا
اٰتَيْتُمُوْهُنَّ مِنَ الْمَهْرِ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ
مُّبَيِّنَةٍ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَكَسْرِهَا اَیْ بَيِّنَةٍ اَوْهِيَ بَيِّنَةٌ اَیْ زِنًا
اَوْنُشُوْزٍ فَلَكُمْ اَنْ تُضَارُّوْهُنَّ حَتّٰى يَفْتَدِيْنَ مِنْكُمْ وَ
يَخْتَلِعْنَ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ اَیْ بِالْاِجْمَالِ
فِي الْقَوْلِ وَالنَّفَقَةِ وَالْمَبِيْتِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَاصْبِرُوْا
فَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا
كَثِيْرًا ۝ وَلَعَلَّهٗ يَجْعَلُ فِيْهِنَّ ذٰلِكَ بِاَنْ يَرْزُقَكُمْ مِنْهُنَّ
وَلَدًا صَالِحًا وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ
اَیْ اَخْذَهَا بَدَلَهَا بِاَنْ طَلَّقْتُمُوْهَا وَّ قَدْ اٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ اَیِ
الزَّوْجَاتِ قِنْطَارًا مَالًا كَثِيْرًا صَدَاقًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ
شَيْئًا اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا ظُلْمًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ بَيِّنًا وَ
نَصَبَهُمَا عَلَى الْحَالِ۔

درست نہیں کہ زبردستی اپنے رشتہ داروں کی عورتوں کو میراث بنا لو اور ان پر قبضہ کر لو (جاہلیت میں لوگوں کا قاعدہ تھا کہ اپنے رشتہ داروں کی عورتوں کو جو بیوہ ہو جاویں اپنی میراث سمجھتے تھے۔ اگر چاہتے خود ان سے نکاح کر لیتے بدون مہر کے اور جو اور کسی سے ان کا نکاح کرتے تو مہر آپ لیتے یا ان عورتوں کو نکاح نہ کرنے دیتے جب تک ان سے اس قدر مال نہ لے لیتے جس قدر ان کو اپنے خاوند کی میراث سے ملا۔ یا ان کو روکے رکھتے یہاں تک کہ جب وہ مر جاویں ان کا مال دبالیں اور وارث بنجائیں سو اللہ تعالیٰ نے اس امر سے منع فرمایا) اور اپنے رشتہ داروں کی عورتوں کو جو بیوہ ہیں نکاح کرنے سے نہ روکو جہاں وہ چاہیں نکاح کر لیویں۔ جب تم کو ان کی خواہش نہیں اور نکاح کرنا نہیں چاہتے تو اور جگہ نکاح کرنے سے ان کو کیوں روکتے ہو اور ان کو نقصان پہنچاتے ہو تاکہ اس دباؤ میں ان سے مہر لے لو جو ان کو ان کے خاوندوں سے ملا (یا خود خاوندوں کو یہ حکم ہے کہ اپنی بیویوں کو جنکی تم کو خواہش اور رغبت نہیں طلاق کیوں نہیں دیتے کہ وہ اور جگہ اپنا نکاح کریں اس طمع میں طلاق نہیں دیتے کہ ان سے مہر لے لو جو تم نے ان کو دیا ہے جب وہ مہر دیدیویں اس وقت طلاق دو، سو ایسا نہ کرو مگر جبکہ ان سے کوئی حرکت زنا کی یا تمہاری نافرمانی کی ان سے سرزد ہو جاوے اس وقت مضائقہ نہیں کہ انکو نقصان پہنچاؤ اور اس پر مجبور کرو کہ وہ مہر دیکر طلاق لے لیویں اور عورتوں کیساتھ اچھا برتاؤ اور عمدہ معاملہ رکھو بات میں سختی نہ کرو خرچ دینے اور رہنے

تشریح

(۱۷) کن کی توبہ قبول ہوتی ہے | توبہ انہی کی قبول ہوتی ہے جو نادانی سے کوئی بُرا فعل کر گزرتے ہیں اور پھر جلدی ہی توبہ کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں کی توبہ قبول کر لیتے ہیں اور ان کی نظرِ عنایت پھر ان کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ سب باتوں سے باخبر اور حکیم و دانا ہے۔

(۱۸) کن لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی | توبہ کی قبولیت ان لوگوں کے لئے نہیں ہے جو خدا سے بے خوف اور لاپرواہ ہو کر تمام عمر گناہ پر گناہ کئے جاتے ہیں۔ اور جب موت سامنے آجاتی ہے تو اس وقت توبہ کر لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی توبہ بھی قبول نہیں ہوتی جو مرتے دم تک باطل پر ڈٹے رہتے ہیں۔ ایسے منکرینِ حق کے لئے ہم نے دردناک سزا تیار کر رکھی ہے۔

(۱۹) گھریلو زندگی کے احکام | اگر کسی عورت کا شوہر مر جائے تو وہ عورت اپنے بارے میں فیصلہ کرنے میں آزاد ہے کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ زبردستی اس کا وارث بن کر بیٹھ جائے۔ یا اس لئے اس کو دوسری شادی نہ کرنے دے کہ اس کو دیا ہوا مال ہاتھ سے نکل جائے گا۔ ہاں اگر یہ کھلی بیحیائی کرنے لگیں تو پھر ان کو اس فعل سے روکنے کا تمہیں حق ہے۔

○ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ، ہو سکتا ہے کہ اس وقت تمہیں اس کی ظاہری شکل پسند نہ آرہی ہو یا اس کی بعض عادتیں تمہیں نہ بھا رہی ہوں۔ مگر تم جلد بازی سے کام مت لو ہو سکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ نے تمہارے لئے اسی میں بھلائی رکھدی ہو۔ اس لئے مرد کو صبر اور تحمل سے کام لینا چاہیئے اور جلد بازی کر کے ازدواجی تعلقات کو توڑنا نہیں چاہیئے۔

(۲۰) عورت کو دیا ہوا مال واپس نہیں لینا چاہیئے | اور اگر تم دوسری شادی کرنا ہی چاہتے ہو تو چاہیئے کہ تم جو مال اُسے دے چکے ہو چاہے وہ بہت سا مال کیوں نہ ہو اُس کو واپس مت لو کیا تم الزام تراشی کر کے صریح زیادتی کر کے اپنا دیا ہوا مال واپس لوگے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَكَيْفَ تَأْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ

وَكَيْفَ	تَأْخُذُوْنَهٗ	وَ قَدْ	اَفْضٰى	بَعْضُكُمْ	اِلٰى بَعْضٍ	وَّ اَخَذْنَ	مِنْكُمْ
اور کیسے	تم اسے لوگے	اور البتہ	پہونچ چکا	تم میں ایک	دوسرے تک	اور انہوں نے لیا	تم سے

اور تم وہ کیسے واپس لوگے ؟ اور البتہ تم سے ایک دوسرے تک پہنچ چکا (صحبت کرچکا) اور انہوں نے تم سے

مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿٢١﴾ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ

مِّيْثَاقًا	غَلِيْظًا	وَلَا	تَنْكِحُوْا	مَا نَكَحَ	اٰبَآؤُكُمْ	مِّنَ	النِّسَآءِ	اِلَّا	مَا قَدْ سَلَفَ
عہد	پختہ	اور نہ	نکاح کرو	جس سے نکاح کیا	تمہارے باپ	سے	عورتیں	مگر	جو گذر چکا

پختہ عہد لیا ۔ اور ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپ نے نکاح کیا ہو ، مگر جو (پہلے) گذر چکا

ع ۳ ۸ ۱۴ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿٢٢﴾ ع حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ

اِنَّهٗ	كَانَ	فَاحِشَةً	وَّمَقْتًا	وَسَآءَ	سَبِيْلًا	حُرِّمَتْ	عَلَيْكُمْ	اُمَّهٰتُكُمْ	وَبَنٰتُكُمْ
بیشک وہ	تھا	بے حیائی	اور غضب کی بات	اور برا	راستہ (طریقہ)	حرام کی گئیں	تم پر	تمہاری مائیں	اور تمہاری بیٹیاں

بیشک وہ بے حیائی اور غضب کی بات تھی اور برا راستہ (غلط طریقہ) تھا ۔ تم پر حرام کی گئیں تمہاری مائیں ، اور تمہاری بیٹیاں

وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِىْٓ

وَاَخَوٰتُكُمْ	وَعَمّٰتُكُمْ	وَخٰلٰتُكُمْ	وَبَنٰتُ الْاَخِ	وَبَنٰتُ الْاُخْتِ	وَاُمَّهٰتُكُمُ	الّٰتِىْ
اور تمہاری بہنیں	اور تمہاری پھوپھیاں	اور تمہاری خالائیں	اور بھتیجیاں	اور بھانجیاں	اور تمہاری مائیں	وہ جنہوں نے

اور تمہاری بہنیں ، اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں

اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِىْ فِىْ حُجُوْرِكُمْ

اَرْضَعْنَكُمْ	وَاَخَوٰتُكُمْ	مِّنَ	الرَّضَاعَةِ	وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ	وَرَبَآئِبُكُمُ	الّٰتِىْ	فِىْ حُجُوْرِكُمْ
تمہیں دودھ پلایا	اور تمہاری بہنیں	سے	دودھ شریک	اور تمہاری عورتوں کی مائیں	اور تمہاری بیٹیاں	جو کہ	تمہاری پرورش میں

دودھ پلایا اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری عورتوں کی مائیں (ساس) اور تمہاری وہ بیٹیاں جو تمہاری پرورش میں ہیں

مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِىْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۫ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۫

مِّنْ	نِّسَآئِكُمُ	الّٰتِىْ	دَخَلْتُمْ	بِهِنَّ	فَاِنْ	لَّمْ تَكُوْنُوْا	دَخَلْتُمْ	بِهِنَّ	فَلَا جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ
سے	تمہاری بیبیاں	جن سے	تم نے صحبت کی	ان سے	پس اگر	نہیں کی تم	صحبت	ان سے	تو نہیں گناہ	تم پر

تمہاری ان بیبیوں سے جن سے تم نے صحبت کی ، پس اگر تم نے ان سے صحبت نہیں کی تو کچھ گناہ نہیں ہے تم پر ۔

وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ

وَحَلَآئِلُ	اَبْنَآئِكُمُ	الَّذِيْنَ	مِنْ	اَصْلَابِكُمْ	وَاَنْ	تَجْمَعُوْا	بَيْنَ	الْاُخْتَيْنِ
اور بیویاں	تمہارے بیٹے	جو	سے	تمہاری پشت	اور یہ کہ	تم جمع کرو	بیچ	دو بہنیں

اور تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں جو تمہاری پشت سے ہیں ، اور یہ کہ تم دو بہنوں کو جمع کرو ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٢٣﴾

إِلَّا	مَا	قَدْ سَلَفَ	إِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا
مگر	جو	گزر چکا	بیشک	اللہ	ہے	بخشنے والا	مہربان

مگر جو پہلے گذر چکا۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۲۱) وَالْاِسْتِفْهَامُ لِلتَّوْبِيْخِ وَلِلْاِنْكَارِ فِيْ وَكَيْفَ
تَأْخُذُوْنَهٗ اَيْ بِاَيِّ وَجْهٍ وَقَدْ اَفْضٰى وَصَلَ
بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ بِالْجِمَاعِ الْمُقَرِّرِ لِلْمَهْرِ وَاَخَذْنَ
مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا عَهْدًا غَلِيْظًا ۝ شَدِيْدًا وَهُوَ مَا اَمَرَ
اللّٰهُ بِهٖ مِنْ اِمْسَاكِهِنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحِهِنَّ
بِاِحْسَانٍ۔

(۲۱) اور تم اس کو کس طرح لے سکتے ہو حالانکہ تم اس بیوی سے صحبت کر چکے ہو جس کی وجہ سے مہر کا دینا تم کو لازم ہو چکا ہے اور اللہ کا تم کو انکے بارے میں یہ حکم ہو چکا ہے کہ بیویوں کو جب تک رکھو اچھی طرح رکھو یا چھوڑنا چاہو تو عمدگی سے چھوڑ دو۔ یہ نہیں کہ ان کو نقصان پہنچاؤ اور ان کو مہر واپس کرنے پر مجبور کرو۔

(۲۲) وَلَا تَنْكِحُوْا مَا بِمَعْنٰى مَنْ نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا
لٰكِنْ مَا قَدْ سَلَفَ مِنْ فِعْلِكُمْ فَاِنَّهٗ مَعْفُوٌّ عَنْهُ
اِنَّهٗ اَيْ نِكَاحَهُنَّ كَانَ فَاحِشَةً قَبِيْحًا وَّمَقْتًا
سَبَبًا لِلْمَقْتِ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ اَشَدُّ الْبُغْضِ وَسَآءَ
بِئْسَ سَبِيْلًا ۝ طَرِيْقًا ذٰلِكَ

(۲۲) اور جن عورتوں سے تمہارے باپ نے نکاح کیا ان سے نکاح نہ کرو مگر جو اس ممانعت سے پہلے تم سے کوئی ایسی حرکت ہو چکی وہ معاف ہے بیشک باپ کی منکوحہ سے نکاح کرنا نہایت بیحیائی کی بات اور موجب غضب الٰہی ہے اور بری راہ ہے۔

(۲۳) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَ
شَمِلَتِ الْجَدَّاتُ مِنْ قِبَلِ الْاَبِ اَوِ الْاُمِّ وَ
بَنٰتُكُمْ وَشَمِلَتْ بَنَاتُ الْاَوْلَادِ وَاِنْ سَفَلْنَ وَ
اَخَوٰتُكُمْ مِّنْ جِهَةِ الْاَبِ اَوِ الْاُمِّ وَعَمّٰتُكُمْ
اَيْ اَخَوَاتُ اٰبَاۤئِكُمْ وَاَجْدَادِكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ اَيْ
اَخَوَاتُ اُمَّهَاتِكُمْ وَجَدَّاتِكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ
الْاُخْتِ وَتَدْخُلُ فِيْهِنَّ بَنَاتُ اَوْلَادِهِنَّ وَ
اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ قَبْلَ اِسْتِكْمَالِ الْحَوْلَيْنِ
خَمْسَ رَضَعَاتٍ كَمَا بَيَّنَهُ الْحَدِيْثُ وَاَخَوٰتُكُمْ
مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَيُلْحَقُ بِذٰلِكَ بِالسُّنَّةِ الْبَنَاتُ
مِنْهَا وَهُنَّ مَنْ اَرْضَعَتْهُنَّ مَوْطُوْءَتُهُ وَالْعَمَّاتُ وَالْخَالَاتُ
وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ مِنْهَا لِحَدِيْثِ يَحْرُمُ مِنَ
الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ
وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ جَمْعُ رَبِيْبَةٍ وَهِيَ بِنْتُ الزَّوْجَةِ
مِنْ غَيْرِهٖ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ تُرَبُّوْنَهَا صِفَةٌ مُوَافِقَةٌ لِلْغَالِبِ

(۲۳) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ الخ اللہ تعالےٰ نے تم پر حرام کیا کہ اپنی ماں یا دادی نانی سے نکاح کرو اور اپنی بیٹیوں پوتیوں سے اور بہنوں سے باپ میں شریک ہوں یا ماں میں یا دونوں میں اور پھوپھیوں سے باپ کی بہنیں ہوں یا دادا کی، اور خالہ سے یعنی ماں کی بہن یا دادی نانی کی بہن، اور بھتیجیوں سے اور بھانجیوں سے اور ان کی اولاد سے اور رضاعی ماں سے جس نے دو برس کے اندر دودھ پلایا ہو (شافعی کے نزدیک کم سے کم پانچ گھونٹ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہے) اور رضاعی بہنوں سے ان سب سے نکاح حرام ہے اور حدیث سے معلوم ہوا کہ رضاعی بیٹوں کا بھی یہی حکم ہے اور رضاعی دختر وہ کہلاتی ہے جس کو اس شخص کی بیوی نے جس سے اس نے صحبت کی ہے دودھ پلایا ہو اور رضاعی پھوپھیاں اور خالہ اور بھتیجی اور بھانجی سب اسی حکم میں ہیں کہ حدیث میں وارد ہے کہ جو رشتہ نسبی حرام وہی رضاع سے حرام ہیں بخاری و مسلم۔ اور حرام ہے نکاح کرنا ساس سے اور بیوی کی دختر سے جس کو تم نے پرورش کیا (یہ قید اسلئے فرمائی کہ اکثر ایسا ہوتا ہے ورنہ بیوی کی دختر بغیر پرورش کے بھی حرام ہے)

toobaa-elibrary.blogspot.com

نَلَامَفْهُوْمَ لَهَا مِنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِىْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ اَىْ
جَامَعْتُمُوْهُنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِىْ نِكَاحِ بَنَاتِهِنَّ اِذَا فَارَقْتُمُوْهُنَّ وَحَلَآئِلُ
اَزْوَاجُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ بِخِلَافِ مَنْ
تَبَنَّيْتُمُوْهُمْ فَلَكُمْ نِكَاحُ حَلَآئِلِهِمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ
الْاُخْتَيْنِ مِنْ نَسَبٍ اَوْ رَضَاعٍ بِالنِّكَاحِ وَيُلْحَقُ بِهِنَّ
بِالسُّنَّةِ الْجَمْعُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا وَيَجُوْزُ نِكَاحُ
كُلِّ وَاحِدَةٍ عَلَى الْاِنْفِرَادِ وَمِلْكُهُمَا مَعًا وَيَطَأُ وَاحِدَةً
اِلَّا لٰكِنْ مَا قَدْ سَلَفَ ط فِى الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ نِكَاحِكُمْ
بَعْضُ مَا ذُكِرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
غَفُوْرًا لِمَا سَلَفَ مِنْكُمْ قَبْلَ النَّهْىِ رَّحِيْمًا ۝لا
بِكُمْ فِىْ ذٰلِكَ۔

اس بیوی کی دختر حرام ہے جس سے صحبت واقع ہوچکی ہو اگر اس بیوی سے صحبت نہ کی تو اس کی دختر سے نکاح کرنے میں کوئی گناہ نہیں جبکہ بیوی کو طلاق دیدی جاوے کیونکہ دونوں کو جمع کرنا درست نہیں۔ اور حرام ہے نکاح حقیقی بیٹوں کی بیویوں سے جو بیٹے تمہارے نطفہ سے ہیں بخلاف اس کے جس کو تم نے بیٹا بنا لیا اور متبنّٰی کر لیا اس کی بیوی سے نکاح حلال ہے۔ اور حرام ہے دو بہنوں نسبتی یا رضاعی کو نکاح میں جمع کرنا اور باندیاں ہوں تو دونوں سے صحبت کرنا حرام ہے۔ ایک سے صحبت کرلی تو دوسری سے نہ کرے جبتک یہ موجود ہو۔ جدا جدا ایک ایک سے نکاح کرنا یا صحبت کرنا درست ہے اور حدیث سے معلوم ہوا کہ پھوپھی بھتیجی اور خالہ بھانجی کو بھی جمع کرنا حرام ہے۔ مگر جو ایام جاہلیت میں تم سے کوئی ایسا فعل سرزد ہوا وہ معاف ہے بیشک اللہ بخشنے والا ہے جو تم نے ممانعت سے پہلے کیا اور تم پر مہربان ہے اس کا مواخذہ نہ فرماوے گا۔

تشریح

(۲۱) نکاح ایک مضبوط عہد ہے | نکاح ایک مضبوط عہد اور پختہ پیمانِ وفا ہے جس کے استحکام پر بھروسہ کر کے ایک عورت اپنے آپ کو مرد کے حوالے کرتی ہے۔ اگر مرد اپنی خواہش سے تعلقات کو توڑتا ہے تو اس کو حق نہیں ہے کہ وہ اپنا دیا ہوا مال واپس لے۔

(۲۲) باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح حرام ہے | جن عورتوں سے تمہارے باپ دادا نے نکاح کیا ہو اُن سے نکاح مت کرو۔ یہ بڑی بے حیائی کا کام اور بُرا چلن ہے۔ یہی حکم نانے اور پردادا کی منکوحہ کا بھی ہے ان سے نکاح کرنا ناجائز ہے زمانۂ جاہلیت میں جو کچھ ہوچکا سو ہوچکا اب پچھلی باتوں پر کوئی گرفت نہیں ہے۔

(۲۳) کن کن عورتوں سے نکاح حرام ہے؟ | مندرجہ ذیل عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے۔ ان میں نسب کی وجہ سے جن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے وہ سات ہیں۔

۱۔ ماں، سگی اور سوتیلی۔ اس طرح باپ کی ماں اور ماں کی ماں وہ بھی اسمیں شامل ہیں۔

۲۔ بیٹی، اس میں پوتی اور نواسی بھی شامل ہیں ——— ۳۔ بہن، اس میں سگی بہن ماں شریک بہن اور باپ شریک بہن تینوں شامل ہیں۔

۴۔ پھوپھی، اس میں سگے اور سوتیلے میں فرق نہیں ہے۔ باپ اور ماں کی بہن خواہ سگی ہو خواہ سوتیلی یا باپ شریک بہرحال وہ بیٹے پر حرام ہے۔

۵۔ خالائیں۔ ۶۔ بھتیجیاں۔ ۷۔ بھانجیاں۔

○ رضاعی محرمات۔ رضاعی محرمات دو ہیں۔ ماں اور بہن۔ اس میں وہ ساتوں رشتے جو نسب میں بیان ہوئے رضاعت میں بھی حرام ہیں۔ جیسے رضاعی بیٹی، رضاعی پھوپھی، خالہ اور بھتیجی اور بھانجی۔ یہ سب حرام ہیں۔

○ سسرالی محرمات۔ نکاح کے تعلق کی وجہ سے جن سے نکاح حرام ہوتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ ان سے ہمیشہ کے لئے نکاح ناجائز ہے۔ ایک بیوی کی ماں اور اس بیوی کی بیٹی جس سے صحبت کرلی ہو۔ البتہ اگر صحبت سے پہلے کسی عورت کو طلاق ہوجائے تو اس کی بیٹی سے نکاح ہوسکتا ہے ——— دوسرے تمہارے بیٹوں کی عورتیں۔ اور ان میں پوتوں اور نواسوں سب کی عورتیں داخل ہیں کہ ان سے کبھی نکاح درست نہیں ہوسکتا ——— وہ بیٹے جو تمہاری صلب سے ہوں۔ متبنّٰی گود لئے ہوئے بیٹے کی بیوی حرام نہیں ہے۔

دوسری قسم کے سسرالی محرمات وہ ہیں کہ جب تک وہ نکاح میں ہیں اس وقت تک اس عورت کی ان قرابت والی عورتوں سے نکاح کی ممانعت ہے جیسے بیوی کی بہن کہ بیوی کی موجودگی میں اس کی بہن سے نکاح نہیں ہوسکتا۔ اس طرح بیوی کی خالہ، پھوپھی، بھتیجی اور بھانجی کہ جب تک بیوی نکاح میں ہے ان سے نکاح نہیں ہوسکتا ——— مگر جو پہلے ہوچکا سو ہوچکا۔ پچھلی باتوں پر کوئی پکڑ نہیں ہے۔ بے شک اللہ تعالےٰ معاف کرنے والے اور رحم کرنے والے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ج

وَ	الْمُحْصَنٰتُ	مِنَ	النِّسَآءِ	اِلَّا	مَا	مَلَكَتْ	اَيْمَانُكُمْ ج
اور	خاوند والی عورتیں	سے	عورتیں	مگر	جو جب	مالک ہو جائیں	تمہارے داہنے ہاتھ

اور خاوند والی عورتیں (حرام ہیں) مگر (کافروں کی عورتیں) جن کے مالک تمہارے داہنے ہاتھ ہو جائیں (تم مالک ہو جاؤ)

كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ج وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا

كِتٰبَ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ ج	وَاُحِلَّ	لَكُمْ	مَّا وَرَآءَ	ذٰلِكُمْ	اَنْ	تَبْتَغُوْا
اللہ کا حکم ہے	تم پر	اور حلال کی گئیں	تمہارے لئے	سوا	ان کے	کہ	تم چاہو

یہ تم پر اللہ کا حکم ہے، اور ان کے سوا سب عورتیں تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں۔ بشرطیکہ تم چاہو اپنے

بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ط فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ

بِاَمْوَالِكُمْ	مُّحْصِنِيْنَ	غَيْرَ	مُسٰفِحِيْنَ	فَمَا	اسْتَمْتَعْتُمْ	بِهٖ	مِنْهُنَّ
اپنے مالوں سے	قید (نکاح) میں لانے کو	نہ	ہوس رانی کو	پس جو	تم نفع (لذت) حاصل کرو	اس سے	ان میں سے

مالوں سے قیدِ نکاح میں لانے کو نہ کہ ہوس رانی کو پس تم میں سے جو ان سے نفع (لذت) حاصل کریں

فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ط وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ

فَاٰتُوْهُنَّ	اُجُوْرَهُنَّ	فَرِيْضَةً	وَلَا جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	فِيْمَا	تَرٰضَيْتُمْ	بِهٖ
تو ان کو دو	ان کے مہر	مقرر کئے ہوئے	اور نہیں گناہ	تم پر	اسمیں جو	تم باہم رضامند ہو جاؤ	اس سے

تو ان کو ان کے مقرر کئے ہوئے مہر دیدیں اور تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں جس پر تم باہم رضامند ہو جاؤ

مِنْ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾

مِنْ بَعْدِ	الْفَرِيْضَةِ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلِيْمًا	حَكِيْمًا
اس کے بعد	مقرر کیا ہوا	بیشک	اللہ	ہے	جاننے والا	حکمت والا

اس کے مقرر کر لینے کے بعد۔ بیشک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

(۲۴) وَحُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمُحْصَنٰتُ اَيْ ذَوَاتُ
الْاَزْوَاجِ مِنَ النِّسَآءِ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ قَبْلَ
مُفَارَقَةِ اَزْوَاجِهِنَّ حَرَائِرَ مُسْلِمَاتٍ
كُنَّ اَوْ لَا اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
مِنَ الْاِمَاءِ بِالسَّبْيِ فَلَكُمْ وَطْؤُهُنَّ

(۲۴) وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ الخ اور حرام
ہے خاوند والی آزاد عورتوں سے نکاح کرنا پہلے اس سے کہ ان
کے خاوند اُن کو طلاق دیں مسلمان ہوں یا کافر مگر جو عورتیں کہ
تم قید کر لائے اور باندیاں بنالیں اُن سے صحبت درست ہے
ایک حیض کے بعد اگرچہ ان کے شوہر دار الحرب میں موجود ہوں

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِنْ كَانَ لَهُنَّ اَزْوَاجٌ فِيْ دَارِالْحَرْبِ
بَعْدَ الْاِسْتِبْرَاءِ كِتٰبَ اللّٰهِ نَصَبٌ
عَلَى الْمَصْدَرِ اَيْ كَتَبَ ذٰلِكَ عَلَيْكُمْ
وَاُحِلَّ بِالْبِنَاءِ لِلْفَاعِلِ وَالْمَفْعُوْلِ
لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَيْ سِوٰى مَا حُرِّمَ
عَلَيْكُمْ مِنَ النِّسَآءِ لِ اَنْ تَبْتَغُوْا تَطْلُبُوا
النِّسَاءَ بِاَمْوَالِكُمْ بِصُدَاقٍ اَوْ ثَمَنٍ
مُّحْصِنِيْنَ مُتَزَوِّجِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ
زَانِيْنَ فَمَا فَمَنِ اسْتَمْتَعْتُمْ تَمَتَّعْتُمْ بِهٖ
مِنْهُنَّ مِمَّنْ تَزَوَّجْتُمْ بِالْوَطْيِ
فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُهُوْرَهُنَّ الَّتِيْ
فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً ط وَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ اَنْتُمْ وَهُنَّ بِهٖ مِنْ
بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ مِنْ حَطِّهَا اَوْ بَعْضِهَا اَوْ
زِيَادَةٍ عَلَيْهَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا بِخَلْقِهٖ
حَكِيْمًا ○ فِيْمَا دَبَّرَهٗ لَهُمْ

یہ احکام اللہ نے تم پر فرض کئے ان عورتوں کے۔ سو جن کا ذکر اوپر ہوا سب تم پر حلال ہیں جس سے چاہو مہر مقرر کر کے نکاح کرو اور جس کو چاہو قیمت دے کر خریدو۔ مگر جس سے صحبت کرو حلال طریق سے کرو، زنا نہ کرو۔

پھر جس عورت سے تم نے فائدہ اٹھایا کہ نکاح کر کے صحبت کر لی، ان کو ان کا مہر جو تم نے مقرر کر لیا دے دو۔ اور اس میں کچھ گناہ نہیں کہ عورت برضا و رغبت مہر مقرر میں سے چھوڑ دے، کل یا بعض یا تم زیادہ دیدو بیشک اللہ اپنی مخلوق کا حال جانتا ہے اور جو کچھ احکام اس نے اپنی مخلوق کے واسطے مقرر فرمائے حکمت سے خالی نہیں۔

تشریح

(۲۴) دوسرے کی منکوحہ سے نکاح حرام ہے | ان عورتوں سے بھی نکاح حرام ہے جو کسی دوسرے مرد کے نکاح میں ہوں جب تک کہ بذریعۂ طلاق عورت نکاح سے آزاد نہ ہو جائے، یا اس کے شوہر کی موت ہو جائے اور طلاق کی عدت یا وفات کی عدّت پوری نہ کرلے اسوقت تک اس سے نکاح جائز نہیں ہے۔

◎ البتہ جنگ میں ہاتھ آنے والی کنیزوں سے مباشرت کرنا درج ذیل شرائط کے مطابق جائز ہے۔

۱۔ جنگ میں قید ہونے والی عورتوں کو اسلامی قانون کے مطابق حکومت کے حوالے کیا جائیگا۔ حکومت کو اختیار ہے کہ چاہے انکو رہا کردے چاہے فدیہ لیکر چھوڑ دے چاہے مسلمان قیدیوں سے ان کا تبادلہ کرے اور چاہے تو انہیں سپاہیوں میں تقسیم کردے اسطرح ایک سپاہی صرف اس عورت سے ہی فائدہ اٹھا سکتا ہے جو حکومت کی طرف سے باقاعدہ اس کو دی گئی ہو۔

۲۔ اسکے ساتھ اسوقت تک مباشرت نہیں کی جاسکتی جب تک کہ اُسے ایک مرتبہ ایام ماہواری نہ آجائیں اور اگر حاملہ ہو تو وضع حمل کے بعد مباشرت جائز ہوگی۔

۳۔ جو عورت جس شخص کے حصے میں دیگئی ہو وہی اسکے ساتھ مباشرت کرسکتا ہے کسی دوسرے کو اسکے ساتھ جنسی تعلق قائم کرنیکا حق نہیں ہے۔ اُس عورت سے جو اولاد ہوگی وہ جائز اولاد سمجھی جائیگی اور اُس اولاد کے وہی حقوق ہونگے جو اُس کی دوسری اولاد کے ہیں۔ صاحب اولاد ہونیکے بعد اُس عورت کو بیچا نہیں جاسکیگا اور مالک کے مرنیکے بعد وہ عورت خود بخود آزاد ہو جائیگی۔ اگر کوئی شخص ایسی عورت کا نکاح کسی دوسرے شخص سے کردے تو اب صرف اس کا شوہر اس کے ساتھ شہوانی تعلق قائم کرسکتا ہے۔ حکومت کیطرف سے اسطرح کسی عورت کا کسی سپاہی کی ملکیت میں دیا جانا ایسا ہی قانونی فعل ہے جیسے نکاح ایک قانونی فعل ہے ــــــ یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ جنگ میں قید ہونیوالی عورتیں اُسی وقت اسلامی قانون کے مطابق لونڈیاں سمجھی جائینگی جبکہ یہ جہاد اسلام کے قانون اور اصولوں کے مطابق ہو۔

◎ ان حرام کردہ عورتوں کے علاوہ جن کا بیان اوپر گذر چکا وہ تمہارے لئے حلال ہیں بشرطیکہ تم ان کے ساتھ نکاح کرو جس میں شرعی قانون کے مطابق کم سے کم دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول ہو۔ اور ان کا مہر خوشی خوشی ادا کرو۔ فی الواقع ان کے ساتھ زندگی گذارنے کی نیت ہو، نہ کہ شہوت رانی کرنا۔ مہر کے بارے میں اگر تمہارا باہمی طور پر کوئی سمجھوتہ ہو جائے اور عورت مہر معاف کردے یا کم کردے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والے اور حکمت والے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ

وَمَنْ	لَّمْ	يَسْتَطِعْ	مِنْكُمْ	طَوْلًا	اَنْ يَّنْكِحَ	الْمُحْصَنٰتِ	الْمُؤْمِنٰتِ
اور جو	نہ	طاقت رکھے	تم میں سے	مقدور	کہ نکاح کرے	بیبیاں	مومن (جمع)

اور جس کو تم میں سے مقدور نہ ہو کہ وہ (آزاد) مسلمان بیویوں سے نکاح کرے

فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

فَمِنْ	مَّا	مَلَكَتْ	اَيْمَانُكُمْ	مِّنْ	فَتَيٰتِكُمُ	الْمُؤْمِنٰتِ	وَاللّٰهُ	اَعْلَمُ
تو۔ سے	جو	مالک ہو جائیں	تمہارے ہاتھ	سے	تمہاری کنیزیں	مومن۔ مسلمان	اور اللہ	خوب جانتا ہے

تو جو مسلمان کنیزیں تمہارے ہاتھ کی مِلک ہوں (قبضہ میں ہوں) اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب

بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ

بِاِيْمَانِكُمْ	بَعْضُكُمْ	مِّنْ	بَعْضٍ	فَانْكِحُوْهُنَّ	بِاِذْنِ	اَهْلِهِنَّ	وَاٰتُوْهُنَّ
تمہارے ایمان کو	تمہارے بعض	سے	بعض (ایک دوسرے)	سو اُن سے نکاح کرو	اجازت سے	ان کے مالک	اور انکو دو

جانتا ہے۔ تم ایک دوسرے کے (ہم جنس ہو) سو اُن کے مالک کی اجازت سے اُن سے نکاح کرلو۔ اور ان کو دیدو

اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ

اُجُوْرَهُنَّ	بِالْمَعْرُوْفِ	مُحْصَنٰتٍ	غَيْرَ	مُسٰفِحٰتٍ	وَّلَا	مُتَّخِذٰتِ
ان کے مہر	دستور کے مطابق	قید (نکاح) میں آنیوالیاں	نہ کہ	مستی نکالنے والیاں	اور نہ	آشنائی کرنے والیاں

اُن کے مہر دستور کے مطابق، قید نکاح میں آنے والیاں نہ کہ مستی نکالنے والیاں اور نہ آشنائی کرنے والیاں

اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ

اَخْدَانٍ	فَاِذَا	اُحْصِنَّ	فَاِنْ	اَتَيْنَ	بِفَاحِشَةٍ	فَعَلَيْهِنَّ	نِصْفُ
چوری چھپے	پس جب	نکاح میں آجائیں	پھر اگر	وہ کریں	بے حیائی	تو ان پر	نصف

چوری چھپے۔ پس جب نکاح میں آجائیں پھر اگر وہ بے حیائی کا کام کریں تو ان پر نصف سزا ہے

مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ

مَا	عَلَى	الْمُحْصَنٰتِ	مِنَ	الْعَذَابِ	ذٰلِكَ	لِمَنْ	خَشِيَ	الْعَنَتَ
جو	پر	آزاد عورتیں	سے	عذاب (سزا)	یہ	اسکے لئے جو	ڈرا	تکلیف (زنا)

جو آزاد عورتوں پر ہے، یہ اس کے لئے جو تم میں سے ڈرے (بدکاری کی) تکلیف میں پڑنے سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

مِنكُمْ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٥﴾ ع ۳

مِنكُمْ	وَاَنْ	تَصْبِرُوْا	خَيْرٌ	لَّكُمْ	وَاللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ
تم میں سے	اور اگر	تم صبر کرو	بہتر	تمہارے لئے	اور اللہ	بخشنے والا	رحم کرنے والا

اور اگر تم صبر کرو تو تمہارے سلئے بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

﴿٢٥﴾ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ طَوْلًا غِنًا لِاَنْ
يَّنكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْحَرَائِرِ الْمُؤْمِنٰتِ
هُوَ جَرْىٌ عَلَى الْغَالِبِ فَلَا مَفْهُوْمَ
لَهٗ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
يَنْكِحُ مِنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ
اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ فَاكْتَفُوْا
بِظَاهِرِهٖ وَكِلُوْا السَّرَائِرَ اِلَيْهِ
فَاِنَّهُ الْعَالِمُ بِتَفَاصِيْلِهَا وَرُبَّ
اَمَةٍ تَفْضُلُ الْحُرَّةَ فِيْهِ وَهٰذَا
تَانِيْسٌ بِنِكَاحِ الْاَمَاءِ بَعْضُكُمْ مِّنْ
بَعْضٍ ۚ اَيْ اَنْتُمْ وَهُنَّ سَوَاءٌ
فِي الدِّيْنِ فَلَا تَسْتَنْكِفُوْا مِنْ
نِكَاحِهِنَّ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ
اَهْلِهِنَّ مَوَالِيْهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اَعْطُوْهُنَّ
اُجُوْرَهُنَّ مُهُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ
مِنْ غَيْرِ مَطْلٍ وَنَقْصٍ مُحْصَنٰتٍ عَفَائِفَ
حَالٌ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ زَانِيَاتٍ جَهْرًا وَّلَا
مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ اَخِلَّاءَ يَزْنُوْنَ بِهَا سِرًّا
فَاِذَآ اُحْصِنَّ زُوِّجْنَ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِالْبِنَاءِ
لِلْفَاعِلِ تَزَوَّجْنَ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ
زِنًا فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ
الْحَرَائِرِ الْاَبْكَارِ اِذَا زَنَيْنَ مِنَ
الْعَذَابِ الْحَدِّ فَيُجْلَدْنَ خَمْسِيْنَ
وَيُغَرَّبْنَ نِصْفَ سَنَةٍ وَيُقَاسُ عَلَيْهِنَّ
الْعَبِيْدُ وَلَمْ يُجْعَلِ الْاِحْصَانُ شَرْطًا

﴿٢٥﴾ اور جس شخص کو اتنی وسعت نہ ہو کہ آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کر سکے تو وہ مسلمان باندیوں سے نکاح کرلے اور اللہ تمہارے ایمان کو جانتا ہے۔

یعنی تم یہ وہم نہ کرو کہ شاید یہ دل سے مسلمان نہ ہو۔ اس وجہ سے نکاح کرنے سے تردّد کرو بلکہ تم جس کو ظاہر میں مسلمان دیکھو اس کو مسلمان ہی سمجھو۔ اس کے جی کا حال اللہ کے حوالہ کرو۔ پوری اطلاع اسی کو ہے۔ اور اکثر ہوتا ہے کہ باندی آزاد عورت سے ایمان میں بڑھی ہوئی ہوتی ہے (اسمیں باندیوں کے نکاح کی رغبت دینا مقصود ہے) تم اور باندیاں دین کے اعتبار سے برابر ہو پھر ان کے نکاح کو کیوں بُرا جانتے ہو۔ باندیوں سے نکاح اس کے مولیٰ اور آقا کی اجازت سے کرو۔ اور ان کے مہر اُن کو دیدو بغیر کمی اور تاخیر کرنے کے۔ چاہیئے کہ جن باندیوں سے نکاح کرو وہ نیک چلن ہوں۔ علی الاعلان زناکار بدکار نہ ہوں اور نہ چوری چھپے دوست بنا رکھے ہوں جن سے بدکاری کرتی ہوں۔ پھر نکاح کے بعد اگر ان سے زنا واقع ہو تو ان پر آدھی حد ہے آزاد محصنہ عورت کی حد سے اگر وہ زنا کرے یعنی اس کے پچاس کوڑے مارے جاویں اور نصف سال جلاوطن کیۓ جائیں۔

اسی پر غلام کو قیاس کرنا چاہیۓ کہ اس پر بھی آدھی حد ہے اور باندی غلام پر رجم کسی حال میں نہیں محصن ہو یا نہ ہو

toobaa-elibrary.blogspot.com

لِوُجُوبِ الْحَدِّ بَلْ لِإِفَادَةِ أَنَّهُ لَا رَجْمَ عَلَيْهِنَّ أَصْلًا ذٰلِكَ أَيْ نِكَاحُ الْمَمْلُوكَاتِ عِنْدَ عَدَمِ الطَّوْلِ لِمَنْ خَشِيَ خَافَ الْعَنَتَ الزِّنَا وَأَصْلُهُ الْمَشَقَّةُ سُمِّيَ بِهِ الزِّنَا لِأَنَّهُ سَبَبُهَا بِالْحَدِّ فِي الدُّنْيَا وَالْعُقُوبَةِ فِي الْآخِرَةِ مِنْكُمْ بِخِلَافِ مَنْ لَا يَخَافُهُ مِنَ الْأَحْرَارِ فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُهَا وَكَذَا مَنِ اسْتَطَاعَ طَوْلَ حُرَّةٍ وَعَلَيْهِ الشَّافِعِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ. وَخَرَجَ بِقَوْلِهِ مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ الْكَافِرَاتُ فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُهَا وَلَوْ عَدِمَ وَخَافَ وَأَنْ تَصْبِرُوا عَنْ نِكَاحِ الْمَمْلُوكَاتِ خَيْرٌ لَكُمْ لِئَلَّا يَصِيرَ الْوَلَدُ رَقِيقًا وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ بِالتَّوْسِعَةِ فِي ذٰلِكَ۔

باندی سے نکاح کرنا بوقت نہ ہونے وسعتِ نکاح آزاد عورت کے اس شخص کے واسطے ہے جس کو تم میں سے زنا کا اندیشہ ہو (عنت کے اصل معنی مشقت اور کلفت کے ہیں۔ زنا کو اس واسطے عنت کہتے ہیں کہ زنا کی وجہ سے بھی دنیا میں حد کی کلفت اور آخرت میں عذاب کی صعوبت پیش آتی ہے) بخلاف اس آزاد شخص کے جس کو زنا کا اندیشہ نہیں یا آزاد عورت سے نکاح کرنے کی وسعت رکھتا ہے اس کو درست نہیں کہ باندی سے نکاح کرے۔ اور ایمان کی قید سے معلوم ہوا کہ باندی کافرہ سے نکاح کسی حال میں جائز نہیں اگرچہ زنا کا اندیشہ ہو اور آزاد عورت سے نکاح کی وسعت نہ ہو (یہ سب مذہب شافعیؒ کا ہے) اور باندیوں سے اگر نکاح نہ کرو صبر کرو تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اس خیال سے کہ اولاد غلام باندی نہ ہوں۔ باقی شرعاً رخصت ہے منع نہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے کہ اس میں تنگی نہ فرمائی۔

تشریح

(۲۵) لونڈیوں سے نکاح کے احکام | اگر کوئی شخص اونچے خاندان کی مسلمان عورت سے زیادہ مہر ہونے کی وجہ سے نکاح کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ ان مومنہ لونڈیوں سے نکاح کرلے جو تمہارے قبضے میں ہوں۔ معاشرت کا یہ فرق صرف اعتباری فرق ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ایک مومنہ لونڈی ایمان و اخلاق کے اعتبار سے خاندانی عورت سے بہتر ہو لہذا تم ان کے سرپرستوں کی اجازت سے ان کے ساتھ نکاح کرلو اور معروف طریقے سے ان کے مہر ادا کرو تاکہ وہ حصارِ نکاح میں پاکبازی کی زندگی گذاریں، آزاد شہوت رانی اور چوری چھپے آشنائیاں کرتی نہ پھریں۔

◎ اگر کوئی لونڈی نکاح کے بعد کسی بدچلنی کی مرتکب ہو تو اس وجہ سے کہ وہ خاندانی عورت کے مقابلے میں کمزور ہیں ان کو خاندانی عورت کے مقابلے میں آدھی سزا دی جائے گی۔ یعنی ایسی لونڈی یا غلام کے پچاس کوڑے لگائے جائیں گے۔

تمہیں جو یہ سہولت دی گئی ہے کہ تم لونڈی کے مالک کی اجازت سے اس سے نکاح کرلو، یہ ان کے لئے ہے جو صبر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور ان کو پاکبازی کے ختم ہونے کا اندیشہ ہے۔ لیکن اگر تم صبر کرو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ اولاد آزاد ہوگی۔ اور اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ

يُرِيدُ	اللّٰهُ	لِيُبَيِّنَ	لَكُمْ	وَ	يَهْدِيَكُمْ	سُنَنَ	الَّذِيْنَ
چاہتا ہے	اللہ	تاکہ بیان کردے	تمہارے لئے	اور	تمہیں ہدایت دے	طریقے	وہ جو کہ

اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے لئے بیان کردے اور تم سے پہلے لوگوں کے طریقوں کی تمہیں

مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶﴾ وَاللّٰهُ

مِنْ قَبْلِكُمْ	وَ	يَتُوْبَ	عَلَيْكُمْ	وَاللّٰهُ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ	وَاللّٰهُ
تم سے پہلے	اور	توجہ کرے	تم پر	اور اللہ	جاننے والا	حکمت والا	اور اللہ

ہدایت دے اور تم پر توجہ کرے (توبہ قبول کرے) اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے اور اللہ

يُرِيدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۣ وَيُرِيدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ

يُرِيدُ	اَنْ	يَّتُوْبَ	عَلَيْكُمْ	وَيُرِيدُ	الَّذِيْنَ	يَتَّبِعُوْنَ
چاہتا ہے	کہ	توجہ کرے	تم پر	اور چاہتے ہیں	وہ لوگ جو	پیروی کرتے ہیں

چاہتا ہے کہ وہ توجہ کرے تم پر، اور جو لوگ خواہشات کی پیروی کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ

الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿۲۷﴾ يُرِيدُ اللّٰهُ اَنْ

الشَّهَوٰتِ	اَنْ	تَمِيْلُوْا	مَيْلًا	عَظِيْمًا	يُرِيدُ	اللّٰهُ	اَنْ
خواہشات	کہ	پھر جاؤ	پھر جانا	بہت زیادہ	چاہتا ہے	اللہ	کہ

تم (راہِ ہدایت سے) پھر جاؤ بہت زیادہ پھرنا۔ اللہ چاہتا ہے کہ تم سے

يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿۲۸﴾

يُّخَفِّفَ	عَنْكُمْ	وَخُلِقَ	الْاِنْسَانُ	ضَعِيْفًا
ہلکا کردے	تم سے	اور پیدا کیا گیا	انسان	کمزور

(بوجھ) ہلکا کردے اور انسان پیدا کیا گیا ہے کمزور۔

﴿۲۶﴾ يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ شَرَائِعَ دِيْنِكُمْ وَمَصَالِحَ اَمْرِكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ طَرَائِقَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

﴿۲۶﴾ يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ الخ اللہ چاہتا ہے کہ تم کو دین کے مسئلے بتلائے اور بھلائی کی باتیں سکھلائے اور پہلے پیغمبروں کے طریقہ سے آزاد۔ سو حلت حرمت

toobaa-elibrary.blogspot.com

مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فِى التَّحْلِيْلِ وَ التَّحْرِيْمِ فَتَتَّبِعُوْهُمْ وَ يَتُوْبَ عَلَيْكُمْ يَرْجِعُ بِكُمْ عَنْ مَعْصِيَتِهِ الَّتِىْ كُنْتُمْ عَلَيْهَا اِلٰى طَاعَتِهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ لَكُمْ حَكِيْمٌ ○ فِيْمَا دَبَّرَهُ لَكُمْ۔

میں ان کی پیروی کرو اور اللہ چاہتا ہے کہ تم کو گناہوں سے لوٹا کر فرماں برداری کی طرف لاوے اور وہ تم کو جانتا ہے اور اس نے جو تدبیریں تم کو بتلائیں حکمت سے خالی نہیں۔

(۲۷) وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ كَرَّرَهُ لِيُبْنٰى عَلَيْهِ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَلْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسُ اَوِ الزُّنَاةُ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ○ تَعْدِلُوْا عَنِ الْحَقِّ بِارْتِكَابِ مَا حُرِّمَ عَلَيْكُمْ فَتَكُوْنُوْا مِثْلَهُمْ

(۲۷) اور اللہ چاہتا ہے کہ تم کو گناہوں سے بچا کر بندگی کی توفیق دے اور یہود اور نصرانی اور مشرکین و آتش پرست یا زناکار یہ چاہتے ہیں کہ تم امر حق کو چھوڑ کر حرام میں مبتلا ہو جاؤ اور اُن جیسے بدکار بن جاؤ۔

(۲۸) يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ فَيُسَهِّلَ عَلَيْكُمْ اَحْكَامَ الشَّرْعِ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ○ لَا يَصْبِرُ عَنِ النِّسَاءِ وَ الشَّهَوَاتِ۔

(۲۸) اللہ چاہتا ہے کہ احکام شریعت تم پر آسان فرمادے کیونکہ آدمی پیدا کیا گیا ہے ضعیف۔ عورتوں سے صبر نہیں کرسکتا اور لذاتِ نفسانی سے نہیں رُک سکتا۔

تشریح

(۲۶) اللہ کے احکام کی اہمیت اخلاق و معاشرت کے متعلق یہ احکام جو بیان کیے گئے، اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ تم سے پہلے انبیاء اور صلحاء کے اس طریقے پر تم کو چلائے کیونکہ وہ تمہاری مصلحتوں کو اچھی طرح جانتا ہے اور تمہاری طرف متوجہ ہونے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اسلئے تمہیں جاہلیت کے طریقے سے نکال کر اس بہترین طریقۂ زندگی کی طرف تمہاری رہنمائی کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

(۲۷) ان احکام میں بھی اللہ کی رحمت ہے۔ جو لوگ اپنے خواہشاتِ نفس کی پیروی کر رہے ہیں وہ تمہیں صحیح راستے سے دور ہٹا دینا چاہتے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ تمہاری بھلائی چاہتے ہیں اور تمہیں زندگی گذارنے کا نہایت پاکیزہ نظام عطا فرما رہے ہیں۔

(۲۸) اللہ کے یہاں کمزوروں کی بھی رعایت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قوانین میں ہر طرح کے انسان کی رعایت ملحوظ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ انسان کمزور ہے اس لئے وہ پابندیوں کو ہلکا کرنا چاہتا ہے اور غلط رسوم و رواج کے بھاری بوجھ کو تمہارے اوپر سے اُتارنا چاہتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَاْكُلُوْٓا	اَمْوَالَكُمْ	بَيْنَكُمْ
اے	جو لوگ	ایمان لائے (مومن)	نہ کھاؤ	اپنے مال	آپس میں

اے مومنو! اپنے مال آپس میں نہ کھاؤ

بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ

بِالْبَاطِلِ	اِلَّآ	اَنْ	تَكُوْنَ	تِجَارَةً	عَنْ	تَرَاضٍ	مِّنْكُمْ
ناحق	مگر	یہ کہ	ہو	کوئی تجارت	سے	آپس کی خوشی	تم سے

ناحق (طورپر) مگر یہ کہ تمہاری آپس کی خوشی سے کوئی تجارت ہو

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾

وَلَا	تَقْتُلُوْٓا	اَنْفُسَكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِكُمْ	رَحِيْمًا
اور نہ	قتل کرو	اپنے نفس (ایک دوسرے)	بیشک	اللہ	ہے	تم پر	بہت مہربان

اور قتل نہ کرو ایک دوسرے کو، بیشک اللہ تم پر بہت مہربان ہے۔

﴿۲۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ بِالْحَرَامِ فِي الشَّرْعِ كَالرِّبٰوا وَالْغَصَبِ اِلَّآ لٰكِنْ اَنْ تَكُوْنَ تَقَعَ تِجَارَةً وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِالنَّصْبِ اَنْ تَكُوْنَ الْاَمْوَالُ اَمْوَالَ تِجَارَةٍ صَادِرَةٍ عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَطِيْبِ نَفْسٍ فَلَكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْهَا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ بِاِرْتِكَابِ مَا يُؤَدِّيْ اِلٰى هَلَاكِهَا اَيًّا كَانَ فِي الدُّنْيَا اَوِ الْاٰخِرَةِ بِقَرِيْنَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ○ فِيْ مَنْعِ لَكُمْ مِنْ ذٰلِكَ

﴿۲۹﴾ اے ایمان والو ایک دوسرے کے مال کو باہم حرام طریق سے یعنی چھین کر یا سود لے کر نہ کھاؤ لیکن جو مال بطور تجارت کے حاصل کرو اور خوشی خاطر سے معاملہ کرکے لو اس کو کھاؤ وہ حلال ہے۔

اور اپنی جانوں کو ہلاکی میں نہ ڈالو وہ افعال نہ کرو جو باعث تمہاری خرابی کا اور ہلاکت کا ہوں دنیا میں یا آخرت میں بے شک اللہ تم پر مہربان ہے کہ برے افعال سے منع فرمایا۔

تشریح

﴿۲۹﴾ رزق حلال کی تاکید | لین دین کے وہ تمام طریقے جو خلاف حق ہوں وہ اللہ تعالٰے نے حرام قرار دے دیئے ہیں۔ دوسروں کا مال غلط طریقے سے کھانا یہ خود انسان کے حق میں سخت برا ہے کیونکہ اللہ تعالٰے اپنے بندوں پر مہربان ہے اسلئے وہ ناجائز طریقوں سے بچانا چاہتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَ

وَمَنْ	يَّفْعَلْ	ذٰلِكَ	عُدْوَانًا	وَّظُلْمًا	فَسَوْفَ	نُصْلِيْهِ	نَارًا	وَ
اور جو	کرے گا	یہ	تعدی (زور)	اور ظلم سے	پس عنقریب	اسکو ڈالیں گے	آگ	اور

اور جو شخص یہ کرے گا تعدی (زور) اور ظلم سے ، پس عنقریب ہم اس کو آگ میں ڈالدیں گے اور

كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَاۗىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ

كَانَ	ذٰلِكَ	عَلَى	اللّٰهِ	يَسِيْرًا	اِنْ	تَجْتَنِبُوْا	كَبَاۗىِٕرَ	مَا تُنْهَوْنَ	عَنْهُ
ہے	یہ	پر	اللہ	آسان	اگر	تم بچتے رہو	بڑے گناہ	جو منع کئے گئے	اس سے

یہ اللہ پر آسان ہے۔ اگر تم بڑے گناہوں سے بچتے رہے جو تمہیں منع کئے گئے ہیں تو

نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾

نُكَفِّرْ	عَنْكُمْ	سَيِّاٰتِكُمْ	وَ	نُدْخِلْكُمْ	مُّدْخَلًا	كَرِيْمًا
ہم دور کردینگے	تم سے	تمہارے چھوٹے گناہ	اور	ہم تمہیں داخل کردینگے	مقام	عزت

ہم تم سے دور کردیں گے تمہارے چھوٹے گناہ اور ہم تمہیں عزت کے مقام میں داخل کردیں گے۔

(۳۰) وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ اَیْ مَا نُھِیَ عَنْہُ عُدْوَانًا تَجَاوُزًا لِلْحَلَالِ حَالٌ وَّظُلْمًا تَاکِیْدٌ فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نُدْخِلْہُ نَارًا یَحْتَرِقُ فِیْھَا وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ○ ھَیِّنًا۔

(۳۱) اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَاۗىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ وَھِیَ مَا وَرَدَ عَلَیْھَا وَعِیْدٌ کَالْقَتْلِ وَالزِّنَا وَالسَّرِقَۃِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ ھِیَ اِلَی السَّبْعِمِائَۃِ اَقْرَبُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ الصَّغَائِرَ بِالطَّاعَاتِ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا بِضَمِّ الْمِیْمِ وَفَتْحِھَا اَیْ اِدْخَالًا اَوْ مَوْضِعًا كَرِيْمًا ○ ھُوَ الْجَنَّۃُ۔

(۳۰) اور جس نے حرام باتوں میں کسی فعل کو کیا از راہِ ظلم اور حلال کو چھوڑ کر حرام فعل اختیار کیا سو عنقریب ہم اسکو آگ میں پہنچادیں گے کہ اس میں جلے گا اور یہ امر اللہ پر آسان ہے۔

(۳۱) اگر تم بڑے گناہوں سے بچتے رہو جن سے ہم نے تم کو منع کیا (گناہ کبیرہ وہ ہے جس پر کوئی عذاب ہونا اللہ کیطرف سے معلوم ہوا جیسے قتل کرنا زنا کاری چوری وغیرہ، ابن عباس سے مروی ہے کہ گناہ کبیرہ سات سو کے قریب ہیں) تو ہم تمہارے چھوٹے چھوٹے گناہوں کو نیک عملوں کی وجہ سے معاف کردیں گے اور بڑے مرتبہ کی جگہ میں تم کو پہنچادیں گے یعنی جنت میں۔

تشریح

(۳۰) مالِ حرام دوزخ میں لے جائیگا | جو شخص ظلم اور زیادتی کے ساتھ مالِ حرام کھائیگا وہ دوزخ کی آگ میں جھونکا جائیگا اور یہ اللہ کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔

(۳۱) بڑے گناہوں سے بچنے کی تاکید | اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کروگے تو تمہاری وہ چھوٹی برائیاں جو بڑے گناہ کے لئے کی گئی تھیں معاف ہوجائینگی مثلاً حدیث میں آیا ہے جس کے راوی حضرت ابوہریرہ رضؓ ہیں کہ آنکھ بھی زنا کرتی ہے، زبان بھی زنا کرتی ہے، پاؤں بھی زنا کرتے ہیں مگر زنا کا تحقق شرمگاہ پر ہے اگر وہ گناہ ہوگیا تو یہ آنکھ کا زبان کا اور پیروں کا گناہ بھی اس بڑے گناہ میں شامل ہوگیا۔ اور اگر کوئی شخص زنا سے بچ گیا تو یہ مبادیات زنا کا گناہ بھی معاف ہوجائیگا اور اللہ تعالیٰ اسکو پاکیزہ لوگوں کا باعزت مقام عطا کریں گے

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ

نَصِيْبٌ	لِلرِّجَالِ	بَعْضٍ	عَلٰى	بَعْضَكُمْ	بِهٖ	اللّٰهُ	مَا فَضَّلَ	تَتَمَنَّوْا	وَلَا
حصہ	مردوں کیلئے	بعض	پر	تم میں سے بعض	اس سے	اللہ	جو بڑائی دی	آرزو کرو	اور نہ

اور آرزو نہ کرو (اس کی) جو بڑائی دی اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر۔ مردوں کے لئے حصہ (ثواب) ہے

مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ

مِنْ	اللّٰهَ	وَاسْئَلُوا	اكْتَسَبْنَ	مِّمَّا	نَصِيْبٌ	وَلِلنِّسَآءِ	اكْتَسَبُوْا	مِّمَّا
سے	اللہ	اور سوال کرو (مانگو)	انہوں نے کمایا (انکے اعمال)	اس سے جو	حصہ	اور عورتوں کیلئے	انہوں نے کمایا (اعمال)	اس سے جو

ان کے اعمال کا اور عورتوں کے لئے حصہ (ثواب) ہے ان کے اعمال کا، اور اللہ سے اس کا فضل

فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ﴿۳۲﴾

عَلِيْمًا	شَیْءٍ	بِكُلِّ	كَانَ	اللّٰهَ	اِنَّ	فَضْلِهٖ
جاننے والا	چیز	ہر	ہے	اللہ	بیشک	اس کے فضل

مانگو، بے شک اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

(۳۲) وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْ جِهَةِ الدُّنْيَا اَوِ الدِّيْنِ لِئَلَّا يُؤَدِّيَ اِلَى التَّحَاسُدِ وَالتَّبَاغُضِ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ ثَوَابٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا بِسَبَبِ مَا عَمِلُوْا مِنَ الْجِهَادِ وَغَيْرِهٖ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ مِنْ طَاعَةِ اَزْوَاجِهِنَّ وَحِفْظِ فُرُوْجِهِنَّ. نَزَلَتْ لَمَّا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ لَيْتَنَا كُنَّا رِجَالًا فَجَاهَدْنَا وَكَانَ لَنَا مِثْلُ اَجْرِ الرِّجَالِ وَاسْئَلُوا بِهَمْزَةٍ وَدُوْنِهَا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ مَا احْتَجْتُمْ اِلَيْهِ يُعْطِيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ○ وَمِنْهُ مَحَلُّ الْفَضْلِ وَسُؤَالُكُمْ۔

(۳۲) اور جو کچھ اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر بڑائی دی اس کی آرزو نہ کرو کیونکہ انجام کار اس سے حسد اور دشمنی پیدا ہوگی۔ مردوں کو جو انہوں نے عمل کئے مثل جہاد وغیرہ کے اُس کا ثواب ملے گا اور عورتوں کو اس کا ثواب حاصل ہوگا جو انہوں نے نیک عمل کئے کہ اپنے خاوندوں کی اطاعت کی اور زنا وغیرہ سے بچیں۔ یہ آیت اس وجہ سے نازل ہوئی کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ کہا کہ کاش ہم بھی مرد ہوتے کہ جہاد کرتے اور ہم کو مردوں کا سا ثواب ملتا اور اللہ سے اس کا فضل مانگو جو تم کو حاجت ہے دیویگا بیشک اللہ تم کو جانتا ہے اسکو معلوم ہے کہ جو تم میں سے بڑائی کے لائق ہے اسکو بڑائی دی اور جو تم سوال کرتے ہو وہ بھی اسکو معلوم ہے۔

تشریح

(۳۲) انسانوں میں فرق مراتب | اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو ایک جیسی خصوصیات اور فضیلتیں عطا نہیں کی ہیں بلکہ اپنی نعمتوں کو مختلف لوگوں میں بکھیر دیا ہے کوئی مالدار ہے کوئی غریب ہے، کوئی طاقتور ہے کوئی کمزور ہے، کوئی خوبصورت ہے کوئی بدصورت ہے۔ اجتماعی زندگی میں باہم اچھے تعلقات قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ دوسرے کی فضیلت پر حرص پیدا نہ ہو۔ ورنہ اس سے بغض وحسد اور عداوت و دشمنی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ اسلئے فرمایا کہ جو فضل اللہ نے دوسرے کو دیا ہو اس کی طمع نہ کرو۔ البتہ اللہ سے دعا کرو وہ جس خوبی کو اور جس کمال کو تمہارے لئے مناسب سمجھے گا عطا کردے گا۔

مرد جو عمل کریں گے کا اپنا حصہ پالیں گے، جو عورتیں کمائی کریں گی وہ اپنا حصہ پالیں گی۔ مرد و عورت کا فرق اور انکی صلاحیتوں کے مطابق ان کا دائرۂ کار بھی اللہ کے بہترین علم اور اس کی مصلحت کے مطابق ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ

وَ	لِكُلٍّ	جَعَلْنَا	مَوَالِيَ	مِمَّا	تَرَكَ	الْوَالِدٰنِ	وَ
اور	ہر ایک کیلئے	ہم نے مقرر کئے	وارث	اس سے جو	چھوڑ مریں	والدین	اور

اور ہم نے ہر ایک کے لئے وارث مقرر کر دیئے ہیں اس (مال کیلئے) جو چھوڑ مریں والدین اور

الْأَقْرَبُوْنَ ۗ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ

الْأَقْرَبُوْنَ	وَالَّذِيْنَ	عَقَدَتْ	أَيْمَانُكُمْ	فَاٰتُوْهُمْ
قرابت دار	اور وہ جو کہ	بندھ چکا	تمہارا عہد	تو ان کو دے دو

قرابتدار اور جن لوگوں سے تمہارا عہد و پیمان بندھ چکا تو اُن کو اُن کا حصہ

نَصِيْبَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ؏ ﴿۳۳﴾ ع ۴ ۲

نَصِيْبَهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلٰي	كُلِّ	شَيْءٍ	شَهِيْدًا
ان کا حصہ	بیشک	اللہ	ہے	اوپر	ہر	چیز	گواہ (مطلع)

دیدو بیشک اللہ ہر چیز پر گواہ (مطلع) ہے

﴿۳۳﴾ وَلِكُلٍّ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ جَعَلْنَا مَوَالِيَ اَیْ
عَصَبَةً يُعْطَوْنَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْأَقْرَبُوْنَ
لَهُمْ مِنَ الْمَالِ وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ بِاَلِفٍ وَدُوْنِهَا
أَيْمَانُكُمْ جَمْعُ يَمِيْنٍ بِمَعْنَى الْقَسَمِ اَوِ الْيَدِ اَيِ
الْحُلَفَاءُ الَّذِيْنَ عَاهَدْتُمُوْهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
عَلَى النُّصْرَةِ وَالْاِرْثِ فَاٰتُوْهُمْ اَلْاٰنَ
نَصِيْبَهُمْ حَظَّهُمْ مِنَ الْمِيْرَاثِ وَهُوَ السُّدُسُ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
شَهِيْدًا ؏ مُطَّلِعًا وَمِنْهُ حَالُكُمْ
وَهُوَ مَنْسُوْخٌ بِقَوْلِهٖ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ
بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ

﴿۳۳﴾ اور ہر ایک کے لئے مردوں اور عورتوں میں سے ہم نے عصبہ مقرر کر دیئے کہ ان کو حصہ ملتا ہے اس میں سے جو ماں باپ اور رشتہ دار مال چھوڑ مریں اور جن سے تم جاہلیت میں معاہدہ ایک دوسرے کی مدد کا اور میراث لینے کا کر لیا اب ان کو ان کا حصہ میراث کا دیدو یعنی چھٹا حصہ بیشک اللہ ہر چیز پر مطلع ہے۔
تمہارا حال خوب جانتا ہے۔
(یعنی حکم منسوخ ہے اس آیت کریمہ سے "وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ۔"
یعنی رشتے ناتے والے باہم بعض بعض کے میراث کے زیادہ مستحق ہیں۔

تشریح

﴿۳۳﴾ وارثوں کے حصے مقرر ہیں۔ | ماں باپ اور رشتہ دار جن کا انتقال ہو جائے۔ اور وہ کچھ مال چھوڑ جائیں تو ان کے ترکے میں وارثوں کے حصے مقرر ہیں۔ ان میں کوئی کمی بیشی نہیں کی جا سکتی۔ البتہ تمہارے منہ بولے بھائی یا کچھ اور لوگ جن کو تم اپنے مال میں سے دینا چاہتے ہو تو یا تو ان کو اپنی زندگی میں دے سکتے ہو یا پھر غیر وارث کے لئے ایک تہائی مال کی وصیت کی جا سکتی ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگراں ہیں اسلئے اسکے خلاف نہیں ہونا چاہیئے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

اَلرِّجَالُ	قَوّٰمُوْنَ	عَلَى	النِّسَآءِ	بِمَا	فَضَّلَ	اللّٰهُ	بَعْضَهُمْ	عَلٰى	بَعْضٍ
مرد	حاکم (نگراں)	پر	عورتیں	اسلئے کہ	فضیلت دی	اللہ	انہیں سے بعض	پر	بعض

مرد عورتوں پر حاکم (نگراں) ہیں اس لئے کہ اللہ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی

وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ

وَّبِمَآ	اَنْفَقُوْا	مِنْ	اَمْوَالِهِمْ	فَالصّٰلِحٰتُ	قٰنِتٰتٌ	حٰفِظٰتٌ	لِّلْغَيْبِ
اور اسلئے کہ	انہوں نے خرچ کئے	سے	اپنے مال	پس نیکوکار عورتیں	تابع فرمان	نگہبانی کرنیوالیاں	پیٹھ پیچھے

اور اسلئے کہ انہوں نے اپنے مال خرچ کئے پس جو نیکوکار ہیں (مرد کی) تابع فرمان ہیں، پیٹھ پیچھے (عدم موجودگی میں) حفاظت کرنے

بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِىْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ

بِمَا	حَفِظَ	اللّٰهُ	وَالّٰتِىْ	تَخَافُوْنَ	نُشُوْزَهُنَّ	فَعِظُوْهُنَّ	وَاهْجُرُوْهُنَّ
اس کے جو	حفاظت کی	اللہ	اور وہ جو	تم ڈرتے ہو	اُن کی بدخوئی	پس انکو سمجھاؤ	اور ان کو تنہا چھوڑ دو

والی ہیں اللہ کی حفاظت سے۔ اور تمہیں ڈر ہو جن عورتوں کی بدخوئی کا پس انکو سمجھاؤ اور ان کو خوابگاہوں میں

فِى الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ

فِى	الْمَضَاجِعِ	وَاضْرِبُوْهُنَّ	فَاِنْ	اَطَعْنَكُمْ	فَلَا تَبْغُوْا	عَلَيْهِنَّ
میں	خوابگاہوں	اور ان کو مارو	پھر اگر	وہ تمہارا کہا مانیں	تو نہ تلاش کرو	ان پر

تنہا چھوڑ دو، اور ان کو مارو پھر اگر وہ تمہارا کہا مانیں تو ان پر الزام کی کوئی راہ تلاش

سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾

سَبِيْلًا	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلِيًّا	كَبِيْرًا
کوئی راہ	بیشک	اللہ	ہے	سب سے اعلیٰ	سب سے بڑا

نہ کرو بیشک اللہ سب سے اعلیٰ (بلند) سب سے بڑا ہے۔

(۳۴) اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ مُسَلِّطُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ يُؤَدِّبُوْا لَهُنَّ وَيَاْخُذُوْنَ عَلٰى اَيْدِيْهِنَّ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اَىْ بِتَفْضِيْلِهٖ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ بِالْعِلْمِ وَالْعَقْلِ

(۳۴) اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ الخ مرد عورتوں پر حاکم ہیں کہ ان کو ادب دیتے ہیں اور بُرے کاموں سے روکتے ہیں اسلئے کہ ان کو اللہ نے عورتوں پر بوجہ علم اور عقل کے بزرگی دی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَالْوِلَايَةِ وَغَيْرَ ذٰلِكَ وَبِمَآ
اَنْفَقُوْا عَلَيْهِنَّ مِنْ اَمْوَالِهِمْ
فَالصّٰلِحٰتُ مِنْهُنَّ قٰنِتٰتٌ مُطِيْعَاتٍ
لِاَزْوَاجِهِنَّ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ اَىْ
بِفُرُوْجِهِنَّ وَغَيْرِهَا فِىْ غَيْبَةِ
اَزْوَاجِهِنَّ بِمَا حَفِظَهُنَّ اللّٰهُ
حَيْثُ اَوْصٰى عَلَيْهِنَّ الْاَزْوَاجَ
وَالّٰتِىْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ
عِصْيَانَهُنَّ لَكُمْ بِاَنْ ظَهَرَتْ
اَمَارَاتُهٗ فَعِظُوْهُنَّ خَوِّفُوْهُنَّ
مِنَ اللّٰهِ وَاهْجُرُوْهُنَّ
فِى الْمَضَاجِعِ اِعْتَزِلُوْا اِلٰى
فِرَاشٍ اٰخَرَ اِنْ اَظْهَرْنَ النُّشُوْزَ
وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ
اِنْ لَّمْ يَرْجِعْنَ بِالْهِجْرَانِ
فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فِيْمَا يُرَادُ مِنْهُنَّ
فَلَا تَبْغُوْا تَطْلُبُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا
طَرِيْقًا اِلٰى ضَرْبِهِنَّ ظُلْمًا اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۝ فَاحْذَرُوْهُ
اَنْ يُّعَاقِبَكُمْ اِنْ ظَلَمْتُمُوْهُنَّ

اور عورتوں کا اختیار اُن کو دیا۔ اور اس وجہ سے کہ مردوں نے ان پر مال خرچ کیا۔

سو جو نیک بیویاں ہیں وہ اپنے خاوندوں کی اطاعت کرتی ہیں اور خاوندوں کے پیچھے ان کے مال بیجا خرچ نہیں کرتیں اور زنا میں مبتلا نہیں ہوتیں اس لیے کہ اللہ نے مردوں کو بھی ان کے حقوق ادا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

اور وہ عورتیں کہ جن سے خوف ہے کہ اطاعت نہ کرینگی اور علامتوں سے یہ امر ظاہر ہونے لگے تو ان کو سمجھاؤ اللہ کے عذاب سے ڈراؤ ان کے پاس نہ لیٹو۔ اگر وہ تمہارا کہا نہ مانیں اور جو اس سے ان پر اثر نہ ہو تو ان کو مارو مگر اس قدر نہ مارو کہ ہڈی ٹوٹ جائے یا زخمی ہو جائیں۔

اس کے بعد اگر وہ تمہارا کہنا مانیں اور اطاعت کریں تو ناحق ان کو نہ مارو اور تکلیف مت دو۔ بیشک اللہ بڑائی والا اور سب پر حاکم ہے اس کے عذاب سے ڈرو ناحق عورتوں کو نہ مارو۔

تشریح

(۳۴) **مرد عورتوں پر نگراں ہیں** | اللہ تعالٰی نے مردوں کو عورتوں پر قوام یعنی نگراں بنایا ہے کیونکہ نکاح بھی ایک ادارہ ہے اور ہر ادارے کا ایک منتظم اور اس کو چلانے والا ہوتا ہے۔ مرد اپنی طبعی خصوصیات کیوجہ سے اور اس وجہ سے کہ وہ اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے کا ذمہ دار ہے اور عورت فطرتاً مرد کی خبرگیری چاہتی ہے۔ مردوں کو اللہ نے قوام و نگراں بنایا ہے۔ جو نیک عورتیں ہیں وہ اطاعت شعار ہوتی ہیں اور مرد گھر پر نہ ہوں تب بھی ان کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں

◎ اگر کسی مرد کو اپنی بیوی سے سرکشی کی شکایت ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ان کو سمجھاؤ اگر سمجھانے سے نہ سمجھیں تو ان کا بستر الگ کردو۔ اس پر بھی اگر وہ اپنی روش کو نہ بدلیں تو بہت ہلکی سی مار بھی دی جاسکتی ہے۔ مگر یہ مار ایسی نہ ہو کہ جسم کے نازک حصوں پر ہو۔ بلکہ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ مسواک جیسی ہلکی سی لکڑی سے ہلکی سی مار دی جاسکتی ہے جس میں بے رحمی نہ ہو۔ پھر اگر وہ اپنے رویّہ کو ٹھیک کرلیں تو پھر بلاوجہ بہانے تلاش کرکے ان کو سزا مت دو۔ یاد رکھو کہ اللہ تمہارے اوپر موجود ہے جو سب سے بڑا اور برتر ہے اور تمہیں اس کے سامنے جواب دینا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ

وَاِنْ	خِفْتُمْ	شِقَاقَ	بَيْنِهِمَا	فَابْعَثُوْا	حَكَمًا	مِّنْ	اَهْلِهٖ	وَ
اور اگر	تم ڈرو	ضد (کشمکش)	انکے درمیان	تو مقرر کردو	ایک مُنصِف	سے	مرد کا خاندان	اور

اور اگر تم ڈرو ان دونوں کے درمیان ضد (کش مکش) سے تو مقرر کردو ایک مُنصِف مرد کے خاندان سے اور ایک

حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ

حَكَمًا	مِّنْ	اَهْلِهَا	اِنْ	يُّرِيْدَآ	اِصْلَاحًا	يُّوَفِّقِ	اللّٰهُ	بَيْنَهُمَا
ایک مُنصِف	سے	عورت کا خاندان	اگر	دونوں چاہینگے	صلح کرانا	موافقت کردیگا	اللہ	اِن دونوں میں

مُنصِف عورت کے خاندان سے۔ اگر وہ دونوں صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان دونوں کے درمیان موافقت کردیگا

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿۳۵﴾

اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلِيْمًا	خَبِيْرًا
بیشک	اللہ	ہے	بڑا جاننے والا	بہت باخبر

بیشک اللہ بڑا جاننے والا بہت باخبر ہے۔

﴿۳۵﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ عَلِمْتُمْ شِقَاقَ خِلَافَ بَيْنِهِمَا بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ. وَالْاِضَافَةُ لِلْاِتِّسَاعِ اَیْ شِقَاقًا بَيْنَهُمَا فَابْعَثُوْٓا اِلَيْهِمَا بِرِضَاهُمَا حَكَمًا رَجُلًا عَدْلًا مِّنْ اَهْلِهٖ اَقَارِبِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا وَيُوَكِّلُ الزَّوْجُ حَكَمَهٗ فِيْ طَلَاقٍ وَقَبُوْلِ عِوَضٍ عَلَيْهِ وَتُوَكِّلُ هِيَ حَكَمَهَا فِي الْاِخْتِلَاعِ فَيَجْتَهِدَانِ وَيَاْمُرَانِ الظَّالِمَ بِالرُّجُوْعِ اَوْ يُفَرِّقَانِ اِنْ رَاَيَاهُ قَالَ تَعَالٰى اِنْ يُّرِيْدَآ اَیِ الْحَكَمَانِ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ اَیْ يُقَدِّرُهُمَا عَلٰى مَا هُوَ الطَّاعَةُ مِنْ اِصْلَاحٍ اَوْ فِرَاقٍ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا بِكُلِّ شَیْءٍ خَبِيْرًا ۝ بِالْبَوَاطِنِ كَالظَّوَاهِرِ۔

﴿۳۵﴾ اور جو تم یہ جانو کہ خاوند بیوی میں خلاف ہے تو ان کی رضا سے دو آدمیوں کو حکم بنا کر ان کے پاس بھیجو ایک شخص مرد کی طرف سے حکم ہو کر جاوے جس کو یہ اجازت ہو کہ اگر موقع طلاق دینے کا یا عورت کی طرف سے اس کی طلب ہو تو طلاق دیدے۔ اور ایک شخص عورت کی طرف سے حکم بن کر جاوے جس کو یہ اجازت ہو کہ خلع کی ضرورت ہو تو مان لے۔ پھر وہ دونوں حکم اصلاح میں کوشش کریں اور جس کی زیادتی ہو اس کو کہیں کہ باز آوے، ورنہ خاوند بیوی میں جدائی کردیں اگر یہی مناسب ہو۔ اگر یہ دونوں حکم اصلاح کرنا چاہیں گے تو اللہ خاوند بیوی کو اس امر کی توفیق دیگا جو اللہ کو پسند ہے یعنی باہم راضی ہو جانا یا جدائی۔

تشریح

﴿۳۵﴾ زوجین کے جھگڑے میں ثالثی کا تقرر | اگر ساری تدبیریں اختیار کرنے کے باوجود جو اوپر بیان ہوئیں زوجین کے باہمی تعلقات بگڑتے چلے جائیں تو پھر دونوں طرف کے رشتہ داروں میں سے کسی سمجھ دار آدمیوں کو حکم اور ثالثی مقرر کرو۔ اگر وہ دونوں اصلاح حال کرنا چاہیں گے اور ان کی نیت اس رشتے کو جوڑے رکھنے کی ہوگی تو اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی موافقت کی صورت نکال دیں گے۔ اللہ تعالیٰ باخبر ہیں اور سب کچھ جانتے ہیں۔ دراصل شریعت یہ چاہتی ہے کہ گھر کے معاملات جہاں تک ہو سکے گھر کے اندر ہی نمٹ جائیں اور گھر سے باہر جا کر ان معاملات کی ہوا تیزی نہ ہو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

وَاعْبُدُوا	اللّٰهَ	وَلَا تُشْرِكُوْا	بِهٖ	شَيْـًٔا	وَّ	بِالْوَالِدَيْنِ	اِحْسَانًا
اور تم عبادت کرو	اللہ	اور نہ شریک کرو	اسکے ساتھ	کچھ کسی کو	اور	ماں باپ سے	اچھا سلوک

اور تم اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ شریک نہ کرو کسی کو، اور اچھا سلوک کرو ماں باپ سے

وَّبِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى

وَ	بِذِی الْقُرْبٰى	وَالْيَتٰمٰى	وَالْمَسٰكِيْنِ	وَالْجَارِ	ذِی الْقُرْبٰى
اور	قرابت داروں سے	اور یتیم (جمع)	اور محتاج (جمع)	اور ہمسایہ	قرابت والے

اور قرابت داروں سے اور یتیموں- اور محتاجوں سے اور قرابت والے ہمسائے سے اور

وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا

وَالْجَارِ	الْجُنُبِ	وَالصَّاحِبِ + بِالْجَنْۢبِ	وَ	ابْنِ السَّبِيْلِ	وَمَا
اور ہمسایہ	اجنبی	اور پاس بیٹھنے والے (ہم مجلس)	اور	مسافر	اور جو

اجنبی ہمسائے سے، اور پاس بیٹھنے والے (ہم مجلس) سے، اور مسافر سے، اور جو تمہاری

مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ﴿۳۶﴾

مَلَكَتْ + اَيْمَانُكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يُحِبُّ	مَنْ	كَانَ	مُخْتَالًا	فَخُوْرًا
تمہاری ملک (کنیز - غلام)	بیشک	اللہ	دوست نہیں رکھتا	جو	ہو	اترانے والا	بڑ مارنے والا

ملک ہوں (کنیز-غلام)۔ بے شک اللہ اسے دوست نہیں رکھتا جو اترانے والا بڑ مارنے والا ہو

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَاۤ اٰتٰهُمُ

الَّذِيْنَ	يَبْخَلُوْنَ	وَيَاْمُرُوْنَ	النَّاسَ	بِالْبُخْلِ	وَيَكْتُمُوْنَ	مَاۤ اٰتٰهُمُ
جو	بخل کرتے ہیں	اور حکم کرتے (سکھاتے ہیں)	لوگ	بخل	اور چھپاتے ہیں	جو انہیں دیا

اور جو لوگ بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بخل سکھاتے ہیں۔ اور وہ چھپاتے ہیں جو اللہ نے انہیں

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۳۷﴾

اللّٰهُ	مِنْ	فَضْلِهٖ	وَ اَعْتَدْنَا	لِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابًا	مُّهِيْنًا
اللہ	سے	اپنے فضل	اور ہم نے تیار کر رکھا ہے	کافروں کے لئے	عذاب	ذلت والا

اپنے فضل سے دیا۔ اور ہم نے کافروں کے لئے تیار کر رکھا ہے ذلت والا عذاب

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۳۶) وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ
شَيْئًا وَّاَحْسِنُوْا بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا
بِرًّا وَّلِيْنَ جَانِبٍ وَّبِذِي الْقُرْبٰى
الْقَرَابَةِ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَ
الْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى الْقَرِيْبِ مِنْكَ
فِي الْجِوَارِ اَوِ النَّسَبِ وَالْجَارِ الْجُنُبِ
الْبَعِيْدِ عَنْكَ فِي الْجِوَارِ اَوِ النَّسَبِ وَالصَّاحِبِ
بِالْجَنْبِ الرَّفِيْقِ فِي سَفَرٍ اَوْ صِنَاعَةٍ وَقِيْلَ الزَّوْجَةُ
وَابْنِ السَّبِيْلِ الْمُنْقَطِعِ فِي سَفَرِهٖ
وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِنَ الْاَرِقَّاءِ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا
مُتَكَبِّرًا فَخُوْرًا ۝ عَلَى النَّاسِ بِمَا اُوْتِيَ
(۳۷) اَلَّذِيْنَ مُبْتَدَأٌ يَبْخَلُوْنَ بِمَا يَجِبُ
عَلَيْهِمْ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ بِهٖ
وَيَكْتُمُوْنَ مَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
مِنَ الْعِلْمِ وَالْمَالِ وَهُمُ الْيَهُوْدُ وَخَبَرُ
الْمُبْتَدَاِ لَهُمْ وَعِيْدٌ شَدِيْدٌ وَاَعْتَدْنَا
لِلْكٰفِرِيْنَ بِذٰلِكَ وَبِغَيْرِهٖ
عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ ذَا اِهَانَةٍ

(۳۶) اور اللہ کو واحد جانو کسی کو اس کا ساجھی نہ بناؤ۔ ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور ان کے مطیع و فرماں بردار رہو اور ان کے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور پڑوسیوں کے ساتھ جو تمہارے پاس رہتے ہیں یا رشتہ میں قریب ہیں اور ان پڑوسیوں کے ساتھ جو رشتہ میں دور ہیں یا مکان ان کا کچھ فاصلہ پر ہے اور اس کے ساتھ جو سفر میں تمہارے ساتھ ہے یا پیشہ اور تجارت وغیرہ میں شریک ہے (بعض نے کہا مراد اس سے بیوی ہے) اور مسافر کے ساتھ جو سفر میں بےتوشہ رہ گیا ہو اور جن غلاموں کے تم مالک ہو سلوک سے پیش آؤ۔ بیشک اللہ کو پسند نہیں تکبر کرنے والا جو اپنے مال اور کمال پر فخر کرے، اور لوگوں کو ذلیل سمجھے۔

(۳۷) جو لوگ حق واجب کے ادا کرنے سے بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بخل کا حکم کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ان کو اللہ نے اپنے فضل سے علم یا مال دیا اسکو چھپاتے ہیں (یہ لوگ یہود ہیں) ان کے لئے سخت عذاب ہے اور ہم نے ان کافروں کے واسطے عذاب ذلیل کرنے والا تیار کر رکھا ہے۔

تشریح

(۳۶) **حقوق اللہ اور حقوق العباد** | اللہ کا حق یہ ہے کہ صرف اُسی کی عبادت اور بندگی کی جائے اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کیا جائے ۝ بندوں کے حقوق میں سب سے پہلا ماں باپ کا حق ہے کہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنا چاہیئے اس کے بعد رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں اور وہ پڑوسی جو رشتہ دار بھی ہو اور وہ ہمسایہ جو اجنبی ہو ان سب کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ سفر میں تھوڑی دیر کے لئے کوئی ہم نشین ہو یا کسی سے کسی طرح ملاقات ہو جائے تو یہ عارضی ہمسائیگی بھی شریف انسان سے تقاضہ کرتی ہے کہ وہ دوسرے کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور اسے تکلیف نہ دے۔ اس کے علاوہ لونڈی غلام اور نوکر چاکر جو تمہارے قبضے میں ہوں اُن کے ساتھ احسان کا معاملہ کرو، اللہ تعالیٰ غرور اور بڑائی کو پسند نہیں کرتا۔

(۳۷) **سخاوت ایک اچھی عادت ہے** | اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جو نعمت عطا کرے اس سے وہ خود بھی فائدہ اٹھائے اور دوسرے کو بھی فائدہ پہنچائے۔ اللہ کو ایسے کنجوس مکھی چوس لوگ پسند نہیں ہیں جو خود بھی بخیلی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی کنجوسی کی ہدایت کرتے ہیں۔ اللہ نے جو تم پر فضل کیا ہے اس کو چھپانے کی کیا ضرورت ہے۔ کفرانِ نعمت کرنے والے لوگوں کے لئے اللہ نے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ

وَالَّذِيْنَ	يُنْفِقُوْنَ	اَمْوَالَهُمْ	رِئَآءَ	النَّاسِ	وَلَا	يُؤْمِنُوْنَ
اور جو لوگ	خرچ کرتے ہیں	اپنے مال	دکھاوے کو	لوگ	اور نہیں	ایمان لاتے

اور جو لوگ اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے

بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا

بِاللّٰهِ	وَلَا	بِالْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَمَنْ	يَّكُنِ	الشَّيْطٰنُ	لَهٗ	قَرِيْنًا
اللہ پر	اور نہ	دن پر	آخرت کے	اور جو جس	ہو	شیطان	اس کا	ساتھی

اللہ پر اور نہ آخرت کے دن پر، اور جس کا شیطان ساتھی ہو تو وہ

فَسَآءَ قَرِيْنًا ﴿۳۸﴾ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ

فَسَآءَ	قَرِيْنًا	وَمَاذَا	عَلَيْهِمْ	لَوْ اٰمَنُوْا	بِاللّٰهِ	وَالْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَ
تو برا	ساتھی	اور کیا	ان پر	اگر وہ ایمان لاتے	اللہ پر	اور یوم	آخرت پر	اور

برا ساتھی ہے۔ اور اُن کا کیا (نقصان) ہوتا اگر وہ ایمان لے آتے اللہ پر اور یوم آخرت پر اور

اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿۳۹﴾ اِنَّ

اَنْفَقُوْا	مِمَّا	رَزَقَهُمُ	اللّٰهُ	وَكَانَ	اللّٰهُ	بِهِمْ	عَلِيْمًا	اِنَّ
وہ خرچ کرتے	اس میں سے جو	انہیں دیا	اللہ	اور ہے	اللہ	ان کو	خوب جاننے والا	بے شک

اس سے خرچ کرتے جو اللہ نے انہیں دیا اور اللہ ان کو خوب جاننے والا ہے۔ بے شک

اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَ

اللّٰهَ	لَا يَظْلِمُ	مِثْقَالَ	ذَرَّةٍ	وَاِنْ	تَكُ	حَسَنَةً	يُّضٰعِفْهَا	وَ
اللہ	ظلم نہیں کرتا	برابر	ذرہ	اور اگر	ہو	کوئی نیکی	اسکو کئی گنا کرتا ہے	اور

اللہ ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا۔ اور اگر کوئی نیکی ہو تو اس کو کئی گنا کر دیتا ہے۔ اور

يُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ

يُؤْتِ	مِنْ	لَّدُنْهُ	اَجْرًا	عَظِيْمًا	فَكَيْفَ	اِذَا	جِئْنَا	مِنْ	كُلِّ اُمَّةٍ
دیتا ہے	سے	اپنے پاس	ثواب	بڑا	پھر کیسا کیا	جب	ہم بلائینگے	سے	ہر امت

دیتا ہے اپنے پاس سے بڑا ثواب۔ پھر کیا (کیفیت ہوگی) جب ہم ہر اُمت سے ایک

بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰي هٰٓؤُلَاۗءِ شَهِيْدًا ﴿۴۱﴾ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ

بِشَهِيْدٍ	وَّجِئْنَا	بِكَ	عَلٰي	هٰٓؤُلَاۗءِ	شَهِيْدًا	يَوْمَئِذٍ	يَّوَدُّ
ایک گواہ	اور بلائیں گے	آپ کو	پر	ان کے	گواہ	اس دن	آرزو کرینگے

گواہ بلائیں گے اور آپ کو اُن پر گواہ بنا کر بلائیں گے۔ اس دن آرزو کریں گے

toobaa-elibrary.blogspot.com

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَعَصَوُا	الرَّسُوْلَ	لَوْ تُسَوّٰى	بِهِمُ
وہ لوگ	انہوں نے کفر کیا	اور نافرمانی کی	رسول	کاش برابر کردی جائے	ان پر

وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور رسول ﷺ کی نافرمانی کی، کاش! انہیں (مٹی میں دبا کر) زمین برابر

ع ۶ / ۳

الْاَرْضُ ۚ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿۴۲﴾

الْاَرْضُ	وَلَا	يَكْتُمُوْنَ	اللّٰهَ	حَدِيْثًا
زمین	اور نہ	چھپائیں گے	اللہ	کوئی بات

کردی جائے اور وہ اللہ سے نہ چھپا سکیں گے۔

۳۸ وَالَّذِيْنَ عُطِفَ عَلَى الَّذِيْنَ قَبْلَهُ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ مُرَائِيْنَ لَهُمْ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ كَالْمُنَافِقِيْنَ وَاَهْلِ مَكَّةَ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهُ قَرِيْنًا صَاحِبًا يَعْمَلُ بِاَمْرِهِ كَهٰؤُلَاءِ فَسَاءَ بِئْسَ قَرِيْنًا ۝ هُوَ۔

۳۸ اور وہ جو دکھلانے کو مال خرچ کرتے ہیں اور اللہ اور پچھلے دن پر ایمان نہیں رکھتے جیسے منافقین اور اہل مکہ ان کو بھی وہی عذاب ہے۔ اور جس کا ساتھی شیطان کہ وہ اس کے کہنے پر چلے پس بُرا ساتھی ہے وہ۔

۳۹ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَيْ اَيُّ ضَرَرٍ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ وَالْاِسْتِفْهَامُ لِلْاِنْكَارِ وَلَوْ مَصْدَرِيَّةٌ اَيْ لَا ضَرَرَ فِيْهِ وَاِنَّمَا الضَّرَرُ فِيْمَا هُمْ عَلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ۝ فَيُجَازِيْهِمْ بِمَا عَمِلُوْا۔

۳۹ اور اس میں ان کا کیا نقصان تھا اگر وہ اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لے آتے اور جو کچھ ان کو اللہ نے دیا اس کو خوشنودی میں خرچ کرتے۔
نقصان تو اس میں ہے جو کچھ کہ وہ کر رہے ہیں اور اللہ ان کا حال جانتا ہے وہ اپنے کیے کی سزا کو پہنچیں گے۔

۴۰ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ اَحَدًا مِثْقَالَ وَزْنَ ذَرَّةٍ اَصْغَرَ نَمْلَةٍ بِاَنْ يَّنْقُصَهَا مِنْ حَسَنَاتِهِ اَوْ يَزِيْدَهَا

۴۰ بیشک اللہ کسی پر چھوٹی چیونٹی کے برابر بھی ظلم نہیں کرتا کہ ان کی نیکیوں میں اس قدر کم کردے یا گناہوں میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

فِی سَیِّاٰتِہٖ وَاِنْ تَكُ الذَّرَّۃُ حَسَنَۃً مِنْ
مُؤْمِنٍ وَفِیْ قِرَاءَۃٍ بِالرَّفْعِ فَکَانَ تَامَّۃٌ
یُّضٰعِفْهَا مِنْ عَشْرٍ اِلٰی اَكْثَرَ مِنْ سَبْعَ مِائَۃٍ
وَفِیْ قِرَاءَۃٍ یُضَعِّفُهَا بِالتَّشْدِیْدِ وَیُؤْتِ مِنْ
لَّدُنْهُ مِنْ عِنْدِہٖ مَعَ الْمُضَاعِفَۃِ اَجْرًا عَظِیْمًا ○
لَایَقْدِرُہٗ اَحَدٌ

بڑھادے بلکہ اگر ایمان کے ساتھ ذرا سی بھی نیکی کرے تو اللہ اس کو زیادہ کرتا ہے دس گنا سے سات سو گنا تک اور اس کے سوا اپنے پاس سے اتنا بڑا ثواب دیتا ہے کہ کسی کی وسعت میں نہیں۔

(۴۱) فَكَیْفَ حَالُ الْكُفَّارِ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّۃٍ بِشَهِیْدٍ
یَشْهَدُ عَلَیْهَا بِعَمَلِهَا وَهُوَ نَبِیُّهَا وَّجِئْنَا بِكَ یَا مُحَمَّدُ
عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ شَهِیْدًا ○

(۴۱) پھر کیا حال ہوگا کافروں کا اس وقت جبکہ ہر ایک امت پر اُن کا پیغمبر گواہی دے گا اور تم اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ان سب کے گواہ ہو گے۔

(۴۲) یَوْمَئِذٍ یَوْمَ الْمَجِیْءِ یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا
الرَّسُوْلَ لَوْ اَیْ اَنْ تُسَوّٰی بِالْبِنَاءِ لِلْمَفْعُوْلِ وَالْفَاعِلِ
مَعَ حَذْفِ اِحْدَی التَّائَیْنِ فِی الْاَصْلِ وَمَعَ اِدْغَامِهَا
فِی السِّیْنِ اَیْ تَتَسَوّٰی بِهِمُ الْاَرْضُ ط بِاَنْ یَّكُوْنُوْا
تُرَابًا مِثْلَهَا لِعَظْمِ هَوْلِهٖ كَمَا فِیْ اٰیَۃٍ اُخْرٰی وَیَقُوْلُ
الْكَافِرُ یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ تُرَابًا وَلَا یَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ
حَدِیْثًا ع ○ عَمَّا عَمِلُوْہُ وَفِیْ وَقْتٍ اٰخَرَ یَكْتُمُوْنَ وَ
اللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِیْنَ۔

(۴۲) اس دن کافر اور پیغمبر کا حکم نہ ماننے والے بوجہ ہیبت کے یہ چاہیں گے کہ کاش ہم مٹے ہوتے اور اس عذاب سے بچتے اور جو کچھ کیا اس کو یہ کافر چھپا نہ سکیں گے سب اللہ پر ظاہر ہو جاوے گا (دوسرے وقت چھپاویں گے جیسا اللہ نے دوسری آیت میں ان کا قول نقل فرمایا کہ واللہ ہم مشرک نہ تھے۔

تشریح

(۳۸) **اللہ کو ریاکاری پسند نہیں** | اللہ تعالیٰ کو وہ لوگ پسند نہیں ہیں جو دکھانے کے لئے مال خرچ کرتے ہیں۔ نہ ان کا اللہ پر ایمان ہے نہ آخرت کے دن پر۔ ایسے لوگ شیطان کے رفیق ہیں اور شیطان سے زیادہ بُرا رفیق کون ہوسکتا ہے۔

(۳۹) **ایمان اور انفاق کا فائدہ** | آخر ایمان لانے میں اور اللہ کے دئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرنے میں نقصان کیا ہے۔ نقصان تو اس میں ہے کہ بندہ اپنے رب پر ایمان نہ لائے۔ آخرت کے دن کو نہ مانے اور اللہ کے دئے ہوئے رزق میں سے اللہ کے راستے میں خرچ نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کو خوب جانتا ہے۔

(۴۰) **اللہ تعالیٰ ذرہ برابر ظلم نہیں کرتے** | اللہ تعالیٰ کسی پر ذرہ برابر کوئی زیادتی نہیں کرتے۔ بلکہ اگر کوئی ایک نیکی کرتا ہے تو اس نیکی کو دوچند کر دیتا ہے۔ یعنی دنیا اور آخرت میں اس کا فائدہ نیکی کرنے والے کو ملتا ہے۔ اور پھر آخرت میں اپنی طرف سے اس کا بڑا اجر عطا فرمائے گا ایسے جو لوگ ایمان نہیں لا رہے ہیں اُن پر عذاب بھی عین انصاف کے مطابق ہے اور نیک اعمال کا اچھا بدلہ بھی اللہ کے نظام عدل اور اس کی رحمت کا مظہر ہے۔

(۴۱) **آخرت میں نبیؐ کی شہادت** | اللہ کی عدالت میں ہر پیغمبر کی گواہی ہوگی کہ وہ دین جو اللہ نے اس کے ذریعے لوگوں کو بھیجا تھا وہ اس نے جوں کا توں پہنچا دیا یا نہیں۔ یہی شہادت حضرت محمدؐ کی بھی ہوگی اور آپ کی بعثت سے لیکر قیامت کے دن تک جو دَور گذرا ہے اس کی شہادت آپؐ دیں گے۔ اسی طرح ہر دور کے صالح اور معتبر لوگ نافرمانوں کی نافرمانی اور فرماں برداروں کی فرماں برداری بیان کرینگے۔ اس وقت ان منکرین حق کا کیا حال ہوگا۔

(۴۲) **آخرت میں پچھتاوا** | اُس وقت یہ نافرمان پچھتائیں گے اور حسرت سے کہیں گے کہ کاش یہ زمین پھٹ جائے اور ہم اس میں سما جائیں اور اسوقت وہ کوئی بات چھپا نہ سکیں گے سب کچھ اللہ کے سامنے ظاہر ہو جائیگا

toobaa-elibrary.blogspot.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَقْرَبُوا	الصَّلٰوةَ	وَاَنْتُمْ	سُكٰرٰى
اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	نہ نزدیک جاؤ	نماز	جبکہ تم	نشہ

اے ایمان والو! تم نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشہ (کی حالت میں) ہو

حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ

حَتّٰى	تَعْلَمُوْا	مَا	تَقُوْلُوْنَ	وَلَا	جُنُبًا	اِلَّا	عَابِرِيْ سَبِيْلٍ
یہاں تک	سمجھنے لگو	جو	تم کہتے ہو	اور نہ	غسل کی حاجت میں	سوائے	حالتِ سفر

یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو (زبان سے) کہتے ہو، اور نہ (اس وقت جب کہ) غسل کی حاجت ہو سوائے حالتِ سفر کے

حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ

حَتّٰى	تَغْتَسِلُوْا	وَاِنْ	كُنْتُمْ	مَّرْضٰٓى	اَوْ	عَلٰي	سَفَرٍ	اَوْ	جَاۗءَ
یہاں تک کہ	تم غسل کرلو	اور اگر	تم ہو	مریض	یا	پر، میں	سفر	یا	آئے

یہاں تک کہ تم غسل کرلو اور اگر تم مریض ہو، یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی

اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا

اَحَدٌ	مِّنْكُمْ	مِّنَ	الْغَاۗىِٕطِ	اَوْ	لٰمَسْتُمُ	النِّسَاۗءَ	فَلَمْ تَجِدُوْا
کوئی	تم میں سے	سے	جائے ضرور	یا	تم پاس گئے	عورتیں	پھر تم نے نہ پایا

جائے ضرور (بیت الخلا) سے آئے یا تم عورتوں کے پاس گئے (ہم صحبت ہوئے) پھر تم نے

مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ

مَاۗءً	فَتَيَمَّمُوْا	صَعِيْدًا	طَيِّبًا	فَامْسَحُوْا	بِوُجُوْهِكُمْ	وَ
پانی	تو تیمم کرو	مٹی	پاک	مسح کرلو	اپنے منہ	اور

پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو، مسح کرلو اپنے منہ اور اپنے

اَيْدِيْكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾

اَيْدِيْكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَفُوًّا	غَفُوْرًا
اپنے ہاتھ	بیشک	اللہ	ہے	معاف کرنیوالا	بخشنے والا

ہاتھوں کا بیشک اللہ معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۴۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ اَیْ لَا تُصَلُّوْا وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی مِنَ الشَّرَابِ لِاَنَّ سَبَبَ نُزُوْلِهَا صَلٰوةُ جَمَاعَةٍ فِیْ حَالِ السُّکْرِ حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ بِاَنْ تَصْحُوْا وَلَا جُنُبًا بِاِيْلَاجٍ اَوْ اِنْزَالٍ وَنَصْبُهٗ عَلَی الْحَالِ وَهُوَ يُطْلَقُ عَلَی الْمُفْرَدِ وَغَيْرِهٖ اِلَّا عَابِرِیْ مُجْتَازِیْ سَبِيْلٍ طَرِيْقٍ اَیْ مُسَافِرِيْنَ حَتّٰی تَغْتَسِلُوْا فَلَکُمْ اَنْ تُصَلُّوْا وَاسْتُثْنِیَ الْمُسَافِرُ لِاَنَّ لَهٗ حُکْمًا اٰخَرَ سَيَاْتِیْ وَقِيْلَ الْمُرَادُ النَّهْیُ عَنْ قُرْبَانِ مَوَاضِعِ الصَّلٰوةِ اَیِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا عُبُوْرَهَا مِنْ غَيْرِ مُکْثٍ وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰٓی يَضُرُّهُ الْمَآءُ اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَیْ مُسَافِرِيْنَ وَاَنْتُمْ جُنُبٌ اَوْ مُحْدِثُوْنَ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ هُوَ الْمَکَانُ الْمُعَدُّ لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ اَیْ اَحْدَثَ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِلَا اَلِفٍ وَکِلَاهُمَا بِمَعْنًی مِنَ اللَّمْسِ وَهُوَ الْجَسُّ بِالْيَدِ قَالَهٗ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ الشَّافِعِیُّ رح وَاَلْحَقَ بِهِ الْجَسَّ بِبَاقِی الْبَشَرَةِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هُوَ الْجِمَاعُ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً تَتَطَهَّرُوْنَ بِهٖ لِلصَّلٰوةِ بَعْدَ الطَّلَبِ وَالتَّفْتِيْشِ وَهُوَ

(۴۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی اے ایمان والو نہ نماز پڑھو شراب کے نشہ میں (وجہ نازل ہونے اس آیت کی یہ ہے کہ بعض لوگوں نے شراب کے نشہ میں نماز پڑھی اور کچھ کا کچھ پڑھ دیا) یہاں تک کہ نشہ دور ہو جائے اور اپنے کلام کو سمجھنے لگو. اور نہ نہانے کی ضرورت میں بلا غسل نماز پڑھو (بیوی سے اگر صحبت کی کہ انزال نہ ہوا لیکن حشفہ غائب ہوگیا تو اس پر بھی غسل واجب ہے. بلا غسل وہ بھی نماز نہ پڑھے) مگر جبکہ سفر میں ہو کہ اب وقت تیمم بھی کافی ہے جیسا آگے آتا ہے (بعض علماء نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ حالتِ جنابت میں مسجد میں نہ جاؤ مگر اس طرح کہ نکلے ہوئے چلے جاؤ ٹھیرو نہیں۔)

وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰٓی الخ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو اور وضو کی یا نہانے کی حاجت ہو یا کوئی پاخانہ سے آوے یعنی اس کو وضو نہ رہے. یا عورتوں کو ہاتھ لگاؤ (اسی حکم میں یہ بھی ہے کہ ہاتھ کے ہوا اور بدن عورت کو لگا دے. یہ مذہب شافعی کا ہے. ابن عباس فرماتے ہیں کہ مراد اس سے جماع یعنی بیوی سے صحبت کرنا ہے)

پھر باوجود تلاش کے پانی نہ پاؤ جس سے وضو وغیرہ کرو تو نماز کا وقت آنے کے بعد مٹی پاک سے تیمم کر لو. اس طرح کہ مٹی

toobaa-elibrary.blogspot.com

رَاجِعٌ اِلٰى مَا عَدَا الْمَرَضِيِّ فَتَيَمَّمُوْا اُقْصُدُوْا بَعْدَ دُخُوْلِ الْوَقْتِ صَعِيْدًا طَيِّبًا تُرَابًا طَاهِرًا فَاضْرِبُوْا بِهٖ ضَرْبَتَيْنِ فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مَعَ الْمِرْفَقَيْنِ مِنْهُ وَمَسَحَ يَتَعَدّٰى بِنَفْسِهٖ وَبِالْحَرْفِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ○

پر دو دفعہ ہاتھ مارو۔ ایک دفعہ منھ پر پھیر لو اور دوبارہ ہاتھوں پر مع کہنیوں کے (پانی نہ ملنے کی شرط تیمم میں بیمار کے سوا اور سب مذکورین کو ہے۔ کیونکہ بیمار اگرچہ پانی بھی پاوے اس کو پھر بھی تیمم درست ہے۔)

بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔

تشریح

(۴۳) شراب کی حرمت۔ نماز اور پاکی کے کچھ مسائل | اے ایمان والو! نشے کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ۔
شراب کے متعلق قرآن مجید میں یہ دوسرا حکم ہے۔ اس سے پہلے سورۂ بقرہ آیت ۲۱۹ میں ارشاد ہوا تھا کہ۔ شراب بُری چیز ہے —— اگرچہ اس کے بعد بہت سے لوگوں نے شراب پینا چھوڑ دیا تھا۔ مگر چونکہ اس کے حرام ہونے کا حکم نہیں آیا تھا اس لئے بہت سے لوگ شراب پیتے رہے۔ بعض اوقات نشے کی حالت میں نماز پڑھنے لگتے تھے اور انہیں پتہ نہیں لگتا تھا۔ اب یہ دوسرا حکم آیا جس میں لوگوں نے شراب پینے کے اوقات بدل دیئے اس کے بعد تیسرا حکم شراب کی قطعی حرمت کا آیا جو سورۂ مائدہ کی آیت ۹۰/۹۱ میں ہے۔ آیت میں سُکٰری کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس سے ہر نشہ آور چیز مراد ہے۔

حکم ہوا کہ نماز اس وقت پڑھنی چاہیئے جب تمہیں معلوم ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ اسیطرح نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر نیند کا غلبہ ہو رہا ہو اور نماز پڑھتے ہوئے بار بار اونگھ آتی ہو تو اسے سو جانا چاہیئے۔

◎ اسی طرح ناپاکی کی حالت میں بھی نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔ غسل کی حاجت ہے تو اسے غسل کرنا چاہیئے۔

◎ غسل کرنے کے لئے پانی نہ ملے تو مٹی سے تیمم کر لینا چاہیئے۔ اسی طرح اگر کوئی بیمار ہے یا سفر میں ہے یا رفع حاجت کر کے آیا ہے یا مباشرت کی وجہ سے اُسے غسل کی حاجت ہے تو تب بھی پاک مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھنی چاہیئے۔ بے شک اللہ تعالے نرمی سے کام لینے والے اور بخشنے والے ہیں اس سے پہلے جو نشے کی حالت میں نمازیں پڑھی گئیں ان کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے اللہ تعالےٰ نے انکو معاف کر دیا ہے۔

◎ تیمم کے معنی ارادہ کرنے کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جب پانی نہ ملے یا پانی ہو تو اس کے استعمال میں، بیماری وغیرہ کی وجہ سے نقصان کا اندیشہ ہو تو پاک مٹی کا قصد کرو۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ مٹی پر ہاتھ مار کر منھ پر پھیر لیا جائے پھر دوسری مرتبہ مٹی پر ہاتھ مار کر کہنیوں پر پھیر لیا جائے۔ اس طرح پاک مٹی سے تیمم کرنا عبادت کے احساس کو قائم رکھتا ہے اور آدمی کو یہ امتیاز معلوم ہوتا ہے کہ کس حالت میں وہ عبادت کے قابل ہے اور کس حالت میں وہ عبادت کے قابل نہیں ہے۔ طہارت کی یہ حس عبادت کے احترام کے لئے ضروری ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يَشْتَرُونَ

أَلَمْ تَرَ	إِلَى	الَّذِينَ	أُوتُوا	نَصِيبًا	مِّنَ	الْكِتَابِ	يَشْتَرُونَ
کیا تم نے نہیں دیکھا	طرف	وہ لوگ جو	دیا گیا	ایک حصہ	سے	کتاب	مول لیتے ہیں

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنہیں کتاب کا ایک حصہ دیا گیا۔ وہ مول لیتے ہیں (اختیار کرتے ہیں)

الضَّلَالَةَ وَيُرِيدُونَ أَن تَضِلُّوا السَّبِيلَ (۴۴) وَاللَّهُ أَعْلَمُ

الضَّلَالَةَ	وَيُرِيدُونَ	أَن	تَضِلُّوا	السَّبِيلَ	وَ	اللَّهُ	أَعْلَمُ
گمراہی	اور وہ چاہتے ہیں	کہ	بھک جاؤ	راستہ	اور	اللہ	خوب جانتا ہے

گمراہی اور چاہتے ہیں کہ تم راستہ سے بھک جاؤ اور اللہ تمہارے دشمنوں کو

بِأَعْدَائِكُمْ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَلِيًّا وَكَفَىٰ بِاللَّهِ نَصِيرًا (۴۵)

بِأَعْدَائِكُمْ	وَكَفَىٰ	بِاللَّهِ	وَلِيًّا	وَكَفَىٰ	بِاللَّهِ	نَصِيرًا
تمہارے دشمنوں کو	اور کافی	اللہ	حمایتی	اور کافی	اللہ	مددگار

خوب جانتا ہے اور اللہ کافی ہے حمایتی اور اللہ کافی ہے مددگار۔

(۴۴) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا
حَظًّا مِّنَ الْكِتَابِ وَهُمُ الْيَهُودُ
يَشْتَرُونَ الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ وَ
يُرِيدُونَ أَن تَضِلُّوا السَّبِيلَ ○
تُخْطِئُوا طَرِيقَ الْحَقِّ لِتَكُونُوا مِثْلَهُمْ
(۴۵) وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَعْدَائِكُمْ مِنْكُمْ
فَيُخْبِرُكُمْ بِهِمْ لِتَجْتَنِبُوهُمْ
وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَلِيًّا حَافِظًا لَكُمْ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ
نَصِيرًا ○ مَانِعًا لَكُمْ مِنْ كَيْدِهِمْ

(۴۴) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ الخ کیا تم نے نہیں دیکھا اُن کو جن کو کتاب الٰہی کا کچھ حصہ دیا گیا ہے یعنی یہود کہ کتاب بھی پڑھی ہوئی اور سمجھتے ہیں۔ یہ لوگ ہدایت کے عوض گمراہی خریدتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ تم بھی اے ایمان والو ان جیسے بے راہ ہو جاؤ۔

(۴۵) اور اللہ تمہارے دشمنوں کو اچھی طرح جانتا ہے سو وہ تم کو آگاہ فرماتا ہے تاکہ تم ان سے بچتے رہو اور اللہ کی نگہبانی تم کو کافی ہے ان کے مکر سے وہی تم کو بچانے والا اور تمہاری مدد فرمانے والا ہے اور کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔

تشریح

(۴۴) اہل کتاب کی گمراہی | اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کو بھی شریعت کا کچھ علم دیا تھا۔ مگر انہوں نے اللہ کی کتاب کا ایک حصہ گم کر دیا اور کتاب کے اصل مدعا اور اس کے مقصد سے بے گانے ہو کر اور دین کی حقیقت سے نا آشنا ہو کر لفظی بحثوں میں الجھ کر رہ گئے اس طرح وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور چاہتے ہیں کہ تمہیں بھی گمراہ کریں۔

(۴۵) اللہ کی مدد پر بھروسہ رکھو | اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے کہ وہ کس طرح تمہارے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور تمہیں اصل دین سے ہٹانا چاہتے ہیں۔ تمہاری حمایت کے لئے اللہ کافی ہے اور اس کی مدد ہی تمہارے لئے بہت ہے۔ اس لئے تمہیں ان سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ

مِنَ	الَّذِيْنَ	هَادُوْا	يُحَرِّفُوْنَ	الْكَلِمَ	عَنْ	مَّوَاضِعِهٖ
سے (بعض)	وہ لوگ جو	یہودی ہیں	تحریف کرتے ہیں (بدل دیتے ہیں)	کلمات	سے	اسکی جگہ

بعض یہودی لوگ کلمات و الفاظ کو ان کی جگہ سے بدل دیتے ہیں (تحریف کرتے ہیں)

وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا

وَ	يَقُوْلُوْنَ	سَمِعْنَا	وَعَصَيْنَا	وَاسْمَعْ	غَيْرَ	مُسْمَعٍ	وَّرَاعِنَا	لَيًّا
اور	کہتے ہیں	ہم نے سنا	اور ہم نے نافرمانی کی	اور سنو	نہ	سُنوایا جائے	اور راعنا	موڑ کر

اور کہتے ہیں " ہم نے سنا" اور " نافرمانی کی " اور (کہتے ہیں ہماری) سنو (تمہیں) نہ سُنوایا جائے. اور "راعنا" (کہتے ہیں)

بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ

بِاَلْسِنَتِهِمْ	وَطَعْنًا	فِي	الدِّيْنِ	وَلَوْ	اَنَّهُمْ	قَالُوْا	سَمِعْنَا	وَ
اپنی زبانوں کو	طعنہ کی نیت سے	میں	دین	اور اگر	وہ	کہتے	ہم نے سنا	اور

زبان کو موڑ کر دین میں طعنے کی نیت سے، اور اگر وہ کہتے " ہم نے سُنا اور اطاعت کی" اور

اَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ

اَطَعْنَا	وَاسْمَعْ	وَانْظُرْنَا	لَكَانَ	خَيْرًا	لَّهُمْ	وَاَقْوَمَ	وَلٰكِنْ
ہم نے اطاعت کی	اور سُنئے	اور ہم پر نظر کیجیے	تو ہوتا	بہتر	انکے لئے	اور زیادہ درست	اور لیکن

(کہتے) " سنیئے اور ہم پر نظر کیجیے" تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا اور زیادہ درست ہوتا۔ لیکن

لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾ يٰۤاَيُّهَا

لَّعَنَهُمُ	اللّٰهُ	بِكُفْرِهِمْ	فَلَا يُؤْمِنُوْنَ	اِلَّا	قَلِيْلًا	يٰۤاَيُّهَا
ان پر لعنت کی	اللہ	انکے کفر کے سبب	پس ایمان نہیں لاتے	مگر	تھوڑے	اے

اللہ نے اُن کے کفر کے سبب ان پر لعنت کی. پس وہ ایمان نہیں لاتے مگر تھوڑے۔ اے

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ

الَّذِيْنَ	اُوْتُوا الْكِتٰبَ	اٰمِنُوْا	بِمَا	نَزَّلْنَا	مُصَدِّقًا	لِّمَا	مَعَكُمْ
وہ لوگ جو	کتاب دیے گئے (اہل کتاب)	ایمان لاؤ	اس پر جو	ہم نے نازل کیا	تصدیق کرنیوالا	جو	تمہارے پاس

اہلِ کتاب ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے نازل کیا اس کی تصدیق کرنے والا جو تمہارے پاس ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ

مِنْ قَبْلِ	اَنْ	نَطْمِسَ	وُجُوْهًا	فَنَرُدَّهَا	عَلٰٓى	اَدْبَارِهَآ	اَوْ	نَلْعَنَهُمْ
اس سے پہلے	کہ	ہم مٹا دیں	چہرے	پھر اُلٹ دیں	پر	ان کی پیٹھ	یا	ہم ان پر لعنت کریں

اس سے پہلے کہ ہم بہت سے چہرے مٹا ڈالیں (مسخ کر دیں) پھر ان چہروں کو اُلٹ دیں انکی پیٹھ کی طرف یا ہم اُن پر لعنت

كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾

كَمَا	لَعَنَّآ	اَصْحٰبَ	السَّبْتِ	وَكَانَ	اَمْرُ	اللّٰهِ	مَفْعُوْلًا
جیسے	ہم نے لعنت کی	والے	ہفتہ	اور ہے	حکم	اللہ	ہوکر رہنے والا

کریں جیسے ہم نے لعنت کی "ہفتہ والوں" پر اور اللہ کا حکم (پورا) ہوکر رہنے والا ہے۔

﴿۴۶﴾ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا قَوْمٌ
يُحَرِّفُوْنَ يُغَيِّرُوْنَ الْكَلِمَ
الَّذِىْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِى التَّوْرٰىةِ
مِنْ نَعْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ
اَلَّتِىْ وَضَعَ عَلَيْهَا وَيَقُوْلُوْنَ
لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا اَمَرَهُمْ بِشَىْءٍ سَمِعْنَا قَوْلَكَ
وَعَصَيْنَا اَمْرَكَ وَاسْمَعْ غَيْرَ
مُسْمَعٍ حَالٌ بِمَعْنَى الدُّعَاءِ
اَىْ لَا سَمِعْتَ وَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ
رَاعِنَا وَقَدْ نُهِىَ عَنْ خِطَابِهٖ
بِهَا وَهِىَ كَلِمَةُ سَبٍّ بِلُغَتِهِمْ
لَيًّا تَحْرِيْفًا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَ
طَعْنًا قَدْحًا فِى الدِّيْنِ الْاِسْلَامِ
وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
بَدَلَ وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ فَقَطْ وَانْظُرْنَا
اُنْظُرْ اِلَيْنَا بَدَلَ رَاعِنَا لَكَانَ
خَيْرًا لَّهُمْ مِمَّا قَالُوْهُ وَاَقْوَمَ
اَعْدَلَ مِنْهُ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ

﴿۴۶﴾ یہود میں ایسے بھی آدمی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے جو کچھ تورات میں اوصاف محمد صلے اللہ علیہ وسلم بیان فرمائے اس کو بدل ڈالتے ہیں اور ان کی جگہ اور باتیں اپنی طرف سے لکھتے ہیں

اور جب ان کو رسول صلے اللہ علیہ وسلم کسی کا حکم کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم نے کہ تمہاری بات سُن لی اور ہم تمہاری بات نہیں مانتے اور سُن نہ سنیو تو (یہ بددعا ہے)
اور آپ کو رَاعِنَا کے لفظ سے خطاب کرتے ہیں جو اُن کی زبان میں طعن اور عیب کا کلمہ ہے حالانکہ ان کو اس لفظ کے کہنے سے منع کیا گیا ہے۔ وہ اپنی زبانوں سے لفظ کو بدلتے ہیں جس کا حکم ان کو ہے اس کو چھوڑ کر دوسرا لفظ اسکی جگہ بولتے ہیں اور غرض ان کی مذہب اسلام پر طعن اور زبان درازی کرنا ہے اور اگر وہ لوگ بجائے وعصینا کے یہ کہتے کہ ہم نے آپ کا حکم سنا اور ہم فرماں بردار ہیں اور صرف لفظ اِسْمَعْ (سُن تو) کہتے۔ غیر مسمع (جو بددعا کا کلمہ ہے) زبان سے نہ نکالتے اور راعنا کی جگہ انظرنا کہتے تو ان کے حق میں اس سے بہتر ہوتا جو وہ کہتے ہیں اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

أَبْعَدَهُمْ عَنْ رَحْمَتِهِ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ مِنْهُمْ كَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَأَصْحَابِهِ

نہایت انصاف کی بات اور سیدھی راہ ہوتے. ولیکن بات یہ ہے کہ ان پر اللہ کی لعنت ہے کفر کے سبب ان کو اللہ پاک نے اپنی رحمت سے دور کر دیا سو وہ ایمان نہ لاویں گے بجز چند اشخاص کے جیسے عبداللہ

(۴۷) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مِنَ الْقُرْآنِ مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ مِنَ التَّوْرَاةِ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَطْمِسَ وُجُوهًا نَمْحُوا فِيهَا مِنَ الْعَيْنِ وَالْأَنْفِ وَالْحَاجِبِ فَنَرُدَّهَا عَلَى أَدْبَارِهَا فَنَجْعَلَهَا كَالْأَقْفَاءِ لَوْحًا وَاحِدًا أَوْ نَلْعَنَهُمْ نَمْسَخَهُمْ قِرَدَةً كَمَا لَعَنَّا مَسَخْنَا أَصْحَابَ السَّبْتِ مِنْهُمْ وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ قَضَاؤُهُ مَفْعُولًا ۝ وَلَمَّا نَزَلَتْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقِيلَ كَانَ وَعِيدًا بِشَرْطٍ فَلَمَّا أَسْلَمَ بَعْضُهُمْ رُفِعَ وَقِيلَ يَكُونُ طَمْسٌ وَمَسْخٌ قَبْلَ قِيَامِ السَّاعَةِ

(۴۷) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ الخ اے اہل کتاب قرآن پر ایمان لاؤ جو تمہاری کتاب توراۃ کی تصدیق کرتا ہے اس سے پہلے کہ وہ وقت آوے کہ تم پر عذاب الٰہی نازل ہو اور تمہارے چہرے مسخ ہو جاویں۔ آنکھ ناک بھویں ملکر مثل گُدّی اور پشت کے ایک سطح صاف ہو جاویں نشان چہرے کا باقی نہ رہے یا ہم ان کو بندر بنا دیں۔ جیسے ان کو مسخ کر کے بندر بنا دیا جنہوں نے ہفتہ کے دن کے بارے میں حکم عدولی کی تھی۔ جب یہ حکم نازل ہوا عبداللہ بن سلام مسلمان ہو گئے تو چونکہ اس عذاب کا وعدہ اسلام نہ لانے کی شرط پر تھا جب ایک بھی ان میں سے مسلمان ہو گیا تو عذاب دفع ہو گیا اور بعض کہتے ہیں کہ دفع نہیں ہوا بلکہ قیامت سے پہلے صورتیں مٹنا اور مسخ ہو کر بندر وغیرہ بن جانا ہو ویگا۔

تشریح

(۴۶) یہودیوں کی شرارت | یہودیوں میں سے کچھ لوگ اللہ کے دین کے خلاف اپنے دل کا غبار نکالنے کے لئے اپنی زبانوں کو توڑ موڑ کر کہتے ہیں کہ "سَمِعْنَا" جی ہم نے آپ کی بات سن لی۔ اور آہستہ سے کہتے ہیں "عَصَيْنَا" ہم نے قبول نہیں کیا۔ اور کبھی دورانِ گفتگو حضرت محمدؐ کو خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں "اِسْمَعْ" (سنیئے) اور پھر ساتھ ہی کہہ دیتے ہیں "غَيْرَ مُسْمَعٍ"۔ یہ لفظ دو معنی رکھتا ہے۔ ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ محترم ہیں قابل عزت ہیں۔ آپ کی مرضی کے خلاف کوئی بات نہیں سنائی جا سکتی۔ دوسرا مطلب یہ بھی ہے کہ تم اس قابل نہیں ہو کہ تمہیں سُنا جائے۔ یا یہ کہ اللہ کرے تم بہرے ہو جاؤ۔ اس طرح ذو معنی الفاظ استعمال کر کے اور زبانوں کو توڑ موڑ کر وہ بس اپنے دل کا غبار نکالتے ہیں۔ حالانکہ اگر شریفانہ طریقہ پر وہ سَمِعْنَا اور أَطَعْنَا کہتے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اور کوئی بات معلوم کرنی ہوتی تو اُنْظُرْنَا و اُنظرنا کہتے کہ ہماری بات سنیئے ہماری طرف توجہ فرمائیے۔ تو یہ اُن کے حق میں بہتر ہوتا اور راست بازی کی بات ہوتی۔ مگر ان پر تو باطل پرستی کی وجہ سے اللہ کی پھٹکار پڑی ہوئی ہے اور وہ کم ہی ایمان لاتے ہیں۔

(۴۷) اہل کتاب کو دعوت ایمانی | اہل کتاب کو دعوت دی گئی ہے کہ تم قرآن مجید پر ایمان لاؤ۔ اسلئے کہ قرآن کی دعوت کوئی نئی دعوت نہیں ہے بلکہ اسی دعوت کی تصدیق اور تائید ہے جو تمہارے پاس تورات اور انجیل کی صورت میں پہلے نازل ہو چکی ہے۔ تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر تم روگردانی کرو گے تو ہو سکتا ہے کہ ہم تمہاری صورتیں مسخ کر دیں یا تم پر اسی طرح لعنت پڑے جس طرح اصحاب سبت کے ساتھ ہو چکا ہے کہ جب انہوں نے اللہ کے احکام کے خلاف کیا تو ان کی صورتیں بھی بندروں کی بنا دی گئیں۔ اور اللہ کا حکم تو نافذ ہو کر رہتا ہی ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اِنَّ اللّٰہَ لَایَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ وَیَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ ۚ

اِنَّ	اللّٰہَ	لَایَغۡفِرُ	اَنۡ	یُّشۡرَکَ بِہٖ	وَیَغۡفِرُ	مَا	دُوۡنَ	ذٰلِکَ	لِمَنۡ	یَّشَآءُ
بیشک	اللہ	نہیں بخشتا	کہ	شریک ٹھہرائے اس کا	اور بخشتا ہے	جو	سوا	اسکے	جس کو	وہ چاہے

بیشک اللہ (اس کو) نہیں بخشتا جو اس کا شریک ٹھہرائے، اور اس کے سوا جس کو چاہے بخش دے

وَمَنۡ یُّشۡرِکۡ بِاللّٰہِ فَقَدِ افۡتَرٰۤی اِثۡمًا عَظِیۡمًا ﴿۴۸﴾ اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ

وَمَنۡ	یُّشۡرِکۡ	بِاللّٰہِ	فَقَدِ افۡتَرٰی	اِثۡمًا	عَظِیۡمًا	اَلَمۡ تَرَ	اِلَی	الَّذِیۡنَ
اور جو جس	شریک ٹھہرایا	اللہ کا	پس اُس نے باندھا	گناہ	بڑا	کیا تم نے نہیں دیکھا	طرف (کو)	وہ جو کہ

اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا۔ پس اُس نے بڑا گناہ (بہتان) باندھا۔ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے آپکو

یُزَکُّوۡنَ اَنۡفُسَہُمۡ ؕ بَلِ اللّٰہُ یُزَکِّیۡ مَنۡ یَّشَآءُ وَلَا یُظۡلَمُوۡنَ فَتِیۡلًا ﴿۴۹﴾

یُزَکُّوۡنَ	اَنۡفُسَہُمۡ	بَلِ	اللّٰہُ	یُزَکِّیۡ	مَنۡ	یَّشَآءُ	وَلَا یُظۡلَمُوۡنَ	فَتِیۡلًا
پاک مقدس کہتے ہیں	اپنے آپ کو	بلکہ	اللہ	مقدس بناتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور ان پر ظلم نہ ہوگا	دھاگے برابر

مقدس کہتے ہیں بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے مقدس بناتا ہے اور ان پر کھجور کی گٹھلی کے ریشہ کے برابر (دھاگہ کے برابر) بھی ظلم نہ ہوگا۔

(۴۸) اِنَّ اللّٰہَ لَایَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ اَیِ الۡاِشۡرَاکَ بِہٖ وَ یَغۡفِرُ مَادُوۡنَ سِوٰی ذٰلِکَ مِنَ الذُّنُوۡبِ لِمَنۡ یَّشَآءُ اَلۡمَغۡفِرَۃَ لَہٗ بِاَنۡ یُّدۡخِلَہُ الۡجَنَّۃَ بِلَا عَذَابٍ وَمَنۡ شَآءَ عَذَّبَہٗ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ بِذُنُوۡبِہٖ ثُمَّ یُدۡخِلُہُ الۡجَنَّۃَ وَمَنۡ یُّشۡرِکۡ بِاللّٰہِ فَقَدِ افۡتَرٰۤی اِثۡمًا ذَنۡبًا عَظِیۡمًا ۝ کَبِیۡرًا۔

(۴۹) اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ یُزَکُّوۡنَ اَنۡفُسَہُمۡ وَھُمُ الۡیَھُوۡدُ حَیۡثُ قَالُوۡا نَحۡنُ اَبۡنٰٓؤُا اللّٰہِ وَاَحِبَّآؤُہٗ اَیۡ لَیۡسَ الۡاَمۡرُ بِتَزۡکِیَتِھِمۡ اَنۡفُسَھُمۡ بَلِ اللّٰہُ یُزَکِّیۡ یُطَھِّرُ مَنۡ یَّشَآءُ بِالۡاِیۡمَانِ وَلَا یُظۡلَمُوۡنَ یُنۡقَصُوۡنَ مِنۡ اَعۡمَالِھِمۡ فَتِیۡلًا ۝ قَدۡرَ قِشۡرَۃِ النَّوَاۃِ

(۴۸) اِنَّ اللّٰہَ لَایَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ الخ بے شک اللہ شرک کو نہ بخشے گا اس کے سوا گناہوں کو بخشدیگا جس کو بخشنا چاہے کہ بلا عذاب اس کو داخل جنت فرما دیگا اور جس کو چاہیگا مسلمانوں میں سے بقدر گناہوں کے عذاب دیکر پھر جنت میں پہونچا دیگا۔ اور جو کوئی اللہ کا شریک بنادے اس نے بڑا بہتان باندھا اور سخت گناہ میں پھنسا۔

(۴۹) کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو (یعنی یہود کو) کہ اپنے آپ کو پاک صاف گناہوں سے کہتے ہیں اور اپنی تعریفیں اپنے منہ سے کرتے ہیں اس طرح سے کہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے فرزند ہیں اور اسکے دوست ہیں۔ سو ان کے کہنے سے وہ پاک نہ ہو جاویں گے بلکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے ایمان کی توفیق دیکر پاک کرتا ہے اور ان کے عمل مقدار [illegible]

تشریح

(۴۸) شرک کسی حال میں معاف نہیں ہے | اللہ تعالےٰ بڑے سے بڑا گناہ بھی توبہ سے معاف کرسکتا ہے مگر شرک ایک ایسا جرم ہے جو کسی حال میں معاف نہیں کیا جاسکتا اس لئے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک یا ساجھی بنانا اتنا بڑا جھوٹ اور افتراء پردازی ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی اور جھوٹ اور گناہ نہیں ہوسکتا۔

(۴۹) حقیقی پاکیزگی | نفس کی حقیقی پاکیزگی وہ ہے جس کو اللہ تعالےٰ پاکیزگی قرار دیتے ہیں۔ یہ پاکیزگی شرک سے ملوّث نہیں ہے۔ شرکیہ کاموں میں مبتلا ہو کر بھی اپنی پاکیزگی کا دم بھرنا جھوٹی شیخی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ یہ خود اپنے آپ کو شرک سے پاک صاف کرنا نہیں چاہتے اللہ تعالےٰ تو ان پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں فرماتے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

أُنظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۖ وَكَفَىٰ بِهِ إِثْمًا

انظر	کیف	یفترون	علی	اللہ	الکذب	وکفی	بہ	اثما
دیکھو	کیسا	باندھتے ہیں	پر	اللہ	جھوٹ	اور کافی ہے	ہی	گناہ

دیکھو! اللہ پر کیسا جھوٹ (بہتان) باندھتے ہیں۔ اور یہی صریح گناہ کافی

مُّبِينًا ﴿٥٠﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ ع

مبینا	الم تر	الی	الذین	اوتوا	نصیبا	من	الکتب
صریح	کیا تم نے نہیں دیکھا	طرف (کو)	وہ لوگ جو	دیا گیا	ایک حصہ	سے	کتاب

ہے۔ کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا ایک حصہ دیا گیا

يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا

یؤمنون	بالجبت	والطاغوت	ویقولون	للذین + کفروا
وہ مانتے ہیں	بُت (جمع)	اور سرکش (شیطان)	اور کہتے ہیں	جن لوگوں نے کفر کیا (کافر)

وہ مانتے ہیں بتوں کو اور شیطان کو اور کافروں کو کہتے ہیں کہ یہ مومنوں سے

هَٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا ﴿٥١﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

ہؤلاء	اہدی	من	الذین	امنوا	سبیلا	اولئک	الذین
یہ لوگ	راہِ راست پر	سے	جو لوگ	ایمان لائے (مومن)	راہ	یہی لوگ	وہ لوگ جو

زیادہ راہِ (راست) پر ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے

لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۖ وَمَن يَلْعَنِ اللّٰهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا ﴿٥٢﴾

لعنہم	اللہ	ومن	یلعن	اللہ	فلن	تجد	لہ	نصیرا
ان پر لعنت کی	اللہ	اور جس پر	لعنت کرے	اللہ	تو ہرگز نہیں	تو پائے گا	اس کا	کوئی مددگار

لعنت کی اور جس پر اللہ لعنت کرے تو، ہرگز تو اس کا کوئی مددگار نہیں پائیگا

(٥٠) أُنظُرْ مُتَعَجِّبًا كَيْفَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ بِذٰلِكَ وَكَفَىٰ بِهِ إِثْمًا مُّبِينًا بَيِّنًا.

(٥٠) اے محمد تم انکو دیکھو نظر تعجب سے کہ اللہ پر جھوٹ باندھتے اور جھوٹ باندھنا اللہ پر ظاہر گناہ ہے اور پکڑ کے لئے کافی ہے۔

(٥١) وَنَزَلَ فِي كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ وَنَحْوِهٖ مِنْ عُلَمَاءِ الْيَهُودِ لَمَّا

(٥١) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ الخ وجہ نازل ہونے ان آیتوں کی یہ ہے کہ کعب بن اشرف

toobaa-elibrary.blogspot.com

قَدِمُوا مَكَّةَ وَشَاهَدُوا قَتْلٰى بَدْرٍ وَحَرَّضُوا الْمُشْرِكِيْنَ عَلَى الْأَخْذِ بِثَارِهِمْ وَمُحَارِبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وغیرہ علماء یہود جب مکہ میں آئے اور بدر کے مقتولین کو دیکھا تو مشرکین کو برانگیختہ کیا کہ ان کا بدلہ لو اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے لڑو۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ صَنَمَانِ لِقُرَيْشٍ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَبِي سُفْيَانَ وَاَصْحَابِهٖ حِيْنَ قَالُوْا لَهُمْ اَنَحْنُ اَهْدٰى سَبِيْلًا وَنَحْنُ وُلَاةُ الْبَيْتِ نَسْقِي الْحَاجَّ وَنَقْرِي الضَّيْفَ وَنَفُكُّ الْعَانِيَ وَنَفْعَلُ اَمْ مُحَمَّدٌ وَقَدْ خَالَفَ دِيْنَ اٰبَائِهٖ وَقَطَعَ الرَّحِمَ وَفَارَقَ الْحَرَمَ هٰٓؤُلَآءِ اَيْ اَنْتُمْ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ○ اَقْوَمُ طَرِيْقًا

کیا تم نے اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنکو ایک حصہ کتاب کا دیا گیا ہے کہ وہ جبت اور طاغوت قریش کے دو بتوں پر ایمان لاتے ہیں اور جس وقت ان کے روبرو۔ ابو سفیان اور ان کے ساتھیوں نے یہ کہا کہ ہم زیادہ ہدایت پر ہیں یا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم)؟ حالانکہ ہم بیت اللہ کے خادم اور انتظام درستی کرنے والے، حاجیوں کو پانی پلاتے ہیں اور مہانداری کرتے ہیں اور قیدیوں کو قید سے چھڑاتے ہیں اور دیت دیکر واجب القتل کو چھڑا لاتے ہیں۔ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے باپ دادوں کے دین کو چھوڑا رشتہ داروں سے انقطاع کیا اور حرم کو چھوڑا تو اس قول کفار کے جواب میں یہودی کہتے ہیں کہ تم زیادہ راہ پر ہو مسلمانوں کی راہ سے اور تمہارا طریق سیدھا ہے بہ نسبت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور انکے اصحاب کے۔

(۵۲) اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ○ مَانِعًا مِنْ عَذَابِهٖ

(۵۲) یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور جس پر اللہ لعنت کرے اسکے واسطے کوئی عذاب سے بچانے والا نہ پاؤگے۔

تشریح

(۵۰) **اللہ پر بہتان طرازی** | بنی اسرائیل جو بچھڑے کی پوجا کرنے لگے تھے حضرت عزیرؑ کو اللہ کا بیٹا بنا لیا تھا۔ کیسے کیسے جھوٹ انہوں نے گھڑ لیے تھے۔ ان کے گناہ گار ہونے کے لئے اتنی ہی بات کافی ہے۔

(۵۱) **علماء یہود کی خباثت** | حضور نبی کریمؐ اور اسلام سے حسد کی وجہ سے علماء یہود کی خباثت اس درجہ کو پہونچ گئی تھی کہ وہ اسلام کی توحید کے مقابلے میں، بتوں کو اور شیطانوں کو ترجیح دینے لگے تھے۔ ٹونے ٹوٹکے ان چیزوں کو مانتے تھے اور ایک اللہ کو چھوڑ کر غیر اللہ اور شیطان یعنی طاغوت کے شکنجے میں پھنس گئے تھے یہاں تک کہ مشرکین مکہ کے متعلق جو ایمان نہیں لائے تھے یہ کہنے لگے تھے کہ ایمان لانے والوں سے تو یہی بہتر ہیں۔

(۵۲) **یہودیوں پر لعنت** | جن لوگوں کا یہ حال ہو کہ اہل کتاب ہو کر اتنے غرض کے بندے بن جائیں کہ دین توحید کے مقابلے میں بت پرستی کو ترجیح دینے لگیں۔ ایسے لوگوں پر اللہ تعالے نے لعنت فرمائی ہے۔ اور جس پر اللہ کی لعنت ہو جائے اس ملعون کا کوئی مددگار نہیں ہو سکتا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذًا لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا ﴿٥٣﴾ أَمْ

أَمْ	لَهُمْ	نَصِيبٌ	مِّنَ	الْمُلْكِ	فَإِذًا	لَّا يُؤْتُونَ	النَّاسَ	نَقِيرًا	أَمْ
کیا	ان کا	کوئی حصہ	سے	سلطنت	پھر اس وقت	نہ دیں	لوگ	تل برابر	یا

کیا ان کے پاس سلطنت کا کوئی حصہ ہے؟ پھر اس وقت یہ نہ دیں لوگوں کو تل برابر بھی

يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ

يَحْسُدُونَ	النَّاسَ	عَلَىٰ	مَا آتَاهُمُ	اللَّهُ	مِن	فَضْلِهِ	فَقَدْ آتَيْنَا	آلَ
حسد کرتے ہیں	لوگ	پر	جو انہیں دیا	اللہ	سے	اپنا فضل	سو ہم نے دیا	آل (اولاد)

یا لوگوں سے اس پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں دیا اپنے فضل سے، سو ہم نے دی ہے

إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيمًا ﴿٥٤﴾

إِبْرَاهِيمَ	الْكِتَابَ	وَالْحِكْمَةَ	وَآتَيْنَاهُم	مُّلْكًا	عَظِيمًا
ابراہیم ؑ	کتاب	اور حکمت	اور انہیں دیا	مُلک	بڑا

آل ابراہیم ؑ کو کتاب اور حکمت، اور انہیں دیا ہے بڑا مُلک

(۵۳) أَمْ بَلْ أَلَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ أَيْ لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ مِّنْهُ وَلَوْ كَانَ فَإِذًا لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا ○ أَيْ شَيْئًا تَافِهًا قَدْرَ النُّقْرَةِ فِي ظَهْرِ النَّوَاةِ لِفَرْطِ بُخْلِهِمَا۔

(۵۴) أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ أَيِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ مِنَ النُّبُوَّةِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ أَيْ يَتَمَنَّوْنَ زَوَالَهُ عَنْهُ وَيَقُولُونَ لَوْ كَانَ نَبِيًّا لَاشْتَغَلَ عَنِ النِّسَاءِ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ جَدَّهُ كَمُوسَىٰ وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ النُّبُوَّةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيمًا ○ فَكَانَ لِدَاوُدَ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ امْرَأَةً وَلِسُلَيْمَانَ أَلْفٌ مَا بَيْنَ حُرَّةٍ وَسُرِّيَّةٍ

(۵۳) کیا انکو ملک سے کچھ حصہ ہے یعنی نہیں۔ اور اگر ہوتا تو کسی کو تھوڑی سی چیز بھی نہ دیتے جو مقدار اس چھوٹی سی لکڑی کے ہو جو کھجور کی گٹھلی کی پشت پر ہوتی ہے۔ اس درجہ ان کا بخل بڑھا ہوا ہے۔

(۵۴) بلکہ وہ حسد کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وجہ سے کہ اللہ نے ان کو اپنے فضل سے پیغمبر بنایا اور بیویاں بکثرت عطا فرمائیں تو وہ لوگ ازراہِ حسد یہ چاہتے ہیں کہ ان سے یہ نعمتیں حق تعالیٰ کی زائل ہو جاویں اور یہ کہتے ہیں کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہوتے تو عورتوں کی پرواہ نہ کرتے۔ سو ہم نے آلِ ابراہیم کو جو آپ کے دادے ہیں (اور مراد آل ابراہیم سے موسیٰ و عیسیٰ و سلیمان علیہم السلام ہیں) کتاب اور نبوت عطا فرمائی اور انکو بڑی بادشاہت اور حکومت دی کہ داؤد کی ننانوے بیویاں تھیں اور سلیمان کی ایک ہزار بیویاں تھیں جن میں تین سو آزاد اور سات سو باندیاں تھیں۔

تشریح

(۵۳) اللہ کی سلطنت میں کسی کا کوئی حصہ نہیں | اللہ تعالیٰ اس پوری کائنات کا بلا شرکتِ غیرے حاکم و مالک ہے۔ اگر ان اہل کتاب کا کوئی بھی حصہ اللہ کی حکومت میں ہوتا تو یہ تنگ دل تو کسی کو کچھ بھی نہ دیتے۔ یہاں کسی کی کوئی حصے داری نہیں ہو رہی ہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ حق کو حق مانا جائے مگر ان کو اسکی بھی توفیق نہیں ہے۔

(۵۴) آخر حسد کیوں؟ | آخر اس حسد اور جلن کی وجہ کیا ہے؟ اگر اس حسد کی وجہ یہ ہے کہ دوسروں پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم کیوں ہے تو کیا یہی عنایتیں آلِ ابراہیم پر نہیں ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو کتاب و حکمت عطا فرمائی اور امامت و رہنمائی کے منصب پر فائز کیا۔ اب اگر تم سے یہ منصب چھن گیا ہے تو تمہاری اپنی کرتوتوں کی وجہ ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَمِنْهُم مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُم مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ﴿۵۵﴾

فمنهم	من امن	به	ومنهم	من	صد	عنه	وكفى	بجهنم	سعيرا
پھرانمیں سے	کوئی ایمان لایا	اس پر	اور انمیں سے	کوئی	رُکا رہا	اس سے	اور کافی	جہنم	بھڑکتی ہوئی آگ

پھر اُن میں سے کوئی اس پر ایمان لایا، اور ان میں سے کوئی رُکا رہا (ٹھٹکا رہا) اور جہنم کافی ہے بھڑکتی ہوئی آگ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ

ان	الذين	كفروا	بايتنا	سوف	نصليهم	نارا	كلما	نضجت	جلودهم
بیشک	وہ لوگ	کفر کیا	ہماری آیتوں کا	عنقریب	ہم انھیں ڈالینگے	آگ	جسوقت	پک جائینگی	ان کی کھالیں

جن لوگوں نے کفر کیا بیشک انہیں ہم عنقریب آگ میں ڈالدیں گے۔ جس وقت ان کی کھالیں پک (گل) جائیں گی

بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۵۶﴾

بدلنهم	جلودا	غيرها	ليذوقوا	العذاب	ان	الله	كان	عزيزا	حكيما
ہم بدل دینگے	کھال	اسکے علاوہ	تاکہ وہ چکھیں	عذاب	بیشک	اللہ	ہے	غالب	حکمت والا

ہم اس کے علاوہ (دوسری) بدل دینگے تاکہ وہ عذاب چکھیں بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

﴿۵۵﴾ فَمِنْهُمْ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ بِمُحَمَّدٍ وَمِنْهُمْ مَنْ
صَدَّ اَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمْ يُؤْمِنْ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ
سَعِيْرًا ○ عَذَابًا لِمَنْ لَا يُؤْمِنُ
﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ
نُدْخِلُهُمْ نَارًا ۚ يَحْتَرِقُوْنَ فِيْهَا كُلَّمَا
نَضِجَتْ اِحْتَرَقَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ
جُلُوْدًا غَيْرَهَا بِاَنْ تُعَادَ اِلٰى حَالِهَا
الْاَوَّلِ غَيْرَ مُحْتَرِقَةٍ لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ
لِيُقَاسُوْا شِدَّتَهٗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا لَا يُعْجِزُهٗ
شَيْءٌ حَكِيْمًا ○ فِيْ خَلْقِهٖ۔

﴿۵۵﴾ سو یہود میں سے بعض آدمی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور بعض نہ لائے ایمان سے اعراض کیا سو جو ایمان نہ لایا اس کے لئے دوزخ کا سخت عذاب کافی ہے۔

﴿۵۶﴾ بیشک جو لوگ ہماری آیتوں کے منکر ہوئے، عنقریب ہم انکو آگ میں پہنچادیں گے۔ جب ان کے چمڑے اور کھالیں جل جاویں گی ہم پھر ان کو ویسا ہی کر دیویں گے جیسے پہلے تھے تاکہ شدت عذاب ان سے کم نہو برابر سخت تکلیف میں مبتلا رہیں بیشک اللہ غالب ہے کوئی چیز اسکو عاجز نہیں کرسکتی اپنی مخلوق کی تدابیر عمدگی سے فرماتا رہتا ہے۔

تشریح

﴿۵۵﴾ آلِ ابراہیم کے مومن وکافر | آلِ ابراہیم میں وہ لوگ بھی ہیں جو ایمان لائے اور آج بھی عزت وبزرگی اس گھرانے کے مومنین کے لئے ہے۔ اور اس گھرانے میں وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے حق سے منہ موڑا۔ حق سے منہ موڑنے والوں کے لئے جہنم کی آگ ہی کافی ہے۔

﴿۵۶﴾ عذابِ دوزخ کی کیفیت | حق سے منہ موڑنے والوں کے لئے دوزخ کا عذاب کیسا ہوگا کہ جب دوزخ کی آگ سے انکی کھالیں جھلس جائیں گی تو پھر نئی کھال پیدا کر دی جائے گی۔ اور پھر کھال آگ میں جلے گی۔ ہر مرتبہ نئی کھال پیدا کی جائے گی اور آگ میں جلتی رہے گی۔ اس طرح ان کو دوزخ کی آگ کا مزا چکھایا جائیگا اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں اور اپنی حکمتوں کو بھی خوب جانتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

وَالَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَعَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	سَنُدْخِلُهُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا
اور وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور انھوں نے عمل کئے	نیک	عنقریب ہم انہیں داخل کریں گے	باغات	بہتی ہیں	انکے نیچے

اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کئے ہم عنقریب انھیں باغات میں داخل کرینگے جنکے نیچے بہتی

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ۭ لَهُمْ فِیْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۡ وَّنُدْخِلُهُمْ

الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَآ	اَبَدًا	لَهُمْ	فِیْهَآ	اَزْوَاجٌ	مُّطَهَّرَةٌ	وَّنُدْخِلُهُمْ
نہریں	ہمیشہ رہیں گے	اسمیں	ہمیشہ	انکے لئے	اسمیں	بیبیاں	پاک ستھری	اور ہم انھیں داخل کریں گے

ہیں نہریں اور اسمیں رہیں گے ہمیشہ ہمیشہ، ان کے لئے اسمیں پاک ستھری بیبیاں ہیں، اور ہم انھیں گھنی چھاؤں (سایہ)

ظِلًّا ظَلِیْلًا ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَهْلِهَا

ظِلًّا	ظَلِیْلًا	اِنَّ	اللّٰهَ	یَاْمُرُكُمْ	اَنْ	تُؤَدُّوا	الْاَمٰنٰتِ	اِلٰٓی	اَهْلِهَا
چھاؤں	گھنی	بیشک	اللہ	تمہیں حکم دیتا ہے	کہ	پہنچا دو	امانتیں	طرف (کو)	امانت والے

میں داخل کریں گے۔ بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کو پہنچا دو۔ اور

وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

وَاِذَا	حَكَمْتُمْ	بَیْنَ	النَّاسِ	اَنْ	تَحْكُمُوْا	بِالْعَدْلِ	اِنَّ	اللّٰهَ
اور جب	تم فیصلہ کرنے لگو	درمیان	لوگ	تو	تم فیصلہ کرو	انصاف سے	بیشک	اللہ

جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ بے شک اللہ تمہیں

نِعِمَّا یَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا ﴿۵۸﴾

نِعِمَّا	یَعِظُكُمْ	بِهٖ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	سَمِیْعًا	بَصِیْرًا
اچھی	نصیحت کرتا ہے تمہیں	اس سے	بیشک	اللہ	ہے	سننے والا	دیکھنے والا

اچھی نصیحت کرتا ہے۔ بے شک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

﴿۵۷﴾ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ۭ لَهُمْ فِیْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ مِّنَ الْحَیْضِ وَكُلِّ قَذَرٍ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا

﴿۵۷﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے عنقریب ہم ان کو ایسے باغوں میں پہنچاویں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ کو رہیں گے وہاں ان کے واسطے حوریں ہیں جو حیض اور تمام پلیدیوں سے پاک ہیں اور ہم ان کو ایسے سائے میں داخل

toobaa-elibrary.blogspot.com

ظَلِیلًا ۝ دَائِمًا لَا تَنْسَخُهُ شَمْسٌ هُوَ ظِلُّ الْجَنَّةِ

(۵۸) اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ مَا اُؤْتُمِنَ عَلَیْهِ مِنَ الْحُقُوْقِ اِلٰٓى اَهْلِهَا نَزَلَتْ لَمَّا اَخَذَ عَلِیٌّ رض مِفْتَاحَ الْكَعْبَةِ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ الْحَجَبِیِّ سَادِنِهَا قَهْرًا لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَمَنَعَهُ وَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَمْ اَمْنَعْهُ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَدِّهِ اِلَیْهِ وَقَالَ هَاكَ خَالِدَةً تَالِدَةً فَتَعَجَّبَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَرَاَ لَهُ عَلِیٌّ الْاٰیَةَ فَاَسْلَمَ وَاَعْطَاهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لِاَخِیْهِ شَیْبَةَ فَبَقِیَ فِیْ وَلَدِهِ وَالْاٰیَةُ وَاِنْ وَرَدَتْ عَلٰى سَبَبٍ خَاصٍّ فَعُمُوْمُهَا مُعْتَبَرٌ بِقَرِیْنَةِ الْجَمْعِ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا فِیْهِ اِدْغَامُ مِیْمِ نِعْمَ فِیْ مَا النَّكِرَةِ الْمَوْصُوْفَةِ اَیْ نِعْمَ شَیْئًا یَعِظُكُمْ بِهٖ تَادِیَةِ الْاَمَانَةِ وَالْحُكْمِ بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِیْعًا لِمَا یُقَالُ بَصِیْرًا ۝ بِمَا یُفْعَلُ

کریں گے جو ہمیشہ کو رہے گا آفتاب اس کو زائل نہ کرے گا (یعنی سایہ جنت میں)

(۵۸) بیشک اللہ تم کو یہ حکم فرماتا ہے کہ جو تمہارے پاس لوگوں کے حقوق امانت رکھے گئے ہیں وہ ان کے مالکوں کو دیدو۔ یہ آیت اس بارے میں نازل ہوئی کہ علی رض نے خانہ کعبہ کی کنجی عثمان بن طلحۃ الحجبی سے جو خادم بیت اللہ تھا جبرًا لے لی تھی اسلئے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں آٹھویں سال ہجرت سے جس میں مکہ فتح ہوا تشریف لائے اور عثمان مذکور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کنجی دینے سے انکار کیا اور یہ کہا کہ اگر میں جانتا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے پیغمبر ہیں تو انکار نہ کرتا تو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کنجی بزور لے لی سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ کنجی جو عثمان سے زبردستی لی تھی ان کو واپس کردیں اور دیتے وقت آپ نے عثمان سے فرمایا کہ اب یہ کنجی ہمیشہ کو تیرے پاس رہے گی اس کو تعجب ہوا کہ آپ نے اس طرح کنجی واپس کردی۔ سو علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس کو یہ آیت پڑھ کر سنائی کہ ہم کو حکم الٰہی یہ ہی ہے کہ امانت کو مالک کے پاس پہنچا دیں اس پر عثمان مذکور مسلمان ہو گیا اور اس نے اپنی موت کے وقت وہ کنجی اپنے بھائی شیبہ کو دیدی۔ سو اب تک وہ انکی اولاد میں باقی ہے اور یہ آیت اگرچہ خاص اس قصہ میں نازل ہوئی ہے مگر حکم اسکا عام ہے اسی لئے خطاب جمع کے صیغے سے فرمایا پس ادائے امانت کا حکم سب کو ہے۔

وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ الخ اور جب تم لوگوں میں کوئی حکم اور فیصلہ کرو تو اللہ کا حکم یہ ہے کہ انصاف کیساتھ کرو بیشک اللہ تم کو عمدہ باتوں کی نصیحت فرماتا ہے جیسے امانت ادا کرنا اور ہر امر میں انصاف کرنا۔ بیشک اللہ سنتا ہے جو بات کہی جاتی ہے۔ اور وہ دیکھتا ہے جو کچھ کیا جاتا ہے۔

تشریح

(۵۷) اہل ایمان کے لئے جنت کی نعمتیں | وہ لوگ جو اللہ کے دین پر دل سے ایمان لائے اور اپنی پوری زندگی کو اس دین کے مطابق عمل کے سانچے میں ڈھالا دین کے پورے نظام، عقائد، اخلاق، معاشرت، معیشت اور معاملات پر عمل پیرا رہے اللہ تعالےٰ انکو جنت کے وہ باغات عطا فرمائیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی جہاں ان کو پاکیزہ بیویاں ملیں گی۔ آرام وراحت کی گھنی چھاؤں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

(۵۸) امانت داری اور عدل وانصاف کا حکم | دینی زندگی کا تقاضہ یہ ہے کہ آدمی امانت اہل امانت کے سپرد کرے جس کا جو حق ہے اس کو ادا کرے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کا خیال رکھے۔ عدل و انصاف سے کام لے اور انصاف کرنے میں کسی طرح کی جانب داری نہ برتے۔ امانت کے سپرد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نا اہلوں کو وہ ذمہ داری نہ سونپی جائے جس کے وہ اہل نہیں ہیں۔ اللہ تعالےٰ یہ بہترین نصیحت فرما رہے ہیں تاکہ انسانوں کی زندگی دنیا و آخرت میں بہتر انداز کیساتھ بسر ہو اور وہ کچھ دیکھتے اور سنتے ہیں اسلئے تم جو کچھ بھی کروگے وہ اللہ کے علم میں ہوگا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ

يَاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	اَطِيْعُوا	اللّٰهَ	وَاَطِيْعُوا	الرَّسُوْلَ	وَاُولِي الْاَمْرِ	مِنْكُمْ
اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے (ایمان والے)	اطاعت کرو	اللہ	اور اطاعت کرو	رسول ﷺ	اور صاحب حکومت	تم میں سے

اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول ﷺ کی اور ان کی جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ

فَاِنْ	تَنَازَعْتُمْ	فِيْ شَيْءٍ	فَرُدُّوْهُ	اِلَى	اللّٰهِ	وَالرَّسُوْلِ	اِنْ	كُنْتُمْ	تُؤْمِنُوْنَ
پھر اگر	تم جھگڑ پڑو	کسی بات میں	تو اسکو رجوع کرو	طرف	اللہ	اور رسول	اگر	تم ہو	ایمان رکھتے

پھر اگر تم جھگڑ پڑو کسی بات میں تو اس کو اللہ اور رسول ﷺ کی طرف رجوع کرو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

ع ۹ ۵ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۵۹ اَلَمْ تَرَ

بِاللّٰهِ	وَالْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	ذٰلِكَ	خَيْرٌ	وَّاَحْسَنُ	تَاْوِيْلًا	اَلَمْ تَرَ
اللہ پر	اور روز	آخرت	یہ	بہتر	اور بہت اچھا	انجام	کیا تم نے نہیں دیکھا

اللہ پر اور یوم آخرت پر، یہ بہتر ہے اور اس کا انجام بہت اچھا ہے۔ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا

اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ

اِلَى	الَّذِيْنَ	يَزْعُمُوْنَ	اَنَّهُمْ	اٰمَنُوْا	بِمَآ اُنْزِلَ	اِلَيْكَ	وَمَآ اُنْزِلَ
طرف (کو)	وہ لوگ جو	دعوی کرتے ہیں	کہ وہ	ایمان لائے	اس پر جو نازل کیا گیا	آپ کی طرف	اور جو نازل کیا گیا

جو دعوے کرتے ہیں کہ وہ ایمان لائے اس پر جو آپ ﷺ پر نازل کیا گیا اور جو آپ ﷺ سے پہلے

مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ

مِنْ قَبْلِكَ	يُرِيْدُوْنَ	اَنْ	يَّتَحَاكَمُوْٓا	اِلَى	الطَّاغُوْتِ	وَقَدْ اُمِرُوْٓا	اَنْ
آپ سے پہلے	وہ چاہتے ہیں	کہ	مقدمہ لے جائیں	طرف (پاس)	طاغوت (سرکش)	حالانکہ انہیں حکم ہو چکا	کہ

نازل کیا گیا۔ وہ چاہتے ہیں کہ (اپنا) مقدمہ طاغوت (سرکش) شیطان کے پاس لے جائیں حالانکہ انہیں حکم ہو چکا

يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۶۰

يَّكْفُرُوْا	بِهٖ	وَيُرِيْدُ	الشَّيْطٰنُ	اَنْ	يُّضِلَّهُمْ	ضَلٰلًا	بَعِيْدًا
وہ نہ مانیں	اسکو	اور چاہتا ہے	شیطان	کہ	انہیں بہکا دے	گمراہی	دور

ہے کہ اس کو نہ مانیں اور شیطان چاہتا ہے کہ انہیں بہکا کر دور گمراہی (میں ڈالدے)۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ

وَ اِذَا	قِيْلَ	لَهُمْ	تَعَالَوْا	اِلٰى	مَآ اَنْزَلَ	اللّٰهُ	وَاِلَى	الرَّسُوْلِ
اور جب	کہا جاتا ہے	انہیں	آؤ	طرف	جو نازل کیا	اللہ	اور طرف	رسولؐ

اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ جو اللہ نے نازل کیا اس کی طرف آؤ اور رسولؐ کی طرف

رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿٦١﴾

رَاَيْتَ	الْمُنٰفِقِيْنَ	يَصُدُّوْنَ	عَنْكَ	صُدُوْدًا
آپ دیکھیں گے	منافقین	ہٹتے ہیں	آپ سے	رُک کر

تو آپ منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ رُک کر آپ سے ہٹتے ہیں۔

۵۹ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ
اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي اَصْحَابِ الْاَمْرِ
اَيِ الْوُلَاةِ مِنْكُمْ اِذَا اَمَرُوْكُمْ بِطَاعَةِ
اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ اِخْتَلَفْتُمْ
فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ اَيْ كِتَابِهٖ
وَالرَّسُوْلِ مُدَّةَ حَيَاتِهٖ وَبَعْدَهٗ
اِلٰى سُنَّتِهٖ اَيْ اِكْشِفُوْا عَلَيْهِ مِنْهُمَا
اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ ذٰلِكَ اَيِ الرَّدُّ اِلَيْهِمَا
خَيْرٌ لَّكُمْ مِنَ التَّنَازُعِ وَالْقَوْلِ
بِالرَّاْيِ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿ع﴾ مَاٰلًا
۶۰ وَنَزَلَ لَمَّا اخْتَصَمَ يَهُوْدِيٌّ وَمُنَافِقٌ فَدَعَا
الْمُنَافِقُ اِلٰى كَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمَا وَدَعَا
الْيَهُوْدِيُّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيَاهُ فَقَضٰى
لِلْيَهُوْدِيِّ فَلَمْ يَرْضَ الْمُنَافِقُ وَاَتَيَا عُمَرَ رض فَذَكَرَ لَهُ
الْيَهُوْدِيُّ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلْمُنَافِقِ اَكَذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ
فَقَتَلَهٗ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ
اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ الْكَثِيْرِ الطُّغْيَانِ
وَهُوَ كَعْبُ بْنُ الْاَشْرَفِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ

۵۹ اے ایمان والو اللہ اور اس کے پیغمبر کی فرماں برداری کرو اور جو لوگ تم میں سے حاکم اسلام اور سردار ہیں جب وہ تم کو اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کا حکم کریں اسکو بھی مانو پھر اگر تم کسی امر میں اختلاف کرو اور باہم جھگڑو تو اس امر کو کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق کر لو اور اختلاف باہمی کو ان دونوں پر پیش کر کے رفع کر دو اگر تم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر پیش کرنا تمہارے حق میں جھگڑنے اور رائے سے پیش کرنے سے بہتر ہے۔ اور اس کا انجام بہتر ہے۔

۶۰ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ الخ وجہ نازل ہونے اس آیت کی یہ ہے کہ ایک یہودی اور ایک منافق میں جھگڑا ہوا منافق نے کعب بن اشرف کو حکم بنایا کہ وہ فیصلہ کرے اور یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ چاہا سو وہ دونوں آپکی خدمت میں حاضر ہوئے آپنے یہودی کے موافق حکم فرمایا منافق اس پر راضی نہ ہوا اور دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے۔ یہود نے یہ قصہ حضرت عمرؓ سے ذکر کیا۔ انہوں نے منافق سے فرمایا کہ کیا اسی طرح ہوا ہے؟ اس نے کہا ہاں ایسا ہی ہوا ہے۔ حضرت عمرؓ نے اس منافق کو مار ڈالا۔ اس قصہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ تم نے دیکھا ان لوگوں کو جو دعویٰ کرتے ہیں یہ کتاب تم پر اور تم سے پہلے پیغمبروں پر نازل ہوئی

toobaa-elibrary.blogspot.com

يَكْفُرُوا بِهِ ۖ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝

اس پر ہم ایمان لائے پھر چاہتے ہیں کہ کافر کش یعنی کعب بن اشرف سے فیصلہ چاہیں حالانکہ ان کو حکم یہ ہے کہ اس سے دوستی نہ کریں بلکہ اس کے حکم کا انکار کریں اور شیطان چاہتا ہے کہ ان کو حق سے بہت دور کر دے۔

(۶۱) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ مِنَ الْحُكْمِ وَإِلَى الرَّسُولِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ يُعْرِضُونَ عَنْكَ إِلَىٰ غَيْرِكَ صُدُودًا ۝

(۶۱) اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ آؤ جو قرآن میں حکم ہے اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں اس کے موافق عمل کریں تو تم منافقین کو دیکھو گے کہ وہ تمہارے حکم سے اعراض اور انکار کرتے ہیں۔

تشریح

(۵۹) اسلامی نظام کی بنیادی دفعات | اسلام کے پورے نظام کی سب سے پہلی بنیاد اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی وفاداری ہے۔ اللہ کی اطاعت کے مقابلے میں نہ کسی کی اطاعت ہے اور نہ کسی دوسرے کی وفاداری ہے۔

اسلامی نظام کی دوسری بنیاد اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت ہے کیونکہ رسول ﷺ کی اطاعت بھی درحقیقت اللہ ہی کی اطاعت ہے اور جب تک رسول کی اطاعت نہیں ہوگی اللہ کی اطاعت بھی نہیں ہو سکے گی۔ نبی ﷺ نے فرمایا مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ (جس نے میری اطاعت کی اس نے درحقیقت اللہ ہی کی اطاعت کی۔

اسلامی نظام کی تیسری بنیاد اولوا الامر کی اطاعت ہے۔ اولوا الامر سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کے اجتماعی معاملات کے ذمہ دار ہوں۔ انکی اطاعت اسی وقت تک کی جائیگی جب تک ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت سے نہ ٹکرائے۔ یعنی معروف (نیکیوں) میں ان کی اطاعت ہوگی اور منکرات (برائیوں) میں ان کی اطاعت نہ ہوگی۔

یہی صحیح طریقہ کار اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہے۔ اگر تم واقعی اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔

(۶۰) دعویٰ ایمان کا مگر اطاعت طاغوت کی | اے نبی ﷺ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ ہم اس کتاب پر جو تم پر نازل ہوئی اور ان سے پچھلی کتابوں پر ایمان لائے ہیں۔ مگر عمل یہ ہے کہ اپنے معاملات طاغوت کے سامنے پیش کرتے ہیں حالانکہ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ وہ ہر طاغوتی شیطانی طاقت کا جو اللہ کے احکام سے ٹکراتا ہو اس کا انکار کرے۔ اللہ پر ایمان اور طاغوت کی اطاعت بیک وقت ممکن نہیں ہے۔ یہ سراسر شیطانی راستہ ہے اور شیطان چاہتا ہے کہ راہِ راست سے بھٹکا دے ــــــ مدینے میں نبی ﷺ کے زمانے میں اسی طرح کا ایک واقعہ پیش آیا کہ ایک منافق جو بظاہر مسلمان بن گیا تھا مگر اس نے دل سے اسلام کو قبول نہیں کیا تھا اس میں اور ایک یہودی میں جھگڑا ہو گیا۔ یہودی نے کہا کہ چلو محمد ﷺ سے فیصلہ کراتے ہیں معاملہ آپ کی خدمت میں پیش ہوا آپ ﷺ نے یہودی کے حق میں فیصلہ فرمایا۔ جب یہ دونوں باہر نکلے تو وہ منافق (مسلمان) کہنے لگا کہ حضرت عمرؓ کے پاس چلو کیونکہ حضرت عمرؓ بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مدینے میں فیصلے فرمایا کرتے تھے۔ جب حضرت عمرؓ نے معاملہ سنا اور معلوم ہوا کہ یہ جھگڑا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا چکا ہے اور آپ ﷺ یہودی کے حق میں فیصلہ کر چکے ہیں تو حضرت عمرؓ نے اس منافق کی گردن اڑا دی اور فرمایا کہ جو اللہ کے نبی کے فیصلہ کو نہ مانے اس کی سزا یہی ہے ــــ ان آیتوں کے نازل ہونے کا پس منظر واقعہ یہی ہے۔ اور اسی لئے حضرت عمرؓ کو دربار نبوت سے فاروق کا لقب عطا ہوا یعنی حق اور باطل کو الگ الگ کرنے والے۔

(۶۱) نبی ﷺ کے فیصلے سے منافقین کی روگردانی | اور جب ان منافقین سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اپنے معاملات میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو تو یہ لوگ آپ کے پاس آنے سے بچتے ہیں۔ یہ منافقین کی عام روش تھی کہ اگر یہ سمجھتے تھے کہ فیصلہ ہمارے حق میں ہوگا تو نبی ﷺ کی خدمت میں اپنے معاملے کو پیش کرتے تھے۔ اور اگر یہ سمجھتے تھے کہ ہماری منشا کے مطابق فیصلہ نہیں ہوگا تو آپ کے پاس جانے سے بچتے تھے۔ حالانکہ ایمان کا تقاضہ یہ ہے کہ فیصلہ اللہ اور اللہ کے رسول کے احکام کے مطابق ہو اپنی مرضی اور رسم و رواج کو اللہ کے قانون کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہ دی جائے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ

فَكَيْفَ	اِذَا	اَصَابَتْهُمْ	مُّصِيْبَةٌ	بِمَا	قَدَّمَتْ	اَيْدِيْهِمْ	ثُمَّ	جَآءُوْكَ
پھر کیسی	جب	انہیں پہونچے	کوئی مصیبت	اسکے سبب جو	آگے بھیجا	انکے ہاتھ	پھر	وہ آئیں آپکے پاس

پھر کیسی (ندامت ہوگی) جب انھیں پہونچے کوئی مصیبت اس کے سبب جو اُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجا پھر وہ آپ کے

يَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّ تَوْفِيْقًا ﴿٦٢﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

يَحْلِفُوْنَ	بِاللّٰهِ	اِنْ	اَرَدْنَا	اِلَّآ	اِحْسَانًا	وَّ	تَوْفِيْقًا	اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ
قسم کھاتے ہوئے	اللہ کی	کہ	ہم نے چاہا	سوا (صرف)	بھلائی	اور	موافقت	یہ لوگ	وہ جو کہ

پاس اللہ کی قسم کھاتے ہوئے آئیں کہ ہم نے صرف بھلائی چاہی تھی اور موافقت۔ یہ لوگ ہیں کہ

يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ

يَعْلَمُ	اللّٰهُ	مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ		فَاَعْرِضْ	عَنْهُمْ	وَعِظْهُمْ	وَقُلْ	لَّهُمْ	فِيْٓ
جانتا ہے	اللہ	جو اُن کے دلوں میں		تو آپ تغافل کریں	اُن سے	اور انکو نصیحت کریں	اور کہیں	ان سے	میں

اللہ جانتا ہے جو اُن کے دلوں میں ہے تو آپ تغافل کریں ان سے اور ان کو نصیحت کریں اور ان سے ان کے حق میں

اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا ۢ بَلِيْغًا ﴿٦٣﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ

اَنْفُسِهِمْ	قَوْلًا	بَلِيْغًا	وَمَآ	اَرْسَلْنَا	مِنْ رَّسُوْلٍ	اِلَّا	لِيُطَاعَ	بِاِذْنِ
ان کے حق	بات	اثر کرجانیوالی	اور نہیں	ہم نے بھیجا	کوئی رسول	مگر	تاکہ اطاعت کیجائے	حکم سے

اثر کر جانے والی بات کہیں۔ اور ہم نے نہیں بھیجا کوئی رسول مگر اسلئے کہ اللہ کے حکم سے اسکی اطاعت

اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ

اللّٰهِ	وَلَوْ	اَنَّهُمْ	اِذْ	ظَّلَمُوْٓا	اَنْفُسَهُمْ	جَآءُوْكَ	فَاسْتَغْفَرُوا	اللّٰهَ
اللہ	اور اگر	یہ لوگ	جب	انہوں نے ظلم کیا	اپنی جانوں پر	وہ آتے آپکے پاس	پھر بخشش چاہتے	اللہ

کیجائے اور یہ لوگ جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اگر آپ کے پاس آتے پھر اللہ سے بخشش چاہتے

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾

وَاسْتَغْفَرَ	لَهُمُ	الرَّسُوْلُ	لَوَجَدُوا	اللّٰهَ	تَوَّابًا	رَّحِيْمًا
اور مغفرت چاہتا	انکے لئے	رسول	تو وہ ضرور پاتے	اللہ	توبہ قبول کرنیوالا	مہربان

اور ان کے لئے رسول (اللہ سے) مغفرت چاہتے تو وہ ضرور پاتے اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

﴿٦٢﴾ فَكَيْفَ يَصْنَعُوْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ عُقُوْبَةٌ
بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ مِنَ الْكُفْرِ وَالْمَعَاصِيْ اَیْ

﴿٦٢﴾ سو اس وقت یہ لوگ کیا کریں گے جب ان کے کفر اور
اور گناہوں کی وجہ سے ان کو عذاب اور مصیبت میں گرفتاری ہوگی

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَیَقْدِرُوْنَ عَلَی الْاِعْرَاضِ وَالْفِرَارِ مِنْهَا لَا ثُمَّ
جَآءُوْكَ مَعْطُوْفٌ عَلٰی یَصُدُّوْنَ یَحْلِفُوْنَ
بِاللّٰهِ اِنْ مَآ اَرَدْنَآ بِالْمُحَاكَمَةِ اِلٰی غَیْرِكَ
اِلَّآ اِحْسَانًا صُلْحًا وَّتَوْفِیْقًا ○ تَالِیْفًا
بَیْنَ الْخَصْمَیْنِ بِالتَّقْرِیْبِ فِی الْحُكْمِ دُوْنَ الْحَمْلِ
۶۳ عَلٰی مُرِّ الْحَقِّ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یَعْلَمُ اللّٰهُ
مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ النِّفَاقِ وَكِذْبِهِمْ فِیْ
عُذْرِهِمْ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ بِالصَّفْحِ وَعِظْهُمْ
خَوِّفْهُمُ اللّٰهَ وَقُلْ لَّهُمْ فِیْ شَانِ
اَنْفُسِهِمْ قَوْلًاۢ بَلِیْغًا ○ مُؤَثِّرًا فِیْهِ
اَیْ اِزْجُرْهُمْ لِیَرْجِعُوْا عَنْ
كُفْرِهِمْ
۶۴ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ
فِیْمَا یَاْمُرُ بِهٖ وَیَحْكُمُ بِاِذْنِ
اللّٰهِ بِاَمْرِهٖ لَا یُعْصٰی وَیُخَالَفُ وَ
لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
بِتَحَاكُمِهِمْ اِلَی الطَّاغُوْتِ
جَآءُوْكَ تَآئِبِیْنَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ فِیْهِ اِلْتِفَاتٌ
عَنِ الْخِطَابِ تَفْخِیْمًا لِشَانِهٖ لَوَجَدُوا اللّٰهَ
تَوَّابًا عَلَیْهِمْ رَّحِیْمًا ○ بِهِمْ

کیا اس سے اعراض کر کے بھاگ سکیں گے (ہرگز نہیں) پھر تمہارے پاس آکر اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ تمہارے غیر کو حکم بنانے اور اس سے فیصلہ چاہنے میں ہماری نیت بھلائی کی تھی اندیہ غرض تھی کہ غیر شخص جو کچھ حکم کرے اس کو دونوں تسلیم کرلیں گے اور اختلاف نہ کریں گے۔ یہ وجہ نہ تھی کہ آپکا حکم گراں اور مکروہ معلوم ہوتا ہے۔

۶۳ اللہ ان کے نفاق اور جھوٹی معذرت کو جانتا ہے تم ان سے منھ پھیر لو اور اللہ کے عذاب سے ڈراؤ اور ان کے بارے میں ایسی بات ان سے کہو جو اثر کرے اور ان کو تنبیہ کرو تاکہ کفر مخفی سے باز آویں۔

۶۴ اور ہم نے جو پیغمبر بھیجا اسی لئے بھیجا کہ جو کچھ وہ حکم کرے اس کو بحکم الٰہی مانا جائے مخالفت اور نافرمانی نہ کیجائے اور بے شک اگر وہ لوگ جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا کہ کافر سرکش کو حکم بنایا اور اس سے فیصلہ چاہا تمہارے پاس آکر توبہ کرتے اور اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی انکے لئے دعاء مغفرت فرماتے تو اللہ تعالےٰ کو توبہ قبول کرنے والا اور ان پر مہربان فرماتے۔

تشریح

۶۲ نبی کا فیصلہ آخری ہوتا ہے | اللہ تعالےٰ اپنے جس بندے کو رسول بناتے ہیں وہ رسول اسی لئے ہوتا ہے کہ اسکی اطاعت کی جائے مگر ان منافقین کا حال یہ ہے کہ جب ان کے اوپر وبال پڑتا ہے تو بجائے اسکے کہ اپنی روش کو بدلیں اور سچے دل سے اللہ کے رسول کی اطاعت کا عہد کریں اُلٹی سیدھی تاویلیں کرنے لگتے ہیں اور قسمیں کھاتے ہیں کہ ہمارا ارادہ آپ کی نافرمانی کا نہ تھا بلکہ ہم تو چاہتے تھے کہ کسی طرح موافقت کی صورت نکل آئے۔

۶۳ آپ ان کو اچھی نصیحت فرمائیں | اے نبی م اللہ تعالےٰ ان کے دلوں کو خوب جانتے ہیں۔ مگر آپ ان سے چشم پوشی کریں اور ان کو اس طرح سے نصیحت کریں جو ان کے دلوں میں اُتر جائے۔

۶۴ رسول، اطاعت کے لئے ہی ہوتا ہے | آپ ان کو بتائیں کہ اللہ تعالےٰ رسول کو اسی لئے بھیجتے ہیں کہ اللہ کے حکم کے مطابق اس کے رسول کی فرماں برداری کیجائے۔ جب ان سے خطا ہوگئی تھی اگر یہ آپکے پاس آتے اور اپنی غلطی کا اعتراف کر کے معافی مانگتے اور رسول اللہ م بھی اللہ سے انکی معافی کے لئے درخواست کرتے تو وہ یقیناً اللہ کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پاتے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ

فَلَا وَرَبِّكَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ	حَتّٰى	يُحَكِّمُوْكَ	فِيْمَا	شَجَرَ	بَيْنَهُمْ	ثُمَّ
بس قسم ہے آپکے رب کی	وہ مومن نہ ہونگے	جب تک	آپکو منصف بنائیں	اسمیں جو	جھگڑا اٹھے	انکے درمیان	پھر

پس قسم ہے آپ کے رب کی وہ مومن نہ ہونگے جب تک آپ کو منصف نہ بنائیں اس جھگڑے میں جو انکے درمیان اٹھے پھر

لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۶۵﴾ وَ

لَا يَجِدُوْا	فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ	حَرَجًا	مِّمَّا	قَضَيْتَ	وَيُسَلِّمُوْا	تَسْلِيْمًا	وَ
وہ نہ پائیں	اپنے دلوں میں	کوئی تنگی	اس سے جو	آپ فیصلہ کریں	اور تسلیم کرلیں	خوشی سے	اور

وہ اپنے دلوں میں آپ کے فیصلے سے کوئی تنگی نہ پائیں اور اس کو خوشی سے (پوری طرح) تسلیم کرلیں اور

لَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ

لَوْ	اَنَّا	كَتَبْنَا	عَلَيْهِمْ	اَنِ	اقْتُلُوْٓا	اَنْفُسَكُمْ	اَوِ اخْرُجُوْا	مِنْ	دِيَارِكُمْ
اگر	ہم لکھدیتے (حکم کرتے)		ان پر	کہ	قتل کرو	اپنے آپ	یا نکل جاؤ	سے	اپنے گھر

اگر ہم ان پر لکھدیتے (فرض کردیتے) کہ اپنے آپ کو قتل کرڈالو یا اپنے گھر بار (چھوڑ کر) نکل جاؤ تو

مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ

مَّا فَعَلُوْهُ	اِلَّا	قَلِيْلٌ	مِّنْهُمْ	وَلَوْ	اَنَّهُمْ	فَعَلُوْا	مَا	يُوْعَظُوْنَ	بِهٖ
وہ یہ نہ کرتے	سوائے	چند ایک	ان سے	اور اگر	یہ لوگ	کریں	جو	نصیحت کیجاتی ہے	اسکی

ان میں سے چند ایک کے سوا وہ (کبھی ایسا) نہ کرتے ، اور اگر یہ لوگ وہ کریں جس کی انہیں نصیحت کی جاتی ہے

لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿۶۶﴾ وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ

لَكَانَ	خَيْرًا	لَّهُمْ	وَاَشَدَّ	تَثْبِيْتًا	وَّ اِذًا	لَّاٰتَيْنٰهُمْ	مِّنْ لَّدُنَّآ
البتہ ہو	بہتر	انکے لئے	اور زیادہ	ثابت رکھنے والا	اور اس صورت میں	ہم انہیں دیتے	اپنے پاس سے

تو یہ ان کے لئے بہتر ہو اور (دین میں) زیادہ ثابت رکھنے والا ہو۔ اور اس صورت میں ہم انہیں اپنے پاس سے

اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۶۷﴾ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۶۸﴾

اَجْرًا	عَظِيْمًا	وَّ	لَهَدَيْنٰهُمْ	صِرَاطًا	مُّسْتَقِيْمًا
ثواب	بڑا	اور	ہم انہیں ہدایت دیتے	راستہ	سیدھا

بڑا ثواب دیتے اور ہم انہیں سیدھے راستے کی ہدایت دیتے

toobaa-elibrary.blogspot.com

۶۵ فَلَا وَرَبِّكَ لَا زَائِدَةٌ لَا يُؤْمِنُوْنَ
حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ اخْتَلَطَ
بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا
ضِيْقًا اَوْ شَكًّا مِّمَّا قَضَيْتَ بِهٖ وَيُسَلِّمُوْا
يَنْقَادُوْا لِحُكْمِكَ تَسْلِيْمًا ۝ مِنْ غَيْرِ
۶۶ مُعَارَضَةٍ وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ
اَنْ مُفَسِّرَةٌ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ
اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ كَمَا كَتَبْنَا
عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَائِيْلَ مَّا فَعَلُوْهُ
اَيِ الْمَكْتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِلَّا قَلِيْلٌ
بِالرَّفْعِ عَلَى الْبَدَلِ وَالنَّصْبِ عَلَى
الْاِسْتِثْنَاءِ مِّنْهُمْ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا
مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ مِنْ طَاعَةِ
الرَّسُوْلِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ
۶۷ تَثْبِيْتًا ۝ تَحْقِيْقًا لِاِيْمَانِهِمْ وَّاِذًا اَيْ
لَوْ ثَبَتُوْا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَيْ مِنْ عِنْدِنَا
اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ هُوَ الْجَنَّةُ
۶۸ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

۶۵ سو قسم ہے تیرے پروردگار کی کہ وہ ہرگز مومن نہ ہونگے جب تک تم سے اپنے جھگڑوں میں فیصلہ نہ چاہیں گے اور پھر آپ کے حکم سے دل تنگ نہ ہوں گے اور جو حکم کرو اس کو بغیر انکار و تردد کے مان لیں گے۔

۶۶ اور بیشک اگر ہم ان پر فرض کر دیتے کہ اپنی جانوں کو ہلاک کرو یا اپنے شہروں سے نکل جاؤ جیسے بنی اسرائیل پر فرض کیا تو اس حکم کو ان میں سے بجز چند آدمیوں کے کوئی نہ مانتا اور بے شک اگر وہ اللہ کی نصیحت کو قبول کرتے اور پیغمبر کی اطاعت سے باہر نہ ہوتے تو ان کے حق میں بہتر ہوتا اور اس سے ان کا ایمان زیادہ پختہ اور قوی ہوتا۔

۶۷ اور اس کے بدلے میں ہم ان کو اپنے پاس بڑا ثواب دیتے کہ ان کو جنت عطا ہوتی۔

۶۸ اور ان کو سیدھا راستہ بتلاتے۔

تشریح

۶۵ **ایمان کا فیصلہ رسول کی اطاعت پر ہے** | ایمان کی قبولیت کے لئے یہ فیصلہ کن بات ہے کہ تمام معاملات میں رسول کا فیصلہ آخری فیصلہ ہے اور رسول کے فیصلے کو برضا و رغبت قبول کرنا اور اس میں کسی طرح کی تنگی محسوس نہ کرنا، اسی پر ایمان کے ہونے نہ ہونے کا مدار ہے۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے نفس کی خواہش میرے لائے ہوئے طریقے کے موافق نہ ہو جائے۔

۶۶ **ایمان میں تذبذب نہیں ثابت قدمی کی ضرورت ہے** | ایمان کے لئے تذبذب اور تردّد کو چھوڑ کر ثابت قدمی کی ضرورت ہے تاکہ انسان کے اخلاق اور معاملات اور اس کی زندگی کی تمام سرگرمیاں ایک مضبوط بنیاد پر قائم ہو جائیں۔ ورنہ انسان کی زندگی جو تذبذب اور تردّد کے ساتھ بسر ہو وہ پانی پر نقش کی طرح ہوتی ہے اور سعی لاحاصل بن کر رہ جاتی ہے۔ اگر یہ لوگ شریعت کی ذرا سی پابندی بھی برداشت نہیں کر سکتے تو اگر ان سے کہا جاتا کہ بنی اسرائیل کی طرح اپنی جانوں کو ہلاک کر ڈالو یا گھر بار چھوڑ کر نکل جاؤ تو شاید چند لوگ ہی ایسا کر پاتے۔

۶۷ **شریعت پر عمل اجر عظیم کا موجب ہے** | اگر یہ اللہ کی شریعت پر عمل کریں اور اس پہ جمے رہیں تو ہم انہیں اجر عظیم عطا فرمائیں گے۔

۶۸ **یقین سیدھا راستہ دکھاتا ہے** | اگر آدمی پورے یقین کے ساتھ ایمان لائے اور اللہ کے احکام کی حقانیت کو دل سے قبول کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سعی و عمل کا سیدھا راستہ روشن فرما دیتے ہیں اور انسان کو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ جس منزل کی طرف وہ قدم بڑھا رہا ہے وہی حقیقت میں انسانیت کی منزل ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

وَمَنْ	يُّطِعِ	اللّٰهَ	وَالرَّسُوْلَ	فَاُولٰٓئِكَ	مَعَ	الَّذِيْنَ	اَنْعَمَ	اللّٰهُ	عَلَيْهِمْ
اور جو	اطاعت کرے	اللہ	اور رسول	تو یہی لوگ	ساتھ	ان لوگوں کے	انعام کیا	اللہ	ان پر

اور جو اطاعت کرے اللہ اور رسول کی تو یہی لوگ ہیں ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ تعالے نے انعام کیا

مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ

مِّنَ	النَّبِيّٖنَ	وَالصِّدِّيْقِيْنَ	وَالشُّهَدَآءِ	وَالصّٰلِحِيْنَ	وَحَسُنَ
سے (یعنی)	انبیاء	اور صدیق	اور شہداء	اور صالحین	اور اچھے

(یعنی) انبیاء اور صدیق اور شہداء اور صالحین (نیک بندے) اور یہ اچھے

۹ ع ۱۱ ۲ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿۶۹﴾ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿۷۰﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اُولٰٓئِكَ	رَفِيْقًا	ذٰلِكَ	الْفَضْلُ	مِنَ اللّٰهِ	وَكَفٰى	بِاللّٰهِ	عَلِيْمًا	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ
یہ لوگ	ساتھی	یہ	فضل	اللہ سے	اور کافی	اللہ	جاننے والا	اے	وہ لوگ جو

ساتھی ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے فضل ہے اور اللہ کافی ہے جاننے والا۔ اے ایمان والو!

اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿۷۱﴾

اٰمَنُوْا	خُذُوْا	حِذْرَكُمْ	فَانْفِرُوْا	ثُبَاتٍ	اَوِ	انْفِرُوْا	جَمِيْعًا
ایمان لائے	لے لو	اپنے بچاؤ ہتھیار	پھر نکلو	جدا جدا	یا	نکلو (کوچ کرو	سب۔

اپنے بچاؤ (کا سامان ہتھیار) لے لو، پھر جدا جدا (دستوں کی صورت میں) یا سب اکٹھے ہو کر کوچ کرو۔

﴿۶۹﴾ قَالَ بَعْضُ الصَّحَابَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ نَرَاكَ فِي الْجَنَّةِ
وَاَنْتَ فِي الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَ
نَحْنُ اَسْفَلُ مِنْكَ فَنَزَلَ وَمَنْ
يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فِيْمَا اَمَرَا
بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَ
الصِّدِّيْقِيْنَ اَفَاضِلَ اَصْحَابِ
الْاَنْبِيَاءِ لِمُبَالَغَتِهِمْ فِي الصِّدْقِ
وَالتَّصْدِيْقِ وَالشُّهَدَآءِ الْقَتْلٰى فِيْ

﴿۶۹﴾ بعض صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم آپ کو جنت میں کیونکر دیکھ سکیں گے۔ حالانکہ آپ بلند مرتبوں پر ہونگے اور ہم لوگ آپ سے نیچے درجہ میں ہوں گے تو اس پر حق تعالے شانہ نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے حکم کو مانتے ہیں پس وہ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا یعنی پیغمبر خدا تعالے کے اور وہ لوگ جو پیغمبر کی اطاعت کرنے والوں میں اول نمبر اور بزرگ تر ہیں (انکو صدیق اسلئے کہتے ہیں کہ وہ لوگ راست گفتاری اور پیغمبروں کی تصدیق میں بہت بڑھے ہوئے ہیں) اور وہ خدا تعالے کے راستہ میں شہید ہوئے۔ اور ان

toobaa-elibrary.blogspot.com

سَبِيلِ اللّٰهِ وَالصّٰلِحِينَ غَيْرَ مَنْ ذُكِرَ وَحَسُنَ أُولٰٓئِكَ رَفِيقًا ○ رُفَقَاءَ فِي الْجَنَّةِ بِأَنْ يَسْتَمْتِعَ فِيهَا بِرُؤْيَتِهِمْ وَزِيَارَتِهِمْ وَالْحُضُورِ مَعَهُمْ وَإِنْ كَانَ مَقَرُّهُمْ فِي دَرَجَاتٍ عَالِيَةٍ بِالنِّسْبَةِ إِلَى غَيْرِهِمْ۔

تینوں جماعتوں کے سوا جو لوگ نیک عمل کرنے والے اور یہ لوگ جنت میں عمدہ رفیق ہیں کہ ان کی زیارت اور دیکھنا اور پاس آنا نصیب ہوگا اگرچہ ان کے رہنے کی جگہ بلند درجات ہیں بہ نسبت ان کے غیر کے

(۷۰) ذٰلِكَ أَيْ كَوْنُهُمْ مَعَ مَنْ ذُكِرَ مُبْتَدَأٌ خَبَرُهُ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ تَفَضَّلَ بِهِ عَلَيْهِمْ لَا أَنَّهُمْ نَالُوهُ بِطَاعَتِهِمْ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيمًا ○ بِثَوَابِ الْآخِرَةِ فَثِقُوا بِمَا أَخْبَرَكُمْ بِهِ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ۔

(۷۰) یہ ہمراہی انبیاء و صدیقین وغیرہا کی اللہ کا احسان ہے جو ان پر ہوا نہ یہ کہ انہوں نے اپنے اعمال اور عبادات سے اس کو حاصل کیا۔ اور ثواب اخروی کا حال اللہ ہی خوب جانتا ہے اسی کی خبر پر اعتماد کرو کہ جاننے والے کے برابر کوئی خبر نہیں دے سکتا۔

(۷۱) يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ أَيْ احْتَرِزُوا مِنْهُ وَتَيَقَّظُوا لَهُ فَانْفِرُوا انْهَضُوا إِلَى قِتَالِهِ ثُبَاتٍ مُتَفَرِّقِينَ سَرِيَّةً بَعْدَ أُخْرَى أَوِ انْفِرُوا جَمِيعًا ○ مُجْتَمِعِينَ۔

(۷۱) يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا خُذُوا الخ اے ایمان والو دشمن سے بچتے رہو اور اس کے مقابلے کے واسطے تیار اور ہوشیار رہو دشمن سے لڑنے کے لئے متفرق طور سے جاؤ یا سب جمع ہو کر

تشریح

(۶۹) ایمان والوں کو نیک بندوں کی رفاقت میسر آئے گی | اہل ایمان پر اللہ کا خاص فضل ہوگا کہ اس کو اللہ کے نبیوں کی، صدیقین کی شہداء کی اور نیک بندوں کی رفاقت میسر آئے گی اور ایسے راست باز، صداقت پسند اور حق پرست بندوں سے بڑھ کر کس کا ساتھ ہو سکتا ہے۔

(۷۰) اچھے لوگوں کی رفاقت اللہ کا خاص فضل ہے | ایسے نیک بندوں کی رفاقت اللہ کا خاص فضل وانعام ہے۔ اور اس حقیقت کو سمجھنے کے لئے اللہ کا علم ہی کافی ہے کہ وہ ہر ایک کے احوال سے باخبر ہے۔

(۷۱) اپنی حفاظت کا دھیان رکھو | اُحد کے واقعہ کے بعد آس پاس کے قبیلوں کی ہمتیں بڑھ گئی تھیں۔ مدینے کی حدود سے باہر، ہر وقت خطرات لگے رہتے تھے۔ ادھر منافقین بھی کسر نہ چھوڑتے تھے اسلئے حکم دیا جا رہا ہے کہ تمہیں مقابلے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ چاہے الگ الگ دستوں کی شکل میں نکلو یا اکٹھے ہو کر۔ بہرحال تمہیں ہمہ وقت جہاد کے لئے مستعد رہنا چاہیئے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ

وَاِنَّ	مِنْكُمْ	لَمَنْ	لَّيُبَطِّئَنَّ	فَاِنْ	اَصَابَتْكُمْ	مُّصِيْبَةٌ	قَالَ	قَدْ	اَنْعَمَ
اور بیشک	تم میں	وہ ہے جو	ضرور دیر لگادیگا	پھر اگر	تمہیں پہونچے	کوئی مصیبت	کہے	بیشک	انعام کیا

بیشک تم میں (کوئی ایسا بھی ہے) جو ضرور دیر لگادیگا، پھر اگر تمہیں پہونچے کوئی مصیبت تو کہے کہ اللہ نے مجھ پر

اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ﴿٧٢﴾ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ

اللّٰهُ	عَلَيَّ	اِذْ	لَمْ اَكُنْ	مَّعَهُمْ	شَهِيْدًا	وَلَئِنْ	اَصَابَكُمْ	فَضْلٌ	مِّنَ اللّٰهِ
اللہ	مجھ پر	جب	میں نہ تھا	انکے ساتھ	حاضر۔ موجود	اور اگر	تمہیں پہونچے	کوئی فضل	اللہ سے

انعام کیا کہ میں ان کے ساتھ نہ تھا۔ اور اگر تمہیں اللہ کی طرف سے کوئی فضل (نعمت) پہونچے

لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ

لَيَقُوْلَنَّ	كَاَنْ	لَّمْ تَكُنْ	بَيْنَكُمْ	وَبَيْنَهٗ	مَوَدَّةٌ	يّٰلَيْتَنِيْ	كُنْتُ	مَعَهُمْ	فَاَفُوْزَ
تو ضرور کہے گا	گویا	نہ تھی	تمہارے درمیان	اور اسکے درمیان	کوئی دوستی	اے کاش میں	ہوتا	انکے ساتھ	تو مراد پاتا

تو ضرور کہے گا، گویا کہ (جب کہ) نہ تھی تمہارے اور اسکے درمیان کوئی دوستی۔ "اے کاش! میں انکے ساتھ ہوتا تو بڑی مراد

فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧٣﴾ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

فَوْزًا	عَظِيْمًا	فَلْيُقَاتِلْ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	الَّذِيْنَ	يَشْرُوْنَ	الْحَيٰوةَ	الدُّنْيَا
مراد	بڑی	سو چاہیئے کہ لڑیں	میں	اللہ کا راستہ	وہ جو کہ	بیچتے ہیں	زندگی	دنیا

پاتا" سو چاہیئے کہ اللہ کے راستہ میں لڑیں وہ لوگ جو دنیا کی زندگی بیچتے ہیں (قربان کرتے ہیں)

بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ

بِالْاٰخِرَةِ	وَمَنْ	يُّقَاتِلْ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	فَيُقْتَلْ	اَوْ	يَغْلِبْ
آخرت کے بدلے	اور جو	لڑے	میں	اللہ کا راستہ	پھر مارا جائے	یا	غالب آئے

آخرت کے بدلے اور جو اللہ کے راستے میں لڑے پھر مارا جائے یا غالب آجائے

فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٧٤﴾

فَسَوْفَ	نُؤْتِيْهِ	اَجْرًا	عَظِيْمًا
عنقریب	ہم اُسے دینگے	اجر	بڑا

ہم عنقریب اُسے بڑا اجر دیں گے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

۷۲ وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَيُبَطِّئَنَّ لَيَتَاَخَّرَنَّ
عَنِ الْقِتَالِ كَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ الْمُنَافِقِ
وَاَصْحَابِهٖ وَجَعَلَهٗ مِنْهُمْ مِنْ
حَيْثُ الظَّاهِرِ وَاللَّامُ فِي الْفِعْلِ لِلْقَسَمِ
فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ كَقَتْلٍ وَّ
هَزِيْمَةٍ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ
اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ○ حَاضِرًا
فَاُصَابَ۔

۷۲ اور بے شک تم میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو لڑائی سے ہٹتے ہیں جیسے عبداللہ بن ابی منافق اور اس کے ہمراہی (اسکو یعنی عبداللہ مذکور کو مسلمانوں میں سے فرمانا باعتبار ظاہر کے ہے ورنہ درحقیقت یہ شخص منافق ہے۔ اور اگر تم کو اے اہلِ اسلام کوئی مصیبت قتل یا شکست کی پیش آتی ہے تو وہ منافق کہتا ہے کہ اللہ نے مجھ پر انعام کیا کہ میں ان کے ساتھ نہ تھا ورنہ مجھ کو بھی یہی تکلیف پیش آتی۔

۷۳ وَلَئِنْ لَامُ قَسَمٍ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ
اللّٰهِ كَفَتْحٍ وَغَنِيْمَةٍ لَيَقُوْلَنَّ نَادِمًا كَاَنْ
مُخَفَّفَةٌ وَاسْمُهَا مَحْذُوْفٌ اَيْ كَاَنَّهٗ
لَّمْ يَكُنْ بِالْيَاءِ وَالتَّاءِ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ
مَوَدَّةٌ مَعْرِفَةٌ وَصَدَاقَةٌ وَهٰذَا رَاجِعٌ
اِلٰى قَوْلِهٖ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِعْتَرَضَ بِهٖ
بَيْنَ الْقَوْلِ وَمَقُوْلِهٖ وَهُوَ يَا لِلتَّنْبِيْهِ لَيْتَنِيْ
كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ○ اٰخُذُ
حَظًّا وَافِرًا مِّنَ الْغَنِيْمَةِ۔

۷۳ اور اگر تم کو اللہ کی طرف سے غلبہ اور مالِ غنیمت ہاتھ لگتا ہے تو شرمندہ ہو کر کہتا ہے (گویا تم میں اور اس میں کوئی شناسائی اور دوستی کبھی نہیں تھی) اے کاش میں بھی ان کے ساتھ ہوتا کہ لوٹ کا پورا حصہ لیتا۔

۷۴ قَالَ تَعَالٰى فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِاِعْلَاءِ دِيْنِهٖ
الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ يَبِيْعُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
بِالْاٰخِرَةِ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
فَيُقْتَلْ يَسْتَشْهِدُ اَوْ يَغْلِبْ يَظْفَرْ بِعَدُوِّهٖ
فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ○ ثَوَابًا جَزِيْلًا۔

۷۴ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں لڑیں وہ لوگ جو دنیا کی زندگی کو آخرت سے بدلتے ہیں اور آخرت کا ثواب حاصل کرنا چاہتے ہیں اور جو شخص راہِ خدا میں لڑے پھر شہید یا دشمن پر فتح پا دے پس عنقریب ہم اس کو بہت بڑا ثواب دینگے۔

تشریح

۷۲ منافقین سے چوکنا رہو | تم میں بہت سے لوگ منافقین بھی گھسے ہوئے ہیں وہ جہاد سے جی چراتے ہیں۔ اگر تم پر کوئی مصیبت آئے تو کہتے ہیں اللہ نے مجھ پر بڑا فضل کیا میں ان لوگوں کے ساتھ نہیں گیا۔ ورنہ یہ مصیبت میرے اوپر بھی آتی اسطرح وہ دوسروں کی ہمتیں بھی پست کرتے ہیں۔

۷۳ منافق تمہاری کامیابی پر خوش نہیں ہوتے۔ | اور اگر تم پر اللہ کا فضل ہو اور تمہیں فتح نصیب ہو جائے تو ایسے بن جاتے ہیں جیسے تمہارے ساتھ کوئی تعلق تھا ہی نہیں۔ اور دل میں کہتے ہیں کاش ہم بھی ان کے ساتھ ہوتے تو ہمیں بھی مالِ غنیمت مل جاتا۔ اپنی محرومی پر افسوس بھی ہوتا ہے اور مسلمانوں کی کامیابی پر حسد اور جلن بھی ہوتی ہے۔

۷۴ جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت | اللہ کے راستے میں جہاد کرنا دنیا طلب لوگوں کا کام نہیں۔ یہ ان کا کام ہے جو اللہ پر پورا بھروسہ رکھتے ہوں اور اللہ کو راضی کرنے کے لئے اپنے دنیاوی فائدوں کو قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔ جو ایسا کرے گا اور اللہ کی راہ میں قتل ہوگا اور قتل کرے گا ہم یقیناً اسکو آخرت میں اجرِ عظیم عطا کریں گے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ

وَمَا	لَكُمْ	لَا تُقَاتِلُوْنَ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	الْمُسْتَضْعَفِيْنَ	مِنَ	الرِّجَالِ
اور کیا	تمہیں	تم نہیں لڑتے	میں	اللہ کا راستہ	اور	کمزور (بے بس)	سے	مرد (جمع)

اور تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کے راستے میں نہیں لڑتے کمزور (بے بس) مردوں اور عورتوں

وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ

وَالنِّسَآءِ	وَالْوِلْدَانِ	الَّذِيْنَ	يَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَآ	اَخْرِجْنَا	مِنْ	هٰذِهِ
اور عورتیں	اور بچے	جو	کہتے ہیں (دعا)	اے ہمارے رب	ہمیں نکال	سے	اس

اور بچوں (کی خاطر) جو دعا کر رہے ہیں اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے

الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ وَّاجْعَلْ

الْقَرْيَةِ	الظَّالِمِ	اَهْلُهَا	وَاجْعَلْ	لَّنَا	مِنْ	لَّدُنْكَ	وَلِيًّا	وَّاجْعَلْ
بستی	ظالم	اسکے رہنے والے	اور بنا دے	ہمارے لئے	سے	اپنے پاس	دوست (حمایتی)	اور بنا دے

نکال جس کے رہنے والے ظالم ہیں اور بنا دے ہمارے لئے اپنے پاس سے حمایتی اور بنا دے

لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝٧٥ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ

لَّنَا	مِنْ	لَّدُنْكَ	نَصِيْرًا	اَلَّذِيْنَ + اٰمَنُوْا	يُقَاتِلُوْنَ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ
ہمارے لئے	سے	اپنے پاس	مددگار	جو لوگ ایمان لائے (ایمان والے)	وہ لڑتے ہیں	میں	اللہ کا راستہ

ہمارے لئے اپنے پاس سے مددگار۔ جو ایمان والے اللہ کے راستے میں لڑتے ہیں اور

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ

وَالَّذِيْنَ + كَفَرُوْا	يُقَاتِلُوْنَ	فِيْ	سَبِيْلِ	الطَّاغُوْتِ	فَقَاتِلُوْٓا	اَوْلِيَآءَ
وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا (کافر)	وہ لڑتے ہیں	میں	راستہ	طاغوت (سرکش)	سو تم لڑو	دوست (ساتھی)

کافر لڑتے ہیں طاغوت (سرکش مفسد) کے راستے میں۔ سو تم شیطان کے ساتھیوں

ع ۱۰ / ۶ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۝٧٦ ع

الشَّيْطٰنِ	اِنَّ	كَيْدَ	الشَّيْطٰنِ	كَانَ	ضَعِيْفًا
شیطان	بیشک	فریب	شیطان	ہے	کمزور (بودا)

سے لڑو بیشک شیطان کا فریب کمزور (بودا) ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۷۵) وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ اِسْتِفْهَامُ تَوْبِيْخٍ اَيْ لَا مَانِعَ لَكُمْ مِنَ الْقِتَالِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ فِيْ تَخْلِيْصِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ حَبَسَهُمُ الْكُفَّارُ عَنِ الْهِجْرَةِ وَآذَوْهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ اَنَا وَ اُمِّيْ مِنْهُمْ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ دَاعِيْنَ يَا رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ مَكَّةَ الظَّالِمِ اَهْلُهَا بِالْكُفْرِ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ مِنْ عِنْدِكَ وَلِيًّا يَتَوَلّٰى اُمُوْرَنَا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ○ يَمْنَعُنَا مِنْهُمْ وَقَدِ اسْتَجَابَ اللّٰهُ دُعَاءَهُمْ فَيَسَّرَ لِبَعْضِهِمُ الْخُرُوْجَ وَبَقِيَ بَعْضُهُمْ اِلٰى اَنْ فُتِحَتْ مَكَّةُ وَوَلّٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَتَّابَ ابْنَ اُسَيْدٍ فَاَنْصَفَ مَظْلُوْمَهُمْ مِنْ ظَالِمِهِمْ۔

(۷۵) اور تم کو کیا چیز منع کرتی ہے اس سے کہ تم خدا تعالیٰ کے راستے میں لڑو اور ضعیف مرد اور عورتوں اور بچوں کو جنکو کافروں نے تکالیف پہنچائیں اور ہجرت سے روکا چھڑا لاؤ (ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں اور میری والدہ بھی انہیں ضعیفوں میں سے تھے جن کا یہاں ذکر ہوا) ایسے ضعیف لوگ جو یہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمکو مکہ سے نکال کہ وہاں کے رہنے والے ناانصاف اور کافر ہیں اور ہمارے لئے اپنی رحمت سے ایک دوست اور ولی بنا جو ہمارے کاموں کا بندوبست کرے اور ہمارا ایک مددگار اپنے پاس سے کر جو ہم کو دشمنوں کی اذیت سے بچاوے۔ (اور بیشک اللہ نے ان کی دعا قبول فرمائی کہ بعض کو نکلنا سہل فرما دیا اور بعض مکہ میں رہے یہاں تک کہ مکہ فتح ہوا اور داخل ہو کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عتاب بن اسید کو حاکم بنایا انہوں نے مظلوم کا بدلہ ظالم سے لیا۔

(۷۶) اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ الشَّيْطَانِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ اَنْصَارَ دِيْنِهٖ تَغْلِبُوْهُمْ لِقُوَّتِكُمْ بِاللّٰهِ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ بِالْمُؤْمِنِيْنَ كَانَ ضَعِيْفًا ○ وَاهِيًا لَا يُقَاوِمُ كَيْدَ اللّٰهِ بِالْكَافِرِيْنَ۔

(۷۶) جو لوگ ایمان والے ہیں وہ راہ خدا میں لڑتے ہیں اور جو لوگ کافر ہوئے وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں سوائے ایمان والو شیطان کے مددگاروں اور دوستوں سے لڑو تم ان پر غالب رہوگے کہ اللہ نے تم کو قوتِ ایمانی عطا فرمائی ہے بیشک شیطان کا مکر مسلمانوں کے ساتھ ضعیف دسست ہے اللہ کے مکر کا جو کافرین کے ساتھ ہے مقابلہ نہیں کرسکتا۔

تشریح

(۷۵) **جہاد ظالم کے ظلم کا زور توڑنے کے لئے ہے۔** جہاد اس لئے کیا جاتا ہے کہ ظالم کا ظلم ختم ہو اس کا زور ٹوٹ جائے اور کمزور لوگ جن کی فریاد سننے والا کوئی نہیں ہے ظالم کے ظلم سے نجات پائیں۔ سماج کے کمزور لوگ مرد و عورت اور بچے فریاد کناں ہوں کہ اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے نکال دیجئے جہاں کے رہنے والے اتنے ظالم ہیں۔ ہمارا کوئی حامی و مددگار پیدا کر دیجئے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم اس بڑے مقصد کے لئے جہاد نہ کرو۔

(۷۶) **جہاد کا مقصد بہت بلند ہے** جہاد کا مقصد اللہ کی رضا ہے، ظلم کا خاتمہ ہے۔ مظلوم کی مدد ہے مگر جو اللہ سے منہ موڑنے والے ہیں اس کا انکار کرنے والے اور ناشکرے ہیں۔ ان کی جنگ شیطان کے لئے ہے وہ شیطانی غلبے کے لئے طاغوت کے لئے لڑتے ہیں۔ پس تم شیطان کے ساتھیوں سے لڑو اور شیطان کی چالیں حقیقت میں بہت کمزور ہوتی ہیں اسلئے اہل ایمان کو ان کی تیاریوں اور چالوں سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہیئے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوٓا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا

اَلَمْ تَرَ	اِلٰی	الَّذِيْنَ	قِيْلَ	لَهُمْ	كُفُّوْٓا	اَيْدِيَكُمْ	وَ	اَقِيْمُوا
کیا تم نے نہیں دیکھا	طرف	وہ لوگ جو	کہا گیا	ان کو	روک لو	اپنے ہاتھ	اور	قائم کرو

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنہیں کہا گیا اپنے ہاتھ روک لو اور نماز قائم

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا

الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	فَلَمَّا	كُتِبَ + عَلَيْهِمُ	الْقِتَالُ اِذَا
نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	پھر جب	ان پر فرض ہوا	لڑنا (جہاد) ناگہاں (تو)

کرو، اور زکوٰۃ ادا کرو، پھر جب ان پر جہاد فرض ہوا تو ان میں سے

فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ

فَرِيْقٌ	مِّنْهُمْ	يَخْشَوْنَ	النَّاسَ	كَخَشْيَةِ	اللّٰهِ	اَوْ	اَشَدَّ
ایک فریق	ان میں سے	ڈرتے ہیں	لوگ	جیسے ڈر	اللہ	یا	زیادہ

ایک فریق لوگوں سے ڈرتا ہے جیسے اللہ کا ڈر ہو یا اس سے بھی زیادہ

خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ

خَشْيَةً	وَقَالُوْا	رَبَّنَا	لِمَ	كَتَبْتَ	عَلَيْنَا	الْقِتَالَ	لَوْلَا
ڈر	اور وہ کہتے ہیں	اے ہمارے رب	کیوں	تو نے لکھا	ہم پر	لڑنا (جہاد)	کیوں نہ

ڈر۔ اور وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا۔ ہمیں اور

اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَ

اَخَّرْتَنَا	اِلٰى	اَجَلٍ	قَرِيْبٍ	قُلْ	مَتَاعُ	الدُّنْيَا	قَلِيْلٌ	وَ
ہمیں ڈھیل دی	تک	مدت	تھوڑی	کہہ دیں	فائدہ	دنیا	تھوڑا	اور

تھوڑی مدت کیوں نہ مہلت دی؟ کہہ دیں دنیا کا فائدہ تھوڑا ہے۔ اور آخرت

الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۷﴾

الْاٰخِرَةُ	خَيْرٌ	لِّمَنِ + اتَّقٰى	وَلَا	تُظْلَمُوْنَ	فَتِيْلًا
آخرت	بہتر	پرہیزگار کے لئے	اور نہ	تم پر ظلم ہوگا	دھاگے برابر

بہتر ہے پرہیزگار کے لئے اور تم پر ظلم نہ ہوگا دھاگے برابر بھی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۷۷) اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِیۡنَ قِیۡلَ لَهُمۡ كُفُّوۡۤا اَیۡدِیَكُمۡ عَنۡ قِتَالِ الۡكُفَّارِ لَمَّا طَلَبُوۡهُ بِمَكَّةَ لِاَذَى الۡكُفَّارِ لَهُمۡ وَهُمۡ جَمَاعَةٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ فَلَمَّا كُتِبَ فُرِضَ عَلَیۡهِمُ الۡقِتَالُ اِذَا فَرِیۡقٌ مِّنۡهُمۡ یَخۡشَوۡنَ یَخَافُوۡنَ النَّاسَ الۡكُفَّارَ اَیۡ عَذَابَهُمۡ بِالۡقَتۡلِ كَخَشۡیَةِ هِمۡ عَذَابَ اللّٰهِ اَوۡ اَشَدَّ خَشۡیَةً مِنۡ خَشۡیَتِهِمۡ لَهٗ وَنَصَبُ اَشَدَّ عَلَى الۡحَالِ وَجَوَابُ لَمَّا دَلَّ عَلَیۡهِ اِذَا وَمَا بَعۡدَهَا اَیۡ فَاجَاءَتۡهُمُ الۡخَشۡیَةُ وَقَالُوۡا جَزۡعًا مِّنَ الۡمَوۡتِ رَبَّنَا لِمَ كَتَبۡتَ عَلَیۡنَا الۡقِتَالَ ج لَوۡلَاۤ هَلَّا اَخَّرۡتَنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیۡبٍ قُلۡ لَهُمۡ مَتَاعُ الدُّنۡیَا مَا یُتَمَتَّعُ بِهٖ فِیۡهَا اَوِ الۡاِسۡتِمۡتَاعُ بِهَا قَلِیۡلٌ اٰیِلٌ اِلَى الۡفَنَاءِ وَالۡاٰخِرَةُ اَیِ الۡجَنَّةُ خَیۡرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى عَذَابَ اللّٰهِ بِتَرۡكِ مَعۡصِیَتِهٖ وَلَا تُظۡلَمُوۡنَ بِالتَّاءِ وَالۡیَاءِ تُنۡقَصُوۡنَ مِنۡ اَعۡمَالِكُمۡ فَتِیۡلًا ۝ قَدۡرَ قِشۡرَةِ النَّوَاةِ فَجَاهِدُوۡا

(۷۷) اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِیۡنَ قِیۡلَ لَهُمۡ كُفُّوۡۤا اَیۡدِیَكُمۡ الخ تم نے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو دیکھا جن کو یہ حکم ہوا کہ ابھی کفار کی لڑائی سے اپنے ہاتھ روکو جبکہ انھوں نے مکہ میں رہتے ہوئے اس کا تقاضا کیا (یہ صحابہ کی ایک جماعت کا حال بیان ہوا کہ انہوں نے کافروں کی ایذارسانی اور تکالیف پہونچانے پر یہ چاہا تھا کہ ان سے لڑیں ان کو حکم ہوا کہ ابھی نہ لڑو) اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو پھر جس وقت ان پر جہاد فرض کیا گیا اس وقت ان میں سے ایک گروہ کافروں کے عذاب سے ڈر گئے جیسے اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اور موت سے گھبرا کر کہنے لگے اے ہمارے رب ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا ہم کو ایک قریب مدت تک کیوں نہ مہلت دی۔ ان سے کہدو کہ دنیا میں تم کو فائدہ حاصل ہوگا، وہ تھوڑا ہے جس کا انجام فنا ہے اور جنت بہتر ہے ان کے لئے جو اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور اس کے حکم کا خلاف نہیں کرتے اور تمہارے عملوں کا ثواب بقدر گٹھلی کے پوست کے بھی کم نہ کیا جائے گا سو جہاد کرو۔

تشریح

(۷۷) جہاد قربانی کا آخری مرحلہ ہے | اللہ کے راستے میں جنگ کرنا یہ جہاد کا آخری مرحلہ ہے۔ اس سے پہلے اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا، بدنی عبادت نماز کا ادا کرنا اور مالی عبادت زکوٰۃ کا دینا، اپنے نفس کو برائیوں سے روکنا یہ سب مرحلے آتے ہیں۔ اس لئے مکے کی زندگی میں صبر و برداشت کا حکم تھا کہ پتھر کھائے جاؤ مگر اس کا جواب مت دو۔ جو لوگ لڑنے بھڑنے کے عادی تھے وہ جزبز ہوتے تھے کہ ہمیں لڑائی کی اجازت کیوں نہیں ملتی۔ اب جب مدینے کی ہجرت کے بعد اُن پر جہاد فرض ہو گیا ہے تو وہ اپنے دشمنوں سے ایسا ڈرتے ہیں جیسا اللہ سے ڈرنا چاہیئے۔ اور کہتے ہیں ابھی کچھ اور مہلت کیوں نہیں دی گئی —— اے نبی ؐ آپ ان سے کہئے کہ دنیا کی زندگی ایک تھوڑا سا سرمایہ ہے اور اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے دنیا کے مقابلے میں آخرت بہتر ہے یہ مت سمجھو کہ اگر تم اللہ کے راستے میں جانفشانی دکھاؤ گے تو تمہارا اجر ضائع ہو جائیگا یاد رکھو ان پر ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

أَيْنَ مَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۗ

أَيْنَ مَا	تَكُونُوا	يُدْرِككُّمُ	الْمَوْتُ	وَلَوْ كُنتُمْ	فِي	بُرُوجٍ	مُّشَيَّدَةٍ
جہاں کہیں	تم ہوگے	تمہیں پالے گی	موت	اگرچہ تم ہو	میں	بُرجوں	مضبوط

تم جہاں کہیں ہوگے موت تمہیں پالے گی اگرچہ تم ہوگے مضبوط بُرجوں میں ،

وَإِن تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِ اللَّهِ ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ

وَاِنْ	تُصِبْهُمْ	حَسَنَةٌ	يَقُولُوا	هٰذِهٖ	مِنْ	عِنْدِ اللّٰهِ	وَاِنْ	تُصِبْهُمْ
اور اگر	انہیں پہونچے	کوئی بھلائی	وہ کہتے ہیں	یہ	سے	اللہ کے پاس (طرف)	اور اگر	انہیں پہونچے

اور انہیں کوئی بھلائی پہنچے - تو وہ کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر انہیں کوئی

سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِكَ ۚ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۖ

سَيِّئَةٌ	يَقُولُوا	هٰذِهٖ	مِنْ	عِنْدِكَ	قُلْ	كُلٌّ	مِّنْ	عِنْدِ اللّٰهِ
کچھ برائی	وہ کہتے ہیں	یہ	سے	آپ کی طرف	کہدیں	سب	سے	اللہ کے پاس (طرف)

برائی پہنچے وہ کہتے ہیں یہ آپ کی طرف سے ہے۔ آپ کہدیں سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے۔

فَمَالِ هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ﴿٧٨﴾ مَّا أَصَابَكَ

فَمَالِ	هٰٓؤُلَآءِ	الْقَوْمِ	لَا يَكَادُوْنَ	يَفْقَهُوْنَ	حَدِيْثًا	مَآ	اَصَابَكَ
تو کیا ہوا	اس	قوم	نہیں لگتے	کہ سمجھیں	بات	جو	تجھے پہونچے

اس قوم کو (ان لوگوں کو) کیا ہوگیا ہے کہ یہ بات سمجھتے نہیں لگتے (بات سمجھتے معلوم نہیں ہوتے) جو تمہیں کوئی

مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ۖ وَمَا أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَ ۚ وَ

مِنْ + حَسَنَةٍ	فَمِنَ اللّٰهِ	وَمَآ	اَصَابَكَ	مِنْ سَيِّئَةٍ	فَمِنْ + نَّفْسِكَ	وَ
کوئی بھلائی	سو اللہ سے	اور جو	تجھے پہنچے	کوئی برائی	تو تیرے نفس سے	اور

بھلائی پہونچے سو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو تمہیں کوئی برائی پہنچے تو وہ تمہارے نفس سے ہے۔) اور

أَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿٧٩﴾

اَرْسَلْنٰكَ	لِلنَّاسِ	رَسُوْلًا	وَكَفٰى	بِاللّٰهِ	شَهِيْدًا
ہم نے تمہیں بھیجا	لوگوں کے لئے	رسول	اور کافی ہے	اللہ	گواہ

ہم نے تمہیں لوگوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اللہ کافی ہے گواہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۷۸) أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي
بُرُوجٍ حُصُونٍ مُّشَيَّدَةٍ مُرتفعة فلا تخشوا القتال
خوف الموت وَإِن تُصِبْهُمْ اى اليهود حَسَنَةٌ
خصب وسعة يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِ اللَّهِ
وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ جدب وبلاء كما
حصل لهم عند قدوم النبي صلى الله عليه وسلم
المدينة يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِكَ
يا محمد اى بشؤمك قُلْ لهم كُلٌّ من
الحسنة والسيئة مِّنْ عِندِ اللَّهِ من
قبله فَمَالِ هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ
يَفْقَهُونَ اى لا يقاربون ان يفهموا
حَدِيثًا ○ يلقى اليهم وما استفهام
تعجب من فرط جهلهم ونفى مقاربة
الفعل اشد من نفيه.

(۷۸) جس جگہ تم ہو گے اگر بلند مضبوط قلعوں میں ہو موت سے نہ بچ سکو گے۔ پھر موت کے خوف سے جہاد سے کیوں ڈرتے ہو۔ اور یہود کا حال یہ ہے کہ اگر ان کو ارزانی اور فراغت نصیب ہوتی ہے تو کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر ان کو قحط اور مصیبت پہونچتی ہے (جیسے بوقت تشریف آوری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ شریف میں یہود اس عذاب میں گرفتار ہوئے) تو کہتے ہیں اے محمدؐ یہ تیری نحوست ہے ان سے کہدو سب بھلائی برائی اللہ کی طرف سے ہے۔ پس کیا ہوا اس گروہ کو جو بات ان سے کہی جاتی ہے بوجہ زیادتی جہل اس کو نہیں سمجھتے اور سمجھنے کے پاس بھی نہیں۔

(۷۹) مَّا أَصَابَكَ ايها الانسان مِنْ حَسَنَةٍ خير فَمِنَ
اللَّهِ اتتك فضلا منه وَمَا أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ بلية
فَمِن نَّفْسِكَ اتتك حيث ارتكبت ما يستوجبها من
الذنوب وَأَرْسَلْنَاكَ يا محمد لِلنَّاسِ رَسُولًا حال
مؤكدة وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ○ على رسالتك

(۷۹) انسان کو جو کچھ بھلائی پہونچتی ہے تو وہ اللہ کے فضل و احسان سے پہونچتی ہے اور جو کچھ برائی اور تکلیف پہونچتی ہے وہ اس کے گناہوں کی شامت سے پہونچتی ہے اور ہم نے اے محمد تم کو پیغمبر بنا کر لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے اور تمہاری پیغمبری کا اللہ گواہ بس ہے۔

تشریح

(۷۸) **موت آکر رہیگی** رہا موت کا معاملہ تو وہ اپنے وقت پر آکر رہیگی چاہے تم مضبوط قلعوں میں بند ہو کر کیوں نہ بیٹھ جاؤ۔ ان موت سے ڈرنے والوں کا حال تو یہ ہے کہ جب کامیابی نصیب ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا فضل ہے۔ حالانکہ اللہ کا فضل بھی نبی ﷺ کے صدقے میں ہے۔ اور جب کوئی نقصان ہوتا ہے تو سارا الزام نبی ﷺ کے سر تھوپ کر خود بری الذمہ ہونا چاہتے ہیں۔ آخر یہ بات کیوں نہیں سمجھتے کہ فتح و شکست کا فیصلہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور اس میں خود تمہاری کمزوریوں کا بھی دخل ہے اگر تم نبی کی مکمل اطاعت کرو تو شاید یہ نوبت ہی نہ آئے۔

(۷۹) **اللہ تعالےٰ خالق افعال ہیں** چونکہ اللہ تعالےٰ نے دنیا میں انسان کو ایک محدود دائرے میں عمل کی آزادی دی ہے۔ اس لئے بنیادی طور پر ابتدائی محرک خود انسان اور اس کا ارادہ ہوتا ہے۔ بذاتِ خود کوئی فعل نہ اچھا ہے نہ بُرا۔ انسان کا اپنا زاویہ نظر اسکو اچھا یا بُرا بناتا ہے۔ آگ سے کھانا بھی پکتا ہے اور آگ جلاتی بھی ہے۔ چیز ایک ہی ہے اس کے استعمال کرنے والے دل و دماغ دو ہیں۔ خالق افعال اللہ تعالےٰ ہیں جو بندے کے ارادے کے مطابق اس فعل کو عمل میں ڈھالتے ہیں۔ اسلئے جو بھی بھلائی ہوتی ہے وہ اللہ کی عنایت سے ہوتی ہے اسلئے کہ اللہ تعالےٰ سے خیر کا ہی صدور ہوتا ہے اور جو برائی ہے وہ انسان کے اپنے کسب و عمل سے ہے کہ اس نے اس خیر کا رخ برائی کی طرف کر لیا۔ اسلئے اپنی برائی کا الزام پیغمبر ﷺ پر نہیں رکھنا چاہیئے۔ ہم نے تو ان کو اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ اس سچائی پر اللہ کی گواہی کافی ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ

مَنْ	يُّطِعِ	الرَّسُوْلَ	فَقَدْ	اَطَاعَ	اللّٰهَ	وَمَنْ	تَوَلّٰى	فَمَآ	اَرْسَلْنٰكَ
جو جس	اطاعت کی	رسول	پس تحقیق	اطاعت کی	اللہ	اور جو جس	روگردانی کی	تو نہیں	ہم نے آپ کو بھیجا

جس نے رسولؐ کی اطاعت کی پس تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے روگردانی کی تو ہم نے آپؐ کو

عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝٨٠ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۡ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ

عَلَيْهِمْ	حَفِيْظًا	وَيَقُوْلُوْنَ	طَاعَةٌ	فَاِذَا	بَرَزُوْا	مِنْ	عِنْدِكَ
ان پر	نگہبان	اور وہ کہتے ہیں	ہم نے حکم مانا	پھر جب	باہر جاتے ہیں	سے	آپؐ کے پاس

اُن پر نگہبان نہیں بھیجا۔ وہ (منہ سے تو) یہ کہتے ہیں کہ ہم نے مانا، پھر جب باہر جاتے ہیں آپؐ کے پاس سے

بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ۭ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا

بَيَّتَ	طَآئِفَةٌ	مِّنْهُمْ	غَيْرَ + الَّذِيْ	تَقُوْلُ	وَاللّٰهُ	يَكْتُبُ	مَا
رات کو مشورہ کرتا ہے	ایک گروہ	ان سے	اس کے خلاف جو	کہتے ہیں	اور اللہ	لکھ لیتا ہے	جو

تو ان میں سے ایک گروہ رات کو اس کے خلاف مشورے کرتا ہے جو وہ کہہ چکے اور اللہ لکھ لیتا ہے جو وہ

يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى

يُبَيِّتُوْنَ	فَاَعْرِضْ	عَنْهُمْ	وَتَوَكَّلْ	عَلَى اللّٰهِ	وَكَفٰى
وہ رات کو مشورے کرتے ہیں	منہ پھیرلیں	ان سے	اور بھروسہ کریں	اللہ پر	اور کافی ہے

رات کو مشورے کرتے ہیں۔ آپؐ اُن سے منہ پھیرلیں اور اللہ پر بھروسہ کریں، اور اللہ کافی ہے

بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝٨١ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۭ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ

بِاللّٰهِ	وَكِيْلًا	اَفَلَا	يَتَدَبَّرُوْنَ	الْقُرْاٰنَ	وَلَوْ كَانَ	مِنْ	عِنْدِ
اللہ	کارساز	پھر کیا	وہ غور نہیں کرتے	قرآن	اور اگر ہوتا	سے	پاس

کارساز۔ پھر کیا وہ قرآن پر غور نہیں کرتے؟ اور اگر اللہ کے سوا کسی اور کے پاس سے

غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝٨٢

غَيْرِ اللّٰهِ	لَوَجَدُوْا	فِيْهِ	اخْتِلَافًا	كَثِيْرًا
اللہ کے سوا	ضرور پاتے	اسمیں	اختلاف	بہت

ہوتا تو اس میں ضرور بہت اختلاف پاتے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(٨٠) من يطع الرسول فقد اطاع الله
ومن تولى اعرض عن طاعته فلا
يهمنك فما ارسلنك عليهم حفيظا ○
حافظا لاعمالهم بل نذير وإلينا امرهم
فنجازيهم وهذا قبل الامر بالقتال
(٨١) ويقولون اي المنافقون اذا جاءوك امرنا
طاعة لك فاذا برزوا خرجوا من عندك
بيت طائفة منهم بادغام التاء في الطاء
وتركه اي اضمرت غير الذي تقول
لك في حضورك من الطاعة اي
عصيانك والله يكتب يامر بكتاب
ما يبيتون في صحائفهم ليجازوا عليه
فاعرض عنهم بالصفح وتوكل على الله ط
ثق به فانه كافيك وكفى بالله وكيلا ○
مفوضا اليه.
(٨٢) افلا يتدبرون يتاملون القرآن وما فيه من
المعاني البديعة ولو كان من عند غير الله
لوجدوا فيه اختلافا كثيرا ○
تناقضا في معانيه وتباينا في نظمه

(٨٠) جو پیغمبر کی فرماں برداری کرے اس نے اللہ کی فرماں برداری
کی اور جو اس کے حکم سے منہ پھیرے تو تم رنجیدہ نہ ہو کر
تم کو ہم نے ان کے اعمال کا محافظ نہیں بنایا بلکہ تم ڈرانے
والے ہو اختیار ان کا ہم کو ہے ہم ان کو عوض دیویں گے (یہ
حکم جہاد سے پہلے کا ہے)
(٨١) اور منافق لوگ جب تمہاری خدمت میں آتے ہیں تو کہتے
ہیں کہ ہمارا کام تمہاری فرماں برداری ہے پھر جب تمہارے
پاس سے باہر نکلتے ہیں تو دل میں اس کا خلاف مخفی رکھتے
ہیں جو تمہارے سامنے رکھتے ہیں یعنی بجائے فرمانبرداری
کے نافرمانی کا ارادہ کرتے ہیں اور اللہ حکم کرتے ہیں
فرشتوں کو کہ جو کچھ وہ دل میں مخفی رکھتے ہیں اور اپنی مجلسوں میں
ظاہر کرتے ہیں ان کے اعمال ناموں میں لکھ لیں تاکہ اس کا
عوض انکو دیا جائے سو اے محمد تم ان سے منہ پھیر دو اور اللہ پر بھروسہ
کرو بے شک وہ تم کو کافی ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں
کو سونپنا بس ہے۔
(٨٢) کیا وہ لوگ قرآن کے معانی عجیبہ میں فکر اور تامل نہیں کرتے
اور اگر قرآن اللہ کے پاس سے نہ ہوتا تو اس میں بہت
اختلاف پاتے اور اس کے الفاظ میں تعارض اور معانی میں
تناقض ہوتا۔

تشریح

(٨٠) رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے | جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے درحقیقت اللہ کی فرمانبرداری کی۔ اور جس نے اس کی اطاعت سے منہ موڑا تو اس کی ذمہ داری رسول پر نہیں ہے کیونکہ ان کو رسول بنایا ہے پاسبان نہیں بنایا۔

(٨١) منافقین کا مکر و فریب | منافقین کی ایک مکاری یہ بھی تھی کہ وہ سامنے تو اپنے آپ کو مطیع و فرمانبردار کہتے تھے مگر جب آپ کے پاس سے باہر جاتے تھے تو ان میں کی ایک جماعت راتوں کو اکٹھا ہو کر آپ کی مخالفتوں کے پلان بناتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے نبیؐ انکی یہ ساری حرکتیں اللہ کے علم میں ہیں آپ ان کی پرواہ نہ کریں اللہ پر بھروسہ رکھیں سب کام اس کے حوالے کردیں آپ کے لئے وہی کافی ہے۔

(٨٢) قرآن بلاشبہ اللہ کا کلام ہے۔ | گذشتہ آیات میں بتایا گیا تھا کہ حضرت محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور فرمایا جارہا ہے کہ ان پر جو قرآن نازل ہو رہا ہے وہ بلاشبہ اللہ کا کلام ہے۔ قرآن مجید کے اللہ کا کلام ہونے کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ اس میں کسی طرح کا کوئی اختلاف یا ٹکراؤ نہیں پایا جاتا۔ انسانی کلام میں یہ یک رنگی اور ہمواری اور تناسب ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ انسانی کلام میں متکلم کی مختلف کیفیات اس کے کلام میں جھلکتی ہیں۔ اور کہیں نہ کہیں کوئی جز یا حصہ دوسرے حصے سے ٹکراتا ہے۔ مگر چونکہ اللہ تعالےٰ ان تمام انسانی کمزوریوں سے پاک ہیں اس طرح ان کا کلام بھی ہر طرح کی کمزوریوں سے پاک ہے۔ اگر کھلے دل سے غور کیا جائے تو خود قرآن میں ہی اللہ کے کلام الٰہی ہونے کی شہادت موجود ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا

وَاِذَا	جَآءَهُمْ	اَمْرٌ	مِّنَ	الْاَمْنِ	اَوِ	الْخَوْفِ	اَذَاعُوْا
اور جب	انکے پاس آتی ہے	کوئی خبر	سے (کی)	امن	یا	خوف	مشہور کر دیتے ہیں

اور جب ان کے پاس کوئی امن کی خبر آتی ہے یا خوف کی تو اسے مشہور کر دیتے ہیں

بِهٖ ۭ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ

بِهٖ	وَلَوْ	رَدُّوْهُ	اِلَى	الرَّسُوْلِ	وَاِلٰٓى	اُولِي + الْاَمْرِ	مِنْهُمْ
اُسے	اور اگر	اُسے پہنچاتے	طرف	رسول	اور طرف	حاکم	اپنے میں سے

اور اگر اُسے پہنچاتے رسول کی طرف اور اپنے حاکموں کی طرف

لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ

لَعَلِمَهُ	الَّذِيْنَ	يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ	مِنْهُمْ	وَلَوْلَا	فَضْلُ	اللّٰهِ
تو اس کو جان لیتے	جو لوگ	تحقیق کر لیا کرتے تھے	ان سے	اور اگر نہ	فضل	اللہ

تو جو لوگ ان میں سے تحقیق کر لیا کرتے ہیں اس کو جان لیتے اور اگر اللہ کا فضل نہ ہوتا

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾

عَلَيْكُمْ	وَرَحْمَتُهٗ	لَاتَّبَعْتُمُ	الشَّيْطٰنَ	اِلَّا	قَلِيْلًا
تم پر	اور اسکی رحمت	تم پیچھے لگ جاتے	شیطان	سوائے	چند ایک

تم پر اور اس کی رحمت (نہ ہوتی) تو چند ایک کے سوا تم اس کے پیچھے لگ جاتے۔

﴿۸۳﴾ وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ عَنْ سَرَايَا
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مِمَّا حَصَلَ لَهُمْ
مِّنَ الْاَمْنِ بِالنَّصْرِ اَوِ
الْخَوْفِ بِالْهَزِيْمَةِ اَذَاعُوْا
بِهٖ ۭ اَفْشَوْهُ. نَزَلَ فِيْ جَمَاعَةٍ
مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ اَوْ ضُعَفَاءِ
الْمُؤْمِنِيْنَ كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ

﴿۸۳﴾ اور جب ان کو کوئی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر
کی فتحیابی اور شکست کی ملتی ہے تو اس کو مشہور کر دیتے
ہیں یا یہ آیت منافقین کی ایک جماعت
یا ضعیف الاسلام مسلمانوں کے بارے
میں نازل ہوئی کہ وہ ایسا کیا کرتے
تھے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ذٰلِكَ فَتَضْعَفُ قُلُوْبُ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَيَتَأَذَّى
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَوْ رَدُّوْهُ أَيِ
الْخَبَرَ إِلَى الرَّسُوْلِ وَإِلٰٓى
أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ أَيْ
ذَوِي الرَّأْيِ مِنْ أَكَابِرِ
الصَّحَابَةِ أَيْ لَوْ سَكَتُوْا
عَنْهُ حَتّٰى يُخْبَرُوْا بِهِ
لَعَلِمَهُ هَلْ هُوَ مِمَّا يَنْبَغِي
أَنْ يُذَاعَ أَوْ لَا الَّذِيْنَ
يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ يَتَتَبَّعُوْنَهٗ
وَيَطْلُبُوْنَ عِلْمَهٗ وَهُمُ
الْمُذِيْعُوْنَ مِنْهُمْ مِنَ
الرَّسُوْلِ وَأُولِي الْأَمْرِ
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
بِالْإِسْلَامِ وَرَحْمَتُهٗ لَكُمْ
بِالْقُرْآنِ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ
فِيْمَا يَأْمُرُكُمْ بِهٖ مِنَ
الْفَوَاحِشِ إِلَّا قَلِيْلًا ○

اس کو سن کر اہل اسلام کے دل ملول
اور ضعیف ہو جاتے تھے ان کی ہمتیں
ٹوٹ جاتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو رنج ہوتا تھا) اور اگر وہ لوگ
اس خبر کو سُنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف رجوع کرتے اور بڑے بڑے صحابہ
صاحبانِ رائے سے مشورہ لیتے اور خود
اس خبر کو نہ پھیلاتے۔ جو کچھ یہ حضرات فرماتے
اس کے مطابق عمل کرتے تو ان کو معلوم ہوجاتا
کہ یہ خبر پھیلانے کے قابل ہے یا نہیں اور مشہور
کرنے والوں اور کھود کرید کرنے والوں کو
رسول اللہ اور صحابہ ذی رائے کے ارشاد
سے اصل حال اور مصلحت مشہور کرنے نہ کرنے
کی معلوم ہو جاتی۔

اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی کہ
تم کو مسلمان بنایا تم پر قرآن شریف اتارا)
تو بجز چند آدمیوں کے تم شیطان کی پیروی
کرتے اور جو وہ حکم کرتا اس کو مانتے۔

تشریح

۸۳　افواہوں سے بچنے کی ہدایت　اس آیت میں ایک خاص بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔
اور وہ یہ ہے کہ مسلم معاشرے کو ایک ذمّے دار معاشرہ ہونا چاہیئے۔ ہنگامی حالات
میں ایسا ہوتا ہے کہ اچھی بُری ہر طرح کی خبریں پھیلتی رہتی ہیں اور لوگ اُن افواہوں
پر کان دھرتے ہیں، سُنتے ہیں اور دوسروں کو سُنا دیتے ہیں۔

ذمّے داری کی بات یہ ہے کہ ذمہ دار لوگوں سے تحقیق کرنے کے بعد ہی کسی بات کو نقل کرنا
چاہیئے۔ ورنہ یہ افواہیں بعض اوقات سماج میں انتشار پیدا کر دیتی ہیں۔ اس لیئے فرمایا کہ اگر تمہارے
اوپر اللہ کی مہربانی اور رحمت نہ ہوتی تو تم ان کمزوریوں کے سبب زیادہ تر شیطان کے پیچھے
لگ گئے ہوتے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَ حَرِّضِ

فَقَاتِلْ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	لَا تُكَلَّفُ	اِلَّا	نَفْسَكَ	وَ	حَرِّضِ
پس لڑیں	میں	اللہ کا راستہ	مکلف نہیں	مگر	اپنی ذات	اور	آمادہ کریں

پس آپ اللہ کی راہ میں لڑیں۔ آپ مکلف نہیں مگر اپنی جان کے اور مومنوں کو

الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ

الْمُؤْمِنِيْنَ	عَسَى	اللّٰهُ	اَنْ	يَّكُفَّ	بَاْسَ	الَّذِيْنَ
مومن (جمع)	قریب ہے	اللہ	کہ	روکدے	جنگ	جن لوگوں نے

آمادہ کریں، قریب ہے کہ اللہ روک دے کافروں کی جنگ (کا زور)

كَفَرُوْا ۚ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿۸۴﴾

كَفَرُوْا	وَاللّٰهُ	اَشَدُّ	بَاْسًا	وَّاَشَدُّ	تَنْكِيْلًا
کفر کیا (کافر)	اور اللہ	سخت تر	جنگ	اور سب سے سخت	سزا دینا

اور اللہ کی جنگ سخت تر ہے اور اس کی سزا سب سے سخت ہے۔

۸۴ فَقَاتِلْ يَا مُحَمَّدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ فَلَا تَهْتَمَّ بِتَخَلُّفِهِمْ عَنْكَ الْمَعْنٰى قَاتِلْ وَلَوْ وَحْدَكَ فَاِنَّكَ مَوْعُوْدٌ بِالنَّصْرِ وَ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ حُثَّهُمْ عَلَى الْقِتَالِ وَرَغِّبْهُمْ فِيْهِ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ حَرْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا مِنْهُمْ وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ○ تَعْذِيْبًا مِنْهُمْ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَخْرُجَنَّ وَلَوْ وَحْدِيْ فَخَرَجَ بِسَبْعِيْنَ رَاكِبًا اِلٰى بَدْرِ الصُّغْرٰى فَكَفَّ اللّٰهُ بَاْسَ الْكُفَّارِ بِاِلْقَاءِ الرُّعْبِ فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَمَنْعِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنِ الْخُرُوْجِ كَمَا تَقَدَّمَ فِيْ اٰلِ عِمْرَانَ

۸۴ سوائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم اللہ کی راہ میں لڑو تم کو تمہاری جان کی ہی تکلیف ہے تم سے دوسروں کی پوچھ نہ ہوگی ان کے پیچھے رہنے اور لڑائی سے باز رہنے سے تم غمگین نہ ہو۔ حاصل یہ ہے کہ تم اگرچہ تنہارہ جاؤ راہ خدا میں جب بھی لڑنے سے نہ رکو تم کو اللہ کا وعدہ ہے کہ ضرور فتح پاؤگے اور غالب رہوگے) اور مسلمانوں کو لڑائی پر آمادہ کرو اور رغبت دو عنقریب اللہ تعالیٰ کافروں کے خوف اور لڑائی کو روک دیگا اور اللہ کا خوف اور عذاب دینا ان کے عذاب سے بہت زیادہ اور سخت ہے جب یہ آیت نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ بیشک میں کفار سے لڑنے کو نکلوں گا اگرچہ میں تنہا ہو جاؤں جو کوئی میرے ساتھ نہ نکلے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستر سواروں کو لیکر بدر صغری کی طرف تشریف لے گئے رسول اللہ نے کافروں کا خوف مسلمانوں سے دور کیا ان کے دلوں میں ہیبت ڈال دی اور ابوسفیان کو نکلنے سے روک دیا جیسا سورہ آل عمران میں گزرا۔

تشریح

۸۴ اللہ کے راستے میں قتال کا حکم | غزوۂ احد کی شکست کے بعد ابوسفیان دعوتِ مقابلہ دے گئے تھے کہ اگلے سال بدر کے میدان میں پھر ملاقات ہوگی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ یہ منافق یا کچے ایمان والے اگر اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے ڈرتے ہیں تو آپ ان کی پرواہ نہ کریں۔ آپ اللہ کے راستہ میں نکلیں۔ کیوں کہ آپ اپنی ذات کے سوا کسی کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ آپ ان کو جہاد کے لئے ترغیب دیں اگر یہ ساتھ نہ دیں تو پرواہ مت کریں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ دین کے مخالفوں کا زور توڑ دیں چنانچہ نبی کریم ستر ساتھیوں کے ساتھ میدان بدر میں پہونچے ابوسفیان وعدے کے مطابق نہیں آئے۔ آپ بغیر لڑائی کے واپس تشریف لے آئے مگر مخالفوں کے دل میں رعب طاری ہوگیا کہ مسلمان ابھی دبے نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا بعید ہے اللہ تعالیٰ اس طرح ان کا زور توڑ دے وہ سب سے زبردست ہے اور اس کی سزا بھی سخت ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ

مَنْ	يَّشْفَعْ	شَفَاعَةً	حَسَنَةً	يَّكُنْ	لَّهٗ	نَصِيْبٌ	مِّنْهَا	وَمَنْ
جو	سفارش کرے	سفارش	نیک بات	ہوگا	اسکے لئے	حصہ	اسمیں سے	اور جو

جو نیک بات میں سفارش کرے اس کے لئے اس میں سے حصہ ہوگا اور جو

يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى

يَّشْفَعْ	شَفَاعَةً	سَيِّئَةً	يَّكُنْ	لَّهٗ	كِفْلٌ	مِّنْهَا	وَكَانَ	اللّٰهُ	عَلٰى
سفارش کرے	سفارش	بُری بات	ہوگا	اسکے لئے	بوجھ (حصہ)	اس سے	اور ہے	اللہ	ہر

کوئی سفارش کرے بُری بات میں اس کو اس کا بوجھ (حصہ) ملے گا اور اللہ ہر چیز

كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ﴿٨٥﴾ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ

كُلِّ	شَيْءٍ	مُّقِيْتًا	وَاِذَا	حُيِّيْتُمْ	بِتَحِيَّةٍ	فَحَيُّوْا	بِاَحْسَنَ	مِنْهَا
ہر	چیز	قدرت رکھنے والا	اور جب	تمہیں دعا دے	کسی دعا (سلام) سے	توتم دعا دو	بہتر	اس سے

ہر قدرت رکھنے والا ہے۔ اور جب تمہیں کوئی دعا دے (سلام) کرے تو تم اس سے بہتر دعا دو

اَوْ رُدُّوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿٨٦﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ

اَوْ	رُدُّوْهَا	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلٰى	كُلِّ	شَيْءٍ	حَسِيْبًا	اَللّٰهُ	لَآ اِلٰهَ
یا	وہی لوٹا دو (کہدو)	بیشک	اللہ	ہے	پر (کا)	ہر	چیز	حساب کرنیوالا	اللہ	نہیں عبادت کے لائق

یا وہی کہدو۔ بیشک اللہ ہر چیز کا حساب کرنے والا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت

اِلَّا هُوَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ وَ

اِلَّا هُوَ	لَيَجْمَعَنَّكُمْ	اِلٰى	يَوْمِ	الْقِيٰمَةِ	لَا رَيْبَ	فِيْهِ	وَ
اس کے سوا	وہ تمہیں ضرور اکٹھا کریگا	طرف	روز	قیامت	نہیں شک	اس میں	اور

کے لائق نہیں وہ ضرور تمہیں قیامت کے دن اکٹھا کرے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں اور

ع ۱۱ ۸

مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿٨٧﴾ ع

مَنْ	اَصْدَقُ	مِنَ	اللّٰهِ	حَدِيْثًا
کون؟	زیادہ سچا	سے	اللہ	بات میں۔

کون زیادہ سچا ہے؟ بات میں اللہ سے۔

﴿٨٥﴾ مَنْ يَّشْفَعْ بَيْنَ النَّاسِ شَفَاعَةً حَسَنَةً مُّوَافِقَةً لِلشَّرْعِ يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنَ الْاَجْرِ مِّنْهَا بِسَبَبِهَا وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً مُخَالِفَةً لَّهٗ يَكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ نَصِيْبٌ مِّنَ الْوِزْرِ مِّنْهَا

﴿٨٥﴾ جو شخص لوگوں کی اچھی سفارش کرے جو موافق شریعت ہو اسکو اس کی وجہ سے ثواب ملے گا اور جو شخص بری سفارش کرے جو مخالف شریعت ہو اسکو اس کے سبب گناہ کا حصہ حاصل ہوگا

toobaa-elibrary.blogspot.com

بِسَبَبِهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ○
مُقْتَدِرًا فَيُجَازِي كُلَّ اَحَدٍ بِمَا عَمِلَ
(۸۶) وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ كَاَنْ قِيْلَ لَكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ
فَحَيُّوا الْمُحَيِّيَ بِاَحْسَنَ مِنْهَا بِاَنْ تَقُوْلُوْا لَهٗ
وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَوْ
رُدُّوْهَا بِاَنْ تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ اَيِ الْوَاجِبُ اَحَدُهُمَا
وَالْاَوَّلُ اَفْضَلُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ○
مُحَاسِبًا فَيُجَازِي عَلَيْهِ وَمِنْهُ رَدُّ السَّلَامِ وَ
خَصَّتِ السُّنَّةُ الْكَافِرَ وَالْمُبْتَدِعَ وَالْفَاسِقَ وَالْمُسَلِّمَ
عَلٰى قَاضِي الْحَاجَةِ وَمَنْ فِي الْحَمَّامِ وَالْاٰكِلِ
فَلَا يَجِبُ الرَّدُّ عَلَيْهِمْ بَلْ يُكْرَهُ فِيْ غَيْرِ الْاَخِيْرِ
وَيُقَالُ لِلْكَافِرِ وَعَلَيْكَ۔
(۸۷) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاللّٰهِ لَيَجْمَعَنَّكُمْ مِّنْ
قُبُوْرِكُمْ اِلٰى فِيْ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ شَكَّ
فِيْهِ وَمَنْ اَيْ لَا اَحَدٌ اَصْدَقُ مِنَ
اللّٰهِ حَدِيْثًا ○ قَوْلًا۔

اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے پس ہر ایک کو اس کے عمل کا بدلہ دے گا۔

(۸۶) اور جسوقت تم کو کوئی سلام علیک کرے تو تم اس کو اس سے اچھا جواب دو کہ اس طرح کہو و علیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا جس قدر اس نے کہا اتنا ہی جواب دیدو مگر اول بہتر ہے بیشک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے پس ہر ایک کو اس کے سلام کرنے اور دیگر عملوں کا بدلہ دیویگا۔ اور حدیث نے کافر اور بدعتی اور فاسق کو اور اسکو جو جائے ضرور جانے والے پر اور اس پر جو حمام میں ہے اور کھانے والے پر سلام کرنے والے کو اس حکم سے خاص کردیا کہ ان کا جواب دینا لازم نہیں بلکہ جواب دینا انکو مکروہ ہے بجز کھانے والے پر کہ اسکو جواب دینا درست ہے لازم وواجب نہیں اور کافر کو اگر سلام کا جواب دیوے صرف وعلیک کہدے۔

(۸۷) اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں قسم ہے اللہ کی کہ وہ بیشک تم کو قبروں سے نکال کر قیامت کے روز اکٹھا کرے گا جس میں کچھ شک اور تردد نہیں اور اللہ سے کسی کی بات سچی نہیں۔

تشریح

(۸۵) نیکی بدی اپنے اپنے نصیب کی بات ہے | یہ اپنے اپنے نصیب کی بات ہے، کہ کوئی اللہ کے راستے میں کوشش کرے حق کو سربلند کرنے کے لئے لوگوں کو اُبھارے اور اللہ کی طرف سے اس کا اجر پائے۔ اور کوئی لوگوں کی ہمتیں پست کرے۔ حق کے غالب کرنے کی جدوجہد میں رکاوٹیں پیدا کرے اور سزا کا مستحق بن جائے۔ اللہ تعالےٰ ہر چیز پر پوری نظر رکھتے ہیں۔

(۸۶) اچھائی کا جواب اچھائی سے دو | اگر کوئی تمہارے ساتھ اچھائی کرے تمہارا احترام کرے تمہیں سلامتی کی دعا دے تو تم اس کے جواب میں اس سے بہتر سلوک کرو یا کم از کم جتنا اچھا اس نے کیا ہے اتنا تو کرو۔ تمہارے اندر شائستگی ہونی چاہیئے۔ ترش روئی اور تلخ کلامی سے بچو۔ تمہارا منصب یہ ہے کہ تم اچھے اخلاق اختیار کرو۔ کیونکہ اس وقت ماحول میں بہت کشیدگی تھی خاص طور پر مسلم اور غیرمسلم کے تعلقات تلخی سے آگے بڑھ کر دشمنی کی حد تک پہونچے ہوئے تھے اس لئے خاص طور پر ہدایت کی جارہی ہے کہ تمہارے رویے میں اور تمہارے لہجے میں کڑواہٹ نہیں آنی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ ہر چیز کا حساب لینے والے ہیں۔ یہ تمہاری خوش کلامی بھی تمہارے اعمال نامے میں خیر کے طور پر لکھی جائے گی۔

(۸۷) سب کو ایک دن اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے | اللہ سے منھ موڑنے والے حق کی مخالفت کرنے والے جو چاہے کرتے پھریں اس سے اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگڑتا۔ اللہ تو وہ ہے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ دنیا کی زندگی میں جو شخص جس طریقے پر چلتا رہے اور اپنی توانائیاں اپنے پسندیدہ راستے میں لگاتا رہے لیکن ایک دن وہ آنا ہے کہ اللہ تعالےٰ سب انسانوں کو جمع کرے گا اور ہر ایک کو اس کے عمل کا نتیجہ دکھادیگا۔ اس بات میں کوئی شک اور شبہ نہیں ہے اور اللہ سے بڑھ کر کس کی بات سچی ہوسکتی ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا

فَمَا لَكُمْ	فِي + الْمُنٰفِقِيْنَ	فِئَتَيْنِ	وَاللّٰهُ + اَرْكَسَهُمْ	بِمَا كَسَبُوْا	اَتُرِيْدُوْنَ	اَنْ تَهْدُوْا
سو کیا ہوا تمہیں	منافقین کے بارہ میں	دو فریق	اور اللہ نے انہیں الٹا دیا (اوندھا کر دیا)	اس کے سبب جو انہوں نے کمایا	کیا تم چاہتے ہو؟	کہ راہ پر لاؤ

سو تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ منافقین کے بارہ میں دو گروہ (ہو رہے ہو) اور اللہ نے انہیں اوندھا کر دیا اس کے سبب جو انہوں نے کیا۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اسے راہ پر لاؤ جس کو اللہ

مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾

مَنْ	اَضَلَّ	اللّٰهُ	وَمَنْ	يُّضْلِلِ	اللّٰهُ	فَلَنْ + تَجِدَ	لَهٗ	سَبِيْلًا
جو۔جس	گمراہ کیا	اللہ	اور جو۔جس	گمراہ کرے	اللہ	پس تم ہرگز نہ پاؤ گے	اسکے لئے	کوئی راہ

نے گمراہ کیا؟ اور جس کو اللہ گمراہ کرے تم ہرگز اس کے لئے کوئی راہ نہ پاؤ گے۔

(۸۸) وَلَمَّا رَجَعَ نَاسٌ مِنْ اُحُدٍ اِخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْهِمْ فَقَالَ فَرِيْقٌ اُقْتُلْهُمْ وَقَالَ فَرِيْقٌ لَا فَنَزَلَ فَمَا لَكُمْ اَيْ مَا شَاْنُكُمْ صِرْتُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ فِرْقَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ رَدَّهُمْ بِمَا كَسَبُوْا مِنَ الْكُفْرِ وَالْمَعَاصِيْ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ اَيْ تَعُدُّوْهُمْ مِنْ جُمْلَةِ الْمُهْتَدِيْنَ وَالْاِسْتِفْهَامُ فِي الْمَوْضِعَيْنِ لِلْاِنْكَارِ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ○ طَرِيْقًا اِلَى الْهُدٰى۔

(۸۸) اور جس وقت منافقین جنگ اُحد سے بھاگ آئے مسلمانوں میں انکے بارے میں اختلاف ہوا۔ ایک جماعت کہتی تھی کہ یہ لوگ کافر ہیں انکو مار ڈالیے اور کچھ لوگ کہتے تھے کہ یہ مسلمان ہیں انکو مارنا نہیں چاہیئے اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ الخ پس کیا حال ہے تم لوگوں کا کہ منافقین کے بارے میں دو فرقے ہو رہے ہو حالانکہ اللہ نے انکو ذلیل اور رد کیا بسبب انکے کفر اور گناہوں کے کیا تم لوگ چاہتے ہو کہ جس کو اللہ نے گمراہ کیا اسکو تم راہ پانے والوں میں شمار کرو حالانکہ جس کو اللہ گمراہ کرے اسکے لئے اے محمد تم کوئی راستہ ہدایت کا نہ پاؤ گے۔

تشریح

(۸۸) قدرت کے باوجود دارالاسلام کی طرف ہجرت نہ کرنے والے | حضور نبی کریم ﷺ اور آپ پر ایمان لانیوالے اہلِ اسلام جب مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے تو اللہ کی راہ پر چلنے والے ان بندوں کو اللہ کی زمین سے ایک ایسا خطہ مل گیا جہاں وہ اپنے دین کے تقاضوں کے مطابق زندگی بسر کر سکیں اور اس طرح مدینہ طیبہ دارالاسلام بن گیا۔ دارالاسلام کی طرف سے عام دعوت دیدی گئی کہ جہاں جہاں جس جس علاقے اور قبیلے میں اہل ایمان اسلامی زندگی بسر کرنے کی آزادی نہیں رکھتے وہاں سے وہ ہجرت کر کے دارالاسلام مدینے میں آجائیں جو لوگ ہجرت کی قدرت رکھتے تھے ان سب پر لازم تھا کہ وہ اپنے گھر بار اور عزیز و رشتہ دار اور اپنے تمام مفادات کو اسلامی زندگی بسر کرنے کے فائدے پر قربان کر کے اور ہجرت کر کے مدینہ پہنچ جائیں۔ ان میں جو لوگ کمزور تھے اور ہجرت کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اُن کو مستضعفین میں شمار کیا گیا یعنی وہ لوگ جو اپنے ضعف اور کمزوری کی وجہ سے ہجرت کی طاقت نہیں رکھتے لیکن جو لوگ قدرت کے باوجود ہجرت کر کے نہیں آئے اور بدستور اپنی قوم کے ساتھ ہی وابستہ رہے اور ان کی قوم اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو کارروائی کرتی تھی اسمیں یہ لوگ عملی طور پر حصہ لیتے تھے ان کو منافق قرار دیا گیا۔ کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ جب یہ لوگ ایمان لا چکے ہیں اگرچہ انہوں نے ہجرت نہیں کی ان کو مسلمان سمجھا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسے منافقین کے بارے میں تمہارے درمیان دو رائیں کیوں پائی جاتی ہیں یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ سیدھی سی بات یہ ہے کہ وہ جہاں سے آئے تھے اسی راستے پر الٹے پھر کر جا چکے ہیں۔ انہوں نے ہدایت کو قبول نہیں کیا اسلئے اللہ نے بھی ان کو ہدایت نہیں بخشی اور جسے اللہ ہدایت نہ دے کیا تم اسکو ہدایت دے سکتے ہو۔ جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت کے راستے سے ہٹا دیں کیا تم اس کے لئے راستہ بنا سکتے ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ اسلام مکمل سپردگی کا مطالبہ کرتا ہے یہاں دورنگی کوئی معنی نہیں رکھتی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ

وَدُّوْا	لَوْ تَكْفُرُوْنَ	كَمَا	كَفَرُوْا	فَتَكُوْنُوْنَ	سَوَآءً	فَلَا تَتَّخِذُوْا	مِنْهُمْ	اَوْلِيَآءَ
وہ چاہتے ہیں	کاش تم کافر ہو	جیسے	وہ کافر ہوئے	تو تم ہو جاؤ	برابر	پس تم نہ بناؤ	ان سے	دوست

وہ چاہتے ہیں کاشش تم (بھی) کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہوئے، تو تم برابر ہو جاؤ۔ پس تم ان میں سے (کسی کو) دوست نہ بناؤ۔

حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ

حَتّٰى	يُهَاجِرُوْا	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	فَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَخُذُوْهُمْ	وَاقْتُلُوْهُمْ	حَيْثُ
یہاں تک کہ	وہ ہجرت کریں	میں	اللہ کی راہ	پھر اگر	منہ موڑیں	تو ان کو پکڑو	اور انہیں قتل کرو	جہاں کہیں

یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں اللہ کی راہ میں، پھر اگر وہ منہ موڑیں تو جہاں کہیں اُن کو پاؤ پکڑو اور قتل کرو،

وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۠ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٨٩﴾

وَجَدْتُّمُوْهُمْ	وَلَا تَتَّخِذُوْا	مِنْهُمْ	وَلِيًّا	وَّلَا	نَصِيْرًا
تم انہیں پاؤ	اور نہ بناؤ	ان سے	دوست	اور نہ	مددگار

اور ان میں سے (کسی کو) نہ دوست بناؤ اور نہ مددگار۔

۸۹ وَدُّوْا تَمَنَّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا
فَتَكُوْنُوْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ سَوَآءً
فِي الْكُفْرِ فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ
اَوْلِيَآءَ تُوَالُوْنَهُمْ وَاِنْ اَظْهَرُوا الْاِيْمَانَ
حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
هِجْرَةً صَحِيْحَةً تُحَقِّقُ اِيْمَانَهُمْ
فَاِنْ تَوَلَّوْا وَاَقَامُوْا عَلٰى مَا هُمْ
عَلَيْهِ فَخُذُوْهُمْ بِالْاَسْرِ وَاقْتُلُوْهُمْ
حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا
مِنْهُمْ وَلِيًّا تُوَالُوْنَهٗ وَّلَا
نَصِيْرًا ؀ تَنْتَصِرُوْنَ بِهٖ عَلٰى
عَدُوِّكُمْ

۸۹ وہ کافر چاہتے ہیں کہ تم بھی ان جیسے کافر ہو جاؤ اور پھر تم اور وہ کفر میں برابر ہو جاؤ۔ سو تم ہرگز ان میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ اگرچہ وہ ایمان لانا ظاہر کریں یہاں تک کہ وہ خدا کی راہ میں سچی ہجرت کریں جو اُن کے ایمان کو محقق اور ثابت کر دے سو اگر وہ اعراض کریں اور جس حال پر پہلے سے ہیں اسی پر قائم رہیں تو ان کو قید کرو اور جہاں پاؤ قتل کرو اور ان میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ جس سے اظہار دوستی کرو اور نہ کوئی معین و مددگار بناؤ جس سے دشمنوں پر مدد چاہو۔

تشریح

۸۹ یہ تو تمہیں بھی بھٹکانا چاہتے ہیں | یہ منافق جو قدرت کے باوجود ہجرت کر کے نہیں آئے اور اپنے مفادات قربان کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئے اور اتنا ہی نہیں بلکہ عملاً اسلام دشمن کارروائیوں میں حصہ لیتے رہے وہ خود تو اسلام سے وابستہ نہیں ہوئے ان کا مقصد تو صرف اتنا ہی تھا کہ اسلامی فوج ہماری قوم پر چڑھائی کرے۔ تو اس بہانے سے ہمارے جان و مال محفوظ رہیں۔ یہ لوگ تو تمہیں بھی گمراہی کی طرف کھینچ کر لے جانا چاہتے ہیں تاکہ تم اور یہ ایک جیسے ہو جاؤ۔ لہٰذا جب تک یہ لوگ ہجرت کر کے نہ آئیں انکو اپنا دوست مت بناؤ۔ اور اگر یہ اسلام کے خلاف معاندانہ کارروائیوں میں عملاً حصہ لیں تو بلا تکلف ان کو قتل کرو جہاں ملیں ان کو پکڑو ان کو نہ اپنا دوست بناؤ نہ مددگار۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ

إِلَّا	الَّذِينَ	يَصِلُونَ	إِلَىٰ	قَوْمٍ	بَيْنَكُمْ	وَبَيْنَهُمْ	مِّيثَاقٌ
مگر	جو لوگ	مل گئے (تعلق رکھتے ہیں)	طرف (سے)	قوم	تمہارے درمیان	اور انکے درمیان	عہد (معاہدہ)

مگر جو لوگ تعلق رکھتے ہیں (ایسی) قوم سے کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہے۔

أَوْ جَاءُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَن يُقَاتِلُوكُمْ

أَوْ	جَاءُوكُمْ	حَصِرَتْ	صُدُورُهُمْ	أَن	يُقَاتِلُوكُمْ
یا	وہ تمہارے پاس آئیں	تنگ ہو گئے	ان کے سینے (انکے دل)	کہ	وہ تم سے لڑیں

یا تمہارے پاس آئیں (اس حال میں) کہ تنگ ہو گئے ہیں ان کے دل (اس بات سے) کہ تم سے لڑیں

أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ

أَوْ	يُقَاتِلُوا	قَوْمَهُمْ	وَ	لَوْ	شَاءَ	اللَّهُ	لَسَلَّطَهُمْ	عَلَيْكُمْ
یا	لڑیں	اپنی قوم سے	اور	اگر	چاہتا	اللہ	انہیں مسلط کر دیتا	تم پر

یا اپنی قوم سے لڑیں۔ اور اگر اللہ چاہتا تو انہیں تم پر مسلط کر دیتا تو وہ تم سے

فَلَقَاتَلُوكُمْ ۚ فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا

فَلَقَاتَلُوكُمْ	فَإِنِ	اعْتَزَلُوكُمْ	فَلَمْ	يُقَاتِلُوكُمْ	وَأَلْقَوْا
تو وہ تم سے ضرور لڑتے	پھر اگر	تم سے کنارہ کش ہوں	پھر نہ	وہ تم سے لڑیں	اور ڈالیں

ضرور لڑتے۔ پھر اگر وہ تم سے کنارہ کش رہیں پھر تم سے نہ لڑیں اور تمہاری طرف

إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ﴿٩٠﴾ سَتَجِدُونَ

إِلَيْكُمُ	السَّلَمَ	فَمَا	جَعَلَ	اللَّهُ	لَكُمْ	عَلَيْهِمْ	سَبِيلًا	سَتَجِدُونَ
تمہاری طرف	صلح	تو نہیں	دی	اللہ	تمہارے لئے	ان پر	کوئی راہ	اب تم پاؤ گے

صلح (کا پیام) ڈالیں تو اللہ نے تمہارے لئے ان پر (ستانے کی) کوئی راہ نہیں رکھی۔ اب تم اور

آخَرِينَ يُرِيدُونَ أَن يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ كُلَّمَا رُدُّوا

آخَرِينَ	يُرِيدُونَ	أَن	يَأْمَنُوكُمْ	وَ	يَأْمَنُوا	قَوْمَهُمْ	كُلَّمَا	رُدُّوا
اور لوگ	وہ چاہتے ہیں	کہ	تم سے امن میں رہیں	اور	امن میں رہیں	اپنی قوم	جب کبھی	لوٹائے (بلائے جاتے ہیں)

لوگ پاؤ گے جو چاہتے ہیں کہ تم سے (بھی) امن میں رہیں اور اپنی قوم سے (بھی) امن میں رہیں، جب کبھی فتنہ (فساد) کی طرف

toobaa-elibrary.blogspot.com

اِلَى الۡفِتۡنَةِ اُرۡكِسُوۡا فِيۡهَا ۚ فَاِنۡ لَّمۡ يَعۡتَزِلُوۡكُمۡ وَيُلۡقُوۡۤا اِلَيۡكُمُ

اِلَى	الۡفِتۡنَةِ	اُرۡكِسُوۡا	فِيۡهَا	فَاِنۡ	لَّمۡ يَعۡتَزِلُوۡكُمۡ	وَيُلۡقُوۡۤا	اِلَيۡكُمُ
طرف	فتنہ	پلٹ جاتے ہیں	اُسمیں	بس اگر	تم سے کنارہ کشی نہ کریں	اور (نہ) ڈالیں	تمہاری طرف

بلائے جاتے ہیں تو اسمیں پلٹ جاتے ہیں، پس اگر تم سے کنارہ کشی نہ کریں اور نہ ڈالیں تمہاری طرف (پیغام) صلح

السَّلَمَ وَيَكُفُّوۡۤا اَيۡدِيَهُمۡ فَخُذُوۡهُمۡ وَاقۡتُلُوۡهُمۡ حَيۡثُ ثَقِفۡتُمُوۡهُمۡ

السَّلَمَ	وَيَكُفُّوۡۤا	اَيۡدِيَهُمۡ	فَخُذُوۡهُمۡ	وَاقۡتُلُوۡهُمۡ	حَيۡثُ	ثَقِفۡتُمُوۡهُمۡ
صلح	اور (نہ) روکیں	اپنے ہاتھ	تو انہیں پکڑ لو	اور انہیں قتل کرو	جہاں کہیں	تم انہیں پاؤ

اور (نہ) روکیں اپنے ہاتھ، تو انہیں پکڑ لو اور قتل کرو جہاں کہیں تم انہیں پاؤ

ع ۱۲ ۴ ۹

وَاُولٰٓـئِكُمۡ جَعَلۡنَا لَـكُمۡ عَلَيۡهِمۡ سُلۡطٰنًا مُّبِيۡنًا ۝۹۱ ع

وَ	اُولٰٓـئِكُمۡ	جَعَلۡنَا	لَـكُمۡ	عَلَيۡهِمۡ	سُلۡطٰنًا	مُّبِيۡنًا
اور	یہی لوگ	ہم نے دی	تمہارے لئے	ان پر	سند (حجت)	کھلی

اور یہی لوگ ہیں ہم نے ان پر تمہیں کھلی سند (حجت) دی۔

(۹۰) اِلَّا الَّذِيۡنَ يَصِلُوۡنَ يَلۡجَاُوۡنَ
اِلٰى قَوۡمٍۢ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهُمۡ مِّيۡثَاقٌ
عَهۡدٌ بِالۡاَمَانِ لَهُمۡ وَلِمَنۡ وَصَلَ
اِلَيۡهِمۡ كَمَا عَاهَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ هِلَالَ ابۡنَ عُوَيۡمِرٍ
الۡاَسۡلَمِيَّ اَوِ الَّذِيۡنَ جَآءُوۡكُمۡ
وَقَدۡ حَصِرَتۡ ضَاقَتۡ صُدُوۡرُهُمۡ
عَنۡ اَنۡ يُّقَاتِلُوۡكُمۡ مَعَ قَوۡمِهِمۡ
اَوۡ يُقَاتِلُوۡا قَوۡمَهُمۡ مَعَكُمۡ اَىۡ
مُمۡسِكِيۡنَ عَنۡ قِتَالِكُمۡ وَقِتَالِهِمۡ
فَلَا تَتَعَرَّضُوۡا اِلَيۡهِمۡ بِاَخۡذٍ وَّ
لَا قَتۡلٍ وَهٰذَا وَمَا بَعۡدَهٗ مَنۡسُوۡخٌ
بِاٰيَةِ السَّيۡفِ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ تَسۡلِيۡطَهُمۡ
عَلَيۡكُمۡ لَسَلَّطَهُمۡ عَلَيۡكُمۡ بِاَنۡ
يُّقَوِّىۡ قُلُوۡبَهُمۡ فَلَقٰتَلُوۡكُمۡ وَلٰكِنَّهٗ

(۹۰) مگر ان لوگوں کو کچھ نہ کہو جو ایسی قوم کی طرف پناہ پکڑیں جن سے تم نے عہد کرلیا اور یہ اقرار کرلیا کہ تم کو اور جو لوگ تمہارے پاس پہنچیں اُن کو امن ہے سو ان کو نہ پکڑو نہ قتل کرو جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلال بن عویمر اسلمی سے عہد کرلیا تھا یا وہ لوگ جو تمہارے پاس آویں اس حال میں کہ ان کے جی میں نہ تم سے لڑائی کرنا ہے اپنی قوم کے ساتھ ہوکر، نہ تمہارے ساتھ ہوکر اُن سے لڑائی کا ارادہ ہے۔ غرض وہ کسی کی طرفداری نہیں کرتے اور نہ کسی سے لڑتے ہیں ان سے بھی تعرض نہ کرو نہ ان کو قید کرو نہ انکو قتل کرو (یہ آیت اور اس کا مابعد منسوخ ہے اس آیت سے "فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموهم"

اور اگر اللہ ان کو تم پر غالب کرنا چاہتا تو غالب کردیتا۔ اس طرح کہ ان کے دلوں کو تمہاری لڑائی کے واسطے قوی کردیتا پھر بے شک وہ تم سے لڑتے۔ ولیکن اللہ کو یہ منظور نہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

لَمْ يَشَآءْ فَاَلْقٰى فِيْ قُلُوْبِهِمُ
الرُّعْبَ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ
يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ
السَّلَمَ الصُّلْحَ اَيْ اِنْقَادُوْا فَمَا
جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ۝
طَرِيْقًا بِالْاَخْذِ وَالْقَتْلِ ۔

(۹۱) سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ
اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ بِاِظْهَارِ الْاِيْمَانِ
عِنْدَكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ بِالْكُفْرِ
اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ وَهُمْ اَسَدٌ
وَغَطْفَانُ كُلَّمَا رُدُّوْا اِلَى الْفِتْنَةِ
دُعُوْا اِلَى الشِّرْكِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا
وُقِعُوْا اَشَدَّ وُقُوْعٍ فَاِنْ
لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ بِتَرْكِ قِتَالِهِمْ
وَلَمْ يُلْقُوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ
وَلَمْ يَكُفُّوْا اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ
فَخُذُوْهُمْ بِالْاَسْرِ وَاقْتُلُوْهُمْ
حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَجَدْتُمُوْهُمْ
وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا
مُّبِيْنًا ۝ بُرْهَانًا بَيِّنًا ظَاهِرًا عَلٰى قَتْلِهِمْ
وَسَبْيِهِمْ لِغَدْرِهِمْ

ہوا۔ اس نے ان کے دلوں میں ہیبت ڈالدی۔ سو اگر وہ تم سے علیحدہ ہو جاویں پس نہ لڑیں اور صلح کرکے تمہارے فرماں بردار ہو جاویں تو تم کو اُن کے قید کرنے اور مار ڈالنے کا اختیار نہیں اور یہ امر جائز نہیں۔

(۹۱) عنقریب تم پاؤ گے ایک دوسری جماعت کو منافقین سے کہ وہ چاہتے ہیں کہ تمہارے سامنے ایمان ظاہر کرکے امن میں ہو جاویں اور جب اپنے لوگوں کے پاس جاتے ہیں تو ان سے کفر ظاہر کرکے امن حاصل کرتے ہیں (یہ حال قبیلہ اسد اور غطفان کا ہے) ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ جب یہ لوگ شرک اور کفر کی طرف بلائے جاتے ہیں اس میں اُلٹے ہوکر گرتے ہیں سو اگر وہ تم سے علیحدہ نہ ہوں اور لڑائی نہ چھوڑیں اور نہ صلح کریں اور تمہاری جنگ سے ہاتھ نہ روکیں تو ان کو جہاں پاؤ قید کرو اور مار ڈالو۔ اور وہی ہیں کہ ان کی قید اور قتل کی حجت ظاہر ہے۔ کہ انہوں نے عہد شکنی کی اور دھوکہ کیا۔

تشریح

(۹۰) **دوسری قسم کے منافقوں کا حکم** اب رہ گئے دوسری قسم کے منافق۔

○ ایک تو وہ لوگ جو کسی ایسی قوم سے جا ملیں جن سے تمہارا امن کا معاہدہ ہے۔

○ دوسری قسم کے وہ منافق جو لڑائی سے دل برداشتہ ہیں نہ تم سے لڑنا چاہتے ہیں نہ اپنی قوم سے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان کو بھی تم پر مسلط کردیتا اور وہ بھی تم سے لڑتے لہذا اگر یہ لوگ لڑائی سے الگ رہیں اور تمہاری طرف صلح کا ہاتھ بڑھائیں تو ان دونوں قسم کے منافقین سے تمہارے لئے جنگ کی کوئی سبیل نہیں ہے تم بھی ان سے قتال مت کرو۔

(۹۱) **تیسری قسم کے منافق** تیسری قسم کے منافق تمہیں وہ ملیں گے جو تم سے اور اپنی قوم سے دونوں سے امن میں رہنا چاہتے ہیں مگر جب کبھی کسی فتنے کا موقع ملے گا تو تمہارے خلاف جنگ میں کود پڑیں گے۔ اگر ایسے لوگ تمہارے مقابلے پر آئیں تو ان کو بھی پکڑنے اور قتل کرنے سے دریغ نہ کرو۔ کیونکہ یہ بھی عہد شکن ہیں۔ ہم نے تمہیں کھلی کھلی باتیں بتادی ہیں تاکہ تمہیں کوئی الجھن نہ ہو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ

وَمَا	كَانَ	لِمُؤْمِنٍ	اَنْ	يَّقْتُلَ	مُؤْمِنًا	اِلَّا	خَطَاءً	وَمَنْ
اور نہیں	ہے	کسی مسلمان کیلئے	کہ وہ	قتل کرے	کسی مسلمان	مگر	غلطی سے	اور جو

اور نہیں کسی مسلمان کے (شایاں) کہ وہ کسی مسلمان کو قتل کرے مگر غلطی سے اور جو

قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ

قَتَلَ	مُؤْمِنًا	خَطَاءً	فَتَحْرِيْرُ	رَقَبَةٍ	مُّؤْمِنَةٍ	وَّدِيَةٌ	مُّسَلَّمَةٌ
قتل کرے	کسی مسلمان	غلطی سے	توآزاد کرے	ایک گردن (غلام)	مسلمان	اور خون بہا	حوالہ کرنا

کسی مسلمان کو قتل کرے غلطی سے تو ایک غلام آزاد کرے مسلمان اور خون بہا اس کے وارثوں

اِلٰۤى اَهْلِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ

اِلٰۤى	اَهْلِهٖ	اِلَّاۤ	اَنْ	يَّصَّدَّقُوْا	فَاِنْ	كَانَ	مِنْ	قَوْمٍ
طرف	اس کے وارث	مگر	یہ کہ	وہ معاف کردیں	پھر اگر	ہو	سے	قوم

کے حوالے کردے ۔ مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں ۔ پھر اگر وہ تمہاری دشمن قوم سے

عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَاِنْ كَانَ

عَدُوٍّ	لَّكُمْ	وَهُوَ	مُؤْمِنٌ	فَتَحْرِيْرُ	رَقَبَةٍ	مُّؤْمِنَةٍ	وَاِنْ كَانَ
دشمن	تمہاری	اور وہ	مسلمان	توآزاد کرے	ایک گردن (غلام)	مسلمان	اور اگر ہو

ہو اور وہ خود مسلمان ہو تو آزاد کرے ایک مسلمان غلام اور اگر ایسی

مِنْ قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖ

مِنْ	قَوْمٍ	بَيْنَكُمْ	وَبَيْنَهُمْ	مِّيْثَاقٌ	فَدِيَةٌ	مُّسَلَّمَةٌ	اِلٰۤى اَهْلِهٖ
سے	قوم	تمہارے درمیان	اور ان کے درمیان	عہد (معاہدہ)	تو خون بہا	حوالہ کرنا	اسکے وارثوں کو

قوم سے ہو کہ ان کے اور تمہارے درمیان معاہدہ ہے تو خون بہا اس کے وارثوں کے حوالے کرے

وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ

وَتَحْرِيْرُ	رَقَبَةٍ	مُّؤْمِنَةٍ	فَمَنْ	لَّمْ يَجِدْ	فَصِيَامُ	شَهْرَيْنِ
اور آزاد کرنا	ایک گردن (غلام)	مسلمان	سو جو	نہ پائے	تو روزے رکھے	دو مہینے

اور ایک مسلمان غلام کو آزاد کردے ۔ سو جو نہ پائے (میسر نہ ہو) تو دو ماہ لگاتار

toobaa-elibrary.blogspot.com

مُتَتَابِعَیْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰہِ ط وَ کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ﴿۹۲﴾

مُتَتَابِعَیْنِ	تَوْبَةً	مِّنَ	اللّٰہِ	وَ کَانَ	اللّٰہُ	عَلِیْمًا	حَکِیْمًا
لگاتار	توبہ	سے	اللہ	اور ہے	اللہ	جاننے والا	حکمت والا

روزے رکھے ۔ یہ توبہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے

﴿۹۲﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا
أَيْ مَا يَنْبَغِيْ لَهُ أَنْ يَّصْدُرَ مِنْهُ
قَتْلٌ لَهُ إِلَّا خَطَأً مُخْطِئًا فِيْ قَتْلِهِ
مِنْ غَيْرِ قَصْدٍ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا
خَطَأً بِأَنْ قَصَدَ رَمْيَ غَيْرِهِ كَصَيْدٍ
أَوْ شَجَرَةٍ فَأَصَابَهُ أَوْ ضَرَبَهُ بِمَا
لَا يَقْتُلُ غَالِبًا فَتَحْرِيْرُ عِتْقُ رَقَبَةٍ
نَسَمَةٍ مُّؤْمِنَةٍ عَلَيْهِ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ
مُؤَدَّاةٌ إِلٰى أَهْلِهٖ أَيْ وَرَثَةِ
الْمَقْتُوْلِ إِلَّا أَنْ يَّصَّدَّقُوْا يَتَصَدَّقُوْا
عَلَيْهِ بِهَا بِأَنْ يَّعْفُوْا عَنْهَا وَبَيَّنَتِ
السُّنَّةُ أَنَّهَا مِائَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ
عِشْرُوْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ وَكَذَا بَنَاتُ
لَبُوْنٍ وَبَنُوْ لَبُوْنٍ وَحِقَاقٌ وَجِذَاعٌ
وَأَنَّهَا عَلٰى عَاقِلَةِ الْقَاتِلِ وَهُمْ
عَصَبَةُ الْأَصْلِ وَالْفَرْعِ مُوَزَّعَةً
عَلَيْهِمْ عَلٰى ثَلَاثِ سِنِيْنَ عَلَى الْغَنِيِّ
مِنْهُمْ نِصْفُ دِيْنَارٍ وَالْمُتَوَسِّطِ رُبُعٌ
كُلَّ سَنَةٍ فَإِنْ لَّمْ يَفُوْا فَمِنْ
بَيْتِ الْمَالِ فَإِنْ تَعَذَّرَ فَعَلَى الْجَانِيْ
فَإِنْ كَانَ الْمَقْتُوْلُ مِنْ قَوْمٍ
عَدُوٍّ حَرْبٍ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ عَلٰى قَاتِلِهٖ
كَفَّارَةً وَلَا دِيَةَ تُسَلَّمُ إِلٰى أَهْلِهٖ
لِحِرَابَتِهِمْ وَإِنْ كَانَ الْمَقْتُوْلُ مِنْ

﴿۹۲﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا الخ اور مسلمان کو یہ سزاوار نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو بارادہ قتل کرے اس سے اگر قتل سرزد ہو تو بھول کر ہو اور جو شخص کسی مسلمان کو بھولے سے مار ڈالے (اسطرح کہ شکار کے مارنے کا ارادہ کیا یا درخت پر نشانہ لگانا چاہا غلطی سے کسی آدمی کے لگا اور وہ مر گیا یا آدمی کو کسی ایسی چیز سے مار ڈالا کہ اکثر اس چیز سے کوئی نہیں مرتا) تو اس کا کفارہ مسلمان غلام یا باندی کا آزاد کرنا ہے اور مقتول کے وارثوں کو دیت دینا چاہیئے مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں اور دیت نہ لیویں (اور حدیث سے ظاہر ہوا کہ دیت میں سو اونٹ دئیے جاتے ہیں بیس بنتِ مخاض یعنی اونٹنی کا بچہ مادہ جو ایک برس کا پورا ہو کر دوسرے برس میں داخل ہو) اور بیس بنتِ لبون اور بیس ابن لبون (بنت لبون اونٹنی کا بچہ مادہ جو دو برس کا ہو کر تیسرے میں پہنچے اور ابن لبون اِسی عمر کا بچہ نر) اور بیس حِقّہ جو تین برس کا ہو کر چوتھے سال میں داخل ہو اور بیس جزعہ جو پانچ برس کا پورا ہو جائے۔ اور یہ بھی حدیث سے معلوم ہوا کہ دیت قاتل کے عاقلہ پر آتی ہے اور عاقلہ سے عصبہ قاتل کے مراد ہیں سوا اصول اور فروع کے۔ عرصہ تین سال میں سب دیت ادا ہو جائے۔ انمیں سے جو صاحب وسعت ہو وہ سال بھر میں آدھا دینار یعنی بقدر سوا دو ماشہ سونا دیوے اور متوسط الحال چوتھائی دینار دیوے پھر اگر اس طرح سے ادا کرنے میں تین سال میں دیت پوری نہ ہو تو بیت المال میں سے پوری کیجاوے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو خود مارنے والے کے ذمہ ہے) پھر اگر وہ مقتول مسلمان اس گروہ میں سے ہے جن سے تمہاری لڑائی ہے تو قاتل پر اس کا کفارہ غلام یا باندی مسلمان کا آزاد کرنا ہے دیت دینا لازم نہیں بوجہ لڑائی کے اور اگر

toobaa-elibrary.blogspot.com

قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ عَهْدٌ كَاَهْلِ الذِّمَّةِ فَدِيَةٌ لَّهٗ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَهِيَ ثُلُثُ دِيَةِ الْمُؤْمِنِ اِنْ كَانَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا وَثُلُثَا عُشْرِهَا اِنْ كَانَ مَجُوْسِيًّا وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ عَلٰى قَاتِلِهٖ فَمَنْ لَّمْ يَجِدِ الرَّقَبَةَ بِاَنْ فَقَدَهَا وَمَا يُحَصِّلُهَا بِهٖ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ تَعَالٰى الْاِنْتِقَالَ اِلَى الطَّعَامِ كَالظِّهَارِ وَبِهٖ اَخَذَ الشَّافِعِيُّ فِيْ اَصَحِّ قَوْلِهٖ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ مَصْدَرٌ مَنْصُوْبٌ بِفِعْلِهِ الْمُقَدَّرِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا بِخَلْقِهٖ حَكِيْمًا ○ فِيْمَا دَبَّرَهٗ لَهُمْ۔

وہ مقتول اس قوم سے ہے کہ تم نے ان سے کہہ رکھا ہے (جیسے اہل الذمہ) تو مقتول کے وارثوں کو دیت دینا چاہیئے۔ اگر مقتول یہود یا نصرانی ہو تو بہ نسبت مسلمان کے تہائی کے دیت دینا چاہیئے اور اگر مجوسی یعنی آتش پرست ہو تو کُل قیمت کے دسویں حصہ کا دو تہائی دینا لازم ہے اور قاتل کے ذمہ مسلمان غلام یا باندی کا آزاد کرنا ہے اگر یہ میسر نہ ہو تو اس کی توبہ یہ ہے کہ دو ماہ کے روزے متواتر رکھے (اس کفارہ میں اللہ تعالیٰ نے روزوں کے بعد ساٹھ مسکینوں کا کھانا ذکر نہیں فرمایا جیسا کہ کفارۂ ظہار میں فرمایا۔ پس امام شافعی رحمۃ کا صحیح تر قول بھی اس کے موافق ہے۔) اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو جانتا ہے۔ اس کے سب کام تدبیر اور حکمت کے ہیں۔

تشریح

(۹۲) قتلِ خطا کے احکام] کسی مومن کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ جان بوجھ کر اپنے مومن بھائی کی جان لے مگر یہ کہ غلطی سے ایسا ہو جائے اور اگر غلطی سے ایسا ہو جائے کہ کوئی اپنے مومن بھائی قتل کر دے تو اس کا حکم یہ ہے کہ ایک مومن غلام کو آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا دے۔ خون بہا کی مقدار جو حضورؐ نے مقرر فرمائی ہے سو اونٹ یا دو سو گائے یا دو ہزار بکریاں یا ان کی بازار میں جو قیمت ہو وہ قتل خطا کی صورت میں خون بہا کے طور پر دی جائے گی مگر یہ کہ مقتول کے وارث خون بہا معاف کرنا چاہیں تو وہ کر سکتے ہیں

○ اگر وہ مومن جس کو غلطی سے قتل کیا اس قوم میں سے تھا جس سے تمہاری دشمنی ہے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ ایک مومن غلام کو آزاد کیا جائے۔

○ اور اگر وہ کسی ایسی غیر مسلم قوم کا فرد تھا جس سے تمہارا معاہدہ ہو تو اس کے وارثوں کو خون بہا دیا جائیگا اور ایک مومن غلام کو آزاد کرنا ہوگا۔ اور خون بہا کی مقدار وہی ہوگی جتنی اس معاہد قوم کے کسی غیر مسلم فرد کو قتل کر دینے کی صورت میں معاہدہ کے مطابق دی جانی چاہیئے۔

○ اور اگر کوئی غلام آزاد کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو اُسے پے در پے دو مہینے کے روزے رکھنے ہونگے اور ہر صورت میں اس گناہ پر کفارہ دینا ہوگا اور اللہ سے توبہ کرنی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے یہ توبہ اور کفارہ اس لئے مقرر فرمایا ہے کہ جرمانے میں شرمندگی نہیں ہوتی بلکہ وہ ناگواری کے ساتھ دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ جس بندے سے غلطی ہوئی ہے وہ عبادت اور نیک کام کے ذریعہ اپنی روح پر سے گناہ کا اثر دور کرے اور شرمندگی اور ندامت کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرے تاکہ آئندہ یہ غلطی دوبارہ اس سے نہ ہو اللہ تعالیٰ جاننے والے اور حکمت والے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ

وَمَنْ	يَّقْتُلْ	مُؤْمِنًا	مُّتَعَمِّدًا	فَجَزَآؤُهٗ	جَهَنَّمُ	خٰلِدًا	فِيْهَا	وَغَضِبَ
اور جو کوئی	قتل کردے	کسی مسلمان کو	دانستہ۔ قصداً	تو اس کی سزا	جہنم	ہمیشہ رہیگا	اسمیں	اور غضب

اور جو کوئی کسی مسلمان کو دانستہ قتل کردے تو اس کی سزا جہنم ہے وہ ہمیشہ رہے گا اسمیں اور اس پر اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾

اللّٰهُ	عَلَيْهِ	وَلَعَنَهٗ	وَاَعَدَّ لَهٗ	عَذَابًا	عَظِيْمًا۔
اللہ کا	اس پر	اور اسکی لعنت	اور اس کے لئے تیار کر رکھا ہے	عذاب	بڑا

کا غضب ہوگا اور اس کی لعنت اور اس کے لئے اللہ نے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

﴿۹۳﴾ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا بِاَنْ يَّقْصُدَ قَتْلَهٗ بِمَا يُقْتَلُ غَالِبًا عَالِمًا بِاِيْمَانِهٖ فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ اَبْعَدَهٗ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ○ فِي النَّارِ وَهٰذَا مُؤَوَّلٌ بِمَنْ يَّسْتَحِلُّهٗ اَوْ بِاَنَّ هٰذَا جَزَاؤُهٗ اِنْ جُوْزِيَ وَلَا بِدْعَ فِيْ خُلْفِ الْوَعِيْدِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّهَا عَلٰى ظَاهِرِهَا وَاَنَّهَا نَاسِخَةٌ لِغَيْرِهَا مِنْ اٰيَاتِ الْمَغْفِرَةِ وَبَيَّنَتْ اٰيَةُ الْبَقَرَةِ اَنَّ قَاتِلَ الْعَمْدِ يُقْتَلُ بِهٖ وَاَنَّ عَلَيْهِ الدِّيَةَ اِنْ عُفِيَ عَنْهُ وَسَبَقَ قَدْرُهَا وَبَيَّنَتِ السُّنَّةُ اَنَّ بَيْنَ الْعَمْدِ وَالْخَطَاءِ قَتْلًا يُسَمّٰى شِبْهُ الْعَمْدِ وَهُوَ اَنْ يَّقْتُلَهٗ بِمَا لَا يُقْتَلُ غَالِبًا فَلَا قِصَاصَ فِيْهِ بَلْ دِيَةٌ كَالْعَمْدِ فِي الصِّفَةِ وَالْخَطَاءِ فِي التَّاجِيْلِ وَالْحَمْلُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَهُوَ وَالْعَمْدُ اَوْلٰى بِالْكَفَّارَةِ مِنَ الْخَطَاءِ۔

﴿۹۳﴾ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا الخ اور جو کوئی کسی مسلمان کو قصداً مارے کہ جس آلے سے غالباً قتل سرزد ہوتا ہے اس سے مارے باوجود مقتول کے اسلام و ایمان سے واقف ہو تو اس کا بدلہ ہمیشہ کو دوزخ اور اس پر اللہ کا غصہ اور اس کی رحمت سے دوری اور دوزخ میں اس کے واسطے بڑا سخت عذاب تیار کر رکھا ہے) تاویل اس آیت کی یہ ہے کہ ہمیشہ کو دوزخ میں رہنے کا حکم اس کے لئے ہے جو قتل مومن کو حلال جانے یا یہ مطلب ہے کہ اصل بدلہ اس قتل کا یہ ہے کہ قاتل ہمیشہ آگ میں جلے اگر پوری پوری سزا اس کو دیجائے باقی خلاف وعید جائز ہے اگر یہ سزا اسکو نہ ملی تو عجب نہیں کہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ شرک کے سوا جس گناہ کو چاہے معاف فرمادے اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ یہ آیت اپنے ظاہری معنی پر ہے اور یہ اُن سب آیتوں کی ناسخ ہے جن سے مغفرت قاتل کی معلوم ہوتی ہے اور سورۂ بقرہ کی آیت سے یہ معلوم کہ قصداً قتل کرنے والا بھی مارا جائیگا اور وارثانِ مقتول نعما معاف کریں اور نہ ماریں تو قاتل پر دیت ہے اور اسکی مقدار معلوم ہو چکی اور حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قتل عمد اور قتل خطا کے درمیان ایک اور قتل ہے جسکو شبہ عمد کہتے ہیں اور وہ یہ کہ بالقصد ایسی چیز سے مارے جس سے اکثر کوئی شخص نہ مرتا ہو سو اسمیں قصاص نہیں بلکہ دیت ہے جیسے کہ قتل عمد میں اور مدت اسکی ادا کی وہ ہے جو قتل خطا میں یعنی تین برس میں پوری

تشریح

﴿۹۳﴾ مومن کو جان بوجھ کر قتل کرنے کی سزا | اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو یہ معلوم ہونے کے بعد کہ یہ مسلمان ہے جان بوجھ کر قتل کرے گا تو دنیا میں اس کی سزا یہ ہے کہ اس مقتول کے بدلے میں قاتل کو قتل کیا جائیگا (سورہ بقرہ آیت ۱۷۵) اگر وہ مسلمان کے قتل کو حلال سمجھ کر اس کو قتل کرتا ہے تو آخرت میں تو اس کی سزا یہ ہے کہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اور اگر حلال سمجھ کر قتل نہیں کیا البتہ جان بوجھ کر کیا تو وہ مدت دراز تک جہنم میں رہے گا اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لئے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ

يَآيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	اِذَا	ضَرَبْتُمْ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	فَتَبَيَّنُوْا	وَلَا تَقُوْلُوْا	لِمَنْ
اے	جو لوگ	ایمان لائے	جب	تم سفر کرو	میں	اللہ کی راہ	تو تحقیق کر لو	اور نہ کہو	جو

اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے) سفر کرو تو تحقیق کر لیا کرو اور جو تمہیں سلام کرے

اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ج تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ز

اَلْقٰٓى	اِلَيْكُمُ	السَّلٰمَ	لَسْتَ	مُؤْمِنًا	تَبْتَغُوْنَ	عَرَضَ	الْحَيٰوةِ	الدُّنْيَا
ڈالے (کرے)	تمہاری طرف	سلام	تو نہیں ہے	مسلمان	تم چاہتے ہو	اسباب (سامان)	زندگی	دنیا

اُسے (یہ) نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے۔ تم چاہتے ہو دنیا کی زندگی کا سامان، پھر اللہ کے

فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ط كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ

فَعِنْدَ	اللّٰهِ	مَغَانِمُ	كَثِيْرَةٌ	كَذٰلِكَ	كُنْتُمْ	مِّنْ قَبْلُ	فَمَنَّ	اللّٰهُ
پھر پاس	اللہ	غنیمتیں	بہت	اسی طرح	تم تھے	اس سے پہلے	تو احسان کیا	اللہ

پاس بہت غنیمتیں ہیں، تم اسی طرح تھے اس سے پہلے تو اللہ نے تم پر احسان

عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۹۴

عَلَيْكُمْ	فَتَبَيَّنُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرًا
تم پر	سو تحقیق کر لو	بیشک	اللہ	ہے	اس سے جو	تم کرتے ہو	خوب باخبر

کیا سو تحقیق کر لیا کرو۔ بیشک جو تم کرتے ہو اس سے اللہ خوب باخبر ہے۔

۹۴ وَنَزَلَ لَمَّا مَرَّ نَفَرٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ
بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ وَهُوَ
يَسُوْقُ غَنَمًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا
مَا سَلَّمَ عَلَيْنَا اِلَّا تَقِيَّةً فَقَتَلُوْهُ
وَاسْتَاقُوْا غَنَمَهٗ يَآيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ سَافَرْتُمْ لِلْجِهَادِ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَفِيْ قِرَاءَةٍ
بِالْمُثَلَّثَةِ فِي الْمَوْضِعَيْنِ
وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ
السَّلٰمَ بِاَلِفٍ وَّدُوْنِهَا اَيِ التَّحِيَّةَ

۹۴ يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الخ وجہ نازل ہونے اس آیت کی یہ ہے کہ ایک جماعت صحابہ کی بنی سلیم کے ایک شخص پر گذری اور وہ شخص اپنی بکریاں لے جا رہا تھا اس نے انکو سلام کیا صحابہ نے یہ کہا کہ اس شخص نے ڈر کی وجہ سے سلام کیا ہے درحقیقت یہ مسلمان نہیں۔ اسلئے اسکو مار ڈالا اور اسکی بکریاں لے گئے) اے ایمان والو جب تم خدا کی راہ میں جہاد کے واسطے جاؤ تو خوب دیکھ بھال کر کار کرو۔ اور جو تم کو سلام کرے

toobaa-elibrary.blogspot.com

أَوِ الْانْقِيَادَ بِقَوْلِ كَلِمَةِ الشَّهَادَةِ الَّتِيْ هِيَ إِمَارَةٌ عَلٰى إِسْلَامِهٖ لَسْتَ مُؤْمِنًا وَإِنَّمَا قُلْتَ هٰذَا تَقِيَّةً لِنَفْسِكَ وَمَالِكَ فَتَقْتُلُوْهُ تَبْتَغُوْنَ تَطْلُبُوْنَ بِذٰلِكَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مَتَاعَهَا مِنَ الْغَنِيْمَةِ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ تُغْنِيْكُمْ عَنْ قَتْلِ مِثْلِهٖ لِمَالِهٖ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ تُعْصَمُ دِمَاؤُكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ بِمُجَرَّدِ قَوْلِكُمُ الشَّهَادَةَ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ بِالْاشْتِهَارِ بِالْإِيْمَانِ وَالْاسْتِقَامَةِ فَتَبَيَّنُوْا أَنْ تَقْتُلُوْا مُؤْمِنًا وَافْعَلُوْا بِالدَّاخِلِ فِي الْإِسْلَامِ كَمَا فُعِلَ بِكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ فَيُجَازِيْكُمْ بِهٖ

اور کلمہ شہادت پڑھ کر اطاعت ظاہر کرے جو اسلام کی نشانی ہے تو اس کو یوں نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں تو نے تو اپنی جان اور مال بچانے کو کلمہ شہادت پڑھا ہے یہ سمجھ کر اسکو مار ڈالو ایسا نہ کرو تمہاری غرض اس مار ڈالنے سے دنیا کا نفع یعنی لوٹ کا حاصل کرنا ہے سو اللہ کے پاس بہت مال لوٹ کے تمہارے واسطے ہیں جو تم کو ایسے شخص کے مار ڈالنے سے بوجہ اس کے مال کے بے پروا کرتے ہیں۔ تم بھی تو پہلے ایسے ہی تھے کہ تمہاری جانیں اور مال صرف کلمہ شہادت کہنے سے محفوظ رہتے تھے۔

پھر اللہ نے تم پر احسان کیا کہ تمہارا ایمان مشہور کر دیا اور تم کو اسلام پر ثابت اور قوی کر دیا سو خوب دیکھ بھال لیا کرو کسی مسلمان کو قتل نہ کر دیا کرو۔ اور جو شخص اسلام میں داخل ہو اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا کرو جو تمہارے ساتھ کیا گیا۔ بیشک جو تم کرتے ہو اللہ کو خبر ہے سو وہ تم کو عوض اس کا دے گا۔

تشریح

(۹۴) بغیر تحقیق کئے کسی کی جان مت لو | اسلام میں لفظ "السلام علیکم" ایک شعار (PASSWORD) کی حیثیت رکھتا ہے۔ جب لوگ جہاد کے لئے نکلتے تھے تو ایک دوسرے کو سلام کرنے سے سمجھ جاتے تھے کہ یہ مسلمان ہے کوئی دشمن نہیں ہے مگر یہ ہونے لگا کہ مخالف اس لفظ کو استعمال کر کے اپنی جانیں بچانے لگے اور مسلمانوں کو دھوکا دینے لگے کیونکہ انکے لباس اور زبان ایک جیسے ہوتے تھے اس لئے مسلم اور غیر مسلم میں تمیز کرنا مشکل ہو جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی کہ چاہے کچھ بھی ہو بغیر تحقیق کے کسی کی جان مت لو کسی غیر مسلم کا جھوٹ بول کر جان بچا لینا اس سے بدرجہا بہتر ہے کہ تم ایک مرد مومن کو قتل کرنے کی غلطی کرو۔ اس کے ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ کبھی تم بھی تو ایسے ہی کمزور تھے کہ تمہارے لئے اپنے ایمان کو ظاہر کرنا مشکل ہوتا تھا۔ اب اللہ نے تم پر احسان کیا کہ تمہیں اجتماعی زندگی عطا کی اور تم اسلام کے دشمنوں کے مقابلے میں اسلام کا جھنڈا لے کر نکلے ہو۔ لہٰذا اس کے احسان کا شکر یہ ہے کہ کسی طرح کے لالچ کے بغیر اچھی طرح سے تحقیق کرنے کے بعد ہی کوئی قدم اٹھاؤ۔ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپی نہیں ہے وہ تمہارے ظاہری اعمال اور دل کی نیت ہر چیز سے باخبر ہے۔ اگر تمہارا دشمن دھوکہ دیکر جان بچائے گا تو اللہ کو معلوم ہے وہ اس کے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ

لَا يَسْتَوِي	الْقٰعِدُوْنَ	مِنَ	الْمُؤْمِنِيْنَ	غَيْرُ	أُولِي الضَّرَرِ
برابر نہیں	بیٹھ رہنے والے	سے	مومن (مسلمان)	بغیر	عُذر والے (معذور)

بغیر عُذر بیٹھ رہنے والے مسلمان، اور وہ برابر نہیں جو اللہ کی

وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ

وَالْمُجٰهِدُوْنَ	فِيْ	سَبِيْلِ	اللّٰهِ	بِأَمْوَالِهِمْ	وَ	أَنْفُسِهِمْ
اور مجاہد (جمع)	میں	راہ	اللہ	اپنے مالوں سے	اور	اپنی جانوں سے

راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والے ہیں۔

فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ

فَضَّلَ	اللّٰهُ	الْمُجٰهِدِيْنَ	بِأَمْوَالِهِمْ	وَأَنْفُسِهِمْ	عَلَى	الْقٰعِدِيْنَ
فضیلت دی	اللہ	جہاد کرنے والے	اپنے مالوں سے	اور اپنی جانیں	پر	بیٹھ رہنے والے

اللہ نے فضیلت دی درجہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ

دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ

دَرَجَةً	وَكُلًّا	وَّعَدَ	اللّٰهُ	الْحُسْنٰى	وَفَضَّلَ	اللّٰهُ	الْمُجٰهِدِيْنَ
درجے	اور ہر ایک	وعدہ دیا	اللہ	اچھا	اور فضیلت دی	اللہ	مجاہدین

رہنے والوں پر اور ہر ایک کو اللہ نے اچھا وعدہ دیا ہے اور اللہ نے مجاہدوں کو بیٹھ رہنے

عَلَى الْقٰعِدِيْنَ أَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۹۵﴾ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً

عَلَى	الْقٰعِدِيْنَ	أَجْرًا	عَظِيْمًا	دَرَجٰتٍ	مِّنْهُ	وَمَغْفِرَةً
پر	بیٹھ رہنے والے	اجر	عظیم (بڑا)	درجے	اسکی طرف سے	اور بخشش

والوں پر فضیلت دی ہے اجرِ عظیم (کے اعتبار سے) اسکی طرف سے درجے ہیں اور بخشش

۱۳ ع ۵ ۱۰ وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۹۶﴾ ع

وَّرَحْمَةً	وَكَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا
اور رحمت	اور ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان

اور رحمت ہے اور اللہ ہے بخشنے والا مہربان۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۹۵) لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنِ الْجِهَادِ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ بِالرَّفْعِ صِفَةٌ وَالنَّصْبِ اِسْتِثْنَاءٌ مِنْ زَمَانَةٍ اَوْ عَمًى وَنَحْوِهٖ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ لِضَرَرٍ دَرَجَةً ط فَضِيْلَةً لِاسْتِوَائِهِمَا فِى النِّيَّةِ وَزِيَادَةِ الْمُجَاهِدِ بِالْمُبَاشَرَةِ وَكُلًّا مِّنَ الْفَرِيْقَيْنِ وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى اَلْجَنَّةَ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ لِغَيْرِ ضَرَرٍ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وَيُبْدَلُ مِنْهُ

(۹۶) دَرَجٰتٍ مِّنْهُ مَنَازِلُ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ مِنَ الْكَرَامَةِ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ط مَنْصُوْبَانِ بِفِعْلِهِمَا الْمُقَدَّرِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا لِاَوْلِيَائِهٖ رَّحِيْمًا ۝ بِاَهْلِ طَاعَتِهٖ۔

(۹۵) مسلمانوں میں سے جو لوگ جہاد میں نہیں جاتے (بجز معذور آدمیوں کے کہ وہ بوجہ لنجے ہونے یا اندھے ہونے کے جہاد نہیں کرسکتے) اور وہ لوگ جو خدا کے راستے میں اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد کرتے ہیں برابر نہیں۔ اللہ نے بڑی بزرگی دی ہے ان کو جو اپنے مالوں اور جانوں سے راہِ خدا میں جہاد کرتے ہیں ان معذورین پر کہ جو بوجہ عذر جہاد نہیں کرسکتے وجہ زیادتی اجر مجاہدین کی یہ ہے کہ نیت میں تو دونوں گروہ برابر ہیں اور جہاد کرنے والوں میں یہ زیادتی ہے کہ انہوں نے نیت کے ساتھ جہاد بھی کیا اور جہاد نہ کرنے والوں کو صرف نیت کا ہی ثواب حاصل ہوا اور اللہ نے دونوں گروہ کو جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اور اللہ نے مجاہدین کو بغیر عذر کے بیٹھ رہنے والوں پر بڑی بزرگی اور بہت زیادہ ثواب دیا۔

(۹۶) ان کے لئے اللہ کے پاس بڑے بڑے درجے اور بخشش اور رحمت ہے اور اللہ اپنے دوستوں کو بخشنے والا اور فرماں برداروں پر مہربانی فرمانے والا ہے۔

تشریح

(۹۵) <u>جہاد فرض کفایہ ہے</u> | ضرورت پڑے تو اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا فرض ہے۔ اور اگر ضرورت کے مطابق ایک تعداد جہاد میں مشغول ہو اور دوسرے لوگ جہاد میں جانے کی ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے اپنے دوسرے کاموں میں لگے رہیں تو جہاد کا یہ فریضہ سب کی طرف سے ادا ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر جہاد کے لئے پکارا جائے اور پھر کوئی بغیر عذر کے گھر میں بیٹھا رہے تو اس کا جرم ناقابلِ معافی ہے ــــ لیکن یہ بھی سمجھنا چاہیئے کہ جہاد کرنے والوں کا درجہ جہاد نہ کرنے والوں کے مقابلہ میں بلند ہے اگرچہ ثواب ان کو بھی ملے گا جو ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے جہاد میں نہ جا سکے۔ لیکن بہرحال اللہ کے راستے میں جہاد کرنیوالے اپنے جان و مال کی قربانی دینے والے لوگوں کے درجات بیٹھنے والوں کی نسبت بڑے اونچے ہیں۔

(۹۶) <u>مجاہد کے ہاتھوں کوئی مسلمان نادانستہ مارا جائے تو معاف ہے۔</u> | بے شک جہاد کرنے والوں کے لئے اللہ کی طرف سے بڑے درجے ہیں اور مغفرت اور رحمت کے جو وعدے اللہ نے فرمائے ہیں وہ پورے ہوں گے اور اگر مجاہدین کے لئے کوئی بھول چوک ہو جائے، اور نادانستگی میں کوئی مسلمان ان کے ہاتھوں مارا جائے تو اللہ تعالےٰ سے امید ہے کہ اس کو معاف فرمادینگے کیونکہ وہ غفور الرحیم ہے اس اندیشے سے کہ ہمارے ہاتھوں نادانستگی میں کوئی مسلمان نہ مارا جائے جہاد سے رُکو مت اور اس فضیلت کو جو مجاہد کی ہے ہاتھ سے نہ جانے دو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ

إِنَّ	الَّذِينَ	تَوَفَّاهُمُ	الْمَلَائِكَةُ	ظَالِمِي	أَنْفُسِهِمْ
بیشک	وہ لوگ جو	ان کی جان نکالتے ہیں	فرشتے	ظلم کرتے تھے	اپنی جانیں

بیشک وہ لوگ جن کی فرشتے جان نکالتے ہیں (اس حال میں کہ وہ) ظلم کرتے تھے اپنی جانوں پر

قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ ۖ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي

قَالُوا	فِيمَ	كُنْتُمْ	قَالُوا	كُنَّا	مُسْتَضْعَفِينَ	فِي
وہ کہتے ہیں	کس (حال) میں	تم تھے	وہ کہتے ہیں	ہم تھے	بے بس	میں

وہ (فرشتے) کہتے ہیں تم کس حال میں تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم بے بس تھے اس

الْأَرْضِ ۚ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا

الْأَرْضِ	قَالُوا	أَلَمْ	تَكُنْ	أَرْضُ	اللَّهِ	وَاسِعَةً	فَتُهَاجِرُوا
زمین (ملک)	وہ کہتے ہیں	کیا نہ	تھی	زمین	اللہ	وسیع	پس تم ہجرت کرجاتے

ملک میں (فرشتے) کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی پس تم اس میں ہجرت کرجاتے

فِيهَا ۚ فَأُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿٩٧﴾ إِلَّا

فِيهَا	فَأُولَٰئِكَ	مَأْوَاهُمْ	جَهَنَّمُ	وَسَاءَتْ	مَصِيرًا	إِلَّا
اس میں	سو یہ لوگ	ان کا ٹھکانا	جہنم	اور برا ہے	پہنچنے کی جگہ	مگر

سو یہی لوگ ہیں ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ پہنچنے کی (پلٹنے کی) بری جگہ ہے مگر

الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ

الْمُسْتَضْعَفِينَ	مِنَ	الرِّجَالِ	وَالنِّسَاءِ	وَالْوِلْدَانِ
بے بس	سے	مرد (جمع)	اور عورتیں	اور بچے

جو بے بس ہیں مرد اور عورتیں اور بچے کہ کوئی تدبیر نہیں

لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ﴿٩٨﴾

لَا	يَسْتَطِيعُونَ	حِيلَةً	وَلَا	يَهْتَدُونَ	سَبِيلًا
نہیں	کرسکتے	کوئی تدبیر	اور نہ	پاتے ہیں	کوئی راستہ

کرسکتے اور نہ کوئی راستہ پاتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

۹۷ وَنَزَلَ فِیْ جَمَاعَةٍ أَسْلَمُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا فَقُتِلُوْا يَوْمَ بَدْرٍ مَعَ الْكُفَّارِ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ بِالْمُقَامِ مَعَ الْكُفَّارِ وَتَرْكِ الْهِجْرَةِ قَالُوْا لَهُمْ مُوَبِّخِیْنَ فِیْمَ كُنْتُمْ اَیْ فِیْٓ اَیِّ شَیْءٍ كُنْتُمْ مِنْ اَمْرِ دِیْنِكُمْ قَالُوْا مُعْتَذِرِیْنَ كُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ عَاجِزِیْنَ عَنْ اِقَامَةِ الدِّیْنِ فِی الْاَرْضِ اَرْضِ مَكَّةَ قَالُوْٓا لَهُمْ تَوْبِیْخًا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا مِنْ اَرْضِ الْكُفْرِ اِلٰی بَلَدٍ اٰخَرَ كَمَا فَعَلَ غَیْرُكُمْ قَالَ تَعَالٰی فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ۝ هِیَ

۹۷ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ الاٰیۃ ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو مسلمان ہوگئے تھے اور ہجرت نہ کی تھی کہ بدر کی لڑائی میں کفار کے ساتھ ہوکر مارے گئے۔ بیشک جن لوگوں کو فرشتوں نے پایا اور ان کی موت آگئی اس حالت میں کہ انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا کہ کفار کے ساتھ رہے اور ہجرت نہ کی انکو فرشتوں نے سختی سے کہا کہ تم دین میں کس حالت پر تھے انہوں نے ازراہ معذرت جواب دیا کہ ہم زمین میں دین کے قائم کرنے سے عاجز تھے۔ فرشتوں نے ان سے سختی سے کہا کہ کیا اللہ کی زمین میں وسعت نہ تھی کہ تم کفر کی جگہ کو چھوڑکر اور شہر میں چلے جاتے۔ جیسا کہ اوروں نے کیا۔ سو وہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے۔

۹۸ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَةً لَا قُوَّةَ لَهُمْ عَلَی الْهِجْرَةِ وَلَا نَفَقَةَ وَلَا یَهْتَدُوْنَ سَبِیْلًا ۝ طَرِیْقًا اِلٰٓی اَرْضِ الْهِجْرَةِ۔

۹۸ مگر وہ ضعیف مرد اور عورتیں اور بچے کہ جو کچھ تدبیر نہیں کرسکتے نہ ان کو ہجرت کی طاقت نہ خرچ نہ راستہ سے واقف کہ ہجرت کرکے کس جگہ جاویں

تشریح

۹۷ بلا مجبوری دار الاسلام کی طرف ہجرت نہ کرنا جُرم ہے | اللہ تعالٰی نے اپنے فضل سے اپنی زمین میں دار الاسلام کے نام سے ایک علاقہ مدینہ طیبہ کی صورت میں عطا فرما دیا جہاں مسلمان آزادی کے ساتھ اسلامی زندگی بسر کرسکتے تھے اعلان ہوگیا کہ جو لوگ ہجرت کرسکتے ہیں وہ اللہ کے لئے اپنے گھر بار اور وطن کو چھوڑکر ہجرت کرکے مدینہ آجائیں۔ اس کے باوجود جو لوگ اسلام قبول کرچکے تھے اور بغیر کسی مجبوری اور معذوری کے وہ غیر مسلمانہ زندگی غیر مسلموں کے درمیان گذار رہے تھے اور اس طرح درحقیقت وہ خود اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے۔ جب ان کی موت کا وقت آیا اور فرشتے ان کی روحوں کو قبض کرنے لگے تو فرشتوں نے ان سے کہا کہ تم کس حال میں تھے۔ دین کے لئے ہجرت کیوں نہیں کی تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم زمین میں کمزور تھے اور مجبور تھے۔ فرشتوں نے کہا کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی اللہ کے قانون پر عمل کرنا ضروری تھا تو یہاں رہنے کی کیا ضرورت تھی۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

۹۸ کمزور مجرم نہیں ہیں | البتہ جو لوگ مرد و عورت اور بچے واقعی بے بس اور کمزور ہیں اور ان کے لئے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے وہ مجرم نہیں ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾ وَمَنْ يُّهَاجِرْ

فَاُولٰٓئِكَ	عَسَى	اللّٰهُ	اَنْ يَّعْفُوَ	عَنْهُمْ	وَكَانَ	اللّٰهُ	عَفُوًّا	غَفُوْرًا	وَمَنْ	يُّهَاجِرْ
سوایسے لوگ ہیں	امید ہے	اللہ	کہ معاف فرمائے	اُن سے (انکو)	اور ہے	اللہ	معاف کرنیوالا	بخشنے والا	اور جو	ہجرت کرے

سوامید ہے کہ ایسے لوگوں کو اللہ معاف فرمائے اور اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے اور جو اللہ کے

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ

فِيْ	سَبِيْلِ	اللّٰهِ	يَجِدْ	فِي	الْاَرْضِ	مُرٰغَمًا + كَثِيْرًا	وَّسَعَةً	وَمَنْ	يَّخْرُجْ	مِنْۢ
میں	راستہ	اللہ	وہ پائیگا	میں	زمین	بہت (وافر) جگہ	اور کشادگی	اور جو	نکلے	سے

راستہ میں ہجرت کرے وہ پائے گا زمین میں بہت (وافر) جگہ اور کشادگی اور جو اپنے گھر سے ہجرت

بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ

بَيْتِهٖ	مُهَاجِرًا	اِلَى	اللّٰهِ	وَرَسُوْلِهٖ	ثُمَّ	يُدْرِكْهُ	الْمَوْتُ	فَقَدْ + وَقَعَ
اپنا گھر	ہجرت کرکے	طرف	اللہ	اور اس کا رسول	پھر	آپکڑے اسکو	موت	تو ثابت ہوگیا

کرکے نکلے اللہ اور اس کے رسول کی طرف، پھر اس کو موت آپکڑے تو اس کا اجر اللہ پر

ع ۱۴ ۱۱ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۰﴾ ع وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ

اَجْرُهٗ	عَلَى	اللّٰهِ	وَكَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا	وَاِذَا	ضَرَبْتُمْ	فِي + الْاَرْضِ
اس کا اجر	پر	اللہ	اور ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان	اور جب	تم سفر کرو	مُلک میں

ثابت ہوگیا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جب تم مُلک میں سفر کرو، پس نہیں

فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ

فَلَيْسَ	عَلَيْكُمْ	جُنَاحٌ	اَنْ	تَقْصُرُوْا	مِنَ	الصَّلٰوةِ	اِنْ	خِفْتُمْ	اَنْ	يَّفْتِنَكُمُ
پس نہیں	تم پر	کوئی گناہ	کہ	قصر کرو	سے	نماز	اگر	تم کو ڈر ہو	کہ	تمہیں ستائیں گے

تم پر کوئی گناہ کہ تم نماز قصر کرو (کم کرلو) اگر تم کو ڈر ہو کہ تمہیں ستائیں گے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۱۰۱﴾

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	اِنَّ	الْكٰفِرِيْنَ	كَانُوْا	لَكُمْ	عَدُوًّا	مُّبِيْنًا
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	بیشک	کافر	ہیں	تمہارے	دشمن	کھلے

کافر۔ بیشک کافر تمہارے کھلے دُشمن ہیں۔

﴿۹۹﴾ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ○

﴿۹۹﴾ سو یہ لوگ عنقریب اللہ ان کا قصور معاف فرمادیگا اور اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے۔

﴿۱۰۰﴾ وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

﴿۱۰۰﴾ اور جو کوئی راہ خدا میں ہجرت کرتا ہے اس کے لئے

toobaa-elibrary.blogspot.com

يَجِدْ فِى الْاَرْضِ مُرَاغَمًا مُّهَاجَرًا
كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۚ فِى الرِّزْقِ وَمَنْ يَّخْرُجْ
مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَ
رَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فِى
الطَّرِيْقِ كَمَا وَقَعَ لِجُنْدُعِ بْنِ ضَمْرَةَ
اللَّيْثِىِّ فَقَدْ وَقَعَ ثَبَتَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○

(۱۰۱) وَاِذَا ضَرَبْتُمْ سَافَرْتُمْ فِى الْاَرْضِ
فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِىْ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ
الصَّلٰوةِ بِاَنْ تَرُدُّوْهَا مِنْ اَرْبَعٍ اِلَى اثْنَتَيْنِ
اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ اَىْ يَنَالَكُمْ بِمَكْرُوْهٍ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَيَانٌ لِلْوَاقِعِ اِذْ ذَاكَ فَلَا
مَفْهُوْمَ لَهٗ وَبَيَّنَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الْمُرَادَ بِالسَّفَرِ
الطَّوِيْلُ الْمُبَاحُ وَهُوَ اَرْبَعَةُ بُرُدٍ
وَهِىَ مَرْحَلَتَانِ وَيُؤْخَذُ مِنْ قَوْلِهٖ
فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنَّهٗ رُخْصَةٌ لَا وَاجِبٌ
وَعَلَيْهِ الشَّافِعِىُّ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا
لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ○ بَيِّنَ
الْعَدَاوَةِ

بہت جگہ زمین میں ہجرت کی اور وسعت رزق کی موجود ہے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرنے کی نیت سے اپنے گھر سے نکلے پھر راہ میں مر جائے جیسا کہ جندع بن ضمرہ لیثی کو یہ واقعہ پیش آیا تو اس کا ثواب اللہ کے نزدیک قائم ہو گیا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔

(۱۰۱) وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ الخ اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر مواخذہ نہیں اس بات میں کہ نماز کو قصر کرو یعنی چار رکعت کی جگہ دو رکعت پڑھو اگر تم کو یہ خوف ہو کہ کافر لوگ تمہارے ساتھ برائی سے پیش آویں گے (بوقت نازل ہونے اس حکم کے کفار کا خوف تھا اس لئے یہ قید لگائی گئی ۔ بعد میں اگرچہ خوف نہ رہا مگر حکم قصر کا باقی ہے) بیشک کافر تمہارے ظاہر دشمن ہیں اور حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر سے مراد لمبا سفر ہے جو بقدر چار برید کے ہو (ایک برید بارہ میل کا ہوتا ہے) اور وہ سفر نزدیک شافعیؒ کے دو منزل ہونا شرط ہے اور اللہ کے کلام پاک فلیس علیکم جناح سے معلوم ہوا کہ قصر کرنا نماز کا جائز ہے واجب نہیں یہ مذہب شافعی کا ہے

تشریح

(۹۹) **کمزوروں کے لئے معافی کی امید ہے** | ایسے کمزوروں کے لئے جو واقعی بے بسی کی وجہ سے ہجرت نہیں کر سکے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرما دیں گے کیونکہ وہ بڑے معاف کرنے والے اور درگزر کرنے والے ہیں۔

(۱۰۰) **مہاجر کے رتبے بلند ہیں۔** | صرف اللہ کے دین پر عمل کرنے کے لئے اور مکمل دین کی زندگی گذارنے کے لئے اپنے گھر بار کو قربان کر دینا اور ہجرت کر کے وہاں چلے جانا جہاں انسان اپنے رب کے احکام کی تعمیل کر سکے بڑی فضیلت کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے رزق میں کشادگی کا وعدہ ہے۔ اور اگر ہجرت کے لئے گھر سے نکلنے کے بعد راستے میں موت آجائے تو اللہ تعالیٰ اس کو اجر عطا فرمائیں گے وہ بہت بخشنے والے اور رحم کرنے والے ہیں۔

(۱۰۱) **سفر میں نماز کو قصر کرنے کا حکم** | کیونکہ اوپر کی آیت میں ہجرت کا بیان ہوا تھا جس میں سفر کرنا ہوتا ہے ___ اس لئے اسی سے متصل سفر میں نماز کے احکام بتائے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آسانی دی ہے۔ اور یہ اس کی نعمت اور انعام ہے کہ جب اتنی دوری کا سفر ہو جس کو شرعی طور پر سفر کہا جا سکتا ہے اور وہ تقریباً اڑتالیس میل یعنی بہتر کیلو میٹر کا سفر ہے تو حکم یہ ہے کہ جنگ کا موقع ہو یا امن کا مسافر چار رکعت والی فرض نماز کو مختصر کر کے دو رکعت پڑھے ___ سنتوں کے بارے میں یہ ہے کہ فجر کی دو سنتیں اور عشاء کے بعد وتر کے علاوہ باقی سنتوں کو پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے اور نہ پڑھنا چاہے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُم

وَإِذَا	كُنتَ	فِيهِمْ	فَأَقَمْتَ	لَهُمُ	الصَّلٰوةَ	فَلْتَقُمْ	طَآئِفَةٌ	مِّنْهُم
اور جب	آپ ہوں	اُنمیں	پھر قائم کریں	انکے لئے	نماز	تو چاہیئے کہ کھڑی ہو	ایک جماعت	انمیں سے

اور جب آپ اُن میں موجود ہوں تو پھر انکے لئے نماز قائم کریں (نماز پڑھانے لگیں) تو چاہیئے کہ ان میں سے ایک جماعت آپکے ساتھ کھڑی

مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوٓا أَسْلِحَتَهُمْ ۖ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِن وَرَآئِكُمْ

مَّعَكَ	وَلْيَأْخُذُوٓا	أَسْلِحَتَهُمْ	فَإِذَا	سَجَدُوا	فَلْيَكُونُوا	مِنْ + وَرَآئِكُمْ
آپ کے ساتھ	اور چاہیئے کہ وہ لے لیں	اپنے ہتھیار	پھر جب	وہ سجدہ کرلیں	تو ہو جائیں	تمہارے پیچھے

ہو اور چاہیئے کہ وہ اپنے ہتھیار لے لیں، پھر جب وہ سجدہ کریں تو تمہارے پیچھے ہو جائیں اور

وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ

وَلْتَأْتِ	طَآئِفَةٌ	أُخْرَىٰ	لَمْ يُصَلُّوا	فَلْيُصَلُّوا	مَعَكَ	وَلْيَأْخُذُوا	حِذْرَهُمْ
اور چاہیئے کہ آئے	جماعت	دوسری	نماز نہیں پڑھی	پس وہ نماز پڑھیں	آپکے ساتھ	اور چاہیئے کہ لیں	اپنے بچاؤ

اب آئے دوسری جماعت (جس نے) نماز نہیں پڑھی، پس وہ آپکے ساتھ نماز پڑھیں اور چاہیئے کہ وہ لئے رہیں اپنا بچاؤ

وَأَسْلِحَتَهُمْ ۗ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَ

وَأَسْلِحَتَهُمْ	وَدَّ	الَّذِينَ + كَفَرُوا	لَوْ تَغْفُلُونَ	عَنْ	أَسْلِحَتِكُمْ	وَ
اور اپنا اسلحہ	چاہتے ہیں	جن لوگوں نے کفر کیا (کافر)	کہیں تم غافل ہو	سے	اپنے ہتھیار	اور

اور اپنا اسلحہ۔ کافر چاہتے ہیں کہ کہیں تم اپنے ہتھیار سے غافل ہو، اور اپنے سامان سے

أَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَاحِدَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

أَمْتِعَتِكُمْ	فَيَمِيلُونَ	عَلَيْكُم	مَّيْلَةً	وَاحِدَةً	وَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ
اپنے سامان	تو وہ جھک پڑیں (حملہ کریں)	تم پر	جھکنا	ایک بار (یکبارگی)	اور نہیں	گناہ	تم پر

تو تم پر یکبارگی جھک پڑھیں (حملہ کردیں) اور تم پر گناہ نہیں اگر

إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم مَّرْضَىٰ أَن تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ

إِن	كَانَ	بِكُمْ	أَذًى	مِّن مَّطَرٍ	أَوْ كُنتُم	مَّرْضَىٰ	أَن	تَضَعُوا	أَسْلِحَتَكُمْ
اگر	ہو	تمہیں	تکلیف	بارش سے	یا ہو تم	بیمار	کہ	اتار رکھو	اپنا اسلحہ

تمہیں بارش کے سبب تکلیف ہو یا تم بیمار ہو کہ اپنا اسلحہ اُتار رکھو

وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿١٠٢﴾ فَإِذَا

وَخُذُوا	حِذْرَكُمْ	إِنَّ	اللَّهَ	أَعَدَّ	لِلْكَافِرِينَ	عَذَابًا	مُّهِينًا	فَإِذَا
اور لے لو	اپنا بچاؤ	بیشک	اللہ	تیار کیا	کافروں کیلئے	عذاب	ذلت والا	پھر جب

اور اپنا بچاؤ لے لو۔ بیشک اللہ نے کافروں کے لئے ذلت والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ پھر جب

toobaa-elibrary.blogspot.com

قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ

قَضَيْتُمُ	الصَّلٰوةَ	فَاذْكُرُوا	اللّٰهَ	قِيٰمًا	وَّقُعُوْدًا	وَّعَلٰى	جُنُوْبِكُمْ	فَاِذَا	اطْمَاْنَنْتُمْ
تم ادا کرچکو	نماز	تو یاد کرو	اللہ	کھڑے	اور بیٹھے	اور پر	اپنی کروٹیں	پھر جب	تم مطمئن ہوجاؤ

تم نماز ادا کرچکو تو اللہ کو یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے۔ پھر جب تم مطمئن (خاطر جمع)

فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾

فَاَقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	اِنَّ	الصَّلٰوةَ	كَانَتْ	عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	كِتٰبًا	مَّوْقُوْتًا
تو قائم کرو	نماز	بیشک	نماز	ہے	مومنین پر	فرض	مقررہ اوقات میں

ہوجاؤ تو (حسب دستور) نماز قائم کرو۔ بیشک نماز مومنوں پر (بقیدِ وقت) مقررہ اوقات میں فرض ہے۔

(۱۰۲) وَاِذَا كُنْتَ يَا مُحَمَّدُ حَاضِرًا فِيْهِمْ وَاَنْتُمْ تَخَافُوْنَ الْعَدُوَّ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ وَهٰذَا اَجْرٰى عَلٰى عَادَةِ الْقُرْاٰنِ فِى الْخِطَابِ فَلَا مَفْهُوْمَ لَهٗ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَتَتَاَخَّرُ طَائِفَةٌ وَّلْيَاْخُذُوْٓا اَىِ الطَّائِفَةُ الَّتِىْ قَامَتْ مَعَكَ اَسْلِحَتَهُمْ مَعَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا اَىْ صَلَّوْا فَلْيَكُوْنُوْا اَىِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى مِنْ وَّرَآئِكُمْ يَحْرُسُوْنَ اِلٰٓى اَنْ تَقْضُوا الصَّلٰوةَ وَتَذْهَبُ هٰذِهِ الطَّائِفَةُ تَحْرُسُ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ مَعَهُمْ اِلٰٓى اَنْ يَقْضُوا الصَّلٰوةَ وَقَدْ فَعَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ بِبَطْنِ نَخْلٍ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۭ بِاَنْ يَّحْمِلُوْا عَلَيْكُمْ فَيَاْخُذُوْكُمْ

(۱۰۲) اور اے محمدؐ جب تم ان میں موجود ہو اور دشمن کا اندیشہ ہو اور تم ان کو نماز پڑھاؤ (یہ حکم عام ہے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی باقی ہے) تو چاہیئے کہ ایک جماعت انہیں سے تمہارے ساتھ کھڑے ہو اور ایک جماعت پیچھے رہے یعنی دشمن کے مقابل۔ اور چاہیئے کہ جو جماعت تمہارے ساتھ کھڑی ہے اپنے ہتھیار اپنے ساتھ رکھیں پھر جب یہ جماعت نماز پڑھ چکے پس چاہیئے کہ وہ دوسری جماعت تمہارے پیچھے رہے اور تمہاری حفاظت دشمن سے کرے یہاں تک کہ تم اپنی نماز پوری کرچکو اور یہ طائفہ جو نماز پڑھ چکے مقابل دشمن کے چلا جائے اور حفاظت کرے اور آوے دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی پس چاہیئے کہ وہ تمہارے ساتھ نماز پڑھے اور نماز کے پورا ہونے تک اپنا بچاؤ اور اپنے ہتھیار اپنے ساتھ رکھے (اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطن نخل میں ایسا ہی کیا، جیسا کہ بخاری و مسلم نے روایت کیا۔

کافر یہ چاہتے کہ تم نماز میں کھڑے ہوکر اپنے ہتھیاروں اور اسباب سے غافل ہوجاؤ تو وہ تم پر ایک دفعہ ہی حملہ کرکے پکڑ لیں۔ (یہ ہتھیار ساتھ رکھنے کی وجہ ہے)

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَهٰذَا عِلَّةُ الْأَمْرِ بِأَخْذِ السِّلَاحِ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّنْ مَّطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى أَنْ تَضَعُوْٓا أَسْلِحَتَكُمْ فَلَا تَحْمِلُوْهَا وَهٰذَا يُفِيْدُ إِيْجَابَ حَمْلِهَا عِنْدَ عَدَمِ الْعُذْرِ وَهُوَ أَحَدُ قَوْلَيِ الشَّافِعِيِّ وَالثَّانِيْ أَنَّهُ سُنَّةٌ وَرَجَحَ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ مِنَ الْعَدُوِّ أَيِ احْتَرِزُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ إِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ○ ذَا إِهَانَةٍ

اور اگر تم بیمار ہو یا بارش کی تکلیف ہو تو ہتھیار ساتھ نہ رکھنے میں تم پر کچھ گناہ نہیں (اس سے معلوم ہوا کہ بلا عذر ہتھیار ساتھ رکھنے لازم و واجب ہیں۔ ایک قول شافعی کا یہ بھی ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ سنت ہے اسی کو ترجیح دی گئی) اور جہاں تک ہو سکے دشمن سے بچو بیشک اللہ نے کافروں کے واسطے سخت ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۱۰۳) فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَرَغْتُمْ مِنْهَا فَاذْكُرُوا اللّٰهَ بِالتَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ مُضْطَجِعِيْنَ أَيْ فِيْ كُلِّ حَالٍ فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ أَمِنْتُمْ فَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ أَدُّوْهَا بِحُقُوْقِهَا إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَكْتُوْبًا أَيْ مَفْرُوْضًا مَّوْقُوْتًا ○ مُقَدَّرًا وَقْتُهَا فَلَا تُؤَخَّرُ عَنْهُ

(۱۰۳) سو جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو کھڑے بیٹھے لیٹے ہوئے ہر حال میں اللہ کا ذکر کرو تسبیح اور تہلیل میں مشغول رہو پھر جب مطمئن ہو جاؤ اور دشمن کا خوف نہ رہے تو نماز کو وقت پر ادا کرو جیسا کہ چاہیے بے شک نماز مسلمانوں پر فرض وقت مقرر کی گئی ہے پس نماز کو وقت سے ٹلا کر نہ پڑھو

تشریح

(۱۰۲) خوف کی حالت میں نماز | جب خوف کی حالت ہو دشمن کا سامنا ہو دشمن چاہے انسان ہو یا کوئی درندہ یا جانور اور اس حالت میں جماعت سے نماز پڑھنا ممکن نہ ہو اور سواریوں سے اترنے کی بھی مہلت نہ ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی اپنی سواریوں پر بیٹھے بیٹھے اشاروں سے اکیلے اکیلے نماز پڑھ لیں قبلے کا استقبال بھی اس وقت شرط نہیں ہے اگر دو آدمی ایک سواری پر بیٹھے ہوں تو وہ دونوں جماعت کرلیں اور اگر اس کی بھی مہلت نہ ہو تو یہ لوگ معذور ہیں نماز چھوڑ دیں اور بعد میں اکی قضا کرلیں

◎ اور اگر جماعت سے نماز پڑھنا ممکن ہو تو کچھ لوگ جا کر جماعت سے نماز پڑھ لیں اور باقی لوگ دشمن کے مقابلے پر رہیں۔

◎ اور اگر سب لوگ ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہیں تو اس کا طریقہ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ ایک حصہ امام کے ساتھ آدھی نماز پڑھ کر دشمن کے مقابلے پر جا کر کھڑا ہو جائے اور پھر دوسرا حصہ آکر امام کے ساتھ باقی آدھی نماز پڑھ لیں۔ امام کے سلام کے بعد دونوں جماعتیں اپنی رہی ہوئی نمازیں پوری کرلیں اور ممکن ہو تو اپنے ہتھیار ساتھ میں ہی رکھیں البتہ اگر بارش یا بیماری یا کمزوری کی وجہ سے ہتھیار رکھنا ممکن نہ ہو تو چوکنے رہتے ہوئے اپنے ہتھیار رکھ سکتے ہیں یہ سب تدبیریں احتیاط کے طور پر تمہیں بتائی جا رہی ہیں ان پر عمل کرتے ہوئے تمہیں یقین رکھنا چاہیئے کہ جو لوگ اللہ کے دین کے نور کو بجھانے کی کوشش کر رہے ہیں انکے لئے اللہ نے رسوا کن عذاب مہیا کر رکھا ہے۔

(۱۰۳) ذکر و نماز کی پابندی | اوپر نماز خوف کا جو طریقہ بتایا گیا ہے یہ صرف خوف کی صورت میں ہے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے رہو اور جب خوف جاتا رہے اور اطمینان کی صورت پیدا ہو جائے تو پورے سکون و اطمینان کے ساتھ پوری نماز پڑھو اسلئے کہ نماز ایک ایسا فریضہ ہے جو اوقات کے ضبط اور تعین کے ساتھ اہل ایمان پر لازم کیا گیا ہے اور ان اوقات کی پابندی میں بہت سی حکمتیں اور مصلحتیں ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَاۗءِ الْقَوْمِ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّھُمْ

وَلَا تَهِنُوْا	فِي	ابْتِغَاۗءِ	الْقَوْمِ	اِنْ	تَكُوْنُوْا	تَاْلَمُوْنَ	فَاِنَّھُمْ
اور ہمت نہ ہارو	میں	پیچھا کرنے	قوم (کفار)	اگر	ہو تم	دکھ پہنچتا ہے	تو بیشک انہیں

اور کفار کا پیچھا (تعاقب) کرنے میں ہمت نہ ہارو۔ اگر تمہیں دکھ پہنچتا ہے تو بیشک انہیں (بھی)

يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ

يَاْلَمُوْنَ	كَمَا	تَاْلَمُوْنَ	وَتَرْجُوْنَ	مِنَ	اللّٰهِ	مَا لَا	يَرْجُوْنَ
دکھ پہنچتا ہے	جیسا	تمہیں دکھ پہنچتا ہے	اور تم امید رکھتے ہو	سے	اللہ	جو نہیں	وہ امید رکھتے

دکھ پہنچتا ہے جیسے تمہیں دکھ پہنچتا ہے اور تم اللہ سے امید رکھتے ہو جو وہ امید نہیں رکھتے

۱۵ ع ۱۲

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۧ (۱۰۴)

وَكَانَ	اللّٰهُ	عَلِيْمًا	حَكِيْمًا
اور ہے	اللہ	جاننے والا	حکمت والا

اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

(۱۰۴) وَنَزَلَ لَمَّا بَعَثَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَائِفَةً فِي طَلَبِ أَبُوْ سُفْيَانَ وَأَصْحَابِهِ لَمَّا رَجَعُوْا مِنْ أُحُدٍ فَشَكَوُا الْجِرَاحَاتِ وَلَا تَهِنُوْا تَضْعُفُوْا فِي ابْتِغَاءِ طَلَبِ الْقَوْمِ الْكُفَّارِ لِتُقَاتِلُوْهُمْ إِنْ تَكُوْنُوْا تَأْلَمُوْنَ تَأْلَمُوْنَ أَلَمَ الْجِرَاحِ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُوْنَ كَمَا تَأْلَمُوْنَ أَيْ مِثْلَكُمْ وَلَا يَجْبُنُوْنَ عَنْ قِتَالِكُمْ وَتَرْجُوْنَ أَنْتُمْ مِنَ اللّٰهِ مِنَ النَّصْرِ وَالثَّوَابِ عَلَيْهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ هُمْ فَأَنْتُمْ تَزِيْدُوْنَ عَلَيْهِمْ بِذٰلِكَ فَيَنْبَغِيْ أَنْ تَكُوْنُوْا أَرْغَبَ مِنْهُمْ فِيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا بِكُلِّ شَيْءٍ حَكِيْمًا ۧ فِيْ صُنْعِهِ۔

(۱۰۴) (اور جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت صحابہ کو ابوسفیان اور ہمراہیوں کی طلب میں بھیجا اور صحابہ اسی وقت احد کی لڑائی سے واپس آئے تھے زخمی ہو رہے تھے انھوں نے زخموں کا عذر کیا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تهنوا فی ابتغآء القوم الخ اور کافروں کی طلب میں اور ان سے لڑنے میں سست اور ضعیف نہ بنو اگر تم کو زخم کی تکلیف پہنچتی ہے تو ان کو بھی اسی قدر تکلیف پہونچتی ہے اور وہ تمہاری لڑائی سے ضعیف نہیں ہوتے اور تم کو اس وجہ سے لڑائی کی رغبت زیادہ ہونی چاہیئے کہ تم اللہ کی امداد اور فتح و ثواب کے امیدوار ہو وہ نہیں پس تم ان سے اس امر میں بڑھے ہوئے ہو اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

تشریح

(۱۰۴) تمہارے سامنے آخرت کے فائدے ہیں | وہ لوگ جو اسلام کی دعوت اور تبلیغ کے راستے میں رکاوٹیں پیدا کر رہے ہیں ان کا پیچھا کرنے میں تمہاری طرف سے کمزوری نہیں آنی چاہیے اگر تم تکلیف اٹھا رہے ہو تو تکلیف تو وہ بھی اٹھا رہے ہیں مگر تمہارے سامنے ایک بڑا مقصد ہے اور وہ ہے آخرت کی کامیابی۔ تم اللہ تعالیٰ سے وہ امیدیں لگائے ہوئے ہو جو اُن کو نہیں ہیں۔ وہ صرف ناپائیدار دنیا کے فائدے کے لئے تکلیفیں برداشت کر رہے ہیں اور تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے ابدی انعامات کی امیدیں ہیں باقی اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتے ہیں اور حکمت و دانائی والے ہیں ان کا جو فیصلہ ہو گا وہ حکیمانہ ہو گا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَآ

اِنَّآ	اَنْزَلْنَآ	اِلَیْکَ	الْکِتٰبَ	بِالْحَقِّ	لِتَحْکُمَ	بَیْنَ	النَّاسِ	بِمَآ
بیشک ہم	ہم نے نازل کیا	آپکی طرف	کتاب	حق کیساتھ (یعنی)	تاکہ آپ فیصلہ کریں	درمیان	لوگ	جو

بیشک ہم نے آپکی طرف کتاب نازل کی سچی، تاکہ آپ لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں جو آپ کو

اَرٰىکَ اللّٰہُ ؕ وَلَا تَکُنْ لِّلْخَآئِنِیْنَ خَصِیْمًا ﴿۱۰۵﴾ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰہَ ؕ

اَرٰىکَ	اللّٰہُ	وَلَا	تَکُنْ	لِّلْخَآئِنِیْنَ	خَصِیْمًا	وَّاسْتَغْفِرِ	اللّٰہَ
دکھائے آپکو	اللہ	اور نہ	ہوں	خیانت کرنے والے (دغاباز) کیلئے	جھگڑنے والا (طرفدار)	اور بخشش مانگیں	اللہ

اللہ دکھاوے (سمجھاوے) اور آپ نہ ہوں دغابازوں کے طرفدار اور اللہ سے بخشش مانگیں

اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۱۰۶﴾

اِنَّ	اللّٰہَ	کَانَ	غَفُوْرًا	رَّحِیْمًا
بیشک	اللہ	ہے	بخشنے والا	مہربان

بیشک اللہ ہے بخشنے والا مہربان۔

(۱۰۵) وَسَرَقَ طُعْمَۃُ ابْنُ اُبَیْرِقٍ دِرْعًا وَخَبَاھَا
عِنْدَ یَھُوْدِیٍّ فَوُجِدَتْ عِنْدَہٗ فَرَمَاہُ طُعْمَۃُ
بِھَا وَحَلَفَ اَنَّہٗ مَا سَرَقَھَا فَسَاَلَ قَوْمُہُ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّجَادِلَ عَنْہُ وَیُبَرِّئَہٗ
فَنَزَلَ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ الْقُرْاٰنَ بِالْحَقِّ
مُتَعَلِّقٌ بِاَنْزَلْنَا لِتَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىکَ عَلَّمَکَ
اللّٰہُ فِیْہِ وَلَا تَکُنْ لِّلْخَآئِنِیْنَ خَصِیْمًا ○ مُخَاصِمًا
عَنْھُمْ
(۱۰۶) وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰہَ مِمَّا ھَمَمْتَ بِہٖ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ
غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ○

(۱۰۵) انا انزلنا الیک الکتاب بالحق الخ (وجہ نازل ہونے اس آیت کی یہ ہوئی کہ طعمہ بن ابیرق نے ایک درع چرا کر ایک یہود کے پاس چھپادی تھی۔ سو وہ یہودی کے پاس سے ملی طعمہ نے یہودی پر تہمت لگادی کہ یہ درع اس نے چرائی ہے اور قسم کھائی کہ میں نے نہیں چرائی پس اس کی قوم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اسکی طرف سے جھگڑیں اور اس کو بری فرمائیں) بیشک ہم نے تمہاری طرف اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچا قرآن اتارا تاکہ تم لوگوں میں وہ حکم کرو جو تم کو اللہ نے بتلایا اور خیانت کرنے والوں طعمہ وغیرہ کی طرف سے نہ جھگڑو
(۱۰۶) اور کچھ اس قسم کا ارادہ کیا تھا اللہ سے اسکی بخشش مانگو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح

(۱۰۵) انصاف کے معاملے میں کوئی تعصب نہیں ہونا چاہیئے | مذکورہ آیت کا پس منظر یہ ہے کہ ایک مسلمان نے دوسرے مسلمان کے گھر چوری کی اور وہ چوری کا مال لے جا کر ایک یہودی کے پاس رکھ گیا۔ معاملہ نبی ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا تو قریب تھا کہ ظاہری دلیلوں سے متاثر ہو کر نبی ﷺ اس یہودی کے خلاف فیصلہ فرمادیتے لیکن عین وقت پر اللہ تعالے نے آپکو حقیقتِ واقعہ سے آگاہ کر دیا۔ اس پر ارشاد ہوا کہ اے نبی ہم نے یہ کتاب تمہارے اوپر حق کے ساتھ نازل کی ہے تم حق کے علمبردار ہو، اپنا ہو یا غیر فیصلہ انصاف کے ساتھ ہونا چاہیئے بددیانت لوگوں کی کسی قبائلی تعصب یا ہم مذہب ہونے کی وجہ سے ہرگز حمایت نہیں ہونی چاہیئے۔

(۱۰۶) اللہ سے استغفار کرتے رہو | ظاہری حال کو دیکھ کر اور مکمل تحقیق سے پہلے معاملے کا فیصلہ کرنا تمہاری شانِ عظمت کے مناسب نہیں ہے۔ لہٰذا تم اللہ سے استغفار کرو بے شک اللہ تعالے بخشنے والے اور مہربان ہیں کوئی دینی یا اسلامی تعلق ہرگز تمہارے انصاف کے راستے میں نہیں آنا چاہیئے بلکہ جو گناہ گار ہے اسی کو سزا ملنی چاہیئے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

وَلَا تُجَادِلْ	عَنِ	الَّذِيْنَ	يَخْتَانُوْنَ	اَنْفُسَهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يُحِبُّ
اور نہ جھگڑیں	سے	جو لوگ	خیانت کرتے ہیں	اپنے تئیں	بیشک	اللہ	دوست نہیں رکھتا

اور آپ ان لوگوں کی طرف سے نہ جھگڑیں جو اپنے تئیں خیانت کرتے ہیں بیشک اللہ اسے دوست

مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ﴿۱۰۷﴾ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ

مَنْ كَانَ	خَوَّانًا	اَثِيْمًا	يَّسْتَخْفُوْنَ	مِنَ	النَّاسِ	وَلَا	يَسْتَخْفُوْنَ
جو ہو	خائن (دغاباز)	گنہگار	وہ چھپتے (شرماتے) ہیں	سے	لوگ	اور نہیں	چھپتے (شرماتے)

نہیں رکھتا جو خائن (دغاباز) گنہگار ہو۔ وہ لوگوں سے چھپتے (شرماتے) ہیں اور اللہ سے نہیں چھپتے

مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَ

مِنَ	اللّٰهِ	وَهُوَ	مَعَهُمْ	اِذْ	يُبَيِّتُوْنَ	مَا لَا	يَرْضٰى	مِنَ	الْقَوْلِ	وَ
سے	اللہ	حالانکہ وہ	انکے ساتھ	جب	راتوں کو مشورہ کرتے ہیں	جو نہیں	پسند کرتا	سے	بات	اور

(شرماتے) حالانکہ وہ ان کے ساتھ ہے جبکہ وہ راتوں کو مشورہ کرتے ہیں وہ جو بات (اللہ کو) پسند نہیں

كَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿۱۰۸﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ

كَانَ	اللّٰهُ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ	مُحِيْطًا	هٰۤاَنْتُمْ	هٰۤؤُلَآءِ	جٰدَلْتُمْ
ہے	اللہ	اُسے جو	وہ کرتے ہیں	احاطہ کئے (گھیرے) ہوئے	ہاں تم	وہ	تم نے جھگڑا کیا

اور جو وہ کرتے ہیں اللہ اسے احاطہ کئے ہوئے (گھیرے ہوئے) ہے۔ ہاں (سنو) تم وہ لوگ ہو تم نے ان کی طرف

عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

عَنْهُمْ	فِي	الْحَيٰوةِ + الدُّنْيَا	فَمَنْ	يُّجَادِلُ	اللّٰهَ	عَنْهُمْ	يَوْمَ	الْقِيٰمَةِ
ان سے	میں	دنیوی زندگی	سو کون	جھگڑے گا	اللہ	ان (کی طرف) سے	دن	قیامت

سے دنیاوی زندگی میں جھگڑا کیا۔ سو کون اللہ سے جھگڑے گا؟ روزِ قیامت ان کی طرف سے

اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۱۰۹﴾

اَمْ	مَّنْ	يَّكُوْنُ	عَلَيْهِمْ	وَكِيْلًا
یا	کون	ہوگا	ان پر (ان کا)	وکیل

یا کون ان کا وکیل ہوگا؟

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۰۷) وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ
اَنْفُسَهُمْ يَخُوْنُوْنَهَا بِالْمَعَاصِيْ لِاَنَّ
وَبَالَ خِيَانَتِهِمْ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا كَثِيْرَ الْخِيَانَةِ
اَثِيْمًا ۝ اَيْ يُعَاقِبُهٗ

(۱۰۷) اور مت جھگڑا کرو انکی طرف سے جو گناہوں میں مبتلا ہوکر اپنی جانوں سے خیانت کرتے ہیں کیونکہ وبال اس خیانت کا انہیں پر پڑیگا بیشک اللہ کو نہیں بھاتا بہت خیانت کرنے والا یعنی اللہ اس کو عذاب میں گرفتار فرما دے گا۔

(۱۰۸) يَسْتَخْفُوْنَ اَيْ طُعْمَةٌ وَقَوْمُهٗ حَيَاءً
مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ
اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ يَعْلَمُهٗ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ
يُضْمِرُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ مِنْ
عَزْمِهِمْ عَلَى الْحَلْفِ عَلٰى نَفْيِ السَّرِقَةِ
وَرَمْيِ الْيَهُوْدِيِّ بِهَا وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا
يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ۝ عِلْمًا۔

(۱۰۸) طعمہ اور اس کی قوم لوگوں سے شرم کرکے چوری کو چھپاتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپا سکتے کہ وہ ان کے ساتھ ہے جانتا ہے جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہیں چوری نہ کرنے پر قسم کھانے کا ارادہ اور یہودی پر اس کی تہمت لگانے کا خیال اور جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں اللہ کو اس کی خبر ہے۔

(۱۰۹) هٰاَنْتُمْ يٰهٰؤُلَاۤءِ خِطَابٌ لِقَوْمِ طُعْمَةَ
جٰدَلْتُمْ خَاصَمْتُمْ عَنْهُمْ اَيْ عَنْ
طُعْمَةَ وَذَوِيْهِ وَقُرِئَ عَنْهُ فِي
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَمَنْ يُّجَادِلُ
اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِذَا
عَذَّبَهُمْ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ
وَكِيْلًا ۝ يَتَوَلّٰى اَمْرَهُمْ وَيَذُبُّ عَنْهُمْ
اَيْ لَا اَحَدٌ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

(۱۰۹) اے طعمہ کی قوم تم نے طعمہ اور اس کے ساتھیوں کیطرف سے دنیا میں تو جھگڑا کیا پھر جب قیامت میں ان کو عذاب کی مصیبت پیش آئے گی اس وقت اللہ ان کا طرفدار ہوکر کون جھگڑا کر سکے گا یا کون ان کا ذمہ دار ہوکر ان سے عذاب کو دفع کرے گا۔ حاصل یہ کہ کوئی طرف داری انکی اس وقت نہ کرسکے گا۔

تشریح

(۱۰۷) گنہگار کی سفارش مت کرو | کوئی خائن یا بددیانت ہو تو اس کی سفارش بھی مت کرو اسلئے کہ خائن کی سفارش کرنا سب سے پہلے اپنے نفس کے ساتھ خیانت کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ خیانت کار اور معصیت پیشہ لوگوں کو ہرگز پسند نہیں کرتے۔

(۱۰۸) اللہ تعالیٰ سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے | یہ لوگ انسانوں سے اپنی حرکتیں چھپا سکتے ہیں مگر اللہ سے نہیں چھپا سکتے۔ جب یہ راتوں کو چھپ کر اللہ کی مرضی کے خلاف کاموں میں مشورے کرتے ہیں تب بھی اللہ تعالیٰ کو سب کچھ معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کا ہر طرف سے احاطہ کئے ہوئے ہے۔

(۱۰۹) قیامت میں کون تمہاری طرف سے جھگڑے گا | یہاں تو تم نے بددیانت اور چوروں کی حمایت میں خوب آوازیں اٹھائیں اور جھگڑا کیا کیونکہ ان سے تمہارا دینی اور اسلامی تعلق تھا مگر یہ بتاؤ کہ جب قیامت میں اللہ کے سامنے مقدمہ پیش ہوگا اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتے ہیں تو وہاں ان جھوٹوں کی طرف سے کون جھگڑیگا اور کون ان کا وکیل بنے گا لہذا تمہاری نظر آخرت پر رہنی چاہیے کہ جہاں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ

وَمَنْ	يَّعْمَلْ	سُوْٓءًا	اَوْ	يَظْلِمْ	نَفْسَهٗ	ثُمَّ	يَسْتَغْفِرِ	اللّٰهَ
اور جو	کام کرے	بُرا کام	یا	ظلم کرے	اپنی جان	پھر	بخشش چاہے	اللہ

اور جو کوئی بُرا کام یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش چاہے تو

يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ

يَجِدِ	اللّٰهَ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا	وَمَنْ	يَّكْسِبْ	اِثْمًا	فَاِنَّمَا	يَكْسِبُهٗ
وہ پائیگا	اللہ	بخشنے والا	مہربان	اور جو	کمائے	گناہ	تو فقط	وہ کماتا ہے

وہ اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا اور جو کوئی گناہ کمائے تو وہ فقط اپنی جان پر

عَلٰى نَفْسِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱۱﴾

عَلٰى	نَفْسِهٖ	وَ كَانَ	اللّٰهُ	عَلِيْمًا	حَكِيْمًا
پر	اپنی جان	اور ہے	اللہ	جاننے والا	حکمت والا

(اپنے حق میں) کماتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

﴿۱۱۰﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا ذَنْبًا يَسُوْءُ بِهٖ
غَيْرَهٗ كَرَمْيِ طُعْمَةَ الْيَهُوْدِيَّ اَوْ يَظْلِمْ
نَفْسَهٗ بِعَمَلِ ذَنْبٍ عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ
اللّٰهَ مِنْهُ اَيْ يَتُبْ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا
لَّهٗ رَّحِيْمًا ۝ بِهٖ
﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا ذَنْبًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ
عَلٰى نَفْسِهٖ ۭ لِاَنَّ وَبَالَهٗ عَلَيْهَا وَلَا يَضُرُّ
غَيْرَهٗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ فِيْ
صُنْعِهٖ

﴿۱۱۰﴾ اور جو کوئی گناہ کرے اور دوسرے شخص کو متہم کرے جیسے طعمہ مذکور نے یہودی کو تہمت چوری کی لگائی یا اپنی جان پر ظلم کرے کہ گناہ کرکے اس پر اصرار کرے پھر توبہ کرے اور اللہ سے اس گناہ کی بخشش چاہے تو اللہ کو گناہ معاف فرمانے والا مہربان پاوے گا۔

﴿۱۱۱﴾ اور جو شخص کوئی گناہ کرتا ہے وہ اپنی جان پر کرتا ہے کیونکہ وبال اس گناہ کا اسی پر ہے دوسرے کا کچھ نقصان نہیں اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

تشریح

﴿۱۱۰﴾ گناہوں کا علاج توبہ ہے | اگر کوئی شخص ایسا گناہ کرے جس کی برائی اور تکلیف دوسرے کو پہنچے جیسے کسی پر الزام لگایا یا کوئی ایسا گناہ کرے کہ اس کی خرابی گناہ کرنیوالے تک ہی محدود رہے۔ غرضیکہ بڑا گناہ ہو چاہے چھوٹا اس کا علاج یہ ہے کہ اللہ سے استغفار کرے سچے دل سے توبہ کرے اگر توبہ واستغفار کرے گا تو امید ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمادیں گے کیونکہ اللہ تعالےٰ غفور الرحیم ہیں۔ گناہ کا علاج یہ نہیں ہے کہ دھوکے اور فریب سے کسی مجرم کو بے گناہ ثابت کردیا جائے کیونکہ اس سے اس کا گناہ اللہ کے یہاں معاف نہیں ہوگا۔

﴿۱۱۱﴾ گناہ کا وبال گناہ کرنے والے پر پڑتا ہے | جو کوئی بُرا کرتا ہے وہ خود اپنے لئے کرتا ہے اس کا وبال اسی کو بھگتنا پڑتا ہے اللہ تعالےٰ سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے وہ سب کچھ جاننے والے اور حکیم ودانا ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا فَقَدِ

وَ مَنْ	يَّكْسِبْ	خَطِيْٓئَةً	اَوْ	اِثْمًا	ثُمَّ	يَرْمِ + بِهٖ	بَرِيْٓئًا	فَقَدِ
اور جو	کمائے	خطا	یا	گناہ	پھر	تہمت لگائے اسکی	کسی بے گناہ	تو اس

اور جو کوئی خطا یا گناہ کمائے پھر اس کی تہمت لگادے کسی بے گناہ پر تو اس نے

ع ۱۶/۱۲ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۲﴾ ع وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ

احْتَمَلَ	بُهْتَانًا	وَّ	اِثْمًا	مُّبِيْنًا	وَلَوْلَا	فَضْلُ	اللّٰهِ	عَلَيْكَ
لادا	بھاری بہتان	اور	گناہ	صریح (کھلا)	اور اگر نہ	فضل	اللہ	آپ پر

بھاری بہتان اور صریح (کھلا) گناہ لادا۔ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی

وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا

وَ رَحْمَتُهٗ	لَهَمَّتْ	طَّآئِفَةٌ	مِّنْهُمْ	اَنْ	يُّضِلُّوْكَ	وَمَا
اور اس کی رحمت	توقصد کیا ہی تھا	ایک جماعت	انہیں سے	کہ	آپ کو بہکا دیں	اور نہیں

رحمت آپ پر نہ ہوتی تو ان کی ایک جماعت نے قصد کر ہی لیا تھا کہ آپکو بہکا دیں اور وہ نہیں

يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ

يُضِلُّوْنَ	اِلَّآ	اَنْفُسَهُمْ	وَمَا	يَضُرُّوْنَكَ	مِنْ + شَيْءٍ	وَاَنْزَلَ	اللّٰهُ
بہکا رہے ہیں	مگر	اپنے آپ	اور نہیں	بگاڑ سکتے آپ کا	کچھ بھی	اور نازل کی	اللہ

بہکا رہے ہیں مگر اپنے آپ کو اور آپ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ اور اللہ نے آپ پر نازل

عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ

عَلَيْكَ	الْكِتٰبَ	وَالْحِكْمَةَ	وَعَلَّمَكَ	مَا	لَمْ	تَكُنْ	تَعْلَمُ
آپ پر	کتاب	اور حکمت	اور آپ کو سکھایا	جو	نہیں	تھے	تم جانتے

کی کتاب اور حکمت اور آپ کو سکھایا جو آپ نہ جانتے تھے اور

وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾ لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ

وَ كَانَ	فَضْلُ	اللّٰهِ	عَلَيْكَ	عَظِيْمًا	لَا خَيْرَ	فِيْ	كَثِيْرٍ
اور ہے	فضل	اللہ	آپ پر	بڑا	نہیں کوئی بھلائی	میں	اکثر

ہے آپ پر اللہ کا بڑا فضل ان کے اکثر مشوروں (سرگوشیوں)

toobaa-elibrary.blogspot.com

مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ

مِنْ	نَّجْوٰىهُمْ	اِلَّا	مَنْ	اَمَرَ	بِصَدَقَةٍ	اَوْ	مَعْرُوْفٍ	اَوْ	اِصْلَاحٍ
سے	اُن کے مشورے	مگر	جو	حکم دے	خیرات کا	یا	اچھی بات کا	یا	اصلاح کرانا

میں کوئی بھلائی نہیں، مگر یہ کہ جو حکم دے خیرات کا یا اچھی بات کا یا لوگوں کے

بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ

بَيْنَ	النَّاسِ	وَ	مَنْ	يَّفْعَلْ	ذٰلِكَ	ابْتِغَاۗءَ	مَرْضَاتِ
درمیان	لوگوں	اور	جو	کرے	یہ	حاصل کرنا	رضا

درمیان اصلاح کرانے کا اور جو یہ کرے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے

اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١١٤﴾

اللّٰهِ	فَسَوْفَ	نُؤْتِيْهِ	اَجْرًا	عَظِيْمًا
اللہ	سو عنقریب	ہم اسے دینگے	ثواب	بڑا

سو ہم عنقریب اُسے بڑا ثواب دیں گے

(١١٢) وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْۗـــَٔةً ذنبا صغیرا
اَوْ اِثْمًا ذنبا کبیرا ثُمَّ يَرْمِ
بِهٖ بَرِيْۗـــًٔا منه فَقَدِ احْتَمَلَ
تحمل بُهْتَانًا برمیه وَّاِثْمًا
مُّبِيْنًا ۝ بینا بکسبه

(١١٢) اور جو کوئی چھوٹا گناہ یا بڑا گناہ کرے پھر کسی بے گناہ کے ذمے اس کی تہمت لگاوے تو اس نے اس تہمت کی وجہ سے بڑا بہتان اٹھایا اور ظاہر گناہ کا ارتکاب کیا۔

(١١٣) وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ
وَرَحْمَتُهٗ بالعصمة لَهَمَّتْ
طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ من قوم طعمة
اَنْ يُّضِلُّوْكَ ۭ عن القضاء
بالحق بتلبيسهم عليك وَمَا
يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا
يَضُرُّوْنَكَ مِنْ زائدة شَيْءٍ
لان وبال اضلالهم عليهم وَ
اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ القرآن

(١١٣) وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ الخ اور اگر تم پر اے محمدؐ اللہ کا فضل نہ ہوتا اور اس کی رحمت سے تم معصوم اور محفوظ گناہوں سے نہ ہوتے تو طعمہ کی قوم نے تم کو ٹھیک حکم کرنے سے بہکانا چاہا تھا اور حق کو پوشیدہ کرنا چاہا تھا حالانکہ وہ اپنی ہی جانوں کو گمراہ کرتے ہیں اور تم کو کچھ نقصان نہیں پہنچاتے کیونکہ وبال اس کا انہیں پر ہے۔

اور اللہ نے تم پر قرآن اتارا۔ اور اس میں احکام

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَالْحِكْمَةَ مَا فِيْهِ مِنَ الْاَحْكَامِ وَ
عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ مِنَ
الْاَحْكَامِ وَالْغَيْبِ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ
عَلَيْكَ بِذٰلِكَ وَغَيْرِهٖ عَظِيْمًا ○

بیان فرمائے اور تم کو وہ احکام اور غیب کی باتیں سکھلائیں جو تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے کہ ایسی نعمتیں عطا فرمائیں۔

(۱۱۴) لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ
اَيِ النَّاسِ اَيْ مَا يَتَنَاجَوْنَ
فِيْهِ وَيَتَحَدَّثُوْنَ اِلَّا نَجْوٰى
مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ
عَمَلِ بِرٍّ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ
النَّاسِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ
الْمَذْكُوْرَ ابْتِغَآءَ طَلَبَ
مَرْضَاتِ اللّٰهِ لَا غَيْرَهٗ
مِنْ اُمُوْرِ الدُّنْيَا فَسَوْفَ
نُؤْتِيْهِ بِالنُّوْنِ وَالْيَاءِ
اَيِ اللّٰهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ○

(۱۱۴) ان لوگوں کے بہت سے مشوروں اور باتوں میں بھلائی نہیں ہے بجز اس کے جو صدقہ کرنے اور اچھے کاموں اور لوگوں میں اصلاح کرنے کا مشورہ اور حکم کرے اور جو کوئی اللہ کی رضا جوئی اور نیک نیتی سے اس قسم کے کام کرے دنیا کے نفع وغیرہ کے خیال سے نہ کرے تو عنقریب ہم اس کو بڑا اجر دینگے

تشریح

(۱۱۲) بہتان تراشی بہت بڑا گناہ ہے | جس نے خود گناہ کیا اور اس گناہ کو دوسرے بے گناہ پر تھوپ دیا۔ اس نے یہ بہتان تراشی کرکے گناہ کا بوجھ اپنے اوپر لا دلیا۔ اس سے اس کے گناہ کا وبال اور بڑھ گیا اسلئے گناہ کا علاج یہ ہے کہ سچے دل سے توبہ کرے۔

(۱۱۳) آنحضرت ﷺ پر اللہ کی خاص عنایت | جیسا کہ اوپر کی آیتوں میں بیان ہوا ہے کہ کچھ لوگوں نے ایک یہودی کے مقابلے میں ایک مسلمان کی جس نے چوری کا ارتکاب کیا تھا حمایت کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسلمان کے حق میں فیصلہ کرانے کی کوشش کی مگر اللہ تعالےٰ نے عین وقت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقتِ حال سے باخبر کر دیا۔ یہ آپ ﷺ پر اللہ تعالےٰ کی خاص عنایت اور اس کا خاص فضل ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ اگرچہ وہ لوگ تمہارا کچھ نقصان نہیں کر سکتے تھے مگر ان کی یہ چال اللہ نے بیکار کر دی اور آپ کو بتا دیا کہ آپ اپنی عظمت کے مطابق اور زیادہ احتیاط اور تحقیق سے کام لیں۔ اللہ تعالےٰ نے تو آپ پر اپنی کتاب اور حکمت نازل کی اور جو آپ کو معلوم نہ تھا اس سے باخبر کیا۔ آپ ﷺ پر اللہ کا فضلِ عظیم ہے۔

(۱۱۴) بیکار کی سرگوشیوں کے بجائے اللہ کی رضا مطلوب ہونی چاہیئے | منافق اور مکار قسم کے لوگ آپ کے کان میں سرگوشیاں کرتے تھے تاکہ لوگوں میں اپنا اعتبار بڑھائیں کہ ہمارا آپ سے خاص تعلق ہے اور آپس میں مجلس میں بیٹھ کر چپکے چپکے آپس میں کان میں باتیں کیا کرتے تھے جس میں کسی کی غیبت اور کسی کی شکایت ہوتی تھی۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ ایسی سرگوشیوں میں کوئی بھلائی اور فائدہ نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی اللہ کی رضاجوئی کے لئے کسی نیک کام کی تلقین کرے یا کسی کی اصلاح کرے تو وہ بڑے اجر کی بات ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اس کو اس کا بدلہ عطا کریں گے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى

وَ مَنْ	يُّشَاقِقِ	الرَّسُوْلَ	مِنْۢ بَعْدِ	مَا	تَبَيَّنَ	لَهُ	الْهُدٰى
اور جو	مخالفت کرے	رسول	اسکے بعد	جب	ظاہر ہو چکی	اسکے لئے	ہدایت

اور جو کوئی اس کے بعد رسول ؐ کی مخالفت کرے جب کہ اس پر ہدایت ظاہر ہو چکی ، اور سب

وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ

وَ يَتَّبِعْ	غَيْرَ	سَبِيْلِ	الْمُؤْمِنِيْنَ	نُوَلِّهٖ	مَا	تَوَلّٰى	وَ
اور چلے	خلاف	راستہ	مومنین	ہم حوالہ کردیں گے	جو	اس نے اختیار کیا	اور

مومنوں کے راستہ کے خلاف چلے ، ہم اس کے حوالہ کردیں گے جو اس نے اختیار کیا اور

نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾ ع

نُصْلِهٖ	جَهَنَّمَ	وَسَآءَتْ	مَصِيْرًا
ہم اُسے داخل کرینگے	جہنم	اور بری جگہ	پہنچنے (پلٹنے) کی جگہ

ہم اُسے جہنم میں داخل کریں گے اور یہ پلٹنے کی بری جگہ ہے

﴿۱۱۵﴾ وَمَنْ يُّشَاقِقِ يُخَالِفِ الرَّسُوْلَ فِيْمَا
جَآءَ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ مِنْۢ بَعْدِ مَا
تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى ظَهَرَ لَهُ الْحَقُّ
بِالْمُعْجِزَاتِ وَيَتَّبِعْ طَرِيْقًا غَيْرَ سَبِيْلِ
الْمُؤْمِنِيْنَ اَيْ طَرِيْقِهِمُ الَّذِيْ
هُمْ عَلَيْهِ مِنَ الدِّيْنِ بِاَنْ يَّكْفُرَ نُوَلِّهٖ مَا
تَوَلّٰى نَجْعَلْهُ وَالِيًا لِمَا تَوَلَّاهُ مِنَ
الضَّلَالِ بِاَنْ نُّخَلِّيَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ
فِي الدُّنْيَا وَنُصْلِهٖ نُدْخِلْهُ فِي الْاٰخِرَةِ
جَهَنَّمَ لِيَحْتَرِقَ فِيْهَا وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝
مَرْجِعًا هِيَ

﴿۱۱۵﴾ اور جو شخص پیغمبر خدا کا خلاف کرے اور جو کچھ وہ احکام الٰہی لایا اس کو نہ مانے بعد اس کے کہ اس شخص پر پیغمبر اور ان کے احکام کا سچا ہونا بوجہ دیکھنے معجزوں کے ظاہر ہو جاوے اور باوجود ظہور حق مسلمانوں کے طریق اور مذہب کے سوا دوسرا راستہ اختیار کرے اور کافر بنے تو ہم اسکو دنیا میں اسے گمراہی میں چھوڑیں گے جو اس نے اختیار کی اور آخرت میں اسکو دوزخ میں ڈالیں گے۔ کہ اس میں جلے اور دوزخ برا ٹھکانا ہے۔

تشریح

﴿۱۱۵﴾ رسول اللہؐ اور اہل ایمان کی مخالفت کا وبال | راہ راست واضح ہو جانے کے بعد جو شخص رسول اللہؐ کی مخالفت کرے اور اہل ایمان کی روش سے ہٹ کر کوئی دوسری روش اختیار کرے تو جدھر وہ جانا چاہتا ہے ہم اسے ادھر ہی چلائیں گے اور ایسے شخص کو جہنم میں جھونکا جائیگا جو نہایت بُرا ٹھکانا ہے۔ اس آیت میں اس خائن مسلمان کی طرف اشارہ ہے کہ جس کے خلاف اور بے گناہ یہودی کے حق میں آپؐ نے فیصلہ فرمایا تو وہ مدینہ سے بھاگ کر مکہ چلا گیا اور دشمنوں میں شامل ہو گیا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ

إِنَّ	اللّٰهَ	لَا يَغْفِرُ	اَنْ يُّشْرَكَ	بِهٖ	وَيَغْفِرُ	مَا	دُوْنَ	ذٰلِكَ	لِمَنْ
بیشک	اللہ	نہیں بخشتا	کہ شریک ٹھیرایا جائے	اس کا	اور بخشے گا	جو	سوا	اس	جس کو

بیشک اللہ اس کو نہیں بخشتا کہ اُس کا شریک ٹھہرایا جائے، اور بخشدے گا اس کے سوا جس کو

يَّشَآءُ ۭ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا (۱۱۶) اِنْ يَّدْعُوْنَ

يَّشَآءُ	وَمَنْ	يُّشْرِكْ	بِاللّٰهِ	فَقَدْ	ضَلَّ	ضَلٰلًا	بَعِيْدًا	اِنْ يَّدْعُوْنَ
وہ چاہے	اور جس	شریک ٹھیرایا	اللہ کا	سو	گمراہ ہوا	گمراہی	دُور	نہیں پکارتے

چاہے، اور جس نے اللہ کا شریک ٹھیرایا، سو وہ گمراہ ہوا گمراہی میں بہت دُور کی۔ اس کے

مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا (۱۱۷)

مِنْ دُوْنِهٖ	اِلَّآ اِنٰثًا	وَاِنْ	يَّدْعُوْنَ	اِلَّا	شَيْطٰنًا	مَّرِيْدًا
اس کے سوا	مگر عورتیں	اور نہیں	پکارتے ہیں	مگر	شیطان	سرکش

سوا نہیں کہ پکارتے (پرستش کرتے) مگر عورتوں کو اور نہیں پکارتے مگر سرکش شیطان کو۔

(۱۱۶) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ
ٔ
(۱۱۶) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ○ عَنِ الْحَقِّ

(۱۱۷) اِنْ مَا يَّدْعُوْنَ يَعْبُدُ الْمُشْرِكُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَيِ اللّٰهِ اَیْ غَيْرِهٖ اِلَّآ اِنٰثًا اَصْنَامًا مُؤَنَّثَةً كَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى وَمَنَاةَ وَاِنْ مَا يَدْعُوْنَ يَعْبُدُوْنَ بِعِبَادَتِهَا اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ○ خَارِجًا عَنِ الطَّاعَةِ لِطَاعَتِهِمْ لَهٗ فِيْهَا وَهُوَ اِبْلِيْسُ۔

(۱۱۶) بے شک اللہ اس کو نہ بخشے گا کہ اس کا شریک کسی کو بنایا جاوے اسکے نیچے کے گناہ جس کے لئے چاہے بخشتا ہے اور جس نے اللہ کا شریک بنایا وہ راہ بھول کر حق سے بہت دور ہو گیا۔

(۱۱۷) نہیں پوجتے مشرک اللہ کے سوا مگر بتوں کو جن کے نام مؤنث کے سے ہیں جیسے لات اور منات اور یہ لوگ بتوں کو پوج کر شیطان سرکش نافرمان کے فرماں بردار ہوتے ہیں کہ وہ اس پرستش میں ابلیس کے مطیع ہیں۔

تشریح

(۱۱۶) شرک ناقابل معافی ہے | اللہ تعالےٰ اس کو معاف نہیں کرتا کہ اسکے ساتھ ذات میں یا صفات میں یا اس کے اختیارات میں یا اس کی عظمت و کبریائی میں یا اسکی اطاعت و فرمانبرداری میں کسی کو شریک کیا جائے۔ شرک کے علاوہ بڑے سے بڑے گناہ کی توبہ کرنے پر معافی کا امکان ہے لیکن شرک کرنے والا گمراہی میں بہت دور نکل چکا ہوتا ہے جس کی معافی کا کوئی امکان نہیں ہے مسلمان کی خرابی صرف اعمال تک ہے اور اس کا عقیدہ بالکل صحیح ہے تو جلد یا بدیر جب اللہ چاہیں گے اس کی مغفرت فرمادیں گے۔

(۱۱۷) دیوی دیوتاؤں کو معبود بنانا | دیوی دیوتاؤں کو معبود بنانا شیطانی کام ہے جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دیوی دیوتاؤں کو اپنا معبود بناتے ہیں وہ دراصل اپنے نفس کی باگیں شیطان کے ہاتھوں میں دیتے ہیں کہ وہ اللہ کا باغی جدہر کو چاہتا ہے انکو لیجاتا ہے اسطرح شیطان کی اندھی پیروی میں یہ بھی اسکی عبادت ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾

لَعَنَهُ + اللّٰهُ	وَقَالَ	لَاَتَّخِذَنَّ	مِنْ	عِبَادِكَ	نَصِيْبًا	مَّفْرُوْضًا
اللہ نے اس پر لعنت کی	اور اس نے کہا	میں ضرور لوں گا	سے	تیرے بندے	حصہ	مقررہ

اللہ نے اس پر لعنت کی۔ اس (شیطان) نے کہا میں تیرے بندوں سے اپنا حصہ ضرور لوں گا مقررہ

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ	وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ	وَلَاٰمُرَنَّهُمْ	فَلَيُبَتِّكُنَّ	اٰذَانَ	الْاَنْعَامِ
اور انہیں ضرور بہکاؤں گا	اور انہیں ضرور امیدیں دلاؤں گا	اور انہیں سکھاؤں گا	تو وہ ضرور چیریں گے	کان	جانور (جمع)

اور میں انہیں ضرور بہکاؤں گا، ضرور امیدیں دلاؤں گا اور انہیں سکھاؤں گا تو وہ ضرور چیریں گے (بتوں کی خاطر) کان جانوروں کے

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ	فَلَيُغَيِّرُنَّ	خَلْقَ + اللّٰهِ	وَمَنْ	يَّتَّخِذِ	الشَّيْطٰنَ	وَلِيًّا
اور انہیں سکھاؤں گا	تو وہ ضرور بدلیں گے	اللہ کی صورتیں	اور جو	پکڑے (بنائے)	شیطان	دوست

اور میں انہیں سکھاؤں گا تو وہ اللہ کی (بنائی ہوئی) صورتیں بدلیں گے۔ اور جو بنائے اللہ کے سوا شیطان

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾ يَعِدُهُمْ

مِّنْ	دُوْنِ	اللّٰهِ	فَقَدْ + خَسِرَ	خُسْرَانًا	مُّبِيْنًا	يَعِدُهُمْ
سے	سوا	اللہ	تو وہ پڑا نقصان میں	نقصان	صریح	وہ ان کو وعدہ دیتا ہے

کو دوست تو وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔ وہ ان کو وعدے دیتا ہے

وَيُمَنِّيْهِمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾ اُولٰۗىِٕكَ

وَيُمَنِّيْهِمْ	وَمَا + يَعِدُهُمُ	الشَّيْطٰنُ	اِلَّا	غُرُوْرًا	اُولٰۗىِٕكَ
اور انہیں امید دلاتا ہے	اور انہیں وعدے نہیں دیتا	شیطان	مگر	صرف فریب	یہی لوگ

اور امیدیں دلاتا ہے اور شیطان انہیں وعدے نہیں دیتا مگر صرف فریب (نرا دھوکا) یہی لوگ ہیں

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾

مَاْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ	وَلَا	يَجِدُوْنَ	عَنْهَا	مَحِيْصًا
جن کا ٹھکانا	جہنم	اور نہیں	وہ پائیں گے	اس سے	بھاگنے کی جگہ

جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ اس سے بھاگنے کی جگہ نہ پائیں گے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۱۸) لَعَنَهُ اللّٰهُ اَبْعَدَهُ عَنْ رَحْمَتِهٖ وَقَالَ اَیِ الشَّيْطَانُ
لَاَتَّخِذَنَّ لَاَجْعَلَنَّ لِیْ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا حَظًّا
مَّفْرُوْضًا ○ مَقْطُوْعًا اَدْعُوْهُمْ اِلٰی طَاعَتِیْ

(۱۱۸) جس کو اللہ نے اپنی رحمت سے دور کر دیا۔ اور کہا شیطان نے کہ میں تیرے بندوں میں سے اپنے لئے حصہ مقرر کروں گا کہ ان کو اپنی بندگی کی طرف بلاؤں گا۔

(۱۱۹) وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ عَنِ الْحَقِّ بِالْوَسْوَسَةِ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ
اُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِهِمْ طُوْلَ الْحَيٰوةِ وَاَنْ لَابَعْثَ وَ
لَاحِسَابَ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ يُقَطِّعُنَّ
اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَقَدْ فُعِلَ ذٰلِكَ بِالْبَحَائِرِ
وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ دِيْنَهٗ
بِالْكُفْرِ وَاِحْلَالِ مَا حُرِّمَ وَتَحْرِيْمِ مَا اُحِلَّ وَمَنْ
يَّتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا يَتَوَلَّاهُ وَيُطِيْعُهٗ مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اَیْ غَيْرِهٖ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ○
بَيِّنًا لِمَصِيْرِهٖ اِلَی النَّارِ الْمُؤَبَّدَةِ عَلَيْهِ۔

(۱۱۹) اور وسوسہ ڈال کر ان کو حق سے گمراہ کروں گا اور ان کے دلوں میں آرزو زیادہ دلوں زندہ رہنے اور قیامت اور حساب کے انکار کی ڈالوں گا اور البتہ ان کو سکھاؤں گا سو وہ اپنے جانوروں کے کان کاٹیں گے جیسا کہ وہ ایسا ہی کرتے تھے بحیرہ کے ساتھ (بحیرہ وہ جانور جس کا کان چیر کر بتوں کے نام پر چھوڑتے تھے) اور البتہ میں ان کو سکھاؤں گا کہ وہ اللہ کے دین کو کفر سے بدل ڈالیں گے اور اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال اور حلال کو حرام کرینگے اور جو شخص اللہ کے سوا شیطان کو دوست بنا دے کر اس سے دوستی کرے اور اسکا حکم مانے تو وہ صریح ٹوٹے میں پڑا کہ اس کا ٹھکانا ہمیشہ کو

(۱۲۰) يَعِدُهُمْ طُوْلَ الْعُمُرِ وَيُمَنِّيْهِمْ نَيْلَ الْاٰمَالِ
فِی الدُّنْيَا وَاَنْ لَابَعْثَ وَلَاجَزَاءَ وَمَا يَعِدُهُمُ
الشَّيْطَانُ بِذٰلِكَ اِلَّا غُرُوْرًا ○ بَاطِلًا

(۱۲۰) شیطان ان سے درازی زندگانی کا وعدہ کرتا ہے اور ان کو طمع دیتا ہے کہ دنیا میں تمہاری تمنائیں پوری ہونگی اور قیامت اور ثواب عذاب کچھ نہیں اور شیطان کا ان سے یہ وعدہ محض دھوکہ اور جھوٹ ہے۔

(۱۲۱) اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُوْنَ
عَنْهَا مَحِيْصًا ○ مَعْدِلًا۔

(۱۲۱) وہی لوگ ہیں کہ ٹھکانا ان کا دوزخ ہے جس سے وہ کہیں نہ نکل کر جا سکیں گے۔

تشریح

(۱۱۸) **شرک کرنے والے شیطان کے ساتھی ہیں** وہ لوگ جو اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا معبود بناتے ہیں وہ دراصل اس شیطان کی اطاعت کر رہے ہیں جس کو اللہ نے لعنت کر کے اپنی بارگاہ سے نکالا تھا اور شیطان نے کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے ان کی محنت اور کوششوں میں ان کی قابلیت اور ان کے مال میں اپنا حصہ لیکر رہوں گا۔

(۱۱۹) **شرک کرنے والے شیطان کے بہکاوے میں ہیں** شیطان نے اللہ تعالٰے سے کہا تھا کہ آپ مجھے مہلت دیدیں میں ان کو بہکاؤں گا میں ان کو تمناؤں میں الجھاؤنگا، میں ان کو ایسے وہموں میں مبتلا کروں گا کہ جس کی کوئی بنیاد نہ ہوگی چنانچہ عرب کے لوگ اونٹنی کو جب وہ پانچ یا دس بچے جن لیتی تھی تو اس کے کان پھاڑ کر دیوتا کے نام پر چھوڑ دیتے تھے، اسی طرح جس اونٹ سے دس پانچ بچے ہو جاتے اس کو بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے اس سے محنت اور کام نہیں کراتے تھے۔ میں ان کو ایسے حکم دوں گا کہ وہ اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں میں اسکی فطرت کے خلاف عمل کریں گے جس کام کے لئے اللہ نے ان چیزوں کو بنایا ہے اُن سے ان کی فطرت کے خلاف کام لیں گے۔ وہ خالق کائنات کے ٹھہرائے ہوئے قوانین فطرت میں تبدیلی کر کے انسانی تہذیب کے بجائے شیطانی تہذیب کو فروغ دیں گے۔ اس طرح جس شخص نے شیطان کو اپنا سرپرست اور رہنما بنا لیا وہ کھلے نقصان میں مبتلا ہو گیا۔ "حذر اے دوستاں کہ سخت ہیں فطرت کی تعزیریں۔"

(۱۲۰) **شیطان کے جھوٹے وعدے** شیطان اِن سے وعدے کرتا ہے ان کو امیدیں دلاتا ہے اور شیطان کے وعدے فریب اور جھوٹ کے سوا کچھ نہیں ہیں۔ وہ صرف سبز باغ دکھاتا ہے اور اس طرح انسان کی آخرت برباد کرتا ہے اور اس کی دنیا بھی تباہ ہو جاتی ہے۔

(۱۲۱) **جہنم جس سے خلاصی کی کوئی صورت نہیں ہے** اسطرح ان لوگوں کا ٹھکانا جو شیطان کے بہکاوے میں آجاتے ہیں جہنم ہو جاتا ہے جہاں سے رہائی کی کوئی صورت نہ ہوگی۔ جو اللہ تعالٰے کے راستہ سے ہٹ جاتا ہے وہ گمراہی میں پھنس کر اپنی دنیا اور آخرت دونوں کو تباہ و برباد کر لیتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

وَالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَعَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	سَنُدْخِلُهُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ
اور جو لوگ	ایمان لائے	اور انہوں نے عمل کئے	اچھے	ہم انہیں عنقریب داخل کرینگے	باغات	بہتی ہیں	سے

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے ہم عنقریب انہیں باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ

تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَآ	اَبَدًا	وَعْدَ	اللّٰهِ	حَقًّا	وَمَنْ	اَصْدَقُ
انکے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہینگے	اسمیں	ہمیشہ ہمیشہ	وعدہ	اللہ	سچا	اور کون	سچا

نہریں بہتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ کا وعدہ سچا ہے اور کون ہے

مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ

مِنَ	اللّٰهِ	قِيْلًا	لَيْسَ	بِاَمَانِيِّكُمْ	وَلَا	اَمَانِيِّ	اَهْلِ الْكِتٰبِ	مَنْ يَّعْمَلْ
سے	اللہ	بات میں	نہ	تمہاری آرزوؤں پر	اور نہ	آرزوئیں	اہل کتاب	جو کرے گا

اللہ سے زیادہ سچا بات میں۔ (عذاب وثواب) نہ تمہاری آرزوؤں پر ہے، اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر۔ جو کوئی برائی

سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ

سُوْٓءًا	يُّجْزَ بِهٖ	وَلَا يَجِدْ	لَهٗ	مِنْ	دُوْنِ اللّٰهِ	وَلِيًّا	وَّلَا نَصِيْرًا	وَمَنْ
برائی	اسکی سزا پائیگا	اور نہیں پائیگا	اپنے لئے	سے	اللہ کے سوا	کوئی دوست	اور نہ مددگار	اور جو

کرے گا اسکی سزا پائے گا اور اپنے لئے نہیں پائے گا اللہ کے سوا کوئی دوست اور نہ مددگار اور جو

يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ

يَّعْمَلْ	مِنَ	الصّٰلِحٰتِ	مِنْ	ذَكَرٍ	اَوْ	اُنْثٰى	وَهُوَ	مُؤْمِنٌ	فَاُولٰٓئِكَ
کرے گا	سے	اچھے کام	سے	مرد	یا	عورت	بشرطیکہ وہ	مومن	تو ایسے لوگ

اچھے کام کرے گا، مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو ایسے لوگ جنت

يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾

يَدْخُلُوْنَ	الْجَنَّةَ	وَلَا	يُظْلَمُوْنَ	نَقِيْرًا
داخل ہونگے	جنت	اور نہ	ان پر ظلم ہوگا	تل برابر

میں داخل ہوں گے اور ان پر تل برابر ظلم نہ ہوگا

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱۲۲ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا اَيْ وَعَدَ
هُمُ اللّٰهُ ذٰلِكَ وَحَقَّهٗ حَقًّا
وَمَنْ اَيْ لَا اَحَدٌ اَصْدَقُ مِنَ
اللّٰهِ قِيْلًا ○ قَوْلًا۔

۱۲۲ اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے عنقریب ہم ان کو ایسے باغوں میں پہنچائیں گے جن کے نیچے پانی کی نہریں جاری ہیں وہ انمیں ہمیشہ رہیں گے اللہ کا یہ وعدہ سچا ہے۔
اور اللہ سے زیادہ سچی بات کسی کی بات نہیں۔

۱۲۳ وَنَزَلَ لَمَّا افْتَخَرَ الْمُسْلِمُوْنَ وَاَهْلُ
الْكِتَابِ لَيْسَ الْاَمْرُ مَنُوْطًا
بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَاۤ اَمَانِيِّ اَهْلِ
الْكِتٰبِ ؕ بَلْ بِالْعَمَلِ الصَّالِحِ
مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ اِمَّا
فِي الْاٰخِرَةِ اَوْ فِي الدُّنْيَا بِالْبَلَاءِ
وَالْمِحَنِ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا
يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَيْ
غَيْرِهٖ وَلِيًّا يَّحْفَظُهٗ وَّلَا نَصِيْرًا ○
يَمْنَعُهٗ مِنْهُ

۱۲۳ (اور جبکہ مسلمانوں اور اہل کتاب نے اپنے اپنے مذہب پر فخر کیا تو یہ آیت نازل ہوئی) حاصل ہونا ثواب کا تمہاری آرزوؤں اور اہل کتاب کی تمناؤں پر متعلق نہیں بلکہ حصول ثواب اچھے عمل پر ہے جو شخص برا عمل کرتا ہے اس کا بدلہ دیا جاویگا خواہ آخرت میں یا دنیا میں اُس پر طرح طرح کی مصیبتیں اور بلائیں آئیں گی جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔ اللہ کے سوا وہ کسی کو اپنا حفاظت کرنے والا اور مددگار جو عذاب سے بچاوے نہ پاوے گا۔

۱۲۴ وَمَنْ يَّعْمَلْ شَيْئًا مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ
ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ
يَدْخُلُوْنَ بِالْبِنَاءِ لِلْمَفْعُوْلِ وَالْفَاعِلِ الْجَنَّةَ
وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ○ قَدْرَ نُقْرَةِ النَّوَاةِ

۱۲۴ اور جو مرد یا عورت اچھے عمل کرے اور وہ مسلمان ہو، سو وہی لوگ جنت میں داخل کئے جائیں گے اور بقدر سوراخ گٹھلی کے بھی ان پر ظلم نہ کیا جاوے گا۔

تشریح

۱۲۲ اہل ایمان پر اللہ کے انعامات | اس کے مقابلے پر اللہ پر جو ایمان لاتے ہیں اور ایمان کے تقاضوں پر عمل کرتے ہوئے اپنی پوری زندگی میں صحیح اعمال اختیار کرتے ہیں ان سے اللہ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ سے بڑھ کر سچا وعدہ کس کا ہو سکتا ہے کہ وہ ان کو اپنے انعامات سے نوازینگے اور ان کو ایسے باغ عطا کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اور وہ ہمیشہ اسی راحت و آرام کی جگہ رہیں گے۔

۱۲۳ معاملہ تمناؤں کا نہیں حقائق کا ہے | انجام نہ تمہاری تمناؤں پر موقوف ہے اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر بلکہ انجام کی بنیاد یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی اس پوری کائنات میں با اختیار ہیں جو اس مالک حقیقی کی نافرمانی کرے گا وہ سزا پائیگا اس کائنات میں اللہ کے سوا نہ کوئی حمایت کرنے والا ہے اور نہ کوئی اس کے حکم بغیر مدد کرنے والا ہے۔

۱۲۴ جنت عمل سے ملے گی | جنت اللہ کے فضل اور اس کے رحم سے ملے گی۔ اور اللہ کی رحمت و فضل اسی کی طرف متوجہ ہوں گے جو اس کی فرماں برداری کرے گا اور اپنی پوری زندگی کو نیک راستے پر چلائیگا۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں مرد و عورت کی کوئی تفریق نہیں ہے۔ شرط ہے ایمان اور نیک اعمال اللہ تعالےٰ ایسے ہی لوگوں کو جنت میں داخل کریں گے اور ان کے ساتھ ذرا سی بھی حق تلفی نہ ہوگی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَمَنۡ اَحۡسَنُ دِيۡنًا مِّمَّنۡ اَسۡلَمَ وَجۡهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحۡسِنٌ وَّ

وَمَنۡ	اَحۡسَنُ	دِيۡنًا	مِّمَّنۡ	اَسۡلَمَ	وَجۡهَهٗ	لِلّٰهِ	وَهُوَ	مُحۡسِنٌ وَّ
اور کون کس	زیادہ بہتر	دین	سے۔ جس	جھکا دیا	اپنا منھ	اللہ کیلئے	اور وہ	نیکوکار اور

اور کس کا دین اس سے بہتر؟ جس نے اپنا منھ اللہ کے لئے جھکا دیا اور وہ نیکوکار بھی ہے اور

اتَّبَعَ مِلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبۡرٰهِيۡمَ خَلِيۡلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى

اتَّبَعَ	مِلَّةَ	اِبۡرٰهِيۡمَ	حَنِيۡفًا	وَاتَّخَذَ	اللّٰهُ	اِبۡرٰهِيۡمَ	خَلِيۡلًا	وَلِلّٰهِ	مَا	فِى
اس نے پیروی کی	دین	ابراہیمؑ	ایک کا ہو کر رہنے والا	اور بنا یا	اللہ	ابراہیمؑ	دوست	اور اللہ کیلئے	جو	میں

اس نے ایک کے ہو رہنے والے ابراہیمؑ کے دین کی پیروی کی اور اللہ نے ابراہیمؑ کو دوست بنایا۔ اور اللہ کے لئے ہے جو

ع ۸/۱۱ ۱۵ السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ مُّحِيۡطًا ﴿۱۲۶﴾ ع

السَّمٰوٰتِ	وَمَا	فِى	الۡاَرۡضِ	وَكَانَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ	شَىۡءٍ	مُّحِيۡطًا
آسمانوں	اور جو	میں	زمین	اور ہے	اللہ	ہر	چیز	احاطہ کئے ہوئے

آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز کو احاطہ کئے ہوئے ہے۔

(۱۲۵) وَمَنۡ اَیۡ لَا اَحَدٌ اَحۡسَنُ دِيۡنًا مِّمَّنۡ اَسۡلَمَ وَجۡهَهٗ اَیۡ اِنۡقَادَ وَاَخۡلَصَ عَمَلَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحۡسِنٌ مُّوَحِّدٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ اَلۡمُوَافِقَةِ لِمِلَّةِ الۡاِسۡلَامِ حَنِيۡفًا حَالٌ اَیۡ مَائِلًا عَنِ الۡاَدۡيَانِ كُلِّهَا اِلَى الدِّيۡنِ الۡقَيِّمِ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبۡرٰهِيۡمَ خَلِيۡلًا ۝ صَفِيًّا خَالِصَ الۡمَحَبَّةِ

(۱۲۶) وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ مُلۡكًا وَّ خَلۡقًا وَّعَبِيۡدًا وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ مُّحِيۡطًا ۝ ع عِلۡمًا وَّقُدۡرَةً اَیۡ لَمۡ يَزَلۡ مُتَّصِفًا بِذٰلِكَ

(۱۲۵) اور اس شخص سے اچھا کس کا مذہب ہے جو اللہ کا فرماں بردار ہو اور خالص اسی کے لئے سب کام کرے اور حال یہ کہ وہ اسلام و توحید پر ثابت ہو اور مذہب ابراہیم کی پیروی کرے جو مذہب اسلام کے موافق ہے اور جس نے سب مذہبوں کو چھوڑ کر سیدھا دین اختیار کیا اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا خالص دوست بنایا کہ اس کے دل میں اللہ کے سوا کسی کی محبت نہیں۔

(۱۲۶) اور جو کچھ کہ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اللہ ہی کی ملک اسی کی مخلوق اسی کے بندے ہیں اور اللہ کا علم اور قدرت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ یعنی ہمیشہ سے اس میں یہ صفت قائم ہے۔

تشریح

(۱۲۵) سب سے بہتر راستہ حضرت ابراہیمؑ کا ہے | سب سے بہتر اور صحیح راستہ یہ ہے کہ ملت ابراہیمی کا اتباع کیا جائے ہر طرف سے یکسو ہو کر ان کے راستے کو مضبوطی سے تھام لیا جائے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا دوست چن لیا تھا۔ بلکہ ابراہیم کا طریقہ اختیار کرنے والے وہ لوگ ہیں جو حضرت محمدؐ پر ایمان لائے۔ اُن کے صحابہ میں وہ تمام خوبیاں موجود تھیں جو ملتِ ابراہیمی میں پائی جاتی ہیں۔ اہل کتاب ان کی پیروی کئے بغیر جھوٹی تمناؤں میں مبتلا ہیں۔

(۱۲۶) ہر چیز کا مالک اللہ ہے | زمین آسمان میں جو کچھ ہے وہ بلا شرکت غیرے اللہ کی ملکیت ہے اور یہ ملکیت برحق ہے اس لئے کہ ان سب چیزوں کا پیدا کرنے والا اللہ کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے اس کی گرفت سے کوئی بچ کر نہیں نکل سکتا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِى النِّسَآءِ ۗ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ

وَ يَسْتَفْتُوْنَكَ	فِى + النِّسَآءِ	قُلِ	اللّٰهُ	يُفْتِيْكُمْ	فِيْهِنَّ	وَمَا	يُتْلٰى	عَلَيْكُمْ
اور وہ آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں	عورتوں کے بارہ میں	آپ کہدیں	اللہ	تمہیں حکم دیتا ہے	انکے بارہ میں	اور جو	سنایا جاتا ہے	تمہیں

آپ سے عورتوں کے بارے میں حکم دریافت کرتے ہیں۔ آپ کہدیں اللہ تمہیں ان کے بارے میں حکم (اجازت) دیتا ہے اور جو

فِى الْكِتٰبِ فِىْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِىْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ

فِى	الْكِتٰبِ	فِىْ	يَتٰمَى	النِّسَآءِ	الّٰتِىْ	لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ	مَا + كُتِبَ	لَهُنَّ
میں	کتاب (قرآن)	(بارہ) میں	یتیم	عورتیں	وہ جنہیں	تم انہیں نہیں دیتے	جو لکھا گیا (مقرر)	انکے لئے

تمہیں قرآن مجید سنایا جاتا ہے یتیم عورتوں کے بارے میں جنہیں تم نہیں دیتے ان کا مقرر کیا ہوا (مہر) اور نہیں

وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَاَنْ تَقُوْمُوْا

وَ تَرْغَبُوْنَ	اَنْ	تَنْكِحُوْهُنَّ	وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ	مِنَ	الْوِلْدَانِ	وَاَنْ	تَقُوْمُوْا
اور نہیں چاہتے ہو	کہ	انکو نکاح میں لے لو	اور بے بس	سے (بارہ) میں	بچے	اور یہ کہ	قائم رہو

چاہتے کہ ان کو نکاح میں لے لو اور بے بس، بچوں کے بارے میں، اور یہ کہ تم یتیموں کے بارہ میں

لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ۗ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾ وَاِنِ

لِلْيَتٰمٰى	بِالْقِسْطِ	وَمَا تَفْعَلُوْا	مِنْ + خَيْرٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِهٖ عَلِيْمًا	وَاِنِ
یتیموں کے بارہ میں	انصاف پر	اور جو تم کروگے	کوئی بھلائی	تو بیشک	اللہ	ہے	اسکو جاننے والا	اور اگر

انصاف پر قائم رہو اور تم جو بھلائی کروگے تو بیشک اللہ اس کو جاننے والا ہے اور اگر

امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ

امْرَاَةٌ	خَافَتْ	مِنْ + بَعْلِهَا	نُشُوْزًا	اَوْ	اِعْرَاضًا	فَلَا جُنَاحَ	عَلَيْهِمَآ	اَنْ
کوئی عورت	ڈرے	اپنے شوہر سے	زیادتی	یا	بے رغبتی	تو نہیں گناہ	ان دونوں پر	کرے

کوئی عورت ڈرے (اندیشہ کرے) اپنے خاوند (کی طرف) سے زیادتی کی یا بے رغبتی سے، تو ان دونوں پر گناہ

يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۗ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۗ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ

يُّصْلِحَا	بَيْنَهُمَا	صُلْحًا	وَالصُّلْحُ	خَيْرٌ	وَاُحْضِرَتِ	الْاَنْفُسُ	الشُّحَّ
صلح کرلیں	آپس میں	صلح	اور صلح	بہتر	اور حاضر کیا گیا (موجود ہے)	طبیعتیں	بخل

نہیں کہ وہ صلح کرلیں آپس میں اور صلح بہتر ہے، اور طبیعتوں میں بخل حاضر کیا گیا ہے (موجود ہوتا ہی ہے)

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا (۱۲۸)

وَاِنْ	تُحْسِنُوْا	وَتَتَّقُوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرًا
اور اگر	تم نیکی کرو	اور پرہیزگاری کرو	تو بیشک	اللہ	ہے	جو	تم کرتے ہو	باخبر

اور اگر تم نیکی کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تو بیشک تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

(۱۲۷) وَيَسْتَفْتُوْنَكَ يَطْلُبُوْنَ مِنْكَ الْفَتْوٰى
فِىْ شَانِ النِّسَآءِ وَمِيْرَاثِهِنَّ قُلْ لَهُمْ
اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِى
الْكِتَابِ الْقُرْاٰنِ مِنْ اٰيَةِ الْمِيْرَاثِ
يُفْتِيْكُمْ اَيْضًا فِىْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِىْ لَا
تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ فُرِضَ لَهُنَّ مِنَ
الْمِيْرَاثِ وَتَرْغَبُوْنَ اَيُّهَا الْاَوْلِيَاءُ عَنْ
اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ لِدَمَامَتِهِنَّ وَتَعْضُلُوْهُنَّ
اَنْ يَتَزَوَّجْنَ طَمَعًا فِىْ مِيْرَاثِهِنَّ اَىْ
يُفْتِيْكُمْ اَنْ تَفْعَلُوْا ذٰلِكَ وَفِى الْمُسْتَضْعَفِيْنَ
الصِّغَارِ مِنَ الْوِلْدَانِ اَنْ تُعْطُوْهُمْ حُقُوْقَهُمْ
وَيَاْمُرُكُمْ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ بِالْعَدْلِ
فِى الْمِيْرَاثِ وَالْمَهْرِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ
فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ۝ فَيُجَازِيْكُمْ عَلَيْهِ۔
(۱۲۸) وَاِنِ امْرَاَةٌ مَرْفُوْعٌ بِفِعْلٍ يُفَسِّرُهٗ
خَافَتْ تَوَقَّعَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا زَوْجِهَا نُشُوْزًا
تَرَفُّعًا عَلَيْهَا بِتَرْكِ مُضَاجَعَتِهَا وَالتَّقْصِيْرِ فِىْ نَفَقَتِهَا
لِبُغْضِهَا وَطُمُوْحِ عَيْنِهٖ اِلٰى اَجْمَلَ مِنْهَا اَوْ اِعْرَاضًا
عَنْهَا بِوَجْهِهٖ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا
فِيْهِ اِدْغَامُ التَّاءِ فِى الْاَصْلِ فِى الصَّادِ وَفِىْ قِرَاءَةٍ يُصْلِحَا
مِنْ اَصْلَحَ بَيْنَهُمَا صُلْحًا فِى الْقَسْمِ وَالنَّفَقَةِ بِاَنْ
تَتْرُكَ لَهٗ شَيْئًا طَلَبًا لِبَقَاءِ الصُّحْبَةِ فَاِنْ رَضِيَتْ
بِذٰلِكَ وَاِلَّا فَعَلَى الزَّوْجِ اَنْ يُّوَفِّيَهَا حَقَّهَا اَوْ يُفَارِقَهَا
وَالصُّلْحُ خَيْرٌ مِنَ الْفُرْقَةِ وَالنُّشُوْزِ وَالْاِعْرَاضِ
قَالَ تَعَالٰى فِىْ بَيَانِ مَا جُبِلَ عَلَيْهِ الْاِنْسَانُ وَ
اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ شِدَّةَ الْبُخْلِ اَىْ

(۱۲۷) ویستفتونك فی النساء الخ اور تم سے اے محمدؐ عورتوں کی میراث کے بارے فتویٰ چاہتے ہیں ان سے کہدو کہ اللہ تم کو ان کے بارے میں فتوی دیتا ہے اور جو کچھ قرآن میں آیت میراث میں مذکور ہے وہ بھی تم کو فتویٰ دیتی ہے ان یتیم عورتوں کے بارے میں کہ جنکو تم میراث جو اُن کے لئے مقرر ہے نہیں دیتے اور بوجہ بدصورتی کے نہ تم خود ان سے نکاح کرتے ہو نہ کہیں اور ہونے دیتے ہو میراث کی طمع میں یعنی اللہ تعالےٰ تم کو یہ فتویٰ دیتا ہے کہ ایسا نہ کرو۔

اور چھوٹے بچوں کے بارے میں یہ حکم فرماتا ہے کہ ان کے حقوق ان کو دیدو اور یہ حکم فرماتا ہے کہ یتیموں کے بارے میں انصاف کے ساتھ کھڑے ہو ان کی میراث اور مہر اُن کو دیدو اور جو کچھ تم بھلائی کا کام کرتے ہو سو بیشک اللہ اس کو جانتا ہے پس وہ تم کو اس کا بدلہ دیویگا۔

(۱۲۸) اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی بے التفاتی اور عدم توجہی کا خیال کرے اس سبب سے کہ اس کے پاس نہیں لیٹتا اور ہم بستر نہیں ہوتا اور نہ اس کی خرچ کی خبرگیری کرتا ہے بوجہ بغض وکراہت کے اور کسی دوسری خوبصورت عورت کی طرف التفات وتوجہ کرنے کی وجہ سے تو اس میں حرج نہیں کہ خاوند بیوی باہم صلح کرلیں اس طرح کہ مثلاً عورت اپنے نفقہ میں سے کچھ چھوڑ دے اور اپنے حقوق کا پورا مطالبہ اپنے خاوند سے نہ کرے کچھ معاف کردے تاکہ خاوند اس کو نہ چھوڑے اور صحبت باقی رہے پس اگر عورت اس امر پر راضی ہو فبہا ورنہ پھر خاوند کے ذمہ یہ ہے کہ یا عورت کے پورے حقوق ادا کرے یا اس کو طلاق دے اور صلح بہتر ہے چھوڑنے سے اور عدم توجہی اور اعراض سے اللہ تعالےٰ نے انسان کی جبلی عادت کے بیان میں فرمایا اور آدمی نہایت بخل پر

toobaa-elibrary.blogspot.com

جُبِلَتْ عَلَيْهِ فَكَأَنَّهُ حَاضِرَتُهُ لَا تَغِيْبُ عَنْهُ الْمَعْنَى اَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَكَادُ تَسْمَحُ بِنَصِيْبِهَا مِنْ زَوْجِهَا وَالرَّجُلُ لَا يَكَادُ يَسْمَحُ عَلَيْهَا بِنَفْسِهٖ اِذَا اَحَبَّ غَيْرَهَا وَاِنْ تُحْسِنُوْا عِشْرَةَ النِّسَاءِ وَتَتَّقُوْا الْجَوْرَ عَلَيْهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ فَيُجَازِيْكُمْ بِهٖ۔

پیدا کئے گئے ہیں کہ بخل ان کے ساتھ رہتا ہے کسی وقت غائب نہیں ہوتا۔ حاصل یہ ہے کہ عورت سے بھی یہ امید نہیں کہ اپنا کچھ حق خاوند کو معاف کر کے صلح کرلے اور خاوند سے بھی توقع نہیں کہ کچھ اپنے اوپر جبر کر کے باوجود محبت دوسری عورت کے اس بیوی کی طرف التفات کرے اور اسکی خبرگیری رکھے۔ اور تم عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرکھو اور اچھا برتاؤ رکھو اور ان پر زیادتی نہ کرو تو بیشک اللہ تم کو اچھا عوض دیگا کہ اسکو تمہارے کاموں کی سب خبر ہے۔

تشریح

(۱۲۷) یتیموں کے حقوق کی دوبارہ تاکید | سورۂ نساء کے شروع میں یتیم لڑکوں اور لڑکیوں کے متعلق احکام بیان ہوئے تھے۔ اب جبکہ رسول پاک ؐ سے بعض عورتوں کے ساتھ شادی کے متعلق فتویٰ پوچھا گیا تو اللہ تعالےٰ نے ان کے سوال کا جواب دینے سے پہلے یتیموں کے تحفظ کے تعلق سے ان باتوں کو دہرایا جو سورۂ نساء کے شروع میں بیان ہو چکی تھیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں وہ احکام یاد دلاتا ہے جو پہلے سے تمہیں اس کتاب میں سنائے جارہے ہیں۔ یہ وہ احکام ہیں جن کا تعلق ان یتیم لڑکیوں سے ہے جن کے تم حقوق ادا نہیں کرتے اور نہ انہیں نکاح کرنے دیتے ہو کہ وہ مال جو ان کا ہے اور ان کے ماں باپ نے ان کے لئے چھوڑا ہے وہ تمہارے ہاتھ سے نکل جائیگا۔ اسی طرح وہ بچے جو کمزور ہیں کوئی ان کا سہارا نہیں ہے ماں باپ کا سایا انکے سر پر نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دیتا ہے کہ تم یتیموں کے ساتھ انصاف کرو اور جو بھلائی بھی تم کروگے وہ بہرحال اللہ کے علم میں ہوگی اور اللہ تعالےٰ تمہیں اس کی جزا ضرور دینگے۔

(۱۲۸) عورتوں کے حقوق | اس آیت میں اس سوال کا جواب دیا گیا ہے جس کا ذکر آیت نمبر ۱۲۷ کے شروع میں آچکا ہے کہ لوگ تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں۔ وہ فتویٰ کیا ہے جو تمہیں پوچھتے ہیں۔ فتویٰ کے جواب سے ہی اس سوال کا اندازہ ہوجاتا ہے۔ سوال یہ تھا کہ اسلام سے پہلے جاہلیت کے زمانے میں ایک مرد لاتعداد نکاح کرسکتا تھا اور ان عورتوں کے کوئی حقوق مقرر نہ تھے۔ سورۂ نساء کی ابتدائی آیتوں میں حکم کیا گیا کہ ایک مرد زیادہ سے زیادہ ایک وقت میں چار عورتوں کو رکھ سکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ ایک سے زیادہ بیویاں ہونے کی صورت میں سب بیویوں کے ساتھ مساویانہ برتاؤ ضروری ہے۔ مساویانہ برتاؤ میں یہ سوال پیدا ہوا کہ اگر کسی شخص کی بیوی ماں بننے کے قابل نہیں ہے یا کسی بیماری کی وجہ سے اس کے ساتھ جسمانی تعلق قائم نہیں کیا جاسکتا تو کیا مرد مجبور ہے کہ دوسری شادی کی صورت میں دونوں کے ساتھ ایک جیسا تعلق رکھے اور اگر ایک جیسا تعلق ممکن نہ ہو تو کیا عدل کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ دوسری شادی کرنے کے لئے پہلی بیوی کو چھوڑ دے اور اگر اس کی پہلی بیوی اسکی زوجیت میں رہنا چاہے تو کیا وہ اپنے بعض حقوق سے دستبردار ہوسکتی ہے —— ان سوالات کا جواب اس آیت میں دیا گیا ہے کہ اگر کسی عورت کو اپنے شوہر سے بدسلوکی یا بے رخی کا خطرہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ میاں بیوی اپنے حقوق میں کچھ کمی بیشی کر کے باہمی صلح کرلیں کیونکہ صلح ہر حال میں بہتر ہے۔ عام طور پر نفس تنگ دلی کی طرف جلدی مائل ہو جاتے ہیں۔ عورت کی تنگدلی یہ ہے کہ بے رغبتی کے حقیقی اسباب کے باوجود وہ مرد سے رغبت کا مطالبہ کرے اور مرد کی تنگدلی یہ ہے کہ وہ عورت کو دبانے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ اگر تم ایک دوسرے کے ساتھ احسان سے پیش آؤ اور تمہیں خدا کا خوف ہو اور اس خوف کی وجہ سے تم ایک دوسرے کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو تو اللہ تعالےٰ تمہارے اس جذبۂ فیاضی سے اور طرز عمل سے بے خبر نہیں ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ

وَلَنْ	تَسْتَطِيْعُوْٓا	اَنْ	تَعْدِلُوْا	بَيْنَ	النِّسَآءِ	وَلَوْ	حَرَصْتُمْ
اور ہرگز نہ	کرسکوگے	کہ	برابری رکھو	درمیان	عورتوں	اگرچہ	بہتیرا چاہو

اور ہرگز نہ کرسکوگے اگرچہ تم بہتیرا چاہو کہ عورتوں کے درمیان برابری رکھو۔

فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۭ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَ

فَلَا	تَمِيْلُوْا	كُلَّ + الْمَيْلِ	فَتَذَرُوْهَا	كَالْمُعَلَّقَةِ	وَاِنْ	تُصْلِحُوْا وَ
پس نہ	جھک پڑو	بالکل جھک جانا	کہ ایک کو ڈال رکھو	جیسے لٹکتی ہوئی	اور اگر	اصلاح کرتے رہو اور

پس نہ جھک پڑو بالکل (ایک ہی طرف) کہ ایک کو (آدھ) میں لٹکتی ہوئی ڈال رکھو، اور اگر تم اصلاح کرتے رہو اور

تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (۱۲۹)

تَتَّقُوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا
پرہیزگاری کرو	تو بیشک	اللہ	ہے	بخشنے والا	مہربان

پرہیزگاری کرو تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

(۱۲۹) وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا تُسَوُّوْا
بَيْنَ النِّسَآءِ فِي الْمَحَبَّةِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ
عَلٰى ذٰلِكَ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ اِلَى الَّتِيْ
تُحِبُّوْنَهَا فِي الْقَسْمِ وَالنَّفَقَةِ فَتَذَرُوْهَا
اَيْ تَتْرُكُوا الْمُمَالَ عَلَيْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ الَّتِيْ
لَا هِيَ اَيِّمٌ وَلَا ذَاتُ بَعْلٍ وَاِنْ تُصْلِحُوْا
بِالْعَدْلِ فِي الْقَسْمِ وَتَتَّقُوا الْجَوْرَ فَاِنَّ اللّٰهَ
كَانَ غَفُوْرًا لِمَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ مِنَ
الْمَيْلِ رَّحِيْمًا ۝ بِكُمْ فِيْ ذٰلِكَ

(۱۲۹) اور تم سے یہ ممکن نہیں کہ سب بیویوں کے ساتھ برابر محبت رکھو اگرچہ تم اس کی حرص کرو۔ سو بالکل عورت کی طرف نہ جھک جاؤ جس سے تم کو محبت ہے۔ حصہ اور خرچ میں برابری کرو ایسا نہ ہو کہ دوسری بیوی کو جس سے محبت نہیں معلق چھوڑ دو کہ نہ وہ بغیر خاوند کے ہو اور نہ خاوند والی اور اگر تم اصلاح کرو اور جس قدر ہوسکے عدل کرو اور ظلم سے بچو تو بیشک اللہ اس کو معاف فرمادیگا جو تمہارے دلوں میں کسی ایک کی محبت زیادہ ہے۔ اس بارہ میں اللہ تم پر مہربان ہے۔

تشریح

(۱۲۹) **بیویوں کے درمیان مساوات کا مطلب** ایک سے زائد بیویاں ہونے کی صورت میں اسلام ان کے درمیان اس طرح کی مساوات اور عدل کا مطالبہ کرتا ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ طبعی رغبت اور پسند میں بھی سب کے درمیان برابری رکھی جائے کیونکہ عملاً ایسا ممکن نہیں ہے البتہ وہ یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ایسا مت کرو کہ بالکل ایک طرف کو جھک جاؤ اور دوسری بیوی کو درمیان میں لٹکائے رکھو کہ وہ ایسی ہو جائے جیسے اس کا کوئی شوہر ہے ہی نہیں بے رغبتی کے باوجود بھی جب وہ تمہارے نکاح میں ہے تو اس کے حقوق کا اور دلداری کا خیال رکھو۔ اپنے طرز عمل کو درست رکھنے کی کوشش کے باوجود پھر بھی کچھ کوتاہی رہ جائے تو اللہ سے ڈرتے رہو وہ بہت چشم پوشی کرنیوالا اور رحم فرمانے والا ہے فطری مجبوریوں کی وجہ سے جو تھوڑی بہت کوتاہیاں تم سے ہونگی اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرما دیں گے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾

وَ اِنْ	يَّتَفَرَّقَا	يُغْنِ + اللّٰهُ	كُلًّا	مِّنْ	سَعَتِهٖ	وَكَانَ	اللّٰهُ	وَاسِعًا	حَكِيْمًا
اور اگر	دونوں جدا ہو جائیں	اللہ بے نیاز کر دیگا	ہر ایک کو	سے	اپنی کشائش سے	اور ہے	اللہ	کشائش والا	حکمت والا

اور اگر دونوں (میاں بیوی) جُدا ہو جائیں تو اللہ ہر ایک کو بے نیاز کر دیگا اپنی کشائش سے اور اللہ کشائش والا حکمت والا ہے

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ

وَلِلّٰهِ	مَا	فِي	السَّمٰوٰتِ	وَمَا	فِي	الْاَرْضِ	وَلَقَدْ + وَصَّيْنَا	الَّذِيْنَ
اور اللہ کیلئے	جو	میں	آسمانوں	اور جو	میں	زمین	اور ہم نے تاکید کر دی ہے	وہ لوگ

اور اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے اور ہم نے تاکید کر دی ہے ان لوگوں کو جنہیں

اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا

اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	مِنْ	قَبْلِكُمْ	وَ اِيَّاكُمْ	اَنِ	اتَّقُوا اللّٰهَ	وَ اِنْ	تَكْفُرُوْا
دی گئی جنہیں	کتاب	سے	تم سے پہلے	اور تمہیں	کہ	ڈرتے رہو اللہ	اور اگر	تم کفر کرو گے

کتاب دی گئی تم سے پہلے اور تمہیں (بھی) کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور اگر تم کفر کرو گے

فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا

فَاِنَّ	لِلّٰهِ	مَا	فِي	السَّمٰوٰتِ	وَمَا	فِي	الْاَرْضِ	وَكَانَ	اللّٰهُ	غَنِيًّا
تو بیشک	اللہ کیلئے	جو	میں	آسمانوں	اور جو	میں	زمین	اور ہے	اللہ	بے نیاز

تو بیشک اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے، اور اللہ بے نیاز ہے، سب

حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ

حَمِيْدًا	وَلِلّٰهِ	مَا	فِي	السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي	الْاَرْضِ
سب خوبیوں والا	اور اللہ کیلئے	جو	میں	آسمانوں	اور	جو	میں	زمین

خوبیوں والا ہے اور اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں میں، اور جو زمین میں ہے

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾

وَكَفٰى	بِاللّٰهِ	وَكِيْلًا
اور کافی	اللہ	کارساز

اور کافی ہے اللہ کارساز

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۳۰) وَاِنْ یَّتَفَرَّقَا اَیِ الزَّوْجَانِ بِالطَّلَاقِ
یُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا عَنْ صَاحِبِهٖ مِّنْ سَعَتِهٖ
اَیْ فَضْلِهٖ بِاَنْ یَّرْزُقَهَا زَوْجًا غَیْرَهٗ وَیَرْزُقَهٗ
غَیْرَهَا وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا لِّخَلْقِهٖ فِی
الْفَضْلِ حَكِیْمًا ۝ فِیْمَا دَبَّرَهٗ لَهُمْ

(۱۳۰) اور خاوند بیوی جُدے ہو جائیں. طلاق کے ساتھ تو اللہ اپنے فضل سے ایک کو دوسرے سے بے پرواہ فرما دے گا کہ عورت اور جگہ نکاح کرلیوے گی اور خاوند کو دوسری بیوی مل جاوے گی اور اللہ کا فضل سب خلق پر وسیع اس کے سب کام حکمت و تدبیر کے ہیں۔

(۱۳۱) وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ
وَلَقَدْ وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
بِمَعْنَی الْكُتُبِ مِنْ قَبْلِكُمْ اَیِ الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰی
وَاِیَّاكُمْ یَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ اَنِ اَیْ بِاَنِ
اتَّقُوا اللّٰهَ خَافُوْا عِقَابَهٗ بِاَنْ تُطِیْعُوْهُ وَ
قُلْنَا لَهُمْ وَلَكُمْ اِنْ تَكْفُرُوْا بِمَا وُصِّیْتُمْ
بِهٖ فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی
الْاَرْضِ خَلْقًا وَمِلْكًا وَعَبِیْدًا فَلَا یَضُرُّهٗ
كُفْرُكُمْ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِیًّا عَنْ خَلْقِهٖ
وَعَنْ عِبَادَتِهِمْ حَمِیْدًا ۝ مَحْمُوْدًا فِیْ صُنْعِهٖ بِهِمْ

(۱۳۱) اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور البتہ ہم نے وصیت کی اہل کتاب یہود و نصاریٰ کو اور تم کو اے اہل قرآن اس بات کی کہ اللہ کے عذاب سے ڈرو اور اس کی فرماں برداری کرو اور ہم نے تم کو اور ان کو یہ کہہ دیا کہ جو تم کو وصیت کی گئی ہے اگر تم اس کو نہ مانوگے تو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ ہی کی ملک اسی کی مخلوق اور اسی کے بندے ہیں سو تمہارا کفر کرنا اس کو نقصان نہیں پہنچاتا اور اللہ اپنی مخلوق اور ان کی عبادت سے بے پرواہ ہے اس کے افعال لائق تعریف ہیں۔

(۱۳۲) وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ كَرَّرَهٗ
تَاكِیْدًا لِتَقْرِیْرِ مُوْجِبِ التَّقْوٰی وَكَفٰی بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ۝
شَهِیْدًا بِاَنَّ مَا فِیْهِمَا لَهٗ

(۱۳۲) اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اس کے عذاب سے ڈرو اور اللہ کی گواہی کافی ہے۔ اس بات میں کہ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اسی کی ملک ہے

(۱۳۰) میاں بیوی میں علیحدگی | اپنی شریک زندگی کو جہاں تک ہو سکے راحت سے رکھے اور اسکو ایذا نہ دے لیکن اگر دونوں میں نباہ کی کوئی صورت نہیں ہے تو پھر الگ ہو جانا ہی مناسب ہے چونکہ شریعت کی نگاہ میں نکاح وہی زندہ نکاح ہے جو دونوں کے لئے باعث راحت ہو اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو مُردہ نکاح کا بوجھ اٹھانے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس سے ڈرنا نہیں چاہیئے کہ الگ ہونے کے بعد ان دونوں کا گذر کیسے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا دامن بہت کشادہ ہے وہ اپنی قدرت سے دونوں کو ایک دوسرے کی محتاجی سے بے نیاز کر دیگا۔ عورت کے لئے بھی کوئی نہ کوئی صورت نکل آئے گی اور مرد کیلئے بھی اللہ تعالیٰ کوئی انتظام فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ بڑی حکمت والے ہیں۔

(۱۳۱) اللہ کی اطاعت بالکل برحق ہے کیونکہ وہ ہر چیز کا مالک ہے | یتیموں کے بارے میں اور عورتوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کے جو احکام بیان ہوئے ہیں ان پر عمل کرنا اور اللہ کی اطاعت کرنا بالکل برحق ہے کیونکہ زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے وہ سب اللہ کا ہے۔ یہی بات ان لوگوں کو بھی بتائی گئی تھی جن کو تم سے پہلے ہم نے کتاب دی تھی۔ ان کو بھی ہدایت کی تھی اور تمہیں بھی ہدایت کرتے ہیں کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اس سے ڈرتے رہو اگر نافرمانی کروگے تو اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اسے تمہاری فرماں برداری کی ضرورت نہیں ہے وہ ہر تعریف کا مستحق ہے تمہاری تسبیح و تعریف کا محتاج نہیں ہے۔

(۱۳۲) اللہ ہی سب کا وکیل ہے | اللہ ہی سب کا وکیل اور کارساز ہے انسان کو اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے ان سب کا مالک اللہ ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِآخَرِينَ ۚ وَكَانَ

اِنْ یَّشَاْ	یُذْهِبْكُمْ	اَیُّهَا	النَّاسُ	وَیَاْتِ	بِاٰخَرِیْنَ	وَكَانَ
اگر وہ چاہے	تمہیں لے جائے	اے	لوگو	اور لے آئے	دوسروں کو	اور ہے

اگر اللہ چاہے کہ تمہیں لے جائے (فنا کردے) اے لوگو! اور دوسروں کو لے آئے (لا بسائے) اور

اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيرًا ﴿۱۳۳﴾ مَن كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا

اللّٰهُ	عَلٰى + ذٰلِكَ	قَدِیْرًا	مَنْ	كَانَ	یُرِیْدُ	ثَوَابَ	الدُّنْیَا
اللہ	اس پر	قادر	جو	ہے	چاہتا	ثواب	دنیا

اللہ اس پر قادر ہے۔ جو کوئی دنیا کا ثواب چاہتا ہے تو اللہ کے پاس

ع ۱۹ ۸ ۱۶

فَعِندَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿۱۳۴﴾

فَعِنْدَ اللّٰهِ	ثَوَابُ	الدُّنْیَا	وَالْاٰخِرَةِ	وَكَانَ	اللّٰهُ	سَمِیْعًا	بَصِیْرًا
تو اللہ کے پاس	ثواب	دُنیا	اور آخرت	اور ہے	اللہ	سننے والا	دیکھنے والا

دنیا اور آخرت کا ثواب ہے اور اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

﴿۱۳۳﴾ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ یَا اَیُّهَا النَّاسُ وَیَاْتِ بِاٰخَرِیْنَ بَدَ لَكُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِیْرًا ○ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ بِعَمَلِهٖ ثَوَابَ الدُّنْیَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ لِمَنْ اَرَادَهٗ لَا عِنْدَ غَیْرِهٖ فَلِمَ یَطْلُبُ اَحَدُهُمَا الْاَخَسَّ وَهَلَّا طَلَبَ الْاَعْلٰى بِاِخْلَاصِهٖ لَهٗ حَیْثُ كَانَ مَطْلَبُهٗ لَا یُوْجَدُ اِلَّا عِنْدَهٗ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ○

﴿۱۳۳﴾ اگر اے لوگو اللہ چاہے تو تم کو نیست و نابود کر کے تمہاری جگہ اور مخلوق پیدا کردے اور اللہ اس پر قدرت رکھتا ہے جو شخص اپنے عملوں سے دنیا کا عوض چاہے سو اللہ کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کا ثواب موجود ہے جو چاہے لیوے۔ اس کے غیر کے پاس نہیں پھر ادنیٰ کو یعنی دنیا کا ثواب کیوں طلب کرتا ہے اور بڑے ثواب کو کیوں نہیں مانگتا کہ عمل خالص اسی کے لئے کرے کیونکہ مطلب اس کا سوا اللہ کے اور کسی کے پاس نہیں مل سکتا اور اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

تشریح

﴿۱۳۳﴾ اللہ اس پر قادر ہے کہ تمہاری جگہ دوسروں کو لے آئے | اللہ تعالیٰ اس پر بھی قدرت رکھتے ہیں کہ تم سب کو فنا کر کے تمہاری جگہ فرمانبردار بندوں کو پیدا کردے۔ یہ بات اللہ کی قدرت سے بعید نہیں ہے وہ اس پر پوری قدرت رکھتا ہے اسلئے خوب سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری عبادت اور اطاعت کا محتاج نہیں ہے۔

﴿۱۳۴﴾ دنیا اور آخرت دونوں کے فائدے اللہ کے پاس ہیں | اللہ کے پاس دونوں طرح کے فائدے ہیں۔ دنیا کے عارضی فائدے بھی اور آخرت کے مستقل اور پائیدار فائدے بھی اب یہ تمہارے حوصلے اور ہمت کی بات ہے کہ تم دنیا کے فائدے چاہتے ہو یا دنیا و آخرت دونوں کے۔ اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر ہیں اپنی عطا اور بخشش میں بھلے اور برے کی تمیز کرتے ہیں۔ تم نافرمانی کا راستہ اختیار کر کے ان بخششوں کی امید نہیں رکھ سکتے جو اس کے فرماں برداروں کے لئے مخصوص ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ + اٰمَنُوْا	كُوْنُوْا	قَوّٰمِيْنَ	بِالْقِسْطِ	شُهَدَآءَ	لِلّٰهِ	وَلَوْ
اے	جو لوگ ایمان لائے (ایمان والے)	ہوجاؤ	قائم رہنے والے	انصاف پر	گواہی دینے والے	اللہ کیلئے	اگرچہ

اے ایمان والو! ہوجاؤ انصاف پر قائم رہنے والے، اللہ کے لئے گواہی دینے والے، اگرچہ

عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ

عَلٰٓى + اَنْفُسِكُمْ	اَوِ	الْوَالِدَيْنِ	وَالْاَقْرَبِيْنَ	اِنْ + يَّكُنْ
خود تمہارے اوپر (خلاف)	یا	ماں باپ	اور رشتہ دار	اگر (چاہے) ہو

خود تمہارے خلاف یا ماں باپ یا قرابت داروں (کے خلاف) ہو چاہے کوئی

غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۣ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ

غَنِيًّا	اَوْ	فَقِيْرًا	فَاللّٰهُ	اَوْلٰى	بِهِمَا	فَلَا	تَتَّبِعُوا	الْهَوٰٓى	اَنْ تَعْدِلُوْا
کوئی مالدار	یا	محتاج	پس اللہ	خیرخواہ	ان کا	سو۔ نہ	پیروی کرو	خواہش	کہ انصاف کرو

مالدار ہو یا محتاج ہو (بہرحال) اللہ ان کا (سب سے بڑھ کر) خیرخواہ ہے۔ سو تم خواہش (نفس) کی پیروی نہ کرو انصاف

وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۳۵﴾

وَاِنْ	تَلْوٗٓا	اَوْ	تُعْرِضُوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرًا
اور اگر	تم زبان دباؤگے	یا	پہلوتہی کروگے	توبیشک	اللہ	ہے	جو	تم کرتے ہو	باخبر

کرنے میں، اور اگر تم (گواہی میں) زبان دباؤگے یا پہلوتہی کروگے تو بیشک اللہ اس سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ + اٰمَنُوْٓا	اٰمِنُوْا	بِاللّٰهِ	وَرَسُوْلِهٖ	وَالْكِتٰبِ	الَّذِيْ + نَزَّلَ
اے	جو لوگ ایمان لائے (ایمان والو)	ایمان لاؤ	اللہ پر	اور اس کا رسول	اور کتاب	جو اس نے نازل کی

اے ایمان والو! تم ایمان لاؤ اللہ پر، اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر

عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ

عَلٰى + رَسُوْلِهٖ	وَالْكِتٰبِ	الَّذِيْٓ	اَنْزَلَ	مِنْ	قَبْلُ	وَمَنْ	يَّكْفُرْ	بِاللّٰهِ
اپنے رسول پر	اور کتاب	جو	اس نے نازل کی	سے	قبل	اور جو	انکار کرے	اللہ کا

نازل کی (قرآن) اور ان کتابوں پر جو اس سے قبل نازل کیں اور جو انکار کرے اللہ کا

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا (١٣٦)

وَمَلٰٓئِكَتِهٖ	وَكُتُبِهٖ	وَرُسُلِهٖ	وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	فَقَدْ + ضَلَّ	ضَلٰلًا	بَعِيْدًا
اور اس کے فرشتوں	اور اس کی کتابوں	اور اسکے رسولوں	اور روز آخرت	تو وہ بھٹک گیا	گمراہی	دُور

اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور روز آخرت کا تو بھٹک گیا دُور کی گمراہی میں

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا

اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	ثُمَّ	كَفَرُوْا	ثُمَّ	اٰمَنُوْا	ثُمَّ	كَفَرُوْا	ثُمَّ	ازْدَادُوْا	كُفْرًا
بیشک	جو لوگ	ایمان لائے	پھر	کافر ہوئے	پھر	ایمان لائے	پھر	کافر ہوئے	پھر	بڑھتے رہے	کفر میں

بیشک جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے، پھر ایمان لائے، پھر کافر ہوئے پھر کفر میں بڑھتے رہے

لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا (١٣٧)

لَمْ يَكُنِ	اللّٰهُ	لِيَغْفِرَ	لَهُمْ	وَلَا	لِيَهْدِيَهُمْ	سَبِيْلًا
نہیں ہے	اللہ	کہ بخشدے	انہیں	اور نہ	دکھائے گا	راہ (راستہ)

اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا اور نہ انہیں (سیدھی) راہ دکھائے گا۔

(١٣٥) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ قَآئِمِيْنَ
بِالْقِسْطِ بِالْعَدْلِ شُهَدَآءَ بِالْحَقِّ لِلّٰهِ
وَلَوْ كَانَتِ الشَّهَادَةُ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ فَاشْهَدُوْا
عَلَيْهَا بِاَنْ تُقِرُّوْا بِالْحَقِّ وَلَا تَكْتُمُوْهُ
اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ
اِنْ يَّكُنِ الْمَشْهُوْدُ عَلَيْهِ غَنِيًّا اَوْ
فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا مِنْكُمْ وَ
اَعْلَمُ بِمَصَالِحِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى
فِيْ شَهَادَتِكُمْ بِاَنْ تُحَابُوا الْغَنِيَّ
لِرِضَاهُ اَوِ الْفَقِيْرَ رَحْمَةً لَهٗ لِ اَنْ
تَعْدِلُوْا تَمِيْلُوْا عَنِ الْحَقِّ وَاِنْ
تَلْوٗٓا تُحَرِّفُوا الشَّهَادَةَ وَفِيْ قِرَاءَةٍ
بِحَذْفِ الْوَاوِ الْاُوْلٰى تَخْفِيْفًا اَوْ
تُعْرِضُوْا عَنْ اَدَائِهَا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ○ فَيُجَازِيْكُمْ بِهٖ

(١٣٥) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ الخ اے ایمان والو ہو جاؤ قائم ہونے والے ساتھ انصاف کے سچی گواہی دینے والے واسطے اللہ کے اگرچہ وہ گواہی تمہارے نقصان کے لئے ہو۔ سو گواہی دو اپنے اوپر اسطرح کہ جو حق کسی کا تم پر ہے اس کا اقرار کرو اور چھپاؤ نہیں یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کے قریب پر ہو جس کے اوپر گواہی دیتے ہو اگر وہ دولت مند یا محتاج ہے تو اللہ تم سے زیادہ ان کی بہبودی کو جانتا ہے جو وہ حکم فرمادے ولیا کرو گواہی دینے میں خواہش نفسانی کو دخل نہ دو کہ دولت مند کے خوش کرنے کے واسطے اس کے مقابل گواہی نہ دو یا محتاج پر رحم کرکے اس پر گواہی نہ دو حق بات سے پھر جاؤ انصاف نہ کرو اور اگر گواہی کو بدلو گے یا ادائے شہادت سے روگردانی کرو گے تو اللہ کو تمہارے عملوں کی خبر ہے پس وہ تم کو عوض دینے والا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۳۶) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا دَاوِمُوْا
عَلَی الْاِیْمَانِ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ
وَالْکِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِہٖ
مُحَمَّدٍ وَھُوَ الْقُرْاٰنُ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْٓ
اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ عَلَی الرُّسُلِ بِمَعْنَی
الْکُتُبِ وَفِیْ قِرَاءَۃٍ بِالْبِنَاءِ لِلْفَاعِلِ
فِی الْفِعْلَیْنِ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاللّٰہِ وَ
مَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ
الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِیْدًا ۝ عَنِ
الْحَقِّ۔

(۱۳۶) اے ایمان والو، اللہ اور اس کے پیغمبر اور قرآن پر جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور ان کتابوں پر جو پہلے پیغمبروں پر نازل ہوئیں ایمان لا کر ثابت رہو اور ایمان پر ہمیشگی کرو، اور جو کوئی کافر ہو ساتھ اللہ کے اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور پیغمبروں اور پچھلے دن کے سو بیشک وہ حق سے بہت دُور جا پڑا اور بے راہ ہوا۔

(۱۳۷) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِمُوْسٰی وَھُمُ
الْیَھُوْدُ ثُمَّ کَفَرُوْا بِعِبَادَۃِ الْعِجْلِ
ثُمَّ اٰمَنُوْا بَعْدَہٗ ثُمَّ کَفَرُوْا بِعِیْسٰی
ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا بِمُحَمَّدٍ لَّمْ یَکُنِ
اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَھُمْ مَا اَقَامُوْا عَلَیْہِ وَلَا
لِیَھْدِیَھُمْ سَبِیْلًا ۝ طَرِیْقًا اِلَی الْحَقِّ

(۱۳۷) بے شک جو لوگ موسیٰؑ پر ایمان لائے یعنی یہود پھر کافر ہو گئے بچھڑے کو پوج کر، پھر اس کے بعد ایمان لائے پھر عیسیٰؑ کے منکر ہو کافر ہوئے پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار سے کفر میں زیادہ بڑھے ان کو اللہ کبھی نہ بخشے گا جب تک وہ اس کفر پر رہیں گے اور نہ ان کو سیدھی راہ بتاوے گا۔

تشریح

(۱۳۵) حق و صداقت کے علمبردار بنو | ایک مومن ہونے کی حیثیت سے تمہارا مقام یہ ہے کہ حق و صداقت اور انصاف کے علمبردار بنو۔ تمہیں ظلم کو مٹانا چاہیئے اور اسکی جگہ حق و صداقت اور عدل و راستی کو قائم کرنا چاہیے۔ حق و صداقت کے لئے تمہاری گواہی صرف اللہ کے لئے ہونی چاہیئے چاہے اسکی زد تمہاری ذات پر تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر کیوں نہ پڑتی ہو پھر معاملہ مالدار کا ہو یا غریب کا ایمیں کسی کی رُو رعایت نہیں ہونی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ تم سے زیادہ اپنے بندوں کا خیر خواہ ہے۔ اپنے نفس کی خواہش کے پیچھے لگ کر تمہیں عدل و انصاف کے راستے سے ہٹنا نہیں چاہیئے اگر تم نے لگی لپٹی رکھی یا صداقت سے پہلو بچایا تو یاد رکھو کہ تم جو کرتے ہو اللہ تعالےٰ اس سے باخبر ہیں۔

(۱۳۶) اہل ایمان ایمان کے تقاضوں کو پورا کریں | ایمان لانے کا تقاضہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے تمام احکام پر دل سے یقین رکھو اگر اللہ کے احکام میں سے کسی ایک حکم پر بھی مکمل یقین نہ ہو گا تو یہ ظاہری اسلام اعتبار کے قابل نہیں ہے اسلئے جس چیز کو مانے سچے دل سے مانے پورے خلوص کے ساتھ اس پر یقین رکھے اور اپنی سوچ کو اپنی پسند ناپسند کو اپنی دوستی اور دشمنی کو اُس عقیدے کے سانچے میں ڈھالے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرے جس پر وہ ایمان لایا ہے۔ اور اگر کوئی اللہ کے احکام میں سے کسی حکم کا زبان سے انکار کرے گا یا زبان سے اقرار کریگا مگر سچے دل سے نہیں مانے گا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ سچائی سے بہت دور نکل گیا ہے اور حق کے راستے سے بھٹک گیا ہے۔

(۱۳۷) جو لوگ ایمان لانے میں سنجیدہ نہیں ہیں اللہ کو بھی ان کی ضرورت نہیں ہے | وہ لوگ جو ایمان کو ایک کھیل اور تفریح سمجھتے ہیں کہ پہلے ایمان لے آئے پھر ایمان سے پھر گئے اور اپنے کفر و انکار میں آگے ہی بڑھتے چلے گئے ______ گویا ایمان کیا ایک کھلونا ہو گیا کہ جدھر فائدہ دیکھا ادھر ہی کو چلے گئے خود بھی بھٹکے اور دوسروں کو بھی بھٹکایا اللہ تعہ کو بھی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ان کی مغفرت کرے یا ان کو ہدایت دے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٣٨﴾ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ

بَشِّرِ	الْمُنٰفِقِيْنَ	بِاَنَّ	لَهُمْ	عَذَابًا	اَلِيْمًا	اَلَّذِيْنَ	يَتَّخِذُوْنَ
خوشخبری دیں	منافق (جمع)	کہ	انکے لئے	عذاب	دردناک	جو لوگ	پکڑتے ہیں (بناتے ہیں)

منافقوں کو خوش خبری دیں کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ جو لوگ مومنوں کو چھوڑ کر

الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ

الْكٰفِرِيْنَ	اَوْلِيَآءَ	مِنْ + دُوْنِ	الْمُؤْمِنِيْنَ	اَيَبْتَغُوْنَ
کافر (جمع)	دوست	سوائے (چھوڑ کر)	مومن (جمع)	کیا ڈھونڈتے ہیں؟

کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا وہ ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں؟

عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿١٣٩﴾ ؕ

عِنْدَهُمُ	الْعِزَّةَ	فَاِنَّ	الْعِزَّةَ	لِلّٰهِ	جَمِيْعًا
انکے پاس	عزت	بیشک	عزت	اللہ کیلئے	ساری

بے شک ساری عزت اللہ ہی کے لئے ہے۔

﴿١٣٨﴾ بَشِّرْ اَخْبِرْ يَا مُحَمَّدُ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ مُؤْلِمًا هُوَ عَذَابُ النَّارِ

﴿١٣٩﴾ اَلَّذِيْنَ بَدَلٌ اَوْ نَعْتٌ لِلْمُنَافِقِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِمَا يَتَوَهَّمُوْنَ فِيْهِمْ مِنَ الْقُوَّةِ اَيَبْتَغُوْنَ يَطْلُبُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ اِسْتِفْهَامُ اِنْكَارٍ اَيْ لَا يَجِدُوْنَهَا عِنْدَهُمْ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَا يَنَالُهَا اِلَّا اَوْلِيَاؤُهٗ۔

﴿١٣٨﴾ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) منافقوں کو خبر دو کہ ان کے واسطے دوزخ کا عذاب تکلیف دینے والا تیار ہے۔

﴿١٣٩﴾ ایسے منافقین کہ مسلمانوں کے سوا کافروں کو دوست بناتے ہیں اس خیال سے کہ کافروں کو زیادہ قوی سمجھتے ہیں کیا یہ منافقین کافروں کے پاس عزت ڈھونڈھتے ہیں؟ ان کے پاس عزت نہ پاویں گے کہ بیشک دنیا و آخرت کی عزت اللہ کو ہے اور وہ اللہ کے دوستوں کو ہی ملیں گی۔

تشریح

﴿١٣٨﴾ منافقین کے لئے عذاب کی بشارت ہے | ایسے منافقین جن کے لئے ایمان ایک کھیل بنا ہوا ہے اور جو اسلام کے خلاف خفیہ سازشیں کرتے رہتے ہیں ان کو دردناک عذاب کی بشارت دیدو۔

﴿١٣٩﴾ حقیقی عزت اللہ کی اطاعت میں ہے | جو لوگ اللہ کا انکار کرنے والوں کو اپنا سرپرست بناتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے ساتھ رہ کر ہمیں کچھ عزت مل جائے گی اور اس کی وجہ سے اہلِ ایمان کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ عزت کا مالک اللہ ہے وہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلیل کرے اگر حقیقی عزت چاہتے ہو تو وہ صرف اللہ کی اطاعت میں ہے جو تم سب کا مالک و معبود ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ

وَقَدْ	نَزَّلَ	عَلَيْكُمْ	فِي	الْكِتٰبِ	أَنْ	إِذَا	سَمِعْتُمْ	اٰيٰتِ
اور تحقیق	اتار چکا	تم پر	میں	کتاب	یہ کہ	جب	تم سنو	آیتیں

اور تحقیق (اللہ) کتاب (قرآن) میں تم پر (یہ حکم) اتار چکا ہے کہ جب تم سنو کہ اللہ کی آیتوں

اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ

اللّٰهِ	يُكْفَرُ	بِهَا	وَ	يُسْتَهْزَاُ	بِهَا	فَلَا	تَقْعُدُوْا	مَعَهُمْ
اللہ	انکار کیا جاتا ہے	اس کا	اور	مذاق اڑایا جاتا ہے	اس کا	تو نہ	بیٹھو	ان کے ساتھ

کا انکار کیا جاتا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جاتا ہے تو اُن کے ساتھ نہ بیٹھو، یہاں تک کہ

حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۚ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۗ

حَتّٰى	يَخُوْضُوْا	فِيْ	حَدِيْثٍ	غَيْرِهٖ	اِنَّكُمْ	اِذًا	مِّثْلُهُمْ
یہاں تک کہ	وہ مشغول ہوں	میں	بات	اس کے سوا	یقیناً تم	اس صورت میں	ان جیسے

وہ مشغول ہوں اس کے سوا کسی اور بات میں، یقیناً اس صورت میں تم ان جیسے ہوگے

اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ

اِنَّ	اللّٰهَ	جَامِعُ	الْمُنٰفِقِيْنَ	وَ الْكٰفِرِيْنَ	فِيْ	جَهَنَّمَ
بیشک	اللہ	جمع کرنے والا	منافق (جمع)	اور کافر (جمع)	میں	جہنم

بیشک اللہ جمع کرنے والا ہے تمام منافقوں اور کافروں کو جہنم میں (ایک جگہ)

جَمِيْعًا ﴿۱۴۰﴾ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ

جَمِيْعًا	الَّذِيْنَ	يَتَرَبَّصُوْنَ	بِكُمْ	فَاِنْ	كَانَ
تمام	جو لوگ	تکتے رہتے ہیں	تمہیں	پھر اگر	ہو

جو لوگ تکتے (انتظار کرتے) رہتے ہیں تمہارا پھر اگر تم کو اللہ کی طرف

لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۡ وَاِنْ

لَكُمْ	فَتْحٌ	مِّنَ + اللّٰهِ	قَالُوْٓا	اَلَمْ + نَكُنْ	مَّعَكُمْ	وَاِنْ
تم کو	فتح	اللہ کی طرف سے	کہتے ہیں	کیا ہم نہ تھے	تمہارے ساتھ	اور اگر

سے فتح ہو تو کہتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ اور اگر

toobaa-elibrary.blogspot.com

كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ

كَانَ	لِلْكٰفِرِيْنَ	نَصِيْبٌ	قَالُوْٓا	اَلَمْ + نَسْتَحْوِذْ	عَلَيْكُمْ	وَنَمْنَعْكُمْ
ہو	کافروں کے لئے	حصہ	کہتے ہیں	کیا ہم غالب نہیں آئے تھے	تم پر	اور ہم نے منع کیا تھا (بچایا تھا) نہیں

کافروں کے لئے حصہ ہو (فتح ہو) تو کہتے ہیں کیا ہم تم غالب نہیں آئے تھے اور ہم نے تمہیں بچایا تھا

مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلَنْ يَّجْعَلَ

مِّنَ	الْمُؤْمِنِيْنَ	فَاللّٰهُ	يَحْكُمُ	بَيْنَكُمْ	يَوْمَ + الْقِيٰمَةِ	وَلَنْ	يَّجْعَلَ
سے	مسلمان (جمع)	سو اللہ	فیصلہ کرے	تمہارے درمیان	قیامت کے دن	اور ہرگز نہ	دے گا

مسلمانوں سے، سو اللہ قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور ہرگز نہ دے گا

ع ٢٠ ١٧

اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿١٤١﴾ ع

اللّٰهُ	لِلْكٰفِرِيْنَ	عَلَى	الْمُؤْمِنِيْنَ	سَبِيْلًا
اللہ	کافروں کو	پر	مسلمانوں	راہ

اللہ کافروں کو مسلمانوں پر راہ (غلبہ)

﴿١٤٠﴾ وَقَدْ نَزَّلَ بِالْبِنَاءِ لِلْفَاعِلِ وَالْمَفْعُوْلِ
عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ الْقُرْاٰنِ فِيْ
سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ اَنْ مُخَفَّفَةٌ وَاِسْمُهَا
مَحْذُوْفٌ اَيْ اَنَّهٗ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ
اللّٰهِ الْقُرْاٰنِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ
بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ اَيِ الْكَافِرِيْنَ
وَالْمُسْتَهْزِءِيْنَ حَتّٰى يَخُوْضُوْا
فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا
اِنْ قَعَدْتُمْ مَعَهُمْ مِّثْلُهُمْ
فِي الْاِثْمِ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ
الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ
جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ۝ كَمَا اجْتَمَعُوْا فِي
الدُّنْيَا عَلَى الْكُفْرِ وَالْاِسْتِهْزَاءِ
﴿١٤١﴾ اِلَّذِيْنَ بَدَلٌ مِنَ الَّذِيْنَ
قَبْلَهٗ يَتَرَبَّصُوْنَ يَنْتَظِرُوْنَ

﴿١٤٠﴾ اور بیشک اللہ نے قرآن شریف میں تم پر یہ حکم اتارا جیسا کہ سورۂ انعام میں مذکور ہوگا کہ جب تم سنو قرآن کو کہ اس کا انکار کیا جاتا ہے اور اس کا ٹھٹھا کیا جاتا ہے پس ان کافروں ٹھٹھا کرنے والوں کے پاس نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں مشغول ہوں۔ اگر تم ان کے ساتھ بیٹھوگے تو تم بھی گناہ میں مثل اُن کے ہو جاؤگے بیشک اللہ منافقوں کو اور کافروں کو دوزخ میں اکٹھا کرے گا جیسا کہ وہ دنیا میں جمع ہوکر انکار قرآن کی آیتوں کا اور استہزاء کرتے تھے۔

﴿١٤١﴾ وہ منافقین جو تم پر مصیبتوں کے آنے کا انتظار کرتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

بِكُمُ الدَّوَائِرَ فَاِنْ كَانَ
لَكُمْ فَتْحٌ ظَفَرٌ وَّغَنِيْمَةٌ
مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ
نَكُنْ مَّعَكُمْ فِي الدِّيْنِ وَالْجِهَادِ
فَاَعْطُوْنَا مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَاِنْ
كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ مِّنَ
الظَّفَرِ عَلَيْكُمْ قَالُوْٓا لَهُمْ
اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ نَسْتَوْلِ عَلَيْكُمْ
وَنَقْدِرْ عَلٰى اَخْذِكُمْ وَقَتْلِكُمْ فَاَبْقَيْنَا
عَلَيْكُمْ وَ اَلَمْ نَمْنَعْكُمْ مِّنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْ يَّظْفَرُوْا بِكُمْ بِتَخْذِيْلِهِمْ
وَمُرَاسَلَتِكُمْ بِاَخْبَارِهِمْ فَلَنَا عَلَيْكُمُ
الْمِنَّةُ قَالَ تَعَالٰى فَاللّٰهُ يَحْكُمُ
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَنْ
يُّدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ وَيُدْخِلَهُمُ النَّارَ
وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۝ ع
طَرِيْقًا بِالْاِسْتِئْصَالِ

سو اگر تم کو اللہ کی طرف سے فتح اور لوٹ نصیب ہوتی ہے تو تم سے کہتے ہیں کہ ہم بھی تو مذہب میں تمہارے ساتھ اور جہاد میں تمہارے ساتھ شریک تھے۔ ہم کو بھی لوٹ میں سے حصہ دو اور اگر کافروں کو تم پر فتح ہوتی ہے تو ان سے کہتے ہیں کہ کیا ہم نے تم پر یہ احسان نہیں کیا کہ باوجودیکہ ہم تمہارے پکڑنے اور مار ڈالنے پر قادر تھے اور غالب ہو گئے تھے ہم نے تم پر مہربانی کی اور تم کو کچھ نہ کہا اور مسلمانوں کو فتح پانے سے روکا ان کو غالب نہ ہونے دیا کہ ہم نے ان کا ساتھ نہ دیا اور تم کو ان کے حال کی خبر دیتے رہے

سو اللہ تم میں اور ان میں قیامت کو فیصلہ کردے گا کہ تم کو جنت میں داخل کرے اور ان کو دوزخ میں ڈالے گا اور اللہ کافروں کو مسلمانوں پر قدرت نہیں دیتا کہ وہ ان کو ہلاک کردیں اور نیست و نابود کرڈالیں۔

تشریح

(۱۴۰) ان مجلسوں میں شرکت جہاں اللہ کے دین کا مذاق اڑایا جارہا ہو | غیر مسلموں کی مجلس میں شریک ہونے کی ممانعت نہیں ہے لیکن اگر ایسی مجلس ہے جہاں اللہ کے دین کا اور اس کے احکام کا مذاق اڑایا جارہا ہو تو ایک مسلمان کی غیرت ایمانی ایسی مجلس میں شرکت کو کیسے گوارا کرسکتی ہے۔ اگر کوئی شخص ایسی مجلس میں شرکت کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ صحیح معنیٰ میں مومن نہیں ہے اور اس کا شمار انہیں لوگوں میں ہوگا۔ ایسے کافر و منافق سب کو اللہ تعالیٰ جہنم میں ایک جگہ اکٹھا کردیگا یہ حکم سورۂ انعام کی آیت ۶۸ میں بھی بیان ہوا ہے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کتاب میں تمہیں پہلے بھی یہ حکم دیا جاچکا ہے۔

(۱۴۱) منافق کی نظر صرف اپنے فائدے پر رہتی ہے | ہر زمانے میں ایسے لوگ رہے ہیں کہ جو دونوں طرف سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں اگر مسلمانوں کو کامیابی مل جائے تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہمیشہ رہے ہیں اور اگر اسلام کے مخالفین کامیاب ہوجائیں تو کہتے ہیں کہ ہماری وفاداریاں تو آپ ہی کے ساتھ ہیں ایسے لوگوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمادیں گے۔ اور اس دن کے فیصلے میں منکرین حق کے اہل حق پر غالب آنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔ دنیا میں بھی ایسے لوگ قابل اعتبار نہیں ہوتے اس طرح دیکھا جائے تو یہ سودا دنیا اور آخرت میں گھاٹے کے سوا کچھ نہیں ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَ

إِنَّ	الْمُنٰفِقِيْنَ	يُخٰدِعُوْنَ	اللّٰهَ	وَ هُوَ	خَادِعُهُمْ	وَ
بیشک	منافق (جمع)	دھوکہ دیتے ہیں	اللہ	اور وہ	انہیں دھوکہ دے گا	اور

بیشک منافق دھوکہ دیتے ہیں اللہ کو اور وہ ان کو دھوکہ (کا جواب) دے گا اور

إِذَا قَامُوْٓا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ

إِذَا	قَامُوْٓا	إِلَى	الصَّلٰوةِ	قَامُوْا	كُسَالٰى	يُرَآءُوْنَ	النَّاسَ
جب	کھڑے ہوں	طرف (کو)	نماز	کھڑے ہوں	سستی سے	وہ دکھاتے ہیں	لوگ

جب نماز کو کھڑے ہوں تو سستی سے کھڑے ہوں، وہ دکھاتے ہیں لوگوں کو

وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ إِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٤٢﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ

وَ لَا	يَذْكُرُوْنَ	اللّٰهَ	إِلَّا	قَلِيْلًا	مُذَبْذَبِيْنَ	بَيْنَ
اور نہیں	یاد کرتے	اللہ	مگر	بہت کم	ادھر میں لٹکے ہوئے	درمیان

اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر بہت کم۔ اس کے درمیان ادھر میں لٹکے ہوئے ہیں

ذٰلِكَ ۖ لَآ إِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ إِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۚ وَمَنْ

ذٰلِكَ	لَآ	إِلٰى + هٰٓؤُلَآءِ	وَ	لَا	إِلٰى + هٰٓؤُلَآءِ	وَمَنْ
اس	نہ	ان کی طرف	اور	نہ	اُن کی طرف	اور جو۔جس

نہ ان کی طرف اور نہ اُن کی طرف ۔ اور جس کو

يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿١٤٣﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ

يُضْلِلِ	اللّٰهُ	فَلَنْ	تَجِدَ	لَهٗ	سَبِيْلًا	يٰٓأَيُّهَا	الَّذِيْنَ
گمراہ کرے	اللہ	تو ہرگز نہ	پائے گا	اسکے لئے	کوئی راہ	اے	جو لوگ

اللہ گمراہ کرے تو ہرگز اس کے لئے نہ پائے گا کوئی راہ اے ایمان والو

اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ أَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ

اٰمَنُوْا	لَا تَتَّخِذُوا	الْكٰفِرِيْنَ	أَوْلِيَآءَ	مِنْ + دُوْنِ
ایمان لائے (ایمان دار)	نہ پکڑو (نہ بناؤ)	کافر (جمع)	دوست	سوائے

کافروں کو دوست نہ بناؤ سوائے

toobaa-elibrary.blogspot.com

الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ

الْمُؤْمِنِيْنَ	اَتُرِيْدُوْنَ	اَنْ	تَجْعَلُوْا	لِلّٰهِ	عَلَيْكُمْ
مسلمان (جمع)	کیا تم چاہتے ہو	کہ	تم کرو (لو)	اللہ کا	تم پر (اپنے اوپر)

مسلمانوں کے، کیا تم چاہتے ہو کہ تم اپنے اوپر اللہ کا

سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٤٤﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ

سُلْطٰنًا	مُّبِيْنًا	اِنَّ	الْمُنٰفِقِيْنَ	فِى	الدَّرْكِ + الْاَسْفَلِ
الزام	صریح	بیشک	منافق (جمع)	میں	سب سے نیچے کا درجہ

صریح الزام لو؟ بیشک منافق دوزخ کے سب سے نچلے درجہ میں

مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿١٤٥﴾

مِنَ	النَّارِ	وَلَنْ + تَجِدَ	لَهُمْ	نَصِيْرًا
سے	دوزخ	اور ہرگز نہ پائے گا	انکے لئے	کوئی مددگار

ہوں گے اور تو ہرگز ان کا کوئی مددگار نہ پائیگا۔

(۱۴۲) اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ بِاِظْهَارِهِمْ
خِلَافَ مَا اَبْطَنُوْهُ مِنَ الْكُفْرِ لِيَدْفَعُوْا
عَنْهُمْ اَحْكَامَهُ الدُّنْيَوِيَّةَ وَهُوَ
خَادِعُهُمْ مُجَازِيْهِمْ عَلٰى خِدَاعِهِمْ
فَيَفْتَضِحُوْنَ فِى الدُّنْيَا بِاِطِّلَاعِ اللّٰهِ
نَبِيَّهُ عَلٰى مَا اَبْطَنُوْهُ وَيُعَاقَبُوْنَ الْاٰخِرَةِ
وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ
قَامُوْا كُسَالٰى مُتَثَاقِلِيْنَ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ
بِصَلَاتِهِمْ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ يُصَلُّوْنَ
اِلَّا قَلِيْلًا ○ رِيَاءً

(۱۴۳) مُذَبْذَبِيْنَ مُتَرَدِّدِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ
الْكُفْرِ وَالْاِيْمَانِ لَآ مَنْسُوْبِيْنَ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ
اَيِ الْكُفَّارِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ اَيِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ
تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ○ اِلَى الْهُدٰى

(۱۴۲) اِنَّ المنافقین یخدعون اللّٰہ وھو خادعھم الخ بیشک منافقین اللہ کو دھوکہ دیتے ہیں ساتھ ظاہر کرنے خلاف اس کے جو اپنے جی میں اعتقاد کفر رکھتے ہیں تاکہ اللہ کے احکام دنیا و یہ کو اپنے اوپر سے دور کریں اور اللہ ان کو بدلہ دینے والا ہے اس ان کی دھوکہ دہی کا سو وہ دنیا میں بھی ذلیل ہوں گے کہ ان کا حال مخفی اللہ تعالے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر فرما دیا اور آخرت میں انکے واسطے عذاب تیار ہے اور حال ان منافقین کا یہ ہے کہ جب مسلمانوں کے ساتھ نماز میں کھڑے ہوتے ہیں سستی سے کھڑے ہوتے ہیں اور نماز ان پر بھاری ہوتی ہے لوگوں کے دکھلانے کو نماز پڑھتے ہیں اللہ کے لئے نماز نہیں پڑھتے غرض انکی ریاکاری ہے۔

(۱۴۳) تردد میں پڑے ہوئے ہیں کفر اور ایمان کے بیچ میں نہ کافروں میں شمار ہیں نہ مسلمانوں میں داخل۔ اور جس کو اللہ گمراہ کرے اس کے لئے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کوئی راہ ہدایت کی نہ پاؤ گے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۴۴) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ بہ اُٹھا تا بینا علی نفاقکم

(۱۴۴) اے ایمان والو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ان کو دوست بنا کر اپنے نفاق پر دلیل ظاہر اللہ کے سامنے پیش کرو۔ اور کوئی عذر تمہارا باقی نہ رہے ۔

(۱۴۵) اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝ المکان ہو قعرها مانعا من العذاب

(۱۴۵) بیشک منافقین دوزخ کے گڑھے اور نیچے کے طبقہ میں ہوں گے اور تم ان کے لئے کوئی عذاب سے بچانے والا نہ پاؤ گے ۔

تشریح

(۱۴۲) منافقین کی دغابازیاں | منافق، اسلام جن کے حلق کے نیچے نہیں اُترا، مگر دکھاوے کے لئے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور اپنے خیال میں سمجھتے ہیں کہ ہم اللہ کے ساتھ دغابازی کر رہے ہیں مگر حقیقت میں یہ خود دھوکے میں مبتلا ہیں۔ اسوقت کے ماحول کے مطابق مجبوراً نمازوں میں شرکت کرتے ہیں مگر اس طرح کہ جیسے دل نہیں چاہ رہا ہے بڑے کسماتے ہوئے اٹھتے ہیں۔ ان لوگوں میں نماز کا کوئی ذوق وشوق نہیں پایا جاتا اور دل سے اللہ کو یاد نہیں کرتے۔ اس کے مقابلے میں سچے اہل ایمان بڑے شوق کے ساتھ اور اہتمام کے ساتھ مسجد میں حاضر ہوتے ہیں اور دونوں کی حرکتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کون اِن میں دکھاوا کر رہا ہے اور کون دل سے پروردگار کی بندگی کی راہ پر چل رہا ہے ۔

(۱۴۳) ہدایت طلب کے بغیر نہیں ملتی | یہ منافق اِدھر کے ہیں نہ اُدھر کے بھٹکتے پھرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کا طریقہ یہ ہے کہ جو خود ہدایت طلب نہ کرے اللہ تعالےٰ بھی اسکو ہدایت نہیں دیتے اور جب اللہ تعالےٰ ہدایت نہیں دیتے تو پھر اس کے لئے ہدایت کے سارے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں۔ جب انسان میں طلب ہوتی ہے تو اللہ کی طرف اس کو توفیق ملتی ہے اور فکر و عمل کی راہیں اسکے لئے کھل جاتی ہیں۔

اللہ تعالےٰ رزق بھی اسی راستے سے دیتے ہیں جس راستے سے مانگنے والا مانگتا ہے۔ اگر حلال راستے سے طلب کریگا اور اسکے لئے جدوجہد کریگا تو اللہ تعالےٰ اس کے لئے حلال راستے کھول دینگے۔ اگر خود انسان ہی حرام راستے پر چلے تو اللہ تعالےٰ بھی حلال رزق کے دروازے بند کر دیتا ہے۔ غرضیکہ یہ انسان کی سچی طلب اور نیت پر منحصر ہے۔

(۱۴۴) باطل پرستوں کی سرپرستی سے بچو | انسان کے اپنے جیسے خیالات ہوتے ہیں اسی طرح کے لوگوں سے وہ دوستی کرتا ہے اور ان کی رفاقت اختیار کرتا ہے۔ ایک مومن جس نے اللہ کی اطاعت کا راستہ اختیار کیا ہے اس کے لئے ایسے لوگوں کی سرپرستی اور دلی دوستی جن کی راہ بالکل مختلف ہے کہاں تک مناسب ہے ان کے ساتھ ایسے گہرے تعلقات کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس کا شمار بھی انہی لوگوں میں ہوگا اور اس طرح اس پر اللہ کی حجت پوری ہو جائے گی۔ یہاں عام سماجی تعلقات پر جو مختلف لوگوں میں ہوتے ہیں کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق اس دلی رفاقت کے ساتھ ہے جو دو انسانوں کو یک جان و دو قالب بنا دیتی ہے ۔

(۱۴۵) منافقین کا کوئی مددگار نہ ہوگا | منافقین دوزخ کے نچلے درجے میں ہوں گے اور وہاں ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ اس لئے ایسے لوگوں سے گہرے تعلقات رکھنا مومن کے شایانِ شان نہیں ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا

إِلَّا	الَّذِينَ	تَابُوا	وَأَصْلَحُوا	وَاعْتَصَمُوا	بِاللَّهِ	وَأَخْلَصُوا
مگر	جنہوں نے	توبہ کی	اور اصلاح کی	اور مضبوطی سے پکڑا	اللہ کو	اور خالص کرلیا

مگر جن لوگوں نے توبہ کی اور (اپنی) اصلاح کرلی اور مضبوطی سے اللہ (کی رسی) کو پکڑ لیا، اور اپنا دین اللہ

دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَسَوْفَ

دِينَهُمْ	لِلَّهِ	فَأُولَٰئِكَ	مَعَ	الْمُؤْمِنِينَ	وَسَوْفَ
اپنا دین	اللہ کیلئے	تو ایسے لوگ	ساتھ	مومنوں (جمع)	اور جلد

کے لئے خالص کرلیا تو ایسے لوگ مومنوں کے ساتھ ہوں گے۔ اور اللہ جلد

يُؤْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿۱۴۶﴾ مَا يَفْعَلُ

يُؤْتِ	اللَّهُ	الْمُؤْمِنِينَ	أَجْرًا	عَظِيمًا	مَا	يَفْعَلُ
دے گا	اللہ	مومن (جمع)	ثواب	بڑا	کیا	کرے گا

مومنوں کو بڑا ثواب دے گا۔ اگر تم شکر کروگے اور ایمان لاؤگے تو اللہ تمہیں

اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَآمَنْتُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ﴿۱۴۷﴾

اللَّهُ	بِعَذَابِكُمْ	إِنْ	شَكَرْتُمْ	وَآمَنْتُمْ	وَكَانَ	اللَّهُ	شَاكِرًا	عَلِيمًا
اللہ	تمہارے عذاب	اگر	تم شکر کروگے	اور ایمان لاؤگے	اور ہے	اللہ	قدرداں	جاننے والا

عذاب دے کر کیا کرے گا؟ اور اللہ قدرداں، خوب جاننے والا ہے

۱۴۶ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنَ النِّفَاقِ وَأَصْلَحُوا عَمَلَهُمْ وَاعْتَصَمُوا وَثَقُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ مِنَ الرِّيَاءِ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ فِيمَا يُؤْتُونَهُ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ○ فِي الْآخِرَةِ

۱۴۶ مگر جن لوگوں نے نفاق سے توبہ کی اور اچھے عمل کئے اور اللہ پر بھروسہ کیا اور خالص اللہ کے لئے عبادت کی اور ریاکاری سے بچے سو ان کو وہی ثواب عطا ہوگا جو مسلمانوں کو اور عنقریب اللہ تعالٰے مسلمانوں کو جنت میں بڑا ثواب عطا فرما دے گا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

هو الغنیۃ

(۱۴۷) مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ نِعْمَةً وَآمَنْتُمْ بِهِ وَالْاِسْتِفْهَامُ بِمَعْنَى النَّفْيِ أَيْ لَا يُعَذِّبُكُمْ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا لِأَعْمَالِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْإِثَابَةِ عَلِيمًا ○ بِخَلْقِهِ۔

(۱۴۷) اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو اور اس پر ایمان لاؤ تو وہ تم کو عذاب نہ کرے گا اور اللہ مسلمانوں کو ان کے عملوں کا اچھا بدلہ دینے والا ہے۔ وہ اپنی مخلوق کا حال جانتا ہے۔

تشریح

(۱۴۶) توبہ کرنے والوں کو معاف کر دیا جائے گا | ہاں جو لوگ دل سے توبہ کر کے اپنے طرز عمل کو درست کرلیں گے اور اپنی وفاداریاں اللہ کے ساتھ وابستہ کر دیں گے ایسے لوگوں کا انجام اللہ کے مومن بندوں کے ساتھ ہوگا اور اللہ تعالیٰ مومنین کو اجرِ عظیم سے نوازیں گے۔

(۱۴۷) اللہ تعالیٰ بہت قدر دان ہیں | اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی فرماں برداری کی بہت قدر کرتے ہیں وہ خواہ مخواہ کسی کو سزا دینا نہیں چاہتے۔ اگر تم اللہ کی نعمتوں کا اعتراف کرو اور اسکے احسان کو مانو اور تمہارا عمل تمہارے جذبات کی گواہی دے تو کوئی وجہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی قدر نہ کریں اور اللہ تعالیٰ سب کے حال سے خوب واقف ہیں اس لئے جو کچھ تمہارے دل میں ہوگا، تمہارے مخلصانہ جذبات اللہ سے چھپے نہیں رہیں گے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱۸۰-انواع پر مشتمل

علوم و معارف قرآنی کا بیش بہا ذخیرہ

الاتقان

فی علوم القرآن

فہم قرآن کیلئے اہم اور بنیادی کتاب

تالیف

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

فیصل پبلیکیشنز دیوبند

اردو اور عربی دونوں زبانوں میں دستیاب

toobaa-elibrary.blogspot.com

Distributor for International Market :

FAISAL INTERNATIONAL

468,Gali Bahar Wali Chhatta Lal Mian
Daryaganj New Delhi.11002 Ph.0091-11-23245665
e-mail : faisal_india@rediffmail.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com